(کاپی رائٹ محفوظ ہے)

اللّٰہ یجتبی الیہ من یشاء و یہدی الیہ من ینیب

جیسا کتاب مستطاب ہادی راہ حق و یقین مجموعہ اوراد و دعوات ماثورہ از سید المرسلین اعنی

خیر متین

ترجمہ اردو

حصن حصین

۱۳۱۱

بتصحیح تام و تنقیح مالا کلام از اہتمام احقر الانام محمد عبد الاحد عفا اللہ الصمد

مطبع مجتبائی واقع دہلی میں مطبوع شد

قرآن شریف و حمائل تفاسیر و احادیث و کتب درسیہ عربی و فارسی کے واسطے کا پتہ مطبع مجتبائی

(prayers)
Urdu Translation of Hasn-i-Haseen

Mohammed Ahsan Siddiqi Nanatwi
Khair-i-Maleen (Urdu translation)
Hasn-i-Haseen
Mujtaba Press Delhi (1311 H)
390-Pages.

دیباچہ مصحح

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والعاقبۃ للمتقین والصلوٰۃ والسلام علی سیدنا محمد وآلہ واصحابہ اجمعین بعد حمد وصلوٰۃ کے احقر زمن محمد احسن صدیقی نانوتوی غفر اللہ لہ ولوالدیہ واحسن الیہما والیہ التماس کرتا ہے کہ عرصہ ستاون برس کا ہوا کہ جناب مولانا نواب محمد قطب الدین خانصاحب مغفور دہلوی نے ترجمہ کتاب حصن حصین کا جسکا نام ظفر جلیل ہے مع فوائد شروح اور حواشی معتبرہ سے اُردو تحت لفظ میں کیا تھا چونکہ اُسوقت میں اس زبان کا شیوع تحریرات میں نہایت کم تھا حتی کہ اخبار و مراسلات میں بالکل رائج نہ تھی نہ علوم معقول اور منقول اسمیں تھے نہ دفتروں میں اسکا ذکر نہ اسکے قواعد اور محاسن منضبط نہ علوم فلسفہ اور ریاضی کا اُسمیں نشان نہ لوگوں کو اس زبان کا چسکا اسلئے ایسے وقت میں وہ ترجمہ نہایت غنیمت گنا گیا اور اللہ تعالےٰ نے مترجم کی سعی کو مشکور فرمایا کہ لوگوں نے کئی بار کے چھپنے سے اس سے فائدہ اُٹھایا اب حکام وقت کے اس زبان کے شیوع میں توجہ کرنے سے یہ نوبت ہوئی کہ تمام دفتروں میں اس نے رواج پایا اخبار اور مراسلات سب اسی میں ہونے لگے کوئی فن اور علم ایسا نہیں جو اس زبان میں نہو اور کوئی قصبہ اور شہر اسکے مدارس سے خالی نرہا اسکے قواعد منضبط ہوئے اور اس کی فصاحت و بلاغت سے اکثر لوگوں کو واقفیت ہوئی اور امتداد زمانہ کے باعث سے محاورات میں بھی تبدل و تغیر واقع ہوا تو اب وہ ہی ترجمہ جسکو لوگ ہزار جان سے عزیز رکھتے تھے نظروں سے گرنے لگا اور لوگوں کی زبان اُس کی بے محاورگی [illegible] لگی اور اُس کے مطالب عام فہم نہ رہے لہذا فرزند عزیز مولوی عبدالاحد نے مجھ سے درخواست کی

اس ترجمہ کو محاورہ حال کے موافق کر دوں میں نے اُن کی درخواست کو رفاہ عام کیلئے منظور کیا اور مترجم کے ترجمہ
کو بموجب تفصیل ذیل درست کیا اول قدیم متاخیر الفاظ کی بموجب محاورہ حال کے دوم جہاں مترجم سے لغزش قلم یا سہو ہوا
اُسکو درست کرنا اور نہیں کہیں اُس غلطی یا سہو کا اظہار بھی کر دیا گیا ہے سوم بعض مشکل عبارتوں کی ترکیب اور الفاظ دقیق
کے معانی بقید اعراب بیان کر دیئے چہارم اگر کسی حدیث کا مضمون مترجم کی تحریر میں مجمل رہا یا ترجمہ واضح نہ ہوا تو اُس کو
سنو...کر واضح بیان کر دیا پنجم بعض اعمال مجرب جو مجکو پہونچے ہوئے تھے اُنکو اُن کے موقع پر اضافہ کر دیا اور جس جگہ
میں نے کچھ لکھا ہے اپنے قول سے پہلے یہ جملہ لکھدیا ہے فقیر کہتا ہے ششم خاتمہ کتاب جو مترجم نے اپنی طرف سے اضافہ کیا ہے
اسمین قطع نظر ترجمہ لفظی کے ایک بڑی دقت یہ تھی کہ ترجمہ کی عبارت پوری پوری الفاظ حدیث کے مقابل بین السطور
میں نہ سمائی ایک حدیث کا ترجمہ دوسری حدیث کے نیچے جا پہونچا اور کاتب نے دونوں حدیثوں کے ترجمہ میں کچھ فاصلہ نکیا
تو ناظرین کو یہ پتہ نہ لگتا تھا کہ حدیث گذشتہ کا ترجمہ کہاں تک ہو چکا میں نے اس ترجمہ کا ڈھنگ بدل ڈالا اور حدیث کو جدا
لکھکر اُس کا ترجمہ اور فائدہ جیسے اصل کتاب میں لکھا ہوا تھا کر دیا ہفتم مترجم نے اس کتاب کی وہ منزلیں لکھیں جو وظیفہ یومیہ
میں ہر روز پڑہی جاتی ہیں اور وہ منزلیں نہ لکھیں جنکو مہمات میں پڑھتے ہیں حالانکہ کوئی مہم یا بڑی حاجت ایسی نہیں جسکے
لئے اس کتاب کا پڑہنا اکسیر اعظم نہو ہم اُسکی ترکیب اس جگہ لکھتے ہیں کہ اگر کسی کو کوئی سخت مہم پیش آوے تو چاہیئے کہ اس
کتاب کو چار راتوں میں ختم کرے اور سات ہفتہ تک اسی طرح ختم کرتا رہے کیسی ہی مصیبت ہو خداوند کریم اپنے فضل عمیم سے
اُسکو دفع کر دیتا ہے یا خواب میں اُس سے نجات کی صورت دکھا دیتا ہے اسکی ہر منزل کے اول و آخر میں ایک خاص درود شریف
پچیس مرتبہ پڑہا جاتا ہے الحمد للہ رب العالمین اکمل الحمد علی کل حال والصلوٰۃ والسلام الاتمان الاکملان علی سید
رسلہ کلما ذکرہ الذاکرون وکلما غفل عن ذکرہ الغافلون اللہم صل علیہ وآلہ وسائر النبیین وآل کل وسائر الصالحین
نہایۃ ما ینبغی ان یسالہ السائلون اور منزلین اس کتاب کی اس طرح ہیں کہ اول منزل شب پنجشنبہ کی لا الٰہ الا اللہ عدۃ
ما شاء سے لیکر التحیات کے صیغوں کے خاتمہ تک ہے دوسری منزل جمعہ کی شب کو کیفیۃ الصلوٰۃ سے لیکر بازار کی
دعا تک ہے اور تیسری منزل شنبہ کی شب کو دعا دارای باکورۃ ثمر سے لیکر زیارت قبور کی دعاؤں تک ہے اور چوتھی منزل
اللہ الذی ردنضد سے لیکر آخر کتاب تک ہے شب یکشنبہ کو چنانچہ ہم نے حاشیہ پر ان چاروں منزلوں کا نشان لکھدیا ہے
دہنے والے کو اختیار ہے کہ مغرب اور عشا کے بیچ میں پڑھے یا عشا کے بعد یا اور کسی وقت شب میں پڑہا کرے
اور حصن حصین کے پڑہنے میں جو رمزیں کہ مؤلف نے کتابوں کے نام کی لکھی ہیں وہ بھی پڑہی جاتی ہیں اور اُنکے پڑہنے کی ترکیب
حصن کے دیباچہ میں ہمنے لکھی ہے وہاں سے معلوم کر لینی چاہیئے تو شروع منزل کے وقت باوضو قبلہ رو ہو کر اول پچیس بار
درود خاص کا اوپر ذکر ہوا پڑھے پھر بسم اللہ پڑھ کر تمام منزل پڑھے اُس کے بعد پھر وہی درود پچیس بار پڑھ کر
مراد مانگے سات ہفتہ اسی طرح کرے اب ایک بات اور قابل گذارش ہے کہ میری اس تصحیح اور ترمیم کو لوگ یہ نہ

سمجھیں کہ میں نے مترجم کو اصلاح دی ہے یہ تو چھوٹا منہ بڑی بات کے قبیل سے ہے بلکہ یوں تصور کرنا چاہیئے کہ پدر نتواند پسر تمام کند کیونکہ جس خاندان سے مترجم کو فیض ہوا ہے اُسی خاندان کا یہ فقیر بھی زلہ ربا ہے میری سند اس کتاب کی یہ ہے کہ مجکو اس کی اجازت تین شخصوں سے حاصل ہوئی اول مولانا احمد علی صاحب سہارنپوری دوم حضرت شاہ عبد الغنی صاحب مجددی مہاجر سوم مولوی سبحان بخش صاحب شکارپوری اور ان تینوں حضرات کو اجازت یگانۂ آفاق مولنا محمد اسحٰق صاحب دہلوی سے ہے اور اُن کی سند مترجم نے اپنے دیباچہ میں لکھی ہے تو حضرت مترجم کو مولنا محمد اسحٰق صاحب سے سند بلا واسطہ اور فقیر کو بواسطہ اور میں نے اس ترجمہ کا نام بھی نہیں بدلا لیکن چونکہ ظفر جلیل تاریخی نام تھا اور اس ترجمہ کی ترمیم سنہ تیرہ سو نو ۱۳۰۹ ہجری میں شروع ہوئی اور نئے ڈھنگ پر ہو گئی اس لیے ظفر جلیل نو ۱۳۰۹ تاریخی نام قرار پایا اور اس کا انجام سنہ تیرہ سو دس ۱۳۱۰ میں ہوا چنانچہ قطعہ تاریخ اتمام ہدیہ ناظرین ہے

قطعہ

یہ مجموعہ عجب حسن حسین ہے	بیان قول ختم المرسلین ہے
ارادہ تھا لکھوں تاریخ اتمام	کہ ہاتف نے کہا خیر متین ۱۳۱۰ھ ہے

اور با این ہمہ میں اپنی بے بضاعتی کا معترف ہو کر ناظرین سے ملتجی ہوں کہ جب اس کتاب سے خطا پاویں تو دعا خیر سے محروم نفرماویں اور خدا کریم سے یہ اُمید ہے کہ اس کو قبول فرماوے بمنہ و کرمہ و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

وصلے اللہ تعالے علی خیر خلقہ محمد و آلہ و اصحابہ اجمعین فقط

دیباچہ مترجم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حمد بیشمار اس پروردگار کو ہے جس نے ہم کو اپنے ذکر کی توفیق دی اور اپنے فکر کی راہ بتائی یا الٰہی درود سلام بیحد نازل فرما خاتم النبیین سید المرسلین رسول امین پر اور اُن کی سب اصحاب ابرار اور آل اطہار پر اور اس عاجز کو دنیا میں اُنکا اتباع نصیب کر اور اُن کے خادموں میں منسوب کر آمین آمین آمین یا اِلٰہ العالمین بعد حمد و ثنا اضعف العباد محمد قطب الدین غفرلہ ولوالدیہ بھائی مسلمانوں کی خدمت میں التماس کرتا ہے کہ کتاب حصن حصین جسمیں حدیثیں اور دعائیں سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہیں اس لائق ہے کہ اگر اُسکو تعویذ جان کریں تو بجا ہے اور آب زر سے لکھیں تو زیبا کیونکہ برکت اور کثرت ثواب اُن دعاؤں وغیرہ میں ہوگی جو رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان پاک سے جلوہ گر ہوئی ہیں وہ بات نہیں کہ دوسری دعاؤں میں ہو پس ہر مومن کو چاہئے کہ اس کتاب کو اپنی نجات دارین کا وسیلہ کرے کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ لمن کان یرجو اللہ والیوم الآخر یعنی البتہ تمہارے لئے افعال رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم میں پیروی اچھی ہے اُس کے حق میں کہ اُمید رکھتا ہے اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن کی اسی لئے اس بے بضاعت نے بھائی مسلمانوں کے نفع کیواسطے اور اپنی مغفرت کا وسیلہ کرنیکو اُس کا ترجمہ اردو شرحوں کے موافق لکھا اور اکثر فوائد مشکوٰۃ اور شرح ملا علی قاری اور شرح شیخ فخر الدین رحمہم اللہ سے جو حضرت شیخ عبد الحق محدث دہلوی کی اولاد میں ہیں لکھے یعنی بعد ترجمہ دعا وغیرہ کے فضیلت اور حل مطلب لکھکر دوسری دعائیں کہ خوب تھیں اُس میں درج کیں اور فائدہ کی علامت کے لئے ف لکھی اور فائدہ کے تمام ہونیکے بعد ملا علی کی شرح کی علامت ع اور شیخ فخر الدین کی شرح کی علامت لفظ فخر لکھا اور بعض جگہ کذا ذکر الفخر یا کذا ذکر علی لکھا اور سوا ان

شرحوں کے جو فائدہ کسی کتاب یا کسی بزرگ سے لکھا ہے اُسکا نام آخر میں لکھدیا ہے اور کتاب کے آخر میں ایک خاتمہ نافعہ کیا جسمیں حدیثیں خوش مضمون اور بکار آمدنی مشکوٰۃ وغیرہ سے چنکر جو اسی طرح ترجمہ اور فائدہ کیا تھا مذکور ہیں لکھیں اور وجہ اُن کے لکھنے کی یہ ہے کہ پرہیزگاری اور نفس کی آراستگی ہر کسی کو لازم ہے تاکہ عبادت اچھی طرح مقبول ہو چنانچہ امام غزالی رح نے منہاج العابدین میں لکھا ہے کہ عبادت میں تین چیزیں اصل ہیں اول توفیق اور مدد اللہ تعالےٰ کی کہ پرہیزگاروں کو ہوتی ہے جیسے خود فرماتا ہے ان اللہ مع المتقین یعنی مدد اور حفاظت اللہ کی پرہیزگاروں کیساتھ ہے دوم سنوارنا عمل کا وہ بھی پرہیزگاروں کیلئے مخصوص ہے جیسے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یایہا الذین آمنوا اتقوا اللہ وقولوا قولاً سدیدا یصلح لکم اعمالکم ویغفر لکم ذنوبکم یعنی اے ایمان والو اللہ سے ڈرو اور پرہیزگاری کرو اور بات استوار کہو کہ خدا تمہارے عمل تمہارے لئے سنوارے اور تمہارے گناہ بخشے سوم مقبول ہونا عمل کا وہ بھی پرہیزگاروں کیلئے خاص ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے انما یتقبل اللہ من المتقین یعنی خدا تعالیٰ قبول نہیں فرماتا ہے عمل کو مگر پرہیزگاروں سے غرض کہ مدار عبادت کا ان تین چیزوں پر ہوا اول توفیق چاہیئے تاکہ بندہ عمل کرے بعد اس کے عمل کو سنوارنا چاہیئے تاکہ عمل بے نقصان ہو بعد اس کے قبول چاہیئے تاکہ عبادت کا ثمرہ حاصل ہو اور انہیں تین چیزوں کے واسطے سب عابدوں کی تضرع اور سوال ہوتا ہے وہ یہی سوال کرتے ہیں ربنا وفقنا لطاعتک اتمم تقصیرنا وتقبل عمالنا یعنی اے رب ہمارے ہمکو توفیق دے اپنی اطاعت کی اور ہمارے قصور دور کر اور ہمارے عمل قبول فرما اور یہ تینوں باتیں تقوی سے میسر ہوتی ہیں تمام ہوا کلام امام غزالی رح کا اور یہی مضمون سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی دعاؤں سے بھی سمجھا جاتا ہے اور مصنف رح نے بھی آداب دعا میں اس کی طرف اشارہ کیا ہے اسی لئے عاجز نے آخر میں ایسی حدیثیں لاحق کیں کہ اُن کی تاثیر سے آدمی خواب غفلت سے بیدار اور متقی و پرہیزگار ہو جاوے تو جس کسی کو اللہ تعالیٰ اس کتاب کی عادت سے پڑھنے کی توفیق دے اُس کو لازم ہے کہ بعد وظیفہ پورا کرنے کے جس قدر ہو سکے اُن کا مطالعہ بھی ضرور کیا کرے اور علما اس بات کا خیال نہ کریں کہ اُردو عبارت کو دیکھکر کیا کرینگے بلکہ دیکھنے کے بعد جب عجائب و غرائب اس کے معلوم کرینگے کہ ہر طرح کا مطلب اور ہر امر کی حاجت براری اسمیں موجود ہے خود بخود اپنے ہزاروں کام چھوڑکر اس میں اپنے مشغول ہونیکو غنیمت اور بہبودی سمجھیں گے کیونکہ کوئی کام دین و دنیا کا ایسا نہیں کہ اسمیں اُس کی عقدہ کشائی نہو اور ایک بڑی خوبی ہے کہ بہت سی کتابیں دیکھنے پر اتنے مطالب معلوم کر سکتے ہیں اور اس میں بلا مشقت موجود ہیں اور حکیم خیر اللہ نے جو عاجز کے احباب سے ہیں اس شرح کے اتمام کی تاریخ ظفر جلیل کہی اور یہی اس کا نام رکھا گیا کیونکہ اس پر عمل کرنے سے آدمی کامیاب و فتحیاب دارین میں ہوتا ہے اور بعد تیار ہونے کے اول سے آخر تک مخدومی مکرمی اُستادی مولوی محمد اسحٰق صاحب زادہ اللہ شرفا کی خدمت میں پیش کی اور اُنہوں نے از راہ کرم عمیم باوجود میری بے استعدادی کے پسند فرمائی اسپر بھی اگر کوئی صاحب غلطی ملاحظہ فرمائیں شرحوں سے تحقیق کر کے بنادیں کہ بندہ بہر حال

ہے ربنا لا تؤاخذنا ان نسینا او اخطأنا ربنا ولا تحمل علینا اصرا کما حملتہ علی الذین من قبلنا ربنا ولا تحملنا ما لا طاقۃ
لنا واعف عنا واغفر لنا وارحمنا انت مولٰنا فانصرنا علی القوم الکٰفرین آمین یا رب العالمین اور جس کو اللہ تعالی توفیق
دے اس کے رواج دینے میں قصور نہ کرے کہ حدیث شریف میں آیا ہے الدال علی الخیر کفاعلہ یعنی جو شخص اچھی بات
کو بتاتا ہے اُس کو بھی ثواب اچھی بات کرنیوالے کی مثل ہوتا ہے یا اللہ تو اس عاجز کو اور میرے والدین کو
اور سب مسلمانوں کو اس سے بہرہ مند کر اور اپنی رحمت خاص سے ہمکو بخشدے اور ہمارے گناہوں پر خیال نہ فرما اور
اس کتاب کو مقبول اور اپنی خوشنودی کے لئے خالص کر اور ہم سے وہ کام لے جسیں تو راضی ہو آمین یا معبود العالمین
سند کتاب حصن حصین سند اس کی اس طرح پر ہے کہ یہ کتاب پڑھی فقیر محمد قطب الدین بن محمد محی الدین بن
عبد المجید معروف بہ شاہ حاجی احراری دہلوی غفر اللہ لہم نے حضرت مخدومی مکرمی معظمی مولوی محمد اسحاق رحمہ اللہ سے اور ان کو
سند ہے حضرت مولانا عبد العزیز رحمہ اللہ سے اور اُن کو حضرت مولانا شاہ ولی اللہ محدث دہلوی سے اور اُن کو شیخ ابو طاہر
مدنی سے اور اُن کو شیخ ابراہیم کردی سے اور اُن کو شیخ احمد قشاشی سے اور اُن کو شیخ احمد بن عبد القدوس شناوی سے
اور اُن کو شیخ شمس الدین احمد بن محمد رملی سے اور اُن کو شیخ زین الدین ذکریا انصاری سے اور اُنکو حافظ وقت
تقی الدین محمد بن محمد بن محمد بن فہد ہاشمی مکی سے اور اُن کو مؤلف کتاب ابو الخیر محمد بن محمد بن محمد بن جزری شافعی سے احوال
کتاب کے مؤلف کا مولانا شاہ عبد العزیز محدث دہلوی نے بستان المحدثین میں لکھا ہے کہ نام اُنکا قاضی القضاۃ
شمس الدین محمد بن محمد بن محمد بن علی بن یوسف بن عمر ہے اور اُن کی کنیت ابو الخیر اصل میں دمشقی ہیں پھر شیرازی اور ابن الجزری
سے مشہور ہیں اُن کا باپ سوداگر تھا مدت دراز تک اُن کے اولاد نہوئی۔ جب حج کو گئے آب زمزم پیکر اولاد کے لئے
دعا کی حق تعالی نے اُن کو ایسا فرزند بزرگوار عطا فرمایا ۲۵ رمضان المبارک کو شنبہ کی شب میں بعد نماز تراویح
سنہ ۷۵۱ھ مقدس شہر دمشق میں پیدا ہوئے اور اُسی جگہ نشو و نما پایا اور فقہ اور حدیث خوب حاصل کی اور علم قراءت میں
مہارت کلی پیدا کی اور مصر میں ایک مدرسہ بنایا جسکا نام دار القرآن رکھا بعد اس کے روم کے شہروں میں داخل ہوئے
اور اُس ملک وسیع میں علم قراءت اور حدیث کو پھیلایا اور لوگوں کو اُن سے بہت نفع پہونچا خصوصاً ممالک اسلامیہ میں علم
کی ریاست اُنکو مسلم ہوئی اور ملک روم میں اُنکو امام اعظم کا لقب دیا گیا یہ حضرت خوش شکل اور خوش لباس اور خوش
تقریر اور فصیح و بلیغ تھے بارہا کعبہ کے طواف سے مشرف ہوئے اور آخر کو شیراز میں طرح اقامت ڈالی اُن کے سب اوقات
تین شغلوں سے معمور تھے قرآن کا پڑھنا یا حدیثوں کا سُنانا یا عبادت کرنا اور باوجودیکہ لوگ ان دونوں علم شریف
یعنی قراءت و حدیث کی طلب کیلئے اُن پر ہجوم رکھتے تھے تاہم اُن کے اوقات میں ایک برکت پائی جاتی تھی اور
با این ہمہ دوسرے اوراد و عبادات بھی کرتے اور اس قدر تصنیف کرتے کہ ایک کاتب بجز دو دن میں لکھ سکے
اور سفر و حضر میں بیدار اور قائم اللیل رہتے اور کبھی دوشنبہ اور جمعرات کا روزہ ناغہ نہ کرتے اور ہر مہینے کے تین روزے

بھی ایام بعض کے رکھتے اور اُن کی کتابیں سب نافع ہیں جنمیں النشر فی القراءۃ العشر بہت شہرت رکھتی ہے اس کے سوا اور بہت کتابیں تصنیف کیں جو علماؤں نے ساٹھ تک شمار کی ہیں اور آخر کار ۸۳۳ھ آٹھ سو تینتیس ہجری میں وفات پائی الحمد للہ اولاً و آخراً و ظاہراً و باطناً کہ اس کتاب کا تمام ہوا اب متن اور اس کی شرح شروع ہوتی ہے منہ الاستعانۃ و علیہ التکلان و صلی اللہ علی خیر خلقہ محمد و آلہ و اصحابہ اجمعین برحمتہ و ہو ارحم الراحمین۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ عُدَّتُہٗ لِلِقَائِہٖ لا آلہ الا اللہ یعنی کلمہ توحید سامان ہے خدا کے دیدار کا **ف** یہ اشارہ ہے حدیث قدسی کے مضمون کیطرف لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ حِصْنِی فَمَنْ دَخَلَ حِصْنِی اَمِنَ مِنْ عَذَابِی یعنے اللہ تعالے فرماتا ہے کہ کلمہ توحید میرا قلعہ ہے جو کوئی داخل ہوا میرے قلعہ میں امن میں ہوا میرے عذاب سے اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِ الْخَلْقِ مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلِّمْ یا اللہ رحمت خاص بھیج خلق کے سردار پر کہ اُنکا نام پاک محمد ہے اور اُن کی اولاد اور اصحاب پر اور سلام بھیج **فقیر کہتا ہے** کہ حرز ثمین شرح حصن حصین میں درود شریف کو کلمہ توحید سے پہلے لکھا ہے اور بیان کیا ہے کہ مصنف نے مغربیوں کا طور اختیار کیا کہ بسم اللہ کے بعد درود شریف لکھا اور یہ بھی بیان کیا کہ بعض صحیح نسخوں میں درود شریف کلمہ توحید کے بعد واقع ہوا ہے انتہی میں کہتا ہوں کہ اس صورت میں کلمہ توحید بجائے حمد کے ہے اور درود شریف قائم مقام نعت کے ہے شاید اسی وجہ سے شارح نے بھی اُسی نسخہ کو ترجیح دی جس میں کلمہ توحید مقدم ہے قَالَ الْفَقِیْرُ الْعَبْدُ الضَّعِیْفُ الْمِسْکِیْنُ الْمُنْقَطِعُ اِلَی اللّٰہِ الرَّاجِیْ مِنْ کَرَمِہٖ اَنْ یُّنَجِّیَہٗ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْجَزَرِیِّ الشَّافِعِیُّ لَطَفَ اللّٰہُ تَعَالٰی بِہٖ فِیْ شِدَّتِہٖ کہتا ہے بندہ محتاج ضعیف مسکین لوگوں کو چھوڑ کر اللہ کیطرف رجوع ہونے والا اور اُس کے کرم سے اس بات کی اُمید رکھنے والا کہ بچاوے اُس کو ظالموں کی قوم سے محمد بن محمد بن محمد بیٹا جزری کا کہ شافعی ہے نرمی کرے اللہ تعالے اُس پر اُس کی سختی میں **ف** مصنف نے اپنے آپکو فقیر کہا اس آیت کے مضمون کے موافق واللہ الغنی وانتم الفقراء یعنی اللہ تونگر ہے اور تم محتاج اور ضعیف کہا بموجب اس آیت کے خلق الانسان ضعیفا یعنی پیدا کیا گیا آدمی ضعیف اور مسکین کہا اس حدیث کے مطابق اللہم احینی مسکینا و امتنی مسکینا واحشرنی فی زمرۃ المساکین یعنی یا اللہ زندہ رکھ مجکو مسکین اور مار مجکو مسکین اور حشر کر میرا مسکینوں کے گروہ میں اور جزری نسبت ہے جزیرۂ ابن عمر کیطرف جس میں مصنف رہتا تھا اور دعا میں اشارہ کیا اپنے حال کا کہ ایک ظالم نے گھیر رکھا تھا ع

فقیر کہتا ہے کہ شارح نے لطف اللہ بہ کے معنی یہ لکھے ہیں کہ مہربانی کرے اللہ بلند بسبب اس کتاب کے یعنی
ضمیر بہ کو سہوًا کتاب کیطرف راجع کیا حالانکہ کتاب کا کہیں اوپر ذکر نہیں ہوا بلکہ ضمیر عبد کیطرف ہے اور بار موحدہ
فعل کا صلہ ہے اور محاورہ میں لطف بہ اور لطف لہ دونوں بولتے ہیں اور فقیر اور مسکین میں یہ فرق ہے کہ فقیر وہ
ہے جس کے پاس بقدر کفایت فی الحال موجود ہو اور مسکین وہ ہے جو سروست مقدور کافی نہ رکھتا ہو اَمَّا بَعْدُ حَمْدِ اللّٰہِ
الَّذِیْ جَعَلَ الدُّعَآءَ لِرَدِّ الْقَضَآءِ وَالصَّلٰوۃِ وَالسَّلَامِ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الْاَنْبِیَآءِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہِ الْاَتْقِیَآءِ
الْاَصْفِیَآءِ فَاِنَّ ھٰذَا الْحِصْنَ الْحَصِیْنَ مِنْ کَلَامِ سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ وَسِلَاحَ الْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ خِزَانَۃِ النَّبِیِّ الْاَمِیْنِ
وَالْھَیْکَلَ الْعَظِیْمَ مِنْ قَوْلِ الرَّسُوْلِ الْکَرِیْمِ وَالْحِرْزَ الْمَکْنُوْنَ مِنْ لَفْظِ الْمَعْصُوْمِ الْمَامُوْنِ بَذَلْتُ فِیْہِ النَّصِیْحَۃَ بعد
تعریف اُس خدا کے جس نے دعا کو تقدیر کے ہٹانے کیلئے مقرر کیا اور پیچھے بھیجنے رحمت خاص اور سلام کے سالار انبیا محمد صلی اللہ
علیہ وسلم اور اُن کی اولاد اور اصحاب پر کہ پرہیزگار اور برگزیدہ ہیں معلوم کرنا چاہیئے کہ یہ کتاب قلعۂ محکم ہے رسولوں کے سردار
کے کلام سے اور مومنوں کا ہتھیار ہے پیغمبر امین کے خزانہ سے اور بڑا تعویذ ہے رسول کریم کے قول سے اور محفوظ
تعویذ ہے اس شخص کے کلام سے جو گناہوں سے بچائے ہوئے اور مامون ہیں میں نے خرچ کی اس میں نصیحت
ف تقدیریں دو ہیں ایک معلق یعنی کسی شرط سے لگی ہوئی دوسری مُبرم یعنی قطعی تقدیر معلق دعا اور دوا سے
بدلجاتی ہے اور تقدیر مبرم کسی چیز سے نہیں بدلتی یہاں معلق ہی مراد ہے اور مامون کے الفاظ سے مراد آنحضرت صلعم کا
کلام پاک ہے کہ وہ امن میں تھے گناہوں سے اور نصیحت خرچ کی اس کے یہ معنی کہ اس کتاب کی تصنیف کرنے
میں مسلمانوں کی خیرخواہی ہے کہ سب کو فائدہ دیگی ع فقیر کہتا ہے کہ حرز ثمین میں ہے کہ ہوسکتا ہے کہ تقدیر سے
مراد تقدیر مبرم ہو اس صورت میں اُس کے ہٹانے کے یہ معنی ہونگے کہ دعا سے وہ حکم بندہ پر آسان ہو جاوے
وَاَخْرَجْتُہٗ مِنَ الْاَحَادِیْثِ الصَّحِیْحَۃِ اَبْرَزْتُہٗ عُدَّۃً عِنْدَ کُلِّ شِدَّۃٍ وَجَرَّدْتُہٗ جُنَّۃً تَقِیْ مِنْ شَرِّ النَّاسِ وَالْجِنَّۃِ اور
نکالا میں نے اُس کو صحیح حدیثوں سے میں نے اُس کو سامان ظاہر کیا ہر سختی کے وقت میں اور خاص کیا اُسکو سپر کہ بچاوے
آدمیوں اور جن کی برائی سے ف مقصود یہ ہے کہ اُس کتاب کی حدیثوں کو بلاؤں سے بچنے کیلئے دوسری حدیثوں
میں سے کہ ان میں دعائیں نہیں ہیں چھانٹ لیا ع تَحَصَّنْتُ بِہٖ فِیْمَا دَھِمَ مِنَ الْمُصِیْبَۃِ وَاعْتَصَمْتُ مِنْ
کُلِّ ظَالِمٍ بِمَا حَوٰی مِنَ السِّھَامِ الْمُصِیْبَۃِ میں نے اُس سے رکاؤ کیا اُس مصیبت میں کہ پیش آئی اور بچاؤ
کیا ہر ظالم سے بسبب اُس مضمون کے جس پر یہ کتاب حاوی ہے یعنے تیر نشانہ پر لگنے والے ف تیروں
سے مراد دعائیں اس کتاب کی ہیں یعنے جیسا تیر نشانہ پر کام کرتا ہے ویسے ہی یہ دعائیں حاجات کے لئے
کارگر ہیں کیونکہ رسول مقبول کے فرمانے میں ہرگز احتمال خطا کا نہیں پس آپکا ارشاد تاثیر کیوں نہ کرے ع وَقُلْتُ شِعْرًا
اَلْعَوْنَ اَسْتَحْرِزُ تَقْوٰی عَلَی الضُّعْفِ وَلَمْ یَخْشَ قِیْنَۃً خَبَاتَ لَہٗ سِھَامًا فِی اللَّیَالِیْ وَاَرْجُوْ اَنْ یَکُوْنَ لَہٗ مُصِیْبَۃً

اور میں نے یہ قطعہ کہا خبردار ہو کہو اُس شخص سے جس نے زور دکھایا میری ناتوانی پر اور نہ ڈرا اپنی نگاہبان سے کہ چھپا ہوئے ہیں میں نے اس کیلئے تیر راتوں میں اور میں اُمید رکھتا ہوں کہ یہ تیر اُسکو لگیں ف رقیب اُس نگاہبان کو کہتے ہیں جس سے کوئی چیز پوشیدہ نہو اور یہ صفت پروردگار ہی میں پائی جاتی ہے بموجب اس ارشاد خداوندی کے ولاتحسبن اللہ غافلا عما یعمل الظالمون انما یؤخرہم لیوم تشخص فیہ الابصار یعنی اللہ تعالی کو غافل نجان ظالموں کے عملوں سے لیکن تاخیر دیتا ہے اُن کو اُس دن کیلئے جسمیں آنکھیں پتھرا دینگی کہ وہ قیامت کا دن ہے اور تیروں سے مراد پچھلی رات کی دعائیں ہیں کہ بہت مقبول ہوتی ہیں مقصود یہ ہے کہ میں نے دفع دشمن کے لئے راتوں میں دعائیں کی ہیں جو بمنزلہ تیروں کے ہیں ع فقیر کہتا ہے کہ قطعہ عربیہ کا ترجمہ نظم اُردو میں اس طرح ہے ۔

قطعہ

کہو اُس شخص سے جس نے نہ کیا خوف خدا
ناتوانی پہ مری زور دکھایا اے ہٹ

خفیہ اُس کے لیئے راتو نمیں کئے میں نے تیر
اور توقع ہے خدا سے کہ کریں اُسکو فنا

أَسْأَلُ اللهَ الْعَظِيْمَ اَنْ يَّنْفَعَ بِهٖ وَاَنْ يُّفَرِّجَ عَنْ كُلِّ مُسْلِمٍ بِسَبَبِهٖ عَلٰى اَنَّهٗ مَعَ اقْتِصَارِهٖ وَاخْتِصَارِهٖ لَمْ يَدَعْ حَدِيْثًا صَحِيْحًا فِيْ بَابِهٖ اِلَّا اسْتَحْضَرَهٗ وَاَتٰى بِهٖ میں اللہ بڑے سے یہ سوال کرتا ہوں کہ اس سے نفع دے یعنے سب مسلمانوں کو ہر حال میں اور یہ کہ دور کرے غم کو اس کے سبب سے ہر مسلمان سے یہ سوال اس بنا پر ہے کہ اس کتاب نے باوجود کوتاہی اور چھوٹے ہونے کے کوئی حدیث صحیح اپنے باب میں یعنی دعا وغیرہ کے باب میں ایسی نہیں چھوڑی جسکو جمع اور بیان نہ کیا ہو ف اقتصار اُسکو کہتے ہیں کہ الفاظ اور معنی دونوں تھوڑے ہوں اور اختصار اُسکو کہتے ہیں کہ لفظ تھوڑے ہوں اور معنی بہت ع وَلَمَّا اَكْمَلْتُ تَرْتِيْبَهٗ وَتَهْذِيْبَهٗ طَلَبَنِيْ عَدُوٌّ لَّا يُمْكِنُ اَنْ يَّدْفَعَهٗ اِلَّا اللهُ تَعَالٰى فَهَرَبْتُ مِنْهُ مُخْتَفِيًا وَتَحَصَّنْتُ بِهٰذَا الْحِصْنِ الْحَصِيْنِ فَرَاَيْتُ سَيِّدَ الْمُرْسَلِيْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَاَنَا جَالِسٌ عَلٰى يَسَارِهٖ وَكَاَنَّهٗ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا تُرِيْدُ فَقُلْتُ لَهٗ يَا رَسُوْلَ اللهِ اُدْعُ اللهَ لِيْ وَلِلْمُسْلِمِيْنَ فَرَفَعَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ الْكَرِيْمَتَيْنِ وَاَنَا اَنْظُرُ اِلَيْهِمَا فَدَعَا ثُمَّ مَسَحَ بِهِمَا وَجْهَهُ الْكَرِيْمَ اور جب میں نے اس کتاب کی ترتیب و اصلاح پوری کی مجھکو ایک دشمن نے طلب کیا کہ اُسکا دفع کرنا سوائے خدا تعالی کے کسی سے ممکن نہ تھا اسی لئے میں اُس سے چھپکر بھاگا اور اس قلعہ محکم سے اپنی محافظت کی یعنی اُسکو پڑھا اور ہمیشہ وظیفہ کیا پس میں نے سالار انبیا صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا ایسی حالت سے کہ میں آپکے بائیں طرف بیٹھا ہوں اور گویا کہ آپ فرماتے ہیں کہ تو کیا چاہتا ہے میں نے آپکی خدمت میں عرض کیا یا رسول اللہ آپ اللہ تعالی سے میرے لئے اور سب مسلمانوں کیواسطے دعا فرمائیں پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھ مبارک اٹھائے یعنی جیسے ادب دعا کا ہے اور میں دونوں ہاتھوں کو دیکھ رہا ہوں پھر آپنے دعا فرمائی اور دونوں ہاتھوں کو چہرہ شریف پر پھیر لیا ف بیٹھنا بائیں طرف اس [illegible] دنی [illegible] اور لفظ بیار سے اشارہ ہے

یسر یعنے آسانی کیطرف اور ادرع الله لے وللمسلمین سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ شخص دشمن دین کا تہا یا سب پر ظلم کرنیوالا ع
وَكَانَ ذٰلِكَ لَيْلَةَ الْخَمِيْسِ فَهَرَبَ الْعَدُوُّ لَيْلَةَ الْاَحَدِ وَفَرَّجَ اللّٰهُ عَنِّيْ وَعَنِ الْمُسْلِمِيْنَ بِبَرَكَةِ مَا فِيْ هٰذَا الْكِتَابِ عَنْهُ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَقَدْ رَمَزْتُ لِلْكُتُبِ الَّتِيْ خَرَّجْتُ مِنْهَا هٰذِهِ الْاَحَادِيْثَ بِحُرُوْفٍ تَدُلُّ عَلٰى ذٰلِكَ سَلَكْتُ
فِيْهَا اَخْصَرَ الْمَسَالِكِ اور یہ خواب جمعرات کی شب میں ہوا تو دشمن مذکور اتوار کی راتکو بھاگ گیا اور اللہ تعالیٰ نے مجھ سے اور
مسلمانوں سے بوجہ برکت اس کتاب کے مضمون کے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے غم کو دور کیا اور میں نے جن
کتابوں سے یہ حدیثیں روایت کی ہیں اُن کیطرف حرفوں سے اشارہ کیا ہے کہ اُن کتابوں پر دلالت کریں ان علامات
میں بہت مختصر طریق میں نے اختیار کیا ہے فقیر کہتا ہے کہ جو طریق بڑی مہمات میں چار راتوں میں حصن حصین کے پڑھنے
کا ہمنے اپنے دیباچہ میں لکھا ہے اُس کی اصل یہی ہے کہ مصنف نے شب پنجشنبہ کو خواب دیکھا اور اُسکا دشمن یکشنبہ
کی شب میں بھاگ گیا فَجُعِلَتْ عَلَامَةُ صَحِيْحِ الْبُخَارِيِّ خ وَمُسْلِمٍ م وَسُنَنِ اَبِيْ دَاوٗدَ د وَالتِّرْمِذِيِّ ت وَالنَّسَائِيِّ
س وَابْنِ مَاجَةَ الْقَزْوِيْنِيِّ ق وَهٰذِهِ الْاَرْبَعَةِ عه وَهٰذِهِ السِّتَّةِ ع وَصَحِيْحِ ابْنِ حِبَّانَ حب وَصَحِيْحِ الْمُسْتَدْرَكِ
لِلْحَاكِمِ مس وَاَبِيْ عَوَانَةَ عو وَابْنِ خُزَيْمَةَ مه وَالْمُوَطَّا طا وَسُنَنِ الدَّارَقُطْنِيِّ قط وَمُصَنَّفِ ابْنِ اَبِيْ شَيْبَةَ
مص وَمُسْنَدِ الْاِمَامِ اَحْمَدَ ا وَالْبَزَّارِ ر وَاَبِيْ يَعْلَى الْمَوْصِلِيِّ ص وَالدَّارِمِيِّ مي وَمُعْجَمِ الطَّبَرَانِيِّ الْكَبِيْرِ
ط وَالْاَوْسَطِ طس وَالصَّغِيْرِ صط وَالدُّعَاءِ لَهٗ طب وَلِابْنِ مَرْدُوْيَةَ مر وَلِلْبَيْهَقِيِّ في وَالسُّنَنِ الْكَبِيْرِ
لَهٗ سني وَعَمَلِ الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ لِابْنِ السُّنِّيِّ ى یعنی پس نشان صحیح بخاری کا میں نے خ مقرر کیا اور مسلم کا م اور سنن ابو داؤد
کا د اور ترمذی کا ت اور نسائی کا س اور ابن ماجہ قزوینی کا ق اور ان چاروں یعنی ابو داؤد اور ترمذی اور نسائی اور
ابن ماجہ کا عه اور ان چھوں یعنی بخاری و مسلم و ابو داؤد و ترمذی و نسائی و ابن ماجہ کا جنکو صحاح ستہ کہتے ہیں ع
اور صحیح ابن حبان کا حب اور صحیح مستدرک حاکم کا مس اور صحیح ابو عوانہ کا عو اور ابن خزیمہ کا مه اور موطا کا
طا اور سنن دارقطنی کا قط اور مصنف ابن ابی شیبہ کا مص اور مسند امام احمد کا ا اور بزار کا ر اور ابو یعلی موصلی
کا ص اور مسند دارمی کا مي اور معجم کبیر طبرانی کا ط اور معجم اوسط طبرانی کا طس اور معجم صغیر طبرانی کا صط اور
کتاب دعائے طبرانی کا طب اور کتاب دعائے ابن مردویہ کا مر اور کتاب دعائے بیہقی کا في اور سنن کبیر
بیہقی کا سني اور کتاب عمل الیوم واللیلہ ابن سنی کا ى فقیر کہتا ہے حصن حصین کو مہمات کے لئے پڑھتے ہیں
علامتیں مذکورہ بالا بھی پڑھی جاتی ہیں اُن حرکات سے جو اصل الفاظ میں ہیں مثلاً بخاری میں حرف خ مفتوح
ہے تو پڑھنے میں خ کو فتحہ سے پڑھا جائیگا اور مسلم کے میم کو ضمہ سے اور ترمذی کی ت کو کسرہ سے کل علامتیں
ستائیس ہیں جنمیں سے بارہ یک حرفی ہیں اور چودہ دو حرفی اور ایک سہ حرفی یک حرفی میں صرف میم کو ضمہ سے پڑھتے ہیں
اور ت اور ص کو کسرہ سے باقی سب فتحہ سے پڑھی جاتی ہیں اور دو حرفی علامتوں میں تین علامتیں بکسر اول و سکون ثانی ہیں

حِبْ اور مِیْ اور فِیْ اور تین بضم اول و سکون ثانی ہیں مُسْ اور قُطْ اور مُصْ اور باقی بفتح اول و سکون
ہیں اور یہ حرفی سُنّی ہے بضم مہملہ و تشدید نون مکسور و سکون تحتانیہ یہ تفصیل حرکات کی حصن حصین کی شرح حرز ثمین
میں ہے اور فقیر کو جو سند پہونچی ہے اسمیں مِیَّ اور فِیَّ بکسر اول و تشدید تحتیہ مفتوحہ ہے وَاُقَدِّمُ رَمْزَ مَنْ لَہُ
اللَّفْظُ اور میں پہلے لاؤنگا علامت اُس شخص کی کتاب کی جسکی عبارت ہوگی ف یعنی جہاں الفاظ کتابوں کے
مختلف ہونگے تو علامت اس کتاب کی پہلے ہوگی جسکے الفاظ حدیث اس کتاب میں روایت کئے ہیں اگرچہ رتبہ میں کم ہو
مثلاً ایک حدیث بخاری میں بھی آئی ہو اور ترمذی میں بھی اور لفظوں میں فرق ہو اور مصنف نے ترمذی کے الفاظ روایت
کئے تو تِ پہلے لاویگا اور اگر الفاظ میں اتفاق ہو تو ترتیب مذکورہ ہی لاویگا وَاِنْ کَانَ الْحَدِیْثُ مَوْقُوْفًا جَعَلْتُ قَبْلَ رَمْزِہٖ
مَوْ لِیُعْلَمَ اَنَّہٗ مَوْقُوْفٌ لِمَا بَعْدَہٗ مِنَ الْکُتُبِ وَذٰلِکَ قَلِیْلٌ حَیْثُ عُدِمَ الْمُتَّصِلُ اَوِ اخْتُلِفَ فِیْہِ عَلٰی اَنِّیْ لَمْ اَجْعَلْ ہٰذِہِ
الرُّمُوْزَ اِلَّا لِعَالِمٍ یُرِیْدُ اَنْ یَّرْقٰی بِنَفْسِہٖ عَنِ التَّقْلِیْدِ اَوْ لِمُتَعَلِّمٍ یَتَعَرَّفُ صَحِیْحَ الْکُتُبِ وَالْمَسَانِیْدَ اور اگر حدیث موقوف ہوگی
تو اُس کی علامت سے پہلے لفظ مو لکھدونگا تاکہ جانا جاوے کہ یہ حدیث موقوف ہو اُن کتابوں میں جنکی علامت بعد
لفظ مو کے مذکور ہے اگرچہ دوسری کتابوں میں مرفوع ہو لیکن اُنمیں موقوف ہو اور حدیث موقوف کا ذکر اس کتاب
میں کم ہے صرف اُس جگہ ہے کہ حدیث متصل نہ ملی ہوں یا یہ کہ اُسمیں اختلاف ہو علاوہ ازیں میں نے یہ علامتیں صرف
اُس عالم کیلئے مقرر کی ہیں جو اپنے نفس کو تقلید سے برتر رکھنا ہو یعنی تقلید سے بے پروا ہے یا اُس طالب علم کے
لئے ٹہرائی ہیں کہ صحیح کتابوں اور مسندوں کو پہچانتا ہو ف حدیث موقوف سے مراد یہ ہے کہ وہ حدیث آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم تک نہ پہنچی ہو بلکہ صحابی یا تابعی تک پہونچی ہو مثلاً فلاں صحابی یا تابعی نے یوں کہا ہو اور حدیث
متصل سے مراد یہاں حدیث مرفوع ہے یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک پہونچی ہوئی اور جملہ حیث عدم المتصل کے یہ معنی
کہ یہاں حدیث مرفوع نہیں ملی یا ملی مگر اُسمیں اختلاف ہو کہ مرفوع ہو یا نہیں تو ایسی حدیث کے پہلے لفظ مَوْ لکھا ہے
اور مسند ایسی کتاب حدیث کو کہتے ہیں جسمیں سندیں صحابیوں کی ہوں بدون بابوں کی ترتیب کے مثلاً مسند امام احمد بخلاف
بخاری وغیرہ کے اسی لئے انکو صحاح کہتے ہیں ع وَاِلَّا فَفِی الْحَقِیْقَۃِ لَا احْتِیَاجَ اِلَیْہَا لِعُمُوْمِ النَّاسِ ورنہ در حقیقت
عام لوگوں کو ان علامات کی کچھ حاجت نہیں فقیر کہتا ہو کہ عامیوں کو اسوجہ سے ضرورت نہیں کہ اُن کے حق میں
کسی عالم کی تقلید کرلینی جائز ہے کذا فی الحرز فَلْیُعْلَمْ اَنِّیْ اَرْجُوْ اَنْ یَّکُوْنَ جَمِیْعُ مَا فِیْہِ صَحِیْحًا فَزَالَ الْاِلْتِبَاسُ
پھر معلوم کرنا چاہیئے کہ مجکو توقع ہے کہ سب مضمون جو اس کتاب میں ہو صحیح ہو یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے
ثابت ہے تو دور ہوا شبہہ اس سے یہ غرض ہو کہ عام لوگوں کے حق میں شبہہ نہ رہا کیونکہ اسمیں حدیث موضوع نہیں
ہے جو آنحضرت صلعم سے ثابت نہو وَقَدْ جَمَعَ بِحَمْدِ اللّٰہِ تَعَالٰی ہٰذَا الْمُخْتَصَرُ اللَّطِیْفُ مَا لَمْ تَجْمَعْہُ مُجَلَّدَاتٌ مِّنَ التَّوَالِیْفِ
وَاِذَا انْتَہٰی نَرْجُوْ مِنَ اللّٰہِ اَنْ یَّجْعَلَ فِیْ اٰخِرِہٖ فَصْلًا یُّفْہِمُ مَا اُقْفِلَ مِنْ لَّفْظِ مَا فِیْہِ قَدْ اُشْکِلَ اور خدا کا شکر ہو کہ یہ مختصر

لطیف ایسی حدیثوں کی جامع ہے کہ تالیف سابقہ میں سے بڑی بڑی جلدیں انکو حاوی نہیں اور جب یہ کتاب تمام ہوچکے تو ہم خدا تعالی سے امید رکھتے ہیں کہ اس کے آخر میں ایک فصل ایسی لکھیں جو کھولدے مقفل مضامین کو یعنی الفاظ مشکلہ کتاب کو
ف اس سے یہ غرض ہے کہ حدیث کے الفاظ جو مشکل ہوں اُن کے معنی واضح کردیں چنانچہ مصنف نے وعدہ کے موافق منہیہ لکھا اُسکا نام مفتاح الحصن الحصین رکھا وَهٰذِهٖ مُقَدِّمَةٌ تَشْتَمِلُ عَلٰی اَحَادِیْثَ فِیْ فَضْلِ الدُّعَاۗءِ وَالذِّکْرِ ثُمَّ اٰدَابُ الدُّعَاۗءِ وَالذِّکْرِ وَاَوْقَاتُ الْاِجَابَةِ وَاَحْوَالُهَا وَاَمَاکِنُهَا ثُمَّ اِسْمُ اللّٰهِ تَعَالٰی الْاَعْظَمُ وَاَسْمَاۗؤُهُ الْحُسْنٰی ثُمَّ یُقَالُ فِی الصَّبَاحِ اِلَی الْمَسَاۗءِ وَفِیْ سُطُوْرِ الْحَیَاتِ اِلَی الْمَمَاتِ مِنْ جَمِیْعِ مَا یُحْتَاجُ اِلَیْهِ وَصَحَّ النَّصُّ عَنْهُ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ الذِّکْرُ الَّذِیْ وَرَدَ فَضْلُهٗ وَلَمْ یَخْتَصَّ بِوَقْتٍ مِّنَ الْاَوْقَاتِ ثُمَّ الْاِسْتِغْفَارُ الَّذِیْ یَمْحُو الْخَطِیْئَاتِ ثُمَّ فَضْلُ الْقُرْاٰنِ الْعَظِیْمِ وَسُوَرٍ مِّنْهُ وَاٰیَاتٍ ثُمَّ الدُّعَاۗءُ الَّذِیْ صَحَّ عَنْهُ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ کَذٰلِکَ اور یہ رسالہ ایک مقدمہ ہے جس میں حدیثیں دعا اور ذکر کی فضیلت کی مذکور ہیں پھر دعا اور ذکر کے آداب کا بیان اور دعا کے قبول ہونے کے اوقات اور حالات اور مکانات کا ذکر پھر اسم اعظم اور اسمائے حسنی کا بیان پھر ان دعاؤں کا ذکر جو صبح سے شام تک پڑھی جائیں اور زندگی بھر میں مرنے تک سب مطالب کی دعائیں جن کی انسان کو حاجت پڑتی ہے اور اُن کی نقل صریح آنحضرت صلعم سے پایہ صحت کو پہونچی ہے مرقوم ہیں پھر اُس ذکر کا بیان ہے جسکی فضیلت حدیث میں وارد ہے اور کسی وقت کے ساتھ مخصوص نہیں پھر استغفار کا بیان ہے جو گناہوں کو نابود کرتا ہے پھر قرآن مجید کی فضیلت اور اُس کی چند سورتوں اور آیتوں کی فضیلت مسطور ہے پھر اُن دعاؤں کا ذکر ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح صحیح ہوئی ہیں ف یعنی کسی وقت سے مخصوص نہیں اس صورت میں لفظ کذلک کا صرف دعا سے متعلق ہے مگر اس توجیہ پر ملا علی قاری نے شبہہ کیا ہے اور کہا کہ یہ لفظ استغفار اور قرأت اور دعاؤں سے متعلق ہے کیونکہ انمیں سے ہر ایک کا کوئی وقت خاص نہیں تو طالب کو لائق ہے کہ سب حالات اور مقاموں میں ان پر مواظبت کرے اس لئے کہ ذکر کا ہمیشہ کرنا اس آیت سے ثابت ہے یا ایہا الذین آمنوا اذکروا اللہ ذکرا کثیرا یعنی اے ایمان والو یاد کرو اللہ کو بہت سا یاد کرنا اور قرأت قرآن کا کسی وقت خاص میں مقید نہونا اس آیۃ سے معلوم ہوتا ہے اتل ما اوحی الیک من الکتاب یعنی پڑھ وہ مضمون کہ تیری طرف وحی کیا گیا یعنی قرآن مجید اور اسی طرح استغفار کا مقید نہونا کسی وقت سے اس حدیث سے سمجھا جاتا ہے طوبی لمن وجد فی صحیفتہ استغفارا کثیرا یعنی خوش وقتی ہے اُس شخص کو جو اپنے نامہ اعمال میں بہت استغفار پاوے ثُمَّ خَتَمْتُهٗ بِفَضْلِ الصَّلٰوةِ عَلٰی سَیِّدِ الْخَلْقِ وَرَسُوْلِ الْحَقِّ الَّذِیْ هَدَی اللّٰهُ تَعَالٰی بِهٖ مِنَ الضَّلَالَةِ وَبَصَّرَ بِهٖ مِنَ الْعَمٰی فَاَوْضَحَ الْمَحَجَّةَ وَلَمْ یَدَعْ لِاَحَدٍ حُجَّةً صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ کُلَّمَا ذَکَرَهُ الذَّاکِرُوْنَ وَکُلَّمَا غَفَلَ عَنْ ذِکْرِهِ الْغَافِلُوْنَ پھر میں نے اس کتاب کو تمام کیا درود بھیجنے کی فضیلت پر اس

خلق کے سردار اور رسول برحق ہیں جن کے سبب اللہ تعالیٰ نے گمراہی سے بچایا اور نابینائی سے بینا کیا جنہوں نے سیدھا راستہ روشن کیا اور کسی کیلئے حجت نہ چھوڑی اللہ تعالیٰ اُن پر رحمت خاص اور سلام بھیجے جب کبھی اُنکو یاد کرنیوالے یاد کریں اور جب کبھی اُن کے ذکر سے غفلت کرنیوالے غافل ہوں **ف** مراد یہ ہے کہ ہر وقت درود و سلام بھیجے کیونکہ کوئی وقت غفلت یا ذکر سے خالی نہیں اور بعض محدثین نے اس درود شریف کو سب درودوں سے افضل لکھا ہے

فصل فَضْلُ الدُّعَاءِ حدیثین دعا کی فضیلت میں **ف** دعا کے معنی ہیں ادنیٰ شخص کا کسی چیز کو طلب کرنا اعلیٰ شخص سے عاجزی اور مسکینی کے طور پر اور دعا کرنے کی بڑی فضیلت ہے اور اسمیں بہت ثواب ہے اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں بہت جگہ دعا کرنے پر رغبت دلائی ہے اور بہت سی حدیثوں میں اُسکی بزرگی آئی اور صحیح حدیثوں اور معتبر عالموں کے قول سے معلوم ہوتا ہے کہ دعا کا مانگنا مستحب ہے ع قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اَلدُّعَاءُ ھُوَ الْعِبَادَۃُ ثُمَّ تَلَا وَقَالَ رَبُّکُمُ ادْعُوْنِیْ الْاٰیَۃَ **مص عہ حب مس ا** رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دعا کرنا ہی عبادت ہے پھر آپنے یہ آیت پڑھی وقال ربکم ادعونی آخر آیت تک نقل کی یہ حدیث ابن ابی شیبہ اور چاروں اصحاب سنن یعنی ابو داؤد و ترمذی نسائی ابن ماجہ نے اور ابن حبان اور حاکم اور احمد نے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوتا کہ دعا کے سوا کوئی چیز عبادت نہیں لیکن یہ حصر مبالغہ کے طور پر فرمایا ہے مقصود یہ ہے کہ دعا بڑا رکن عبادت کا ہے جیسے دوسری حدیث میں فرمایا الحج عرفۃ کہ اس سے یہ غرض ہے کہ حج کا بڑا رکن عرفات پر ٹھہرنا ہے اور ساری آیۃ اس طرح سے ہے وقال ربکم ادعونی استجب لکم ان الذین یستکبرون عن عبادتی سیدخلون جہنم داخرین یعنی اور فرمایا تمہارا رب نے کہ دعا مانگو مجھ سے کہ میں تمہاری دعا قبول کروں جو لوگ تکبر کرتے ہیں میری عبادت سے یعنے مجھ سے دعا مانگنے سے قریب ہے کہ داخل ہونگے دوزخ میں ذلیل ہو کر پس اس آیت سے معلوم ہوا کہ دعا کرنا اجر اور ثواب کا باعث ہوتا ہے اور جو چیز ایسی ہو وہ عبادت ہے **فخر** فقیر کہتا ہے کہ مصنف نے اپنے منہیہ میں لکھا کہ آنحضرت صلعم نے اس آیۃ کو استشہاد کے طور پر پڑھا کیونکہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے ان الذین یستکبرون عن عبادتی یہاں عبادت سے مراد دعا ہے یعنے اس لئے کہ مطابق ادعونی کے ہو جاوے مَنْ فُتِحَ لَہٗ فِی الدُّعَاءِ مِنْکُمْ فُتِحَتْ لَہٗ اَبْوَابُ الْاِجَابَۃِ **مص** جس کیلئے تم میں سے دعا کے بارہ میں دروازہ کھولا جاوے یعنے جس کسی کو دعا کی توفیق دیجاوے اُس کے لئے قبولیت کے دروازے کھولے جاتے ہیں نقل کیا اسکو ابن ابی شیبہ نے **ف** یعنی دعا کرنیکی توفیق دعا کے مقبول ہونیکی علامت ہے کن اذکر الفخر فُتِحَتْ لَہٗ اَبْوَابُ الْجَنَّۃِ **مس** کھولے جاتے ہیں اُس کے لئے دروازے بہشت کے نقل کیا اسکو حاکم نے **ف** اس روایت میں ابواب الاجابۃ کے بدلے ابواب الجنۃ آیا ہے اور مختلف روایتوں کے ذکر کرنے میں ایک لطیف اشارہ ہے کہ دعا ہر حال خالی فائدہ سے نہیں یا سبب قبولیت کا ہوتی ہے تو مانگی مراد ملتی ہے یا اگر بہ مصلحت وقت حصول مقصود میں توقف ہوتا ہے

تو جزا ہاتھ سے نہیں جاتی کیونکہ جنت کے دروازوں کے کھلنے کا سبب ہوتی ہو اور آخرت میں ذخیرہ رہتی ہے اور
آخرت دنیا سے بہتر ہے چنانچہ قرآن مجید میں ہے والآخرۃ خیر و ابقی اور اسی لئے اخبار میں وارد ہے کہ بعض آدمی جنکی
دعا دنیا میں مقبول نہوئی ہوگی جب اُس نعمت کو دیکھیں گے جو آخرت میں اُن کیلئے ذخیرہ ہوگی کہیں گے کاش کوئی
دعا ہماری دنیا میں مقبول نہوتی تاکہ آخرت میں پورا ذخیرہ ثواب کا پاتے ع فُتِحَتْ لَهُ أَبْوَابُ الرَّحْمَةِ وَمَا سُئِلَ اللّٰهُ
شَيْئًا أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ أَنْ يُّسْأَلَ الْعَافِيَةَ ت کھولے جاتے ہیں اُس کیلئے دروازے رحمت کے اور نہیں مانگی
جاتی اللہ تعالیٰ سے کوئی چیز جو بہت پیاری ہو اُسکو بہ نسبت عافیت کے مانگے جانے کے نقل کیا اسکو ترمذی نے
ف عافیت کے سوال سے یہ مراد ہے کہ سلامتی کی دعا کرے سب آفتوں اور بیماریوں اور ظاہری اور باطنی بلاؤں
سے دین اور دنیا میں کذا ذکرہ الفخر ع لَا يَرُدُّ الْقَضَاءَ إِلَّا الدُّعَاءُ وَلَا يَزِيدُ فِي الْعُمُرِ إِلَّا الْبِرُّ ت ق
حب مس نہیں ہٹاتی تقدیر معلق کو کوئی چیز سوائے دعا کے اور نہیں بڑھاتی عمر کو کوئی چیز سوائے نیکی کے نقل
کیا اُس کو ترمذی ابن ماجہ ابن حبان حاکم نے ف تقدیر سے مُراد یہاں بُری چیز ہے کہ جس کے آنے کو آدمی بُرا جانتا ہے
تو جب دعا کی توفیق اُسکو دیجاتی ہے اللہ تعالیٰ اُس بُرائی کو دُور کر دیتا ہے یا ایسا آسان کر دیتا ہے کہ بمنزلہ دُور
ہو جانیکے ہو جاتی ہے اور بِر کے معنے بظاہر طاعت کے ہیں جو سب عبادتوں کو شامل ہو چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا
ولکن البر من آمن آخر تک یعنی ولیکن نیکی والا وہ ہے کہ ایمان لاوے پس حدیث کے معنے دو طرح ہیں اول یہ کہ عمر کی
زیادتی مجاز ایجاد ہے یعنی جب عمر طاعت میں بسر ہوئی تو ضائع اور تلف نہوئی پس گویا زیادہ ہوئی دوسرے یہ کہ
عمر کی زیادتی حقیقتًا مراد ہو چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہو یمحو اللہ ما یشاء و یثبت یعنی اللہ تعالیٰ محو کرتا ہو اور ثابت کرتا ہے
رزق اور اجل میں جو چاہتا ہو اور کمی زیادتی عمر کی کشاف میں یہ لکھی ہو کہ لوح محفوظ میں لکھدیا گیا ہو کہ فلاں شخص اگر حج
کریگا اُس کی عمر چالیس برس کی ہوگی اور اگر جہاد بھی کریگا تو ساٹھ برس کی ہوگی پس اگر دونوں کئے اور عمر ساٹھ برس کی
ہوئی تو یہ زیادتی عمر کی ہوئی اور اگر ایک کیا اور چالیس برس کی ہوئی تو یہ کمی ہوئی ع لَا يُغْنِي حَذَرٌ مِنْ قَدَرٍ وَالدُّعَاءُ
يَنْفَعُ مِمَّا نَزَلَ وَمِمَّا لَمْ يَنْزِلْ وَإِنَّ الْبَلَاءَ لَيَنْزِلُ فَيَتَلَقَّاهُ الدُّعَاءُ فَيَعْتَلِجَانِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ مس ر طس
ڈرنا فائدہ نہیں کرتا تقدیر سے یعنی ڈرنے سے جس بلا کا اُترنا مقدر ہے دفع نہیں ہوتی اور دعا نفع کرتی ہو اُس بلا سے
کہ نازل ہوئی یعنی دفع ہوتی ہے یا صبر آجاتا ہے اور نیز اُس بلا سے کہ نازل نہیں ہوئی یعنی اترنیکا ارادہ رکھتی ہے
تو ایسی بلا کو بھی دعا ہٹا دیتی ہے یا آسان کر دیتی ہو اور بلا جب ارادہ اُترنیکا کرتی ہو تو دعا اُس سے ملتی ہو پھر دونوں قیامت
تک لڑتی ہیں نقل کیا اُسکو حاکم اور بزار نے اور نیز طبرانی نے اوسط میں ف لڑتی ہیں یعنی کشتی لڑتی ہیں اور دُعا بلا کو اُترنے
نہیں دیتی غرض کہ دعا بلا کے ہٹانیکا سبب ہوتی ہو اور بہت سی بچاتی ہے جیسے لڑائی میں سپر تیر کو روکتی ہے ع
لَيْسَ شَيْءٌ أَكْرَمَ عَلَى اللّٰهِ مِنَ الدُّعَاءِ ت ق حب مس کوئی چیز بزرگ قدر خدا تعالیٰ کے نزدیک دعا کی

نسبت نہیں یعنی قولی عبادتوں میں سے دعا سے بڑھکر کوئی نہیں تو نماز اور روزہ جو بدنی عبادات ہیں دعا سے افضل
رہے نقل کیا اسکو ترمذی ابن ماجہ ابن حبان حاکم نے مَنْ لَّمْ يَسْأَلِ اللّٰهَ تَعَالٰى يَغْضَبْ عَلَيْهِ ت مس
جو کوئی نہ مانگے اللہ تعالےٰ سے یعنی زبان حال یا قال سے بے پروائی کے طور پر تو اللہ تعالیٰ اُسپر غصہ ہوتا ہے
نقل کیا اس کو ترمذی اور حاکم نے ف غصہ اس لئے کرتا ہے کہ دعا اُس کی محبوب چیز تھی تو جس نے دعا نہ مانگی
وہ متکبروں میں گنا گیا ع مَنْ لَّمْ يَدْعُ اللّٰهَ غَضِبَ عَلَيْهِ مص جو کوئی اللہ تعالےٰ سے دعا نکرے تو وہ اُس پر
غصہ ہوتا ہے نقل کیا اس کو ابن ابی شیبہ نے لَا تَعْجِزُوْا فِي الدُّعَاءِ فَإِنَّهُ لَنْ يَهْلِكَ مَعَ الدُّعَاءِ أَحَدٌ حب
مس عاجز مت ہو یعنی تقصور نہ کرو دعا میں کیونکہ دعا کے ساتھ کوئی ہرگز ہلاک نہ ہوگا نقل کیا اسکو ابن حبان
اور حاکم نے مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَّسْتَجِيْبَ اللّٰهُ لَهُ عِنْدَ الشَّدَائِدِ وَالْكُرَبِ فَلْيُكْثِرِ الدُّعَاءَ فِي الرَّخَاءِ ت جسکو یہ
خوش معلوم ہو کہ اللہ تعالےٰ اُس کی دعا سختیوں اور غموں کیوقت قبول کرے تو اُسکو چاہیئے کہ فراخی کیحالت میں دعا بہت
کرے نقل کیا اس کو ترمذی نے ف اس لئے کہ مومن کی شان یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ سے التجا کرے اضطرار سے
پہلے بخلاف کفار فجار کے کہ اُن کو جب سختی اور غم پہونچتا ہے اُس وقت دعا کرتے ہیں اور فراخی میں دعا چھوڑ دیتے ہیں
جیسے کہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے واذا انعمنا علی الانسان اعرض ونا بجانبہ واذا مسہ الشر فذو دعاء عریض یعنی جب ہم انعام کرتے
ہیں آدمی پر تو مونہہ پھیر لیتا ہے اور اپنی گردن دُور کر لیتا ہے اور جب اُس کو برائی پہونچتی ہے تو چوڑی دعا والا ہوتا ہے
یعنے دعا بہت کرتا ہے ع اَلدُّعَاءُ سِلَاحُ الْمُؤْمِنِ وَعِمَادُ الدِّيْنِ وَنُوْرُ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ مس دعا مومن
کا ہتھیار ہے یعنی دور کرتا ہے اُس سے بلا کو اپنی اُوپر سے اور غیر پر سے اور ستون دین کا ہے اور آسمانوں اور
زمین کی روشنی یعنی اُس سے تاریکیاں ظاہر و باطن آسمان و زمین والوں کی جاتی رہتی ہیں نقل کیا اسکو حاکم نے
ف نماز کو بھی دوسری جگہ ستون دین کا فرمایا ہے تو کچھ منافات نہیں اس لئے کہ ایک چھت کے کئی ستون ہوتے ہیں
علاوہ اس کے نماز کے اندر دعا بھی تو ہے ع مَرَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بِقَوْمٍ مُّبْتَلِيْنَ فَقَالَ أَمَا كَانَ هٰؤُلَاءِ يَسْأَلُوْنَ
اللّٰهَ الْعَافِيَةَ بز پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم ایک قوم پر گذرے کہ کسی بلا میں گرفتار تھے تو آپ نے فرمایا کہ کیا یہ لوگ چین کیحالت
میں خدا تعالےٰ سے عافیت دائمی نہ مانگتے تھے نقل کیا اسکو بزار نے ف اسمیں اشارہ ہے اسطرف کہ جس نے التزام
کیا دعا کا نرمی کی حالت میں وہ بلا سے محفوظ رہا اور جس نے دعا کو ترک کیا اور رب العالمین کی جناب میں تضرع کرنے
سے غفلت کی تو اُس کی سزا بلا میں مبتلا ہونا ہے کذا ذکر علی ما مِنْ مُسْلِمٍ يَنْصِبُ وَجْهَهُ لِلّٰهِ تَعَالٰى فِي مَسْأَلَةٍ إِلَّا أَعْطَاهَا إِيَّاهُ
إِمَّا أَنْ يُّعَجِّلَهَا لَهُ وَإِمَّا يَدَّخِرَهَا لَهُ ا۔ جو مسلمان کہ اپنا مونہہ اُٹھاوے خدائے تعالیٰ کے سامنے کسی
سوال میں تو اللہ تعالےٰ اُس کو اُس کا سوال عنایت فرماتا ہے خواہ اُس کو وہ سوال جلد دیتا ہے یعنی دنیا میں اُسکی
مراد پوری ہوتی ہے یا یہ کہ اُس کو ذخیرہ کرتا ہے اُس کے لئے آخرت میں نقل کیا اسکو احمد نے ف یعنی آخرت میں

اُسکا ثواب بہت دیگا یا اُس کے کچھ گناہ معاف کرے گا غرض کہ اللہ تعالےٰ نیکونکا اجر ضائع نہین کرتا تو تاخیر کی صورت مین طالب کو دعا کا چھوڑنا نچاہیئے اس لئے کہ کلام مجید مین ہے عسیٰ ان تکرہوا شیئا وھو خیر لکم وعسیٰ ان تحبوا شیئا وھو شر لکم واللہ یعلم وانتم لاتعلمون یعنے بعض چیز تم مکروہ جانتے ہو اور واقع مین وہ تمہارے لئے بہتر ہوتی ہے اور بعض چیز محبوب جانتے ہو اور وہ تمہارے حق مین بری ہوتی ہے اور اللہ جانتا ہے اور تم نہین جانتے پس آدمی اپنی بھلائی برائی نہین جانتا اس لئے بندہ کو لازم ہے کہ بندگی کی بجا آوری مین لگا رہے اور اسی کو حکم پروردگار سمجھے یہ حدیث دلیل ہے اس بات کی کہ بندہ کی دعا قبول ہوتی ہے چنانچہ حاکم نے روایت کیا کہ اللہ تعالیٰ ایک مومن کو قیامت مین بلا دیگا اور سامنے کھڑا کر کے پوچھیگا کہ اے میرے بندہ مین نے حکم کیا تھا کہ تو مجھ سے دعا کرے اور مین نے وعدہ کیا تھا کہ مین دعا قبول کرونگا آیا تو نے دعا کی تھی وہ کہیگا کہ ہان اے پروردگار پھر اللہ فرمائیگا کہ تو نے کوئی دعا ایسی نہیں کی کہ مین نے قبول نہ کی ہو کیا فلانے دن تو نے دعا نہین کی تھی کہ تیرا وہ غم کہ تجھ پر اُترا تھا دور کر دوں اور مین نے وہ غم تجھ سے دور کر دیا وہ عرض کرے گا سچ ہے اے پروردگار پھر فرمائیگا کہ وہ دعا تو مین نے دنیا مین جلد قبول کی تھی اور فلان روز پھر تو نے دعا کی تھی دوسرے غم کے اُترنے پر کہ اُس کو دور کر دون تو تو نے اُس غم کا دور ہونا نہ دیکھا وہ عرض کرے گا ہان اے پروردگار تو فرمائے گا کہ مین نے تیرے لئے اُس دعا کے بدلہ مین جنت کی ایسی ایسی نعمتین ذخیرہ کر رکھی ہین اسیطرح اور حاجتوں کو پوچھ پوچھ فرمائیگا پھر رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مومن نے کوئی دعا نہ کی ہوگی کہ اللہ تعالےٰ اُس کا جلد قبول کرنا یا ذخیرہ رکھنا بیان نفرمائے مومن اُس وقت یہ کہے گا کہ کاش میری کوئی دعا دنیا مین جلد قبول نہ ہوتی یہ حدیث اختصار ہے ایک بڑی حدیث کا ذکر کیا اُسکو ملا علی قاری نے اور شیخ فخر الدین نے لکھا ہے کہ دعا بندہ مسلمان کی خدا کے نزدیک دنیا مین بیشک مقبول ہوتی ہے لیکن مصلحت کیلئے کبھی اُسکو دنیا ہی مین دیتا ہے اور کبھی آخرت میں اس کے لئے ذخیرہ کرتا ہے حاصل یہ کہ دعا وہ بندگی ہے کہ بلا کے اُترنے یا اُترنے کے خوف کے وقت بندہ کو اُس کا حکم ہوا ہے جیسے نماز روزہ کے لئے اُن کے وقت آنے پر حکم ہوا ہے ❊

نظم

از دعا نبود مراد عاشقان ❊ جز سخن گفتن بآن شیرین دہان ❊ ای اخی دست از دعا کردن مدار ❊ با قبول و بارد اویت چہ کار ❊

گر اجابت کردشان زہی مراد ❊ ورنہ بادہ بدار القدر آیند شاد ❊ در کشند در لذت آن بیشتر ❊ بہر تقریب سخن بار دگر ❊

اَلذِّکْرُ یہ بیان ہے ذکر کی فضیلت کا **ف** ذکر کی فضیلت قرآن مجید کی آیتون سے ثابت ہے مثل اس آیۃ کی فاذکرونی اذکرکم یعنے تم یاد کرو مجکو مین یاد کرون گا تم کو اور سفیان ابن عیینہ نے کہا ہے کہ مجھے حدیث قدسی پہونچی ہے کہ حق سبحانہ وتعالےٰ نے فرمایا کہ مین نے اپنے بندون کو ایسی چیز دی ہے کہ اگر جبریل ومیکائیل کو دیتا تو اُن کو بڑی نعمت دیتا وہ یہ آیۃ ہے فاذکرونی اذکرکم اور احیاء العلوم مین ثابت بنانی سے نقل کیا ہے کہ اُنھوں نے کہا کہ مین جانتا ہون جسوقت کہ پروردگار مجکو یاد کرتا ہے یارون نے تعجب کیا اور پوچھا کہ کیون کر جانتے ہو اُنہون نے کہا کہ جب مین اُس کو

ذکر کی فضیلت کا بیان

یادکرتا ہون تو وہ بھی مجھے یاد کرتا ہے اور شیخ علی متقی نے لکھا ہے کہ ذکر یہ ہے کہ غفلت و نسیان سے نجات ہو اور حضور قلب ہمیشہ حق کے ساتھ خداتعالے کا نام زبان و دل سے لیتا رہے اور افضل یہ ہے کہ ذکر دل اور زبان دونوں سے ہو اور اگر ایک سے ہو تو دل سے ذکر کرنا افضل ہے ایسا ہی کہا ہے نووی نے شرح مسلم مین برابر ہے کہ ذکر اسم ذات کا ہو یا کسی صفت کا صفات الٰہی سے یا کسی حکم کا اُس کے احکام سے یا کسی فعل کا اُسکے افعال سے اس صورت مین علم کلام اور فقہ کا تقریر کرنیوالا اور مدرس اور مفتی اور واعظ ذاکرین اور اللہ تعالیٰ کی عظمت اور جلال کو سوچنے والا بھی ذاکر ہے فحديث يَقُولُ اللهُ اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِيْ بِيْ وَاَنَا مَعَهٗ اِذَا ذَكَرَنِيْ فَاِنْ ذَكَرَنِيْ فِيْ نَفْسِهٖ ذَكَرْتُهٗ فِيْ نَفْسِيْ وَاِنْ ذَكَرَنِيْ فِيْ مَلَاٍ ذَكَرْتُهٗ فِيْ مَلَاٍ خَيْرٍ مِّنْهُ اَلْحَدِيْث خ م ت س ق اللہ تعالے فرماتا ہے کہ مین اپنے بندہ کے اُس گمان کے ساتھ ہون جو مجھسے رکھتا ہے اور مین اُس کے ہمراہ ہون یعنی توفیق اور رحمت اور مدد سے جب وہ مجکو یاد کرتا ہے تو وہ اگر مجکو یاد کرتا ہے اپنے جی مین تو مین اسکو یاد کرتا ہون اپنے جی مین اور اگر وہ یاد کرتا ہے مجکو جماعت مین یعنی آدمیونکی تو مین یاد کرتا ہون اُسکو اُس جماعت مین کہ بہتر ہے اُس کی جماعت سے یعنی فرشتون کی جماعت مین آخر حدیث تک نقل کیا اسکو بخاری مسلم ترمذی نسائی ابن ماجہ نے **ف** مین بندہ کے اُس گمان کے ساتھ ہون جو مجھسے رکھتا ہے اس کا یہہ مطلب ہے کہ بندہ سے اُس کے گمان کے موافق معاملہ کرتا ہون اور اُس سے وہ ہی کرتا ہون جو مجھسے توقع رکھتا ھے اور غرض اس سے رغبت دلانی ہے اس بات کی کہ اللہ تعالے کے خوف پر امید کو غالب رکھے اور گمان اچھا رکھے کہ وہ مجکو معاف کرے گا چنانچہ ایک روایت مین آیا ہے کہ اللہ تعالے ایک شخص کو دوزخ مین لیجانے کا حکم فرمائیگا جب وہ دوزخ کے کنارہ پر پہونچے گا تو کھڑا رہیگا اور عرض کرے گا کہ اے میرے پروردگار میرا گمان تیرے ساتھ اچھا تھا اللہ تعالی فرمائیگا کہ اُس کو ہٹا لاؤ انا عند ظن عبدی بی اور امید کی حقیقت یہ ہے کہ عمل کرے اور بخشش کا امیدوار رہے بدون عمل کے امید رکھنا بے فائدہ ہے اور ذکر نفس سے مراد دل سے ذکر کرنا یا زبان سے آہستہ پڑھنا ہی اور اللہ تعالے کے جی مین یاد کرنے سے یہ مقصود ہے کہ اُس کے حال کی اطلاع کسی مخلوق کو نہ ہو یا یہ کہ ثواب اسکو خفیہ اپنی آپ ہی عنایت فرمائے کسی دوسرے کے حوالہ نکرے یہہ حدیث دلیل ہے اس بات کی کہ ذکر قلبی افضل ہے پھر زبان سے آہستہ ذکر کرنا کیونکہ وارد ہوا ہے کہ وہ ذکر خفی کہ جسکو فرشتہ اعمال لکھنے والے نہ سنین ستر درجہ افضل ہے اور یہ بھی وارد ہوا ہے کہ ذکرمین سے بہتر ذکر خفی ہے اور جماعت بہتر سے مراد ملائکہ مقربین اور ارواح انبیا کی جماعت ہے تو یہ حدیث مذہب معتزلہ کی دلیل نہین ہو سکتی جو کہتے ہین کہ فرشتے افضل ہین سب انبیا اور بشر سے اور اس حدیث کا آخر یہہ ھے کہ اگر کوئی نزدیکی ڈھونڈے اور میری طرف ایک بالشت آوے تو مین نزدیکی ڈھونڈون اور اُس کی طرف ایک ہاتھ آؤن اور اگر کوئی میری طرف ایک ہاتھ نزدیک ہو تو مین اس کی طرف ایک برس یعنے چار ہاتھ نزدیک ہون اور اگر میرے پاس میانی چال سے آوے تو مین اُس کی طرف تیز چال سے آؤن حاصل یہہ کہ بندہ اگر تھوڑا سا رجوع خدا کیطرف کرتا ہے تو وہاں سے توجہ اور التفات

اور رحمت اُس سے زیادہ ہوتی ہے ع وعن ابی الدرداء قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا اُخبرکم بخیر اعمالکم وازکاھا عند ملیککم وارفعھا فی درجاتکم وخیر لکم من انفاق الذھب والورق وخیر لکم من ان تلقوا عدوکم فتضربوا اعناقھم ویضربوا اعناقکم قالوا بلی قال ذکر اللہ ت ق مس ک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا مین تمکو نہ بتاؤن ایسی بات کہ تمہارے اعمال میں سب سے بہتر ہو اور تمہارے بادشاہ یعنے پروردگار کے نزدیک بہت ستھری ہو اور تمہارے درجون مین سب سے زیادہ بلند ہو یعنی جنت مین اور بہتر ہو تمہارے حق مین سونے اور چاندی کے خرچ کرنے سے اور نیز تمہارے لئے بہتر ہو اس بات سے کہ تم اپنے دشمنون یعنے کافرون سے جہاد مین ملو اور تم اُن کو مار ڈالو اور وہ تمکو مار ڈالین اصحاب نے عرض کیا کہ ہان خبر دیجئے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ بات اللہ کا ذکر ہے نقل کیا اس کو ترمذی ابن ماجہ حاکم احمد نے ف اچھا ہونا ذکر کا اور اُس کا بلند درجہ ہونا اس لئے ہے کہ تمام عبادات مالیہ اور بدنیہ شاقہ مثل سونے اور چاندی کے خرچ کرنے اور کفار سے لڑنے کے وسیلہ ہین خدا تعالے کے تقرب کے اور ذکر اُن مین سے مقصود اعلی ہے کیونکہ حدیث قدسی مین اللہ تعالے نے فرمایا کہ انا جلیس من ذکرنی یعنے مین اُس کا ہم نشین ہون جو مجکو یاد کرتا ہے پس ذکر خلاصہ عبادات و طاعات کا ہوا اور ذکر کے اقسام مین سے تلاوت قرآن شریف افضل ہے چنانچہ اُسکی فضیلت آخر کتاب مین آویگی اور صرف ذکر کی نسبت پڑھنا پڑھانا علوم دین کا افضل ہے جیسے کہ اکثر حدیثون سے معلوم ہوتا ہے اس لئے کہ یہہ ذکر بامعنی ہے اور عمل کا سبب ہے اور مشہور یہہ ہے کہ عبادت متعدی جس کا نفع غیر کو پہونچے عبادت لازم سے جس کا نفع خاص کرنیوالے کو ہو افضل ہے لیکن یہہ حکم ذکر کے سوا اور عبادتون سے مخصوص ہے اور ذکر اُن سے مستثنی ہے ولذکر اللہ اکبر ع وعنہ ما صدقۃ افضل من ذکر اللہ طس کوئی صدقہ بہتر خدا کے ذکر سے نہین نقل کیا اسکو طبرانی نے اوسط مین ف صدقہ اُس مال کو کہتے ہین جسکے دینے مین اللہ تعالے سے ثواب کا امیدوار ہو اس حدیث مین فقراء صابرین کی تسلی ہے ع ان للہ ملائکۃ یطوفون فی الطرق یلتمسون اھل الذکر فاذا وجدوا قوما یذکرون اللہ عز وجل تنادوا ھلموا الی حاجتکم قال فیحفونھم باجنحتھم الی السماء الدنیا الحدیث خ م ت اللہ تعالی کے کچھ فرشتے ہین یعنی سوائے حفظہ کے کہ اُن کا مقصود ذکر کے حلقہ ہین راہون مین پہرتے ہین ذکر کرنیوالوں کو تلاش کرتے ہیں یعنی تاکہ اُن سے ملین اور اُنکے لئے دعا کرین تو جب اُن مین سے بعض ایک جماعت ایسی پاتے ہین جو اللہ تعالی کو یاد کرتے ہین تو آپس مین ایک دوسرے کو پکارتے ہین کہ آؤ اپنی حاجت کے پاس آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فرشتے گھیر لیتے ہین ذاکروں کو اپنے پرون سے آسمان دنیا تک فرمایا آخر حدیث تک نقل کیا اسکو بخاری مسلم ترمذی نے ف باقی حدیث یہ ہے کہ جب فرشتے جناب باری مین جاتے ہین تو پروردگار عالم اُن سے پوچھتا ہے حالانکہ اُنکی نسبت وہ زیادہ جانتا ہے کیا کہتے ہین میرے بندے ملائکہ جواب مین عرض کرتے ہین کہ تجکو پاکی اور بڑائی سے

یاد کرتے ہین اور تیری تعریف کرتے ہین اور تجکو بزرگی سے یاد کرتے ہین تو اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ کیا اُنھون نے مجکو
دیکھا ہے فرشتے عرض کرتے ہین کہ قسم اللہ کی اُنھون نے تجکو نہین دیکھا رب العزت فرماتا ہے کہ کیا حال ہو اگر وہ مجکو دیکھین فرشتے
کہتے ہین کہ اگر وہ تجکو دیکھین تو تیری عبادت بہت کرین اور تیری بزرگی اور تسبیح زیادہ کرین اللہ تعالےٰ فرماتا ہی کہ پھر مجھسے کیا
مانگتے ہین فرشتے عرض کرتے ہین کہ تجھسے بہشت مانگتے ہین اللہ فرماتا ہے کہ کیا اُنھون نے بہشت دیکھی ہے عرض کرتے
ہین کہ قسم اللہ کی اے ہمارے رب اُنھون نے بہشت نہین دیکھی فرماتا ہے کہ کیا حال ہو اگر وہ بہشت دیکھین عرض کرتے ہین
کہ اگر دیکھین تو اُسکے زیادہ حریص ہون اور اُس کی طلب اور رغبت زیادہ کرین پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ لوگ کس چیز کی
پناہ مانگتے ہین فرشتے عرض کرتے ہین کہ وہ دوزخ سے پناہ مانگتے ہین فرماتا ہے کہ کیا اُنھون نے دوزخ کو دیکھا ہے فرشتے
کہتے ہین کہ اے رب قسم ہے اللہ کی اُنھون نے اُسکو نہین دیکھا فرماتا ہے کہ کیا حال ہو اگر وہ اُس کو دیکھین عرض کرتے ہین
کہ اگر وہ اُس کو دیکھین تو اُس سے بہت بھاگین اور اُس سے نہایت درجہ کو ڈرین اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ مین تم کو گواہ کرتا ہون
کہ مین نے اُن کے گناہ بخشدیئے ایک فرشتہ اُن فرشتون مین سے عرض کرتا ہے کہ فلان شخص ذکر کرنے والون مین آبیٹھا
تھا وہ خود ذکر کرنے والا نہ تھا بلکہ کسی کام کو آیا تھا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ لوگ ایسے ہین کہ اُن کے پاس بیٹھنے والا بھی
بدبخت نہین ہوتا کذا فی المشکوٰۃ مَثَلُ الَّذِیْ یَذْکُرُ رَبَّہٗ وَالَّذِیْ لَا یَذْکُرُ رَبَّہٗ مَثَلُ الْحَیِّ وَ الْمَیِّتِ خ - م - مثال اُس شخص کی کہ اپنے پروردگار کو یاد کرتا ہے یعنی ہمیشہ یا کبھی کبھی اور اُس شخص کی کہ اپنے پروردگار کو یاد نہین کرتا
یعنی مطلق یا کبھی کبھی مثال زندہ اور مردہ کی ہے نقل کیا اسکو بخاری اور مسلم نے **ف** حاصل یہ ہے کہ ذکر ذاکر کے دل کی
حیات ہے اور غفلت ذکر سے دل کی موت ہے تو جیسے زندہ اپنی زندگی سے بہرہ مند ہوتا ہے ایسا ہی ذاکر اپنے ذکر سے
بہرہ مند ہوتا ہے اور نہ یاد کرنے والا جسکو اپنے عمل سے بہرہ نہیں مردہ کی مانند ہے جسکو زندگی سے کچھ فائدہ نہین ہوتا

شعر زندگانی نتوان گفت حیاتیکہ مراست ۔۔۔ زندہ آنست کہ با دوست وصالے دارد۔

ع وفحر لَا یَقْعُدُ قَوْمٌ یَّذْکُرُوْنَ اللّٰہَ اِلَّا حَفَّتْھُمُ الْمَلٰئِکَۃُ وَغَشِیَتْھُمُ الرَّحْمَۃُ وَنَزَلَتْ عَلَیْھِمُ السَّکِیْنَۃُ وَذَکَرَھُمُ اللّٰہُ فِیْمَنْ عِنْدَہٗ م ت ق نہین بیٹھتی ایک قوم کہ یاد کرے اللہ تعالیٰ کو مگر اُن کو فرشتے گھیر لیتے ہین یعنی وہ جو ذکر والون کو
ڈھونڈتے پھرتے ہین اور اُن کو رحمت ڈھانپ لیتی ہے اور اُن پہ خاطر کی تسکین اُترتی ہے اور اللہ تعالیٰ اُن کو اُن لوگون مین
یاد کرتا ہے جو اُس کے پاس ہین نقل کیا اُسکو مسلم ترمذی ابن ماجہ نے **ف** سکینہ سے مراد دلجمعی ہے جس کے سبب سے دنیا
کی لذتون کی خواہش اور ماسوائے اللہ کی لذت دل سے نکل جاتی ہے اور اللہ کیساتھ حضور حاصل ہوتا ہے اور مراد ان لوگون
سے کہ اللہ تعالےٰ کے پاس ہین مقرب فرشتے ہین جنھون نے حضرت آدم علیہ السلام کے پیدا کرنیکے وقت جناب باری
مین عرض کیا تہا کہ تو ایسے شخص کو پیدا کرتا ہے کہ زمین مین فساد اور خونریزی کرے اللہ تعالیٰ اُن سے بطور فخر کے ذاکرون کا
ذکر فرماتا ہے کہ باوجود موانع نفس اور شیطان اور دوسرے علائق کے ہمارے ذکر سے غافل نہین رہتے ع یَا رَسُوْلَ

اللّٰهِ اِنَّ شَرَائِعَ الْاِسْلَامِ قَدْ كَثُرَتْ عَلَیَّ فَاَنْبِئْنِیْ بِشَیْءٍ اَتَشَبَّثُ بِهٖ قَالَ لَا یَزَالُ لِسَانُكَ رَطْبًا مِنْ ذِكْرِ اللّٰهِ ت ق حب مس مص ایک شخص نے عرض کیا کہ یارسول اللہ اسلام کے احکام مجھپر بہت ہو گئے مجکو ایسی چیز بتاؤ جسکو دستاویز بناؤن آپ نے فرمایا کہ تیری زبان ہمیشہ تر رہے اللہ کے ذکر سے نقل کیا اس کو ترمذی ابن ماجہ ابن حبان حاکم ابن ابی شیبہ نے ف شرائع اسلام سے مراد اسلام کی علامتین ہین مثل نوافل کے جو مسلم کے صدق اسلام پر دلالت کرتی ہین اور کثرت کے یہہ معنے کہ تعداد مین اس حد کو پہونچین کہ مین سب کے کرنیسے عاجز ہون اور بعض کرون تو یہہ حیرانی ہے کہ کونسی افضل ہے جسکو اختیار کرون اور تر زبان رہنے سے کنایہ ہے سہولت اور آسانی اور زبان کی روانی کا جیسے زبان کی خشکی سے کنایہ اُسکے رکنے کا ہوتا ہے پھر زبان سے مراد یا دل کی زبان ہے کیونکہ منہ کی زبان ہمیشہ ذکر سے تر نہین رہسکتی یا مبالغہ کے طور سے منہ کی زبان کو فرمایا ہو یا اُس سے یہ غرض ہے کہ طاقت کے موافق تر رکھنی چاہیئے یا یہ مقصود ہے کہ دل اور زبان دونون متفق رہین تو یہہ صورت نور علی نور ہے۔ ع۔ اٰخِرُ كَلَامٍ فَارَقْتُ عَلَيْهِ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَنْ قُلْتُ اَیُّ الْاَعْمَالِ اَحَبُّ اِلَی اللّٰهِ قَالَ اَنْ تَمُوْتَ وَلِسَانُكَ رَطْبٌ مِنْ ذِكْرِ اللّٰهِ حب ستر ط معاذ بن جبل کہتے ہین کہ آخر کلام جسپر مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے جدا ہوا یعنی یمن کو رخصت ہونیکے وقت یہہ تھا کہ مین نے عرض کیا کہ کونسا عمل اللہ کے نزدیک بہت پیارا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ عمل یہ ہے کہ تو اس حال مین مرے کہ تیری زبان تر ہو اللہ کے ذکر سے نقل کیا اس کو ابن حبان بزار طبرانی نے ف تر ہو یعنی بسہولت تیری زبان پر ذکر جاری ہو اس مین اس بات کا اشارہ ہے کہ اعمال کا خلاصہ ذکر الٰہی ہے اور اُس کا مدار حسن خاتمہ پر ہے جیسے کہ وارد ہوا ہے کہ جو بندہ لا الٰہ الا اللہ کہے اور اسی کلمہ پر مرے وہ بہشت مین داخل ہو گا اور نیز اشارہ ہے اس بات کا کہ ذکر کا لازم کرنا حالت حیات مین مرنیکے وقت ذکر کرنے کا سبب ہوتا ہے چنانچہ روایت کیا گیا ہے کہ تعیشون تموتون وکما تموتون تحشرون یعنے جس طرح جیتے رہو گے اُسی طرح مرو گے اور جسطرح مرو گے اُسی طرح اُٹھائے جاؤ گے قُلْتُ جمے یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَوْصِنِیْ قَالَ عَلَيْكَ بِتَقْوَى اللّٰهِ مَا اسْتَطَعْتَ وَاذْكُرِ اللّٰهَ عِنْدَ كُلِّ حَجَرٍ وَشَجَرٍ وَمَا عَمِلْتَ مِنْ سُوْءٍ فَاَحْدِثْ لِلّٰهِ فِيْهِ تَوْبَةً اَلسِّرُّ بِالسِّرِّ وَالْعَلَانِيَةُ بِالْعَلَانِيَةِ ط معاذ بن جبل کہتے ہین کہ مین نے عرض کیا یارسول اللہ مجکو کچھ نصیحت کرو آپ نے فرمایا کہ اپنے اوپر اللہ تعالیٰ کا تقویٰ لازم کر جب تک تو طاقت رکھے اور اللہ کو یاد کر ہر پتھر اور درخت کے پاس اور جو کچھ تو نے بُرائی یعنے گناہ یا غفلت کی ہو تو خالص اللہ کے واسطے اُس بُرائی کے باب مین توبہ پیدا کر پوشیدہ تو بہ پوشیدہ گناہ مین اور ظاہر تو بہ ظاہر گناہ مین نقل کیا اسکو طبرانی نے ف معاذ بن جبل نے یمن کو جانے کے وقت ہی یہ عرض کیا تھا مگر ظاہر یہہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ امر حدیث سابق سے پیشتر عرض کیا ہو گا اور تقویٰ کے معنے ہین حرام چیزون سے پرہیز کرنا اور متابعت ہوا اور ارتکاب فواحش سے بچنا اور حقیقت مین تقویٰ یہ ہے کہ حدود الٰہی کی محافظت کرے اور اُسکے عہدون کو وفا کرے اور یہہ کئی قسم پر ہے عوام کا تقویٰ تو یہی ہے کہ احکام

الٰہی کی فرمان برداری کرے اور منع کی ہوئی چیزون سے بچا رہے اور خواص کا تقویٰ یہہ ہے کہ بندہ اپنے پروردگار کے ساتھ اُس چیز مین کہ اُس کے حق مین مقدر ہے موافق رہے حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ متقی وہ ہے جو اپنے حق مین کسی سے سوائے خدا کے نیکی کی امید نہ رکھے اور یاد کرنا نزدیک ہر درخت اور پتھر کے اشارہ ہے مقام مشاہدہ کی طرف کہ ہر چیز دلیل ہے خدا تعالےٰ کی وحدانیت پر یعنی جو چیز دیکھے جانے کہ اُسکی قدرت کاملہ سے پیدا ہوئی ہے اور اُس کا بنانیوالا ایک ہے کوئی اُسکا شریک نہین اور حدیث کے جملہ اخیر سے یہہ معلوم ہوا کہ جیسا گناہ کیا ہو ویسے ہی توبہ کرے اگر گناہ پوشیدہ کیا تھا تو توبہ بھی پوشیدہ کرے اور اگر ظاہر کیا تھا تو بھی ظاہر کرے مستحب یوں ہی ہے اور یہہ بھی معلوم ہوا کہ بمجرد گناہ کے صادر ہونیکے توبہ کرنی واجب ہے چنانچہ نووی سے منقول ہے کہ بعد گناہ کے توبہ کرنی بغیر ڈہیل کے واجب ہے اگرچہ گناہ صغیرہ ہو پس اگر توبہ مین تاخیر کرے گا تو ایک دوسرا گناہ ترک واجب کا اُسکے ذمہ ہوگا ع **فخ** مَا عَمِلَ اٰدَمِیٌّ عَمَلًا اَنْجٰی لَہٗ مِنْ عَذَابِ اللّٰہِ مِنْ ذِکْرِ اللّٰہِ **ط امص** کسی آدمی نے کوئی عمل نہین کیا کہ اُس کو اللہ کے عذاب سے زیادہ نجات دینے والا ہو بہ نسبت ذکر الٰہی کے نقل کیا اس کو طبرانی احمد ابن ابی شیبہ نے **ف** یعنی ذکر کی برابر کوئی عمل اللہ کے عذاب سے قیامت کو چھٹکارا نہین کروانیکا تو اس سے معلوم ہوا کہ ذکر سب سے افضل ہے قَالُوْا وَلَا الْجِہَادُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ قَالَ وَلَا الْجِہَادُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اِلَّا اَنْ تَضْرِبَ بِسَیْفِہٖ حَتّٰی یَنْقَطِعَ قَالَہٗ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ **ط امص طس صط** صحابہ نے عرض کیا اور نہ جہاد اللہ کی راہ مین یعنی کیا جہاد بھی زیادہ چھٹکارا کرانے مین ذکر کی برابر نہین آپ نے فرمایا کہ نہ جہاد اللہ کی راہ مین مگر اس طرح کہ اپنی تلوار سے مارے یہان تک کہ تلوار ٹوٹ جاوے فرمایا اسکو یعنی ولا الجہاد کو حتی ینقطع تک تین بار نقل کیا اسکو طبرانی اور ابن ابی شیبہ نے اور طبرانی نے اوسط اور صغیر مین **ف** اور نہ جہاد یعنی جو جہاد ذکر سے خالی ہو اور جس جہاد مین ذکر بھی ہو تو وہ بے شک سے افضل ہوگا حاصل یہہ کہ نرا ذکر افضل ہے دوسری نری عبادت سے جو ذکر سے خالی ہو لیکن جب ذکر کسی عمل کے ساتھ ہوگا تو بیشک وہ عمل نرے ذکر سے افضل ہوگا لہذا ذکر علی اور بیہقی نے عبداللہ بن عمرؓ سے اس طرح روایت کیا ہے ولا ان یضرب بسیفہ یعنی بجائے الا کے ولا روایت کیا ہے اس روایت سے معلوم ہوا کہ اگر جہاد اس مرتبہ کو پہونچے کہ تلوار ٹوٹ جائے تب بھی ذکر سے افضل نہین پس ان دونون حدیثون مین مخالفت ہوئی حنفی نے کہا کہ ترجیح ایک حدیث کی دوسری پر ضروری ہوئی یا کہین کسی راوی کو وہم ہوا اور کو قسطلانی نے آسان توجیہ نقل کی ہے وہ یہہ ہے کہ الا ان یضرب بسیفہ بدل ہے جہاد سے اور لفظ الا زائد ہے اس صورت مین یہہ حدیث ابن عمرؓ کی اس حدیث کے مخالف نہین کہ بیہقی نے روایت کی ہے اور نہ حدیث الا اخبرکم بخیر اعمالکم کے اور نہ باقی اُن حدیثوں کے جو دلالت رکہتی ہین ذکر کی فضیلت پر جہاد خاص سے **فخ فقیر کہتا ہے** کہ حرز ثمین مین ہے کہ ضمیر ینقطع کی سیف کی طرف ہے اور حنفی نے کہا کہ ہو سکتا ہے کہ ضمیر راجع ہو جہاد کرنے والے یا کافر کی طرف یعنے تلوار سے مارے یہان تک کہ خود فنا ہو یا دشمن مرجاوے انتہے لَوْ اَنَّ رَجُلًا فِیْ حِجْرِہٖ دَرَاہِمُ یُقَسِّمُہَا وَاٰخَرُ یَذْکُرُ اللّٰہَ کَانَ الذَّاکِرُ لِلّٰہِ اَفْضَلَ **ط**

اگر ایک ہو کہ اُس کی گود مین درم ہون وہ اُن کو بانٹتا ہو یعنے اور ذکر نکرتا ہو اور دوسرا آدمی ذکر کرتا ہو اللہ کا یعنے درم نہ بانٹتا ہو
تو اللہ کا ذکر کرنے والا افضل ہوگا یعنے درم بانٹنے والے سے نقل کیا اُس کو طبرانی نے ف اس لیئے کہ جو اللہ کو یاد کرتا ھے
اللہ بھی اُسکو یاد کرتا ہے اور اللہ کا یاد کرنا اپنے بندہ کو ہر چیز سے افضل ہے ع اِذَا مَرَرْتُمْ بِرِيَاضِ الْجَنَّةِ فَارْتَعُوْا قَالُوْا
يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا رِيَاضُ الْجَنَّةِ قَالَ حِلَقُ الذِّكْرِ جب تم گذرو جنت کے باغون مین تو میوہ کہاؤ صحابہ نے عرض کیا یا رسول
اللہ جنت کے باغ کیا ہین آپ نے فرمایا کہ ذکر کے حلقہ نقل کیا اس کو ترمذی نے ف معنے یہہ ہین کہ جب گذرو تم ایسے
لوگون پر کہ یاد کرتے ہون اللہ کو ایک مکان مین تم بہی اُن کے ساتھ اللہ کا ذکر کرو یا اُن کے ذکر سنو اس لیئے کہ وہ جنت
کے باغون مین ہین اب بھی اور آئندہ کو بھی اللہ تعالی نے فرمایا ولمن خاف مقام ربہ جنتان یعنی جو شخص کہ اپنے پروردگار کے پاس
کھڑے ہونے سے ڈرے اُس کے لئے دو جنت ہین بعضون نے دو جنت کے معنے یہہ بھی کہے ہین کہ ایک جنت دنیا
مین یعنے ذکر کے حلقہ اور دوسرے عقبے مین اور میوہ کہاؤ کے یہہ معنے کہ ایسی چیز کرو کہ جنت کے باغون کا میوہ حاصل ہونیکا
سبب ہو مثل تسبیح اور تحمید اور تہلیل کے آور بعضے شارحین حدیث نے لکہا ہے کہ ذکر کے حلقون سے مراد مسجدین ہین اس
دلیل سے کہ دوسری حدیث مین یون وارد ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم جنت کے باغون مین گذرو
تو تم اُن مین چرو ابوہریرہؓ نے عرض کیا کہ وہ کیا ہین آپ نے فرمایا کہ مسجدین ابوہریرہؓ نے کہا کہ اُن کا چرنا کیا ہے آپ نے
فرمایا سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر مگر ملا علی قاری نے لکھا ہے کہ ظاہر تر یہ ہے کہ یہاں مطلق حلقے مراد ہین
اور مسجد کے حلقے افضل ہوتے ہین اور نووی نے کہا کہ اس حدیث مین اس کا اشارہ ہے کہ جیسے ذکر کرنا مستحب ہے ذکر کے لیئے حلقے
مین بیٹھنا بھی مستحب ہے ع وَفِيْهِ يَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ سَيَعْلَمُ اَهْلُ الْجَمْعِ الْيَوْمَ مَنْ اَهْلُ الْكَرَمِ فَقِيْلَ مَنْ اَهْلُ الْكَرَمِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اَهْلُ مَجَالِسِ الذِّكْرِ فِي الْمَسَاجِدِ حب ط
ص اللہ تعالی فرماتا ہے قریب ہے کہ جانین گے جمع والے یعنی قیامت والے اُس دن کہ کون ہین لائق اکرام کے یعنے جن پر اللہ تعالے
انعام اور بخشش کریگا صحابہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ کون ہین اکرام والے آپنے فرمایا کہ ذکر کی مجلسون یعنی مسجد والے نقل کیا اس
کو ابن حبان طبرانی ابو یعلی نے ف من المساجد بیان ہے مجالس کا اور بعض نسخون مین فی ہے بجائے من کے
یعنے وہ مجلس والے ذکر کے کہ مسجد مین واقع ہے مقصود یہ کہ دنیا اور بازار دنیا کو ترک کر کے مسجدون مین ذکر الٰہی مین مشغول
ہوئے اس حدیث مین اشارہ ہے کہ اللہ کا ذکر کرنا مسجدون مین غیر مسجدون کی نسبت افضل ہے ع مَا مِنْ اٰدَمِيٍّ اِلَّا
لِقَلْبِهِ بَيْتَانِ فِيْ اَحَدِهِمَا الْمَلَكُ وَفِي الْاٰخَرِ الشَّيْطَانُ فَاِذَا ذَكَرَ اللّٰهَ خَنَسَ وَاِذَا لَمْ يَذْكُرِ اللّٰهَ وَضَعَ الشَّيْطَانُ
مِنْقَارَهُ فِيْ قَلْبِهِ وَوَسْوَسَ لَهُ ۔ مص ۔ کوئی آدمی ایسا نہین جسکے دل مین دو مکان نہ ہون
اُن مین سے ایک مین فرشتہ ہوتا ہے یعنے جو اچھی باتین اور خدا کا ذکر الہام کرتا ہے اور دوسرے مین شیطان
ہوتا ہے کہ وسوسون اور غفلت کا پردہ ڈالتا ہے تو جب آدمی اللہ کو یاد کرتا ہے یعنی فرشتہ کی الہام کی وجہ سے تو شیطان
پیچھے کو کہسک جاتا ہے اور جب اللہ کو یاد نہین کرتا یعنی الہام کے فرشتہ کی روگردانی سے تو شیطان اپنی چونچ اُس کے

دل مین رہتا ہے اور وسوسہ ڈالتا ہے نقل کیا اسکو ابن ابی شیبہ نے **ف** وسوسہ ڈالتا ہے کہ غفلت کے باعث ہون
اور جب تک آدمی ذکر نہین کرتا اُس کے ساتھ شیطان کا یہی حال رہتا ہے **ع فقیر کہتا ہے** کہ مرقات مین ہے کہ
بعض عارفون نے اللہ تعالیٰ سے التجا کی کہ کیفیت شیطان کے وسوسہ کی مجکو دکھلا دے تو اُس بزرگ نے شیطان کو دیکھا کہ
بائین شانہ کی ہڈی کے نیچے مچھر کی سی سونڈ لئے بیٹھا ہے اور اُسی سونڈ کو دل میں رکھکر آدمی کو وسوسہ مین ڈالتا ہے انتہی۔
مَنْ صَلَّى الْفَجْرَ فِي جَمَاعَةٍ ثُمَّ قَعَدَ يَذْكُرُ اللهَ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ كَانَتْ لَهُ كَأَجْرِ حَجَّةٍ
وَعُمْرَةٍ تَامَّةٍ تَامَّةٍ تَامَّةٍ تِ انْقَلَبَ بِأَجْرِ حَجَّةٍ وَعُمْرَةٍ **ط**۔ جو کوئی فجر کی نماز پڑھے جماعت مین پھر بیٹھا ہوا یاد کرتا رہے
اللہ کو یہان تک کہ آفتاب نکلے یعنی نیزہ کی مقدار اونچا ہو جائے کہ نماز کی کراہت نہ رہے اُس وقت وہ شخص دو رکعت نماز
پڑھے تو اُس کو ثواب مثل حج کے ثواب کے ہوتا ہے یعنی بوجہ جماعت مین فرض کے ادا کرنیکے اور مثل ثواب پوری پوری
پوری عمرہ کے یعنی بوجہ اس سنت کے ادا کرنیکے نقل کیا اس کو ترمذی نے اور طبرانی کی روایت مین کانت لہ الی آخرہ کی
عوض یون آیا ہے انقلب الخ یعنے پھرتا ہے وہ شخص حج اور عمرہ کا ثواب لیکر **ف** بیٹھا ہوا یاد کرتا رہے یعنی برابر ذکر کی حالت
مین رہے خواہ کھڑا ہو یا بیٹھا ہو یا لیٹا ہو لیکن بیٹھے رہنا افضل ہے ہان جس صورت مین کوئی دوسری عبادت پیش
آدے مثلاً طواف کے لئے یا نماز جنازہ کے واسطے یا مثل درس مین حاضر ہونیکو کھڑا ہو تو ایسی صورتون مین بیٹھے رہنے
کی فضیلت نہ رہے گی اور اس نماز کو نماز اشراق کہتے ہین اور اس حدیث مین اشارہ ہے اس بات کا کہ لازم نہین کہ جہان
نماز پڑھے وہین بیٹھا رہے بلکہ جائز ہے کہ صف مین سے جگہہ بدلکر جہان چاہے ذکر کے لئے بیٹھے کیونکہ مقصود اصلی
وقت کا ذکر مین مشغول رکھنا ہے اگرچہ گھر مین ہو یا دوکان مین ہان افضل یہی ہے کہ مسجد مین جہان نماز پڑھی ہے وہین
بیٹھا رہے **ع** ذَاكِرُ اللهِ فِي الْغَافِلِينَ بِمَنْزِلَةِ الصَّابِرِ فِي الْفَارِّينَ۔ **ر طس**۔ اللہ کا یاد
کرنے والا غافلون مین یعنی جو لوگ بازارون کی بیچ وشرا مین مشغول ہوکر خدا کی یاد سے غافل ہون بجائے صابر یعنی ثابت
مجاہد کے ہے بھاگنے والون مین یعنی کفار کی لڑائی سے نقل کیا اس کو بزاز نے اور طبرانی نے اوسط مین **ف** اگرچہ
بھاگنا جائز ہو تب بھی صبر کرنے کا بڑا درجہ ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ان اللہ مع الصابرین یعنی اللہ تعالیٰ صبر
کرنے والون کے ساتھ ہے **ع**۔ مَا مِنْ قَوْمٍ جَلَسُوا مَجْلِسًا وَتَفَرَّقُوا مِنْهُ وَلَمْ يَذْكُرُوا اللهَ فِيهِ إِلَّا كَأَنَّمَا
تَفَرَّقُوا عَنْ جِيفَةِ حِمَارٍ وَكَانَ عَلَيْهِمْ حَسْرَةً يَوْمَ الْقِيٰمَةِ **مس د ت حب** آس جو لوگ بیٹھین کسی مجلس
مین اور اُس سے علیحدہ ہون اور اُس مین خدا کا ذکر نہ کریں تو وہ گویا جدا ہون گے گدھے کی لاش سے اور یہ مجلس اُن پر
حسرت ہوگی قیامت کے دن نقل کیا اُس کو حاکم ابوداؤد وترمذی ابن حبان احمد نسائی نے **ف** اس حدیث مین غفلت سے
نفرت دلائی اور ذکر کی رغبت دلائی ہے تو ذکر کرنے والے حلال کھانے والے کے مشابہ ہون گے اور گدھے کی تخصیص
اسلئے ہے کہ حیوانات مین سب سے بڑا ہے خلاصہ یہ کہ غفلت کی مجلس گدھے مردار کی مانند ہے اور اُس سے

علحدہ ہونا ایسا ہے جیسے مردار سے جدا ہونا ع ۔ وَمَا مَشٰی اَحَدٌ مَمْشًی لَمْ یَذْکُرُ اللّٰہَ فِیْہِ اِلَّا کَانَ عَلَیْہِ تِرَۃٌ
وَّمَا اَوٰی اَحَدٌ اِلٰی فِرَاشِہٖ لَمْ یَذْکُرِ اللّٰہَ فِیْہِ اِلَّا کَانَ عَلَیْہِ تِرَۃٌ س ا حب اور جو کوئی چلا کسی زمین کہ اسمین اللہ کو یاد نکیا تو یہ
ذکر نکرنا اُسپر حسرت کا موجب ہوگا نقل کیا اسکو نسائی احمد ابن حبان نے ف اسی لئے حضرت صدیق اکبر فرماتے تھے کہ کاش مین
گونگا ہوتا غیر ذکر خدا سے ع فقیر کہتا ہے کہ ترۃ بکسر فوقیہ وتخفیف اس کے معنے حسرت یا نقصان کے ہین مصنف نے
اپنے حاشیہ مین بمعنی نقصان لکھا ہے اور ایک نسخہ مین بجای ترۃ کی تبعۃ بفتح فوقیہ وسکون موحدہ ہے جسکے معنے انجام بد کے
ہین کذا فی الحرز اِنَّ الْجَبَلَ یُنَادِی الْجَبَلَ بِاسْمِہٖ اَیْ فُلَانُ ھَلْ مَرَّ بِکَ اَحَدٌ ذَکَرَ اللّٰہَ فَاِذَا قَالَ نَعَمْ اِسْتَبْشَرَ الحدیث
ط ایک پہاڑ پکارتا ہے دوسرے پہاڑ کو اُسکے نام سے یعنی جس نام سے مشہور ہو جیسے جبل احد وغیرہ اے فلان یعنی اُس
کا نام لیکر کہتا ہے کہ کیا گذرا تجھپر کوئی شخص جسنے اللہ کو یاد کیا ہو تو جب دوسرا پہاڑ کہتا ہے کہ ہان گذرا ہے تو پوچھنے والا
پہاڑ خوش ہوتا ہے فرمایا آخر حدیث تک نقل کیا اسکو طبرانی نے ف انسؓ سے روایت ہے کہ اسی طرح ہر صبح و شام زمین کا
ایک ٹکڑا دوسرے ٹکڑے سے پوچھتا ہے کہ آیا تجھپر کسی نے نماز پڑھی ہے یا ذکر ہے جب دوسرا ٹکڑا کہتا ہے کہ ہان
تو پوچھنے والا ٹکڑا اُس کو اپنے آپ سے بزرگ جانتا ہے اور جو بندہ کسی زمین کے ٹکڑے پر نماز پڑھتا ہے یا ذکر کرتا ہے
تو وہ ٹکڑا اُس کے حق مین اُس کے پروردگار کے سامنے اس کی نماز یا ذکر کی گواہی دیگا اور جس دن وہ بندہ مرتا ہے تو
وہ ٹکڑا اُس پر روتا ہے ع اِنَّ خِیَارَ عِبَادِ اللّٰہِ الَّذِیْنَ یُرَاعُوْنَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُوْمَ وَالْاَظِلَّۃَ لِذِکْرِ اللّٰہِ ش
اللہ کے اچھے بندے وہ ہین جو سورج اور چاند اور ستارون اور سایوں یعنی درختون اور دیوارون وغیرہ کے سایون کی یاد
الٰہی کے واسطے محافظت کرتے ہین نقل کیا اس کو حاکم نے ف یعنی ستارون کے چلنے اور نکلنے اور ڈوبنے کا
انتظار کرتے ہین حاصل یہہ کہ اچھے بندے وہ ہین کہ اکثر اوقات ذکر اور نماز اور وظائف مین مشغول رہتے ہین اور اوقات کے
پہچاننے کیواسطے ان چیزون کو دیکھتے رہتے ہین ۔ فضل لَیْسَ یَتَحَسَّرُ اَھْلُ الْجَنَّۃِ اِلَّا عَلٰی سَاعَۃٍ مَرَّتْ بِھِمْ وَلَمْ
یَذْکُرُوا اللّٰہَ تَعَالٰی فِیْھَا ط ی جنت والے حسرت نکرینگے مگر اُس ساعت پر کہ اُن پر گذری ہو جس مین اُنہون نے اللہ تعالی
کو یاد نکیا نقل کیا اس کو طبرانی اور ابن سنی نے ف حسرت قیامت مین جنت مین داخل ہونیسے پہلے ہوگی اس لئے
کہ بعد دخول جنت کے کچھ حسرت نہوگی اُس مین چین و فراغت کے سوا اور کچھہ نہ ہوگا اور نہ یاد کیا ہو اللہ کو یعنی اگرچہ چپکا
رہا ہو تو کیا حال ہوگا اُن کا جو اُس ساعت مین بیہودہ اور گناہ کی باتون مین مشغول رہین مقصود یہہ ہے کہ دنیا ایک
ساعت ہے اس مین طاعت کر تا کہ روز قیامت ندامت نہو ع اَکْثِرُوْا ذِکْرَ اللّٰہِ حَتّٰی یَقُوْلُوْا مَجْنُوْنٌ ۔ ح ا ص ہے
اللہ کی یاد بہت کرو یہان تک کہ لوگ کہین ذاکر کو کہ دیوانہ ہے نقل کیا اسکو ابن حبان احمد ابو یعلی ابن سنی نے ف یعنی
بعض جاہل اور غافل ذاکر کے حق مین کہین کہ دیوانہ ہے اسی لئے امام غزالی نے کہا ہے کہ اگر اصحاب پیغمبر صلے اللہ
علیہ وسلم ہمارے زمانہ مین ہوتے تو لوگ اُن کو دیوانہ کہتے اور وہ لوگون کو یہہ کہتے کہ یہہ لوگ قیامت پر ایمان نہیں لائے ہیں

ذوالاظلۃ

۲ اور جو شخص کہ سویا بستر پر لیکن اسنے اللہ کو یاد نہیں کیا تو ہوا اسکا یاد نکرنا اس کیلئے حسرت کا باعث ہوگا

پس ذاکر کو لائق ہے کہ لوگون کے کہنے پر خیال نکرے اور ذکر بہت کرتا رہے اور حقیقت مین بڑی بزرگی ہے کہ انبیا علیہم الصلوۃ کا خطاب جو افضل بشر ہین ذاکر کو ملتا ہے کیونکہ بعض احمق انبیا کو بھی دیوانہ کہتے تھے۔ ع کَانَ یَاْمُرُنَا اَنْ نُرَاعِیَ التَّکْبِیْرَ وَالتَّقْدِیْسَ وَالتَّھْلِیْلَ وَاَنْ نَعْقِدَ بِالْاَنَامِلِ فَاِنَّھُنَّ مَسْئُوْلَاتٌ مُسْتَنْطَقَاتٌ۔ د۔ ت۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم حکم فرمایا کرتے کہ اللہ اکبر اور سبحان الملک القدوس اور لا الہ الا اللہ کی نگہبانی کیجائے اور یہہ کہ ہر یک ان کلمات سے اونگلیون پر گنے جاوین اس کی وجہ یون فرمائی کہ انگلیان پوچھی جاوینگی اور ان کو بلوایا جائیگا یعنے اللہ تعالے انگلیون مین گویائی پیدا کریگا تاکہ انگلیون والیکے عمل پر گواہی دین نقل کیا اس کو ابو داؤد و ترمذی نے ف نگہبانی کیجاوین یعنی گنتی کے ساتھ پڑھے جائین چنانچہ حدیثون مین تعداد ۱۰ و ۳۳ و ۳۴ وغیرہ نماز کے بعد بعض کلمات کیلئے آئی ہے اور یہہ حدیث دلالت کرتی ہے اس بات پر کہ شمار کرنا تسبیحات وغیرہ کا انگلیون سے مستحب ہے ع وفخر فقیر کہتا ہے کہ انگلیون پر شمار کرنے کو عقد انامل کہتے ہین ہر عدد کے لیے اونگلیان کو ایک وضع خاص پر رکہنا ہوتا ہے اکثر لوگ اس کی کیفیت سے واقف ہین اور دونون ہاتھون کی انگلیون پر ایک کم دس ہزار شمار ہو سکتے ہین۔ عَلَیْکُنَّ بِالتَّسْبِیْحِ وَالتَّقْدِیْسِ وَالتَّھْلِیْلِ وَلَا تَغْفُلْنَ فَتَنْسَیْنَ الرَّحْمَۃَ۔ مص۔ اے عورتو لازم کرو اپنے اوپر سبحان اللہ اور سبحان الملک القدوس اور لا الہ الا اللہ کہنا اور ذکر سے غافل نہو ورنہ رحمت سے بھلائی جاؤ گی نقل کیا اس کو ابن ابی شیبہ نے ف فقط ان الفاظ پر رغبت دلانی مقصود نہیں بلکہ ہر طرح کا ذکر اور ہر وقت غفلت کا دور ہونا مراد ہے اور معنی یہ ہین کہ اگر تم ذکر کو چھوڑ دو گی تو رحمت سے باز رہو گی اور ثواب سے محروم اللہ تعالی فرماتا ہے فاذکرونی اذکرکم تم مجکو یاد کرو مین تم کو یاد کرون گا اور نیز فرمایا کذلک اتتک آیاتنا فنسیتھا وکذلک الیوم تنسی یعنی اسیطرح تیرے پاس ہماری آیتین آئین اور تو ان کو بھولا اور اسیطرح آج تو بھلایا جاویگا یعنے رحمت سے بوجہ ذکر کے بھول نے کے ع۔ رَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ یَعْقِدُ التَّسْبِیْحَ بِیَمِیْنِہٖ۔ س۔ ابن عمرؓ کہتے ہین کہ مین نے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ سبحان اللہ کہنے کو اپنی دھنے ہاتھ پر گنتے تھے نقل کیا اس کو نسائی نے ۔ لَاَنْ اَقْعُدَ مَعَ قَوْمٍ یَّذْکُرُوْنَ اللّٰہَ مِنْ صَلٰوۃِ الْغَدَاۃِ حَتّٰی تَطْلُعَ الشَّمْسُ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ اَنْ اُعْتِقَ اَرْبَعَۃً مِّنْ وُّلْدِ اِسْمٰعِیْلَ وَلَاَنْ اَقْعُدَ مَعَ قَوْمٍ یَّذْکُرُوْنَ اللّٰہَ تَعَالٰی مِنْ صَلٰوۃِ الْعَصْرِ اِلٰی اَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ اَنْ اُعْتِقَ اَرْبَعَۃً۔ د۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرا بیٹھنا ان لوگون کے ساتھ کہ اللہ کو یاد کرتے ہین فجر کی نماز کے بعد سے آفتاب کے نکلنے تک مجکو اس سے زیادہ محبوب ہے کہ مین آزاد کرون چار شخص اسمعیل علیہ السلام کی اولاد سے اور میرا بیٹھنا ان لوگون کے ساتھ کہ اللہ کو یاد کرتے ہین عصر کی نماز سے لیکر آفتاب کے غروب تک مجکو محبوب تر ہے اس بات سے کہ آزاد کرون چار شخصون کو روایت کیا ابو داؤد نے ف حضرت اسمعیل علیہ السلام کی اولاد کو اسلیئے فرمایا کہ وہ عرب ہے افضل اور حسب و نسب مین آپ کے شریک ہین اور ان دونون وقتون کی تخصیص اسلیئے فرمائی کہ فرشتے اعمال لکھنے والے جمع ہوتے ہین اور آدمیون کے آرام اور خرید و فروخت کا وقت ہوتا ہے کذا ذکر علی۔ سَبَقَ الْمُفَرِّدُوْنَ

قَالُوْا وَمَا الْمُفَرِّدُوْنَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مُ ت قَالَ الذَّاكِرُوْنَ اللّٰهَ كَثِيْرًا وَّالذَّاكِرَاتُ مُ ر قَالَ الْمُسْتَهْتَرُوْنَ فِيْ ذِكْرِ اللّٰهِ
يَضَعُ الذِّكْرُ عَنْهُمْ اَثْقَالَهُمْ فَيَاْتُوْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ خِفَافًا ت آگے بڑھگئے مفردون یعنی تنہا چلنے والے سبکبار صحابہ نے
عرض کیا کہ کون ہین مفردون یارسول اللہ نقل کیا اسکو مسلم اور ترمذی نے یعنی سوال کے روایت کرنے مین دونون متفق
ہین اور جواب مین مختلف آپ نے فرمایا کہ مفردون وہ مرد ہین کہ خدا کو بہت یاد کرین اور وہ عورتین ہیں کہ خدا کو بہت
یاد کرین نقل کیا اس جواب کو مسلم نے اور ترمذی نے یہ جواب نقل کیا ہے کہ آپ نے فرمایا مفردون وہ لوگ ہین
کہ شیفتہ و فریفتہ ہون اللہ کی یاد ہین کہ ذکر دور کرے گا اُن سے اُن کے بوجھ یعنے گناہ تو وہ قیامت کے دن ہلکے
پھلکے آوینگے ف ما المفردون صفت کا سوال ہے یعنے کیا صفت ہے مفردون کی آپ نے جواب مین فرمایا کہ تنہائی
حقیقی اعتبار کے لائق وہ ہے جو نفس کی تنہائی اللہ کے ذکر کے لئے ہو اور یہہ ارشاد اس وقت کا تھا کہ جب آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم کوہ حمدان پر کہ مدینہ سے ایک منزل ہے پہونچے تو صحابہ مشتاق وطن کے ہوئے بعضے چھڑے ہوکر
اورون سے پہلے وطن کو روانہ ہوئے پیچھے رہنے والون کو آپ نے فرمایا کہ گھر قریب پہونچا جلد چلو کہ بعض چھڑے ہوکر
آگے پہونچگئے صحابہ نے صفت چھڑون کی پوچھی آپ نے ارشاد فرمایا جسکا حاصل یہ ہے کہ معنے ان مفردون کے ظاہر ہین
اس سے کیا سوال کرتے ہو بلکہ نیکیون کے سبقت کرنے والون کو پوچھو اور یہہ وہ لوگ ہین جنھوں نے اللہ کے ذکر کے
لئے اپنے نفس کو خالص اور تنہا کیا اور کثرت ذکر سے مراد مواظبت اور ہمیشگی ذکر کی ہے بدون غفلت کے اور اگر
غفلت ہو ہی جاوے تو جلد اس سے ہوشیار ہو کر ذکر مین مشغول ہو اور ابن عباس رضی نے کہا کہ ذکر کی کثرت حاصل ہوتی ہی
نمازون کے بعد اور صبح وشام سوتے بیٹھتے ذکر کرنے سے چنانچہ حدیث شریف مین منقول ہے ۔ سیں و ع ۔
اِنَّ اللّٰهَ اَمَرَ يَحْيٰى بْنَ زَكَرِيَّا بِخَمْسِ كَلِمَاتٍ اَنْ يَّعْمَلَ بِهَا وَيَاْمُرَ بَنِيْٓ اِسْرَآئِيْلَ اَنْ يَّعْمَلُوْا بِهَا وَذَكَرَ الْحَدِيْثَ
اِلٰٓى اَنْ قَالَ وَاٰمُرُكُمْ اَنْ اُذْكُرُوا اللّٰهَ فَاِنَّ مَثَلَ ذٰلِكَ كَمَثَلِ رَجُلٍ خَرَجَ الْعَدُوُّ فِيْٓ اَثَرِهٖ سِرَاعًا حَتّٰى
اِذَا اَتٰى عَلٰى حِصْنٍ حَصِيْنٍ فَاَحْرَزَ نَفْسَهٗ مِنْهُمْ كَذٰلِكَ الْعَبْدُ لَا يُحْرِزُ نَفْسَهٗ مِنَ الشَّيْطَانِ اِلَّا بِذِكْرِ اللّٰهِ
تَعَالٰى ت حب مس ۔ اللہ تعالے نے یحییٰ پسر زکریا علیہما السلام کو پانچ
باتون کا حکم کیا یعنے توحید اور نماز اور روزہ اور صدقہ اور ذکر کا کہ وہ خود عمل کرے اُن پر اور بنی اسرائیل کو حکم کرے
کہ وہ بھی اُن پر عمل کرین اور بیان فرمایا حضرت نے حدیث کو یعنی حدیث طویل ہے ساری بیان فرمائی یہان تک کہ
یحییٰ علیہ السلام نے کہا کہ مین تم کو حکم کرتا ہون کہ اللہ تعالیٰ کو یاد کرو کیونکہ یاد کرنے والے کی مثال اُس شخص کے مانند ہے کہ
دشمن اُس کے پیچھے دوڑتا ہوا نکلا یعنی تاکہ اُس کو پکڑلے یہان تک کہ جب وہ آیا ایک مضبوط قلعہ پر تو اپنی جان کو اس دشمن
سے بچالیا اسیطرح بندہ اپنے نفس کو شیطان سے نہین بچاتا مگر اللہ تعالیٰ کے ذکر سے نقل کیا اسکو ترمذی ابن حبان حاکم
نے ف میرک شاہ نے کہا کہ باقی حدیث یحییٰ علیہ السلام کی ان یعملوا بہا کے بعد یون ہے وانہ کان یبطئی بہا الی آخرہ ہم اختصار کے

لئے فقط معنے بیان کرتے ہین یعنی یحییٰ علیہ السلام ان باتون کے بجالانے مین تاخیر کرتے تھے اُن کو عیسےٰ علیہ السلام نے کہا کہ تمکو خدا تعالےٰ نے پانچ باتونکا حکم دیا ہے کہ ان پر خود عمل کرو اور بنی اسرائیل سے کہو کہ عمل کرین تو اب تم یا خود اُنکو حکم کردو یا یہہ کہ مین حکم کرون یحییٰ علیہ السلام نے کہا کہ مین ڈرتا ہون کہ اگر تم مجھپر سبقت کروگے ان باتون پر عمل کرنےمین تو مین زمین مین دھنسا یا جاؤن یا کوئی اور عذاب مجھپر آوے غرضکہ یحییٰ علیہ السلام نے لوگون کو بیت المقدس مین جمع کیا اور خود کھڑے ہوئے اور لوگ بلندی پر بیٹھ گئے پہر آپنے لوگون سے کہا کہ اللہ تعالےٰ نے مجکو حکم کیا ہے پانچ باتونکا کہ اُن پر خود عمل کرون اور تمکو اُن پر عمل کرنے کا حکم دون اول اُن پانچ باتون کی یہہ ہے کہ تم عبادت کرو اللہ کی اور اُس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نکرو جو کوئی اللہ کے ساتھ شریک کرتا ہے اُس کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی آدمی اپنے مال خاص سے سونے چاندی کے بدلے ایک غلام خرید کر اُس سے کہے کہ یہہ میرا گھر ہے اور یہہ میرا کام ہے تو تو کام کر اور کمائی میرے حوالہ کر غلام نے عمل کیا اور کمائی مالک کے سوا دوسرے کو دی تو بتاؤ کہ تم مین سے کون خوش ہوگا اگر اُس کا غلام ایسا ہو دوسری بات یہہ ہے کہ اللہ تعالےٰ نے تمکو حکم کیا نماز کا تو جب تم نماز پڑہو تو دوسرے طرف التفات نکرو کیونکہ اللہ تعالیٰ اپنے بندہ کی نماز مین اپنا منھ اُس کی منھ کے مقابل رکھتا ہے جب تک کہ وہ دوسر طرف التفات نکرے تیسری بات یہہ ہی کہ تمکو حکم کیا روزہ رکھنے کا اور روزہ دار کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی آدمی جماعت مین مشک کی تھیلی رکھتا ہو تو جماعت کے سب آدمی اُس سے خوش ہوتے ہین یا مشک کی خوشبو اُنکو خوش کرتی ہے اسیطرح روزہ کی خوشبو اللہ کے نزدیک زیادہ خوشبو دار ہے بہ نسبت مشک کے اور چوتھی بات یہہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تمکو صدقہ دینے کا حکم کیا اور اس کی مثال ایسی ہے جیسے کسی آدمی کو اُس کے دشمنون نے قید کیا اور اُسکے مشکین باندھکر آگے کر لیا تاکہ اس کی گردن مارے اُسنے کہا کہ مین تمکو اپنا سارا مال عوض دیتا ہون اور اپنے نفس کے بچانے کو سب مال دیدیا اور پانچوین بات یہہ ہے کہ تمکو اللہ تعالیٰ نے حکم کیا کہ یاد کرو تم اللہ کو فرمایا آخر تک یعنے جیسے متن مین مذکور ہے بعد اسکے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آؤ مین تمکو اُن پانچ باتونکا حکم کرتا ہون کہ اللہ تعالےٰ نے مجکو اُنکا حکم کیا ہے یعنی حاکم کے حکم کا سننا اور اُسکی اطاعت اور جہاد کرنا اور ہجرت کرنا اور جماعت مین رہنا کیونکہ جو شخص جماعت سے ایک بالشت علیحدہ ہوا اُسنے اسلام کا پھندا اپنی گردن سے نکال ڈالا مگر اس صورت مین کہ پھر آوے اور جو شخص جاہلیت کی پکار پکارے تو وہ دوزخیون مین سے ہے کسی نے عرض کیا یارسول اللہ اگرچہ وہ نماز روزہ ادا کرتا ہو آپنے فرمایا اگرچہ نماز پڑہتا ہو اور روزہ رکھتا ہو پس تم پکارو اللہ تعالےٰ کے پکارنے پر کیونکہ اے بندگان خدا تمہارا نام اللہ نے مسلمان مومن رکھا ہے یہہ روایت ترمذی مین ہے اور نسائی نے روایت کیا کہ یہہ جو فرمایا کہ جو کوئی پکارے پکارنا جاہلیت کا یعنے کفار مین رسم تھی کہ جب کوئی لڑائی مین عاجز ہوتا پکارتا یا آل فلان یعنی اپنی قوم کو پکارتا تو وہ لوگ اُس کی مدد کو دوڑ آتے خواہ پکارنے والا ظالم ہوتا یا مظلوم تو آپ نے اس سے منع فرمایا کہ ظلم پر نہ پکارو اور دوسرے کی اُس مین مدد بھی نکرو بلکہ اسلام اور حق کیطرف بلاؤ

ع وسیئد لَیَذْکُرَنَّ اللّٰہَ قَوْمٌ فِی الدُّنْیَا عَلَی الْفُرُشِ الْمُمَهَّدَةِ یُدْخِلُهُمُ الْجَنَّتِ الْعُلٰی صِ
قسم ہے اللہ کی کہ یاد کرینگے اللہ کو دنیا مین کچھ لوگ بچھے ہوئے فرشون پر اللہ اُن کو بلند بہشتون مین داخل کرے گا نقل
کیا اس کو ابو یعلی نے ف مصنف نے کہا کہ یہہ حدیث دلیل ہے اس بات کی کہ بادشاہون اور امیرون اور آسایش
والون کو اُن کی رفاہیت وحشمت اللہ کے ذکر سے مانع نہیں اُنکو بہی ذکر کا ثواب دیا جائیگا اور اللہ تعالے ذکر کے عوض
مین اُن کو خلد برین مین داخل کرے گا اِنَّ الَّذِیْنَ لَا تَزَالُ اَلْسِنَتُهُمْ رَطْبَةً مِّنْ ذِکْرِ اللّٰہِ یَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ
وَهُمْ یَضْحَکُوْنَ ۔ مو مص ۔ جو لوگ ہمیشہ تر زبان رہین گے اللہ کی یاد سے وہ بہشت مین داخل
ہون گے ہنستے ہوئے نقل کیا اس کو ابن ابی شیبہ نے موقوفاً اٰداب الدُّعَاءِ یہہ آداب دعا کے ہین ف آداب
جمع ادب کی ہے ادب اُس کو کہتے ہین کہ اسکا کرنا قول مین اور فعل مین اچھا ہو ع مِنْهَا مَا یَبْلُغُ اَنْ یَّکُوْنَ
رُکْنًا وَّاَنْ یَّکُوْنَ شَرْطًا وَّاَنْ یَّکُوْنَ غَیْرَ ذٰلِکَ مِنْ مَّامُوْرَاتٍ وَّمَنْهِیَّاتٍ وَّغَیْرِهَا بعض اُنہین سے

دعا کے آداب کے بیان مین

وہ ہین کہ رکن کے درجہ کو پہنچتے ہین اور بعض آداب شرط ہین اور بعض ان دونون کے سوا یعنے حکم کی ہوئی چیزین جیسے
مستحبات اور منع کی ہوی چیزین جیسے مکروہات اور اس کے سوا جنکا کرنا بہتر ہو نکرنے سے ف رکن اُس کو کہتے ہین
کہ جسپر چیز موقوف ہو اور وہ چیز کے اندر داخل ہو جیسے تکبیر تحریمہ اور قیام اور قرأت کہ نماز کے رکن ہین اور شرط اُس کو
کہتے ہین جو چیز کہ باہر ہو اور چیز اُس پر موقوف ہو جیسے نماز مین طہارت اور ستر عورت اور قبلہ رو ہونا شرط ہین ع
وَهِیَ تَجَنُّبُ الْحَرَامِ فِی الْمَاْکَلِ وَالْمَشْرَبِ وَالْمَلْبَسِ وَالْمَکْسَبِ م ت ۔ اور آداب دعا کے یہہ ہین حرام سے بچنا کہانے مین
اور پینے مین اور پہننے مین اور کمائی مین نقل کیا اسکو مسلم اور ترمذی نے ف یہہ آداب دعا کی شرطین ہین اور حدیث
کے الفاظ مذکور نہین ہوئے بلکہ مطلب اور حاصل حدیث کا ہے کہ حدیث مین آیا ہے کہ حرام سے پرہیز کرو کیونکہ
جس پیٹ مین حرام کا لقمہ ہوگا چالیس دن تک اُسکی دعا قبول نہوگی مخ وَالْاِخْلَاصُ لِلّٰہِ تَعَالٰی مس
اور خالص اللہ تعالے کے واسطے دعا کرنا نقل کیا اس کو حاکم نے ف دعا مین اخلاص کے یہہ معنی کہ دوسرے کو
اللہ کا شریک نکرے اور دکھلاوا نہو اخلاص دعا کا رکن ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے فاذا رکبوا فی الفلک دعوا اللہ مخلصین
لہ الدین یعنی جب کشتی مین سوار ہوتے ہین تو اللہ سے دعا کرتے ہین درحالیکہ اللہ کے لئے دین کو یعنی دعا کو خالص کرنے
والے ہوتے ہین ع وَتَقْدِیْمُ عَمَلٍ صَالِحٍ وَذِکْرُهٗ عِنْدَ الشِّدَّةِ م ت د اور اچھے عمل کا پہلے کرنا یعنی دعا سے پہلے
کچھ نیک کام کرے مثلاً نماز پڑھے یا صدقہ دے یا اور کوئی نیکی کرے اور اچھے عمل کا یاد کرنا سختی کیوقت یعنی کچھ اپنی نیکی
یاد کر کے دعا کرے جیسے قصہ غار والون کا مشہور ہے اور اس کتاب کے خاتمہ مین مذکور نقل کیا اسکو مسلم ترمذی اور
ابو داؤد نے فقیہ کہتا ہے کہ غار والون کے قصہ سے وہ قصہ مراد ہے جو حدیث مین مذکور ہے نہ قصہ اصحاب کہف اور
غار والون کا قصہ مختصر یون ہے کہ تین شخص کسی پہاڑ کی کھوہ مین تھے کہ اُسکے منہ پر ایک بڑا پتھر آگرا اُن مین سے

ایک نے والدین کی خدمت یاد کر کے دعا کی تو آسمان سوجھنے لگا دوسرے نے زنا سے اپنے محفوظ رہنے کا حال یاد
کر کے دعا کی تو پتھر زیادہ سرک گیا تیسرے نے ایک مزدور کی مزدوری نہین دی تھی اُسکو تجارت سے بڑہا کر بہت
مال اُسکے حوالہ کیا یہہ حال یاد کر کے دعا کی غار کا منھ بالکل کھل گیا۔ وَالتَّنَظُّفُ وَالتَّطَهُّرُ عه حب مس اور صفائی
یعنی میل کچیل سے اور پاک ہونا یعنی نجاست سے نقل کیا اسکو چارون نے اور ابن حبان اور حاکم نے۔ وَالْوُضُوْءُ
وَاسْتِقْبَالُ الْقِبْلَةِ ع وَالصَّلٰوةُ عه حب مس۔ اور دعا کے آداب مین سے ہے وضو کرنا یہہ صحاح ستہ
مین ہے اور قبلہ کیطرف منھ کرنا یہہ بھی صحاح ستہ مین ہے اور نماز پڑھنی نقل کیا اسکو چارون نے اور ابن حبان اور حاکم
نے ف مراد یہہ ہے کہ دعا مانگنا بعد نماز کے واقع ہو کیونکہ نماز کا پہلے پڑہنا عمل صالح کے پیشتر کرنیکی قبیل سے ہے
وَالْجُثُوُّ عَلَى الرُّكَبِ عو اور دوزانو بیٹھنا نقل کیا اسکو ابوعوانہ نے وَالثَّنَاءُ عَلَى اللّٰهِ تَعَالٰى اَوَّلًا وَّ اٰخِرًا ع
اور دعا کے اول و آخر مین خدا تعالے کی تعریف کرنی نقل کیا اس کو صحاح ستہ مین وَالصَّلٰوةُ عَلَى النَّبِيِّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ كَذٰلِكَ د ت س حب مس اور درود بھیجنا پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم پر اسیطرح یعنی دعا کے اول
و آخر مین نقل کیا اس کو ابوداؤد و ترمذی نسائی ابن حبان حاکم نے وَبَسْطُ الْيَدَيْنِ ت مس اور کھولنا دونون
ہاتھون کا یعنی مٹھیان بند نہ رکھے نقل کیا اس کو ترمذی حاکم نے ف منیۃ المصلے مین لکھا ہے کہ اگر ہاتھ کھلے نہین رکھ
سکتا تو ایسا کرے کہ ایک ہاتھ دوسرے پر نہ رکھے۔ نحں۔ وَرَفْعُهُمَا ع وَاَنْ يَّكُوْنَ رَفْعُهُمَا حَذْوَ الْمَنْكِبَيْنِ د اَمُسْ
اور اُٹھانا دونون ہاتھونکا آسمان کی طرف نقل کیا اس کو صحاح ستہ مین اور یہہ اُٹھانا دونون ہاتھونکا مونڈہون کے
برابر ہو نقل کیا اسکو ابوداؤد و احمد حاکم نے ف ہاتھونکا اُٹھانا سینہ کے برابر بھی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے ثابت
ہوا ہے اور مستحب ہے کہ ہاتھ اُٹھانے مین مبالغہ کرے اگر کوئی امر مشکل پیش آوے کذا ذکر الفخر اور مطلق ہاتھونکا اُٹھانا مستحب
نہین کیونکہ مستحب اُسی صورت مین ہے جس مین سنت پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کی وارد ہوئی ہو اسی لئے مثل حالت طواف
اُٹھانا مستحب نہین ع وَكَشْفُهُمَا مو اور کھلا رکھنا دونون ہاتھونکا یعنی آستین وغیرہ سے نہ ڈہانکے یہہ حدیث موقوف ہے
ف خطابی پر موقوف ہے کہ شارحین حدیث سے ہے اور لانا لفظ مو کا اس جگہہ کہ نہ صحابی پر موقوف ہے نہ تابعی پر
اور نہ اس کے ساتھ کوئی رمز خالی مصنف کے تساہل سے نہین۔ فحں وَالتَّاَدُّبُ م د ت س۔ اور آداب پکڑنا
یعنی ادب سے رہنا نقل کیا اس کو مسلم ابوداؤد و ترمذی نسائی نے ف یعنی اچھے اخلاق پیدا کرنا مثل سچ بولنے اور امانت
اور سخاوت وغیرہ کے ظاہر اور باطن اور قول و فعل مین یا یہہ کہ لحاظ ادب کرے اگرچہ بتکلف ہو فحں ع وَالْخُشُوْعُ مو
مص اور فروتنی کرنا دل سے نقل کیا اس کو موقوفا ابن ابی شیبہ نے ف مراد خشوع سے باطن کا سکون ہے
جسکو ظاہر کا سکون لازم ہے ع وَالتَّمَسْكُنُ مَعَ الْخُضُوْعِ ت اور ظاہر کرنا مسکینی اور ذلت کا تمام اعضا کی فروتنی کے
ساتھ نقل کیا اس کو ترمذی نے وَاَنْ لَّا يَرْفَعَ بَصَرَهٗ اِلَى السَّمَآءِ م س اور یہہ کہ دعا کرنیوالا اپنی آنکھ آسمان کیطرف

نہ اُٹھاوے نقل کیا اس کو مسلم اور نسائی نے ف مصنف نے کہا کہ آنکھ کا آسمان کو اُٹھانا نماز کی حالت مین مراد ہے اور ملا علی قاری نے لکھا ہے کہ کسی دعا مین نہ اُٹھاوے خواہ نماز مین ہو یا خارج نماز کے وَاَنْ يَّسْئَلَ اللّٰهَ تَعَالٰى بِاَسْمَآئِهِ الْحُسْنٰى وَصِفَاتِهِ الْعُلٰى. حب مس اور یہہ کہ اللہ تعالیٰ سے دعا کرے بوسیلہ اُسکے اچھے نامون کے اور بطفیل اُس کی بڑی صفتون کے نقل کیا اس کو ابن حبان حاکم نے ف وصفاتہ عطف تفسیری ہی اس لئے کہ اسماء حسنیٰ شامل ہین صفات کو یا اسماء حسنیٰ سے مراد وہ اسم ہین جو علم ہین اور صفات سے مراد اسماء آئے وصفی ع. وَاَنْ يَّجْتَنِبَ السَّجْعَ وَتَكَلُّفَهٗ خ اور یہہ کہ اجتناب کرے قافیہ بندی سے اور بتکلف قافیہ لانیسے نقل کیا ہے اس کو بخاری نے ف وتکلفہ بھی عطف تفسیر ہے سجع پر حاصل یہہ کہ تکلف کر کے قافیہ بندی منع ہے اس لئے کہ یہہ امر حضور قلب سے باز رکھتا ہے اور اگر خود بخود بمقتضائے طبیعت شگفتہ قافیہ ظاہر ہو تو مضائقہ نہین بلکہ اچھا ہے جیسے دعا سرورِ عالم مین ہی اللھم انی اعوذ بک من علم لا ینفع وقلب لا یخشع ودعاء لا یسمع ونفس لا تشبع ع وَاَنْ لَّا يَتَكَلَّفَ التَّغَنِّيَ بِالْاَنْغَامِ مو اور یہہ کہ تکلف نکرے دعا کے گانے کا خوش آوازیون سے یعنی موسیقی کی طور پر نقل کیا اس کو موقوفاً ف یہہ بھی خالی تسامح سے نہین فحر فقیر کہتا ہے کہ حرز ثمین مین ہے کہ اس روایت کا اب تک پتہ نہین لگا کہ کس صحابی پر موقوف ہے اور کونسی کتاب مین مذکور ہے وَاَنْ يَّتَوَسَّلَ اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى بِاَنْبِيَآئِهٖ خ د مس. اور یہہ کہ دعا مین وسیلہ پکڑے اللہ تعالیٰ کیطرف اسکے پیغمبرون کا نقل کیا اس کو بخاری بزار حاکم نے ف وسیلہ پکڑنا عمر فاروق کی حدیث سے دعا طلب بارش مین ثابت ہے یعنی اُنھون نے اس طرح دعا مانگی اللّٰھم انا کنا نتوسل الیک بنبینا صلے اللہ علیہ وسلم فتسقینا وانا نتوسل الیک بعم نبینا فاسقنا فیسقون اور نیز حدیث عثمان بن حنیف سے کہ اندھے کے باب مین ہے وسیلہ ثابت ہوتا ہے اور ایسا ہی دعاء آدم علیہ السلام سے کہ اُنھون نے یہہ کہا تھا یارب اسالک بحق محمد ان تغفرلی مؤلف نے کہا کہ وسیلہ پکڑنا مستحبات مین سے ہے فحر وع فقیر کہتا ہے کہ عثمان بن حنیف کی حدیث ترمذی مین ہے جسکا مختصر مضمون یہہ ہے کہ ایک اندھے نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین عرض کیا کہ آپ میری بینا ہونیکے لئے دعا فرمائیے آپ نے خود دعا نہین فرمائی بلکہ اس کو یہہ ارشاد فرمایا کہ اچھی طرح وضو کر کے یون دعا کرے کہ الٰہی مین تجھسے سوال کرتا ہون اور تیری بارگاہ مین تیرے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کو سفارشی پیش کرتا ہون آخر حدیث تک وَالصَّالِحِيْنَ مِنْ عِبَادِهٖ خ اور وسیلہ پکڑے نیکون کا یعنی انبیا کے سوا صلحون اور علما اور صلحا کا وسیلہ پکڑے نقل کیا اسکو بخاری نے ف صالح وہ ہے جو اللہ تعالےٰ کے حق کو پورا ادا کرنے پر قائم ہو جیسے بندون کے حق ادا کرنیکو قائم ہوتا ہے ع وَخَفْضُ الصَّوْتِ. ع. اور آواز کا پست کرنا نقل کیا اس کو صحاح ستہ مین ف یہہ کمال ادب ہے کہ اپنے مولی کے سامنے آہستہ کلام کرے کیونکہ وہ جانتا ہے چپکے سے دعا کرنیکو اور آیۃ ادعوا ربکم تضرعا وخفیۃ یعنے دعا کرو اپنے رب سے گڑگڑا کر اور چپکے سے اسی

ف یعنے الٰہی ہم اپنے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کا وسیلہ تیرے سامنے کیا کرتے تھے تو ہمکو مینہ دیتا تھا اور اب ہم تیرے سامنے وسیلہ کرتے ہیں اپنے پیغمبر کے چچا چچے حضرت عباس کو تو ہمکو مینہ عنایت کر تو اس دعا سے اُن پر مینہ برستا تھا

مضمون پر دلالت کرتی ہے اور بعض سلف سے منقول ہے کہ آہستہ سے دعا کرنا ستر درجہ فضیلت رکھتا ہے پکار کر
دعا کرنے سے ع فحہ وَالِاعْتِرَافُ بِالذَّنْبِ ع۔ اور اپنے گناہ کا اقرار کرنا نقل کیا اسکو صحاح ستہ مین۔ وَاخْتِيَارُ الْاَدْعِيَةِ
الصَّحِيحَةِ الْمَاثُورَةِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَاِنَّهٗ لَمْ يَتْرُكْ حَاجَةً اِلٰى غَيْرِهٖ دس اور اختیار کرنا اُن صحیح دعاؤن کا
جو پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم سے منقول ہین کیونکہ اُنھون نے کوئی حاجت نہین چھوڑی اپنے سوا دوسرے کی طرف یعنے دعا
اور غیر دعا کے باب مین آپ کے سوا دوسرے کی احتیاج نہین ہے نقل کیا اس کو ابوداؤد اور نسائی نے ف۔
اولٰے یہہ ہے کہ وہ دعائین پڑھے ہر حال مین جو سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہوئی ہین ملا علی قاری نے
کہا کہ مین نے وہ دعائین جمع کی ہین جو پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم سے منقول ہین اور کسی وقت اور حالت سے مخصوص نہین
مین نے اُس مجموعہ کا نام حزب اعظم اور ورد افخم رکھا ہے وہ بلا شک اُن دعاؤن سے بہتر ہے کہ بعض مشائخ کبار نے
جمع کی ہین مثلاً حزب البحر اور چہل اسما اور اوراد کبرویہ اور زینیہ دوسری دعاؤن کا تو کیا ذکر ہے مثل دعا سیفی اور اقداح
وغیرہ کے کہ اُن کی اصل ہی معلوم نہین وَتَخَيُّرُ الْجَوَامِعِ مِنَ الدُّعَاءِ دا اور اختیار کرنا جمع کرنے والی دعاؤن کا نقل کیا اس
کو ابوداؤد نے ف جامع دعائین وہ ہین جنکے لفظ تھوڑے ہون اور معنی بہت اور دین و دنیا کے مطالب کو شامل ہون
مثلاً ربنا اٰتنا فی الدنیا آخر آیۃ تک ع وَاَنْ يَّبْدَاَ بِنَفْسِهٖ وَاَنْ يَّدْعُوَ لِوَالِدَيْهِ وَاِخْوَانِهِ الْمُؤْمِنِيْنَ م اور
یہہ کہ شروع کرے اپنے نفس سے اور دعا کرے اپنے ماں باپ کے واسطے اور اپنے مومنین بھائیون کے لئے نقل کیا
اس کو مسلم نے ف اپنے نفس سے شروع کرے یعنی اول اپنے لیے دعا مانگے پھر جس کے لئے چاہے مثلاً یون
کہے اللہم اغفر لی ولوالدیّ وَاَنْ لَّا يَخُصَّ بِالدُّعَاءِ اِنْ كَانَ اِمَامًا دت ق اور یہہ کہ اپنے نفس کو خاص نکرے
دعا سے اگر امام ہو نقل کیا اس کو ابوداؤد ترمذی ابن ماجہ نے ف یہہ ادب منہیات سے ہے معنی یہہ ہین کہ اگر لوگون
کا امام دعا مین ہو مثلاً قنوت وغیرہ پڑھے اور وہ دعا کرتا ہے اور مقتدی آمین کہتے رہین جیسے مذہب امام شافعی رح
کا ہے تو اس صورت مین اگر اپنے نفس کو دعا مین خاص کرے تو خیانت ہے لیکن جب سجدہ مین یا التحیات یا ان کے سوا
مین امام اپنے نفس کے لئے دعا کرے تو خیانت نہین چنانچہ سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہوا ہے کذا فی المنیۃ
اور اگر امام نے اپنے لئے بھی دعا کی اور پیچھے مقتدیون کو بھی شریک کر لیا تو اپنے نفس کا خاص کرنا نہ ہوا بلکہ اگر ساری دعائین
اپنے لئے ہی دعا کرتا رہے تو یہہ صورت تخصیص کی ہے اور یہی ممنوع ہے کذا قال الاستاذی وَاَنْ يَّسْاَلَ بِعَزْمٍ
ع اور یہہ کہ سوال کرے پختہ قصد سے یہہ صحاح ستہ مین ہے ف یعنی مثلاً یون دعا کرے اغفر لی واعطنی یعنے تو
مجھکو بخش اور تو مجھکو دے یون نہ کہے کہ اگر تو چاہے تو دے اور نچاہے تو مت دے ع وَاَنْ يَّدْعُوَ بِرَغْبَةٍ حب عو
اور یہہ کہ دعا کرے رغبت یعنی نہایت خواہش سے نہ بے پروائی سے نقل کیا اسکو ابن حبان ابوعوانہ نے وَاَنْ يُّخْرِجَهٗ
مِنْ قَلْبِهٖ بِجِدٍّ وَّجُهْدٍ دِّنِ وَاَنْ يُّحْضِرَ قَلْبَهٗ وَيُحْسِنَ رَجَاءَهٗ مس ۔ اور یہہ کہ دعا کو تہ دل سے نکالے

کوشش اور محنت سے اور اپنے دل کو حاضر کرے اور اپنی اچھی امید رکھے نقل کیا اسکو حاکم نے ف الفاظ حدیث کے
یہ ہین ادعوا اللہ وانتم موقنون بالاجابۃ فان اللہ لا یستجیب دعاء من قلب غافل لاہ یعنی اللہ سے دعا کرو پذیرا ہونیکے یقین کے ساتھ
اسلئے کہ اللہ تعالیٰ دعا قبول نہین کرتا غافل اور کھیلنے والے دل سے اور دعا کے قبول ہونے مین اپنے گناہون پر نظر نہ
کرے بلکہ پروردگار کے رحمت اور کرم پر نظر کرے شیطان نے اپنی زندگی قیامت تک مانگی اُس کی دعا قبول کی
پھر تمکو کیسے محروم کرے گا ع وَاَنْ یُّکَرِّرَ الدُّعَاءَ خ مُ ـ اور یہ کہ دعا کئی دفعہ کرے یعنی ایک ہی مجلس مین یا کئی مجلسون مین
نقل کیا اس کو بخاری اور مسلم نے وَاَقَلُّہُ التَّثْلِیْثُ دٰ سی اور کم سے کم تکرار دعا کو تین بار کہنا ہے نقل کیا اس کو
ابوداؤد اور ابن سنی نے ف ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم دوست رکھتے تھے
کہ کم سے کم دعا تین بار ہو اور اوسط پانچ بار اور اکمل سات بار کذا فی فتح المبین وَاَنْ یُّلِحَّ فِیْہِ سَ مُسْ عَوْ اور یہہ کہ دعا مین
مبالغہ کرے نقل کیا اسکو نسائی حاکم ابو عوانہ نے ف مقصود یہہ ہے کہ دعا پر مداومت کرے ایک دو بار پر اکتفا نکرے
کیونکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان اللہ یحب الملحین فی الدعاء یعنی اللہ تعالیٰ دوست رکھتا ہے دعا مین مبالغہ
کرنے والون کو فخر ـ وَاَنْ لَّا یَدْعُوَ بِاِثْمٍ وَّلَا قَطِیْعَۃِ رَحِمٍ مُ ت اور یہہ کہ دعا نکرے گناہ کے لئے اور
نہ ناتے سکے کاٹنے کے واسطے نقل کیا اس کو مسلم اور ترمذی نے ف گناہ کی دعا سے یہہ مراد ہے کہ ایسی چیز کی دعا
کرے جسکے سبب سے گناہ مین پڑے مثلاً یون دعا کرے کہ آلٰہی مجکو بہت مال دے کہ ناچ رنگ مین خرچ کرون یا اسی
طرح کی اور کوئی دعا کرے کہ بڑی بے ادبی ہے اور ناتے کے کاٹنے کی دعا اس طرح ہے کہ آلٰہی فلانے رشتہ دار سے
مجھسے جدائی ہو جاوے اور مین اُس سے سلوک نکرون تو یہہ صورت تخصیص بعد تعمیم ہوئی کیونکہ قطع رحم گناہ مین
داخل ہے تو پھر اُس کو زیادتی اہتمام کے سبب سے جدا بیان کر دیا ع وَاَنْ لَّا یَدْعُوَ بِاَمْرٍ قَدْ فُرِغَ مِنْہُ س
اور یہہ کہ دعا نکرے اُس بات کی جس سے کہ فراغت ہو چکی ہو نقل کیا اس کو نسائی نے ف یعنی مثلاً جسکا قد لمبا
ہو گیا وہ یون دعا نکرے کہ ٹھنگنا ہو جاؤن اور اس کے سوا اور ایسی ہی چیزین بہت ہین ع وَاَنْ لَّا یَعْتَدِیَ فِی الدُّعَاءِ
بِاَنْ یَّدْعُوَ بِمُسْتَحِیْلٍ اَوْ مَا فِیْ مَعْنَاہُ خ ـ اور یہہ کہ حد سے تجاوز نکرے دعا مین اس طرح کہ محال بات کی دعا
مانگے مثلاً نبوت طلب کرے یا ایسی دعا کہ محال کے معنے مین ہو نقل کیا اس کو بخاری نے ف محال کے معنی مین ہو
جیسے یون دعا کرے کہ آسمان نیچے اُتر آوے اور زمین اوپر چڑھ جاوے اور زندہ جاوید رہنے اور جوانی کے پھر آنے
کی دعا بھی محال بامعنے محال مین سے ہے کیونکہ ہر امر مقدر کا بدلنا محال ہے ع وَاَنْ لَّا یَتَحَجَّرَ خ د س ق
اور یہہ کہ تنگ نکرے خدا کی رحمت کو نقل کیا اس کو بخاری ابوداؤد نسائی ابن ماجہ نے ف یعنی یون نکہے کہ یا اللہ
مجکو بخش میرے سوا کسی کو نہ بخش کیونکہ ایسا کہنا اللہ کی رحمت کو تنگ کرنا ہے ع وَاَنْ یَّسْاَلَ حَاجَاتِہٖ کُلَّہَا تِ حب
اور یہہ کہ خدا سے اپنی سب حاجتین مانگے نقل کیا اس کو ترمذی ابن حبان نے ف حدیث شریف مین آیا ہے کہ چاہئے

کہ تم مین سے ایک اپنے پروردگار سے اپنی تمام حاجتین مانگے یہان تک کہ اگر تسمہ جوتی کا ٹوٹ جاوے اور ہانڈی کے
نمک کی حاجت ہو تو وہ بھی اُسی سے مانگے فحز ۔ وَتَامِیْنُ الدَّاعِیْ وَالْمُسْتَمِعِ خ م د س اور آداب دعا
مین سے ہے دعا کرنے والے اور سننے والے کا آمین کہنا یعنی بعد دعا کے نقل کیا اسکو بخاری مسلم ابوداؤد ونسائی نے
ف حدیث مین مروی ہے کہ جو لوگ جمع ہون اور بعض دعا کرین اور بعض آمین کہین اللہ تعالیٰ اُن کی دعا قبول
کرتا ہے فحز وَمَسْحُ وَجْهِهٖ بِيَدَيْهِ بَعْدَ فَرَاغِهٖ دت حب قمس اور اپنے دونون ہاتھ دعا سے فراغت
پانیکے بعد مونہہ پر پھیرنا یعنی ایک ہاتھ متکبرون کی طرح نہ پھیرے نقل کیا اسکو ابوداؤد اور ترمذی ابن حبان ابن ماجہ حاکم
نے ف مونہہ پر ہاتھ اسلئے پھیرتے ہین کہ قبول ہونیکے برکت کہ ہاتھ پر پہونچتی ہے مونہہ پر پہونچ جائے جو اشرف
اعضا ہے وَاَنْ لَّا يَسْتَعْجِلَ بِاَنْ يَّسْتَبْطِئَ الْاِجَابَةَ اَوْ يَقُوْلَ دَعَوْتُ فَلَمْ يُسْتَجَبْ لِيْ خ م د س ق
اور یہہ کہ جلدی نکرے اس طرح کہ قبول ہونے مین دیر سمجھے یا یون کہے کہ مین نے دعا کی تھی میرے واسطے مقبول
نہوئی نقل کیا اس کو بخاری مسلم ابوداؤد نسائی ابن ماجہ نے ف دونون باتون مین یہہ فرق ہے کہ اول صورت
امید کے مقام مین ہوتی ہے اور دوسرا قول ناامیدی کے مقام مین ع اٰدَابُ الذِّكْرِ یہہ ذکر کے آداب ہین

کہ اُن کی رعایت ذکر کے وقت لازم اور مستحب ہے قَالَ الْعُلَمَاءُ وَيَنْبَغِيْ اَنْ يَّكُوْنَ الْمَوْضِعُ الَّذِيْ يَذْكُرُ اللّٰهَ فِيْهِ
نَظِيْفًا خَالِيًا حدیث کے علمانے بیان کیا ہے کہ لائق یون ہے کہ جس جگہہ مین اللہ تعالےٰ کا ذکر کرے وہ
پاکیزہ اور خالی ہو ف یعنے پاکیزہ کوڑے کرکٹ میل کچیل سے تو نجاست سے بطریق اولیٰ پاک ہونا چاہیئے کیونکہ اسمین
اللہ تعالیٰ کی تعظیم ہے اسی لئے مستحسن ہے کہ ذکر بزرگ مکانون مین مانند مساجد وغیرہ کے کرے بلکہ چاہیئے کہ ذکر کی
مجلس کو خوشبو سے معطر رکھے کہ حضور ملائکہ کی جگہہ ہے اور خالی ہو ایسی چیزون سے کہ وسوسہ ڈالین غرضکہ یہہ تنبیہ ہے
اسپر کہ دل جو رب کا گھر ہے دنیا کی محبت کی نجاست سے پاک ہو اور غیرون کے رہنے سے خالی یعنی دل مین خطرہ
ماسوی اللہ کا نہ آوے ع وفحز وَاَنْ يَّكُوْنَ الذَّاكِرُ عَلٰٓى اَكْمَلِ الصِّفَاتِ الْمُتَقَدِّمَةِ اور یہہ کہ ذکر کرنے والا
پیشتر کی کامل صفات سے متصف ہو ف یعنی جو صفتین آداب دعا مین مذکور ہوئین مثلاً حرام سے بچنا اور طہارت
اور اخلاص کرنا اور باوضو ہونا اور دوزانو بیٹھنا وغیرہ سب ذکر کے بہی مناسب ہین اور کامل تر اس لئے کہا کہ ذکر کا مرتبہ
افضل ہے کیونکہ ولذکر اللہ اکبر یعنی اللہ کا ذکر بہت بڑا ہے منصوص ہے ع وَاَنْ يَّكُوْنَ فَمُهٗ نَظِيْفًا اور یہہ کہ اس کا مونہہ
پاک ہو ف یعنی حقیقی نجاست سے اور حکمی سے مانند جھوٹ اور غیبت اور دوسرے بری باتون سے ع وَاِنْ كَانَ فِيْهِ تَغَيُّرٌ
اَزَالَهٗ بِالسِّوَاكِ اور اگر مونہہ مین کچھ تغیر ہو یعنی چپ رہنے یا کھانے یا سونے کے باعث تو اسکو مسواک سے دور
کرے ف اور اگر دل مین تغیر ہو تو اسکو توبہ سے دور کرے ع وَاِنْ كَانَ جَالِسًا فِيْ مَوْضِعٍ اِسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ اور اگر کسی
جگہہ مین بیٹھا ہو تو قبلہ کو مونہہ کرلے ف اس مین اشارہ ہے کہ چلنے والے کو قبلہ رو ہونا شرط نہین اور چاہیئے کہ ذکر کو

بیٹھنے کے حالت پر موقوف نہ رکھے اور خدا کی یاد سے غافل نہ رہے خواہ کھڑا ہو یا بیٹھا اور اگر کھڑا ہو یا کروٹ سے لیٹا
یا چت لیٹا ہو تب بھی قبلہ رو ہو جاوے کہ وارد ہوا ہے خیر المجالس ما استقبل بہ القبلۃ یعنے بہترین مجلس وہ ہے جس مین
قبلہ کو منھ کیا گیا ہو ع مُتَخَشِّعًا مُتَذَلِّلًا بِسَكِينَةٍ وَوَقَارٍ ۔ فروتنی کرنے والا ہو یعنی دل مین ذلیل
جاننے والا ہو یعنی ظاہر مین فروتنی اور ذلت اگرچہ بتکلف حاصل ہون تسکین اور خاطر جمعی کے ساتھ ف آنکھہ بند
کرنی اس باب مین بڑا دخل رکھتی ہے کیونکہ اس فعل سے ظاہر کے حواس رک جاتے ہین اور باطن کے حواس کہلنے کا
باعث ہوتا ہے شعر چشم بند و لب بہ بند و گوش بند ٭ گر نہ بینی نور حق بر ما بخند ٭ فح وَحُضُورِ قَلْبٍ اور حضور دل کے
ساتھ ف حضور دل سے ذکر کرنا ذکر کے اقسام مین افضل ہے کیونکہ ذکر سے مقصود حضور قلب ہی ہے پروردگار کے
ساتھ اگرچہ غافل ذکر کرنے والے کو بھی ثواب ہوتا ہے مگر مرتبہ مین بہت فرق ہوتا ہے يَتَدَبَّرُ مَا يَذْكُرُ وَيَتَعَقَّلُ
تامل کرے اُن الفاظ مین جن سے ذکر کرتا ہے اور اُن کے معنی سمجھے فَإِنْ جَهِلَ شَيْئًا تَبَيَّنَ مَعْنَاهُ تو اگر کسی چیز کو
یعنی جو متعلق لغت اور اعراب سے ہے نجانے تو اُس کے معنی تحقیق کرے ف اس مین تنبیہ ہے اس بات کی کہ حضور کے
ساتھ تھوڑا سا ذکر کرنا بہتر ہے بہت سے ذکر سے جس مین جہالت اور سستی ہو ع وَلَا يَحْرِصُ عَلَى تَحْصِيلِ الْكَثْرَةِ بِالْعَجَلَةِ
اور حرص نہ کرے بہت سا ذکر حاصل کرنیکی جلد پڑھنے کے سبب سے ف اس لئے کہ جلد بازی باعث ہوتی ہے ذکر
مین غفلت کرنیکی اور یہہ بات مطلوب کے خلاف ہے اسلئے کہ مقصود حضور ہے محبوب کے ساتھ ع فَلِذَلِكَ اسْتَحَبُّوا
أَنْ يَمُدَّ صَوْتَهُ بِقَوْلِهِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ ۔ تو اسی واسطے یعنی تامل اور سمجھنے اور حرص نکرنے کے واسطے علمانے یہہ
بات پسند کی ہے کہ لا الہ الا اللہ کہنے پر اپنی آواز لمبی کرے ف آواز لمبی کرے یعنی جہان مد چاہئے مثلاً الف لفظ
لا پر اور اُسکو بھی پانچ الف کی مقدار سے زیادہ نکرے اور لفظ اِلٰہ پر ٹہرنا جائز نہین کہ اُس سے کفر کا خوف ہے پھر معلوم
کرنا چاہیے کہ آواز کے طول کرنے سے چلانا نہین سمجھا جاتا کیونکہ چلانا ممنوع ہے اور ہمارے بعض علمانے تصریح
کی ہے کہ مسجد مین آواز کا بلند کرنا اگرچہ ذکر مین ہو حرام ہے ع وَكُلُّ ذِكْرٍ مَشْرُوعٍ وَاجِبًا كَانَ أَوْ مُسْتَحَبًّا لَا يُعْتَدُّ
بِشَيْءٍ مِنْهُ حَتَّى يَتَلَفَّظَ بِهِ وَيُسْمِعَ نَفْسَهُ اور جو ذکر کہ شریعت مین اُسکا حکم ہے فرض ہو یا مستحب
اس مین سے کچھ معتبر نہین یہان تک کہ اگر اُسکو زبان سے بولے اور اپنے نفس کو سناوے ف یہہ حکم اس ذکر کا ہے
جسکو شارع نے زبان سے ادا کرنیکا حکم دیا ہے جیسے نماز مین قرارت اور التحیات وغیرہما کا پڑھنا تو اُسکے یہہ معنی نہین
کہ جو کوئی اللہ کو اپنے دل مین بدون زبان سے بولنے کے یاد کرے وہ شرع مین معتبر نہین اسلئے کہ ذکر کی ہمیشگی
بدون ذکر قلبی کے متصور نہین ہوتی بلکہ دل کا ذکر افضل قسم ہے کہ وارد ہوا ہے خیر الذکر الخفی وخیر الرزق ما یکفی یعنی بہتر
ذکر خفی ہے اور بہتر رزق وہ ہے جو کفایت کرے ع وَأَفْضَلُ الذِّكْرِ الْقُرْآنُ إِلَّا فِيمَا شُرِعَ لِغَيْرِهِ
اور بہترین ذکر کا قرآن پڑہنا ہے مگر ایسی جگہہ مین کہ قرآن کے سوا دوسرا ذکر مشروع ہے ف مثلاً رکوع اور سجدہ مین

تسبیحات مشروع ہین تو اس جگہہ قرآن پڑہنا مکروہ ہے ع وَلَيْسَ فَضْلُ الذِّكْرِ مُنْحَصِرًا فِي التَّهْلِيلِ وَالتَّسْبِيحِ وَالتَّكْبِيرِ بَلْ كُلُّ مُطِيعٍ لِلّٰهِ تَعَالٰى فِي عَمَلٍ فَهُوَ ذَاكِرٌ اور فضیلت ذکر کی لا آلہ الا اللہ اور سبحان اللہ اور اللہ اکبر کہنے مین منحصر نہین بلکہ جو کوئی کسی کام مین اللہ تعالیٰ کی فرمان برداری کرنے والا ہے تو وہ ذکر کرنے والا ہے یعنے حکما ف یہی مضمون سعد بن جبیر رح نے اس شعر مین لکہا ہے شعر ذکر گفتن ہمہ آن نیست کہ گوئی اللہ ٭ ذکر آنست کزو یاد کنی وقت گناہ ٭ محرر فقیر کہتا ہے کہ عمل سے مراد مطلق کام ہے مثلاً چلنا اور بیٹہنا اور سونا اور خرید و فروخت اور کہانا اور پینا وغیرہ اور حکما اس لئے کہا کہ اُسنے خدا تعالےٰ کا حکم اپنے فعل مین ملحوظ رکہا تو گویا اُسنے خدا کو یاد رکہا اور اُسکے حکم سے غافل نہین ہوا کذا فی الحرز فَالُوا وَإِذَا وَاظَبَ الْعَبْدُ عَلَى الْأَذْكَارِ الْمَأْثُورَةِ عَنْهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ صَبَاحًا وَمَسَاءً وَفِي الْأَحْوَالِ وَالْأَوْقَاتِ الْمُخْتَلِفَةِ لَيْلًا وَنَهَارًا كَانَ مِنَ الذَّاكِرِينَ اللّٰهَ تَعَالٰى كَثِيرًا وَالذَّاكِرَاتِ علمانے کہا کہ جب بندہ مداومت کرتا ہے اُن ذکرون پر کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہین صبح مین اور شام مین اور مختلف احوال اور وقتون مین رات کو اور دن کو تو ایسا شخص اُن لوگون مین سے ہوتا ہے جو اللہ تعالیٰ کا بہت ذکر کرین مرد ہون یا عورت ف یعنی جس مرد اور عورت نے منقول ذکرونکی مداومت کی تو وہ اللہ کے بہت ذکر کرنے والے مردون اور عورتون سے متصور ہونگے جن کی فضیلت پہلے گذری اور اُن کے حق مین اللہ نے فرمایا اعد اللہ لہم مغفرۃ و اجرا عظیما یعنے اللہ نے اُن کے لئے گناہون کی بخشش اور بڑا ثواب مہیا کیا ہے ع وَيَنْبَغِي لِمَنْ كَانَ لَهُ وِرْدٌ فِي وَقْتٍ مِنْ لَيْلٍ أَوْ نَهَارٍ أَوْ عَقِيبَ صَلٰوةٍ أَوْ غَيْرِ ذٰلِكَ فَفَاتَهُ أَنْ يَتَدَارَكَهُ وَيَأْتِيَ بِهٖ إِذَا أَمْكَنَهُ اور جس شخص کا کوئی وظیفہ کسی وقت مین رات یا دن سے یا نماز کے بعد یا اس کے سوا یعنے ہفتہ مین یا مہینہ مین یا سال مین مقرر ہوا اور وہ اُس سے فوت ہو جاوے یعنی عذر سے یا بلا عذر تو اُس کو لائق ہے کہ اُسکا تدارک کرے اور جب اُس سے ہو سکے وظیفہ مذکور پڑہ لے ف یعنے جسوقت قادر ہو وظیفہ ادا کرے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص کا رات کا وظیفہ فوت ہو جائے اور وہ اُسکو فجر اور ظہر کی نماز کے درمیان ادا کرے تو لکہا جاتا ہے کہ گویا اسنے رات ہی کو پڑہا ہے ع وَلَا يُهْمِلُهُ لِيَعْتَادَ الْمُلَازَمَةَ عَلَيْهِ وَلَا يَتَسَاهَلَ فِي قَضَائِهٖ اور اُس کو بالکل نہ چہوڑے تا کہ ملازمت کے عادت پڑی رہے یعنی وظیفہ پر مداومت اور محافظت کی عادت رہے اور اُس کے قضا پڑہنے مین سستی نکرے أَوْقَاتُ الْإِجَابَةِ دعا کے قبول ہونے کے اوقات کا بیان یعنی ایسے وقت جن مین دعا بہت قبول ہوتی ہے لَيْلَةُ الْقَدْرِ ت س ق مس اون اوقات مین سے ایک شب قدر ہے نقل کیا اسکو ترمذی نسائی ابن ماجہ حاکم نے ف طبرانی نے بہت سے علما سے نقل کیا ہے کہ شب قدر مین درخت سجدہ کرتے ہین اور اُس شب مین بیدار رہنے کا بڑا ثواب آیا ہے اور مختار یہہ ہے کہ اکثر رات یعنے آدہی سے زیادہ جاگتے رہنا معتبر ہے اور اگر ساری رات جاگے اور ملال اور خلل کا

موجب فرائض اور سنتوں مؤکدہ کے ادا کرنے مین دہو تو افضل ہے ورنہ جس قدر قیام کی توفیق پاوے مقصود حاصل ہے
فحــ فقیر کہتا ہے کہ شب قدر کی بیداری مین بہت سی حدیثین ہین اُن مین سے ایک یہہ ہے کہ آپ نے فرمایا کہ جو کوئی
ایمان اور طلب ثواب کی راہ سے شب قدر کو جاگے اور طاعت الٰہی مین بسر کرے اُسکے پیشتر کے گناہ سب معاف ہو
جاتے ہین اور اسمین اختلاف ہے کہ وہ کونسی شب ہے زیادہ مشہور یہہ قول ہے کہ رمضان مبارک کی ستائیسوین ۲۷ شب ہے
اور شاہ عبدالعزیز قدس سرہ نے تفسیر عزیزی مین اسی کو ترجیح دی ہے اس دلیل سے کہ سورہ قدر مین لفظ لیلۃ القدر جس مین
نو حرف ہین تین جگہہ واقع ہوا ہے جن کا مجموعہ ستائیس ہوا اور ہزار مہینون سے بہتر ہونا اس رات کا خود منصوص قرآنی ہے اور
احادیث مین ارشاد ہے کہ اس رات کو رمضان کے عشرۂ آخر کی طاق راتون مین ڈھونڈو۔ وَيَوْمُ عَرَفَةَ ت اور
عرفہ کا دن یعنی نوین تاریخ ماہ ذیحجہ کی دعا کے قبول ہونے کا وقت ہے نقل کیا اسکو ترمذی نے وَشَهْرُ رَمَضَانَ د اور
رمضان مبارک کا مہینہ نقل کیا اسکو بزار نے وَلَيْلَةُ الْجُمُعَةِ ت مس اور جمعہ کی رات نقل کیا اسکو ترمذی اور حاکم نے وَيَوْمُ الْجُمُعَةِ د س
ق حب مس اور جمعہ کا دن نقل کیا اسکو ابو داؤد نسائی ابن ماجہ ابن حبان حاکم نے وَنِصْفُ اللَّيْلِ ط اور آدہی رات نقل کیا اس کو طبرانی نے
الثَّانِي أص آدہی رات اخیر نقل کیا اسکو احمد اور ابو یعلی نے ف روایت اول کی بموجب ٹہیک آدہی رات قبولیت کا وقت ہے اور دوسری
روایت کے موافق تمام نصف اخیر فحــ وَثُلُثُ اللَّيْلِ الْأَوَّلِ أص اور پہلی تہائی رات نقل کیا اسکو احمد اور ابو یعلی نے وَثُلُثُ اللَّيْلِ الْآخِرِ
اور اخیر تہائی رات نقل کیا اسکو احمد نے ف حدیث شریف مین آیا ہے کہ ہر شب جب تہائی رات رہتی ہے اللہ تعالیٰ آسمان دنیا پر نزول
فرماتا ہے یعنے رحمت اور فضل سے تجلی فرماتا ہے اور ارشاد فرماتا ہے کہ کوئی ہے کہ مجہسے سوال کرے تو مین اوسکو دون اور کوئی ہے کہ مجہسے
بخشش چاہے تو مین اُسکو بخشون اسی طرح صبح تک فرماتا ہے فحــ وَجَوْفُهُ د ت س مس ط ترجمہ اور
تہائی رات آخر کا درمیان یعنے رات کے چہٹے حصہ کا شروع نقل کیا اسکو ابو داؤد و ترمذی نسائی حاکم طبرانی بزار نے
وَوَقْتُ السَّحَرِ ع اور تڑکے کا وقت نقل کیا اسکو صحاح ستہ مین ف بعضون نے کہا کہ سحر اُس وقت کو کہتے ہین
جو صبح سے پہلے ہو اور بعضون نے رات کے اخیر چہٹے حصہ کو کہا ہے بعض مشائخ نے فرمایا ہے کہ بہشت کی نعمتون کا نمونہ
جو اللہ تعالیٰ نے دنیا مین رکہا ہے وہ یہی وقت ہے یعنے اہل اللہ اس وقت مین عجیب لذت پاتے ہین شعر ہر گنج سعادت
کہ خدا داد بحافظ ٭ از مین دعا شب دور و سحری بود فحــ وَسَاعَةُ الْجُمُعَةِ أَرْجَى ذٰلِكَ وَوَقْتُهَا مَا بَيْنَ أَنْ يَجْلِسَ
الْإِمَامُ فِي الْخُطْبَةِ إِلَى أَنْ تُقْضَى الصَّلٰوةُ۔ م۔ د۔ اور جمعہ کے ساعت ان وقتون مین بہت توقع والی
ہے یعنی سب وقتون مین جمعہ کی ساعت مین قبول دعا کی امید قوی ہے اور ساعت جمعہ کا وقت امام کے خطبہ کے لئے
منبر پر بیٹہنے سے لیکر نماز کے پورا ہونے تک ہے نقل کیا اسکو مسلم ابو داؤد نے ف ظاہر تر یہہ ہے کہ امام کے
بیٹہنے سے شروع خطبہ کے پیشتر کا بیٹہنا مراد ہے اور یہہ وہی وقت ہے جس مین امام کے غیر کو بولنا حرام ہے کذا قال علی
اور طیبی نے بیٹہنے سے دونون خطبون کے درمیان کا بیٹہنا مراد کہا ہے اور ایک روایت مین جمعہ کی ساعت یون

مذکور ہے وَمِنْ حِيْنَ تُقَامُ الصَّلٰوةُ اِلَى السَّلَامِ مِنْهَا تِ ق اور جس وقت سے کہ نماز قائم کی جاوے نماز سے سلام پھیرنے
تک نقل کیا اس کو ترمذی ابن ماجہ نے وَالدَّاعِیْ قَائِمٌ وَ يُصَلِّيْ خ م س ق اور حال یہہ کہ دعا کرنیوالا کہڑا ہوا نماز پڑہتا ہو
نقل کیا اسکو بخاری مسلم نسائی ابن ماجہ نے ف ترجمہ ساری حدیث کا یون ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ جمعہ مین ایک ساعت ہے کہ جو بندہ مسلمان اُس حال مین کہ کہڑا نماز پڑہتا ہو اللہ سے کچھ خیر مانگے تو اللہ تعالیٰ اُسکو عنایت
فرماتا ہے اور آپ اپنے دست مبارک سے اُس ساعت کے کم ہونے کا اشارہ فرماتے تھے ع وَقِيْلَ بَعْدَ الْعَصْرِ اِلٰى
غُرُوْبِ الشَّمْسِ مو ت اور بعض نے کہا کہ وہ ساعت عصر سے پیچھے آفتاب کے غروب تک ہے نقل کیا اسکو ترمذی نے موقوفا
وَقِيْلَ اٰخِرُ سَاعَةٍ مِّنْ يَّوْمِ الْجُمُعَةِ د س مو ط ا د ت س مش اور بعض نے کہا کہ جمعہ کی دن کی اخیر ساعت ہی نقل کیا
ابوداؤد ونسائی نے مرفوعا اور مالک ابوداؤد ترمذی نسائی حاکم نے موقوفا وَقِيْلَ بَعْدَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ
وَقِيْلَ بَعْدَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ ۔ اور بعضون نے کہا کہ طلوع صبح صادق کے بعد آفتاب نکلنے سے پہلے جمعہ کے دن
ہے اور بعضون نے کہا کہ آفتاب کے نکلنے کے پیچھے ہے وَذَهَبَ اَبُوْ ذَرٍّ الْغِفَارِيُّ اِلٰى اَنَّهَا بَعْدَ زَيْغِ الشَّمْسِ
بِيَسِيْرٍ اِلٰى ذِرَاعٍ ابوذر غفاری صحابی اس طرف گئے ہین کہ وہ ساعت آفتاب کے تھوڑا سا ڈہلنے سے ایک ہاتھ ڈہلنے
تک ہے قُلْتُ وَالَّذِيْ اَعْتَقِدُ اَنَّهَا وَقْتُ قِرَاءَةِ الْاِمَامِ الْفَاتِحَةَ فِيْ صَلٰوةِ الْجُمُعَةِ اِلٰى اَنْ يَّقُوْلَ اٰمِيْنَ جَمْعًا
بَيْنَ الْاَحَادِيْثِ الَّتِيْ صَحَّتْ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ كَمَا بَيَّنْتُهٗ فِيْ غَيْرِ هٰذَا الْمَوْضِعِ ۔
مصنف نے کہا کہ مین کہتا ہون کہ جس بات کا مین اعتقاد کرتا ہون وہ یہہ ہے کہ ساعت جمعہ امام کے نماز جمعہ مین الحمد
پڑھنے سے اُسکی آمین کہنے تک ہے تاکہ جو حدیثین پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم سے پایہ صحت کو پہونچی ہین مطابق ہو جائین
جیسا مینے اُسکو اس جگہہ کے سوا دوسری جگہہ لکھا ہے ف فخر الدین رہ نے کہا کہ مصنف نے اپنے منہیہ مین تین حدیثین
روایت کین اور اُن سے یہہ وقت ثابت کیا اور کہا کہ مینے اور میرے سوا دوسرون نے جو میرے قول سے واقف ہوئے
تجربہ کیا ہے کہ اس وقت مین دعا قبول ہوتی ہے پہر مصنف قول اول کے ترجیح کے لئے امام نووی کے قول کی تائید
لایا اور کہا وَقَالَ النَّوَوِيُّ رَحِمَهُ اللّٰهُ وَالصَّحِيْحُ بَلِ الصَّوَابُ الَّذِيْ لَا يَجُوْزُ غَيْرُهٗ مَا ثَبَتَ فِيْ صَحِيْحِ
مُسْلِمٍ مِنْ حَدِيْثِ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ ۔ اور نووی نے شرح مسلم مین کہا ہے کہ صحیح
بلکہ بہتر اور انسب کہ سوا اُس کی دوسرا قول درست نہین وہ ہی ہے جو صحیح مسلم مین بروایت ابو موسیٰ اشعری ثابت
ہوا ہے ف یعنی ابو موسیٰ اشعری رض نے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے کہ ساعت جمعہ امام کے خطبہ کے لئے
منبر پر بیٹھنے سے لیکر نماز کے آخر تک ہے اور صحیح یہان ضعیف کے مقابل ہے اور صواب خطا کے مقابل کذا ذکر علی
اور روز جمعہ کے یہہ اعمال ہین کہ اپنی بی بی سے ہم بستر ہو اور لبین اور ناخن کترا دے اور نہائے اور خوشبو لگا کے اور
بالون مین تیل ڈالے اور کنگہی کرے اور جو کچھ میسر ہو لبس دے اور دن ڈہلنے کے بعد اپنے لوگون کی مجلس مین حاضر نہ ہو

اور آفتاب ڈوبنے تک ذکر اور دعا مین مشغول رہے کہ صحیح قول کے بموجب دعا کے قبول ہونیکی ساعت غروب سے
پہلے ہے اور جمعہ کی نماز کے بعد بھائی مسلمانون سے ملاقات کرے اور بیمارون کی عیادت کرے اور جنازہ پر حاضر ہو
اور قبور کی زیارت کرے اور نکاح کی مجلس مین شریک ہو اور علم کی طلب کرے اور حلال کمائی سے روزی پیدا کرے
اور جمعہ کے دن اور رات مین سات بار یہہ دعا پڑھے اللّٰہم انت ربی لا الٰہ الا انت خلقتنی وانا عبدک وابن امتک
وفی قبضتک وناصیتی بیدک امسیت علی عہدک ووعدک ما استطعت اعوذ بک من شر ما صنعت ابوء بنعمتک وابوء بذنبی فاغفر لی
ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت اور جو کوئی بدون ضرورت کے جمعہ چھوڑنیکی عادت کرے منافق لکھا جاتا ہے اُس کتاب
مین کہ نہ مٹائی جاوے نہ بدلی جاوے یعنی لوح محفوظ مین اور اللہ تعالیٰ اسکے دل پر مہر کر دیتا ہے اور اس کی اطاعت
اور عبادت مقبول نہین ہوتی اسی طرح ثابت ہوا ہے احادیث صحاح سے کذا فی وظائف النبی ۔

اَحْوَالُ الْاِجَابَۃِ یہہ بیان ہے دعا کے قبول ہونیکی حالتونکا ف حال دعا کرنے والے کا وصف ہے
اور وقت اُس کے لئے ظرف ہے تو اس سے فرق اوقات الاجابۃ اور احوال الاجابۃ کے درمیان معلوم ہوا ع
عِنْدَ النِّدَاءِ بِالصَّلٰوۃِ دمس ۔ ایک حال یہہ ہے کہ نماز کے لئے اذان ہونے پر دعا کرے نقل کیا
اس کو ابو داؤد و حاکم نے ف آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دو چیزین درگاہ عزت وکبریا سے رد نہین
ہوتین ایک اُن مین سے دعا کرنا ہے اذان ہونے پر فخ فقیر کہتا ہے کہ دوسری بات دعا کرنا ہے صف جنگ
کے ملاقات کی حالت مین کذا فی الحرز وَبَیْنَ الْاَذَانِ وَالْاِقَامَۃِ د ت س حب اور اذان اور تکبیر کے
بیچ مین نقل کیا اس کو ابو داؤد و ترمذی نسائی ابن حبان نے ف میرک شاہ رحمہ نے کہا کہ ترمذی نے اتنا اور
زیادہ کیا کہ صحابہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ہم کیا کہین یعنی اذان اور تکبیر کے درمیان مین آپ نے فرمایا سلوا اللہ العافیۃ
فی الدنیا والآخرۃ یعنی اللہ سے مانگو تندرستی دنیا اور آخرت مین اور عام ہے کہ دعا اذان سے متصل کرے یا کچھ فاصلہ سے
مگر بہتر یہی ہے کہ متصل کرے ع وفخ وَبَعْدَ الْحَیْعَلَتَیْنِ لِمَنْ نَزَلَ بِہٖ کَرْبٌ اَوْ شِدَّۃٌ مس
اور حی علے الصلوۃ اور حی علے الفلاح کے بعد اُس شخص کی دعا مقبول ہے جس پر غم یا سختی نازل ہو نقل کیا اسکو حاکم
نے ف کرب کہتے ہین فکر اور سخت غم کو اور شدت کہتے ہین عذاب اور محنت کو اور ہو سکتا ہے کہ لفظ اَوْ راوی کا شک ہو
یعنی حضرت نے لفظ کرب ارشاد فرمایا یا لفظ شدت ع وَعِنْدَ الصَّفِّ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ حب ط مو طا اور حالت
صف باندھنے جنگ کے جہاد مین نقل کیا اس کو حبان اور طبرانی نے مرفوعا اور مالک نے موطا مین موقوفا

لہ یعنے یا اللہ تو میرا پروردگار ہے کوئی معبود سوا تیرے نہین تو نے مجکو پیدا کیا اور مین تیرا بندہ ہون اور تیری لونڈی کا بیٹا اور تیرے
قبضہ مین ہون اور میری پیشانی کے بال تیرے ہاتھ مین ہین مین نے تیرے عہد اور وعدہ پر جتنا مجھسے ہو سکا شام کی تیری پناہ چاہتا ہون اُس
فعل کی برائی سے جو مین نے کیا تیری نعمت کا اقرار کرتا ہون اور اپنے گناہ کا معترف ہون تو تو میرے گناہ بخش کیونکہ گناہ ہون کو تیرے سوا کوئی نہین بخشتا ۱۲

وَعِنْدَ الْتِحَامِ الْحَرْبِ بَعْضُهُمْ بَعْضًا د اور لڑائی کرنے والون کے ملنے کی حالت مین ایک دوسرے سے
نقل کیا اس کو ابو داؤد نے ف یعنی جب مسلمان کافرون پر حملہ کر کے ملجائین اور زخم پر زخم لگنے لگین ع فقیر کہتا ہے
کہ بعضہم مرفوع ہے اس لئے کہ فاعل مصدر التحام کا ہے اور ہوسکتا ہے کہ مجرور ہو بوجہ بدل ہونے کے حرب سے کذا فی الحرز
وَدُبُرَ الصَّلَوَاتِ الْمَكْتُوبَاتِ ت س اور فرض نمازون کے پیچھے نقل کیا اس کو ترمذی اور نسائی نے ف کیونکہ
یہہ وقت افضل ہے اُس مین دعا کے قبول ہونیکی زیادہ امید ہے اور یہہ وقت فرض سے متصل سلام کے بعد ہے اور
اگر معمولی سنتون اور ذکر ماثور کے بعد مراد لین تب بھی یہی توقع ہے کہ یہی حکم ہو فح ع وَفِي السُّجُودِ م د س
اور سجدہ کی حالت مین بندہ اپنے پروردگار سے بہت نزدیک ہوتا ہے تو اس وقت مین بہت دعا کرے فح فقیر کہتا ہے
کہ مراد سجدہ سے نماز کا سجدہ ہے نہ یہہ کہ اکیلا سجدہ بدون نماز کے تقرب کے طور پر کیا جائے امام اعظم رح کے نزدیک اکیلا
سجدہ بدون نماز کے تقرب نہین جیسے قیام اور رکوع اکیلا تقرب نہین ہوتا اور علما مین اختلاف ہے کہ تنہا سجدہ کرنا
بلا کراہت جائز ہے یا نہیں حرز ثمین مین اسکو بڑی بحث کے ساتھ لکھا ہے جسکو دیکھنا منظور ہو اُس مین دیکھ لے
وَعَقِيبَ تِلَاوَةِ الْقُرْآنِ ت اور قرآن پڑھنے کے پیچھے نقل کیا اس کو ترمذی نے وَلَا سِيَّمَا الْخَتْمِ ط
مو مص اور خاص ختم قرآن پیچھے یعنی اس وقت مین قبولیت کی بہت امید ہے نقل کیا اسکو طبرانی نے مرفوعا
اور ابن ابی شیبہ نے موقوفا خُصُوصًا مِنَ الْقَارِئِ ت ط خاص کر پڑھنے والیکے طرف سے یعنی اُس کی دعا
بہت قبولیت رکھتی ہے بہ نسبت سننے والیکے نقل کیا اسکو ترمذی طبرانی نے وَعِنْدَ شُرْبِ مَاءِ زَمْزَمَ مس
اور چاہ زمزم کے پانی پینے کے حالت مین نقل کیا اسکو حاکم نے وَالْحُضُورِ عِنْدَ الْمَيِّتِ م عه اور شخص قریب المرگ
کے یا مردہ کے پاس حاضر ہونیکی حالت مین نقل کیا اسکو مسلم نے اور چارون نے ف اسلئے کہ ملائکہ آمین کہتے ہین اور لفظ
حضور کو اگر پیش پڑہین تو ترجمہ یہہ ہوگا کہ جملہ احوال اجابت سے حضور کی حالت ہے اور یہی روایت قوی ہے لیکن اگر زیر
سے پڑہین تو یہہ معنی ہونگے کہ مردہ کے پاس حاضر ہونیکے وقت ع اور اسی طرح اعراب اور معنی لفظ صیاح اور اجتماع کے ہین
وَصِيَاحِ الدِّيَكَةِ خ م ت س اور مرغون کے آواز کے نزدیک نقل کیا بخاری مسلم ترمذی نسائی نے ف آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم سنو مرغ کی آواز تو اللہ تعالی سے اُسکے کرم کی زیادتی مانگو کہ وہ مرغ دیکھتا ہے فرشتہ کو ع وَاجْتِمَاعُ
الْمُسْلِمِينَ ع - اور مسلمانون کے جمع ہونیکی حالت مین نقل کیا اسکو صحاح ستہ مین ف یعنی جہان اجتماع
زیادہ ہو مثلاً جمعہ اور عیدین اور عرفات مین تو وہان قبولیت کی امید زیادہ ہے ع وَفِي مَجَالِسِ الذِّكْرِ خ
م - ت اور ذکر کی مجلسون مین نقل کیا اس کو بخاری مسلم ترمذی نے ف اس مین علم اور تلاوت قرآن
کی مجلسین بھی داخل ہین ع وَعِنْدَ قَوْلِ الْإِمَامِ وَلَا الضَّالِّينَ م د س ق اور امام نماز
کے لفظ ولا الضالین کہنے کیوقت یعنی اسوقت بھی فرشتے آمین کہتے ہین نقل کیا اسکو مسلم ابوداود نسائی ابن ماجہ نے وَعِنْدَ تَغْمِيضِ

سجدہ کی حالت میں نقل کیا اسکو مسلم ابوداؤد نسائی نے ف اسلئے کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

دَس ف اور میت کی آنکھہ بند کرنیکی حالت مین یعنی جان نکلنے کے بعد نقل کیا اسکو مسلم ابوداؤد ونسائی ابن ماجہ نے
وَعِنْدَ اِقَامَةِ الصَّلٰوةِ طا مص اور نماز کی تکبیر ہونیکے وقت نقل کیا اسکو طبرانی اور ابن مردویہ نے وَعِنْدَ نُزُوْلِ الْغَيْثِ
د کا ص ۔ اور مینہ برسنے کی حالت مین نقل کیا اسکو ابوداؤد وطبرانی ابن مردویہ نے دَوَاهُ الشَّافِعِيُّ فِي الْاُمِّ مُرْسَلاً
وَقَالَ قَدْ حَفِظْتُ عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ طَلَبَ الْاِجَابَةِ عِنْدَهٗ امام شافعی نے اسکو روایت کیا اپنی کتاب ام مین ارسال کے طور
پر اور کہا کہ مین بہت سے علماء متقدمین سے یاد رکھتا ہون مینہ برسنے کی حالت مین قبولیت کا پانا فقیر کہتا ہی کہ محدثین
کے اصطلاح مین ارسال اسکو کہتے ہین کہ تابعی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے حدیث نقل کرے اور بیچ مین صحابی کا
نام نہ لے تلث وَعِنْدَ رُؤْيَةِ الْكَعْبَةِ ط مصنف رحمہ اللہ نے کہا کہ مین کہتا ہون کہ کعبہ کے دیکھنے کی حالت مین
دعا مقبول ہے نقل کیا اس کو طبرانی نے ف کعبہ کے نظر آنے پر جو دعا چاہے سو کرے اور بعضون نے کہا
کہ یہہ آیة پڑھے ربنا آتنا فی الدنیا حسنة وفی الآخرة حسنة وقنا عذاب النار کہ یہہ دعا جامع ہے ع وَبَيْنَ الْجَلَالَتَيْنِ فِي
الْاَنْعَامِ حَفِظْنَا ذٰلِكَ مُجَرَّبًا عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ مِّنْ اَهْلِ الْعِلْمِ وَنَصَّ عَلَيْهِ الْحَافِظُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ الرَّسْعَنِيُّ فِي
تَفْسِيْرِهٖ عَنِ الشَّيْخِ الْعِمَادِ الْمَقْدِسِيِّ اور سورہ انعام مین دو لفظ مبارک اللہ کے بیچ مین ہم
اسکو مجرب یاد رکھتے ہین بہت علماء سے اور اس مضمون کو کہ دعا جلالتین مین مقبول ہوتی ہے حافظ عبد الرزاق
رسعنی نے اپنے تفسیر مین شیخ عماد مقدسی سے مصرح بیان کیا ہے ف لفظ اللہ کا مکرر سورہ انعام مین ایک جگہہ آیا
ہی اس آیة مین مثل ما اوتی رسل اللہ اللہ اعلم حیث یجعل رسالتہ پس رسل اللہ کے بعد محل قبولیت ہے اور حافظ سے مراد حافظ
حدیث ہے اور اصطلاح مین حافظ حدیث وہ ہے جو لاکھہ حدیثین معہ متن وسند کے جانتا ہو فجز آنا کون الاجابة
فی کا المواضع الشریفة دعا کے قبول ہونیکے مکان بزرگ جگہین ہین یعنی مثل مساجد وغیرہ کے ف کاف فی کالمواضع کا
زائد ہے یعنے جن مکانات مین دعا کی قبولیت مروی ہے وہ بزرگ مکان ہین تو مصنف کو چاہئیے تہا یون کہتا فی المواضع الشریفة
ع قَالَ الْحَسَنُ الْبَصْرِيُّ رح فِيْ رِسَالَتِهٖ اِلٰى اَهْلِ مَكَّةَ اِنَّ الدُّعَآءَ يُسْتَجَابُ هُنَالِكَ فِيْ خَمْسَةَ
عَشَرَ مَوْضِعًا حسن بصری رح نے اپنے نامہ مین کہ مکہ والون کو بہیجا تھا یہہ کہا ہے کہ دعا اس جگہہ پندرہ
مکانون مین قبول کی جاتی ہے ف جب حضرت حسن بصری رح مکہ سے بصرہ کو جانے لگے تو اہل مکہ کو نامہ لکہا اسمین
وہ حدیثین لکہین جنمین وہان کی اقامت کی فضیلت وارد ہی اور یہہ بہی لکہا ان الدعاء الخ اور پندرہ پر حصر نہین کیا بلکہ تہوڑے سے
ذکر کئے ہین اُن کے سوا اور بہی ہین جیسے رکن یمانی کے پاس اور حجر اسود اور رکن یمانی کے درمیان اور سوائے ان کے
ع فِي الطَّوَافِ وَعِنْدَ الْمُلْتَزَمِ طواف کی جگہہ مین یعنی جس کو مطاف کہتے ہین طواف کے وقت وہان دعا قبول
ہوتی ہے اور ملتزم کے پاس ف ملتزم اُس جگہہ کو کہتے ہین کہ دروازہ کعبہ اور حجر اسود کے درمیان ہی لوگ وہان نہر کے لیے
چمٹتے ہین اس وجہ سے ملتزم نام رکہا گیا اُس کی مقدار اتنی ہے کہ اگر ایک ہاتھ حجر اسود پر رکہین تو دوسرا ہاتھ پہیلا کر

دعا کے قبول ہونے کے مکانات

کعبہ کے دروازہ پر پہونچے **فحز** وَتَحْتَ الْمِيْزَابِ وَفِي الْبَيْتِ وَعِنْدَ زَمْزَمَ اور کعبہ کے پرنالہ کے نیچے اور خانہ کعبہ
کے اندر اور چاہ زمزم کے پاس **ف** یعنے چاہ زمزم کے قریب جس وقت کھڑے ہوکر اُسکا پانی پیوین **ع**
وَعَلَى الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَفِي الْمَسْعٰی وَخَلْفَ الْمَقَامِ وَفِي عَرَفَاتٍ وَفِي الْمُزْدَلِفَةِ وَفِي مِنًى
وَعِنْدَ الْجَمَرَاتِ الثَّلٰثِ اور صفا اور مروہ پر اُن دونون کے بیچ مین دوڑنے کی جگہہ اور مقام
ابراہیم کے پیچھے یعنے دوگانہ طواف کے پڑھنے کے بعد اور عرفات مین یعنی عرفہ کے دن احرام کیحالت مین زوال کے
بعد سے صبح تک اور مزدلفہ مین یعنی ذیحجہ کے دسوین شب مین طلوع آفتاب سے پہلے تک اور منٰے مین اور تینون جمرات
کے پاس یعنی کنکریاں مارنے کے وقت **ف** ظاہر یہہ ہے کہ تمام منٰے محل قبولیت کا ہے اس لئے کہ یہہ حاجیون کا
مکان ہے خصوصا مسجد خیف مین عبادت کے وقت دعا مقبول ہے اور ملتزم مین یون دعا کرے کہ طواف کے بعد کعبہ کا
غلاف پکڑے اور اپنا موہنہ اور رخسارہ اُسپر رکھے اور تمام بدن اُس سے لگاوے اور یہہ دعا پڑھے اللھم انی وقفت ببابک
والتزمت باعتابک ارجو رحمتک واخشی من عذابک اللھم حرم شعری وجسدی علی النار ع وَقُلْتُ وَإِنْ لَمْ يُجِبِ الدُّعَاءُ
عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفِي أَيِّ مَوْضِعٍ يُسْتَجَابُ عَلٰى أَنَّا قَدْ رُوِّيْنَا فِي اسْتِجَابَةِ الدُّعَاءِ
فِي الْمُلْتَزَمِ حَدِيْثًا مُسَلْسَلًا مِنْ طَرِيْقِ أَهْلِ مَكَّةَ مصنف نے کہا کہ مین کہتا ہون کہ اگر دعا قبر پیغمبر صلے اللہ
علیہ وسلم کے پاس قبول نکیجاوے تو پھر کس جگہہ مقبول ہوگی یعنی اسلیئے کہ قبر شریف زمین کی جگہون مین سے افضل ہے
علاوہ ازین ہمکو روایت کی گئی ہے ملتزم مین دعا کے قبول ہونیکے باب مین ایک حدیث مسلسل مکہ والون کی روایت سے
ف حدیث مسلسل اُس حدیث کو کہتے ہین کہ اُسکے راوی روایت کے وقت ایک حالت پر ہون مثلاً روایت کیوقت
سب نے قسم کہائی ہو یا اسی طرح کوئی اور فعل کیا ہو کذا ذکرہ علی اور مضمون حدیث کا یہہ ہے کہ ابن عباس رض نے کہا کہ مینے پیغمبر صلی اللہ
علیہ وسلم سے سنا کہ وہ فرماتے تھے کہ ملتزم ایسی جگہہ ہے جسمین دعا مقبول ہوتی ہے کوئی بندہ اُسمین جو دعا کرتا ہے اللہ تعالیٰ
اُسکی دعا قبول کرتا ہے اور اس حدیث کے ہر ایک راوی نے مصنف تک روایت کے وقت اس طرح کہا ہے کہ قسم
ہے خدا کی کہ مین نے کبھی اللہ تعالیٰ سے اس مقام پر ایسی دعا نہین کی کہ اللہ تعالیٰ نے میری دعا قبول نہ کی ہو فقط

ان لوگون کا بیان جن کی دعا قبول ہوتی ہے

فحز اَلَّذِيْنَ يُسْتَجَابُ دُعَاؤُهُمْ یہہ اُن لوگون کا بیان ہے جنکی دعا مقبول ہوتی ہے یعنی اکثر مقبول ہی ہوتی ہے
اَلْمُضْطَرُّ خ م د ٔ مین سے ایک بیچارہ ہے نقل کیا اسکو بخاری مسلم ابو داؤد نے **ف** مضطر غمزدہ اور مصیبت رسیدہ کو
کہتے ہین جسکو کوئی وسیلہ اللہ تعالیٰ کے سوا نہو شیخ داؤد یمانی رح ایک بیمار کی عیادت کو گئے جسکو اپنی زندگی کی مطلق امید
نہ تھی اُسنے کہا اے شیخ میری شفا کیلئے دعا کرو شیخ نے فرمایا کہ تو دعا کر کہ تو مضطر ہے اور مضطر کی دعا کیلئے قبولیت کے
دروازہ کھلے ہین کیونکہ اُس کی نیاز زیادہ ہے اور اللہ تعالیٰ بیچارون کی نیاز کو پسند فرماتا ہے **فحز** وَالْمَظْلُوْمُ **ع**
اور ایک ستم رسیدہ ہے نقل کیا اسکو صحاح ستہ مین **ف** ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ تین آدمی ہین جنکی دعا رد

نہین ہوتی اُن مین سے ایک ستم رسیدہ ہے اللہ تعالیٰ اُسکی دعا ابر پر اُٹھاتا ہے اور قبول کرتا ہے اور آسمان کے دروازہ اُس کے لئے کہولے جاتے ہین اور فرماتا ہے کہ قسم ہے مجھے اپنی بزرگی کی کہ مین تیری مدد کرونگا اگرچہ ایک مدت کے بعد ہو. فحص اور ابن عمر رضہ سے مروی ہے کہ تم مظلوم کی بددعا سے بچو کہ وہ آسمان کو شعلہ کی طرح چڑھتی ہے ع فقیر کہتا ہے کہ اسی مضمون کے قریب کسی نے یہہ شعر کہا ہے شعر بترس از آہ مظلومان کہ ہنگام دعا کردن + اجابت از در حق بہر استقبال می آید + اور مترجم نے ابوہریرہ کی حدیث مین سے ایک شخص مستجاب الدعا کو لکھا دوسرا شخص روزہ دار ہے جو افطار کے وقت دعا کرے اور تیسرا شخص بادشاہ عدل گستر ہے وَاِنْ كَانَ فَاجِرًا ا مص اگرچہ ستم رسیدہ گنہگار ہو یعنی تب بھی اُسکی دعا مقبول ہے نقل کیا اسکو احمد بزار ابن ابی شیبہ نے وَلَوْ كَانَ كَافِرًا حب اگرچہ وہ مظلوم کافر ہو نقل کیا اسکو ابن حبان احمد نے ف علماء حنفیہ نے اختلاف کیا ہے کہ کافر کی دعا قبول ہوتی ہے یا نہین فتویٰ اسپر ہے کہ قبول ہوتی ہے چنانچہ برجندی نے ذکر کیا ہے اور تحقیق یہہ ہے کہ اضطرار کی حالت مین کفار کی دعا دنیا مین قبول ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ کا یہہ ارشاد وما دعاء الکافرین الا فی ضلال آخرت کی دعا کا بیان ہے کہ وہان بہت کچھ چلاوینگے کوئی نہین سنے گا ع وَالْوَالِدُ د ت ق اور باپ کی دعا نقل کیا اسکو ابو داؤد ترمذی ابن ماجہ نے ف یعنی باپ اپنے بیٹے کے حق مین جو دعا کرے بری ہو یا اچھی قبول ہوتی ہے اور مان کی دعا کا بھی یہی حکم ہے دیلمی نے مسند فردوس مین یہہ حدیث روایت کی ہے کہ باپ کی دعا اپنے بیٹے کے لئے ایسی ہے جیسے پیغمبر کی دعا اپنی امت کے لئے لفظ حدیث کے یہہ ہین دعاء الوالد لولدہ کدعاء النبی لامتہ ع وَالْاِمَامُ الْعَادِلُ ت ق حب اور بادشاہ عادل کی دعا یعنی جو بادشاہ اللہ تعالیٰ اور بندونکا حق ادا کرے نقل کیا اسکو ترمذی ابن ماجہ ابن حبان نے وَالرَّجُلُ الصَّالِحُ خ م ق اور مرد نیک بخت کی نقل کیا اسکو بخاری مسلم ابن ماجہ نے ف بندہ صالح وہ ہے جو بندگی کا حق ایسا ادا کرے جیسا اسکو حکم ہوا ہے اور اس پر مستقیم رہے فحص وَالْوَلَدُ الْبَارُّ بِوَالِدَيْهِ م اور بیٹے کی دعا جو اپنے ماں باپ سے سلوک کرنیوالا ہو نقل کیا اس کو مسلم نے ف بر کے یہہ معنی کہ اُن سے سلوک کرے اور اُنکا حق ادا کرے اور اُن کی رضا کا طالب ہو فحص وَالْمُسَافِرُ د ت ق اور مسافر کی نقل کیا اس کو ابو داؤد و بزار ابن ماجہ نے ف مسافر سے مراد اللہ کی راہ کا مسافر ہے مثلاً حج اور جہاد اور طلب علم کا سفر کرنے والا اور یہہ بھی احتمال ہے کہ مطلق مسافر مراد ہو ع وَالصَّائِمُ حِيْنَ يُفْطِرُ ت ق حب اور روزہ دار کی دعا جب افطار کرے نقل کیا اسکو ترمذی ابن ماجہ ابن حبان نے ف یعنی افطار سے پہلے کہ تضرع اور انکسار کا وقت ہے اور اگر افطار کے بعد مراد لین تب بھی جائز ہے ع وَالْمُسْلِمُ لِاَخِيْهِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ م د مص اور مسلمان کی دعا جو اپنے بھائی مسلمان کے لئے اُسکی پیٹھ پیچھے مانگے نقل کیا اس کو مسلم ابو داؤد و ابن ابی شیبہ نے ف اسلئے کہ پیٹھ پیچھے کی دعا ریا سے خالص ہوتی ہے اور اگر اُس کے سامنے بھی دعا کرے اس طرح کہ اُس کو خبر نہ ہو غائبانہ مین داخل ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسلمان کی دعا اپنے بھائی کے لئے غائبانہ مقبول

ہوتی ہے دعا کرنے والے کے پاس ایک فرشتہ مقرر ہے کہ جب وہ اپنے بھائی کے لئے دعاء خیر کرتا ہے تو فرشتہ
آمین کہتا ہے اور دعا گو کے لئے کہتا ہے کہ تجھے بھی اُسی کی مانند خیر پہونچے فخر فقیر کہتا ہے بظہر الغیب مین لفظ
ظہر زائد ہے مقصود بالغیب ہے وَالْمُسْلِمُ مَا لَمْ يَدْعُ بِظُلْمٍ اَوْ قَطِيْعَةِ رَحِمٍ اَوْ يَقُوْلُ دَعَوْتُ
فَلَمْ اُجَبْ مص اور مسلمان کی دعا جب تک کہ کسی پر ارادہ ظلم کی دعا نکرے یا ناتے کے کاٹنے کی یا جبتک
یون نہ کہے کہ مین نے دعا کی تو میری دعا پذیرا نہ ہوئی نقل کیا اسکو ابن ابی شیبہ نے ف یعنی مسلمان کی دعا
مقبول ہوتی ہے جب تک کہ ظلم کے لئے اور قطع رحم کے لئے دعا نکرے یا جب تک یون نہ کہے کہ مین نے
دعا کی اور قبول نہ ہوئی جب یہہ کہتا ہے تو قبول نہین ہوتی ع اِنَّ لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ عُتَقَاءَ فِي كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ
لِكُلِّ عَبْدٍ مِنْهُمْ دَعْوَةٌ مُسْتَجَابَةٌ ا اللہ غالب اور بزرگ کے کچھ بندہ آزاد ہین یعنی دوزخ کی آگ سے کہ ہر دن اور رات مین
ان مین سے ہر بندہ کی ایک دعا مقبول ہے نقل کیا اسکو احمد نے ایک نسخہ مین بعد لفظ مستجابہ کے یہہ عبارت زیادہ آئی ہے
وَفِي جَامِعِ اَبِي مَنْصُوْرٍ الدُّعَاءُ الصَّحِيْحُ دَعْوَةُ الْحَاجِّ حَتّٰى يَصْدُرَ یعنی جامع ابو منصور مین منقول ہے کہ صحیح دعا
حاجی کی دعا ہے جب تک کہ حج سے مراجعت کرے صحیح مقبول دعا ہے وَاسْمُ اللّٰهِ تَعَالٰى الْاَعْظَمُ الَّذِيْ اِذَا دُعِيَ
بِهٖ اَجَابَ وَاِذَا سُئِلَ بِهٖ اَعْطٰى لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ مسر اور اللہ برتر کا بہت بڑا
نام کہ جب اُسکے ذریعہ سے اُس سے دعا کیجاوے تو قبول کرتا ہے یعنی اکثر مقبول ہوتی ہے یا جسوقت دعا کی تیر طین
بہائی جاوین اور اگر اُس کے وسیلہ سے اُس سے کچھ مانگا جاوے تو عنایت فرماتا ہے وہ اسم اعظم اس آیت مین ہے
لا آلہ الا انت آلا تو یعنی کوئی معبود نہین سوا تیرے تیری پاکی بیان کرتا ہون بے شک مین ہون ظلم کرنے والون مین سے
نقل کیا اسکو حاکم نے ف جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فضیلت اس آیہ کی بیان فرمائی تو یہہ بہی فرمایا کہ
یونس علیہ السلام کی دعا یہی آیۃ تہی ایک شخص نے عرض کیا کہ آیا یونس علیہ السلام ہی کے لئے خاص تہی یا سب مسلمانون
کے لئے آپ نے فرمایا کہ آیا تم نہین سنتے اللہ تعالیٰ کا یہہ ارشاد فنجینہ من الغم وکذلک ننجی المؤمنین یعنی ہمنے یونس کو غم سے
نجات دی اور اسی طرح نجات دیتے ہین ہم مومنین کو غرض کہ سب مسلمانون کے لئے ہے اور ظاہر یہہ ہے کہ اسم اعظم
اسماء الٰہی مین پوشیدہ ہے مثل شب قدر کے لیکن جمہور کہتے ہین کہ اسم اعظم اللہ ہے اور قطب ربانی سید عبد القادر جیلانی
رحمہ اللہ نے فرمایا ہے کہ یہہ اسم ذات اس شرط سے اسم اعظم ہے کہ تو اللہ کہے اور تیرے دل مین اُسکے سوا کوئی نہو اس
صورت مین اُس کی تاثیر ہوگی اور حضرت امام زین العابدین رضہ نے رب العزت سے سوال کیا کہ مجکو اسم اعظم تعلیم فرما اللہ تعالیٰ
نے اُن کو خواب مین دکہایا کہ اسم اعظم یہہ ہے ہو اللہ الذی لا آلہ الا ہو رب العرش العظیم اور اسم اعظم کے باب مین
اولیاء اللہ کے بہت سے قول وارد ہین جلال الدین سیوطی نے ایک علحدہ رسالہ اس کی تحقیق مین تصنیف کیا ہے
کتاب کے بڑہجانے کے خوف سے مین اس عبارت پر کفایت کرتا ہون کہ بعض محققین نے کہا ہے کہ یہہ دعا جامع

سب اقوال کی ہے یعنے دعا ذیل مین جتنے اسم اعظم کہ بزرگون نے نقل کئے ہین سب آجاتے ہین اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِاَنَّ لَکَ الْحَمْدَ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ یَا حَنَّانُ یَا مَنَّانُ یَا بَدِیْعَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ یَا خَیْرَ الْوَارِثِیْنَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ یَا سَمِیْعَ الدُّعَآءِ یَا اَللّٰہُ یَا اَللّٰہُ یَا اَللّٰہُ یَا اَللّٰہُ یَا عَالِمُ یَا سَمِیْعُ یَا عَلِیْمُ یَا حَلِیْمُ یَا مَالِکَ الْمُلْکِ یَا مَلِکُ یَا سَلَامُ یَا حَقُّ یَا قَدِیْمُ یَا قَائِمُ یَا غَنِیُّ یَا مُحِیْطُ یَا حَکِیْمُ یَا عَلِیُّ یَا قَاہِرُ یَا رَحْمٰنُ یَا رَحِیْمُ یَا سَرِیْعُ یَا کَرِیْمُ یَا مُخْفِیْ یَا مُعْطِیْ یَا مَانِعُ یَا مُحْیِیْ یَا مُقْسِطُ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ یَا اَحَدُ یَا صَمَدُ یَا رَبِّ یَا رَبِّ یَا رَبِّ یَا رَبِّ یَا رَبِّ یَا وَھَّابُ یَا غَفَّارُ یَا قَرِیْبُ یَا لَآ اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ اَنْتَ حَسْبِیْ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ ع وَاسْمُ اللّٰہِ تَعَالَی الْاَعْظَمُ الَّذِیْ اِذَا سُئِلَ بِہٖ اَعْطٰی وَاِذَا دُعِیَ بِہٖ اَجَابَ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِاَنِّیْ اَشْھَدُ اَنَّکَ اَنْتَ اللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ الْاَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِیْ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ عہ حب مس أ۔ اور اللہ تعالیٰ کا اسم اعظم کہ جب اُسکے ذریعہ سے اُس سے کچھ مانگا جائے تو عنایت کرے اور جب اُسکے وسیلہ سے اُس سے کچھ دعا کیجاوے تو قبول کرے وہ اس دعا مین ہے اللھم انی اسالک الخ یعنے الٰہ مین تجھسے اپنا مطلب اور مقصود مانگتا ہون اس ذریعہ سے کہ مین گواہی دیتا ہون یعنے یقین کرتا ہون کہ بیشک توہی اللہ ہے کوئی معبود سوا تیرے نہین تو ایک ہے ایسا بےپرواہ کہ کسی کو جنا اور نہ کسی سے پیدا ہوا اور کوئی اُسکا ہمسر نہین نقل کیا اسکو چارون نے اور ابن حبان حاکم احمد نے اور لفظ الاعظم کا شروع حدیث مین ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِاَنَّکَ اَنْتَ اللّٰہُ الْاَحَدُ الصَّمَدُ اِلٰی اٰخِرِہٖ مص یا اسم اعظم یون آیا ہے اللھم انی اسالک الیٰ آخرہ یعنے یا الٰہ مین مانگتا ہون تجھسے اس وسیلہ سے کہ توہی تنہا اللہ ہے بےپرواہ آخر تک یعنے باقی الفاظ مثل پہلے روایت کے ہین نقل کیا اسکو ابن ابی شیبہ نے وَاسْمُ اللّٰہِ تَعَالَی الْعَظِیْمُ عہ حب مس الاعظم امص الَّذِیْ اِذَا دُعِیَ بِہٖ اَجَابَ وَاِذَا سُئِلَ بِہٖ اَعْطٰی اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِاَنَّ لَکَ الْحَمْدَ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ ق وَحْدَکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ الْحَنَّانُ الْمَنَّانُ بَدِیْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ عہ حب مس امص اور اللہ برتر کا بڑا نام بہت بڑا کہ جب اسکے ذریعہ سے کچھ اس سے دعا کیجائے تو قبول کرے اور جب اُسکے وسیلہ سے اس سے کچھ مانگا جائے تو عنایت کرے اس دعا مین ہے اللھم انی اسالک الیٰ آخرہ یعنی الٰہ مین تجھسے مانگتا ہون اس وسیلہ سے کہ تعریف تیرے ہی لئے ہے کوئی معبود برحق

سلہ الٰہی مین تجھسے سوال کرتا ہون اسوجہ سے کہ تجھی کو تعریف ہے کوئی معبود سوا تیرے نہین اے شفقت کرنیوالے احسان کرنے والے آسمان و زمین کے بےنمونہ پیدا کرنیوالے اے بزرگی اور توقیر والے اے سب وارثون کے بہتر اے سب مہربانون سے زیادہ رحیم اے دعا کے سننے والے اے الٰہ مین بار اے جاننے والے اے سننے والے اے بہت جاننے والے اے بردبار اے ملک کے مالک اے بادشاہ اے عیبون سے بری اے سچے اے ہمیشہ رہنے والے اے موجود اے غنی اے گھیرنے والے اے حکمت والے اے برتر اے غالب اے نہایت مہربان اے رحم والے اے گنہگارون کے جلد پکڑنے والے اے کرم والے اے چھپانے والے اے دینے والے اے روکنے والے اے زندہ کرنیوالے اے عدل کرنیوالے اے زندہ اے منتظم اے زیادہ لائق تعریف کے اے تعریف یا رب پانچ بار اے نعمت دینے والے اے گناہ بخشنے والے اے نزدیک اے وہ شخص کہ کوئی معبود سوا تیرے نہین تو پاک ہے مین ظلم کرنیوالون [illegible]

تیرے سوا نہین تو ایک ہے کوئی تیرا شریک نہین تو مہربان ہے بہت دینے والا آسمانون اور زمین کا پیدا کرنیوالا اے بزرگی اور بخشش والے نقل کیا اسکو چارون نے اور ابن حبان حاکم احمد ابن ابی شیبہ نے اور احمد اور ابن ابی شیبہ کی روایت مین لفظ الاعظم کا ہے اور باقیون کی روایت مین لفظ العظیم کا اور وحدک لا شریک لک فقط ابن ماجہ کی روایت مین آیا ہے اور لفظ الحنان کا ابن حبان کی روایت مین اسی لئے رموز ان کے اوپر لکھنے چاہئیں اور ایک روایت مین اس دعا مین یہہ زیادہ آیا ہے یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ عم حب مس اے زندہ اے جہان کے انتظام کرنیوالے نقل کیا اسکو چارون نے اور ابن حبان حاکم احمد نے وَاسْمُ اللّٰہِ تَعَالیٰ الْاَعْظَمُ فِیْ ھَاتَیْنِ الْاٰیَتَیْنِ وَاِلٰـھُکُمْ اِلٰہٌ وَّاحِدٌ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ وَ فَاتِحَۃِ اٰلِ عِمْرَانَ الٓمّٓ اللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ د ت ق مص اور اللہ برتر کا اسم اعظم ان دونون آیتون مین ہے اول والٰھکم الہ واحد الآیہ یعنے تمہارا معبود ایک معبود ہے کوئی معبود نہین اُسکے سوا وہ بخشنے والا ہے مہربان اور دوسری آیہ سورۂ آل عمران کی ابتدا ہے الم اللہ لا الٰہ الا ہو یعنے کوئی معبود نہین سوا اُس کے وہ زندہ ہے جہان کی خبرگیری کرنے والا نقل کیا اس کو ابو داؤد و ترمذی ابن ماجہ ابن ابی شیبہ نے ۔ وَاسْمُ اللّٰہِ تَعَالیٰ الْاَعْظَمُ فِیْ ثَلٰثِ سُوَرٍ اَلْبَقَرَۃِ وَاٰلِ عِمْرَانَ وَطٰہٰ مس اور اللہ تعالیٰ کا اسم اعظم تین سورتون مین ہے سورۂ بقرہ اور آل عمران اور طٰہٰ مین نقل کیا اس کو حاکم نے ۔ قَالَ الْقَاسِمُ فَالْتَمَسْتُھَا فَوَجَدْتُّھَا اَنَّہُ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ قُلْتُ وَعِنْدِیْ اَنَّہٗ اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ جَمْعًا بَیْنَ الْحَدِیْثَیْنِ قاسم اس حدیث کے راوی نے کہا کہ مین نے ان سورتون کو ڈھونڈا تو پایا کہ اُن سورتون مین اسم اعظم الحی القیوم ہے مصنف نے کہا کہ مین کہتا ہون کہ میرے نزدیک اسم اعظم اللہ لا الٰہ الا ہو الحی القیوم ہے واسطے مطابقت دونون حدیثون کے ف یعنی اسماکی حدیث سے جو متن مین مذکور ہے معلوم ہوتا ہے کہ اسم اعظم لا الٰہ الا ہو اور اللہ لا الٰہ الا ہو الحی القیوم ہے اور دوسرے حدیث ابو امامہ کی دلالت کرتی ہے کہ اسم اعظم تین سورتون یعنی بقرہ اور آل عمران اور طٰہٰ مین ہے اور ان سورتون مین اللہ لا الٰہ الا ہو الحی القیوم آیا ہے بقرہ اور آل عمران مین تو بعینہٖ اسی ترتیب سے مذکور ہے لیکن سورۂ طٰہٰ مین یہہ سارا جملہ دو بار کرکے آیا ہے اول اللہ لا الٰہ الا ہو لہ الاسماء الحسنٰی ہے اور پھر وعنت الوجوہ للحی القیوم مذکور ہے تو مصنف نے دونون حدیثون کی مطابقت کے لئے یہہ نکالا کہ اسم اعظم اللہ لا الٰہ الا ہو الحی القیوم ہے فخ وَلِمَا رَوَیْنَاہُ فِیْ کِتٰبِ الدُّعَاءِ لِلْوَاحِدِیِّ عَنْ یُّوْنُسَ بْنِ عَبْدِ الْاَعْلٰی وَاللّٰہُ تَعَالیٰ اَعْلَمُ اور میرے نزدیک اللہ لا الٰہ الا ہو الحی القیوم کا اسم اعظم ہونا اس حدیث کی رو سے بھی ہے جو ہمکو کتاب الدعا تصنیف واحدی مین یونس بن عبد الاعلی سے پہونچی اور اللہ تعالیٰ بہت جانتا ہے یعنی وہ حدیث بھی دلالت کرتی ہے کہ اسم اعظم اللہ لا الٰہ الا ہو الحی القیوم ہے وَالْقَاسِمُ ھٰذَا ھُوَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الشَّامِیُّ التَّابِعِیُّ صَاحِبُ اَبِیْ اُمَامَۃَ صَدُوْقٌ ف اور یہہ قاسم جو مذکور ہوا عبد الرحمن کا بیٹا اور شام کا رہنے والا تابعی شاگرد ابو امامہ باہلی صحابی کا سچا آدمی ہے وَاَسْمَاءُ اللّٰہِ تَعَالیٰ الْحُسْنَی الَّتِیْ اُمِرْنَا بِالدُّعَاءِ بِھَا تِسْعَۃٌ وَّتِسْعُوْنَ اِسْمًا مَّنْ

أَحْصَاهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ سع م ت س ق مس حب لَا يَحْفَظُهَا اِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ خ اور اللہ برتر کے اچھے نام جنکے ساتھ
اللہ تعالیٰ کے پکارنیکا ہمکو حکم ہے ننانوے [99] نام ہین جو کوئی اُنکو یاد کرے بہشت مین داخل ہو نقل کیا اس کو بخاری مسلم ترمذی
نسائی ابن ماجہ حاکم ابن حبان نے اور بخاری نے اخیر جملہ اس طرح روایت کیا کہ کوئی اُن کو یاد نکریگا کہ جنت مین داخل
نہو **ف** ہمکو اُن سے پکارنیکا حکم ہوا یعنی اس آیہ مین و للہ الاسماء الحسنے فادعوہ بھا یعنے اللہ کے لئے ہین اچھے نام
تو اُس کو اُن نامون سے پکارو مصنف نے کہا کہ علمانے احصاہا کے معنون مین اختلاف کیا ہے بخاری وغیرہ نے
کہا اور یہی قول صحیح ہے کہ اُس کے معنی ہین اُن کو یاد کیا کیونکہ بعض روایت مین حفظہا آیا ہے اور بعض نے کہا
ہے کہ یہہ معنی ہین کہ اُن کو پڑہا یا ایمان لایا یا اُن کے معانی جانے اور اُن کے معانی پر عمل کیا اور بعض نے کہا کہ یہہ
معنے ہین کہ قرآن یاد کیا اس لئے کہ قرآن مین یہہ سب نام موجود ہین اور اس حدیث مین اسماء حسنے کا حصر ننانوے [99] پر
نہین بلکہ یہہ مقصود ہے کہ جو خاصیت ان کی مذکور ہوئی ہے وہ انھیں نامون سے مخصوص ہے لوامع النجوم مین
لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ایک ہزار نام ہین کہ اُسکے سوا اُن کو کوئی نہین جانتا اور ایک ہزار نام اور ہین کہ اُن کو فرشتے
جانتے ہین اُن کے سوا کوئی نہین جانتا اور ایک ہزار نام مسلمانون کی زبان پر جاری ہین اُن مین سے تین سو توریت
مین اور تین سو انجیل مین اور تین سو زبور مین اور سو کلام اللہ مین ہین جنمین سے ننانوے لوگون پر ظاہر ہین اور ایک پوشیدہ
وہ اسم اعظم ہے اور ابو عبید اللہ سے منقول ہے کہ مینے اسماء باری تعالیٰ کو قرآن مین ڈھونڈہا تو ایک سو تیرہ پائے
لیکن بعض مکرر تھے مثلاً غافر اور غفور اور غفار اور مانند ان کے تو مکرر کے دور کرنے کے بعد ننانوے [99] باقی رہے
ع و فحز۔ هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وہ اللہ ہے کہ کوئی معبود برحق نہین اُس کے سوا **ف** اللہ نام ہے
ذات واجب الوجود کا کہ معبود برحق ہے اور یہہ نام خدا تعالیٰ کے سوا دوسرے پر نہین بول سکتے نہ حقیقۃ نہ مجازا دوسرے
اورون پر بولتے ہین گو مجاز کے طور پر ہون اس وجہ سے یہہ نام سب نامون سے بڑا ہوا اور بندہ کو چاہیئے کہ سب
نامون کے معانی سے متصف ہو یعنے اپنے آپ مین وہ خصلتین پیدا کرے ہم نامون کی شرح مین اس بات کو لفظ نصیب
بندہ سے تعبیر کرینگے اور لفظ اللہ تعلق کے لئے ہے نہ تخلق یعنی خلق پکڑنے کے لئے اور بندہ کا نصیب اس نام سے
یہہ ہے کہ اُس سے لگاؤ کرے چنانچہ مان سے لگاؤ کرتا ہے یعنی اپنا دل اُس کی یاد مین مستغرق رکھے اور اُس کے
سوا دوسرے کی طرف التفات نکرے اور نہ اُسکے غیر سے کچھ امید رکھے نہ اُس کے غیر سے ڈرے **خاصیت**
جو کوئی اس نام کو ہزار بار پڑہے یقین والا ہو اور اگر اس نام کو نماز کے بعد سو بار پڑھے تو اس کا باطن کشادہ ہو
اور کشف ہونے لگے اَلرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ بخشنے والا مہربان **ف** ان دونون نامون سے بندہ کا نصیب یہہ سمجھے
کہ خلق پر مہربان ہو اور سب کو نظر رحمت سے دیکھے اور اپنے سب کام خدا کو سونپے کہ نعمت دینے والا وہی ہے اور
اُس کے غیر سے مدد نہ چاہے اور بری چیز کے دفع کرنے مین سعی کرے اور حتی المقدور محتاجون کی حاجت بے غرض انجام

اور بدون عوض کے پوری کرے **خاصیت** جو کوئی نماز کے بعد الرحمٰن الرحیم کہے حق تعالیٰ غفلت اور بھول اور سختی
اُس کے دل سے دور کرے اور جو کوئی ہر روز سو بار رحیم کہے تمام خلق اُسپر مہربان ہو اَلْمَلِکُ بادشاہ حقیقی کہ دو جہان
کا ملک اُسی کے قبضہ قدرت مین ہے اور وہ سب سے بے نیاز اور سب اُس کے محتاج **ف** تو جب بندہ نے یہہ
جان لیا تو اُسی کی درگاہ کا غلام اور اُس کی گلی کا گدا بنے اور اُس کی خدمت اور اطاعت سے اپنی عزت کا طالب ہو اور
واجب ہے کہ اُس کی جناب قدرت اور تصرف سے پیوند حاصل کرے اور سب سے بالکل بے نیاز ہو اور اُن سے اپنی
حاجت ظاہر نکرے اور نہ بیم و رجا رکہے اور اپنے دل اور قالب کی مملکت مین اپنا تصرف کرے اور اپنے اعضا اور
قوی کا مالک ہو کر اُن کو طاعت حق اور حکم شرع کے لئے مسخر کرے تاکہ اپنے عالم وجود کا بادشاہ ہو بعض مشائخ سے
کسی نے وصیت چاہی فرمایا کہ دنیا اور آخرت کا بادشاہ ہو جا یعنی اپنی حاجت اور خواہش کو دنیا سے قطع کر کیونکہ بادشاہی
اور ملک رانی آزادی اور بے نیازی کا نام ہے **خاصیت** جو کوئی اس کو القدوس کے ساتھ ملاکر ہمیشہ پڑھے اگر صاحب
ملک ہو حق تعالےٰ اُسکے ملک کو قائم و دائم رکہے اور اگر صاحب ملک نہ ہو تو اُس کا نفس اُسکا فرمان بردار ہو اور اگر
عزت و حرمت کے لئے پڑھے تو مجرب ہے اَلْقُدُّوسُ نہایت پاک اور سب نقصانون سے منزہ **ف** نصیب بندہ
کا اس سے یہہ ہے اپنے علم کو برے خیالون سے اور اپنے ارادون کو بشریت کی لذتون سے پاک کرے **خاصیت**
جو کوئی زوال کے وقت اس نام کو پڑھے اُسکا دل صاف ہو اور جو کوئی جمعہ کی نماز کے بعد اس نام کو السبوح کے ساتھ
ملاکر روٹی کے ٹکڑہ پر لکھکر کہاوے فرشتہ صفت ہو جاوے اور دشمنون سے پناہ حاصل ہونیکو بھاگنے کے وقت جسقدر
پڑھ سکے پڑھے اور اگر مسافر راہ مین اس کی مداومت کرے کبھی ماندہ اور عاجز نہ ہو اور اگر تین سو انیس بار شیرنی پر پڑھکر
دشمن کو دے تو مہربان ہو جاوے اَلسَّلَامُ ۔ سلامت اور بے عیب **ف** بندہ کا نصیب اس مین یہہ ہے کہ برے
اخلاق اور بیکار کامون سے بے عیب ہو **خاصیت** جو کوئی اس اسم کو ایک سو پندرہ مرتبہ بیمار پر پڑھے حق تعالےٰ اُس کو
صحت و شفا عطا کرے اور اگر اس پر مداومت کرے خوف سے نڈر ہو اَلْمُؤْمِنُ امن دینے والا خلق کو دنیا اور آخرت مین
آفتون سے **ف** بندہ کا نصیب اس سے یہہ ہے کہ خلق کو اپنی برائی اور غیر کی برائی سے مامون رکہے **خاصیت** جو کوئی
اس اسم کو پڑھے یا اپنے ساتھ رکہے حق تعالیٰ اسکو شیطان کے شر سے محفوظ رکھے اور کوئی اُس پر قدرت نہ پاوے اور
اُس کا ظاہر و باطن حق تعالیٰ کی امان مین رہے اور جو کوئی اُس کو بہت پڑھے خلق اُس کی مطیع اور منقاد ہو اَلْمُهَيْمِنُ ہر
چیز کا نگہبان کمال قدرت کے ساتھ اور خلق کے رزقون اور اجلون سے واقف **ف** بندہ کا نصیب یہہ ہے کہ اپنے
دل کا مراقب اور محافظ بنے اور اسکے احوال و اسرار پر مطلع ہو اور اپنے اوصاف پر غالب **خاصیت** جو کوئی غسل کرکے
اس اسم کو ایکسو پندرہ بار پڑھے تو باطنون اور غیبون پر مطلع ہو اور اگر اس کی مواظبت کرے تمام آفتون سے پناہ پاوے
اَلْعَزِیْزُ غالب حکم مین اور بے ہمتا کہ کوئی اُس پر غلبہ نہ پاوے **ف** بندہ کا نصیب یہہ ہے کہ اپنے نفس اور ہواء نفسانی

اور شیطان پر غالب ہو اور طمع اور سوال اور ذلت کے سبب سے اہل دنیا کے دروازہ پر اپنی آبرو ریزی نکرے اور اپنی حاجت سوا خدا تعالیٰ کے اور کسی سے ظاہر نکرے اور علم اور عمل اور عرفان مین بے مثل بنے **خاصیت** جو کوئی بعد نماز فجر کے اکتالیس بار اس اسم کو پڑہے کسی کا محتاج نہ ہو اور خواری کے بعد عزت والا ہو اور اس اسم مین عجیب و غریب خاصیتین لکھی ہین

اَلْجَبَّارُ بگڑے ہوئے کامونکا درست کرنے والا اور بزرگ کہ کسی کا ادراک اُس کی بزرگی کے گرد نہین پہنچ سکتا **ف** بندہ کا نصیب اس سے یہہ ہے کہ اپنے نفس کے نقصانون کو کمال و فضائل کے حاصل کرنے سے درست کرے اور اپنے نفس سرکش پر غالب ہوکر لزوم تقویٰ اور دوام طاعت سے مرتبہ کمال کو پہونچے **خاصیت** جو کوئی بعد مسبعات عشر کے اکیس بار یہہ اسم پڑھے ظالمون کی شر سے محفوظ رہے اور جو کوئی اسپر مداومت کرے خلق کی عیب جوئی اور بدگوئی سے مامون ہو اور دولت و سلطنت والا ہو جائے اور اگر انگوٹھی پر نقش کر کے پہنے تو اس کی ہیبت و شوکت خلق کے دلمین قائم ہو فقیر کہتا ہے کہ مسبعات عشر سے یہہ دس چیزین مراد ہین جنکو معہ البسم سات سات دفعہ پڑہا کرتے ہین۔ الحمد سورہ فلق سورہ ناس سورہ اخلاص سورہ کافرون آیۃ الکرسی کلمہ تمجید درود شریف اور یہہ دعا اللّٰھم اغفرلی ولوالدی وارحمھما کما ربیانی صغیرا اللھم اغفر لجمیع المومنین والمومنات والمسلمین والمسلمات الاحیاء منھم والاموات انک مجیب الدعوات یا قاضی الحاجات ویا رافع الدرجات برحمتک یا ارحم الراحمین اور یہہ دعا اللّٰھم یارب افعل بی وبھم عاجلا و آجلا فی الدین والدنیا والآخرۃ ما انت لہ اہل ولا تفعل بنا یا مولانا ما نحن لہ اہل انک غفور حلیم جواد کریم رؤف رحیم

اَلْمُتَكَبِّرُ بزرگ اور خاص و عام سے بے نیاز اور اس سے برتر کہ عقل و وہم اُس کی قدر معلوم کرے **ف** بندہ کا نصیب یہہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی جناب پاک مین پہونچنے کے سوا اور پہونچنے کے سامان کے سوا دنیا کی لذت کی تمام چیزون کو بلکہ آخرت کی لذیذ چیزون کو بہی حقیر سمجھے۔ اور دنیا اور اہل دنیا کی چکنی چیزون اور لذتون کی طرف مائل نہ ہو اور نہ اُن کی قدر جانے اس وجہ سے کہ انسان کی شان بڑی اور دین کا مرتبہ اونچا ہے نہ اس سبب سے کہ اپنے نفس کو بزرگ اور اپنی ذات کو بڑا جانے **خاصیت** اگر اس اسم کو اپنی حلال منکوحہ سے صحبت کرنیسے پہلے دس بار پڑھے حق تعالیٰ اُسکو فرزند رشید اور پرہیزگار عطا فرماوے اور اگر ہر کام کے ابتدا مین بہت کہے تو مراد کو پہونچے

اَلْخَالِقُ اندازہ کرنے والا خلق کا اپنے مشیت اور حکمت کے موافق۔

اَلْبَارِئُ خلق کا پیدا کرنے والا

اَلْمُصَوِّرُ مخلوق کا صورت اور ہیئت دینے والا **ف** بندہ کا نصیب ان تینون نامون سے بعض نے یہہ کہا ہے کہ جب اوراد و وظائف سے فارغ ہو تو کچھ کام ایسا کرے کہ اس سے اپنی وجہ معیشت پیدا ہو خصوصا وہ کام کرے جس کا اثر اُس کی موت کے بعد باقی رہے اور لوگونکو اس سے فائدہ پہونچے مثلاً کلام مجید لکھ جاوے یا کوئی اور دینی کتاب **خاصیت** جو کوئی اسم الخالق پر ملازمت کرے حق تعالیٰ ایک فرشتہ پیدا کرے کہ اُسکے لئے قیامت تک عبادت کرتا رہے اور اُس کے چہرہ کو منور فرماتا ہے اور جو کوئی ہفتہ مین سو بار اسم الباری پڑھے خدا تعالیٰ اسکو قبر مین نہ چھوڑے بلکہ ریاض قدس کی طرف لیجاوے اور جسکی بی بی بانجھ ہو سات روز روزہ رکھے اور افطار کے وقت اکیس بار

اسم المصور پڑہے اور پانی پر دم کرکے پلادے تو بی بی اُس کی حاملہ ہو اور فرزند نیک جنے انشاء اللہ تعالیٰ اَلْغَفَّارُ
بندون کا گناہ بخشنے والا اور اُن کے عیبونکا چھپانے والا **ف** بندہ کا نصیب یہہ ہے کہ لوگون کے گناہ معاف کرے
اور ان کے عیب چھپاوے **خاصیت** جو کوئی نماز عصر کے بعد سو بار کہے یا غفار اغفرلی تو حق تعالیٰ اُسکو بخشے ہوئے
لوگونکے زمرہ مین کر دیتا ہے اَلْقَهَّارُ غالب کہ تمام عالم اُس کے قبضہ قدرت کے نیچے عاجز اور مغلوب ہے **ف**
نصیب بندہ کا یہہ ہے کہ اپنے بڑے دشمنون پر کہ نفس و شیطان ہین غالب ہو **خاصیت** جو کوئی اس اسم کو بہت پڑہتا ہے
حق تعالیٰ دنیا کی محبت اُسکے دل سے اُٹھا دیتا ہے اور اُسکا خاتمہ بخیر ہوتا ہے اور خدا کی محبت اور شوق اُسکے دل مین پیدا
ہو جاتا ہے اَلْوَهَّابُ بہت دینے والا بدون عوض کے **ف** نصیب بندہ کا یہہ ہے کہ اپنے جان و مال کو اللہ کے
واسطے بے غرض اور بے عوض خرچ کرے **خاصیت** جس کسی کو فقر و فاقہ کا رنج ہو وہ اس اسم پر مداومت کرے حق
تعالیٰ اُسکو ایسی نجات دیتا ہے کہ وہ حیران رہتا ہے اور جو کوئی اسکو لکھکر اپنے پاس رکھے وہ بہی ویسا ہی ہوتا ہے اور اگر
چاشت کی نماز کے بعد کوئی آیت سجدہ کی پڑہکر سجدہ کرے اور سجدہ مین سات بار اس اسم کو پڑھے تو خلقت سے بے پرواہ
ہو جاتا ہے اور اگر کوئی حاجت رکہتا ہو تو رات کے وقت گھر کے یا مسجد کے صحن مین تین بار سجدہ کرکے ہاتھ اُٹھاوے
اور سو بار اس اسم کو پڑہے تو اسکی حاجت روا ہوتی ہے اَلرَّزَّاقُ روزی کا پیدا کرنے والا اور مخلوقات کو اُس کا پہونچانے
والا **ف** بندہ کا نصیب یہہ ہے کہ خلق کو روحانی اور جسمانی رزقون سے نفع پہونچاوے **خاصیت** جو کوئی نماز
فجر سے پہلے اور طلوع صبح صادق کے بعد اپنے گھر کے چارون کونون مین دس دس بار اس اسم کو کہے تو اُس گھر مین
ہرگز ضعف اور مفلسی نہو چاہیئے کہ داہنے کونے سے شروع کرے اور مونہہ قبلہ کیطرف رکہے اَلْفَتَّاحُ رزق اور رحمت کے
دروازون کا کہولنے والا **ف** نصیب بندہ کا یہہ ہے کہ خلق کی مشکلات حل کرے **خاصیت** جو کوئی فجر کی نماز کے بعد
دونون ہاتھ سینہ پر رکہے اور ستر بار یہہ اسم پڑہے اُس کے دل سے زنگ جاتا ہے اور نور اور صفائی مرحمت ہو اَلْعَلِيمُ
پوشیدہ اور آشکارا کا جاننے والا **ف** نصیب بندہ کا یہہ ہے کہ رب زدنی علما کی دعا مین مشغول ہو کر کثرت علم کا آرزومند ہو
خاصیت جو کوئی اس اسم کو بہت کہے حقتعالےٰ اُسکو اپنی معرفت عنایت فرماوے اور جو کوئی بعد ذکر کے سو بار کہے یا عالم
الغیب تو حق تعالےٰ اس کو کشف والون مین کرے اَلْقَابِضُ بندونکی روزی یا اُن کا دل تنگ کرنیوالا اور اُن کی روح کا
قبض کرنے والا **ف** **خاصیت** جو کوئی اسم القابض کو چالیس روز چار لقمون پر لکھکر کہالے قبر کے عذاب اور بہوک
سے محفوظ رہے اور خاصیت اسم الباسط کی جو آگے آتا ہے یہہ ہے کہ جو کوئی سحر کے وقت ہاتھ اُٹھاوے اور دلمین دس بار
پڑھے اور مونہہ پر ہاتھ پہیر لے کبہی اس کا محتاج نہو کہ کسی سے کچھ چاہے اَلْبَاسِطُ روزی یا بندون کے دل کا فراخ
کرنے والا **ف** بندہ کا نصیب ان دونون اسمون سے یہہ ہے کہ بندونکا دل خوف آلہی سے تنگ کرے اور بیان وسعت
رحمت اور فضل لاانتہاہی سے اُسکو فراخ کرے اَلْخَافِضُ الرَّافِعُ کافرون کا پست کرنیوالا اپنے قرب سے اور مومنون کا

بلند کرنے والا اپنے قریب اُنکی نیک بختی کی وجہ سے ف بندہ کا نصیب یہہ ہے کہ باطل کو پست کرے اہل باطل کے ساتھ
عداوت رکھنے سے اور حق کو بلند کرے اہل حق کی محبت رکھنے سے **خاصیت** جو کوئی تین روزے رکھے اور
چوتھے روز ایک مجلس مین ستر بار الخافض کہے دشمن پر فتح پاوے اور جو کوئی چودھوین راتکے آدھی رات مین ہر مہینہ سو
بار الرافع کہے حق تعالےٰ اُس کو خلائق سے برگزیدہ اور تونگر اور بے احتیاج فرمائے۔ اَلْمُعِزُّ الْمُذِلُّ۔ بندون کا عزت
دینے والا دونون جہان مین اور اُن کا خوار کرنیوالا **ف** نصیب بندہ کا یہہ ہے کہ عزت کرے ان کی جنکو اللہ تعالیٰ نے علم
اور معرفت کے سبب سے عزت دی اور خوار کرے اُن کو جنکو اللہ تعالیٰ نے کفر اور گمراہی کی وجہ سے خوار کیا **خاصیت**
جو کوئی اسم المعز کو دوشنبہ یا جمعہ کی رات مین بعد نماز مغرب کے ایک سو چالیس بار پڑھے خلق کی نظر مین اُسکی ہیبت اور حرمت
ظاہر ہو اور کسی سے سوائے خدا کے نڈر رہے اور جو کوئی کسی ظالم یا حاسد سے ڈرتا ہو تو پچہتر بار اسم المذل کو پڑھے
اور سجدہ مین جاکر کہے کہ یا اللہ فلان ظالم کے شر سے امن دے حق تعالیٰ اُسکے شر کو اُس کے سر سے دفع کرتا ہے اَلسَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ
سننے والا دیکھنے والا **ف** نصیب بندہ کا یہہ ہے کہ خلاف شرع کے کہنے اور دیکھنے اور سننے سے احتراز کرے اور
اللہ تعالیٰ کو اپنی حرکات اور سکنات پر حاضر ناظر جانے **خاصیت** جو کوئی اسم السمیع کو پنجشنبہ کے دن نماز چاشت کے بعد
پانسو بار اور ایک قول کے موافق ہر روز سو بار پڑھے اور بات نکرے اور اسکے بعد دعا کرے تو دعا اُس کی مقبول ہو اور
جو کوئی اسم البصیر کو پنجشنبہ کے دن فجر کی سنتون اور فرض کے درمیان درست اعتقاد سے سو بار پڑھے حق تعالیٰ اُس کو نظر
خاص سے مخصوص فرماوے اَلْحَکَمُ حکم کرنے والا **ف** نصیب بندہ کا یہہ ہے کہ رفع خصومت اور حکومت مین عدالت کا بندہ
ہو اور اپنے نفس پر منصف اور حاکم رہے **خاصیت** جو کوئی جمعہ کی رات کو یہہ اسم اتنا پڑھے کہ بے خود ہو جائے تو حقتعالیٰ
اُس کے باطن کو اپنے بھیدونکی کان بناوے اَلْعَدْلُ انصاف کرنیوالا **ف** نصیب بندہ کا یہہ ہے کہ خلق اور حق کے
معاملات مین عدالت کرے **خاصیت** جو کوئی اس اسم کو جمعہ کے دن بیس لقمون پر لکھکر کہلاوے حق تعالیٰ خلق کو اُس کا
مطیع کرے اَللَّطِیْفُ باریک بین کہ دور و نزدیک اس کے سامنے برابر ہے اور بندون پر نیکی اور نرمی کرنے والا **ف**
نصیب بندہ کا یہہ ہے کہ خلق کو خدا کیطرف لطف اور نرمی کے ساتھ بلاوے **خاصیت** جس کے پاس معیشت کا سامان
نہو اور فقر و فاقہ مین رہتا ہو یا تنہائی مین کوئی مونس نہ ملے یا بیمار رہے کہ اُس کا غمخوار نہین یا لڑکی رکہتا ہو کہ کوئی اُسکے نکاح کا
پیغام نہین کرتا تو وہ اچھی طرح سے وضو کرے اور دوگانہ نماز پڑھکر اس اسم کو اپنے مطلب کے نیت سے سو بار پڑھے تو حق تعالیٰ
اُس کی مہم سرانجام کرے۔ اَلْخَبِیْرُ سب چیزون سے آگاہ اور دل کی باتون سے واقف **ف** نصیب بندہ کا یہہ ہے
کہ دین و دنیا کے کامون مین خبردار اور باریک بین ہووے **خاصیت** جو کوئی نفس کے ہاتون مین گرفتار ہو اس اسم کو
بہت پڑھے تاکہ اُس بند سے چھٹکارا پاوے اَلْحَلِیْمُ بردباری کرنے والا گناہون کے معاف کرنے مین **ف** نصیب
بندہ کا یہہ ہے کہ بدبختون کی ایذا دینے پر تحمل کرے اور زیر دستونکے تکلیف دینے مین بردباری کرے **خاصیت** جو کوئی

اس اسم کو ایک کاغذ پر لکھکر دھووے اور اُس کا پانی اپنی کہیتی پر چھڑکے تو حق تعالیٰ اُس کی کہیتی آفت سے محفوظ رکہے اَلْعَظِیْمُ
بزرگ اور برتر اپنی ذات و صفات مین یعنی ذہنون کی حد سے برتر **ف** نصیب بندہ کا یہہ ہے کہ اپنی ہمت بلند رکھے اور
دنیا کی طرف مائل نہ ہو اور کونین کی سلطنت کو اللہ تعالیٰ کی عظمت کے مقابلہ مین حقیر سمجہے اور وہ کمالات حاصل کرے جنسے
اُس کی قدر بڑہے **خاصیت** جو کوئی اس نام کو بلا ناغہ جسقدر ہو سکے لازم کرے پڑھے خلق کے نظر مین عزیز اور بزرگ ہو
اَلْغَفُوْرُ بہت بخشنے والا **ف** نصیب بندہ کا وہی ہے جو غفار کے بیان مین گذرا **خاصیت** جس کسی کو کوئی
مرض ہو مثلاً تپ اور درد سر وغیرہ یا غم و اندوہ اُسپر غالب ہو تو اس اسم کو کاغذ پر لکھے اور اُس کا نقش روٹی سے جذب کر کے
کہالے حق تعالےٰ اُس کو مرض سے شفا اور غم سے نجات بخشے اور اگر اس کو بہت پڑھے تو اُسکے دل سے سیاہی دور ہو اور
حدیث صحیح مین آیا ہے کہ جو کوئی سجدہ کرے اور سجدہ مین یا رب اغفرلی تین بار کہے تو حقتعالیٰ اُس کے گناہ پہلے اور پیچہے کے
معاف فرما دے اَلشَّكُوْرُ قدردان اور بڑا ثواب دینے والا تھوڑے عمل پر **ف** نصیب بندہ کا یہہ ہے کہ خدا جب
تعالےٰ کا شکر کرے اس طرح کہ سب نعمتون کو اُسی کی طرف سے جانکر ہر عضو کو جسواسطے پیدا کیا ہے اُس مین مصروف رکھے
خاصیت جس شخص کو معاش کی تنگی ہو یا اُسکے دل مین کدورت پہونچے یا آنکھہ مین تاریکی واقع ہو اس اسم کو پانی پر اکتالیس بار
پڑہے اور یہہ پانی اپنی آنکہہ پر ملے حق تعالیٰ اُس کو شفا اور خلاصی بخشے اَلْعَلِیُّ بلند مرتبہ **ف** نصیب بندہ کا یہہ ہے کہ اپنی
طاقت علم اور عمل حاصل کرنیکے لئے خرچ کرے تاکہ اپنے ہم جنس سے زائد ہو **خاصیت** جو کوئی اس اسم کو ہمیشہ پڑہے یا
اپنے پاس رکہے اگر خوار اور بیقدر ہوگا تو اللہ تعالیٰ اُسکو بزرگی عنایت فرمائیگا اور اگر فقیر ہوگا تو اُسکو تونگر کریگا اور اگر سفر مین سرگردان ہوگا تو اُسکو
وطن مالوف مین پہونچا دیگا اَلْكَبِيْرُ ایسا بڑا کہ اسپر کوئی بڑا متصور نہین **ف** نصیب بندہ کا وہی ہے جو العلی مین گذرا **خاصیت**
جو کوئی اس نام کو بہت پڑہے بزرگ اور عالی قدر ہو اور اگر حکام اور والیان ملک اُس پر مداومت کرین تو سب لوگ اُن سے
ڈرین اور اُن کی مہین بخوبی سر انجام کو پہونچین اَلْحَفِيْظُ عالم کا نگاہ رکہنے والا ضائع ہونے اور آفتونسے **ف** نصیب
بندہ کا یہہ ہے کہ اپنے آپ کو ظاہر و باطن کی مہلکات یعنی گناہونسے محفوظ رکھے **خاصیت** جسکو ڈوبنے یا جلنے یا زخمی
ہونے کا خوف ہو یا پریون کا وہم اور گہبراہٹ رکہتا ہو یا حرام لگانے سے ڈرتا ہو تو اس اسم کو اپنے بازو پر باندہے حق تعالیٰ اُس
کو ان چیزون سے مامون رکھے اَلْمُقِيْتُ غذا دینے والا **ف** نصیب بندہ کا یہہ ہے کہ لوگون کو کہانا کہلاوے
اور غافلون کو راہ بتاوے **خاصیت** اگر کسی کو غریب دیکھے یا خود اُس کو غریبی پیش آوے یا لڑکا بدخوئی کرے یا بہت
رووے تو سات بار خالی آبخورے پر اس اسم کو پڑھکر دم کرے پھر اُس مین پانی ڈالکر خود پیوے یا دوسرے کو پلاوے
اپنے مقصود کو پہونچے اور اگر روزہ دار کو روزہ سے ہلاک ہونیکا ڈر ہو تو پھول پر دم کر کے سونگہے اوسکو اتنی قوت
ہو جائیگی کہ روزہ رکہہ سکے اَلْحَسِيْبُ کفایت کرنیوالا ہر حال مین یا بندونسے قیامت کے دن حساب لینے والا
ف نصیب بندہ کا یہہ ہے کہ محتاجونکی حاجت کو پورا کرے اور اپنے نفس سے حساب لے **خاصیت** جو کوئی چور

اس گھر کا

یا دشمن یا برُے ہمسایہ یا نظر بد لگنے سے ڈرے تو آٹھ دن تک صبح اور شام تہتر بار کہے حسبی اللہ الحسیب اور پنجشنبہ سے شروع
کرے حق تعالے اُس کو ان چیزون کی شر سے بچاوے اَلْجَلِیْلُ بزرگ قدر ف نصیب بندہ کا یہہ ہے کہ اپنے نفس کو
کمال کی صفتون سے آراستہ کرے خاصیت جو کوئی اس اسم کو مشک اور زعفران سے لکھکر اپنے ساتھ رکھے یاد ہو کر
پیوے تو تمام مخلوق اُس کی تعظیم اور توقیر کرے اَلْکَرِیْمُ بخشش کرنے والا اور گناہ گارون کے گناہ بدون کسی سفارشی
کے بخشنے والا ف نصیب بندہ کا یہہ ہے کہ کرم اور عادت نیک حاصل کرنیکے لئے سعی کرے خاصیت جو کوئی اپنے
بچھونے پر لیٹ کر اس اسم کو بہت کہے یہان تک کہ کہتے کہتے سو جاوے تو فرشتے اُس کے حق مین دعا کرین اور اکرمک اللہ
کہین یعنی خدا تعالی تجکو مکرم اور معزز کرے اور کہتے ہین کہ اسد اللہ الغالب علی بن ابی طالب رض اس اسم کو بہت پڑھتے تھے
اس سبب سے اُن کے لئے دعا کرنے مین کرم اللہ وجہہ کہتے ہین اَلرَّقِیْبُ مخلوقات کا نگاہ رکھنے والا مصیبتو ن اور
ایذا دینے والی چیزون سے ف نصیب بندہ کا یہہ ہے اپنے نفس کا نگہبان ہو اور دل اور نفس کے عوارض دور کرے
اور اللہ تعالے کو جانے کہ مجھے دیکھتا ہے خاصیت جو کوئی اس اسم کو سات بار اپنے زن و فرزند اور مال پر پڑھے اور
اُن کے گرد دم کرے سب دشمنون اور آفتون سے امن مین رہے اَلْمُجِیْبُ بیچارون کی دعا کا قبول کرنے والا اور
پکارنے والونکا جواب دینے والا ف نصیب بندہ کا یہہ ہے کہ اللہ تعالی کی فرمان برداری اُسکے اوامر اور نواہی مین کرے
اور حاجت والونکو نرمی کے ساتھ جواب دے خاصیت جو کوئی اس اسم کو بہت کہے پھر دعا کرے تو اسکی دعا قبول ہو
اور اگر لکھکر اپنے پاس رکھے تو بلاؤن سے مامون رہے اَلْوَاسِعُ فراخ علم والا کہ اُس کی نعمت سب کو پہونچے ف نصیب
بندہ کا یہہ ہے کہ فراخی علم اور سخاوت اور معارف مین سعی کرے اور سب سے ہر حال مین کشادہ پیشانی رہے خاصیت
جو کوئی اس اسم کو بہت کہے حق تعالی اسکو قناعت اور برکت عطا کرے اَلْحَکِیْمُ استوار کار اور دانا حقائق اسرار کا ف
نصیب بندہ کا یہہ ہے کہ اپنے کام محکم کرے خاصیت جس کسی کو کوئی کام پیش آوے کہ اسکی کفایت اور سرانجامی نہ ہو
تو اس اسم پر مداومت کرے مہم اُس کی کفایت کو پہونچے اَلْوَدُوْدُ فرمان بردارون کا دوست رکھنے والا یا اپنے اولیا کے
دلون میں محبوب ف نصیب بندہ کا یہہ ہے کہ خدا کے سوا کسی چیز کو دوست نہ رکھے خاصیت اگر خاوند اور بی بی مین
ناموافقت ہو اور جھگڑا پڑے تو اس اسم کو ایک ہزار ایک بار کہانے پر دم کرے اور جس کی طرف سے ناموافقت ہو وہ کہانا
اس کو کہلایا جاوے اُن کے بیچ مین اتفاق اور الفت ہو جائیگی اَلْمَجِیْدُ بزرگ اور شریف اپنی ذات اور افعال مین ف
نصیب بندہ کا اسم اعظم مین معلوم ہوا خاصیت جس کسی کو آتشک یا جذام یا کوڑھ ہو تو وہ تیرہوین چودہوین پندرہوین کو
روزہ رکھے اور افطار کے وقت بہت دفعہ پڑھکر پانی پر دم کرکے پی لے تو خدا کی عنایت سے شفا پاوے اور جس کی اپنے
ابناء جنس مین عزت و حرمت نہ ہو وہ ہر صبح کو ننانوے بار پڑھکر اپنے اوپر دم کیا کرے عزت و حرمت حاصل ہو گی اَلْبَاعِثُ
اُٹھانے والا اور زندہ کرنے والا مردونکا اُن کی قبرون مین سے اور غافلون کے دل کو خواب غفلت سے بیدار کرنے والا

ف نصیب بندہ کا یہہ ہے کہ مردہ لون کو علم کے سکھانے سے زندہ کرے کیونکہ علم حیات ابدی کا سبب ہے **خاصیت** جو کوئی چاہے کہ میرا دل زندہ ہو جاوے تو سونے کیوقت سینہ پر ہاتھہ رکھکر اس اسم کو ایک سو ایک بار کہے حق تعالے اُسکے دل کو محل انوار بناوے اَلشَّہِیْدُ حاضر اور مطلع بندہ کے ظاہر و باطن پر **ف** نصیب بندہ کا اسم خبیر اور علیم مین بیان ہوا **خاصیت** جس کسی کا فرزند نافرمان ہو یا لڑکی نیک نہو تو صبح کے وقت ہاتھ اُسکے ماتھے پر رکھکر مونہہ آسمان کو کرے اور اکیس بار یا شہید کہے حق تعالیٰ اُسکو فرمان بردار اور نیک بخت کرے اَلْحَقُّ شہنشاہی پر ثابت اور خدائی کے لائق۔ **ف** نصیب بندہ کا یہہ ہے کہ ماسوے اللہ کو باطل جانے اور متابعت حق پر کہ شریعت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت رہے اور حقانیت کے وصف سے متصف ہو **خاصیت** جس کسی کا اسباب جاتا رہا ہو کاغذ کے چارون کونون پر اس نام کو لکھے اور آدہی رات کے وقت اُس کو اپنی ہتیلی پر رکھکر آسمان کیطرف نظر کرے اور اس نام کو شفیع لاوے تو وہ چیز یا اُس سے بہتر ملجائیگی اور اگر قیدی آدہی رات مین سر کو ننگا کرکے ایک سو آٹھ بار کہے تو قید سے رہائی پاوے اَلْوَکِیْلُ بندونکا کار ساز **ف** نصیب بندہ کا یہہ ہے کہ ضعیفون اور عاجزون کے کام مین کوشش کرے اور اُنکی حاجت روائی مین ایسی سعی کرے کہ گویا اُن کا وکیل ہے **خاصیت** اگر بجلی یا ہوا یا پانی یا آگ سے خوف ہو تو اس نام کو اپنا وکیل کرے اُس سے مامون ہو اور اگر خوف کی جگہہ مین بہت کہے تو امین ہو جاوے اَلْقَوِیُّ الْمَتِیْنُ قوت والا سب امور مین استوار **ف** نصیب بندہ کا یہہ ہے کہ خواہش نفسانی پر قوی اور غالب اور دین مین سخت اور چست رہے اور احکام شرع کے جاری کرنے مین سستی کو راہ ندے **خاصیت** جس کسی کا دشمن قوی ہو کہ اُسکے دفع کرنیسے عاجز ہو تو تھوڑا آٹا گوندہے اور اُس کی ایک ہزار گولیان بناوے اور ایک ایک گولی اُٹھاکر یا قوی کہے اور دشمن کے دفع ہونیکی نیت سے مرغ کے آگے ڈالے حق تعالے اُسکے دشمن کو مغلوب اور پست کرے اور جس کسی کے دودہ پیتا بچہ ہو اور اس کی ماں کے دودہ نہ ہو تو اسم المتین کو لکھکر پانی مین دہو دے اور وہ پانی اُس کی ماں کو پلاوے دودہ بہت ہو جاوے اَلْوَلِیُّ مددگار اور دوست رکھنے والا مومنون کا **ف** نصیب بندہ کا یہہ ہے کہ مسلمانون سے دوستی کرے اور تائید دین مین کوشش اور خلق کی حاجت روائی مین سعی بجا لاوے۔ **خاصیت** جو کوئی اس اسم کو بہت پڑہے خلقت کے بہیدون سے آگاہ ہو جاوے اور جو کوئی اپنی بی بی یا لونڈی کی خصلت سے ناخوش ہو تو جسوقت اُسکے سامنے جاوے اس نام کو بہت پڑہے اللہ تعالیٰ اُسکو نیک خصلت کرے اَلْحَمِیْدُ تعریف کرنے والا اپنی ذات وصفات کا یا تعریف کیا گیا **ف** نصیب بندہ کا یہہ ہے کہ ہمیشہ حق کا تعریف کرنے والا اور کمال کی صفتون کے ساتھ متصف رہے یا خدا تعالیٰ اور بندون کے نزدیک تعریف کیا گیا ہو **خاصیت** جو کوئی اس اسم کو بہت کہے نیکوکار ہو یعنے اس سے اچھے فعل صادر ہون اور جسپر بدزبانی اور فحش کہنا غالب ہو جاوے اور اُس سے بچ نہ سکے تو اس نام کو پیالہ پر لکھے اور ہمیشہ اُس پیالہ مین پانی پیا کرے فحش کہنے سے مامون ہو جائیگا اَلْمُحْصِیْ ہر چیز کو اُسکا علم گہیرنے والا اور گنتی سب مخلوقات کی اُسکے نزدیک ظاہر ہے **ف** نصیب بندہ کا یہہ ہے کہ اپنے اعمال کو شمار

کرے اس سے پیشتر کہ وہ گنے جاوین اور اپنے اعمال اور احوال باطن پر مطلع ہونے کیلئے کوشش کرے خاصیت
جو کوئی جمعہ کی رات مین اس نام کو ایک ہزار بار کہے عذاب قبر اور حساب قیامت سے بے خوف ہو اور کہتے ہین کہ جو کوئی
اس اسم کی کثرت کرے ہرگز غلطی نکرے اَلْمُبْدِئُ اَلْمُعِیْدُ پہلی بار پیدا کرنے والا اور دوبارہ پیدا کرنے والا ف
نصیب بندہ کا یہہ ہے کہ نیکیون کے پیدا کرنے مین سعی کرے اور جو نیکی اُس سے رہگئی ہو اور اُس مین قصور ہوا ہو
اُسکو دوبارہ کرے خاصیت جس کسی کی بی بی کو حمل ہو اور ڈرے کہ بچہ ناتمام گر جائیگا تو وہ اپنی انگشت شہادت اُسکے
پیٹ پر پھیرے اور ننانوے دفعہ کہے المبدئ حق تعالیٰ اُسکے حمل کو گرنے اور دیر تک رہنے سے محفوظ رکہے اور جس
کسی کا کوئی شخص غائب ہو اور وہ چاہے کہ پھر آوے یا اُس کی خبر معلوم ہو جاوے تو جب گھر کے آدمی سب سو جاوین
اسم المعید کو گھر کے چارون کونون مین ستر بار پڑھے اور اُسکے بعد کہے یا معید رُدّ علی فلانا سات روز نگذرینگے کہ وہ غائب
پھر آویگا یا اُسکی کچھ خبر ملیگی اَلْمُحْیِیْ دلون کا زندہ کرنیوالا نور ایمان سے اور مخلوقات کا حیات دینے والا بدنون مین
ف نصیب بندہ کا یہہ ہے کہ خلق کو علم کا فائدہ دینے سے اور اپنے دل کو معرفت الٰہی سے زندہ کرے اَلْمُمِیْتُ
بدنون کو مارنے والا اور دل کو خواب غفلت اور نادانی سے مارنے والا ف نصیب بندہ کا یہہ ہے کہ اپنی نفسانی خواہشون
اور شیطانی خطرون کو مارے خاصیت جس کسی کو درد اور رنج اور اپنے اعضا مین سے کسی عضو کے ضائع ہونے کا ڈر ہو
تو اسم المحیی کو سات بار پڑھے اُن چیزون سے مامون ہو اور جو کوئی اپنے نفس پر قادر نہو اور اس کا نفس فرمان برداری نکرے
تو سونیکے وقت سینہ پر ہاتھ رکہے اور اسم الممیت کو اتنا پڑہے کہ سو جاوے حق تعالیٰ اُس کے نفس کو اُس کا تابع کرے
اَلْحَیُّ زندہ سب سے پہلے اور سب کے بعد ف نصیب بندہ کا یہہ ہے کہ پروردگار کی یاد سے زندہ ہو اور اپنی جان
اُس کی راہ مین خرچ کرے تاکہ حیات ابدی پاوے خاصیت اگر کوئی آدمی بیمار ہو اس اسم کو بہت کہے صحت پاوے یا بیمار
پر دم کرے تو اُس کو صحت حاصل ہو اَلْقَیُّوْمُ قائم رہنے والا اپنی ذات وصفات مین اور مخلوقات کی خبرگیری کرنے والا ف
نصیب بندہ کا یہہ ہے کہ ماسوے اللہ سے بے پرواہ ہو اور اُس کے بندون کے کام سنوارے خاصیت جو کوئی
اسم القیوم کو سحر کے وقت بہت پڑہے خلق کے دلون مین اُس کا تصرف زیادہ ہو اور جو کوئی خلوت مین بہت پڑہے تونگر
ہو جاوے اَلْوَاجِدُ غنی اور بے پرواکہ کسی چیز مین کسی کا محتاج نہین ف نصیب بندہ کا یہہ ہے کہ کمال ضروری کے
حاصل کرنے مین بہت سعی کرے خاصیت جو کوئی اپنے کہانے کے وقت اِس اسم کو کہے وہ کہانا اُسکے پیٹ مین نور ہو
اَلْمَاجِدُ بزرگ ف نصیب بندہ کا وہی ہے جو پیشتر گذرا یعنی عظیم مین خاصیت جو کوئی خلوت مین اِس اسم کو اتنا پڑہے
کہ خودی سے بے خود ہو جاوے تو اُس کے دل پر انوار ظاہر ہون اَلْوَاحِدُ اَلْاَحَدُ یگانہ اپنی صفات و ذات مین ف
نصیب بندہ کا یہہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی بندگی مین یگانہ ہو جیسے کہ وہ خدائی مین یگانہ ہے اور فضائل کے ساتھ ایسا موصوف ہو
کہ اُسکے ہم جنس ویسے نہون خاصیت جس کسی کا دل تنہائی سے ہراساں ہو وہ ایکہزار ایکبار اِس اسم کو پڑہے خوف اُسکے

دل سے جاتا رہے اور درگاہ حق کا مقرب ہو اور طلب فرزند کی ہو تو اس اسم کو لکھکر اپنے پاس رکھے خدا تعالیٰ فرزند عنایت کرے
اَلصَّمَدُ بے پروا کہ کسی کا محتاج نہین اور سب اُسکے محتاج ہین نصیب بندہ کا یہہ ہے کہ خلق سے بے نیاز ہو اور
نیاز مندونکی کارسازی اور حاجت مندونکی حاجت روائی مین سعی کرے خاصیت جو کوئی کچھ رات رہے صبح کیوقت
قریب یا آدہی رات کے وقت سجدہ مین سر رکھکر ایک سو پندرہ بار اس اسم کو پڑہے حال اور قال مین سچا ہو اور کسی ظالم کے
ہاتھ مین گرفتار نہ ہو اور اگر بہت کہے تو بہو کا نہ ہو اور وضو کی حالت مین کہے تو بے نیاز او سے پرواہ ہو اَلْقَادِرُ اَلْمُقْتَدِرُ
قدرت والا قدرت ظاہر کرنے والا ف نصیب بندہ کا یہہ ہے کہ نفس کے باز رکھنے پر خواہشون اور لذتون سے قادر ہو
خاصیت اگر اعضا کے دہونیکے وقت ہر جوڑ پر اسم القادر کو پڑہے کسی ظالم کے ہاتھ مین گرفتار نہ ہو اور کوئی دشمن
اُس پر فتح نہ پاوے اور اگر کوئی کام مشکل پیش آوے تو اکتالیس ۴۱ بار پڑھے وہ کام آسان ہو جائیگا اور اگر اسم المقتدر کو
ہمیشہ پڑہے اُس کی غفلت آگاہی سے بدل جائیگی اور جو کوئی سونے سے اُٹھنے کے وقت المقتدر کو بیس ۲۰ بار کہے اُسکے
تمام کام حقانی ہون اَلْمُقَدِّمُ اَلْمُؤَخِّرُ دوستون کو آگے کرنے والا اقرب رحمت سے اور دشمنون کو پیچھے ڈالنے والا
اپنے الطاف سے ف نصیب بندہ کا دونون اسم مقدس سے یہہ ہے کہ نیکیون کی طرف سبقت کرنیسے اپنے
آپ کو مقدم کرے اور اُن لوگون کو کہ درگاہ عزت کے مقرب ہین پیشوا بنائے اور اپنے نفس اور شیطان اور مردودان
درگاہ کو پیچھے ڈالے خاصیت جو کوئی لڑائی کے معرکہ مین اسم المقدم کو پڑھے یا اپنے پاس رکھے کوئی سختی اور رنج اُسکو نہ
پہونچے اور اگر اس کی کثرت کرے تو اس کا نفس طاعت الٰہی مین فرمان بردار ہو اور جو کوئی اسم المؤخر کو سو بار پڑہے تو اُس کا
دل بدون حق کے آرام نہ پکڑے اَلْاَوَّلُ اَلْاٰخِرُ سب سے پہلے سب سے پیچھے ف نصیب بندہ کا یہہ ہے
کہ اللہ تعالیٰ کی طاعت مین اور شریعت کے اوامر بجالانے مین جلدی کرے اور اللہ کے لئے جان خرچ کرے تاکہ حیات
ابدی پاوے خاصیت اگر کسی کے یہان فرزند نہ ہو چالیس دن ہر روز چالیس بار اسم الاول کو پڑہے اُس کی مراد پوری
ہو اور جس کسی کی عمر آخر ہو اور نیک اعمال نہ رکہتا ہو تو اسم الآخر کو اپنا ورد اور وظیفہ کرے حق تعالیٰ اس کی عاقبت بخیر کرے
اَلظَّاهِرُ اَلْبَاطِنُ آشکار امصنوعات کے اعتبار سے جو دلالت کرتے ہین اُسکے صفات کمال پر پوشیدہ وہم و
خیال سے کنہہ ذات کے لحاظ سے ف نصیب بندہ کا یہہ ہے کہ انسان بشریت کے لحاظ سے سب کی نظر مین ظاہر
ہے اور چونکہ صفات ملائکہ سے متصف ہے اسوقت لوگون کی نظر سے پوشیدہ خاصیت جو کوئی بعد نماز اشراق کے
الظاہر کو پانسو بار پڑھے حق تعالیٰ اُس کی آنکھہ روشن کرے اور جو کوئی ہر روز تینتیس بار کہے یا باطن تو اسرار آلہی کے
جاننے والون میں سے ہو جاوے اَلْوَالِیُ کارساز و مالک ف نصیب بندہ کا مثل نصیب الوکیل کے ہے خاصیت
جو کوئی چاہے کہ اُس کا گھر یا دوسرے کا معمور اور آباد ہو اور آندہی اور مینہ اور تمام آفتون سے محفوظ رہے تو الوالی کو کورے
آبخورے پر جس سے پانی نہ نکالا ہو لکھے اور اُس آبخورے مین پانی بھرے اور اُس سے دیوارون پر پانی چھڑکے تو وہ

گھر سب آفتون سے سلامت رہے اور اگر کسی کے تسخیر کی نیت سے پڑھے تو چاہیئے کہ گیارہ بار پڑھے وہ شخص مطیع اور
فرمان بردار ہو جائیگا اَلْمُتَعَالِیْ بہت بلند ف نصیب بندہ کا وہی ہے جو العلی مین گذرا خاصیت جو کوئی
اس اسم کو بہت کہے اُس کی دشواریان آسان ہون بعض نے کہا کہ جو عورت اپنے حیض کیحالت مین المتعالی کو بہت
پڑھے اُس کی آفتون سے رہائی پاوے اَلْبَرُّ نیکی کرنے والا کہ نیکی اور احسان کا ہونا اُسی کی ذات سے ہے ف
نصیب بندہ کا یہہ ہے کہ ماں باپ اور اُستاد اور مشائخ اور اقارب اور تمام حق والون کے ساتھ نیکی کرے خاصیت
جو کوئی ہوا وہوس کی آفتون سے ڈرتا ہو وہ اس اسم کو پڑھے امین ہو جائیگا اور جس کسی چھوٹا بچہ ہو اور وہ اس اسم کو
سات بار پڑھے اُس لڑکے کو حق تعالی کے کرم کے سپرد کرے تو وقت بلوغ تک وہ لڑکا محفوظ رہیگا بعض نے
کہا کہ کوئی شراب خواری اور زناکاری مین مبتلا ہو ہر روز اُس کو سات بار پڑھے اُس کا دل ان باتون سے سرد ہو
جائیگا اَلتَّوَّابُ توبہ قبول کرنے والا ف نصیب بندہ کا یہہ ہے کہ خلق کا عذر قبول کرے اگرچہ کئی بار ہو خاصیت
جو کوئی اس اسم کو چاشت کی نماز کے بعد تین سو ساٹھ بار پڑھے حق تعالی اُسکو توبہ نصوح عنایت فرماوے اور جو کوئی
اسکی کثرت کرے اُسکے کام درست ہون اور اُسکا نفس طاعت آلہی مین آرام پکڑے اَلْمُنْتَقِمُ کافرون اور سرکشون سے
بدلا لینے والا ساتھ عذاب کے ف نصیب بندہ کا یہہ ہے کہ اپنے بڑے دشمنون یعنی نفس اور شیطان سے بدلا لے
خاصیت جو کوئی دشمن کی مقاومت پر قادر نہ ہو اور اُن سے ظلم کا بدلہ نہ لے سکے تو تین جمعہ تک اس اسم کی کثرت
کرے اُسکے دشمن خوش ہو جائین اور غیر ابو ہریرہ کی روایت مین المنعم بھی آیا ہے جو کوئی المنعم کی مداومت کرے تو کبھی کسی کا
محتاج نہ ہو فقیر کہتا ہے کہ اسم المنعم اگرچہ بعض روایت مین آیا ہے مگر قرآن مجید مین وارد نہین ہوا اَلْعَفُوُّ گناہون اور
تقصیرات سے در گذر کرنیوالا ف نصیب بندہ کا وہی ہے جو غفور مین گذرا خاصیت جس کسی کے گناہ بہت ہون وہ
اس اسم کو بلا ناغہ پڑھے حق تعالے اُسکے تمام گناہ بخشدے اَلرَّؤُفُ مہربان ف نصیب بندہ کا مثل نصیب الرحیم کے ہے خاصیت
جو کوئی چاہے کہ کسی مظلوم کو کسی ظالم کے پھندے سے چھوڑاوے اس اسم کو دس بار پڑھے وہ ظالم اُس کی سفارش
قبول کریگا اور جو کوئی اُس کو ہمیشہ پڑھتا ہے تو اس کا دل مہربان ہو جاوے اور تمام آدمی اُسپر مہربان ہون مَالِکُ الْمُلْکِ
خداوند جہان کا ف نصیب بندہ کا اسم الملک مین گذرا ذُوالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ بزرگی اور بخشش والا ف نصیب
بندہ کا یہہ ہے کہ اپنے نفس کے لئے بزرگی حاصل کرے اور بندگان خدا کا اکرام جیسا چاہیئے ویسا کرے خاصیت
جو کوئی اس نام کو یعنے مالک الملک کو ہمیشہ پڑھتا رہے تونگر ہو جائے اور کوئی حاجت اور مشکل لوگونکی طرف نہ رہے اور
یہی خاصیت ذوالجلال والاکرام کی ہے اَلْمُقْسِطُ عدل کرنے والا ف نصیب بندہ کا اسم العادل مین گذرا خاصیت
جو کوئی اس اسم کو سو بار پڑھے شیطان کی بدی اور اُسکے وسوسہ سے مامون رہے اور اگر سات سو بار پڑھے جو مقصود
رکھتا ہو وہ حاصل ہو اَلْجَامِعُ لوگونکا جمع کرنے والا قیامت مین ف نصیب بندہ کا یہہ ہے کہ علم کو عمل کے ساتھ اور

کمالات جسمانی کو نفسانی کے ساتھ اور وظائف عبادت کو اوراد و اذکار کے ساتھ جمع کرے اور فکر اور تسکین دل جمعیت مع اللہ کے جمع کرنے مین سعی کرے شعر ز جمعیت کوش تا ہمہ ذات شوی + ترسم کہ پراگندہ شوی مات شوی + **خاصیت** - جس کسی کے اہل و اقارب متفرق ہو گئے ہون وہ چاشت کے وقت غسل کرے اور آسمان کیطرف مونہہ کر کے اس اسم کو دس بار پڑھے اور ایک انگلی بند کرے پھر اپنے ہاتھ مونہہ پر ملے تھوڑے ہی عرصہ مین اُن کے درمیان اجتماع ہو جاوے اَلْغَنِیُّ اَلْمُغْنِیْ ہر چیز سے بے پروا اور بے نیاز کرنے والا جسکو چاہے **ف** نصیب بندہ کا یہہ ہے کہ ماسوی اللہ سے بے نیازی حاصل کرے **خاصیت** جو کوئی طمع کی بلا مین گرفتار ہو اپنے بدن کے ہر جوڑ پہ یعنے مونہہ اور آنکھ اور کان اور ناک اور ہاتھ پاؤن وغیرہ پر ہاتھ رکھکر الغنی کو پڑھے پھر ہاتھ اُتارے حق تعالی اُسکی بلا دفع کرے اور جو کوئی ہر روز ستر بار پڑھے اُسکے مال مین برکت ہو اور کسیوقت محتاج نہ ہو اور جو کوئی اسم المغنی کو دس جمعہ بلاناغہ ہمیشہ پڑھے ہر جمعہ کو ہزار دفعہ کہے خلق سے بے پروا ہو فقیر کہتا ہے کہ حضرت شیخ المشائخ شاہ ولی اللہ صاحب رح نے اپنی بعض تصانیف مین لکھا ہے کہ گیارہ بار درود شریف اول و آخر اور یا مغنی بقدر تعداد اعداد حروف یعنے گیارہ سو گیارہ مرتبہ ہر روز وظیفہ کرنا غنا ظاہر و باطن کے لئے نہایت مفید ہے اَلْمَانِعُ باز رکہنے والا ہلاک و نقصان کا دین و دنیا مین بندون سے **ف** نصیب بندہ کا یہہ ہے کہ اپنے نفس و طبیعت کو نفسانی خواہشون سے باز رکہے **خاصیت** جب میان بی بی کے درمیان خفگی اور جھگڑا واقع ہو تو جسوقت اپنے بچھونے پر جاوے اس اسم کو بیس مرتبہ پڑھے حق تعالی اس غصہ کو دفع کرے اور بعض روایتون مین المعطی بھی آیا ہے جو کوئی یا معطی السائلین بہت پڑھے کسی سوال کا محتاج نہ ہو فقیر کہتا ہے کہ المعطی بھی قرآن مجید مین نہین آیا اَلضَّآرُّ اَلنَّافِعُ ضرر پہونچانیوالا جسکو چاہے اور فائدہ پہونچانیوالا جسکو چاہے **ف** نصیب بندہ کا یہہ ہے کہ کسی مسلمان کو اپنے ہاتھ اور زبان سے ضرر نہ پہونچاوے اور جہانتک ہو سکے مخلوق کو فائدہ پہونچاوے **خاصیت** جو کوئی کسی حال اور مقام عرفان پر پہونچ جاوے اور جمعہ کی راتونمین اسم الضار کو سو بار پڑھے تو حق تعالے اُس کو اس مقام مین ثابت قدمی عنایت فرماوے اور انجام کو اہل قرب کے مرتبہ پر پہونچے اور جو کوئی کشتی مین سوار ہو اور ہر روز النافع کو پڑھتا رہے کوئی آفت اُسکو نہ پہونچے اور ہر کام کے شروع مین اگر اکتالیس بار النافع کہہ لیا کرے تو سب کام اُسکے خاطر خواہ سر انجام ہون اَلنُّوْرُ روشن کرنیوالا زمین اور آسمان کا ستارون سے اور مومنون کے دل کا نور معرفت اور طاعت سے **ف** نصیب بندہ کا یہہ ہے کہ اپنے دل کو نور ایمان اور عرفان سے منور کرے **خاصیت** جو کوئی جمعہ کی رات مین سات دفعہ سورہ نور اور ایک ہزار ایک بار اس اسم کو پڑھے اُس کا دل منور ہو اور اگر صبح کے وقت اُسکا پڑھنا لازم کرے تو اُس کا دل ہمیشہ روشن رہے اَلْهَادِیْ راہ دکہانے والا **ف** نصیب بندہ کا یہہ ہے کہ بندگان خدا کو اُسکی راہ دکہاوے **خاصیت** جو کوئی ہاتھ اُٹھاوے اور آسمان کی طرف مونہہ کر کے اس اسم کو بہت کہے اور بعد کو ہاتھ چہرہ پر ملے معرفت والون کا

مرتبہ پاوے اَلْبَدِیۡعُ عالم کا پیدا کرنے والا بدون مثال کے **ف** نصیب بندہ کا اسم الباری مین بیان ہو چکا
خاصیت جس کسی کو کوئی غم یا ہم پیش آوے اور ستر بار اور ایک روایت مین ہزار بار یا بدیع السمٰوات والارض کہے تو وہ
ہم کفایت کو پہونچے اور اگر وضو سے اسقدر پڑہے کہ سو جاوے تو جو کچھ چاہے خواب معلوم ہو جاوے اَلْبَاقِیُ
ہمیشہ رہنے والا **خاصیت** جو کوئی جمعہ کی رات مین سو بار پڑہے اُسکے تمام عمل قبول ہون اور کسی سے اُسکو رنج و سختی نہ
پہونچے اور دشمن کے دفع کرنیکو اور دکہہ اور رنج بیماریون کے دور ہونیکو اُس کی کثرت کرے اَلْوَارِثُ باقی بعد فنا
موجودات کے اور مالک تمام مخلوقات کا **ف** نصیب بندہ کا دونون اسماسے یہہ ہے کہ جو اعمال باقیات صالحات سی
ہون اُن مین کوشش کرے جیسے پڑہنا پڑہانا اور صدقہ جاریہ اور دوسری چیزین **خاصیت** جو کوئی ہر روز آفتاب
کے طلوع ہونے کے وقت اس اسم کو سو بار پڑہے کوئی رنج و سختی اُسکو نہ پہونچے اور جب وفات پاوے تو حق سبحانہ وتعالیٰ
اُس کی مغفرت فرماوے اور کہتے ہین کہ جو کوئی اُسکی کثرت کرے اپنے زمانہ کے لوگونسے فائق ہو اَلرَّشِیۡدُ عالم کا رہنما
ف نصیب بندہ کا وہی ہے جو ہادی مین گذرا **خاصیت** جو کوئی اپنے کام کی تدبیر نہ جانے اس اسم کو مغرب و عشا کے
نماز کے درمیان ہزار بار پڑہے جو کچھ صواب اور بہتر ہو گا اُسپر ظاہر ہو جائیگا اور اگر اسپر مداومت کرے تو اس کی مہمات
اور کاروبار بدون اسکی سعی کے بن جاوین اَلصَّبُوۡرُ بِیۡ **قمش** جب بروبار گنہگارون کے عذاب کرنے مین شتابی نہین
کرتا نقل کیا اسکو ترمذی ابن ماجہ حاکم ابن حبان نے **ف** نصیب بندہ کا اسم الحلیم مین گذرا **خاصیت** جس کسیکو کوئی
رنج یا درد یا مشقت پیش آوے اس اسم کو ایکہزار بیس بار پڑہے اطمینان باطن کا حاصل ہو اور اگر خوف ہو جاتا رہے اور اگر ہر روز
پڑہا کرے تو حاسدون اور دشمنون کی زبان بند ہو جاسے اور بادشاہ کا غصہ دفع ہو واللہ اعلم بالصواب الحمدللہ کہ بیان اسما
حسنیٰ کا شیخ عبدالحق اور شیخ فخرالدین رحمہما اللہ کی شرحون سے تمام ہوا الٰہی تو ہم سب اسپر عمل نصیب کر فقیر کہتا ہے کہ شرح
حدیث مین گنتی اسماء حسنیٰ کی ننانوے لکھی ہے اور اسم الصبور تک پورے سو نام ہوئے اسکی وجہ یہہ ہے کہ اسم الواحد اور الاحد
مین سے بعض روایتون مین الواحد آیا ہے اور بعض مین الاحد تو یہہ دونون شمار مین ایک تصور کرنے چاہیین وَسَمِعَ رَجُلاً
وَّهُوَ يَقُوۡلُ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ فَقَالَ قَدِ اسْتُجِيۡبَ لَكَ فَسَلْ **ت** اور پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے
ایک شخص کو سنا کہ وہ کہہ رہا ہے یا ذا الجلال والاکرام تو آپ نے فرمایا کہ تیرے لئے قبولیت ہوئی یعنے تو دعا کے قبول
ہونیکا مستحق ہوا تو مانگ جو چاہے نقل کیا اس کو ترمذی نے اِنَّ لِلّٰهِ مَلَكًا مُّوَكَّلًا بِمَنْ يَّقُوۡلُ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيۡنَ
فَمَنْ قَالَهَا ثَلٰثًا قَالَ لَهُ الْمَلَكُ اِنَّ اَرْحَمَ الرَّاحِمِيۡنَ قَدْ اَقْبَلَ عَلَيْكَ فَسَلْ **مس**۔ اللہ کا ایک فرشتہ اُس شخص کے
پاس معین رہتا ہے جو یا ارحم الراحمین کہے تو جو کوئی اس کلمہ کو تین بار کہتا ہے تو وہ فرشتہ اُس سے کہتا ہے کہ ارحم الراحمین
تیری طرف متوجہ ہوا تو اب مانگ جو چاہے یعنے دعا کے قبول کرنے اور نظر عنایت فرمانے کو تجھپر متوجہ ہوا نقل کیا
اسکو حاکم نے وَمَرَّ بِرَجُلٍ وَّهُوَ يَقُوۡلُ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيۡنَ فَقَالَ لَهُ سَلْ فَقَدْ نَظَرَ اللّٰهُ اِلَيْكَ **مس**

اور پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم ایک شخص پر گذرے کہ وہ کہہ رہا تھا یا ارحم الراحمین آپنے اُسکو فرمایا کہ سوال کر اللہ تعالیٰ نے
تیری طرف رحمت وعنایت کی نظر سے دیکھا نقل کیا اسکو حاکم نے وَمَنْ سَالَ اللّٰهَ الْجَنَّةَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ قَالَتِ الْجَنَّةُ
اَللّٰهُمَّ اَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ وَمَنِ اسْتَجَارَ مِنَ النَّارِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ قَالَتِ النَّارُ اللّٰهُمَّ اَجِرْهُ مِنَ النَّارِ ت س
ق حب مس جو کوئی اللہ تعالیٰ سے تین بار بہشت مانگے تو بہشت کہتی ہے کہ آلہی اُسکو بہشت مین داخل کر
اور جو کوئی تین بار دوزخ کی آگ سے پناہ مانگے تو آگ کہتی ہے کہ آلہی اُسکو آگ سے بچا نقل کیا اس کو ترمذی نسائی ابن ماجہ
ابن حبان حاکم نے مَنْ دَعَا بِهٰؤُلَآءِ الْكَلِمٰتِ الْخَمْسِ لَمْ يَسْاَلِ اللّٰهَ شَيْئًا اِلَّا اَعْطَاهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ
لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
ط طس ۔ ترجمہ ۔ جو کوئی دعا کرے اور یاد کرے اللہ کو ان پانچ کلمون سے تو کوئی چیز
اللہ سے نہ مانگے گا کہ وہ اسکو عنایت نفرماوے وہ پانچ کلمہ یہہ ہین لا الہ الخ یعنی کوئی معبود برحق نہین سوا اللہ کے کہ وہ
اکیلا ہے کوئی اُس کا شریک نہین لہ الملک الخ یعنے اُسیکے لئے ہے بادشاہت اُسیکے لئے ہے سب تعریف وہو علی الخ
یعنی وہ ہر چیز پر قادر ہے لا الہ الا اللہ کوئی معبود نہین سوا خدا کے ولا حول الخ یعنی نہین ہے پھرنا گناہون سے اور نہ
قوت عبادت پر مگر اللہ کی مدد سے نقل کیا اسکو طبرانی نے کبیر مین اور اوسط مین ف دوسرا کلمہ مصنف نے لہ الملک
لکھا ہے اور ملا علی قاری نے ولہ الحمد کو دوسرا کہنا بہتر کہا ہے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى اِجَابَةِ الدُّعَآءِ دعا قبول ہونے پر الحمد کہنے
کا بیان مَا يَمْنَعُ اَحَدَكُمْ اِذَا عَرَفَ الْاِجَابَةَ مِنْ نَفْسِهٖ فَشُفِيَ مِنْ مَرَضٍ اَوْ قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ اَنْ يَقُوْلَ اَلْحَمْدُ
لِلّٰهِ الَّذِيْ بِعِزَّتِهٖ وَجَلَالِهٖ تَتِمُّ الصّٰلِحٰتُ مس کے کون چیز روکتی ہے تم مین سے کسیکو اس بات سے کہ جب
وہ پہچانے اپنے دعا کا قبول ہونا یعنی مثلاً بیمار کی شفا کے لئے یا سفر سے کسی کے آنیکے لئے یا اپنے واپس آنیکو دعا کرتا تھا
تو شفا دیا جاوے بیماری سے یا آجاوے سفر سے کہ وہ یون کہے الحمد للہ الذی آخر تک یعنی سب تعریف اُس خدا کے لئے
ہے جسکے غلبہ اور بزرگی کے سبب سے سب اچھے کام پورے ہوتے ہین یعنی اچھی حاجتین برآتی ہین نقل کیا اسکو حاکم
ابن سنی نے ف مقصود یہہ ہے کہ جس کسیکی مراد دعا کرنے کے بعد پوری ہو وہ اِن کلمات کو کہنا نچھوڑے ع اَلَّذِيْ
يُقَالُ فِيْ صَبَاحِ كُلِّ يَوْمٍ وَّمَسَآئِهٖ یہہ بیان ہے اُن دعاؤنکا کہ ہر روز کی صبح وشام مین پڑہی جائین بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِيْ لَا
يَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَيْءٌ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَآءِ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ عه حب مس مص صبح یا شام کی
ہمنے اُس خدا کے نام پر کہ اُسکے نام کے ذکر کرنیسے کوئی چیز خواہ کہانیکی قسم ہو یا دشمن وغیرہ ضرر نہین کرتی زمین مین نہ
آسمان مین اور وہ سننے والا اور جاننے والا ہے ہر چیز کا اسکو تین بار پڑھے نقل کیا اسکو چارون نے اور ابن حبان حاکم
ابن ابی شیبہ نے ف صبح کے وظیفہ مین بسم اللہ کے پہلے اصبحنا مقدر ہوگا یعنے ہمنے صبح اور شام کے وظیفہ مین لفظ امسینا یعنے
ہمنے شام کی اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی صبح اور شام کو تین تین بار یہہ دعا پڑھے تو اُس دن

بیان صبح وشام کے وظیفے کا

منزل پنجم

اور رات مین اُسکو بلائی ناگہانی نہین پہونچتی مشکوٰۃ اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ طس وَفِی
الْمَسَاءِ فقط م عة طس مج ی ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ت ـه ـے ـگے مین پناہ مانگتا ہون اللہ کے کلمون
یعنی اسماء حسنیٰ اور اُتری ہوئی کتابون سے کہ پوری ہین یعنے بےنقصان اس چیز کی برائی سے کہ اُسنے پیدا کی نقل کیا
اسکو طبرانی نے اوسط مین اور فقط شام مین نقل کیا مسلم نے اور چارون نے اور طبرانی نے اوسط مین اور دارمی ابن سنی
نے یعنی پہلی روایت مین صبح اور شام دونون کے وظیفہ مین یہہ دعا پڑہنی آئی ہے اور ان کتاب والون نے فقط شام کے وظیفہ
مین پڑہنا روایت کیا ہے تین بار پڑہے نقل کیا اسکو ترمذی دارمی ابن سنی نے ف معقل بن یسار صحابی رض سے روایت
ہے کہ جسنے یہہ دعا پڑہی اُسپر ستر ہزار فرشتہ مقرر ہوتے ہین کہ اُسکے لئے دعا بخشش کرین اور اگر وہ وفات پاتا ہے تو شہید مرتا ہے
اور حدیث کے الفاظ یہہ ہین من قالہ وکل بہ سبعون الف ملک یصلون علیہ وان مات مات شہیدا اور صحیح مسلم مین مروی ہے کہ
ایک شخص نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہو کر عرض کیا کہ آج رات کو ایک بچھو کے کاٹنے سے مین نے
بہت ایذا اٹھائی آپ نے فرمایا کہ آگاہ ہو اگر تو شام کو یہہ کہہ لیتا اعوذ بکلمات اللہ التامات من شر ما خلق تو تجھکو ضرر نہ پہنچاتا
اور جو کوئی منزل پر اُتر کر یہہ دعا پڑھ لے تو اُسکو کوچ کرنے تک کوئی چیز ضرر نہین کرتی کذا فی المشکوٰۃ وشرح القاری اَعُوْذُ
بِاللّٰہِ السَّمِیْعِ الْعَلِیْمِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ هُوَ اللّٰہُ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا هُوَ عَالِمُ الْغَیْبِ وَالشَّهَادَةِ هُوَ
الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ هُوَ اللّٰہُ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا هُوَ الْمَلِکُ الْقُدُّوْسُ السَّلَامُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَیْمِنُ الْعَزِیْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَکَبِّرُ
سُبْحَانَ اللّٰہِ عَمَّا یُشْرِکُوْنَ هُوَ اللّٰہُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْاَسْمَاءُ الْحُسْنٰی یُسَبِّحُ لَهُ مَا فِی السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضِ وَهُوَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ ت مے ی مین پناہ مانگتا ہون اللہ سننے والے جاننے والے کی شیطان
مردود سے یہہ جملہ تین بار پڑہے پھر یہہ آیۃ پڑہے ہو اللہ الذی الآیہ جسکا ترجمہ یہہ ہے کہ اللہ وہ ہے کہ کوئی معبود نہین
اُسکے سوا وہ جاننے والا پوشیدہ اور ظاہر کا ہے وہی بخشش کرنیوالا مہربان وہ خدا ہے کہ کوئی معبود نہین سوا اسکے بادشاہ
ہے نہایت پاک سب عیبون سے سلامت امن مین رکہنے والا نگہبان غالب زبردست بزرگوار پاکی ہے خدا کو ان باتون سے
کہ جاہل شریک کرتے ہین یعنی بت وغیرہ کو اُسکا شریک ٹھہراتے ہین وہ خدا پیدا کرنیوالا درست کرنیوالا صورت بنانے والا ہے
اُسیکے لئے ہین اچھے نام اُسکو پاکی سے یاد کرتی ہے وہ چیز کہ آسمانون اور زمین مین ہے اور وہ غالب ہے حکمت والا نقل کیا
اسکو ترمذی دارمی ابن سنی نے ف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اس اعوذ کو ان تین آیتون آخر سورہ حشر کے ساتھ
صبحکو پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اُسپر ستر ہزار فرشتے مقرر کرتا ہے کہ اُسکے لئے شام تک دعا بخشش کرتے ہین اور اگر وہ اُس دن
مین مرتا ہے تو شہید مرتا ہے اور جو کوئی اسکو شام کو پڑہتا ہے تو یہی درجہ پاتا ہے کذا فی المشکوٰۃ والفرحین قُلْ هُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ
ثَلٰثَ مَرَّاتٍ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ د ت ن س ی قل ہو اللہ
تین بار پڑہے اور قل اعوذ برب الفلق تین بار اور قل اعوذ برب الناس تین بار نقل کیا اسکو ابو داؤد ترمذی نسائی ابن سنی نے ف

رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سورۂ اخلاص اور سورہ فلق اور سورۂ ناس کا صبح شام کو تین تین بار پڑہنا ہر چیز سے کفایت کرتا ہے یعنی ہر برائی کو دفع کرتا ہے مشکوٰۃ فَسُبْحَانَ اللّٰہِ حِیْنَ تُمْسُوْنَ وَحِیْنَ تُصْبِحُوْنَ وَلَهُ الْحَمْدُ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَعَشِیًّا وَّحِیْنَ تُظْهِرُوْنَ یُخْرِجُ الْحَیَّ مِنَ الْمَیِّتِ وَیُخْرِجُ الْمَیِّتَ مِنَ الْحَیِّ وَیُحْیِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَكَذٰلِكَ تُخْرَجُوْنَ دعا توتم تسبیح کرو اللہ کی جس وقت کہ رات کرتے ہو یعنی مغرب اور عشا کی نماز پڑہو اور جسوقت کہ صبح کرتے ہو یعنی فجر کی نماز پڑہو اور اُسی کے لئے ہے سب تعریف آسمانون اور زمین مین اور تسبیح کرو تیسرے پہر یعنی عصر کی نماز پڑہو اور جسوقت کہ ظہر کرتے ہو یعنی ظہر کی نماز پڑہو اللہ تعالیٰ زندہ کو مردہ سے نکالتا ہے یعنے جانور کو انڈے سے اور حیوان کو نطفہ سے یا مومن کافر سے اور ذاکر کو غافل سے اور نکالتا ہے مردہ کو زندہ سے یعنے انڈے کو جانور سے اور نطفہ کو حیوان سے اور کافر کو مومن سے اور غافل کو ذاکر سے اور جلاتا ہے زمین کو یعنے سرسبز کرتا ہے اُسکے مرنیکے یعنی خشک ہونیکے پیچھے اور اُس نکالنے کی طرح پر تم نکالے جاؤ گے یعنے قبرون سے نقل کیا اسکو ابوداؤد و ابن سنی نے **ف** مراد تسبیح سے اللہ کی پاکی بیان کرنی بری باتون سے ہے یا نماز پڑہنی اور لفظ وعشیا عطف ہے حین پر یعنی بپاکی یاد کرو عشا کے وقت اور ولہ الحمد آخر تک جملہ معترضہ ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی صبح کو فسبحان اللہ حین تمسون کو تخرجون تک پڑہے تو اُسکو اُس نیکی اور وظیفہ کا ثواب ملتا ہے جو اُس دن اُس سے فوت ہو گیا ہو اور جو کوئی اس آیۃ کو شام کے وقت پڑہتا ہے تو ثواب اس وظیفہ کا پاتا ہے جو اُس رات مین فوت ہو جاوے مشکوٰۃ۔ اَللّٰہُ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ اٰیَةُ الْكُرْسِیِّ ط یہہ آیہ پڑہے اللہ لا الٰہ الا ہو الحی القیوم یعنے آیۃ الکرسی نقل کیا اسکو طبرانی نے وَاٰیَةُ الْكُرْسِیِّ وَالْاٰیَةُ مِنْ اَوَّلِ سُوْرَةِ غَافِرٍ اِلٰی قَوْلِهٖ اِلَیْهِ الْمَصِیْرُ حب ات ے اور پڑہے آیت الکرسی اور شروع کی آیۃ سورہ غافر کی الیہ المصیر تک نقل کیا اسکو ابن حبان احمد ترمذی ابن سنی نے **ف** شروع کی ساری آیہ یون ہے حٰمٓ[1] تنزیل الکتاب من اللہ العزیز العلیم غافر الذنب قابل التوب شدید العقاب ذی الطول لا الٰہ الا ہو الیہ المصیر حدیث شریف مین آیا ہے کہ جو شخص یہہ دونون آیتین یعنے آیۃ الکرسی اور سورۂ غافر کی شروع کی آیۃ کو صبح کے وقت پڑہے محفوظ رہتا ہے یعنے سب بلاؤن اور شیطانون سے شام تک بوجہ ان آیتون کی برکت کے اور جو کوئی شام کو پڑہتا ہے ان کی برکت سے صبح تک محفوظ رہتا ہے۔ اَصْبَحْنَا وَاَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ رَبِّ اَسْاَلُكَ خَیْرَ مَا فِیْ هٰذَا الْیَوْمِ وَخَیْرَ مَا بَعْدَهٗ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا فِیْ هٰذَا الْیَوْمِ وَشَرِّ مَا بَعْدَهٗ رَبِّ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَسُوْٓءِ الْكِبَرِ رَبِّ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابٍ فِی النَّارِ وَعَذَابٍ فِی الْقَبْرِ م دت س مص ہمنے صبح کی اور ملک نے صبح کی اللہ کے واسطے اور سب تعریف اللہ ہی کے لئے ہے کوئی معبود نہین سوا اللہ کے وہ اکیلا ہے کوئی اُسکا شریک نہین

[1] یہہ کتاب اوتاری ہوئی اللہ کی ہے جو غالب ہے دانا گناہ کا بخشنے والا اور توبہ کا قبول کرنے والا سخت عذاب دینے والا احسان کرنے والا ہے کوئی معبود اُس کے سوا نہیں اسی کی طرف پھرنا ہے ۱۲

اُسیکے لئے ہے بادشاہت اور اُسیکے لئے ہے سب تعریف اور وہ ہر چیز پر قادر ہے اے میرے پروردگار مین تجھسے
مانگتا ہون بھلائی اُس چیز کی کہ اُسدن مین ہے یعنے جو مقدر ہے کہ اُسدن مین واقع ہو اور مانگتا ہون بھلائی اُس چیز کی
کہ اُس دن کے بعد ہے اور مین تیری پناہ مانگتا ہون اُس چیز کی برائی سے کہ اُسدن مین ہے اور اُس چیز کی برائی سے
کہ اُسکے پیچھے ہے اے میرے پروردگار مین تیری پناہ مانگتا ہون کاہلی سے یعنی جو تیری طاعت مین ہو اور بڑھاپے
کی بُرائی سے اے میرے پروردگار مین تیری پناہ مانگتا ہون اُس عذاب سے کہ آگ مین ہو اور اُس عذاب سے کہ قبر مین
ہو نقل کیا اسکو مسلم ابوداؤد ترمذی نسائی ابن ابی شیبہ نے ف الفاظ اصبحنا اور اصبح اور ہذا الیوم اور بعدہ پر الفاظ
باریک امسینا اور امسی اور ہذہ اللیلۃ اور بعدہا لکھا ہوا ہے اُنسے یہہ غرض ہے کہ وہ الفاظ راتکے وظیفہ کے ہین یعنی صبح کے
وظیفہ مین اصبحنا و اصبح الملک پڑہین اور شام کے وظیفہ مین امسینا و امسی الملک اور دنکے وظیفہ مین ہذا الیوم اور رات کے وظیفہ مین
ہذہ اللیلۃ اور دن کو بعدہ اور رات کو بعدہا پڑہین اور رات دنکی برائی اور اُن کے بعد کی برائی سے وہ چیز مراد ہے کہ
دین و دنیا مین ضرر کرے اور مولی کی خدمت سے روکے اور بڑھاپے کی بُرائی یہہ ہے کہ اُسکی وجہ سے عقل جاتی رہے
اور اللہ تعالی کی بندگی اچھی طرح نہو سکے اسلئے بڑھاپے کی برائی سے پناہ مانگی ورنہ خود بڑھاپے کی فضیلت آئی ہے
کہ خوش حال ہے وہ شخص جسکی عمر طویل ہو اور اُسکے عمل اچھے ہون ع اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَالْهَرَمِ وَ
سُوْٓءِ الْكِبَرِ وَفِتْنَةِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْقَبْرِ م یا اللہ مین تیری پناہ مانگتا ہون کاہلی سے اور بہت بوڑہا ہونے سے کہ بعض
اعضا کام سے باز رہین اور بڑھاپے کی برائی سے اور دنیا کے فتنہ سے یعنی دنیا کی محبت کے سبب سے فتنہ مین پڑنے
سے یا اُس فتنہ سے کہ دنیا مین ہو اور عقبے اور مولی سے باز رکہے اور پناہ مانگتا ہون قبر کے عذاب سے نقل کیا اس کو
مسلم نے اَصْبَحْنَا (امسینا) وَاَصْبَحَ (وامسی) الْمُلْكُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَسْأَلُكَ خَيْرَ هٰذَا الْيَوْمِ (هذه الليلة) فَتْحَهٗ (فتحها) وَنَصْرَهٗ (ها) وَنُوْرَهٗ (ها)
وَبَرَكَتَهٗ (ها) وَهُدَاهُ (ها) وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا فِيْهِ (ها) وَشَرِّ مَا بَعْدَهٗ (ها) د ہمنے اور ملک نے صبح کی
اللہ کے واسطے کہ سارے جہانون کا پروردگار ہے یا اللہ مین تجھسے مانگتا ہون اُسدن کی بہلائی یعنی اُسکی فتح اور
مدد یعنے دشمن ظاہری اور باطنی کے دفع کرنے پر تو اُسدن مین مدد کر اور مانگتا ہون اُسکی روشنی اور برکت یعنی طاعت کی
مداومت اور اُسکی ہدایت اور تیری پناہ مانگتا ہون اُس چیز کی برائی سے جو اُسمین ہے اور اُس چیز کی برائی سے کہ اُسکے پیچھے ہے
نقل کیا اسکو ابوداؤد نے ف رات دنکی فتح یہہ ہے کہ اللہ تعالی بندہ کی مراد رات دن مین اُسکے خاطر خواہ پوری
کرے اور نور سے مقصود اللہ تعالی کا بندہ کو آگاہ کرنا ہے جس سے راہ حق دیکھے اور ہدایت سے مراد ہمیشہ کو راہ استقامت
دکہلانا ہے یہان تک کہ خاتمہ بخیر ہو ع فقیر کہتا ہے کہ اس دعا مین بہی اوپر کے الفاظ رات کے وظیفہ مین اور دن کے
الفاظ دن کے وظیفہ مین پڑھنے چاہیین اَللّٰهُمَّ بِكَ اَصْبَحْنَا وَبِكَ اَمْسَيْنَا وَبِكَ نَحْيٰى وَبِكَ نَمُوْتُ وَاِلَيْكَ
النُّشُوْرُ عمہ حب ا عو یا اللہ تیری قدرت کے سبب سے ہمنے صبح کی اور تیری مدد کے سبب سے

ہمنے شام کی اور تیرے ہی سبب سے ہم جیتے ہین اور تیرے ہی سبب سے ہم مرتے ہین اور تیری ہی طرف اُٹھنا ہے
مرنیکے بعد نقل کیا اس کو چارون نے اور ابن حبان احمد ابو عوانہ نے ف شام کے وظیفہ مین اُلٹا پڑھے یعنے یون
کہے بک امسینا وبک اصبحنا اور مصنف نے کہا کہ مناسب یہہ ہے کہ صبح کے وظیفہ مین الیک النشور کہا جائے اور وظیفہ
شام مین الیک المصیر اور یہی صحیح ہوا ہے اُس حدیث مین جسکو ابو عوانہ نے روایت کیا مگر ملا علی قاری نے اس قول پر
شبہ کرکے کہا ہے کہ اس کا عکس یہی ثابت ہوا ہے واللہ اعلم اَصْبَحْنَا (امسینا) وَاَصْبَحَ (امسی) الْمُلْكُ لِلّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ لَا شَرِيْكَ
لَهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وَاِلَيْهِ النُّشُوْرُ (المصیر) ر ئ ہمنے اور ملک نے صبح کی اللہ کے واسطے اور سب تعریف
اللہ کے لئے ہے کوئی اُسکا شریک نہین کوئی معبود سوا اُسکے نہین اور اُسیکی طرف اُٹھنا ہے نقل کیا اسکو بزار ابن سنی
نے اَللّٰهُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ رَبَّ كُلِّ شَيْءٍ وَّمَلِيْكَهٗ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ
اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِيْ وَشَرِّ الشَّيْطَانِ وَشِرْكِهٖ د ت س حب مس مص یا اللہ آسمانون اور زمین کے پیدا کرنیوالے
پوشیدہ اور ظاہر کے جاننے والے اے ہر چیز کے پروردگار اور اُسکے مالک مین گواہی دیتا ہون کہ کوئی معبود نہین سوا تیرے
مین تیری پناہ مانگتا ہون اپنے نفس کی برائی یعنی خواہش نفس سے جو ہدایت کے خلاف ہو اور شیطان کی برائی اور اس کے
شریک سے یعنی شرک اور کفر مین ڈالنے سے نقل کیا اسکو ابو داؤد ترمذی نسائی ابن حبان حاکم ابن ابی شیبہ نے
ف حضرت ابو بکر صدیق رض نے جناب سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین عرض کیا کہ کوئی دعا مجھے بتائیے کہ
صبح و شام پڑھا کرون آپ نے فرمایا کہ یہہ دعا پڑھ اور بعض روایتون مین جملہ آیندہ زیادہ آیا ہے ع فقیر کہتا ہے کہ
روایت مشہور ترمین شرک بکسر معجمہ و سکون مہملہ ہے اور بعض روایتون مین بفتحتین ہے جسکے معنے جال اور پھندے کے مین
یعنی تیری پناہ مانگتا ہون شیطان کے پھندون سے کذا فی المرقات وَاَنْ نَّقْتَرِفَ عَلٰٓى اَنْفُسِنَا سُوْٓءًا اَوْ نَجُرَّهٗ اِلٰى مُسْلِمٍ
ت اور ہم پناہ مانگتے ہین کہ اپنے نفسون پر برائی کماوین یعنی گناہ یا ظلم ہم پہونچاوین یا برائی کو کسی مسلمان
کی طرف کھینچین یعنی اُسکے ذمہ لگاوین اور وہ اُس برائی سے پاک ہو یا یہہ کہ کسی کو ضرر پہونچاوین نقل کیا اس کو
ترمذی نے اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَصْبَحْتُ (امسیت) اُشْهِدُكَ وَاُشْهِدُ حَمَلَةَ عَرْشِكَ وَمَلٰٓئِكَتَكَ وَجَمِيْعَ خَلْقِكَ بِاَنَّكَ
لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ طس ت یا اللہ مین نے صبح کی اُس
حالت مین کہ تجکو گواہ کرتا ہون اور تیرے عرش کے اُٹھانے والون کو اور تیرے تمام فرشتون کو اور تیری تمام
مخلوق کو گواہ کرتا ہون اس بات کا کہ تو معبود ہے کوئی معبود تیرے سوا نہین اور محمد صلے اللہ علیہ وسلم تیرے بندہ
اور تیرے رسول ہین نقل کیا اسکو طبرانی نے اوسط مین اور ترمذی نے ف تجکو گواہ کرتا ہون یعنی اپنے اس اقرار پر
کہ تو معبود اور پروردگار ہونے مین یگانہ ہے تو یون کہنا ہر صبح و شام کو گواہی کا اقرار اور تجدید اسلام ہے اور اپنے
نفس کا حال بتانا کہ مین غافلون مین سے نہین ہون اور عرش کے اُٹھانے والے آٹھ فرشتے ہین جنکے کان اور

کندھے کے بیچ مین دو ہزار برس کی راہ کا فاصلہ ہے اور ایک روایت مین سات ہزار برس کی راہ کا اور جو کوئی اس دعا کو پڑھے
اللہ تعالیٰ اُسکے رات دن کے گناہ بخشدیتا ہے ع اَللّٰهُمَّ اِنِّیْۤ اَصْبَحْتُ (اَمْسَیْتُ) اُشْهِدُكَ وَاُشْهِدُ حَمَلَةَ عَرْشِكَ وَمَلٰۤئِكَتَكَ
وَجَمِيْعَ خَلْقِكَ اَنَّكَ اَنْتَ اللّٰهُ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّاۤ اَنْتَ وَحْدَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ اَرْبَعَ مَرَّاتٍ
د ت س یا اللہ مین نے صبح کی اس حال مین کہ تجکو گواہ کرتا ہون اور تیرے عرش اُٹھانیوالون کو گواہ کرتا ہون اور تیرے
فرشتون اور تیری تمام مخلوق کو اس بات پر کہ بیشک تو معبود ہے کوئی معبود تیرے سوا نہین تو اکیلا ہے کوئی تیرا شریک
نہین اور محمد صلے اللہ علیہ وسلم تیرے بندہ اور رسول ہین یہہ دعا چار بار پڑھے نقل کیا اسکو ابوداؤد ترمذی نسائی نے ف
حدیث شریف مین آیا ہے کہ جس نے یہہ دعا ایک بار پڑھی تو اللہ تعالیٰ اسکی چوتھائی آگ سے آزاد کرتا ہے اور جس نے دو بار
پڑھی اُسکا آدھا آگ سے آزاد کرتا ہے اور جس نے تین بار پڑھی تو تین چوتھائی اور جس نے چار بار پڑھی تو سارے کو آگ آزاد فرماتا ہے
ذکر کیا اس کو میرک نے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْۤ اَسْاَلُكَ الْعَافِيَةَ فِی الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْۤ اَسْاَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِیْ دِيْنِیْ وَ
دُنْيَایَ وَاَهْلِیْ وَمَالِیْ اَللّٰهُمَّ اسْتُرْ عَوْرَاتِیْ وَاٰمِنْ رَوْعَاتِیْ اَللّٰهُمَّ احْفَظْنِیْ مِنْ بَيْنِ يَدَیَّ وَمِنْ خَلْفِیْ
وَعَنْ يَمِيْنِیْ وَعَنْ شِمَالِیْ وَمِنْ فَوْقِیْ وَاَعُوْذُ بِعَظَمَتِكَ اَنْ اُغْتَالَ مِنْ تَحْتِیْ د ق س حب
مس مص یا اللہ مین مانگتا ہون تجھسے سلامتی یعنی سب آفات اور بلیات ظاہر و باطن سے دنیا اور آخرت مین یعنی انکے
امور مین یا اللہ مین تجھسے مانگتا ہون گناہونکا معاف ہونا اور سلامتی اپنے دین اور دنیا مین اور اپنے اہل یعنی اقارب اور خادمومنین
اور اپنے مال مین یا اللہ تو میرے عیب ڈھانک اور میرے خوف کو امین کر یعنی خوف کی چیزون سے مجکو مامون رکھ یا اللہ تو میری
محافظت کر میرے آگے اور پیچھے اور دہنے اور بائین اور اوپر سے اور مین تیری بزرگی کی پناہ مانگتا ہون اس بات سے کہ دھا یا
جاؤن اپنے نیچے کے جانب سے یعنی زمین مین نقل کیا اسکو ابوداؤد ابن ماجہ نسائی ابن حبان حاکم ابن ابی شیبہ نے ف
پہلی عافیت سے مراد عذاب کا نہونا ہے اور دوسری سے مقصود عیبون سے خلاص ہونا مصنف نے کہا کہ عافیت کے
معنے سلامت رہنے کے ہین تو دین مین سلامتی سے یہہ غرض ہے کہ کجی سے بچا رہے اور دنیا مین سلامتی سے یہہ مقصود ہے
کہ بیماریون اور بلاؤن سے محفوظ رہے اور عورت اُسکو کہتے ہین کہ جسکے ظاہر ہونیسے آدمی شرم کرے اور برا جانے اور
ان طرفون کو اسلئے بیان کیا کہ جو بلا آتی ہے انھین جہتون سے آتی ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم صبح و شام مین ان کلمات
کے پڑھنے کو کبھی نہ چھوڑتے تھے ع لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِیْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ
حَیٌّ لَّا يَمُوْتُ وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ د س ق مص ی کوئی معبود نہین سوا اللہ کے وہ اکیلا ہے
کوئی اُسکا شریک نہین اُسیکے لئے ہے سلطنت اور اُسیکے لئے ہے تعریف زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے اور وہ ایسا زندہ ہے
کہ نہین مرتا اور وہ ہر چیز پر قادر ہے نقل کیا اسکو ابوداؤد نسائی ابن ماجہ ابن ابی شیبہ ابن سنی نے لفظ یحیی سے لا یموت تک فقط
ابن سنی نے روایت کیا ہے ف اس دعا کے پڑھنے کی فضیلت حدیث شریف مین یہہ آئی ہے کہ جسنے اُسکو صبح کو پڑھا ثواب

پاتا ہے اُس غلام کے آزاد کرنیکے برابر جو حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے ہو اور دس نیکیان اُسکے نامہ اعمال مین
لکھی جاتی ہین اور اُسکے دس درجہ بلند ہوتے ہین اور رات تک شیطان سے محفوظ رہتا ہے اور جو شام کو پڑھے تو بھی
ثواب پاتا ہے اور صبح تک شیطان سے محفوظ رہتا ہے روایت کیا اس حدیث کو ابن عیاش نے اور ایک شخص نے آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم سے خواب مین دیکھکر پوچھا یا رسول اللہ ابن عیاش آپ سے یہہ روایت کہتا ہے آپنے فرمایا کہ ابن
عیاش سچ کہتا ہے مشکوٰۃ - رَضِیْنَا بِاللّٰہِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِیْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَبِیًّا وَّرَسُوْلًا
عہ مس آ ط ہم راضی ہوئے اللہ سے اُسکے رب ہونے پر یعنے ہمنے اللہ کے رب ہونیکی خوب تصدیق کی اور
راضی ہوئے اسلام سے اُسکے دین ہونے پر اور راضی ہوے محمد صلے اللہ علیہ وسلم سے اُن کے رسول پیغمبر ہونے پر
یعنی ہمنے اُن کی رسالت اور پیغمبری کی خوب تصدیق کی نقل کیا اسکو چاروں نے اور حاکم احمد طبرانی نے ف اکثر نسخون مین
بعد لفظ رسولا کے لفظ نبیا کا بھی ساتھ رمز احمد اور طبرانی کے ہے اسلئے مستحب ہے کہ دونون کو جمع کرلے کذا قال النووی
فقیر کہتا ہے کہ مترجم سے اس فائدہ مین تسامح ہوا اصل یہہ ہے کہ بعض معتمد نسخون مین رسولا سے پہلے لفظ نبیا ط کیا تھا
اس غرض سے آیا ہے کہ احمد اور طبرانی نے نبیا روایت کیا ہے اور باقی نے رسولا اور ایک نسخہ مین رمز ترمذی بھی ط کے ساتھ
مذکور ہے اور نووی کا قول اذکار مین اسی کا مؤید ہے کہ یون کہا ہے کہ ابو داؤد وغیرہ کی روایت مین بمحمد رسولا واقع ہے اور
ترمذی کی روایت مین نبیا اسلئے دونون کا جمع کرنا مستحب ہے یعنے کہے نبیا رسولا اور ایک پر اکتفا کرے تو حدیث کا
عامل اس صورت مین بھی ہوگا انتہی اور نبیا کو مقدم اسلئے کیا کہ نبوت کا وجود رسالت کے تحقق پر مقدم ہے کذا فی الحرز الثمین
رَضِیْتُ بِاللّٰہِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِیْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ نَبِیًّا ثَلٰثَ مَرَّاتٍ مص ہے مین راضی ہوا اللہ سے اُس کے
رب ہونے پر اور اسلام سے اُسکے دین ہونے پر اور محمد صلے اللہ علیہ وسلم سے اُنکے نبی ہونے پر یہہ دعا تین بار پڑھے
نقل کیا اسکو ابن ابی شیبہ ابن سنی نے ف آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی صبح و شام کو تین تین بار یہہ دعا پڑھے
تو اللہ تعالیٰ پر حق ہوا کہ اُسکو قیامت کے دن راضی کرے مشکوٰۃ - اَللّٰھُمَّ مَا اَصْبَحَ بِیْ مِنْ نِّعْمَۃٍ اَوْ بِاَحَدٍ مِّنْ
خَلْقِکَ فَمِنْکَ وَحْدَکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ فَلَکَ الْحَمْدُ وَلَکَ الشُّکْرُ - د س حب ہے -
یا اللہ جو کوئی نعمت صبحکو مجھپر ہوئی یا تیری مخلوق مین سے کسی پر تو وہ تیری ہی طرف سے ہے یعنی جو دین و دنیا کی نعمت
مجھے ہوئی یا کسی اور مخلوق کو وہ خاص تیری ہی عنایت سے ہے تو یگانہ ہے تیرا کوئی شریک نہین تو تیرے ہی لئے تعریف ہے اور
تیرے ہی لئے شکر ہے یعنے اُس نعمت کے مقابل ہمپر شکر لازم ہے زبان اور دل اور اعضا سے نقل کیا اسکو ابو داؤد نسائی
ابن حبان ابن سنی نے ف آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے صبح کو یہہ دعا پڑھی اُس دن کا شکر ادا کیا
اور جس نے شام کو پڑھی اُس رات کا شکر ادا کیا کذا فی المشکوٰۃ اور بعض روایت مین آیا ہے کہ حضرت داؤد علیہ السلام نے
کہا کہ خداوند تیری نعمتین مجھپر بہت ہوئین ہین اُنکا شکر کیونکر ادا کرون حکم ہوا کہ اے داؤد جب تو نے یہہ معلوم کرلیا کہ جو نعمت

تیرے پاس ہے وہ میری ہی طرف سے ہے تب تو نے اُسکا شکر ادا کیا **ف** اَللّٰهُمَّ عَافِنِيْ فِيْ بَدَنِيْ اَللّٰهُمَّ عَافِنِيْ فِيْ سَمْعِيْ اَللّٰهُمَّ عَافِنِيْ فِيْ بَصَرِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْكُفْرِ وَالْفَقْرِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ **د س ی** یا اللہ مجکو سلامتی دے میرے بدن مین یعنی میرے تمام اعضا سے کوئی گناہ کی چیز نہو یا اللہ مجکو سلامتی دے میرے سننے مین یعنی بہرا نہ ہو جاؤن یا ایسی چیز کے سننے سے جس کا سننا درست نہو مثل غیبت اور جھوٹ اور گانے بجانیکے باز رہون یا اللہ مجکو سلامتی دے میری بینائی مین کوئی معبود نہین سوا تیرے یعنی تجھی سے عافیت مانگتے ہین نہ تیرے سوا دوسرے سے اس دعا کو تین بار پڑھے یا اللہ مین تیری پناہ مانگتا ہون کفر اور محتاجگی سے یا اللہ مین تیری پناہ مانگتا ہون قبر کے عذاب سے کوئی معبود نہیں سوا تیرے یعنی اسی لئے تجھی سے پناہ مانگی جاتی ہے اس دعا کو تین بار پڑھے نقل کیا اسکو ابو داؤد و نسائی ابن سنی نے **ف** بینائی کی سلامتی سے یہہ مقصود ہے کہ اندھا ہونیسے محفوظ رہے یا قدرت کی نشانیان نہ دیکھنے یا حرام چیزون کی طرف نظر کرنے مثلاً اجنبی عورت اور امرد کیطرف نظر ڈالنے اور میلون تماشون کے دیکھنے سے بچا رہے اور کفر سے مقصود یا کفر مشہور ہے یا کفران نعمت اور محتاجگی سے مراد دل کا محتاج ہونا ہے کہ آدمی بیصبر ہو کر تقدیر اور خدا تعالیٰ کا شاکی ہو یا خلق کیطرف محتاج ہونا یا مال کا کم ہونا ایسی طرح کہ قناعت اور صبر نہو اور حرص بہت کرے **ع** سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ مَا شَآءَ اللّٰهُ كَانَ وَمَا لَمْ يَشَأْ لَمْ يَكُنْ اَعْلَمُ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ وَّاَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا **د س ی** مین پاکی بیان کرتا ہون اللہ کی وابستہ اُس کی تعریف سے بندہ کو قوت نہین حرکت اور سکون پر مگر اللہ کے قدرت دینے سے جو اللہ نے چاہا وہ ہوا اور جو اُسنے نچاہا وہ نہوا مین جانتا ہون کہ اللہ ہر چیز پر قادر ہے اور اللہ نے ہر چیز کو گھیرا ہے اپنے علم مین یعنی وہ ہر چیز کو جانتا ہے نقل کیا اسکو ابو داؤد و نسائی ابن سنی نے **ف** جو اُس نے چاہا وہ ہوا اور جو نچاہا وہ نہوا یعنے برابر ہے کہ بندہ چاہے یا نچاہے اور یہی معنی ہین اس آیۃ کے وما تشاؤن الا ان یشاء اللہ یعنے تم نہین چاہتے ہو مگر اس صورت مین کہ خدا چاہے اور حدیث قدسی مین ہے کہ ترید وارید ولا یکون الا ما ارید فمن رضی فلہ الرضا ومن سخط فلہ السخط ویفعل اللہ ما یشاء ویحکم ما یرید یعنی اے بندہ تو ایک کام کا ارادہ کرتا ہے اور مین بھی ارادہ کرتا ہون اور ہوتا وہی ہے جو مین چاہتا ہون تو جو شخص راضی ہوا یعنی میرے ارادہ پر تو اُسکے لئے میری خوشنودی ہے اور جو خفا ہوا میرے ارادہ سے اُسکے لئے میری خفگی ہے اور اللہ کرتا ہے جو چاہتا ہے اور حکم کرتا ہے جو ارادہ کرتا ہے اور حدیث شریف مین آیا ہے کہ جسنے یہہ دعا صبح کو پڑھی شام تک محفوظ رہا اور جس نے شام کو پڑھی صبح تک محفوظ رہا **ع** اَصْبَحْنَا عَلٰى فِطْرَةِ الْاِسْلَامِ وَكَلِمَةِ الْاِخْلَاصِ وَعَلٰى دِيْنِ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلٰى مِلَّةِ اَبِيْنَا اِبْرَاهِيْمَ حَنِيْفًا مُّسْلِمًا وَّمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ **ا ط** فِي الصَّبَاحِ وَالْمَسَاءِ **س** فِي الصَّبَاحِ فقط ہمنے صبح کی اسلام کی اصل پیدائش اور کلمہ اخلاص یعنے لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ پر اور اپنے پیغمبر محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے دین پر اور اپنے باپ ابراہیم علیہ السلام کی ملت پر کہ وہ توحید کرنے والے تابعدار تھے اور مشرکون مین سے نہ تھے نقل کیا اسکو احمد طبرانی نے صبح اور شام کے وظیفہ مین اور

نسائی نے نقل کیا فقط صبح کے وظیفہ مین ف یعنے دعاء اصبحنا علی فطرۃ الاسلام آخر تک کو احمد اور طبرانی نے صبح و شام مین پڑھنا نقل کیا ہے اور نسائی نے فقط صبح مین اور یاحی یاقیوم جو آگے آتا ہے جداگانہ عبارت ہے اس دعا سے کچھ علاقہ اُسکو نہین ایسا ہی مصنف نے کہا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہہ دعا پڑھی تاکہ لوگ سنکر سیکہین اور ظاہر تر یہہ ہے کہ آنحضرت کو بھی اپنے اوپر ایمان لانے کا حکم تھا چنانچہ اذان کے جواب مین آیا ہے کہ جب موذن اشہد ان لا الہ الا اللہ اشہد ان محمد رسول اللہ کہتا تھا تو آپ فرماتے انا انا یعنی مین بھی گواہی دیتا ہون ع يَاحَيُّ يَاقَيُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِيْثُ اَصْلِحْ لِيْ شَانِيْ كُلَّهٗ وَلَا تَكِلْنِيْ اِلٰى نَفْسِيْ طَرْفَةَ عَيْنٍ س مس ر اے زندہ اے ہمیشہ رہنے والے مین تیری رحمت سے فریاد کرتا ہون اور ہر چیز مین مدد چاہتا ہون میرے لئے میرا تمام حال درست کر اور مجکو میرے نفس کے حوالہ ایک پلک مارنے مت کر یعنے نعمت امداد سے مجکو محروم مت کر نقل کیا اسکو نسائی حاکم بزار نے ف حضرت علی مرتضےٰ روایت کرتے ہین کہ مین جنگ بدر مین کفار سے لڑا پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوا تو مین نے دیکھا کہ آپ سجدہ مین یاحی یاقیوم پڑھ رہے ہین پھر مین چلا گیا اور کفار سے لڑا پھر آکر دیکھا تو آپ بدستور سجدہ مین یاحی یاقیوم پڑھ رہے ہین اسی لئے اللہ تعالیٰ نے اُنکو فتح عنایت فرمائی ع اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ خَلَقْتَنِيْ وَاَنَا عَبْدُكَ وَاَنَا عَلٰى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ اَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ وَاَبُوْءُ بِذَنْبِيْ فَاغْفِرْ لِيْ فَاِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّآ اَنْتَ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ خ س یا اللہ تو میرا رب ہے کوئی معبود نہین سوا تیرے تو نے مجھے پیدا کیا اور مین تیرا بندہ ہون اور مین تیرے عہد اور وعدہ پر ہون یعنی تجھپر ایمان لانے کا اور خالص عبادت کرنیکا جو عہد اور وعدہ کہ تجھسے میثاق کے دن کیا ہے اسپر قیم ہون بقدر اپنی طاقت کے اس سے غرض اپنی عاجزی کا اقرار ہے کہ جسطرح واجب ہے ویسا ادا نہین ہوتا مین اقرار کرتا ہون تیرے لئے تیری اُس نعمت کا کہ مجھپر ہے اور معترف ہون اپنے گناہ کا پس تو مجکو بخشدے کیونکہ گناہونکو سوا تیرے کوئی نہین بخشتا مین تیری پناہ مانگتا ہون اپنے کردار کی برائی سے یعنی اپنے بداعمال سے تیری پناہ مانگتا ہون کہ انکو معاف فرماوے نقل کیا اسکو بخاری نسائی نے اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ خَلَقْتَنِيْ وَاَنَا عَبْدُكَ وَاَنَا عَلٰى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ اَبُوْءُ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ وَاَبُوْءُ بِذَنْبِيْ فَاغْفِرْ لِيْ اِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّآ اَنْتَ د سے۔ یا اللہ تو میرا رب ہے کوئی معبود سوا تیرے نہین تو نے مجھے پیدا کیا اور مین تیرا بندہ ہون اور مین تیرے عہد اور تیرے وعدہ پر اپنے طاقت بھر ہون مین تیری پناہ مانگتا ہون اپنے کردار کی برائی سے اقرار کرتا ہون تیری نعمت کا کہ مجھپر ہے اور معترف ہون اپنے گناہ کا تو بخشدے مجکو کہ گناہونکو سوا تیرے کوئی نہین بخشتا۔ نقل کیا اسکو ابوداؤد ابن سنی نے فقیر کہتا ہے کہ پہلی دعا اور یہہ دعا سید الاستغفار کہلاتی ہے اور بیان استغفار مین مترجم انھین کیطرف اشارہ کریگا۔ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ اَحَقُّ مَنْ ذُكِرَ وَاَحَقُّ مَنْ عُبِدَ وَاَنْصَرُ مَنِ ابْتُغِيَ وَاَرْاَفُ مَنْ مَلَكَ وَاَجْوَدُ

مَنْ سُئِلَ وَاَوْسَعُ مَنْ اَعْطٰی اَنْتَ الْمَلِکُ لَا شَرِیْکَ لَکَ وَالْفَرْدُ لَا نِدَّ لَکَ کُلُّ شَیْءٍ هَالِکٌ اِلَّا وَجْهَکَ
لَنْ تُطَاعَ اِلَّا بِاِذْنِکَ وَلَنْ تُعْصٰی اِلَّا بِعِلْمِکَ تُطَاعُ فَتَشْکُرُ وَتُعْصٰی فَتَغْفِرُ اَقْرَبُ شَهِیْدٍ وَاَدْنٰی
حَفِیْظٍ حُلْتَ دُوْنَ النُّفُوْسِ وَاَخَذْتَ بِالنَّوَاصِیْ وَکَتَبْتَ الْاٰثَارَ وَنَسَخْتَ الْاٰجَالَ وَالْقُلُوْبُ
لَکَ مُفْضِیَةٌ وَّالسِّرُّ عِنْدَکَ عَلَانِیَةٌ اَلْحَلَالُ مَا اَحْلَلْتَ وَالْحَرَامُ مَا حَرَّمْتَ وَالدِّیْنُ مَا شَرَعْتَ وَالْاَمْرُ
مَا قَضَیْتَ وَالْخَلْقُ خَلْقُکَ وَالْعَبْدُ عَبْدُکَ وَاَنْتَ اللّٰهُ الرَّءُوْفُ الرَّحِیْمُ اَسْئَلُکَ بِنُوْرِ وَجْهِکَ
الَّذِیْ اَشْرَقَتْ لَهُ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ بِکُلِّ حَقٍّ هُوَ لَکَ وَبِحَقِّ السَّآئِلِیْنَ عَلَیْکَ اَنْ تُقِیْلَنِیْ فِیْ
هٰذِهِ الْغَدَاةِ اَوْ فِیْ هٰذِهِ الْعَشِیَّةِ وَاَنْ تُجِیْرَنِیْ مِنَ النَّارِ بِقُدْرَتِکَ ط طب

ترجمہ یا اللہ تو ذکر کا مستحق تر ہے اُن سے کہ جنکا ذکر کیا جاوے یعنی تیرا ذکر سب مذکورون سے زیادہ لائق ہے اور تو لائق تر عبادت کا ہے اُن سے جنکی عبادت کیجاوے یعنے تیری عبادت کے سوا سب کی عبادت باطل ہے اور تو بہت مدد کرنے والا ہے اُن سے جنکی مدد ڈھونڈھی جائے اور تو بہت مہربان ہے اُنسے جو مالک ہون یعنی مجازی مالکون سے تو زیادہ مہربان ہے اور تو زیادہ سخی ہے اُن سے جنسے سوال کیا جائے اور تو عطا مین فراخ تر ہے اُنسے جو عطا کرتے ہین تو بادشاہ ہے کوئی تیرا شریک نہین اور تو یکتا ہے کوئی تیرا ہمسر نہین ہر چیز ہلاک ہونیوالی ہے تیری ذات کے سوا تو ہرگز عبادت نہین کیا جاتا مگر اپنی توفیق دینے سے اور تیری نافرمانی کبھی نہین ہوتی مگر تیرے علم سے تیری اطاعت کرتے ہین تو ثواب عنایت فرماتا ہے اور نافرمانی کرتے ہین تو گناہ بخشتا ہے تو بہت قریب ہے ہر حاضر سے یعنے اس مین اشارہ ہے نحن اقرب الیہ من حبل الورید کی طرف اور تو زیادہ نزدیک ہے ہر نگہبان سے تو حائل ہوا نفسون کے پاس اور تو نے پکڑے پیشانیون کے بال یعنی سب تیرے قبضۂ قدرت مین ہین اور تو نے عملون کو لکھا یعنی لوح محفوظ مین اور تو نے عمرین لکھین لوح محفوظ مین دل تیری تجلیات کی گنجایش رکھتے ہین اور پوشیدہ بات تیرے نزدیک ظاہر ہے حلال وہ چیز ہے جسکو تو نے حلال کیا اور حرام وہ چیز ہے جسکو تو نے حرام کیا اور دین وہ ہے جسکو تو نے مقرر کیا اور معاملہ وہ ہے جسکو تو نے حکم کیا یعنے تمام امور کہ دنیا مین ہوتے ہین تیرے ہی حکم اور ارادہ سے ہوتے ہین اور سب مخلوق تیری پیدا کی ہوئی ہے اور سب بندے تیرے بندے ہین اور تو ہے معبود بہت مہربان بخشنے والا مین تجھسے مانگتا ہون بوسیلہ تیری ذات کے اُس نور سے جسکے سبب سے آسمان و زمین روشن ہین اور مانگتا ہون بوسیلہ تیرے حق کے یعنے جو مخلوق پر ہے مثل اطاعت عبادت وغیرہ کے اور بوسیلہ سائلون کے حق کے جو تجھپر ہے یعنے تیرے کرم اور وعدہ کے سبب سے وہ تجھپر حق رکھتے ہین ورنہ تجھپر کسی کا حق نہین یہہ مانگتا ہون کہ تو مجھکو اس دن مین یا اس رات مین معاف کرے یعنی صبح کے وظیفہ مین فی ہذہ الغداۃ کہے اور شام کے وظیفہ مین فی ہذہ العشیۃ اور یہہ مانگتا ہون کہ مجھکو امن دے آگ سے اپنی قدرت سے نقل کیا اسکو طبرانی نے کبیر مین اور کتاب الدعا مین **ف** حدیث شریف مین آیا ہے کہ جو کوئی یہہ دعا پڑھے اُسکے لئے دس نیکیان لکھی جاتی ہین اور دس بُرائیان دور

کیجاتی ہین اور دس غلام آزاد کرنے کا ثواب ملتا ہے اور اللہ تعالیٰ اسکو شیطان سے پناہ دیتا ہے کذا ذکر علی اور یہہ جو کہا
کہ نافرمانی نہین کیا جاتا مگر اپنے علم سے اس مین اشارہ ہے اس بات کا کہ طاعت خدا تعالیٰ کے ارادہ اور امر کے سبب
ہوتی ہے اور معصیت ارادہ کے سبب ہے نہ امر کے سبب اور تو حائل ہو انفسون کے پاس اس سے یہہ مراد ہے
کہ لوگون کے اور اُن کی خواہشون نفسانی کے درمیان تو حائل ہے اسلیے وہ یہہ طاقت نہین رکھتے کہ ایمان لاوین یا
کفر کرین مگر اس صورت مین کہ تو ارادہ کرے حاصل یہہ ہے کہ تو لوگون کا مالک ہے اُن کو جدہر چاہتا ہے پہیر دیتا ہے فحسا
حَسْبِيَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ سَبْعَ مَرَّاتٍ ی کفایت ہے مجکو اللہ کوئی
معبود نہین اُسکے سوا اُسی پر مین نے بھروسہ کیا یعنے نہ اُسکے غیر پر غرض کرکسی سے سوای اُسکے نہ امید رکہتا ہون نہ ڈر
اور وہ بڑے عرش کا پروردگار ہے اس دعا کو سات بار پڑہے نقل کیا اسکو ابن سنی نے ف حدیث شریف مین آیا ہے
کہ جو کوئی صبح شام یہہ آیہ سات بار پڑہے تو اللہ تعالیٰ اُسکے دنیا اور آخرت کے غم کو کفایت کرتا ہے اور بعض مشائخ
شاذلیہ نے کہا ہے کہ اگر کسی شخص کا ورد سوائے اسکے اور کچھ نہ ہو تو اسکو یہی بس ہے اور اللہ تعالیٰ نے بہی آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم کو اسکے پڑہنیکا ارشاد فرمایا اس آیۃ مین فان تولوا فقل حسبی اللہ الآیۃ ع وفخر لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ
لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ عَشْرَ مَرَّاتٍ س حب اطی کوئی معبود نہین سوای
اللہ کے وہ اکیلا ہے کوئی اُسکا شریک نہین اُسیکے لئے بادشاہت ہے اور اُسیکے لئے سب تعریف اور وہ ہر چیز پر قادر ہے اسکو
دس بار پڑہے نقل کیا اسکو نسائی ابن حبان احمد طبرانی ابن سنی نے سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَبِحَمْدِهٖ مِائَةَ مَرَّةٍ م د
ت س مس حب عو مین پاکی بیان کرتا ہون اللہ بزرگ کی اور پاکی کہتا ہون اُسکی تعریف سے لگی ہوئی اسکو
سو بار پڑہے نقل کیا اسکو مسلم ابو داود ترمذی نسائی حاکم ابن حبان ابو عوانہ نے ف حدیث شریف مین آیا ہے کہ
جس نے صبح کو سبحان اللہ وبحمدہ سو سو بار پڑہا تو قیامت کو اسکے عمل سے بہتر دوسرا شخص کوئی عمل لاویگا لیکن وہ
شخص کہ مثل اُسکے پڑہے یعنی اس صورت مین دونون کے عمل برابر ہونگے یا اس سے زیادہ پڑہے یعنی اس صورت مین -
زیادہ پڑہنے والا اس سے فضل ہوگا انتہی اور اگر ان تسبیحات وغیرہ کو شمار مذکور سے زیادہ بہی پڑہے گا تو یہہ بہی ثواب
پاویگا اور زیادتی کا جدا ثواب پاویگا تو شمار اس جنس کے نہین کہ اُس سے زیادہ پڑہنا منع ہو جیسے طہارت کی زیادتی
کہ تین بار سے زیادہ اعضا کو دہونا منع ہے کذا قال علی اور اسی طرح شیخ فخر الدین نے بسم اللہ الذی لا الہ کے بیان مین مصنف
کا قول نقل کیا ہے اور بعض علما اسکے برعکس کہتے ہین واللہ اعلم سُبْحَانَ اللّٰهِ مِائَةَ مَرَّةٍ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ مِائَةَ مَرَّةٍ لَا اِلٰهَ اِلَّا
اللّٰهُ مِائَةَ مَرَّةٍ اَللّٰهُ اَكْبَرُ مِائَةَ مَرَّةٍ ت سبحان اللہ سو بار الحمد للہ سو بار لا الہ الا اللہ سو بار اللہ اکبر سو بار نقل کیا اسکو ترمذی نے
ف آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی صبح شام سو سو بار سبحان اللہ پڑہے اسکو ثواب سو حج کرنے والیکی برابر
ہوگا اور جو صبح شام کو الحمد للہ سو سو بار پڑہے اُس شخص کو ثواب اُس آدمی کی برابر ہوگا کہ سو گہوڑے جہاد کے لئے دے یا یہہ

فرمایا کہ سو جہاد کئے اور جو کوئی لا الہ الا اللہ صبح شام سو سو بار پڑھے تو اُسکو ثواب سو غلام آزاد کرنے والیکی برابر ہوگا ایسے غلام کہ اسمعیل علیہ السلام کی اولاد سے ہون اور جو اللہ اکبر صبح شام کو سو سو بار پڑھے اُس دن مین اس سے بہتر کوئی عمل والا نہ ہوگا بجز اُس شخص کے کہ اُسکی برابر پڑھے یعنے وہ ثواب مین برابر ہوگا یا اُس سے زیادہ پڑھے یعنے وہ ثواب مین زیادہ ہوگا مشکوٰۃ۔ وَيُصَلِّيْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرَ مَرَّاتٍ ط اور پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم پر دس بار درود بہیجے نقل کیا اسکو طبرانی نے ف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی صبح و شام کو دس دس بار مجہپر درود بہیجے اُسکو قیامت کے دن میری شفاعت ملیگی اور فرمایا جو کوئی مجہپر صبح کی نماز کے بعد بات کرنیسے پہلے درود بہیجے اللہ تعالیٰ اُسکی سو حاجتین پوری کرتا ہے سو مین سے تیس کو جلد عنایت فرماتا ہے اور ستر کو تاخیر سے دیتا ہے اور بعد نماز مغرب کے بہی ایسا ہی ثواب پاتا ہے کذا ذکر المصنف فی المنبیہ اور اس مقام کے مناسب ایک درود لکہا جاتا ہے کہ اگر اس کو پڑھے تو بہت مناسب ہے دارقطنی نے افراد مین اور ابن نجار نے اپنی تاریخ مین حضرت ابوبکرؓ سے روایت کیا ہے کہ اُنہون نے کہا کہ مین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹہا تہا کہ ایک شخص حاضر ہوا اور سلام کیا آپنے اُسکو جواب دیا اور خوش ہوکر اپنے پہلو مین بٹہالیا جب وہ شخص اپنی حاجت عرض کرکے اُٹہا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے ابوبکر یہہ وہ شخص ہے کہ اسکے لیئے عمل سب روئے زمین والون کے عمل کی برابر بلند کیئے جاتے ہین مین نے عرض کیا کہ اسکا کیا سبب ہے آپ نے فرمایا کہ یہہ شخص جب صبح ہوتی ہے مجہپر ایک درود بہیجتا ہے جو سب خلق کے درود کی برابر ہوتا ہے مین نے پوچہا وہ درود کونسا ہے آپنے فرمایا کہ وہ یہہ ہے اللہم صل علی محمد النبی عدد من صلی علیہ من خلقک وصل علی محمد النبی کما ینبغی لنا ان نصلی علیہ وصل علے محمد النبی کما امرتنا ان نصلے علیہ یعنی یا اللہ رحمت خاص بہیج اوپر جناب محمد کے کہ پیغمبر ہین بقدر شمار اُن لوگونکی جو تیری مخلوق مین سے اُنپر درود بہیجتے ہین اور رحمت خاص بہیج محمد صلے اللہ علیہ وسلم پیغمبر پر جیسے کہ ہمکو لائق ہے اُنپر درود بہیجین اور رحمت خاص بہیج محمد پیغمبر پر جیسے تو نے ہمکو حکم کیا کہ اُنپر درود بہیجین کذا فی الدر المنثور

وَاِنِ ابْتُلِيَ بِهَمٍّ اَوْ دَيْنٍ فَلْيَقُلِ اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحُزْنِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ غَلَبَةِ الدَّيْنِ وَقَهْرِ الرِّجَالِ د اور کوئی شخص غم مین یا قرض مین مبتلا ہو تو وہ کہے اللہم انی اعوذ بک الخ یعنی یا اللہ مین تیری پناہ مانگتا ہون فکر سے اور غم سے اور تیری پناہ مانگتا ہون عاجزی سے یعنی کمال کے حاصل کرنے مین اور کاہلی سے یعنے اعمال مین اور تیری پناہ مانگتا ہون نامردی سے یعنے دشمن کے ڈر سے جو جہاد سے باز رکہے اور بخیلی سے اور تیری پناہ مانگتا ہون قرض کے بوجہ سے اور آدمیون کے قہر سے یعنے بادشاہون کے قہر اور ظالمون کے غلبہ اور بدخلقون کی جفاکاری سے نقل کیا اسکو ابوداؤد نے ف حدیث شریف مین آیا ہے کہ ایک شخص نے سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین عرض کیا کہ مجکو بہت سے غم اور قرض لاحق ہوئے آپنے فرمایا کہ آیا مین تجہکو نہ سکہا دون ایسی دعا کہ جب تو اسکو پڑہے تو اللہ تعالیٰ تیرا غم دور کرے اور تیرا قرض تجہپر سے ادا کرے مینے عرض کیا کہ فرمائیے آپنے فرمایا

ادائے قرض کی دعا

کہ ہر صبح شام کو یہہ دعا پڑہا کر وہ شخص کہتا ہے کہ مین نے یہہ دعا پڑہی تو اللہ تعالیٰ نے میرا غم دور کیا اور میرا قرض ادا کیا حدیث
تمام ہوئی مصنف نے کہا کہ عجز اُس چیز کا ترک کرنا ہے جسکا کرنا اچھا ہو اور قرض کے غلبہ سے پناہ اسلیئے مانگی کہ دوسری
حدیث مین آیا ہے الدین شین الدین یعنی قرض دین کا عیب ہے اور فرمایا لاہم الاہم الدین ولا وجع الا وجع العین یعنے
قرض کے سوا کوئی غم نہین اور آنکھ کے درد کے سوا کوئی درد نہین پہلی حدیث کا علاقہ تمام ہوا اور ایک روایت مین آیا ہے
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی جمعہ کے دن ستر بار پڑہے اللہم اغننی بحلالک عن حرامک و بفضلک عمن سواک
تو اُسپر دو جمعہ نہ گذرینگے کہ اللہ تعالیٰ اُسکو غنی نفرماوے کذا ذکر علی عن الفردوس اِلیٰ هُنَا يُقَالُ فِي الصَّبَاحِ وَالْمَسَاءِ
جَمِيعًا وَلٰكِن يُقَالُ فِي الْمَسَاءِ مَكَانَ اَصْبَحَ اَمْسٰى وَمَكَانَ هٰذَا الْيَوْمِ هٰذِهِ اللَّيْلَةُ وَمَكَانَ التَّذْكِيرِ التَّانِيث
وَمَكَانَ النُّشُوْرِ الْمَصِيْرُ كَمَا كَتَبْنَاهُ بِالْحُمْرَةِ فَوْقَ كُلِّ كَلِمَةٍ یہان تک پڑہا جائے
صبح و شام دونون کے وظیفہ مین لیکن شام کے وظیفہ مین اصبح کی جگہہ امسی اور اصبحت کی جگہہ امسیت اور اصبحنا کی جگہہ
امسینا اور ہذا الیوم کی جگہہ ہذہ اللیلۃ اور مذکر کی جگہہ مونث یعنے ہ کی جگہہ ہا اور نشور کی جگہہ مصیر چنانچہ ہم نے شام کے
الفاظ کو سرخی سے ہر جگہہ اوپر لکھدیا ہے وَيُزَادُ فِي الْمَسَاءِ فَقَطْ اَمْسَيْنَا وَاَمْسَى الْمُلْكُ لِلّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ
اَعُوْذُ بِاللّٰهِ الَّذِيْ يُمْسِكُ السَّمَاءَ اَنْ تَقَعَ عَلَى الْاَرْضِ اِلَّا بِاِذْنِهٖ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ وَذَرَاَ وَبَرَاَ
ط ۔ اور فقط شام کے وظیفہ مین زیادہ کیا جاوے یعنی صبح مین نہ پڑہی جاوے یہہ دعا امسینا و امسی الملک الخ یعنے
ہمنے اور ملک نے شام کی اللہ کے لیئے اور سب تعریف اللہ کے لئے ہے اور مین پناہ مانگتا ہون اللہ کی جسنے تھام رکہا
ہے آسمان کو اس بات سے کہ زمین پر گر پڑے مگر اُس کے حکم سے اُس چیز کی برائی سے پناہ مانگتا ہون جسکو اُس نے اندازہ
کیا اور پہیلایا اور پیدا کیا نقل کیا اسکو طبرانی نے فقیر کہتا ہے کہ خلق سے مراد یہہ ہے کہ تقدیر کے موافق ایجاد کیا اس مین سب
موجودات آگئے اور ذر تخصیص بعد تعمیم کے ہے یعنے پہیلانا نسل کی پیدائش سے مخصوص ہے مقصود یہہ کہ ثقلین کی نسل
کو پہیلایا کذا فی الحرز وَيُزَادُ فِي الصَّبَاحِ فَقَطْ اَصْبَحْنَا وَاَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلّٰهِ وَالْكِبْرِيَاءُ وَالْعَظَمَةُ وَالْخَلْقُ
وَالْاَمْرُ وَاللَّيْلُ وَالنَّهَارُ وَمَا يَضْحٰى فِيْهِمَا لِلّٰهِ وَحْدَهٗ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ اَوَّلَ هٰذَا النَّهَارِ صَلَاحًا وَاَوْسَطَهٗ
فَلَاحًا وَاٰخِرَهٗ نَجَاحًا اَسْاَلُكَ خَيْرَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ مص۔
اور فقط صبح مین نہ شام مین یہہ دعا زیادہ کیجائے اصبحنا و اصبح الملک الخ یعنے ہمنے اور ملک نے صبح کی اللہ کے واسطے
اور ذات کی بزرگی اور صفات کی بزرگی اور پیدا کرنا اور حکم کرنا اور رات اور دن اور جو چیز کہ رات دن مین ظاہر ہوتی ہے سب
اللہ ہی کے واسطے ہے جو یکتا ہے یا اللہ اس دن کے اول کو نیکی کا سبب کر یعنے تاکہ اُسکو طاعت مین بسر کرین اور اس
دن کے درمیان کو کامیابی کا سبب فرما اور اُسکے آخر کو آفتون سے نجات کا باعث کر مین تجہسے مانگتا ہون دنیا اور
آخرت کی بہلائی اے سب مہربانون سے زیادہ مہربان نقل کیا اسکو ابن ابی شیبہ نے لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ

لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ فِيْ يَدَيْكَ وَمِنْكَ وَاِلَيْكَ اَللّٰهُمَّ مَا قُلْتُ مِنْ قَوْلٍ اَوْ حَلَفْتُ مِنْ حَلْفٍ اَوْ نَذَرْتُ مِنْ نَذْرٍ فَمَشِيَّتُكَ بَيْنَ يَدَيْ ذٰلِكَ كُلِّهٖ مَا شِئْتَ كَانَ وَمَا لَمْ تَشَأْ لَا يَكُوْنُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِكَ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اَللّٰهُمَّ مَا صَلَّيْتُ مِنْ صَلٰوةٍ فَعَلٰى مَنْ صَلَّيْتَ وَمَا لَعَنْتُ مِنْ لَعْنٍ فَعَلٰى مَنْ لَعَنْتَ اَنْتَ وَلِيِّيْ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ تَوَفَّنِيْ مُسْلِمًا وَّاَلْحِقْنِيْ بِالصّٰلِحِيْنَ ۔ حٓ مس ۔ آ ط ہین

حاضر ہون تیری خدمت مین یا اللہ مین حاضر ہون تیری خدمت مین پھر حاضر ہون اور تیری طاعت مین مستعد ہون اور بھلائی تیرے ہاتون مین یعنی تیرے تصرف اور قدرت مین ہے اور ہمکو بھلائی تجھسے ہی پہونچنے والی ہے اور تیری ہی طرف ہمارا حال اور مآل برجوع کرنے والا ہے یا اللہ جو کچھ مینے بات کہی یا قسم کہائی یا نذر مانی تو ان سب سے پہلے تیری خواہش ہے جو تو نے چاہا وہ ہوا اور جو تو نچاہے گا نہ ہوگا اور پھرا گنا ہون سے اور قوت عبادت پہ نہین ہے بجز تیری مدد کے تو ہر چیز پہ قادر ہے یا اللہ جو کچھ مین نے دعا کی تو اُسکے حق مین ہو جسکے لئے تو نے دعا کی اور اُس کو دعا کے لائق کیا اور جو کچھ مین نے لعنت کی تو یہہ اُسپر کر جسکو تو نے لعنت کی تو میرا مالک ہے دنیا اور آخرت مین مجکو وفات دے اسلام پر اور مجکو ملا نیک بختون سے یعنے نبیون اور رسولون سے نقل کیا اسکو ابن سنی حاکم احمد طبرانی نے **ف** مروی ہے کہ مرتے دم اخیر کلام حضرت ابوبکر صدیق رضؓ کا یہہ تھا رب توفنی مسلما والحقنی بالصالحین ع اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ الرِّضَا بَعْدَ الْقَضَاۤءِ وَبَرْدَ الْعَيْشِ بَعْدَ الْمَوْتِ وَلَذَّةَ النَّظَرِ اِلٰى وَجْهِكَ وَشَوْقًا اِلٰى لِقَاۤئِكَ فِيْ غَيْرِ ضَرَّاۤءَ مُضِرَّةٍ وَّلَا فِتْنَةٍ مُّضِلَّةٍ یا اللہ مین مانگتا ہون تجھسے اپنا راضی رہنا تقدیر کے بعد یعنے جو تقدیر مصیبت و بلا کی مجہپر جاری ہو اُسپر راضی رہون اور مانگتا ہون عیش کی ٹھنڈک مرنے کے بعد اور تیری ذات دیکھنے کا مزا اور تیرے ملنے کا شوق کہ سختی کی حالت مین نہ ہو جو نقصان پہونچانے والی ہو اور بدون فتنہ گمراہ کرنے والیکے **ف** عیش کے معنے زندگی کے ہین تو مرنیکے بعد عیش کے ٹھنڈک سے یہہ مراد ہے کہ مرنیکے بعد اچھی زندگانی ہو کہ یہان کی زندگانی فانی ہے اور وہان کی باقی تو اصل وہان ہی کا آرام و چین ہے اسی لئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے وہان کا آرام مانگا۔ اور مراد اس عبارت سے کہ سختی کی حالت مین نہ ہو جو نقصان پہونچانے والی ہو یہہ ہے کہ ایسا شوق مانگتا ہون جو میرے سلوک مین نقصان نکرے اور نہ میری استقامت مین ادب اور احکام کی راہ پہ کیونکہ شوق مین کبھی سکر کی حالت ہو کر باتین خلاف ادب ہو جاتی ہین اور یہی مراد ہے الفاظ لا فتنہ مضلة سے یعنی کوئی ایسی مصیبت و بلا لاحق نہ ہو کہ میری گمراہی یا دوسرے کی گمراہی کا سبب ہو ع وَاَعُوْذُ بِكَ اَنْ اَظْلِمَ اَوْ اُظْلَمَ اَوْ اَعْتَدِيَ اَوْ يُعْتَدٰى عَلَيَّ اَوْ اَكْتَسِبَ خَطِيْۤئَةً اَوْ ذَنْبًا لَّا تَغْفِرُهٗ اَللّٰهُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ فَاِنِّيْ اَعْهَدُ اِلَيْكَ فِيْ هٰذِهِ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَاُشْهِدُكَ وَكَفٰى بِكَ شَهِيْدًا اِنِّيْ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ وَحْدَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَكَ الْمُلْكُ وَلَكَ الْحَمْدُ وَاَنْتَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ وَّاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا

عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ وَاَشْهَدُ اَنَّ وَعْدَكَ حَقٌّ وَلِقَاءَكَ حَقٌّ وَالسَّاعَةَ اٰتِيَةٌ لَّا رَيْبَ فِيْهَا وَاَنَّكَ تَبْعَثُ
مَنْ فِي الْقُبُوْرِ وَاَنَّكَ اِنْ تَكِلْنِيْ اِلٰى نَفْسِيْ تَكِلْنِيْ اِلٰى ضُعْفٍ وَّعَوْرَةٍ وَّذَنْبٍ وَّخَطِيْئَةٍ وَّاِنِّيْ لَآ اَثِقُ اِلَّا
بِرَحْمَتِكَ فَاغْفِرْلِيْ ذُنُوْبِيْ كُلَّهَا اِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ وَتُبْ عَلَيَّ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ مس ا ط اور میں تیری
پناہ مانگتا ہوں کہ میں ظلم کروں کسی پر یا کوئی مجھپر ظلم کرے یا تعدی کروں یعنی اپنے نفس پر یا غیر پر زیادتی کروں یا مجھپر کوئی زیادتی کرے
یا میں کوئی گناہ خطا سے کروں یا قصداً ایسا گناہ کروں کہ تو اُسکو نہ بخشے یعنی شرک یا اللہ پیدا کرنے والے آسمان و زمین کے
اے جاننے والے پوشیدہ اور ظاہر چیز کے اے بزرگی اور بخشش والے میں عہد کرتا ہوں تیرے سامنے اس دنیا کی
زندگی میں اور میں تجھکو گواہ کرتا ہوں اور تو ہی گواہ کافی ہے وہ عہد یہہ ہے کہ میں گواہی دیتا ہوں اس بات کی کہ کوئی
معبود نہیں سوا تیرے تو اکیلا ہے تیرا کوئی شریک نہیں تیرے ہی لئے بادشاہت ہے اور تیرے ہی لئے سب
تعریف اور تو ہر چیز پر قادر ہے اور میں گواہی دیتا ہوں اس بات کی کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم تیرے بندہ اور رسول ہیں
اور میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ تیرا وعدہ حق ہے اور تیرا ملنا یعنے تیرے سامنے حاضر ہونا یا تجھکو دیکھنا حق ہی
اور قیامت آنے والی ہے اُس میں شک نہیں اور تو اُٹھائیگا اُن لوگوں کو جو قبروں میں ہیں اور میں یہہ گواہی دیتا ہوں
کہ تو اگر مجھکو میرے نفس کے سپرد کرے گا تو مجھکو ناتوانی اور عیب اور قصداً گناہ کے اور خطا کے حوالہ کرے گا اور میں گواہی
دیتا ہوں کہ میں اعتماد نہیں کرتا سوائے تیری رحمت یعنے انعام واحسان کے پس تو میرے لئے میرے گناہ بخشدے
کہ تیرے سوا گناہوں کو کوئی نہیں بخشتا اور تو میری توبہ قبول کر یا مجھکو توبہ کی توفیق عنایت کر تو البتہ توبہ قبول کرنیوالا
مہربان ہے نقل کیا اسکو حاکم احمد طبرانی نے ف زید بن ثابت رضؓ سے روایت ہے کہ پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے اُن کو
بلاکر یہہ دعا تعلیم فرمائی اور ارشاد فرمایا کہ اسکو ہمیشہ پڑھا کرو اور نفس کے حوالہ کرنیسے یہاں یہہ غرض ہی کہ نظر عنایت
رب کی بندہ پر نہ رہے غرضکہ بالکل سونپنا مراد نہیں کیونکہ اگر بندہ کے سب عمل اُسکے نفس کے حوالہ ہوں تو سب تباہ اور
موجود سے معدوم ہو جانیں ع وَاِذَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ قَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَقَالَنَا يَوْمَنَا هٰذَا وَلَمْ يُهْلِكْنَا
بِذُنُوْبِنَا مو م جب آفتاب نکلے تو یہہ دعا پڑھے الحمد للہ الذی الخ یعنے سب تعریف اللہ کے لئے ہی جس نے
ہمارے گناہ ہمارے اسدن میں معاف کئے اور ہمکو ہمارے گناہوں کے سبب سے ہلاک نہ کیا نقل کیا اسکو ہو تو فا
مسلم نے فقیر کہتا ہے کہ لم یہلکنا علت ہے پہلے جملہ کی یعنی چونکہ ہمکو گناہوں کے باعث سزا نہ دی اسلئے معلوم ہوا
کہ ہمارے گناہ معاف فرمائے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ وَهَبَنَا هٰذَا الْيَوْمَ وَاَقَالَنَا فِيْهِ عَثَرَاتِنَا وَلَمْ يُعَذِّبْنَا بِالنَّارِ سورج نکلنے کی دعا
مو ط ئے سب تعریف اللہ کے لئے ہے جس نے ہمکو یہہ دن بخشا اور اُس میں ہماری لغزشیں یعنے
چوک اور برائی معاف کی اور ہمکو آگ سے عذاب نہ دیا نقل کیا اسکو مو تو فا طبرانی ابن سنی نے. فقیر کہتا ہے کہ لم یعذبنا
سے یہہ مراد ہے کہ دنیا میں اُن لغزشوں کے باعث ہمکو عذاب نہ دیا تو ہمکو یہہ توقع ہے کہ آخرت میں بھی آتش دوزخ

دن کا وظیفہ

سے ہمکو ایذا ندے کذا فی الحرز ثُمَّ یُصَلِّیْ رَکْعَتَیْنِ ط پھر دو رکعت نماز پڑھے نقل کیا اسکو ترمذی طبرانی نے ف
صبح کی نماز پڑھکر طلوع آفتاب تک ذکر میں مشغول رہے پھر دو رکعت پڑھکر اُٹھے اس نماز کو اشراق کہتے ہیں جو کوئی اس
طرح نماز پڑھے حج کا اور پورے عمرہ کا ثواب پاوے گا یہہ مضمون ایک حدیث کا ہے جو مشکوۃ میں ہے عَنِ اللّٰہِ تَعَالٰی
یَا ابْنَ اٰدَمَ ارْکَعْ لِیْ اَرْبَعَ رَکَعَاتٍ اَوَّلَ النَّهَارِ اَکْفِکَ اٰخِرَہٗ ت د س پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے خدا تعالےٰ
کی طرف سے حدیث قدسی بیان فرمائی کہ اے آدم کے بیٹے میرے لئے چار رکعتیں دن کے اول میں پڑھ میں تجکو
کفایت کرونگا اُس دن کے آخر تک نقل کیا اسکو ترمذی ابوداؤد نسائی نے ف مقصود کفایت کرونگا سے
یہہ ہے کہ تیری سب حاجتیں بر لاؤنگا اور تیرا دل نچنت کرونگا اسلئے کہ جو کوئی اللہ کیطرف رجوع کرتا ہے اللہ تعالی اُسپر انعام
فرماتا ہے اور اس حدیث میں اشارہ اس بات کا ہے کہ جس نے اپنی جوانی اللہ کی بندگی میں صرف کی اللہ تعالی اسکی حاجتیں
ضعیفی اور آخر عمر میں روا کرے گا اور ایسا ہی جو شخص اسکے بندگی میں دنیا کی زندگی میں قائم رہیگا اللہ تعالی اُس کی مہمات کو
عقبےٰ میں کفایت کرے گا اور چار رکعتیں یہی اشراق کی نماز ہے یا چاشت کی کذا ذکر علی اور وارد ہوا ہے کہ ان رکعتوں میں
سورہ شمس اور والضحےٰ اور آیت الکرسی اور سورہ اخلاص پڑھے کذا فی وظائف النبی مَا یُقَالُ فِی النَّهَارِ بیان اُن دعاؤنکا
جو دن میں پڑھی جائیں یعنے صبح کی قید نہیں سارے دن میں جب چاہے پڑھے لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ
لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ مِائَةَ مَرَّةٍ خ م ت س ق مص عائشہ مَرَّۃً کوئی معبود نہیں
سوا اللہ کے وہ اکیلا ہے کوئی اُسکا شریک نہیں اُسیکے لئے ہے بادشاہت اور اُسیکے لئے ہے تعریف اور وہ ہر چیز پر
قادر ہے اُسکو سو بار پڑھے نقل کیا اسکو بخاری مسلم ترمذی نسائی ابن ماجہ ابن ابی شیبہ نے یعنی سو بار پڑھنا اور احمد نے
اسکا دو سو بار پڑھنا روایت کیا ہے ف آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسکا حاصل یہہ ہے کہ جو کوئی دن کو یہہ کلمات
سو بار پڑھے اُسکو دس غلام آزاد کرنے کا ثواب ہوتا ہے اور سو نیکیاں اُسکے لئے لکھی جاتی ہیں اور اُسکے سو گناہ دور
کئے جاتے ہیں اور تمام دن تک شیطان سے محفوظ رہتا ہے اور قیامت کو کوئی عمل بہتر اس سے کوئی شخص نہ لائیگا
مگر وہ شخص کہ اس سے زیادہ پڑھے۔ کذا فی المشکوۃ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ مِائَةَ مَرَّةٍ م ت س مص سبحان اللہ وبحمدہ
پڑھے سو بار یعنے میں پاکی بیان کرتا ہوں اللہ کی وابستہ اُسکی تعریف سے نقل کیا اسکو مسلم ترمذی نسائی ابن ابی شیبہ نے
مَنِ اسْتَعَاذَ بِاللّٰهِ فِی الْیَوْمِ عَشْرَ مَرَّاتٍ مِّنَ الشَّیْطَانِ وَکَّلَ اللّٰهُ بِهٖ مَلَكًا یَرُدُّ عَنْهُ الشَّیَاطِیْنَ ص
جو کوئی دن میں دس بار اللہ کی پناہ مانگے شیطان سے اللہ تعالی اُسکے ساتھ ایک فرشتہ مقرر کرتا ہے جو رد کرتا ہے
اُس سے شیطانوں کو یعنے شیطانوں کے وسوسہ کو نقل کیا اسکو ابویعلی نے ف اللہ کی پناہ مانگنے سے یہہ مراد ہے
کہ اعوذ باللہ من الشیطان کہے یا اعوذ باللہ کی جگہہ استعیذ باللہ یا التجی الی اللہ یا الوذ باللہ کہے کہ سب کے
معنے یہی ہیں کہ میں پناہ مانگتا ہوں اللہ کی مگر اعوذ باللہ افضل ہے اور کلام اللہ کے پڑھنے سے پہلے اعوذ کے لفظ میں

اختلاف ہے جمہور کے نزدیک اعوذ باللہ کہنا اولی ہے اور بعض علماء حنفیہ نے استعیذ باللہ اختیار کیا ہے ع فقیر کہتا ہے
کہ وجہ اُنکے اختیار کرنیکی یہہ ہے استعیذ مشتق استعاذہ سے ہے اور قرآن مجید مین استعاذہ کے لئے حکم ہے اس آیۃ مین
فاذا قرأت القرآن فاستعذ باللہ من استغفر للمؤمنین والمؤمنات کل یوم سبعا وعشرین
مرۃ او خمسا وعشرین مرۃ احد العددین کان من الذین یستجاب
لهم ویرزق بهم اهل الارض ۔ ط ۔ جو کوئی بخشش چاہے مومن مردون اور
مسلمان عورتون کے لئے ہر روز ستائیس بار یا پچیس بار دونون عددون مین سے آپ نے ایک فرمایا تو وہ ان
لوگون مین ہوتا ہے جنکی دعا مقبول ہوتی ہے اور اُنکی برکت کے سبب سے زمین والون کو رزق دیا جاتا ھے
یعنے اولیا اور بزرگون مین سے ہو جاتا ہے نقل کیا اسکو طبرانی نے ف ظاہر یہہ ہے کہ لفظ او راوی کا شک ھے
کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ستائیس فرمایا یا پچیس اور ایک روایت مین یون آیا ہے کہ جو کوئی مومن مردون اور عورتون
کے لئے استغفار کرتا ہے اللہ تعالی ہر مومن مرد اور عورت کے عوض ایک ایک نیکی اُس کے نامہ اعمال مین لکھتا ہے
ع ۔ ایعجز احدکم ان یکسب کل یوم الف حسنۃ یسبح مائۃ تسبیحۃ فیکتب لہ الف حسنۃ او یحط م
ویحط ت س حب عنہ الف خطیئۃ م ت س حب
ترجمہ آیا عاجز ہے کوئی تم مین سے یعنے کیا اس کو طاقت نہین کہ حاصل کرے ہر دن مین ہزار نیکیان پھر آپنے فرمایا
کہ وہ صورت یہہ ہے کہ سبحان اللہ کو سو بار کہے اُسکے کہنے سے اُسکے لئے ہزار نیکیان لکھی جاینگی یا دور کی جاینگی یہ
مسلم کی روایت ہے اور دور کیجاینگی ترمذی نسائی ابن حبان کی روایت ہے اُسکے ذمہ سے ہزار خطائین نقل کیا اس تمام
روایت کو اختلاف مذکور کے ساتھ مسلم ترمذی نسائی ابن حبان نے ف او یحط مین لفظ او یا تنویع کیلئے ہے
یعنے متقیون کے لئے حسنات لکھی جاتی ہین اور گنہگار کے ذمہ سے خطائین دور ہوتی ہین یا او جمع کے واو کے معنے
مین ہے یعنے دونون باتین ہوتی ہین چنانچہ روایت ویحط کی واو کے ساتھ اُسپر دلالت کرتی ہے فیحا ولیقل
عند اذان المغرب اللهم هذا اقبال لیلک وادبار نهارك واصوات دعاتك فاغفر لی د ت مس چاہیئے
کہ اذان مغرب کیوقت یہہ دعا پڑھے اللهم هذا الخ یعنے یا اللہ یہہ وقت ہے تیری رات کے آنے کا اور تیرے دن کے پیٹھ
پھیرنے کا اور تیرے پکارنے والونکی آوازونکا یعنے مؤذنونکی اذان کا تو تو مجکو بخش نقل کیا اسکو ابوداود ترمذی حاکم نے
ما یقال فی اللیل امن الرسول الآیتین او اخر البقرۃ ع وہ دعا کہ رات مین پڑھی جائے یعنے خواہ اول
شب مین یا اوسط مین یا آخر مین غرض کہ کچھ قید نہین شب مین جسوقت چاہے پڑھے آمن الرسول یعنی دو آیتین
سورہ بقر کے آخر کی مین نقل کیا اسکو صحاح ستہ مین ف حدیث شریف مین آیا ہے کہ جس نے دو آیتین اخیر سورہ
بقرہ کی رات مین پڑھین اُسکو کفایت کریگی یعنے تہجد سے کافی ہونگی یا ہر بری چیز سے بچائیگی مشکوۃ قل هو اللہ احد خ م س

مغرب کی اذان کے وقت کی دعا

رات کو وقت پڑھنا

قل ہو اللہ احد یعنے سورہ اخلاص کا پڑہنا ہے نقل کیا اسکو بخاری مسلم نسائی نے وَقِرَاءَةُ مِائَةِ آيَةٍ مس
وَقِرَاءَةُ عَشْرِ آيَاتٍ مس اور پڑہنا سو آیتونکا نقل کیا حاکم نے اور پڑہنا دس آیتونکا بھی نقل کیا حاکم نے ف
حدیث شریف مین آیا ہے کہ جس نے سو آیتین رات مین پڑہین وہ غافلون مین نہ لکھا جائیگا اور یہی ثواب دس آیتونکا
حاکم کی روایت مین آیا ہے اور ایک روایت مین آیا ہے کہ جس نے سو آیتین رات مین پڑہین اُسکے لئے ثواب فرمان برداری کا
لکھا جائے گا ع وَقِرَاءَةُ عَشْرِ آيَاتٍ أَرْبَعٍ مِنْ أَوَّلِ الْبَقَرَةِ وَآيَةِ الْكُرْسِيِّ وَآيَتَيْنِ بَعْدَهَا وَخَوَاتِيمِهَا مو ط
اور پڑہنا دس آیتون کا کہ چار آیتین شروع سورہ بقرہ سے یعنے مفلحون تک اور ایک آیت الکرسی اور دو آیتین آیت الکرسی کے
بعد یعنے خالدون تک اور تین آیتین سورہ بقرہ کے آخر کی یعنے للہ ما فی السموات سے آخر سورہ تک نقل کیا اسکو موقوفا
طبرانی نے ف طبرانی کی حدیث کا مضمون ابن مسعودؓ سے یہہ ہے کہ جس نے یہ دس آیتین پڑہین شیطان اُس کے
گھر مین صبح تک داخل نہ ہوگا ع وَقِرَاءَةُ يٰسٓ حب اور سورہ یٰس کا پڑہنا نقل کیا اسکو ابن حبان نے ف
جو کوئی سورہ کہف کی آخر کی آیتین یعنی ان الذین آمنوا وعملوا الصالحات سے لیکر آخر سورہ تک سوتے وقت پڑھے
تو جس وقت چاہے گا اُسی وقت جاگے کذا فی الجامع الصغیر

دن رات کے پڑھنے کا وظیفہ

مَا يُقَالُ فِي اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ جَمِيعًا سَيِّدُ الْاِسْتِغْفَارِ اَللّٰهُمَّ
اَنْتَ رَبِّي لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَنِي وَاَنَا عَبْدُكَ وَاَنَا عَلٰى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ
شَرِّ مَا صَنَعْتُ اَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ وَاَبُوْءُ بِذَنْبِي فَاغْفِرْ لِي فَاِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ مَنْ قَالَهَا
مِنَ النَّهَارِ مُوْقِنًا بِهَا فَمَاتَ فَهُوَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَمَنْ قَالَهَا مِنَ اللَّيْلِ وَهُوَ مُوْقِنٌ بِهَا فَمَاتَ فَهُوَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ
خ س وہ دعائین کہ رات دن دونون مین پڑھی جائین اُن مین سے ایک سید الاستغفار ہے وہ اللھم انت ربی سے دوسرے
الا انت تک ہے جس کا ترجمہ یہہ ہے کہ الٰہی تو میرا پروردگار ہے کوئی معبود سوا تیرے نہین تو نے مجھے پیدا کیا اور
مین تیرا بندہ ہون اور مین تیرے عہد اور وعدہ پر اپنی طاقت بھر ہون مین تیری پناہ مانگتا ہون اپنے کرتوت کی برائی سے مین
اقرار کرتا ہون تیرے لئے اُس تیری نعمت کا کہ مجھپر ہے اور معترف ہون اپنے گناہون کا تو تو میرے گناہونکی مغفرت
کر کیونکہ گناہون کو سوا تیرے اور کوئی نہین بخشتا جو شخص اس دعاء استغفار کو دن مین پڑہے اور یقین کرتا ہو اُسکے
مضمون پر پھر مر جاوے تو وہ اہل جنت سے ہوگا اور جو کوئی اُسکو رات مین پڑہے اور اُسکے مضمون کا یقین رکھتا ہو
پھر مر جائے تو وہ اہل بہشت سے ہوگا نقل کیا اسکو بخاری نسائی نے ف لفظ موقنا مین اشارہ اس بات کا ہے
کہ مدار اس ثواب کا معانی کے سمجھنے اور یقین کرنے پر ہے اگرچہ نرے لفظ بھی ثواب سے خالی نہین مجہ مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ
اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ
وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ فِي يَوْمٍ اَوْ فِي لَيْلَةٍ اَوْ فِي شَهْرٍ ثُمَّ مَاتَ فِي ذٰلِكَ الْيَوْمِ اَوْ فِي تِلْكَ اللَّيْلَةِ
اَوْ فِي ذٰلِكَ الشَّهْرِ غُفِرَ لَهُ ذَنْبُهُ خ س جو کوئی یہہ دعا پڑھے لا الٰہ الا اللہ سے الا باللہ تک دن مین

رات مین یا مہینہ مین پھر اُس دن یا اُس رات یا اُس مہینہ مین مرجائے تو اُسکے گناہ بخشے جائینگے ترجمہ دعا کا یہہ ہے
کہ کوئی معبود نہین سوا اللہ کے اور اللہ بہت بڑا ہے کوئی معبود نہین سوا خدا کے وہ یگانہ ہے کوئی معبود نہین سوا اللہ
کے اور کوئی اُس کا شریک نہین کوئی معبود نہین سوا خدا کے اُسیکے لئے بادشاہت ہے اور اُسی کے لئے تعریف
کوئی معبود نہین سوا اللہ کے اور نہین پھر نا گناہون سے اور نہ قوت عبادت پر مگر اللہ کی مدد سے نقل کیا اسکو
بخاری نسائی نے دعا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَلْمَانَ فَقَالَ اِنَّ نَبِيَّ اللهِ يُرِيْدُ اَنْ يَّمْنَحَكَ كَلِمَاتٍ مِّنَ الرَّحْمٰنِ
تَرْغَبُ اِلَيْهِ فِيْهِنَّ وَتَدْعُوْ بِهِنَّ فِي اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ صِحَّةً فِيْ اِيْمَانٍ وَّاِيْمَانًا فِيْ حُسْنِ خُلُقٍ وَّ
نَجَاةً يَّتْبَعُهَا فَلَاحٌ وَّرَحْمَةً مِّنْكَ وَعَافِيَةً وَّمَغْفِرَةً مِّنْكَ وَرِضْوَانًا طس پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے سلمان فارسی
صحابی کو بلایا اور فرمایا کہ اللہ کا پیغمبر یہہ چاہتا ہے کہ تجکو عنایت کرے یعنی سکہلاوے چند کلمہ کہ خدا کی طرف سے اترے ہین
تاکہ تو رغبت کرے اللہ کی طرف اُن کی مواظبت مین یعنی اگر تو اُن کلمات پر مداومت کریگا تو اللہ تعالےٰ کی محبت اور
شوق تیرے دل مین پیدا ہوگا اور تاکہ تو دعا کرے ان سے رات اور دن مین وہ کلمات یہہ ہین اللہم انی اسالک الخ
یعنے یا اللہ مین تجھ سے مانگتا ہون صحت ایمان مین یعنی ایمان کامل اور تصدیق کہ جس مین شبہہ نہو اور مانگتا ہون ایمان
اچھی عادت مین یعنے ایسا کامل ایمان کہ حسن خلق کے ساتھ ملا ہوا ہو اور مانگتا ہون خلاصی دنیا مین جسکے پیچھے کامیابی
آوے یعنے عقبےٰ مین چھٹکارا ہو اور مانگتا ہون تیری رحمت اور سلامتی یعنے دنیا اور آخرت کی آفتون سے اور مانگتا ہون
تیری بخشش اور تیری رضامندی یعنے طاعت کے سبب سے نقل کیا اسکو طبرانی نے اوسط مین ف واسطی رحمہ نے
نقل کیا ہے کہ حسن خلق یہہ ہے کہ خلق سے خصومت نہ رکھے اور محنت اور راحت مین ان کو راضی رکھے فخر وَاِذَا
دَخَلَ بَيْتَهٗ فَلْيَقُلِ اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ خَيْرَ الْمَوْلِجِ وَخَيْرَ الْمَخْرَجِ بِسْمِ اللهِ وَلَجْنَا وَبِسْمِ اللهِ خَرَجْنَا وَعَلَى اللهِ رَبِّنَا
تَوَكَّلْنَا ثُمَّ لِيُسَلِّمْ عَلٰى اَهْلِهٖ د اور جب اپنے گھر مین آوے تو چاہیئے کہ یہہ دعا کہے اللہم سے توکلنا تک
جسکے یہہ معنے ہین کہ الٰہی مین تجھسے مانگتا ہون گھر مین آنیکی بھلائی اور گھر سے نکلنے کی بھلائی یعنے داخل ہونا اور نکلنا
دونون اچھے اور بھلائی کے سبب ہون اللہ کے نام سے ہم داخل ہوئے اور اللہ کے نام سے ہم نکلے اور اللہ ہی پر
کہ ہمارا پروردگار ہے ہمنے بھروسہ کیا یعنے آنے اور نکلنے اور سب معاملون مین پھر اپنے گھر والون پر سلام کہے
نقل کیا اس کو ابوداؤد نے ف اور بیہقی کی ایک روایت مین آیا ہے کہ جب تم گھر مین آؤ اپنے گھر والون پر سلام
کرو اور جب گھر سے نکلو تو گھر والون سے سلام کے ساتھ رخصت ہو اور بعض علما نے کہا ہے کہ اگر گھر مین کوئی نہو
تو لفظ سلام اسطرح کہے السّلام علینا وعلےٰ عباد اللہ الصالحین[1] اور فرشتونکی نیت کرے کذا ذکر علی اور سہل ابن سعد رض
سے روایت ہے کہ ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین آکر شکوہ اپنی محتاجی اور تنگدستی کا کیا آپنے
اُسکو فرمایا کہ جب تو اپنے گھر مین داخل ہو سلام علیک کر گھر مین کوئی ہو یا نہو بعد اسکے مجھپر سلام بھیج اور ایکبار قل ہو اللہ

[1] سلام ہو ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر ۱۲

گھر میں جانے کی دعائیں

اُس شخص نے ایساہی کیا اللہ تعالیٰ نے اُسکو بہت رزق دیا یہان تک کہ اُسنے اپنے ہمسایون اور اقارب کو تقسیم کیا
کذا ذکرہ المصنف فی التنبیہ وَإِذَا دَخَلَ الرَّجُلُ بَيْتَهُ فَذَكَرَ اللّٰهَ عِنْدَ دُخُولِهِ وَعِنْدَ طَعَامِهِ قَالَ الشَّيْطَانُ لَا مَبِيتَ
لَكُمْ وَلَا عَشَاءَ فَإِذَا دَخَلَ فَلَمْ يَذْكُرِ اللّٰهَ عِنْدَ دُخُولِهِ قَالَ الشَّيْطَانُ أَدْرَكْتُمُ الْمَبِيتَ وَإِذَا لَمْ يَذْكُرِ اللّٰهَ
عِنْدَ طَعَامِهِ قَالَ الشَّيْطَانُ أَدْرَكْتُمُ الْمَبِيتَ وَالْعَشَاءَ م د س ق ــــــ اور جب آدمی اپنے گہر
مین آوے یعنی سکونت کی جگہہ مین خواہ اصلی گہر ہو یا عارضی اور گہر مین داخل ہونیکیوقت اور اپنا کہانا کہانیکے وقت اللہ
کو یاد کرے تو شیطان کہتا ہی یعنی اپنے تابعین سے کہ تمکو نہ رات کے رہنے کی جگہہ ہے نہ رات کا کہانا یعنی تمہارا حصہ ان گہر والونکے یہان
کچھ نہین اور اگر گہر مین داخل ہو اور گہر مین آنیکیوقت خدا کو یاد نکرے تو شیطان کہتا ہی کہ تمنے رات کے رہنے کی جگہہ پائی اور جب اپنا کہانا
کہانیکیوقت بہی خدا کو یاد نکرے تو شیطان کہتا ہے کہ تمنے رات کے رہنے کی جگہہ اور رات کا کہانا پایا یعنی اُس گہر سے جدا نہ ہونا اور گہر
مین اور کہانے مین گہر والون کے شریک ہونیکے امیدوار رہنا نقل کیا اسکو مسلم ابو داؤد نسائی ابن ماجہ ابن سنی نے إِذَا كَانَ
جُنْحُ اللَّيْلِ فَكُفُّوا صِبْيَانَكُمْ فَإِنَّ الشَّيَاطِينَ تَنْتَشِرُ حِينَئِذٍ فَإِذَا ذَهَبَ سَاعَةٌ مِنَ الْعِشَاءِ فَخَلُّوهُمْ وَأَغْلِقْ
بَابَكَ وَاذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ وَأَطْفِئْ مِصْبَاحَكَ وَاذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ وَأَوْكِ سِقَاءَكَ وَاذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ وَخَمِّرْ إِنَاءَكَ
وَاذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ وَلَوْ أَنْ تَعْرِضَ عَلَيْهِ شَيْئًا ــ ع ــ جب سر شام ہو تو تم اپنے لڑکون کو باہر نکلنے یعنے
گہر سے باہر جانے اور کوچون مین پہرنے سے منع کرو کیونکہ اس وقت مین شیطان پہیلتے ہین اور جب رات کی ایک
ساعت گزرے تو اُن کو چہوڑ دو اور اپنا دروازہ بند کر اور خدا کا نام یاد کر یعنے بند کرنیکے وقت بسم اللہ کہے اور اپنا چراغ
بجہا اور اللہ کا نام یاد کر اور اپنی مشک کا مونہہ باندہ اور خدا کا نام یاد کر اور اپنا برتن ڈہانک اور اللہ کا نام یاد کر اگرچہ
برتن پر کچہ چوڑا ہی مین رکہدے یعنے اگر سرپوش نہ ہو تو برتن کے مونہہ پر کوئی لکڑی وغیرہ رکہدے نقل کیا اسکو صحاح ستہ
مین ف ایک روایت مین آیا ہے کہ شیطان بند دروازہ کو نہین کہولتا اور اسی پر اور چیزون کو قیاس کرنا چاہیے اور چراغ
بجہانا اس غرض سے کہ نیند آوے اور اسراف نہو اور نیز اس سے احتیاط ہے کہ چوہا جلتی بتی لیجاوے اور گہر جلادے
ع وفیما عند النوم اُن دعاؤنکا بیان کہ سونیکے وقت پڑہی جائین إِذَا أَتَى فِرَاشَهُ وَهُوَ طَاهِرٌ د جب کوئی اپنے
بستر پہ آنے کا ارادہ کرے اُس حال مین کہ وہ پاک ہو تو دعاء ذیل پڑہے نقل کیا اسکو ابو داؤد نے ف یہ جملہ حدیث
کا ٹکڑا ہے باقی حدیث جسمین دعا نہین رکہی مصنف کی غرض اتنا جملہ لکہنے سے طہارت کا ثابت کرنا ہے اور ایک روایت
مین لفظ فراشہ کے بعد یون آیا ہے أَوْ فَلْيَتَطَهَّرْ طس یا چاہیے کہ پاک ہو نقل کیا اسکو طبرانی نے اوسط مین فَلْيَتَوَضَّأْ
وُضُوءَهُ لِلصَّلٰوةِ ع یا چاہیے کہ وضو کرے مثل اپنے وضو کے نماز کیلئے یعنی وضو کامل یہہ روایت صحاح ستہ مین ہے ف حدیث
شریف مین آیا ہے کہ جو شخص رات کو اپنے بدن کی طہارت کرتا ہے تو اُسکے ساتھ رات بہر فرشتہ رہتا ہے جب یہہ کروٹ لیتا ہے تو فرشتہ
کہتا ہی اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهُ یعنی خدایا اُسکو بخشدے اور ایک روایت مین آیا ہی کہ جو کوئی طہارت سے سوتا ہی اور اُس رات مین وفات پاتا ہی تو شہید مرتا ہے

اور لفظ اوُ مصنف کے کلام سے ہے تنویع کیلئے یعنے بعض روایت مین یون آیا ہے اور بعض مین یون ع ثُمَّ
يَأْتِي إِلَى فِرَاشِهِ فَيَنْفُضُهُ بِصَنِفَةِ ثَوْبِهِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ لِيَقُلْ بِاسْمِكَ رَبِّي وَضَعْتُ جَنْبِي وَبِكَ أَرْفَعُهُ مص
إِنْ أَمْسَكْتَ نَفْسِي فَاغْفِرْ لَهَا وَإِنْ أَرْسَلْتَهَا فَاحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهِ عِبَادَكَ الصَّالِحِينَ ع پھر اپنے بستر پر آوے
اور اُسکو تین بار اپنے کپڑے کے پلے سے جھاڑے پھر یہہ دعا پڑھے باسمک ربی الخ جسکے یہہ معنے ہین کہ اے میرے
پروردگار مین نے تیرے نام سے اپنا پہلو رکہا اور تیری ہی مدد سے اُسکو اُٹھاؤنگا یعنے بستر پر سے اگر تو میری جان بند
کرے یعنے روح کو قبض فرماوے تو اُسکو بخشدے اور اگر اُسکو چہوڑے تو اُسکی حفاظت کر ایسی بات سے جس سے تو
حفاظت کرتا ہے اپنے نیک بندون کی نقل کیا اسکو صحاح ستہ مین اور ابن ابی شیبہ نے ف یعنے جیسے تو نیک بندونکو
گناہ سے محفوظ رکہتا ہے اور مدد کرتا ہے اور توفیق دیتا ہے ویسے ہی میرے نفس کو محفوظ رکھہ اور اُس کی
مدد کر اور اچھی توفیق دے اور یہہ جو فرمایا کہ پھر یہہ دعا پڑھے یعنے پہلو رکہنے کے بعد یا پہلو رکہنے سے پہلے اس
صورت مین وضعت جنبی کے یہہ معنے ہونگے کہ مین نے پہلو رکہنے کا ارادہ کیا ع وَلْيَضْطَجِعْ عَلٰى شِقِّهِ
الْأَيْمَنِ مُ ع اور چاہیئے کہ اپنی دہنی کروٹ پر لیٹے نقل کیا اسکو مسلم نے اور صحاح ستہ مین ف نیند موت کی
بہن ہے تو اس طرح کے لیٹنے سے موت کا وقت یاد آتا ہے ع وَيَتَوَسَّدُ بِيَمِينِهِ د ا نی يَضَعُهَا تَحْتَ
خَدِّهِ د ت س اور تکیہ کرے اپنے دہنے ہاتھ سے نقل کیا اسکو ابو داؤد نے یعنی ہاتھ کو اپنے گال کے نیچے رکہے
نقل کیا اسکو ابو داؤد و ترمذی نسائی نے ثُمَّ يَقُولُ بِسْمِ اللّٰهِ وَضَعْتُ جَنْبِي اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي ذَنْبِي وَأَخْسَأْ
شَيْطَانِي وَفُكَّ رِهَانِي وَثَقِّلْ مِيزَانِي وَاجْعَلْنِي فِي النَّدِيِّ الْأَعْلٰى د مس پھر کہے یعنے بعد لیٹنے کے بسم اللہ
وضعت الی آخرہ یعنے مین نے اللہ کے نام سے اپنا پہلو رکہا یا اللہ تو میرے گناہ بخش اور میرے شیطان کو دور رکہہ
اور میری گردن کو چہوڑا اور میرے عملون کی ترازو بھاری کر اور مجکو بلند مجلس مین کر یعنی مقرب فرشتون اور انبیا کی
مجلس مین نقل کیا اسکو ابو داؤد و حاکم نے ف گردن سے مراد آدمی کا نفس ہے جو عمل کے عوض گرو ہے معنے
یہہ ہین کہ میرے نفس کو اپنے حق اور بندونکے حق اور گناہون سے رہائی دے ع اَللّٰهُمَّ قِنِي عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَثُ
عِبَادَكَ د مص ثَلٰثَ مَرَّاتٍ د س ت یا اللہ مجکو اپنے عذاب سے بچا اُس دن کہ تو اپنے بندون کو
اُٹھائیگا نقل کیا اسکو بزار اور ابن ابی شیبہ نے یہہ دعا تین بار پڑھے نقل کیا اسکو ابو داؤد و نسائی ترمذی نے بِاسْمِكَ
رَبِّي فَاغْفِرْ لِي ذَنْبِي ا اے میرے پروردگار مین نے تیرے نام سے یعنے پہلو رکہا تو میرے لئے میرے گناہ بخشدے
نقل کیا اس کو احمد نے بِاسْمِكَ وَضَعْتُ جَنْبِي فَاغْفِرْ لِي مص تیرے نام سے مینے اپنا پہلو رکہا تو تو مجکو بخشدے
نقل کیا ابن ابی شیبہ نے اَللّٰهُمَّ بِاسْمِكَ أَمُوتُ وَأَحْيَى خ م د ت س یا اللہ مین تیرے نام کے ساتھ مرتا ہون
اور جیتا ہون یعنے سوتا ہون اور جاگتا ہون نقل کیا اسکو بخاری اور مسلم ابو داؤد و ترمذی نسائی نے سُبْحَانَ اللّٰهِ

ثَلٰثًا وَّثَلٰثِیْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ ثَلٰثًا وَّثَلٰثِیْنَ وَاللّٰهُ اَکْبَرُ اَرْبَعًا وَّثَلٰثِیْنَ خ م د ت س حب سبحان اللہ تینتیس بار اور الحمد للہ تینتیس بار
اور اللہ اکبر چونتیس بار پڑھے نقل کیا اسکو بخاری مسلم ابوداؤد ترمذی نسائی ابن حبان نے ف کتاب ابوداؤد مین لکھا ہے
کہ حضرت علی مرتضےٰ رضنے ابن اعبد سے فرمایا کہ مین تیرے روبرو ایک بات اپنی اور فاطمہؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی کی
بیان کرتا ہون اور فاطمہؓ حضرت کو سب گھر والون مین سے بہت پیاری تھین اور میرے نکاح مین تھین چکی یہان تک پیستین
کہ انکے ہاتون مین گٹے پڑگئے تھے اور مشک مین پانی لاتین یہان تک کہ انکے سینہ مین نشان ہوگیا اور گھر مین جھاڑو دیتین
یہان تک کہ کپڑے خاک آلودہ ہوتے اور ہانڈی پکاتین یہان تک کہ انکے کپڑے میلے ہوگئے تھے اور ان چیزون کے سبب سے
انکو بہت مشقت اور محنت تھی مین نے سنا کہ کسی جہاد مین سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس لونڈی غلام آئے ہین
مینے فاطمہ زہراؓ سے کہا کہ تم اپنے باپ کے پاس جاؤ اور انسے ایک خادم مانگو جو تم کو ان کامون سے راحت دے فاطمہ زہراؓ حضرت
کے پاس آئین اور آپ کے پاس چند نوجوانون کو بیٹھے پایا تو حیا سے مارے واپس آئین لیکن حضرت عائشہ نے یہہ
قصہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیخدمت مین بیان کیا آپ یہہ قصہ سنکر حضرت فاطمہ زہراؓ کے گھر تشریف لائے حضرت علی مرتضی کہتے ہین
کہ جب آپ ہمارے پاس آئے تو ہم اپنے بستر پر کپڑے اوڑھے لیٹے ہوئے تھے ہمنے ارادہ کیا کہ کھڑے ہون آپنے فرمایا
کہ اسیطرح لیٹے رہو غرضکہ آپ تشریف لاکر میرے اور فاطمہ کے بیچ مین بیٹھ گئے یہان تک کہ مین نے آپ کے دونون قدم
مبارک کی ٹھنڈک اپنے سینہ مین پائی پھر آپنے فاطمہ زہراؓ سے فرمایا کہ تم ہمارے پاس کیا حاجت لائی تھین وہ چپکی ہورہین
دو بار مارے حیا کے کچھ نہ کہہ سکیں حضرت علی مرتضےٰؓ نے کہا کہ قسم ہے خدا کی مین آپ کے سامنے ان کی حاجت بیان کرونگا
یارسول اللہ یہہ میرے پاس چکی پیستی ہین کہ انکے ہاتون مین گٹے پڑگئے اور پانی کی مشکین ڈھوتی ہین کہ انکے سینہ مین نشان
ہوگیا اور گھر مین جھاڑو دیتی ہین کہ انکے کپڑے خاکی ہوجاتے ہین اور کھانا پکاتی ہین کہ انکے کپڑے میلے ہوجاتے ہین اور
ہمکو خبر ملی تھی کہ آپ کے پاس لونڈی غلام آئے ہین اسلیئے مین نے انسے کہا تھا کہ تم ایک خادم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
سے مانگو آپنے فرمایا کہ مین تمکو تمہاری مانگی چیز سے بہتر بتائے دیتا ہون وہ یہہ ہے کہ جب سونیکا ارادہ کرو اور اپنے بسترون مین
لیٹو تو تینتیس بار سبحان اللہ اور تینتیس بار الحمد للہ اور چونتیس بار اللہ اکبر کہو یہہ کہنا تمہارے لئے خادم سے بہتر ہے دوسری روایت
مین آیا ہے کہ حضرت فاطمہؓ زہرا اور حضرت علی مرتضےٰ کبھی اسکو نہ چھوڑتے تھے تمام ہوئی حدیث اور ایک روایت میں آیا ہے
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دو خصلتین ایسی ہین کہ جو کوئی انپر محافظت کرے جنت مین داخل ہو ایک یہہ ہے کہ دس
دس بار سبحان اللہ الحمد للہ اللہ اکبر ہر نماز کے پیچھے پڑھے تو سارے کلمات پانچون نمازونکے ڈیڑھ سو ہونگے اور میزان اعمال مین
ڈیڑھ ہزار نیکیان ان کے عوض ملینگی اور دوسری خصلت یہہ ہے کہ سوتے وقت سبحان اللہ تینتیس بار اور الحمد للہ تینتیس بار اور
اللہ اکبر چونتیس بار پڑھے یہہ سب ملکر سو ہوئے اور میزان مین ہزار ہونگے مشکوۃ ۔ وَیَجْمَعُ کَفَّیْهِ ثُمَّ یَنْفُثُ فِیْهِمَا فَیَقْرَاُ
قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ وَّقُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَقُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ثُمَّ یَمْسَحُ بِهِمَا مَا اسْتَطَاعَ مِنْ جَسَدِهٖ یَبْدَأُ بِهِمَا

عَلٰی رَاْسِهٖ وَوَجْهِهٖ وَمَا اَقْبَلَ مِنْ جَسَدِهٖ یَفْعَلُ ذٰلِکَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ خ ع ہ اور اپنی دونوں ھتیلیاں
جمع کرے یعنے جب بچھونے پر جگہہ لے پھر ہتیلیوں مین دم کرے قل ہو اللہ احد اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس
پڑہے پھر دونوں ہاتوں کو جہاں تک ہو سکے اپنے بدن پر پہیر لے یعنی جہاں تک ہاتھ پہونچے ہاتھوں کا پہیرنا اپنے
سر اور موہنہ اور بدن کی اگلی جانب سے شروع کرے یعنے پھر پیچھے کی جانب پر پہیر کر غسل مسنوں کی طرح تمام کرے
ان سب امور کو یعنے ہاتھوں کے جمع کرنے اور دم کرنے اور ہاتھ پہیرنے کو تین بار کرے نقل کیا اُس کو بخاری اور
چاروں نے ف پہلے دم کرنا پھر پڑہنا اسلئے ہے کہ ساحروں کے ساتھ مشابہت نہو یا یہہ معنی ہین کہ دونوں ہتیلیونکو
جمع کرے پھر دم کرنے کا ارادہ کرے پھر پڑھکر دم کرے اس صورت مین دم کرنا پڑھنے کے بعد ہوگا ع فقیر کہتا ہے
کہ قراءت سے پہلے دم کرنے کا کوئی قائل نہین تو معنے ثم ینفث کے یہی ہین کہ دم کرنیکے ارادہ سے یہہ تینوں صورتین
پڑہکر دم کرے کذا فی الحرز وَیَقْرَاُ اٰیَةَ الْکُرْسِیِّ خ س مص اور آیت الکرسی پڑھے نقل کیا اسکو بخاری نسائی
ابن ابی شیبہ نے ف حدیث شریف مین آیا ہے جس کا حاصل یہہ ہے کہ جس نے سوتے وقت آیت الکرسی پڑھی اللہ
تعالےٰ کی طرف سے ایک فرشتہ اس کا محافظ رہتا ہے اور صبح تک شیطان اُس کے پاس نہین آتا اور جو کوئی اُسکو
بستر پر جگہہ لیکر پڑھے اللہ تعالیٰ اُسکے گہر کو اور اُسکے ہمسایہ کے گہر کو اور اُسکے گرد کے چند گہروں کو محفوظ رکھتا ہے
مشکوٰة - اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَکَفَانَا وَاٰوَانَا فَکَمْ مِمَّنْ لَّا کَافِیَ لَهٗ وَلَا مُؤْوِیَ م د ت س سب تعریف
خدا کے لئے ہے جسنے ہمکو کہانا کہلایا اور پانی پلایا اور ہمارے سب مہمات کو کفایت کیا اور بُرائی اور نقصان سے محفوظ رکہا
اور ہمکو جگہہ دی بہت ایسے لوگ ہین کہ نہ کوئی اُنکا کافی ہے اور نہ جگہہ دینے والا نقل کیا اسکو مسلم ابو داؤد ترمذی
نسائی نے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ کَفَانِیْ وَاٰوَانِیْ وَاَطْعَمَنِیْ وَسَقَانِیْ وَالَّذِیْ مَنَّ عَلَیَّ وَاَفْضَلَ وَالَّذِیْ اَعْطَانِیْ فَاَجْزَلَ
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی کُلِّ حَالٍ اَللّٰهُمَّ رَبَّ کُلِّ شَیْءٍ وَمَلِیْکَهٗ وَاِلٰهَ کُلِّ شَیْءٍ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ النَّارِ د ت س حب
مس عو سب تعریف خدا کے لئے ہے جو مجکو کافی ہوا اور جس نے مجکو جگہہ دی اور جس نے مجکو کہلایا اور پلایا اور
جس نے مجہپر احسان کیا یعنی اُن چیزوں کے دینے سے جنکی حاجت تہی اور زیادہ دیا یعنے حاجت سے اور جس نے
مجکو عطا کیا اور بہت دیا شکر اللہ ہی کے لئے ہے بہر حال یا اللہ ہر چیز کے پروردگار اور مالک اور ہر چیز کے معبود مین تیری
پناہ مانگتا ہوں دوزخ کی آگ سے نقل کیا اسکو ابو داود ترمذی نسائی ابن حبان حاکم ابو عوانہ نے فقیر کہتا ہے کہ بعض
روایات مین اس دعا مین اتنا اور زیادہ آیا ہے ونعوذ باللہ من حال اہل النار[1] کذا فی الحرز اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ
عَالِمَ الْغَیْبِ وَالشَّهَادَةِ اَنْتَ رَبُّ کُلِّ شَیْءٍ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ وَحْدَکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا
عَبْدُکَ وَرَسُوْلُکَ وَالْمَلٰٓئِکَةُ یَشْهَدُوْنَ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الشَّیْطٰنِ وَشِرْکِهٖ وَاَعُوْذُبِکَ اَنْ اَقْتَرِفَ عَلٰی نَفْسِیْ
سُوْٓءًا اَوْ اَجُرَّهٗ اِلٰی مُسْلِمٍ - ا ط - یا اللہ آسمانوں اور زمین کے پروردگار اور اے جاننے والے

[1] یعنے ہم تیری پناہ مانگتے ہین دوزخیوں کے حال سے ۱۲

پوشیدہ اور ظاہر کے تو ہر چیز کا پروردگار ہے مین گواہی دیتا ہون اسبات کی کہ کوئی معبود نہین سوا تیری تو اکیلا ہے
کوئی تیرا شریک نہین اور مین گواہی دیتا ہون کہ حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم تیرے بندہ اور رسول ہین اور فرشتہ بہی گواہی
دیتے ہین یعنی ان باتون کی جو اوپر گذرین مین پناہ پکڑتا ہون تیری شیطان سے یعنی اُسکے وسوسون سے اور اُس کے شرک
سے یعنی شرک مین ڈالنے سے اور تیری پناہ مانگتا ہون اس بات سے کہ اپنے نفس پر برائی کماؤں یا برائی کو کسی
مسلمان کی طرف لگاؤن یعنی کسی پر ظلم یا بہتان کرون نقل کیا اسکو احمد طبرانی نے اَللّٰھُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ
عَالِمَ الْغَیْبِ وَالشَّہَادَۃِ رَبَّ کُلِّ شَیْءٍ وَّمَلِیْکَہٗ اَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّ نَفْسِیْ وَشَرِّ الشَّیْطَانِ وَشِرْکِہٖ د ت
رحب مس مص ۔ اے اللہ آسمانون اور زمین کے پیدا کرنیوالے اے پوشیدہ اور ظاہر کے جاننے والے اے
ہر چیز کے پروردگار اور مالک مین تیری پناہ مانگتا ہون اپنے نفس کی برائی سے یعنی اس سے کہ اُس کے مقابلہ مین
عاجز ہون اور مین پناہ مانگتا ہون شیطان کی برائی اور اُس کے شرک سے نقل کیا اسکو ابوداؤد ترمذی نسائی ابن حبان
حاکم ابن ابی شیبہ نے اَللّٰھُمَّ اَنْتَ خَلَقْتَ نَفْسِیْ وَاَنْتَ تَوَفّٰھَا لَکَ مَمَاتُھَا وَمَحْیَاھَا اِنْ اَحْیَیْتَھَا فَاحْفَظْھَا
وَاِنْ اَمَتَّھَا فَاغْفِرْلَھَا اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ الْعَافِیَۃَ م س یا اللہ تونے میری جان کو
پیدا کیا اور تو ہی اسکو مارے گا اُس کی موت اور زندگی تیری ہی لئے ہے اگر تو اُسکو جلاوے یعنی جگائے تو بلیات سے
اُس کی حفاظت کر اور برائیون مین مبتلا ہونیسے مامون رکہہ اور اگر تو اسکو مارے تو اُسکو بخشدے یا اللہ مین مانگتا ہون
تجھسے سلامتی یعنی دنیا اور آخرت مین سوتے اور جاگتے نقل کیا اسکو مسلم نسائی نے ف مماتہا ومحیاہا اشارہ ہے اس آیہ
کی طرف ومحیای ومماتی للہ رب العالمین یا یہ معنے ہین کہ اس کا مارنا اور جلانا تیرے ہی لئے ہے یعنی تیری قدرت
مین نہ تیرے سوا دوسرے کی قدرت مین ع اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِوَجْھِکَ الْکَرِیْمِ وَکَلِمَاتِکَ التَّامَّۃِ مِنْ شَرِّ مَا
اَنْتَ اٰخِذٌ بِنَاصِیَتِہٖ اَللّٰھُمَّ اَنْتَ تَکْشِفُ الْمَغْرَمَ وَالْمَاْثَمَ اَللّٰھُمَّ لَا یُھْزَمُ جُنْدُکَ وَلَا یُخْلَفُ وَعْدُکَ
وَلَا یَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْکَ الْجَدُّ سُبْحَانَکَ وَبِحَمْدِکَ د س مص یا اللہ مین پناہ مانگتا ہون تیری ذات کریم کی اور تیری
پورے کلمون کی یعنی تیری کتابون اور اسماکی اُس چیز کی برائی سے جسکی پیشانی کے بال تو پکڑنے والا ہے یعنی جو تیرے
قبضہ قدرت مین ہے یا اللہ تو دور کرتا ہے قرض اور گناہ کو الٰہی نہین شکست دیا جاتا تیرا لشکر اور نہین خلاف ہوتا تیرا
وعدہ اور نفع نہین دیتی دولت مند کو تیرے عذاب سے اُسکی دولت مندی مین تیری پاکی بیان کرتا ہون والبتہ تیری تعریف
سے نقل کیا اسکو ابوداؤد نسائی ابن ابی شیبہ نے اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ
ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ت مین بخشش مانگتا ہون اُس اللہ سے کہ کوئی معبود نہین سوا اُسکے کہ زندہ ہے تدبیر کرنیوالا
اور مین اُسکی طرف رجوع کرتا ہون یہ استغفار تین بار پڑھے نقل کیا اسکو ترمذی نے ف حدیث شریف مین آیا ہے
کہ جو کوئی اس استغفار کو تین بار بچھونے پر جگہہ لینے کے وقت پڑہتا ہے اُسکے گناہ بخشے جاتے ہین اگرچہ دریا کے جھاگ

ف یعنے میرا جینا اور میرا مرنا اللہ کے لئے ہے جو پروردگار عالمون کا ہے ۱۲

یا درختون کے پتون یا عالج جنگل کے ریت یا دنیا کے دنون کی برابر ہون کذا فی المشکوٰۃ عالج ایک جنگل کا نام ہے زمین مغرب مین
کہ وہان ریت بہت ہے اور توبہ کے معنے لغت مین پہرنے کے ہین اور شرع مین اسکو کہتے ہین کہ گناہ سے پہرے اور صدق ارادے
کے ساتھ اُس سے پشیمان ہو اور حضرت جنید بغدادی رح سے پوچھا گیا کہ توبہ کیا چیز ہے اُنھون نے فرمایا کہ گناہ کا بھول
جانا یعنی گناہ کی حلاوت دل سے ایسی نکلے کہ گویا اُسکو جانتا ہی نہیں مخ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ
الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ
وَاللّٰهُ اَكْبَرُ حِب مو س کوئی معبود نہین سوا اللہ کے وہ اکیلا ہے کوئی اُس کا شریک نہین اُسیکے لئے ہے بادشاہت
اور اُسیکے لئے ہے تعریف اور وہ ہر چیز پر قادر ہے نہین ہے پھرنا گناہ ہونسے اور نہ قوت عبادت کی مگر اللہ کی مدد سے
اللہ پاک ہے اور اللہ کے لئے ہے تعریف اور کوئی معبود نہین سوا اللہ کے اور اللہ بہت بڑا ہے نقل کیا اسکو ابن حبان نے
اور موقوفا نسائی نے ف حدیث شریف مین آیا ہے کہ جس نے اس دعا کو بچھونے پر جگہہ لینے کیوقت پڑھا اُسکے گناہ اور خطائین
بخشی جاتی ہین اگرچہ سمندر کے جھاگ کی برابر ہون ع وَيَقُوْلُ وَهُوَ مُضْطَجِعٌ اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ وَرَبَّ الْاَرْضِ وَرَبَّ
الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ رَبَّنَا وَرَبَّ كُلِّ شَيْءٍ فَالِقَ الْحَبِّ وَالنَّوٰى وَمُنْزِلَ التَّوْرٰةِ وَالْاِنْجِيْلِ وَالْفُرْقَانِ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ شَيْءٍ
اَنْتَ اٰخِذٌ بِنَاصِيَتِهٖ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الْاَوَّلُ فَلَيْسَ قَبْلَكَ شَيْءٌ وَاَنْتَ الْاٰخِرُ فَلَيْسَ بَعْدَكَ شَيْءٌ وَاَنْتَ الظَّاهِرُ فَلَيْسَ فَوْقَكَ شَيْءٌ وَ
اَنْتَ الْبَاطِنُ فَلَيْسَ دُوْنَكَ شَيْءٌ اِقْضِ عَنَّا الدَّيْنَ وَاَغْنِنَا مِنَ الْفَقْرِ م عہ مصر حص اور پڑہے یہہ دعا جسوقت کہ وہ کروٹ سے لیٹا ہو
اللہم رب السموٰت الخ یعنی اے اللہ آسمانونکے پروردگار اور زمین کے پروردگار اور بڑے عرش کے پروردگار اور ہمارے اور ہر چیز کے پروردگار اور
اے دانہ اور گٹھلی کے چیرنے والے یعنی اوگانے کے لئے اور اے اُتارنے والے توریت اور انجیل اور قرآن کے مین تیری پناہ مانگتا
ہون ہر چیز کی بُرائی سے جسکی پیشانی کے بال تو پکڑنے والا ہے یعنے تیرے قبضۂ قدرت مین ہے اٰلہی تو سب سے
پہلے ہے کہ کوئی چیز تجھسے پہلے نہین اور تو سب سے پیچھے ہے کہ کوئی چیز تیرے پیچھے نہین اور تو ہی ظاہر ہے یعنی باعتبار
صفات کے یا غالب ہے تو کوئی چیز تجھسے اوپر نہین اور تو ہی پوشیدہ ہے یعنے باعتبار ذات کے کہ خلق کی نظر اور وہمون سے
چھپا ہوا ہے تو نہین ہے کوئی تجھسے نیچے یعنی تو سب سے زیادہ پوشیدہ ہے ادا کر ہمارا قرض اور ہم کو محتاجی سے بے پروا کر
نقل کیا اسکو مسلم اور چارون نے اور ابن ابی شیبہ اور ابو یعلی نے ف احتمال ہے کہ قرض سے مراد اللہ کے اور بندون کے حقوق
ہون اور محتاجگی سے مراد خلق کیطرف حاجت مند ہونا ہے یا یہہ معنے کہ دل کی حاجت سے بے نیاز کر مخلوقات سے
بے پروائی کی جہت سے اور ذخائر عقبٰے مین حضرت ابو ہریرہ رض سے نقل کیا ہے کہ حضرت فاطمہ زہرا رض آنحضرت صلے اللہ
علیہ وسلم کے پاس خادم مانگنے کے لئے حاضر ہوئین تھین آپ نے فرمایا کہ یہہ دعا پڑھا کرو اللہم رب السموٰت الخ ع فقیر کہتا ہے
کہ لفظ دون کئی معنون مین آتا ہے ایک معنی غیر اس صورت مین یہہ معنی ہین کہ تیرے سوا باطن چیزون مین زیادہ باطن
کوئی نہین اور ایک قریب کے معنے تو اب یہہ معنے ہوئے کہ کوئی چیز پوشیدگی مین تیرے قریب نہین کذا فی المرقات اور

شرح شیخ عبدالحق مین مذکور ہے کہ دون یہان فوق کی ضد ہے بِسْمِ اللّٰهِ س خدا کے نام سے مین لیٹتا ہون نقل کیا اس
کو نسائی نے ف یعنے نسائی کی روایت مین ذیل کی دعا بسم اللہ کے ساتھ ہے اور اورون کی روایت مین اللہم اسلمت
سے شروع ہوتی ہے ع اَللّٰهُمَّ اَسْلَمْتُ وَجْهِيَ اِلَيْكَ وَفَوَّضْتُ اَمْرِيْ اِلَيْكَ وَاَلْجَاْتُ ظَهْرِيْ اِلَيْكَ رَغْبَةً وَّرَهْبَةً
اِلَيْكَ لَا مَلْجَاءَ وَلَا مَنْجَا مِنْكَ اِلَّا اِلَيْكَ اٰمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِيْٓ اَنْزَلْتَ وَنَبِيِّكَ الَّذِيْٓ اَرْسَلْتَ وَلْيَجْعَلْهُنَّ اٰخِرَ
مَا يَتَكَلَّمُ بِهٖ ع یا اللہ مین نے اپنی ذات کو منقاد کیا تیری طرف یعنی تیرے حکم کا مطیع اور تیری
قضا پر راضی اور تیری تقدیر پر قانع اور مین نے اپنے دین و دنیا کا کام سب تجھے سونپا اور مین نے تجھپر بھروسہ کیا تیرے
ثواب کی خواہش اور تیرے عذاب کے ڈر سے کوئی پناہ اور نجات تیرے عذاب سے نہین سوائے تیرے مین ایمان لایا تیری
کتاب پر جو تونے اتاری اور تیرے نبی پر جسکو تو نے بھیجا اور چاہیے کہ ان کلمات کو آخر اپنی سارے کلمات کا کرے یعنی اس
دعا کے بعد کوئی کلام نکرے نقل کیا اسکو صحاح ستہ مین ف یعنی سب دعاؤن کے پیچھے اس دعا کو پڑھے اور بعد اس کے اور
کلام دنیاوی نکرے لیکن اگر کوئی آیت قرآنی مثل سورہ کافرون وغیرہ کے پڑھے تو کچھ مضائقہ نہین کذا قال الفجر اور حدیث نہر
مین آیا ہے کہ جب تو بستر پر آوے تو وضو نماز کی طرح وضو کر پھر دہنی کروٹ پر لیٹ پھر یہہ دعا پڑھ اللہم اسلمت سے ارسلت
تک تو اگر اُس رات مین مرے گا تو دین اسلام پر مرے گا اور اگر صبح کریگا تو بھلائی کو پہونچیگا مشکوۃ وَلْيَقْرَأْ قُلْ يٰٓاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ
اور چاہیے کہ سورہ کافرون پڑھے یعنے سونیکے ارادہ کے وقت نقل کیا اسکو طبرانی نے ثُمَّ لْيَنَمْ عَلٰى خَاتِمَتِهَا دت
س حب مس مص پھر چاہیے کہ سووے سورہ کافرون کے ختم پر نقل کیا اسکو ابو داؤد ترمذی نسائی ابن حبان حاکم ابن ابی شیبہ نے
ف حدیث شریف مین یہہ مضمون آیا ہے کہ آدمی اُسکے پڑھنے سے شرک سے پاک ہوتا ہے مشکوۃ۔ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ الْمُسَبِّحَاتِ قَبْلَ اَنْ يَرْقُدَ وَيَقُوْلُ اِنَّ فِيْهِنَّ اٰيَةً خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ اٰيَةٍ
دت س اور پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کا دستور تھا کہ مسبحات پڑھتے تھے یعنی جن سورتون کے سرے پر سبحان یا سبح یا یسبح
یا سبح آیا ہے سونے سے پہلے پڑھتے اور فرماتے کہ ان مین ایک آیت ہی ہزار آیتون سے بہتر نقل کیا اسکو ابو داؤد ترمذی نسائی
نے ف وہ آیت لیلۃ القدر کے اور ساعت جمعہ کی مانند معلوم نہین جب سب سورتین پڑھے تو اس کا ثواب ملیگا کذا ذکرہ العلی
وَهُنَّ الْحَدِيْدُ وَالْحَشْرُ وَالصَّفُّ وَالْجُمُعَةُ وَالتَّغَابُنُ وَالْاَعْلٰى موس اور وہ مسبحات سورہ حدید اور سورہ حشر
اور سورہ صف اور جمعہ اور سورہ تغابن اور سورہ سبح اسم ربک الاعلی ہین نقل کیا اسکو موقوفا نسائی نے فقیر کہتا ہے کہ مسبحات
سات سورتین مین چھ یہان مذکور ہین اور ساتوین سبحان الذی اسری اور متن کا قول موقوف ہے معاویہ بن صالح پر
کہ راویان حدیث مین سے ہے تو شاید آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم انھیں چھون پر اکتفا کرتے ہونگے کذا فی المرقات وَحَتّٰى يَقْرَاَ
الٓمّٓ السَّجْدَةَ وَتَبَارَكَ الْمُلْكُ س ت مص مس اور پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نہ سوتے یہان تک کہ سورہ الم سجدہ اور
سورہ ملک کو نہ پڑھ لیتے نقل کیا اسکو نسائی ترمذی ابن ابی شیبہ حاکم نے ف خالد جہنی رضی صحابی سے روایت ہی کہ تم سورہ نجات

دبنے والی اسکو پڑہو یعنے جو عذاب دیئے اور آخرت سے بچا دے وہ سورہ الم تنزیل سجدہ ہے مین نے سنا ہے کہ ایک شخص نے
اُسکو اپنا ورد کیا تھا اُسکے سوا دوسرا ورد نہین پڑھتا تھا اور وہ شخص بہت گنہگار تھا جب وہ مرا تو اس سورہ نے اُس کو
اپنی پناہ مین کر لیا اور جناب باری مین عرض کیا کہ اے میرے رب اس شخص کو بخشدے کہ یہہ مجھے بہت پڑہا کرتا تھا اللہ تعالی
نے اُسکی شفاعت قبول کی اور فرشتون کو فرمایا کہ اُسکے ہر گناہ کے عوض ایک نیکی لکھو اور اُسکا درجہ بلند کرو اور خالدؓ نے یہہ
بہی کہا کہ یہہ سورہ اپنے پڑھنے والے کے لئے قبر مین جھگڑتی ہے عرض کرتی ہے کہ خدایا اگر مین تیری کتاب سے ہون
تو میری شفاعت اُسکے حق مین قبول فرما اور اگر تیری کتاب مین سے نہین ہون مجکو کتاب مین سے مٹا ڈال اور یہہ
سورہ پرند کی مانند پڑھنے والے پر اپنے بازو پھیلاتی ہے اور اُسکی شفاعت کرتی ہے اور اُسکو عذاب قبر سے بچاتی ہی اور سورہ ملک
کی بہی یہی فضیلت بیان کی اور خالدؓ خود نہ سوتے جب تک کہ ان دونون کو نہ پڑھ لیتے اور طاؤس تابعی نے کہا ہے کہ یہ
دونون سورتین سب سورتون پر فضیلت دی گئی ہین ساٹھ نیکیون کی۔ مشکوۃ وَعَنْهَا قَالَتْ كَانَ بَقْرَأُ بَنِي اِسْرَائِيلَ وَالزُّمَرَ رَوَاهُ مس
اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نہ سوتے یہان تک کہ سورۂ بنی اسرائیل اور سورۂ زمر نہ پڑھ لیتے نقل کیا اسکو ترمذی نسائی
حاکم نے مَا كُنْتُ اَرٰى اَحَدًا يَعْقِلُ يَنَامُ قَبْلَ اَنْ يَقْرَأَ الْاٰيٰتِ الثَّلٰثَ الْاَوَاخِرَ مِنْ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ مو صحيح
حضرت علی مرتضےؓ فرماتے ہین کہ مین کسی عاقل کو نہین دیکہتا تھا کہ سو جائے پہلے اس سے کہ تین آیتین آخر سورہ بقرہ کی پڑھے
یعنے لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ سے آخر سورہ تک یہہ حدیث موقوف اور صحیح ہے مخ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دو آیتین
آخر سورہ بقرہ کی مجکو عرش کے خزانہ سے ملی ہین یعنی آمن الرسول سے آخر تک تو تم اُن کو سیکھو اور اپنی عورتون کو سکھاؤ کہ
انمین بخشش کی طلب ہے اور اللہ کا تقرب اور دعا اور کسی نبی کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے سوا یہہ آیتین نہین ملین جو کوئی انمین سے
دعا کی آیتین پڑھتا ہے مقبول ہوتی ہین کذا فی المشکوۃ فقیر کہتا ہے کہ مصنف نے یہان اپنے وعدہ کے خلاف کیا دیباچہ
مین اُسنے وعدہ کیا تھا کہ حدیث موقوف کے بعد اُس کی رمز لکہونگا جس نے اُسکو موقوفا روایت کیا ہو یہان رمز مو کے
بعد فقط صحیح لکھا اور یہہ نہ لکھا کہ کس کتاب مین کس صحابی پر موقوف ہے بلکہ یہہ لکھا کہ اسکی اسناد صحیح ہے امام نووی رحمہ نے
اذکار مین اس عقدہ کو حل کیا کہ بیان کیا کہ امام حافظ ابو بکر بن ابی داؤد نے اپنی اسناد سے حضرت علی مرتضےؓ سے روایت
کی ہے ما کنت اری الخ کذا فی الحرز چنانچہ مترجم نے شروع ترجمہ پر لکھدیا ہے کہ حضرت علیؓ فرماتے ہین اِذَا وَضَعْتَ جَنْبَكَ
عَلَى الْفِرَاشِ وَقَرَأْتَ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ فَقَدْ اَمِنْتَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ اِلَّا الْمَوْتَ ز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ جب تو اپنا پہلو بچھونے پر رکہے اور سورہ فاتحہ اور سورہ اخلاص پڑھے تو تو مامون ہوا ہر چیز یعنے ہر بلا سے سوا موت کے
نقل کیا اسکو بزار نے مَا مِنْ رَجُلٍ يَاْوِيْ اِلٰى فِرَاشِهٖ فَيَقْرَأُ سُوْرَةً مِّنْ كِتٰبِ اللّٰهِ اِلَّا بَعَثَ اللّٰهُ اِلَيْهِ مَلَكًا
يَحْفَظُهٗ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ يُّؤْذِيْهِ حَتّٰى يَهُبَّ مِنْ نَوْمِهٖ مَتٰى هَبَّ. أ۔ جو آدمی کہ اپنے بچھونے پہ جگہہ پکڑے
اور کوئی سورہ کلام اللہ کی پڑھے تو اللہ تعالی اُسکے پاس ایک فرشتہ بہیجتا ہے جو اُسکی حفاظت کرتا رہتا ہی ہر چیز سے کہ اُس کو

ایذا دے یہان تک کہ اپنی نیند سے جاگے جب کبھی جاگے نقل کیا اسکو احمد نے اِذَا أَوَی الرَّجُلُ اِلٰی فِرَاشِہٖ ابْتَدَرَہٗ
مَلَکٌ وَّشَیْطَانٌ فَیَقُوْلُ الْمَلَکُ اخْتِمْ بِخَیْرٍ وَّیَقُوْلُ الشَّیْطَانُ اخْتِمْ بِشَرٍّ فَاِنْ ذَکَرَ اللّٰہَ ثُمَّ
نَامَ بَاتَ الْمَلَکُ یَکْلَؤُہٗ اَلْحَدِیْثُ بِاٰتِیْ تَتِمَّتُہٗ س حب مس ص جب آدمی اپنے بچھونے پر آتا ھے
تو اُسکی طرف فرشتہ اور شیطان جھپٹتے ہین یعنی دونون حملہ کرتے ہین تاکہ اُسپر مسلط ہون تو فرشتہ کہتا ھی کہ ختم کر بھلائی
پر یعنے اپنا عمل اور کلام سوتے وقت ذکر پر تمام اور نیکی کر اور شیطان کہتا ھی برائی پر ختم کر بس آدمی خدا کو یاد کرکے سو وے
تو فرشتہ رات گذارتا ھے اور اُسکی حفاظت کرتا ہے آخر حدیث تک جس کا بقیہ آویگا نقل کیا اسکو نسائی ابن حبان حاکم ابو یعلی نے
ف بقیہ اس حدیث کا مصنف نے کتاب علت مین بیان کیا ہے وہ یہہ ھے فان وقع عن سریرہ فمات دخل الجنۃ یعنی
اور اگر گر پڑیگا اپنی چارپائی پر سے اور مر جاویگا تو بہشت میں داخل ہوگا کذا فی فتح المبین اور اس سے یہہ سمجھا گیا کہ اگر اللہ تعالی
کا ذکر نکیا تو فرشتہ نگہبانی نہین کرتا بلکہ شیطان شب بسر کرتا ھے اور جاگنے کیوقت اُسکے بہکانے اور وسوسہ ڈالنے کا منتظر رہتا ہے
کذا ذکرہ علی۔ اور حدیث شریف مین آیا ہے کہ جو کوئی سورۂ دخان رات کو پڑہتا ہے صبح کرتا ہے ایسے حال مین کہ اُسکے لئے ستر ہزار
فرشتے بخشش چاہتے ہین اور جو کوئی سورۂ آل عمران کا آخر یعنی ان فی خلق السموات والارض سے آخر تک رات کو پڑہتا ہے اُسکے
لئے ثواب ساری رات کے جاگنے کا لکھا جاتا ہے یہہ دونون روایتین مشکوۃ مین ہین فقیر کہتا ہی حرز ثمین مین بقیہ اس
حدیث کا یہہ لکھا ہے واذا انتبہ من النوم فقال الحمد للہ الذی رد الی نفسی الحدیث اور بظاہر یہی صحیح معلوم ہوتا ہی کیونکہ لفظ یاتی تتمتہ
اسی بات پر دلالت کرتا ہے کہ بقیہ حدیث اسی کتاب مین مذکور ہو۔ واللہ اعلم۔ وَاِذَا رَاٰی فِیْ مَنَامِہٖ مَا یُحِبُّ فَلْیَحْمَدِ اللّٰہَ
عَلَیْہَا وَلْیُحَدِّثْ بِہَا خ م س اور جو کوئی اپنے خواب مین ایسی چیز دیکھے جسکو پسند کرتا ہو یعنی اچھی چیز تو
چاہیئے اُسپر خدا کا شکر کرے اور اُسکو بیان کرے یعنے لوگون سے نقل کیا اسکو بخاری مسلم نسائی نے وَلَا یُحَدِّثْ
بِہَا اِلَّا مَنْ یُّحِبُّ خ م اور بیان اُسی شخص سے کرے جسکو دوست رکھتا ہو نقل کیا اسکو بخاری مسلم نے ف اسلئے کہ دوست
اچھی تعبیر کہے گا اور دشمن بری تعبیر دیگا جو اندوہ کا سبب ہوگی اور جیسے تعبیر بیان کریگا ویسا ہی واقع ہوگا کیونکہ حدیث مین آیا ہے
کہ خواب پرندے کے پاؤن پر ہے جبتک کہ تعبیر بیان نکیجائے یعنی اُسکو قیام نہین اور جب تعبیر بیان کیگئی تو تعبیر کے موافق واقع ہوتا ہی
چنانچہ ایک روایت مین آیا ہے کہ ایک عورت نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کیخدمت مین حاضر ہو کر عرض کیا کہ مین نے خواب
مین دیکھا ہے کہ گویا میرے گہر کا آستانہ ٹوٹ گیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تیرا غائب شخص آویگا پس اُس کا
خاوند سفر سے واپس آیا بعد اُسکے پھر وہ سفر کو گیا اور اُسکی عورت نے پھر وہی خواب دیکھا اور جناب رسالت مآب صلے اللہ
علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئی آنحضرت کو نہ پایا حضرت صدیق رضہ سے عرض کیا انہون نے فرمایا کہ تیرا خاوند مر جائیگا بعد اُسکے
خواب کو حضرت کی خدمت مین عرض کیا آپ نے پوچھا کہ اپنا خواب کسی سے ذکر کیا ہی اُسنے عرض کہ ہان آپنے فرمایا ویسا ہی
ہوگا جیسے تعبیر بیان کیگئی قاعدہ ہے کہ برا خواب کسی سے نکہے اور اچھا دوست سے کہے چنانچہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم

اپنا خواب صحابہ اکرام رضؓ سے کہتے اور تعبیر بہی فرماتے اور اُنکے خواب پوچھتے اور اُنکی تعبیر کہتے فحؔ وَاِذَا رَاٰی مَا یَکْرَہُ
فَلْیَتْفُلْ خ مٌ اَوْ لِیَبْصُقْ مٌ اَوْ لِیَنْفُثْ ع ثَلٰثًا ثَلٰثًا عَنْ یَسَارِہٖ ع اور جب خواب مین ایسی چیز دیکھے جس کو بُرا جانتا ہو
تو تہتکارے نقل کیا اسکو بخاری مسلم نے یا تہوکے نقل کیا اسکو مسلم نے یا پہونکے نقل کیا اسکو صحاح ستہ مین تین تین بار اپنے
بائین طرف نقل کیا اسکو صحاح ستہ مین ف یعنی بعض روایت مین لیتفل ہی اور بعض مین لیبصق اور بعض مین لینفث فقیر کہتا ہی
کہ لیبصق بصاق سے بمعنی بزاق سے ہی ایسا تہوکنا جس مین بہت تہوک نکلے اور اُس سے کم درجہ تفل ہے جس مین تہوڑا تہوک نکلے
اُس سے کم نفث ہی جسمین چہینٹین نکلیں سب سے کم درجہ نفخ ہے جسکو دم کرنا کہتے ہین اُس مین تہوک کچھ نہین ہوتا کذا فی الحرز
وَلْیَتَعَوَّذْ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ وَمِنْ شَرِّھَا ع ثَلٰثًا ثَلٰثًا وَّلَا یُحَدِّثْ بِھَا اَحَدًا خ مٌ د س ق
اور پناہ مانگے خدا کے شیطان مردود اور خواب کی برائی سے یعنی یوں کہے اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم ومن شر ہذہ الرؤیا نقل کیا اسکو صحاح
ستہ والون نے یہہ اعوذ تین تین بار پڑہے اور اس خواب کو کسی سے ذکر نکرے نقل کیا اسکو بخاری مسلم ابوداؤد نسائی ابن ماجہ نے فَاِنَّھَا لَا تَضُرُّہٗ ع کہ وہ خواب اسکو ضرر
نکریگا یعنے اعوذ پڑہنے اور بیان نکرنیسے یہہ فائدہ ہوگا نقل کیا اسکو صحاح ستہ مین وَلْیَتَحَوَّلْ عَنْ جَنْبِہِ الَّذِیْ کَانَ عَلَیْہِ مٌ
اور چاہیئے کہ اپنی اُس کروٹ سے پہر جاوے جسپر تہا یعنے کروٹ بدلے نقل کیا اسکو مسلم نے اور بعض روایت مین ولیتحول الی آخرہ کی جگہہ یون
آیا ہے اَوْ لِیَقُمْ فَلْیُصَلِّ خ یا چاہیئے کہ کہڑا ہو جاوے اور نماز پڑہے نقل کیا اسکو بخاری نے ف کروٹ کے بدلنے کو
حال کے بدلنے مین بڑا دخل ہے اور نماز کی برکت سے بہی ضرر دفع ہوتا ہے ع وَاِذَا فَزِعَ اَوْ وَجَدَ وَحْشَۃً اَوْ اَرِقَ
فَلْیَقُلْ اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّامَّۃِ مِنْ غَضَبِہٖ وَعِقَابِہٖ وَشَرِّ عِبَادِہٖ وَمِنْ ھَمَزَاتِ الشَّیٰطِیْنِ وَاَنْ یَّحْضُرُوْنِ
وَکَانَ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ عَمْرٍو یُلَقِّنُھَا مَنْ عَقَلَ مِنْ وَلَدِہٖ وَمَنْ لَّمْ یَعْقِلْ کَتَبَھَا فِیْ صَکٍّ ثُمَّ عَلَّقَھَا فِیْ عُنُقِہٖ د ت س
مُسْ اور جب ڈرے یا گہبراوے یا نیند اُوچٹ جاوے تو چاہیئے کہ یہہ دعا پڑہے اعوذ بکلمات اللہ سے یحضرون تک یعنے مین پناہ
مانگتا ہون خدا کے پورے کلمہ یعنے کتابون اور اسماء الٰہی کی اُسکے غصہ اور اُسکے عذاب اور اُسکے بندون کی بُرائی اور
شیطانون کے وسوسون اور اُنکے اپنے پاس حاضر ہونیسے یعنی اُن کے ظاہر مین تصرف کرنیسے نقل کیا اسکو احمد نے
اور عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ کا دستور تہا کہ یہہ دعا اپنے سمجہدار بیٹون کو سکہا دیتے تہے اور جو لڑکا عقل نہ رکہتا تہا تو عبداللہ
اس دعا کو ایک کاغذ پر لکہکر اُسکے گلے مین لٹکا دیتے تہے نقل کیا اسکو ابوداؤد ترمذی نسائی حاکم نے ف اس حدیث سے
تعویذ باندہنا لڑکون کے گلے مین جائز معلوم ہوا مگر شرط یہی ہے کہ تعویذ مین آیت یا اسماء الٰہی کے سوا اور کچھ نہ ہو اور
منکے وغیرہ ڈالنے حرام ہین کذا ذکرہ ع وفحؔ اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّامَّاتِ الَّتِیْ لَا یُجَاوِزُھُنَّ بَرٌّ وَّلَا فَاجِرٌ مِّنْ شَرِّ مَا
یَنْزِلُ مِنَ السَّمَآءِ وَمَا یَعْرُجُ فِیْھَا وَمِنْ شَرِّ مَا ذَرَاَ فِی الْاَرْضِ وَمَا یَخْرُجُ مِنْھَا وَمِنْ شَرِّ فِتَنِ اللَّیْلِ وَفِتَنِ النَّھَارِ وَمِنْ شَرِّ طَوَارِقِ
اللَّیْلِ وَالنَّھَارِ اِلَّا طَارِقًا یَّطْرُقُ بِخَیْرٍ یَّا رَحْمٰنُ ط میں پناہ مانگتا ہون خدا کے اُن پورے کلمون کی جنسے نہ نیک
علیحدہ ہو سکتا ہے نہ بد اس کی برائی سے جو آسمان سے اُترے یعنی بلائین اور حادثہ اور اُس چیز کی برائی سے جو آسمان کو چڑہے

ڈرنے کا اور نیند اوچٹنے کا بیان

جاگنے کا بیان

یعنے برے اعمال اور اُس چیز کی بُرائی سے جو اللہ تعالیٰ نے زمین میں پیدا کی اور اُس چیز کی بُرائی سے جو زمین سے نکلتی ہے اور رات کے فتنون کی بُرائی اور دن کے فتنون کی بُرائی سے اور رات اور دن کے حادثون کی بُرائی سے مگر جو حادثہ کہ بھلائی کے ساتھ آوے یا رحمٰن نقل کیا اسکو طبرانی نے ف آیا ہے کہ جنات سے محاربہ کی رات مین ایک شیطان نے آگ کا شعلہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے لاکر آپ کو ضرر پہونچانا چاہا اُسوقت حضرت جبرئیل نے آکر یہہ دعا آپکو پڑھائی اسکے پڑھنے سے وہ شعلہ بجھ گیا اور سب شیاطین بھاگ گئے ع نفیر کہتا ہے کہ قاموس مین ہے کہ فتنہ بالکسر بہت معنی مین آتا ہے تحیر ہونا اور گمراہی اور گناہ اور کفر اور رسوائی اور عذاب اور دیوانگی اور محنت اور آزمایش اور یہان سب معنی ہوسکتے ہین ع وفی الاذکار اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَمَا اَظَلَّتْ وَرَبَّ الْاَرَضِيْنَ وَمَا اَقَلَّتْ وَرَبَّ الشَّيٰطِيْنِ وَمَا اَضَلَّتْ كُنْ لِّيْ جَارًا مِّنْ شَرِّ خَلْقِكَ اَجْمَعِيْنَ اَنْ يَّفْرُطَ عَلَيَّ اَحَدٌ مِّنْهُمْ اَوْ اَنْ يَّطْغٰى عَزَّ جَارُكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ طس مص

اور نیند اوچٹنے مین یہہ دعا پڑھے اللھم رب السموات الی آخرہ یعنے اے اللہ ساتون آسمانون کے پروردگار اور اُن چیزون کے جن پر آسمانون نے سایہ ڈالا ہے اور اے زمینون کے پروردگار اور اُن چیزون کے جنکو زمینون نے اُٹھایا ہے یعنی مخلوقات کے اور اے شیطانون کے پروردگار اور اُن لوگون کے جنکو شیاطین نے بہکایا تو میرے لئے محافظ ہو اپنے سب مخلوقات کی بُرائی سے اس طرح کہ اُن مین سے کوئی مجھپر غالب ہو یا یہہ کہ حد سے تجاوز کرے تیری پناہ چاہنے والا غالب ہوتا ہے اور تیرا نام بابرکت ہے نقل کیا اسکو طبرانی نے اوسط مین اور ابن ابی شیبہ نے اَللّٰهُمَّ غَارَتِ النُّجُوْمُ وَهَدَأَتِ الْعُيُوْنُ وَاَنْتَ حَيٌّ قَيُّوْمٌ لَا تَاْخُذُكَ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ اَهْدِئْ لَيْلِيْ وَاَنِمْ عَيْنِيْ ی یا اللہ ستارے چھپ گئے یعنے آفتاب اور آنکھون نے آرام پکڑا اور تو زندہ تدبیر کرنے والا ہے کہ تجکو اونگہ نہین آتی اور نہ نیند اے زندہ اے تدبیر کرنے والے میری رات کو آرام دے یعنے مجکو نیند آنے کے سبب سے رات کو آرام دے اور سُلا میری آنکھہ کو نقل کیا اسکو ابن السنی نے وَاِذَا انْتَبَهَ مِنَ النَّوْمِ فَقَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ رَدَّ اِلَيَّ نَفْسِيْ وَلَمْ يُمِتْهَا فِيْ مَنَامِهَا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ يُمْسِكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ اَنْ تَزُوْلَا وَلَئِنْ زَالَتَا اِنْ اَمْسَكَهُمَا مِنْ اَحَدٍ مِّنْ بَعْدِهٖ اِنَّهٗ كَانَ حَلِيْمًا غَفُوْرًا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ يُمْسِكُ السَّمَآءَ اَنْ تَقَعَ عَلَى الْاَرْضِ اِلَّا بِاِذْنِهٖ اِنَّ اللّٰهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ سرحب مس ص اور جب نیند سے جاگے تو یہ دعا پڑھے الحمد للہ الذی الی آخرہ یعنے سب تعریف اللہ کیلئے ہے جس نے میری جان کو میری طرف لوٹایا اور اُسکو سونے مین نہ مارا سب تعریف اللہ کے لئے ہے جس نے تھام رکھا ہے آسمانوں اور زمین کو اس سے کہ اپنی جگہہ سے ٹل جاوین اور اگر وہ ٹل جاوین تو کوئی اُن کا تھامنے والا اُسکے سوا نہین بیشک وہ بردبار بخشنے والا ہے سب تعریف اللہ کے لئے ہے جس نے آسمان کو تھام رکھا ہے اس سے کہ زمین پر گر پڑے مگر اُس کے ارادہ سے البتہ اللہ لوگون پر مہربان ہے رحم کرنے والا ہے نقل کیا اسکو نسائی ابن حبان حاکم ابو یعلی نے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ يُحْيِي الْمَوْتٰى وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ مس سب تعریف اللہ کو ہے جو مردون کو زندہ کرتا ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے نقل کیا اسکو حاکم نے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَحْيَانَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا وَاِلَيْهِ النُّشُوْرُ خ د ت س مص

سب تعریف خدا کو ہے جس نے ہمکو زندہ کیا یعنے جگایا بعد اُسکے کہ ہمکو مار یعنے سُلایا اور اُسیکی طرف پراگندہ ہونا ہی نقل کیا
بخاری ابو داؤد ترمذی نسائی ابن ابی شیبہ نے لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ لَا شَرِيْكَ لَكَ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْتَغْفِرُكَ لِذَنْبِیْ
وَاَسْئَلُكَ رَحْمَتَكَ اللّٰهُمَّ زِدْنِیْ عِلْمًا وَّلَا تُزِغْ قَلْبِیْ بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنِیْ وَهَبْ لِیْ مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً اِنَّكَ
اَنْتَ الْوَهَّابُ د ت س حب مس کوئی معبود نہین سوا تیرے تیرا کوئی شریک
نہیں مین تیری پاکی بیان کرتا ہوں الٰہی مین تجھسے بخشش مانگتا ہوں اپنے گناہونکی اور تجھسے تیری رحمت مانگتا ہون الٰہی مجکو
علم زیادہ دے اور میرا دل ٹیڑھا مت کر بعد اسکے کہ تونے مجکو راہ حق کی دکھائی اور تو بخش مجکو اپنے پاس سے رحمت یعنی بڑی
نعمت عنایت فرما کہ تو ہی ہے زیادہ دینیوالا نقل کیا اسکو ابو داؤد ترمذی نسائی ابن حبان حاکم نے لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْوَاحِدُ
الْقَهَّارُ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا الْعَزِيْزُ الْغَفَّارُ س حب مس کوئی معبود نہین سوا اللہ کے وہ
اکیلا ہے قہر کرنے والا آسمانوں اور زمین کا اور اُن چیزوں کا جو ان دونوں کے درمیان ہی پروردگار ہے غالب بہت
بخشنے والا نقل کیا اسکو نسائی ابن حبان حاکم نے ف ایکروایت میں آیا ہے کہ جو کوئی جاگنے کیوقت یہہ کلمات کہے لا الٰہ الا اللہ
وحدہ لا شریک لہ الملک ولہ الحمد وہو علے کل شئ قدیر تو اللہ تعالیٰ اُسکے سب گناہ بخشدیتا ہے اگرچہ سمندر کی جھاگ کی برابر
ہون پھر اپنا سر چھت کی طرف اُٹھا کر یوں کہے سبحانک اللہم بحمدک استغفرک واتوب الیک اور جب کپڑے پہنے تو بسم اللہ کہے
اور اسیطرح بسم اللہ کہنا ہر کام مین مستحب ہے اور کپڑا پہننا دہنی طرف سے شروع کرے اسیطرح جوتا پہنے پاؤں میں اور پہنے
پھر دعائین کپڑا پہننے کی جو آئندہ مذکور ہونگی پڑہے کذا فی وظائف النبی مَنْ تَعَارَّ مِنَ اللَّيْلِ فَقَالَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ
لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ
وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیْ اَوْ دَعَا اُسْتُجِيْبَ لَهٗ فَاِنْ
تَوَضَّأَ وَصَلّٰى قُبِلَتْ صَلٰوتُهٗ خ عہ جو کوئی رات کو جاگے اور کچھ بولے اور یہہ کہے لا الٰہ الا اللہ سے اغفرلی
تک جسکے یہہ معنی ہیں کہ کوئی معبود نہیں سوا اللہ کے وہ اکیلا ہے کوئی اُس کا شریک نہین اُسیکے لئے ہی بادشاہت
اور اُسیکے لئے ہے سب تعریف اور وہ ہر چیز پر قادر ہے سب تعریف اللہ کو ہی اور پاکی اللہ کو ہے اور کوئی معبود سوائے
اللہ کے نہین اور بہت بڑا ہے اور نہین ہے پھرنا گناہوں سے اور نہ قوت عبادت پر مگر اللہ کی مدد سے یا اللہ تو مجھے
بخش یا سوا بخشش سے کوئی اور دعا کرے تو اسکی دعا مقبول ہوتی ہے اور اگر وضو کر کے نماز پڑھے تو اسکی نماز مقبول
ہوتی ہے نقل اسکو بخاری اور چاروں نے ف اکثر استعمال تعارّ اُس جاگنے میں آتا ہے جسکے ساتھ آواز ہو جیسا جاگنے
کیوقت عادت ہوتی ہے کہ کہا سنتے ہین یا اللہ کا نام لیتے ہین اور لفظ او دعا یعنی ابن مسلم راوی کا شک ہے کہ آپنے اللہم اغفرلی فرمایا
یا دعا اور یہہ ارشاد کہ استجیب اسکے یہہ معنے کہ جو شخص شب کو آنکھ کھلنے کیوقت یہ کلمات پڑھکر دعا کرے اسکی دعا مقبول
ہوتی ہے بعض علما نے کہا ہے کہ اس دعا کا نام درہم الکیس ہے یعنے جیسے آدمی اپنے کیسہ میں درم رکہتا ہو اور جس وقت

چاہیے کہ لے ایسے ہی یہہ دعا ہے کہ اجابت اُسکے لئے قریب اور مہیا ہے مخ مَنْ قَالَ حِيْنَ يَتَحَرَّكُ مِنَ اللَّيْلِ
بِسْمِ اللّٰهِ عَشْرَ مَرَّاتٍ وَّسُبْحَانَ اللّٰهِ عَشْرًا وَّاٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَكَفَرْتُ بِالطَّاغُوْتِ عَشْرًا وُّقِيَ كُلَّ شَيْءٍ يَّتَخَوَّفُهُ
وَلَمْ يَنْبَغِ لِذَنْبٍ اَنْ يُّدْرِكَهٗ اِلٰى مِثْلِهَا طس جو کوئی رات کو کروٹ لینے کیوقت دس بار بسم اللہ اور دس بار سبحان اللہ کہے اور
دس بار یہہ الفاظ کہے آمنت باللہ وکفرت بالطاغوت یعنی میں ایمان لایا اللہ پر اور منکر ہوا باطل معبودوں کا بتوں یا شیطان
تو وہ شخص محفوظ رہے گا ہر چیز سے جس سے وہ ڈرتا ہے اور کسی گناہ کو لائق نہیں کہ اُس شخص سے لاحق ہو یا اُسکو ہلاک
کرے اُس ساعت جیسے وقت تک یعنی اُسنے حرکت کر کے یہہ کلمات پڑھے غرض یہہ کہ رات دن ایذا دینے والی چیزوں
اور گناہ سے محفوظ رہے گا نقل کیا اسکو طبرانی نے اوسط میں وَاِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ عَنْ فِرَاشِهٖ ثُمَّ عَادَ اِلَيْهِ فَلْيَنْفُضْهُ
بِصَنِفَةِ اِزَارِهٖ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ فَاِنَّهٗ لَا يَدْرِيْ مَا خَلَفَهٗ عَلَيْهِ فَاِذَا اضْطَجَعَ فَلْيَقُلْ بِاسْمِكَ اللّٰهُمَّ وَضَعْتُ جَنْبِيْ
وَبِكَ اَرْفَعُهٗ اِنْ اَمْسَكْتَ نَفْسِيْ فَارْحَمْهَا وَاِنْ رَدَدْتَهَا فَاحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهٖ عِبَادَكَ الصَّالِحِيْنَ
دنس ے اور جب کوئی رات کو اپنے بچھونے سے اُٹھے اور پھر دوبارہ بستر پر جائے تو چاہیے کہ اسکو اپنی
لنگی کے کنارہ سے تین بار جھاڑے کیونکہ وہ نہیں جانتا کہ کون چیز اُسکے پیچھے بستر پر آئی یعنی شاید کوئی کیڑا وغیرہ اُسپر
گرا ہوا اور جب لیٹے تو یہہ دعا پڑھے باسمک اللہم الخ یعنی یا اللہ میں نے اپنا پہلو تیرے نام سے رکھا اور تیرے ہی نام سے اُسکو اٹھاؤنگا جو میری
جان روک رکھے یعنی روح کو قبض کر لے تو اُسپر رحم کرنا اور جو تو اُسکو پھیر دیوے یعنی جگادے تو اس کی حفاظت کر ایسی باتوں سے
جنسے تو حفاظت کرتا ہے اپنے نیک بندوں کی نقل کیا اسکو ترمذی ابن سنی نے وَاِذَا قَامَ لِيَتَهَجَّدَ فَاِنْ دَخَلَ الْخَلَاءَ
فَلْيَقُلْ بِسْمِ اللّٰهِ مص سنی اور جب اُٹھے اس غرض سے کہ تہجد پڑھے تو اگر پاخانہ مین جاوے یعنے داخل ہونیکا
ارادہ کرے تو بسم اللہ کہے نقل کیا اسکو ابن ابی شیبہ ابن سنی نے ف پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بسم اللہ کہنے
سے پردہ ہوجاتا ہے میری امت کی برہنگی اور جنات کی آنکھوں کے درمیان مین عَلِيٌّ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْخُبُثِ
وَالْخَبَائِثِ ع مص . یا اللہ مین تیری پناہ مانگتا ہون ناپاک جنون اور ناپاک جنیون سے نقل کیا اسکو صحاح ستہ مین
اور ابن ابی شیبہ نے فقیر کہتا ہے کہ خبث بضمتین جمع خبیث کی یعنی مذکر ایذا دہندہ جنات اور شیاطین مین سے اور خبائث
جمع خبیثہ کی یعنے مؤنث اور پاخانہ کے لئے یہہ دعا اسلئے مخصوص ہوئی کہ وہان شیطان آتے ہین کیونکہ اُن مقامات مین ذکر
اللہ متروک رہتا ہے اور بعض علما کہتے ہین کہ خبث بسکون موحدہ یعنی کفر اور شرک اور مطلق بری چیز کے ہے اور
خبائث سے مراد افعال ذمیمہ وعقائد باطلہ ہین کذا فی المرقات فَاِذَا خَرَجَ غُفْرَانَكَ حب ع ه مص اور جب پاخانہ
سے نکلے کہے کہ مین مانگتا ہون تیری بخشش نقل کیا اسکو ابن حبان اور چارون اور ابن ابی شیبہ نے ف پاخانہ مین جانیکے
وقت پناہ چاہے اسلئے کہ وہ شیاطین کے حاضر ہونیکی جگہہ ہے چنانچہ یہہ مضمون زید بن ارقم نے صریح حدیث مین روایت کیا ہے
اور شیخ ابن حجر نے کہا ہے کہ جو لوگ ایسے وقت مین ذکر کرنا مکروہ جانتے ہین جیسے کہ جمہور کا مذہب ہے وہ تفصیل کرتے ہین

کہ اگر ایسا مکان ہو کہ پاخانہ ہی کے لئے بنا ہو تو ان کلمات کو داخل ہونیسے پہلے کہے اور اگر ایسا مکان نہ ہو بلکہ جنگل وغیرہ ہو
تو شروع کیوقت کہے اور اگر بھول جائے اور عین حالت پاخانہ پھرنے میں یاد آوے تو زبان سے نہ کہے بلکہ دل سے
کہے اور نکلنے کے وقت بخشش چاہنے کے دو سبب ہیں ایک یہ کہ ذکر زبانی جو اُس وقت میں نہیں ہو سکا اُس سے
بخشش مقصود ہے کیونکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ذکر زبانی ترک نہیں فرماتے تھے مگر حاجت کیوقت تو گویا آپنے اسی کو
تقصیر جانکر اُسیکا تدارک استغفار سے کیا اور دوسرا سبب یہہ کہ اچھے کہانیکا ہضم ہونا اور ایذا دہندہ فضلہ کا نکلنا ایک
نعمت الٰہی ہے جسکے شکر بجالانے مین تقصیر ہوئی اسلئے اُس نے بخشش چاہے کذا ذکرہ المنحر اور مستحب ہے کہ پاخانہ میں ایسی
چیز نہ لیجائے کہ جس میں خدا اور رسول کا نام ہو جیسے مُہر اور روپیہ اور پردہ میں بیٹھے اور جنگل ہیں دور جاوے کہ کوئی اُس کو
نہ دیکھے اور چادر سے اپنا سر ڈہانکے اور کپڑا برہنگی سے نہ اُٹھاوے جب تک کہ زمین کے قریب نہو جائے اور اگر سہارا
لینا منظور ہو تو بائیں ہاتھ سے سہارا لے اور قبلہ اور بیت المقدس اور سورج اور ہوا کی طرف پیٹھ اور موہنہ کرے اور تین
ڈھیلوں سے استنجا کرے اور ہڈی اور کوئلہ اور گوبر سے استنجا نکرے اور گرمی کے موسم مین اول ڈھیلا پیچھے کو لیجلے اور
دوسرا آگے کو اور تیسرا پھر پیچھے کو اور جاڑے میں اسکا عکس کرے اور عورت ہر موسم مین اول ڈھیلا آگے ہی کو لاوے
اور اللہ تعالیٰ کا نام نہ لے اور پاخانہ مین کلی نکرے مگر جب ایسی ہی ضرورت ہو اور نہ کھنکارے نہ تھوکے نہ ناک سنکے
چھینک کا جواب دے نہ سلام کا جواب دے نہ موذن کا جواب دے ہان ان چیزون کا جواب دل سے دے اور
دہنا ہاتھ شرمگاہ کو نہ لگادے اور گہاٹ پر اور سڑک پر اور درخت وغیرہ کے سایہ میں جہان لوگ آرام پاتے ہون پاخانہ
نہ پھرے پھر ہاتھ دہو دے اور بائیں ہاتھ سے ڈھیلے اعضا کر کے پانی سے استنجا کرے مگر جب روزہ سے ہو تو احتیاط
سے کرے اور پانی سے استنجا کرنے میں اول بیچ کی اُنگلی اونچی کر کے مقعد کو رگڑے پھر چھنگلیا کی پاس کی انگلی
سے پھر چھنگلیا سے پھر شہادت کی اُنگلی سے یہانتک کہ خوب خاطر جمع کرے پھر استنجے سے فارغ ہونیکے بعد ہاتھ دہووے
اور البسم اللہ کہے اول ہی اور بعد ہی اور جب پاخانہ سے نکلے دہنا پاؤن نکالکر عائذ کورہ پڑہے اور داخل ہونیکے وقت پہلے
بایان پاؤن رکہے اور اسیطرح پیشاب کرنے میں قبلہ وغیرہ کیطرف پشت اور موہنہ نکرے اور ہوا کے رخ سے بچے تاکہ چھینٹیں
نہ پڑین اور نرم زمین پر پیشاب کرے پتھر پہ اور جاری اور ٹھہرے پانی مین نکرے نہ میوہ دار درخت کے نیچے نہ بہتی نہر کے
کنارہ اور نہ نہانے کے جگہہ نہ کھڑے ہو کر نہ پرنالہ کے نیچے نہ نجاست کے کہتہ پر کرے اور پیشاب برتن میں جمع نکرے
اور کلام نکرے بعدہ ڈھیلے سے خشک کرے اور ٹہل قدمی کر کے کھنکار کر پانی سے دہووی کہ قطرہ کے بند ہونیکے لئے
داغ غنیمہ کی برابر ہے کذا فی وظائف النبی اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَذْهَبَ عَنِّی الْاَذٰی وَعَافَانِیْ ترجمہ مومنص
سب تعریف اللہ کو ہے جسنے مجھ سے ایذا دینے والی چیز دور کی اور مجھکو چین دی نقل کیا اسکو نسائی ابن سنی نے اور
موقوفاً ابن ابی شیبہ نے کہ اِذَا تَوَضَّأَ فَلْيُسَمِّ اللّٰهَ دت ق اور جب وضو کرے تو چاہئیے کہ بسم اللہ کہے

فصل مسائل وضو

نقل کیا اسکو ابو داؤد ترمذی ابن ماجہ نے ف وضو سے پہلے بسم اللہ کہنی جمہور کے نزدیک سنت موکدہ ہے اور ہدایہ مین مذہب حنفی مین مستحب لکھا ہے اور حنبلیون کے نزدیک فرض ہے تو ایسی سنت کو ترک نکرنا چاہئے اور سلف سے وضو کے بسم اللہ کے باب مین یہہ الفاظ منقول ہین بسم اللہ العظیم والحمد للہ علی دین الاسلام اور بعضون نے کہا کہ افضل بسم اللہ الرحمن الرحیم ہے کذا ذکر العلی والفخر ثم یقول اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ ذَنْبِيْ وَوَسِّعْ لِيْ فِيْ دَارِيْ وَبَارِكْ لِيْ فِيْ رِزْقِيْ س ی اپہر کہے یعنے وضو کرنے مین یا اللہ تو میرے لئے میرے گناہ بخش اور میرے لئے میرے گہر مین فراخی کر یعنے دنیا اور قبر مین اور آخرت مین اور تو میرے رزق مین برکت دے یعنے خواہ دنیا کا ہو یا آخرت کا یا ظاہر کا یا باطن کا. نقل کیا اسکو نسائی ابن سنی نے ف ابو موسیٰ اشعری روایت کرتے ہین کہ مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو کے لئے پانی لایا آپ نے وضو کیا اور مینے سنا کہ آپ یہی دعا پڑہتے تہے اللھم اغفر لی الخ مین نے عرض کیا یا رسول اللہ مین نے سنا کہ آپ ایسی ایسی دعا پڑہتے تہے آپنے فرمایا کہ آیا مین نے کچہہ چہوڑ دیا ہے یعنے مین نے ایسی دعا کی کہ دنیا اور آخرت کی بہلائیونکی جامع ہے کوئی بہلائی اس سے چہوٹی نہین ع وَاِذَا فَرَغَ مِنَ الْوُضُوْءِ رَفَعَ نَظَرَهٗ اِلَى السَّمَاءِ د س وَيَقُوْلُ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ م د س ق مص ہے ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ق مص ہے اور جب وضو سے فارغ ہو اپنی نظر آسمان کو اٹہادے نقل کیا اسکو یعنے فقط نظر اٹہانیکو ابو داؤد نسائی نے اور یون کہے اشہد ان لا الہ الا اللہ الخ یعنے مین گواہی دیتا ہون کہ کوئی معبود سوائے اللہ کے نہین وہ اکیلا ہے کوئی اس کا شریک نہین اور یہہ گواہی دیتا ہون کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اسکے بندہ اور رسول ہین نقل کیا اس کو مسلم ابو داؤد نسائی ابن ماجہ ابن ابی شیبہ ابن سنی نے اس دعا کو تین بار تین بار پڑہنا نقل کیا ہے ابن ماجہ ابن ابی شیبہ ابن سنی نے ف حدیث شریف مین آیا ہے کہ جو کوئی بعد وضو کے اس کلمہ کو پڑہے اسکے لئے آٹہون دروازے بہشت کے کہل جاتے ہین کہ جس دروازے سے چاہے بہشت مین داخل ہو کذا فی المشکوٰۃ اور بعض روایت مین اس کلمہ کے ساتہ یہہ دعا بہی آئی ہے اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِنَ التَّوَّابِيْنَ وَاجْعَلْنِيْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِيْنَ ت یا اللہ تو مجکو توبہ کرنے والون مین سے اور پاکیزگی کرنے والون سے کر نقل کیا اسکو ترمذی نے سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ مس س پاکی ہے تجکو یا اللہ والبتہ تیری تعریف سے مین گواہی دیتا ہون اسکی کہ کوئی معبود نہین سوا تیرے تجہسے بخشش مانگتا ہون اور تیرے سامنے توبہ کرتا ہون نقل کیا اسکو حاکم نسائی نے مَنْ تَوَضَّاَ فَقَالَ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ كُتِبَ لَهٗ فِيْ رَقٍّ ثُمَّ جُعِلَ فِيْ طَابَعٍ فَلَمْ يُكْسَرْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ طس اور جو کوئی وضو کرے اور یہہ الفاظ کہے سبحانک اللھم وبحمدک استغفرک واتوب الیک لکہا جاتا ہے یہہ کہنا بعینہ یا اس کا ثواب اسکے لئے ایک پرچہ کاغذ مین پہر مہر لگایا جاتا ہے یہہ مہر قیامت تک توڑی نہین جاتی یعنی کوئی چیز اسکو باطل نہین کرتی نقل کیا اسکو طبرانی نے اوسط مین ف وضو مین مسواک کرنی بہی سنت ہے

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لازم کرو اپنے اوپر مسواک کرنا کیونکہ اُسمین دس خصلتین ہین موہنہ کو پاک کرتی ہے رب
راضی ہوتا ہے شیطان ناخوش ہوتا ہے ملائکہ اعمال لکھنے والے اُسکو دوست رکھتے ہین مسوڑے مضبوط ہونے مین بلغم کٹتا ہے
موہنہ مین خوشبو آتی ہے تپ کو دور کرتی ہے بینائی کو روشن کرتی ہے اور دانتون کے ہلنے کے مرض کو دور کرتی ہے اور وہ سنت
بہی ہے پہر آپنے فرمایا کہ مسواک والی نماز ستر درجہ افضل ہی اُس نماز سے جس میں مسواک نہو کذا فی المنبہات اور جو کوئی
وضو پر وضو کرتا ہے اُسکے لئے دس نیکیان لکہی جاتی ہین اور وضو کے لئے قبلہ رخ اونچی جگہہ پر بیٹہے اور کوئی شخص بغیر عذر آدمی
مگر عذر کیساتہہ دوسرے سے وضو کرانا مضائقہ نہین اور بے ضرورت بات نکرے اور نماز کیوقت آنیسے پہلے وضو
کرے اور آداب وضو کے بہت ہین فقہ کی کتابون مین دیکہنے چاہئیں اور بعض فقہانے پڑہنا اُن دعاؤنکا جو اگلے علما کی
منقول ہین وضو مین مستحسن لکہا ہے یعنے بعد بسم اللہ اور نیت کے یہہ دعا پڑہے الحمد للہ الذی جعل الماء طھورا اور کلی کیوقت یہہ دعا
اللھم اسقنی من حوض نبیک صلے اللہ علیہ وسلم کاسا لا اظمأ بعدہ ابدا اللھم اعنی علے تلاوۃ القرآن وذکرک وشکرک وحسن عبادتک اور
ناک مین پانی دینے کے وقت یہہ کہے اللھم لا تحرمنی رائحۃ نعیمک وجنانک اور موہنہ دہوتے وقت اللھم بیض وجھی یوم تبیض وجوہ
وتسود وجوہ اور دہنے ہاتہہ پر پانی ڈالنے کے وقت اللھم اعطنی کتابی بیمینی وحاسبنی حسابا یسیرا اور بائیں ہاتہہ پر پانی
ڈالنے کے وقت اللھم لا تعطنی کتابی بشمالی ولا من وراء ظھری اور سر کے مسح کیوقت اللھم حرم شعری وبشری علی النار واظلنی تحت
عرشک یوم لا ظل الا ظلک اور کانون کے مسح کے وقت اللھم اجعلنی من الذین یستمعون القول فیتبعون احسنہ اور گردن کے
مسح کیوقت اللھم اعتق رقبتی من النار اور دہنے پاؤن کے دہونیکے وقت اللھم ثبت قدمی علی الصراط یوم تزل الاقدام اور
بائین پاؤن دہونے پر اللھم اجعل ذنبی مغفورا وسعیی مشکورا وتجارتی لن تبور اور ہر عضو دہونیکے وقت پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم پر
درود بہیجے اور بعد وضو کے کلمہ شہادت پڑہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہین ہوئی بلکہ فرمایا ہے کہ ایک دن بیچ
کنگہی کیا کرو پہر دوگانہ تحیۃ الوضو ادا کرے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہوا ہے کہ جب جبرئیل علیہ السلام
آنحضرت پر اول وحی لائے تو آپکو وضو سکہایا اور بعد اُسکے دوگانہ ادا کرنیکا حکم کیا اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو
مسلمان وضو کرے اور وضو کو اچہی طرح کرے یعنی سنت کی رعایت کیساتہہ پہر کہڑا ہو کر دوگانہ حضور دل سے اخلاص کے ساتہہ

لہ سب تعریف اس اللہ کو ہے جسنے پانی کو پاک کرنے کا سامان بنایا ۱۲ سلہ الہی تو مجکو اپنے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کے حوض سے ایسا پیالہ پلا کہ اسکے بعد میں کبھی پیاسا نہ ہوں الہی مجکو مدد کر قرآن کے پڑہنے اور اپنے ذکر و اپنے شکر اور اپنی اچھی عبادت پر ۱۲

سہ الہی تو مجکو محروم مت کر اپنے نعمت اور جنتون کی خوشبو سے ۱۲ سکہ الہی تو میرا چہرہ روشن کر جس روز کہ موہنہ روشن ہونگے اور میرا چہرہ سیاہ
مت کر اُس روز کہ موہنہ سیاہ ہونگے ۱۲ شہ الہی تو میرا نامہ اعمال میرے دہنے ہاتہہ میں عطا کر اور مجہسے آسان حساب لے ۱۲ شہ الہی تو میرا
نامہ اعمال میرے بائین ہاتہہ مین مت دینا اور نہ میرے پیٹہہ پیچہے سے ۱۲ شہ الہی میرے بال اور میری کہال آگ پر حرام کر اور مجکو اپنے
عرش کے نیچے سایہ دے اُس روز میں کہ کوئی سایہ سوا تیرے عرش کے سایہ کے نہوگا ۱۲ شہ الہی مجکو اُن لوگون مین کر جو قول سنین اور اُس
میں سے اچہے کے پیروی کرین ۱۲ شہ الہی میرا قدم پل صراط پر ثابت رکہہ جس روز کہ قدم پہسلیں ۱۲ سلہ الہی میرے گناہ کو بخشا
ہوا کر اور میری سعی کو سوپہل اور میری تجارت کو ایسی کر کہ برباد نہو ۱۲ سہ اے اللہ تو میری گردن کو آگ سے آزاد کر دے ۱۲

بدون ریا کے پڑھے تو اُسکے لئے جنت واجب ہوتی ہے اور مستحب ہے کہ اس دوگانہ کے اول رکعت مین بعد الحمد کے یہہ آیۃ پڑھے
والذین اذا فعلوا فاحشۃ سے ونعم اجر العاملین تک اور دوسرے مین یہ آیۃ پڑھے ولو انہم اذ ظلموا انفسہم سے تواباً رحیماً تک
کذا فی وظائف النبی **التھجد** نماز تہجد کا بیان اَفْضَلُ الصَّلٰوۃِ بَعْدَ الْمَکْتُوْبَۃِ الصَّلٰوۃُ فِیْ جَوْفِ اللَّیْلِ م
نماز فرض کے سوا سب نمازون سے ثواب مین بہتر نماز پڑھنا رات کے درمیان ہے نقل کیا اسکو مسلم نے ف آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شیطان تم مین سے کسیکے سر کی گدی پر جسوقت وہ سوتا ہے تین گرہ لگاتا ہے ہر گرہ مین اس مضمون
کو باندہتا ہے کہ رات بہت ہے سو رہ پس اگر وہ جاگا اور اللہ تعالی کو یاد کیا تو ایک گرہ کہل جاتی ہے اور اگر اُٹھکر وضو کیا تو دوسری
گرہ کہلتی ہے پہر اگر نماز پڑہی تو تیسری گرہ کہلتی ہے اور صبح کو شادان اور خوشدل اُٹھتا ہے اور اگر یہہ باتین نہ ہوئیں تو بد
دل اور کاہل اُٹھتا ہے اور نیز فرمایا کہ اپنے اوپر رات کو نماز تہجد پڑہنا لازم کرو کیونکہ یہہ اچھے لوگونکا طریقہ ہے جو تمسے
پہلے تھے اور سبب ہے تمہاری نزدیکی کا تمہارے پروردگار سے اور گناہونکے دور ہونیکا موجب اور گناہ سے باز رہنے کا باعث
اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے رات کو اتنا قیام کیا کہ آپکے پائے مبارک سوج گئے لوگوں نے عرض کیا کہ آپ ایسا
کیون کرتے ہیں اللہ تعالی نے آپ کے اگلے پچھلے گناہ معاف کر دیئے ہین آپنے فرمایا کہ کیا میں بندہ شکر گذار نہ ہون اور آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک شخص کا ذکر ہوا کہ تمام رات سوتا رہتا ہے نماز تہجد کیلئے صبح تک نہیں اٹھتا آپ نے فرمایا کہ
شیطان اُسکے کانون مین پیشاب کر جاتا ہے اور نیز فرمایا کہ تین لوگ ہین جنسے اللہ راضی ہوتا ہی ایک وہ شخص کہ راتکو نماز
کیلئے قیام کرے اور ایک وہ لوگ کہ نماز جماعت مین صف باندہیں اور ایک وہ لوگ کہ جہاد مین صف باندہین اور فرمایا کہ اللہ
رحم کرے اُس شخص پر جو رات کو اُٹھے اور خود نماز پڑہے اور اپنی بی بی کو جگا وے اور وہ بھی نماز پڑہے اور اگر بی بی انکار کرے
تو خاوند اُس کے موںہہ پر پانی چہڑکے اور خدا اُس عورت پر رحم کرے جو رات کو اٹھکر نماز پڑہی اور اپنے شوہر کو جگا دے اور
وہ بہی نماز پڑہے اور اگر شوہر انکار کرے تو وہ عورت اُسکے موںہہ پر پانی چہڑکے اور فرمایا کہ جنت مین ایسے بالاخانہ ہین کہ
اُن کے باہر کا رخ اندر سے اور اندر کا باہر سے معلوم ہوتا ہے یعنے نہایت صاف ولطیف ہین اللہ تعالی نے انکو اُن لوگونکے
لئے بنایا ہے جو کلام نرم کرتے ہین اور کہانا لوگونکو کہلاتے ہین اور روزے کثرت سے پیلپے رکہتے ہین اور رات کو نماز پڑہتے
ہین جسوقت کہ لوگ سوتے ہون اور فرمایا کہ اللہ تعالی ہر شب آسمان دنیا پر نزول فرماتا ہے یعنی اُسکی رحمت خاص راتکو نازل
ہوتی ہے جسوقت کہ آخر کی تہائی رات رہتی ہے اور فرماتا ہے کہ کون ہے جو مجہسے دعا کرے اور مین قبول کرون کون ہے
کہ مجہسے سوال کرے اور مین اسکو دون کون ہے کہ مجہسے گناہون کی بخشش چاہے اور مین اسکو معاف کرون پہر اللہ تعالے
اپنی قدرت کو پہیلاتا ہے اور فرماتا ہے کہ کون ہے کہ اُس ذات کو قرض دے جو نہ مفلس ہے نہ ظالم اس سے اپنی ذات
مبارک کو مراد رکہتا ہے اور قرض یہہ ہے کہ میری عبادت کرے کہ مین اس کا بدلہ دونگا ضائع نہیں کرونگا صبح تک یونہی فرماتا
رہتا ہے اور فرمایا کہ جب آدمی اپنی بی بی کو جگا دے اور دونون اٹھکر نماز پڑہین تو ذاکرین اور ذاکرات مین لکھے جاتے ہین

نماز تہجد کا بیان

یعنے خدا کے یاد کرنے والون مین جسکے حق مین بڑی بزرگی وارد ہوئی ہے اور فرمایا کہ میری امت کے اشراف قرآن کے
حامل ہین یعنے وہ لوگ جو قرآن یاد کرین اور اُسپر عامل ہون اور رات والے لوگ ہین یعنی تہجد گذار اور فرمایا کہ قیامت کے دن
لوگ ایک زمین پر اُٹھینگے اور ایک پکارنے والا یہہ کہیگا کہ وہ لوگ کہان ہین جنکے پہلو بسترون سے علحدہ رہتے تھے تو تہجد
گذار اُٹھینگے اور بہت تھوڑے ہونگے اور جنت مین بحساب جائینگے پہر باقی لوگون کو حساب کا حکم ہوگا کذا فی المشکوٰۃ
اور کسی شخص نے حضرت جنید بغدادی رح کو انتقال کے بعد خواب مین دیکھا اور پوچھا کہ کیو اللہ تعالیٰ نے تمہارے ساتھ
کیا معاملہ کیا اُنھون نے فرمایا کہ مین جو حقائق اور معارف کی باتین کیا کرتا تھا سب بیکار گئین کچھ کام نہ آئین البتہ چند خفیف
تہجد کی رکعتین جو آدھی رات کو پڑھتا تھا وہی کام آئین اللہ تعالیٰ ہم سب کو اسپر عمل نصیب کرے آمین آمین آمین ع أَفْضَلُ
الصَّلٰوةِ صَلٰوةُ الْمَرْءِ فِي بَيْتِهٖ إِلَّا الْمَكْتُوبَةَ خ م بہترین نماز سوائے فرض کے آدمی کا اپنے گہر مین نماز پڑہنا ہے نقل کیا
اسکو بخاری مسلم نے ف یعنے نماز فرض مسجد ہی مین افضل ہے اور نفل گہر مین اور سنتین موکدہ فرض کے حکم مین داخل ہین
ہمارے زمانہ مین یعنے اُن کو بہی مسجد ہی مین پڑھے تاکہ رافضی ہونیکی تہمت نہ لگے ع صَلٰوةُ اللَّيْلِ خ م وَالنَّهَارِ مَثْنٰى
مَثْنٰى خ م د ا رات کی نماز بروایت بخاری ومسلم اور دن کی نماز بروایت احمد دو دو رکعت ہین نقل کیا اس کو بخاری
مسلم احمد نے ف امام شافعی رح اور امام مالک اور امام احمد کے نزدیک نماز نفل رات اور دن دونون مین دو دو رکعت
پڑہنی افضل ہین اور امام اعظم کے نزدیک چار چار افضل ہین اور صاحبین کے نزدیک رات کو دو دو پڑھنی افضل ہین اور
دن مین چار چار اور ہر ایک کی سند حدیث سے ہے کذا ذکر العلی وَكَانَ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يَتَهَجَّدُ قَالَ اللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ
أَنْتَ قَيِّمُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ مَلِكُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ
أَنْتَ نُورُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ الْحَقُّ وَوَعْدُكَ الْحَقُّ وَلِقَاؤُكَ حَقٌّ وَقَوْلُكَ حَقٌّ
وَالْجَنَّةُ حَقٌّ وَالنَّارُ حَقٌّ وَالنَّبِيُّونَ حَقٌّ وَمُحَمَّدٌ حَقٌّ وَالسَّاعَةُ حَقٌّ اللّٰهُمَّ لَكَ أَسْلَمْتُ وَبِكَ آمَنْتُ وَعَلَيْكَ
تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْكَ أَنَبْتُ وَبِكَ خَاصَمْتُ وَإِلَيْكَ حَاكَمْتُ عمو أَنْتَ رَبُّنَا وَإِلَيْكَ الْمَصِيرُ فَاغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ
وَمَا أَخَّرْتُ وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ خ وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهٖ مِنِّي أَنْتَ الْمُقَدِّمُ م وَأَنْتَ
الْمُؤَخِّرُ و أَنْتَ إِلٰهِي لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ ع عمو اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کو
تہجد پڑہنے اُٹھتے تو یہہ دعا پڑھتے اللھم لک الحمد الخ یعنے یا اللہ تیرے ہی لئے سب تعریف ہے تو ہی قائم رکھنے والا آسمان اور
زمین اور اُنکے درمیان کی چیزون کا ہے اور تجہی کو سب تعریف ہے تو ہی آسمانون اور زمین کا بادشاہ اور اُن کے درمیان کی
چیزون کا ہے اور تیرے ہی لئے سب تعریف ہے تو ہی آسمانون اور زمین کا اور اُن کے درمیان کی چیزون کا روشن کرنیوالا
ہے یعنے تجہی سے سب ہدایت پاتے ہین اور تجہی کو سب تعریف ہے تو ہی ثابت و موجود ہے یعنے تیرے سوا سب کو فنا لگی ہے
اور تیرا وعدہ سچا ہے اور تیرا دیدار حق ہے اور تیرا کلام سچا ہے اور جنت حق ہے اور دوزخ حق ہے اور سب پیغمبر حق ہین اور

محمد صلے اللہ علیہ وسلم حق ہین اور قیامت حق ہے یا اللہ مین تیرا فرمانبردار ہوا اور تجھپر ایمان لایا اور تجھی پر بھروسہ کیا اور
تیری ہی طرف مین نے رجوع کیا اور تیری ہی مدد سے مین نے جھگڑا کیا یعنی دین کے دشمنون سے اور تیری ہی طرف
مین فریاد لایا تو ہمارا رب ہے اور تیری ہی طرف پھرنا ہے تو تو میرے وہ گناہ معاف کر جو مینے پہلے کئے اور جو پیچھے
کئے اور جو پوشیدہ کئے اور جو ظاہر کئے اور وہ گناہ جسکو تو میری نسبت زیادہ جانتا ہے توہی آگے بڑھانے والا ہے یعنی
جسکو چاہے اورون سے پہلے بخشدے یا شفاعت پہلے قبول فرمائے اور توہی پیچھے رکھنے والا ہے تو ہی میرا معبود
ہے کوئی معبود بحق نہین سوا تیرے۔ نقل کیا اس کو صحاح ستہ مین اور ابوعوانہ نے۔ اور ایک روایت مین پہلی دعا کے
ساتھ زیادہ آیا ہے وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ خ اور نہین ہے پھرنا گناہون سے اور نہ قوت عبادت کی مگر اللہ کی مدد
سے نقل کیا اس کو بخاری نے ف فتح الباری مین لکھا ہے کہ بعض حدیثون سے سمجھا جاتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم اس دعا کو نماز مین بعد تکبیر تحریمہ کے پڑھتے تھے۔ اور تکرار حمد اسلئے ہے کہ جن امور کے شروع پر احمد آئی ہے وہ حمد کے
باعث ہین اور انت ربنا والیک المصیر فقط ابوعوانہ نے زیادہ کیا ہے اور الیک حاکمت سے یہ مراد ہے کہ جو کوئی حق کا
انکار کرے اسکی فریاد فیصلہ کے لئے تیرے ہی پاس لایا نہ تیرے سوا کاہن وغیرہ کے پاس اور جملہ انت الٰہی فقط مسلم
نے زیادہ کیا ہے فتح وع فقیر کہتا ہے کہ حرز ثمین مین ہے کہ جملہ و ما انت اعلم منی فقط بخاری نے زیادہ کیا ہے ۔
سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ت اللہ تعالیٰ نے قبول فرمائی اُس شخص کی تعریف جسنے خدا کی تعریف
کی سب تعریف خدا ہی کو ہے جو سارے جہانون کا پروردگار ہے. نقل کیا اسکو ترمذی نے. یعنی بعض روایت مین یہ
دعا بھی پڑھنی آئی ہے سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ د س پاکی ہے اللہ کو جو سب عالمون کا
پروردگار ہے. پاکی بیان کرتا ہون اللہ کی والبتہ اُسکی تعریف سے. نقل کیا اسکو ابوداؤد نسائی نے وَقَعَدَ
الثُّلُثَ الْاٰخِيْرَ مِنَ اللَّيْلِ فَنَظَرَ اِلَى السَّمَآءِ فَقَالَ اِنَّ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَ
النَّهَارِ لَاٰيٰتٍ لِّاُولِي الْاَلْبَابِ الْعَشَرَ الْاَوَاخِرَ مِنْ اٰلِ عِمْرَانَ حَتّٰى خَتَمَهَا ثُمَّ قَامَ فَتَوَضَّأَ وَاسْتَنَّ
فَصَلّٰى اِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً ثُمَّ اَذَّنَ بِلَالٌ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ خَرَجَ فَصَلّٰى الصُّبْحَ خ م د س ق
اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پچھلی تہائی رات مین اُٹھ بیٹھے اور آسمان کیطرف دیکھا اور یہ آیتین ان فی خلق السموت سے لیکر سورہ آل
عمران کے آخر کی دس آیتین اُسکے ختم ہونے تک پڑھین جنین سے پہلی آیت کا ترجمہ یہ ہے کہ آسمانون اور زمین کے پیدا کرنے اور رات اور
دن کے اختلاف آنے جانے مین نشانیان ہین عقل والون کو پھر سب پڑھکر آپ کھڑے ہوئے اور وضو کیا اور مسواک کی یعنی سوتے سے
اُٹھنے کے بعد یا وضو مین کلی کیوقت یا نماز مین کھڑے ہونیکے وقت پھر آپنے گیارہ رکعتین پڑھین یعنی آٹھ تہجد کی اور تین وتر کی پھر بلال نے
صبح کی اذان دی اسوقت آپنے دو رکعتین پڑھین یعنی صبح کی سنتین پھر مسجد کو نکلے اور صبح کی نماز پڑھی نقل کیا اسکو بخاری مسلم ابوداؤد نسائی ابن
ماجہ نے ف رات اور دن کا اختلاف یہ ہے کہ دن سے رات ہوتی ہے رات سے دن کبھی اُجالا ہوتا ہے کبھی اندھیرا کبھی گرمی

کبھی جاگا اور بعد اولی الالباب کے باقی آیتین یون ہین الذین یذکرون اللہ قیاما وقعودا وعلی جنوبہم ویتفکرون فی خلق السموات
والارض ربنا ماخلقت ہذا باطلا سبحانک فقنا عذاب النار ربنا انک من تدخل النار فقد اخزیتہ وماللظالمین من انصار
ربنا اننا سمعنا منادیا ینادی للایمان ان امنوا بربکم فامنا ربنا فاغفر لنا ذنوبنا وکفر عنا سیئاتنا وتوفنا مع الابرار ربنا
واتنا ما وعدتنا علی رسلک ولاتخزنا یوم القیامۃ انک لاتخلف المیعاد فاستجاب لہم ربہم انی لااضیع عمل عامل منکم من ذکر او انثی
بعضکم من بعض فالذین ہاجروا واخرجوا من دیارہم واوذوا فی سبیلی وقاتلوا وقتلوا لاکفرن عنہم سیئاتہم ولادخلنہم
جنات تجری من تحتہا الانہار ثوابا من عند اللہ واللہ عندہ حسن الثواب ۔ لایغرنک تقلب الذین کفروا فی البلاد
متاع قلیل ثم ماوٰہم جہنم وبئس المہاد لکن الذین اتقوا ربہم لہم جنات تجری من تحتہا الانہار خالدین فیہا نزلا
من عند اللہ وما عند اللہ خیر للابرار وان من اہل الکتاب لمن یؤمن باللہ وما انزل الیکم وما انزل الیہم
خاشعین للہ لایشترون بآیات اللہ ثمنا قلیلا اولئک لہم اجرہم عند ربہم ان اللہ سریع الحساب
یا ایہا الذین آمنوا اصبروا وصابروا ورابطوا واتقوا اللہ لعلکم تفلحون . . اور شرح ہدایہ مین ابن ہمام نے لکھا
ہے کہ شعبی نے کہا کہ مین نے عبداللہ بن عمر رض اور عبداللہ بن عباس رض سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کی نماز تہجد کی رکعتین پوچھین دونون نے کہا آپ تیرہ رکعت پڑھتے تھے آٹھ تہجد کی اور تین وتر کی اور دو فجر کی
سنتین ع وَكَانَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً يُوتِرُ مِنْ ذٰلِكَ بِخَمْسٍ لَا يَجْلِسُ فِي
شَيْءٍ اِلَّا فِي اٰخِرِهِنَّ خ م اور پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم رات مین تیرہ رکعت نماز پڑھتے یعنی کبھی کبھی پڑھتے
اُن مین سے پانچ رکعتون سے وتر کرتے کسی رکعت مین سوائے رکعت آخر کے نہ بیٹھتے یعنی بقصد سلام نقل کیا اس
کو بخاری مسلم نے ف حنفی اس کے یہ معنی کہتے ہین کہ وتر کی رکعتین اُنہین سے تین ہی ہوتی ہین مگر دو رکعتین تہجد کی کہ وتر کی ان
سے ملی ہوتی تھیں اونکو بھی شمار کرکے وتر کی پانچ کہین واللہ اعلم ع ۔ فقیر کہتا ہے کہ ابن ملک نے کہا ہے کہ ان
رکعتون مین سے آٹھ دو سلامون سے پڑھتے تھے اور ابن حجر نے شرح شمائل مین کہا ہے کہ آٹھ کو چار سلامون
سے پڑھتے اور ہو سکتا ہے کہ آپنے چار ایک سلام سے پڑھی ہون اور چار دو سلامون سے تاکہ دونون قول مطابق ہو جائین
کذا فی المرقات ۔ وَكَانَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ اِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً يُوتِرُ بِوَاحِدَةٍ خ م اور پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
رات مین نماز پڑھتے یعنی کبھی کبھی گیارہ رکعتین وتر کرتے ایک رکعت سے نقل کیا اسکو بخاری مسلم نے ف یعنی پانچ دوگانہ
پڑھتے اخیر دوگانہ مین ایک رکعت اور ملا کر وتر کرتے تو جو دوگانہ اس رکعت سے پہلے ہوتا وہ اُسکے ساتھ ملکر وتر ہو جاتا تو وتر
واقع مین تین رکعتین ہوتین مگر چونکہ طاق آخری رکعت سے ہوتا اسلئے یوتر بواحدۃ کہا ع وَاِذَا قَامَ لِصَلٰوةِ اللَّيْلِ كَبَّرَ
عَشْرًا وَحَمِدَ عَشْرًا وَسَبَّحَ عَشْرًا وَاسْتَغْفَرَ عَشْرًا د س ق مص حب اور جب کوئی رات کو نماز یعنی
تہجد کے لئے اُٹھے تو دس بار اللہ اکبر اور دس بار الحمد للہ اور دس بار سبحان اللہ اور دس بار استغفار پڑھے نقل کیا اس کو ۔

ابوداوٗد ونسائی ابن ابی شیبہ ابن حبان نے وَقَالَ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَاھْدِنِیْ وَارْزُقْنِیْ وَعَافِنِیْ د س ق
مص عشا حب اور یہ دعا پڑھی اللھم اغفرلی الخ یعنی اے اللہ تو مجھکو بخش اور مجھکو دین کی راہ دکھا اور مجھکو روزی
دے اور مجھکو عافیت دے یعنی دنیا کی بلاؤن سے جو آخرت کی نعمتون سے باز رکھے نقل کیا اسکو ابوداوٗد ونسائی ابن ماجہ ابن ابی
شیبہ نے اس دعا کا دس بار پڑھنا نقل کیا ہے ابن حبان نے وَيَتَعَوَّذُ بِاللّٰهِ مِنْ ضِيْقِ الْمَقَامِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ د س
ق مص عشا حب اور اللہ کی پناہ مانگے مکان کی تنگی سے قیامت کے دن. نقل کیا اسکو ابوداود ونسائی ابن ماجہ
ابن ابی شیبہ نے اور ابن حبان نے اسکا دس بار پڑھنا روایت کیا ہے **ف** یعنی اعوذ باللہ من ضیق المقام یوم القیامۃ
اور لکھا ہے کہ محشر کا میدان لوگون پر ایسا تنگ ہوگا کہ اسکی سختی اور ہول سے دوزخ مین جانیکی آرزو کرینگے کذا ذکرہ الفخر اور شریق
ہوزنی کہتے ہین کہ مین حضرت عائشہ کی خدمت مین حاضر ہوا اور اُنسے یہ حال پوچھا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم جب رات
کو جاگتے تو پہلے کیا چیز کرتے اُنہون نے کہا کہ تو نے مجھسے ایسی بات پوچھی کہ تجھسے پہلے کسی نے نہین پوچھی آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم رات کو جاگتے تو دس بار اللہ اکبر اور دس بار الحمد للہ اور دس بار سبحان اللہ وبحمدہ اور دس بار سبحان الملک القدوس اور دس
بار استغفار اور دس بار لاآلہ الا اللہ اور دس بار اللھم انی اعوذ بک من ضیق الدنیا وضیق یوم القیمۃ پڑھتے پھر نماز تہجد ادا کرتے
کذا فی المشکوٰۃ. غرضکہ یہ معشرات سبعہ ہین بمقابلہ مسبعات عشر کے یعنی جیسے صوفیہ کرام کے نزدیک دس چیزین سات سات
بار پڑھی جاتی ہین جو مشہور ہین ویسے ہی یہ سات چیزین دس دس بار پڑھی جاتی ہین وَاِذَا افْتَتَحَ صَلٰوةَ اللَّيْلِ قَالَ اَللّٰهُمَّ
رَبَّ جِبْرَئِيْلَ وَمِيْكَائِيْلَ وَاِسْرَافِيْلَ فَاطِرَ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ اَنْتَ تَحْكُمُ بَيْنَ
عِبَادِكَ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ اِهْدِنِيْ لِمَا اخْتُلِفَ فِيْهِ مِنَ الْحَقِّ بِاِذْنِكَ اِنَّكَ تَهْدِيْ مَنْ تَشَاءُ اِلٰى صِرَاطٍ
مُّسْتَقِيْمٍ. م عه حب اور جب تہجد کی نماز شروع کرے تو یہ دعا پڑھے اللھم رب جبرئیل الخ یعنی اے اللہ جبرئیل
اور میکائیل اور اسرافیل کے پروردگار اے آسمانون اور زمین کے پیدا کرنے والے اے پوشیدہ اور ظاہر کے جاننے والے
تو حکم کریگا اپنے بندون مین یعنی قیامت کو اُس امر مین کہ وہ اختلاف کرتے ہین تو مجھکو راہ حق دکھا اُس امر مین جس مین
خلاف کیا گیا ہے اپنی توفیق اور حکم سے بیشک تو راہ دکھاتا ہے جسکو چاہے سیدھی راہ کی طرف. نقل کیا اس کو
مسلم اور چارون اور ابن حبان نے **ف** اُس امر مین جسمین اختلاف کرتے ہین یعنی دین حق مین جو لوگ اختلاف کر
رہے ہین تو اُنکے باب مین حکم فرمائیگا کہ حق والون کو نجات دیگا اور باطل والون کو عذاب اور لفظ من الحق ماموصولہ کا بیان
ہے یعنی جو امر کہ حق ہو مجھکو اس کی راہ بتا اور اُس پر ثابت رکھ **ع** وفخذ وَاِذَا صَلَّى الْوِتْرَ ثَلٰثًا فَيَقْرَأُ فِي الْاُوْلٰى سَبِّحِ اسْمَ
رَبِّكَ وَفِي الثَّانِيَةِ قُلْ يَاۤ اَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ وَفِي الثَّالِثَةِ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ د ت س ا ق حب ی و المعوذتین د ا ق ت
حب اور جب وتر کی تین رکعتین پڑھے تو پہلی مین سبح اسم ربک الاعلیٰ اور دوسری مین قل یا ایہا الکفرون اور تیسری مین قل ہو اللہ
احد پڑھے یعنی بعد فاتحہ کے. نقل کیا اسکو ابوداوٗد وترمذی نسائی احمد ابن ماجہ ابن حبان ابن سنی نے اور قل اعوذ

وتر کا بیان

برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس کا پڑہنا نقل کیا ابو داؤد احمد ابن ماجہ ترمذی ابن حبان نے یعنی ان کتابون مین تیسری رکعت
مین تینون سورتین پڑھنی آئی ہین وَيَفْصِلُ بَيْنَ الشَّفْعِ وَالْوِتْرِ بِتَسْلِيمَةٍ يُسْمِعُهَا اور وتر کے پیشتر کے دوگانہ اور
نماز وتر کے درمیان سلام پھیرنے سے جدائی کرے ایسی طرح کہ لوگون کو سنا دے نقل کیا اسکو احمد نے فقیر کہتا ہے کہ مختم الدین
مین ہے کہ اس جملہ کے یہ معنی ہین کہ تہجد پڑھکر پکار کے سلام پھیرے پھر وتر کی تین رکعتین پڑھے اَوْ لَا يُسَلِّمُ اِلَّا فِي
اٰخِرِهِنَّ س ی یا سلام نہ پھیرے یعنی نماز وتر کی تین رکعتون کے آخر مین. نقل کیا اسکو نسائی ابن سنی نے ف
ملا علی قاری نے لکھا ہے ولا یسلم واؤ سے روایت اور درایت کے موافق ہے اور جس صورت مین آؤ ہو تو روایت کی تنویع
کیلئے ہوگا یعنی بعضی روایت مین یون ہی آیا ہے اَوْ يُوتِرُ بِوَاحِدَةٍ خ م اَوْ بِخَمْسٍ اَوْ بِسَبْعٍ قط سُنِّيٌّ
اَوْ بِتِسْعٍ اَوْ بِاِحْدٰى عَشَرَةَ رَكْعَةً اَوْ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ سُنِّيٌّ یا وتر پڑھے ایک رکعت سے یعنی ایک دوگانہ ملا کر
نقل کیا اسکو بخاری مسلم نے یا وتر پڑھے پانچ رکعتون یا سات سے نقل کیا اسکو دارقطنی بیہقی نے یا وتر پڑھے نو رکعتون سے
یا گیارہ یا اس سے زیادہ یعنی تیرہ رکعتون سے نقل کیا اس کو بیہقی نے ف یعنی تین رکعتین ان میں سے وتر کی ہون اور باقی
تہجد کی اور چونکہ تہجد کی نماز وتر کے ساتھ ملی ہوئی ہوتی ہے اسلئے کسی راوی نے ساری نماز کو وتر شمار کیا ہے حالانکہ
تہجد کی نماز تیرہ رکعتوں سے زیادہ ثابت نہین ہوئی اور اسمین بھی اختلاف واقع ہوا ہے بعضوں نے کہا ہے کہ وتر اور فجر کی
سنتوں کے ساتھ تیرہ ہوتے تھے اور بعضون نے فجر کی سنتون کی سوا تیرہ کہے ہین اور صحیح یہی ہے کہ سنت فجر کے سوا وتر سمیت
تیرہ ہوتے تھے. علی و شیخ عبد الحق رح وَيَقْنُتُ فِي الْاٰخِيرَةِ اِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ مس اور وتر کی آخر رکعت مین دعاء قنوت
پڑھے جب رکوع سے اپنا سر اٹھاوے نقل کیا اسکو حاکم نے ف یہ حدیث امام شافعی رح کے مذہب کے موافق ہے اور امام
اعظم رح نے دوسری بہت حدیثون سے رکوع سے پہلے دعاء قنوت پڑہنا ثابت کیا ہے چنانچہ شرحون مین وہ حدیثین مذکور ہین ع
فقیر کہتا ہے منجملہ اُن حدیثون کے وہ حدیث ہے کہ ابن ماجہ اور نسائی وغیرہ نے روایت کی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
وتر مین رکوع سے پہلے قنوت پڑھا کذا فی المرقات فَيَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اهْدِنِيْ فِيْمَنْ هَدَيْتَ وَعَافِنِيْ فِيْمَنْ تَوَلَّيْتَ وَبَارِكْ لِيْ فِيْمَا
اَعْطَيْتَ وَقِنِيْ شَرَّ مَا قَضَيْتَ اِنَّكَ تَقْضِيْ وَلَا يُقْضٰى عَلَيْكَ وَاِنَّهٗ لَا يَذِلُّ مَنْ وَّالَيْتَ وَلَا يَعِزُّ مَنْ عَادَيْتَ
تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَيْتَ نَسْتَغْفِرُكَ وَنَتُوْبُ اِلَيْكَ عه حب مس مص وَصَلَّى اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ س
اور دعائے قنوت اس طرح پڑھے اللہم اہدنی فیمن ہدیت الخ یعنی یا اللہ تو مجکو راہ دکھا اُن لوگون مین جن کو تو نے
راہ دکہائی یعنی مجھکو ہدایت یافتہ لوگون مین سے کر اور مجھ کو عافیت دے اُن لوگون مین جنکو تو نے عافیت دی اور مجھکو دوست
رکھ اُن لوگون مین جنکو تو نے دوست رکھا اور میرے لئے برکت دے اُس چیز مین کہ تو نے مجکو عنایت کی اور مجھ کو بچا
اُس چیز کی بُرائی سے جسکو تو نے مقدر کیا تو حکم کرتا ہے جو چاہتا ہے اور تجھ پر حکم نہین کیا جاتا اور وہ شخص ذلیل نہین
ہوتا جسکو تو نے دوست رکھا اور نہ وہ شخص عزیز ہو جسکو تو نے دشمن رکھا تو برکت والا ہے اے ہمارے پروردگار اور

توبر ترہے ہم تجھسے بخشش مانگتے ہین اور تیری ہی طرف رجوع کرتے ہین. نقل کیا اس کو چارون نے اور ابن حبان
اور حاکم اور ابن ابی شیبہ نے۔ اور نسائی کی روایت مین وصلی اللہ علی النبی بھی آیا ہے یعنی اللہ رحمت خاص بھیجے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم
پر **ف** یعنی نسائی کی روایت مین بعد دعا قنوت کے درود پڑھنا بھی آیا ہے اور سیوطی نے کتاب عمل الیوم واللیلہ مین بعد قنوت
کے یہ درود روایت کیا ہے صلی اللہ علی النبی محمد وآلہ وسلم اور نووی نے لکھا ہے کہ قنوت کے بعد اسی درود کا پڑھنا مستحب ہے
اور تقدیر کی برائی سے یہ مراد ہے کہ تقدیر پر راضی نہ ہو اور بصبیری اور جزع فزع کرے اور نووی نے لکھا ہے کہ اگر قنوت
امام ہو تو جمع کی ضمیرین کہے مثلاً اہدنی کی جگہہ اہدنا اسیطرح وقنا تک اور اگر مفرد ضمیرین پڑھے تب بھی جائز ہے کراہت کے
ساتھ۔ کیونکہ امام کو فقط اپنے نفس کے لئے دعا نکرنی کی چاہئیے اور مستحب ہے کہ اللہم انا نستعینک کے ساتھ اس قنوت کو بھی ملاے
اور پہلے اس کو کہ پڑھے جیسے کہ ہمارے بعض علما نے تصریح کی ہے لیکن ابن ہمام نے لکھا ہے کہ اس قنوت کو پیچھے پڑھے
کیونکہ صحابہ کرامؓ نے اتفاق کیا ہے اللہم انا نستعینک کے پڑھنے پر اور اگر کبھی یہہ قنوت پڑھے اور کبھی وہ تو بھی جائز ہے
فخر وعلی اور بعض روایت مین یہ دعا قنوت آئی ہے اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَنَا وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِيْنَ
وَالْمُسْلِمَاتِ وَاَلِّفْ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ وَاَصْلِحْ ذَاتَ بَيْنِهِمْ وَانْصُرْهُمْ عَلٰى عَدُوِّكَ وَعَدُوِّهِمْ اَللّٰهُمَّ الْعَنِ
الْكَفَرَةَ الَّذِيْنَ يَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِكَ وَيُكَذِّبُوْنَ رُسُلَكَ وَيُقَاتِلُوْنَ اَوْلِيَاءَكَ اَللّٰهُمَّ خَالِفْ بَيْنَ كَلِمَتِهِمْ
وَزَلْزِلْ اَقْدَامَهُمْ وَاَنْزِلْ بِهِمْ بَاْسَكَ الَّذِيْ لَا تَرُدُّهٗ عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِيْنَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
۴ اَللّٰهُمَّ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَلَكَ نُصَلِّيْ وَنَسْجُدُ وَاِلَيْكَ نَسْعٰى وَنَحْفِدُ وَنَخْشٰى عَذَابَكَ الْجِدَّ وَنَرْجُوْا رَحْمَتَكَ اِنَّ
عَذَابَكَ بِالْكُفَّارِ مُلْحِقٌ **مو مص سنی** یا اللہ تو بخش ہمکو اور مومن مردون اور عورتون اور مسلمان مردون
اور عورتون کو اور اُنکے دلون مین الفت ڈال اور اُنکے درمیان اصلاح کر یعنی اُنکے دین کے امور اور دنیا کی حالتون کو جو آپس
مین واقع ہین درست کر دے تاکہ وہ خطا سے بچین اور بندون اور شہرون مین فساد نکرین اور انکو مدد دے اور انکے دشمنون
پر یعنی شیطان اور کافرون پر اے اللہ کافرون کو رحمت سے دور کر جو لوگون کو تیری راہ سے روکتے ہین اور
تیرے رسولون کو جھٹلاتے ہین اور تیرے دوستون سے لڑتے ہین الٰہی اُنکی باتون مین خلاف ڈال یعنی تاکہ
آپس مین ایک دوسرے کے مخالف ہو کر اتفاق ٹوٹ جاوے اور انکے قدم ڈگا یعنی لڑائی مین ثابت قدم نرہین اور انپر اپنا
عذاب اُتار جس کو کافرون پر سے نہین روکتا. بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ہم تجھ سے مدد چاہتے ہین اور تجھ سے
بخشش مانگتے ہین اور تیری تعریف کرتے ہین بھلائی سے اور تیری نعمت کی ناشکری نہین کرتے ہم دل
سے بیزار ہوتے ہین اور چھوڑتے ہین. یعنی ظاہر مین ایسے شخص کو جو تیری نافرمانی کرتا ہے۔
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم یا اللہ ہم تجھی کو عبادت کرتے ہین اور تیرے ہی لئے نماز پڑھتے ہین اور سجدہ کرتے
ہین اور تیری ہی عبادت کی طرف کوشش کرتے ہین اور خدمت کی طرف دوڑتے ہین اور ہم تیرے عذاب سے

اللهم انا نستعينك ونستغفرك ونؤمن بك ونتوكل عليك ونثني عليك الخير ونشكرك ولا نكفرك ونخلع ونترك من يفجرك

ڈرتے ہین جو حق ہے اور تیری رحمت کی امید رکھتے ہین تیرا عذاب جو حق ہے کافرون کو ملنے والا ہے۔ نقل کیا اس کو موقوفا ابن ابی شیبہ اور بیہقی نے ف بسم اللہ دو نون اللہم کے پیشتر خاص بیہقی کی روایت مین آئی ہے اور بعض روایت مین آیا ہے کہ یہ دو نون قرآن کی سورتین ہین جنکی تلاوت منسوخ ہوگئی ہے اور مدد مانگتے ہین سے یہ مراد ہے کہ طاعت کے کرنے اور گناہ کے چھوڑنے پر اور نفس اور شیطان اور تمام کافرون پر غالب ہونیکے لئے مدد چاہتے ہین کذا ذکر النحر وَإِذَا سَلَّمَ مِنْهُ قَالَ سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ يَمُدُّ صَوْتَهُ فِي الثَّالِثَةِ وَيَرْفَعُ س د مص قط رَبُّ الْمَلٰئِكَةِ وَالرُّوحِ قط اور جب وتر کا سلام پھیرے تو تین بار سبحان الملک القدوس کہے یعنی پاکی بیان کرتا ہون بادشاہ نہایت پاک کی اور تیسری دفعہ مین اپنی آواز کو کھینچے اور بلند کرے نقل کیا اسکو نسائی ابو داؤد و ابن ابی شیبہ دارقطنی نے اور دارقطنی کی روایت مین رب الملائکۃ والروح بھی آیا ہے یعنی فرشتوں اور جبرئیل کا پروردگار ف یعنی دارقطنی کی روایت مین آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رب الملائکۃ والروح کو سبحان الملک القدوس کے ساتھ ملا کر کہتے۔ کذا ذکر علی اور یہ دعا بھی بعد وتر کے پڑھے اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَبِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوبَتِكَ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْكَ لَا أُحْصِي ثَنَاءً عَلَيْكَ أَنْتَ كَمَا أَثْنَيْتَ عَلٰى نَفْسِكَ عه طس مص یا اللہ مین پناہ مانگتا ہون تیری تیری خوشنودی کے ساتھ تیرے غضب سے یعنے یہ مانگتا ہون کہ تو راضی ہو غصہ نکرے اور پناہ مانگتا ہون تیری عافیت کی تیرے عذاب سے اور پناہ مانگتا ہون تیری رحمت کی تیرے عذاب سے مین تیری تعریف نہین گن سکتا تو ویسا ہی ہے جیسے تو نے اپنے نفس کی تعریف کی نقل کیا اس کو چارون نے اور طبرانی نے اوسط مین اور ابن ابی شیبہ نے ف یعنی مین طاقت نہین رکھتا کہ تیری تعریف تیرے لائق تفصیل ادا کرون لیکن مجمل کہتا ہون کہ تو ایسا ہے جیسا تو نے اپنی تعریف کی فحز فقیر کہتا ہے کہ مرقات مین اعوذ بک منک کے یہ معنی لکھے ہین کہ پناہ مانگتا ہون تیری ذات کی تیرے آثار صفات اور اسمین اشارہ ہے آیہ ویحذرکم اللہ نفسہ انتہی اور حاصل یہ ہے کہ مین پناہ مانگتا ہون تیری صفات جمالی کی تیری صفات جلالی سے واللہ اعلم

فجر کی سنتوں کا بیان

وَإِذَا صَلّٰى رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ يَقْرَأُ فِي الْأُولٰى قُلْ يَا أَيُّهَا الْكٰفِرُونَ وَفِي الثَّانِيَةِ قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ م حب اور جب دو رکعتین سنت فجر کی پڑھے تو پہلی رکعت مین قل یا اور دوسری مین قل ہو اللہ پڑھے نقل کیا اسکو مسلم ابن حبان نے أَوْ فِي الْأُولٰى قُولُوا آمَنَّا بِاللّٰهِ الْآيَةَ وَفِي الثَّانِيَةِ قُلْ يَا أَهْلَ الْكِتٰبِ تَعَالَوْا الْآيَه م یا پہلی رکعت مین قولوا آمنا باللہ ساری آیت اور دوسری مین قل یا اہل الکتاب تعالوا ساری آیت پڑھے نقل کیا اسکو مسلم نے ف پہلی آیت پوری یون ہے قولوا آمنا باللہ و ما انزل الینا و ما انزل الی ابراہیم و اسمعیل و اسحق و یعقوب و الاسباط و ما اوتی موسٰی و عیسٰی و النبیون من ربہم لا نفرق بین احد منہم و نحن لہ مسلمون۔ اور دوسری ساری آیت یون ہے قل یا اہل الکتاب تعالوا الی کلمۃ سواء بیننا و بینکم ان لا نعبد الا اللہ و لا نشرک بہ شیئا و لا یتخذ بعضنا

گھر سے نکلنے کا بیان

ببضا ارباباً من دون اللہ فان تولوا فقولوا اشہدوا بانا مسلمون وَيَقُوْلُ وَهُوَ جَالِسٌ اَللّٰهُمَّ رَبَّ جِبْرَئِيْلَ وَمِيْكَائِيْلَ
وَاِسْرَافِيْلَ وَمُحَمَّدٍ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ النَّارِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ مس ى
اور فجر کی سنت کے سلام کے بعد بیٹھا ہوا یہ دعا پڑھے اللہم رب جبرئیل سے من النار تک تین بار یعنی یا اللہ رب جبرئیل
اور میکائیل اور اسرافیل اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پروردگار میں تیری پناہ مانگتا ہون دوزخ کی آگ سے نقل کیا حاکم ابن سنی نے
ثُمَّ لْيَضْطَجِعْ عَلٰى شِقِّهِ الْاَيْمَنِ د ت پھر سنت فجر کے بعد چاہیئے کہ اپنے داہنے پہلو پر لیٹ جائے نقل کیا اس کو ابوداؤد
ترمذی نے **ف** یہ لیٹنا آرام کے لئے ہے تاکہ قیام شب کا آرام پاکر فرض بہ نشاط ادا کرے اور یہ لیٹنا مستحب ہے ع وَفِيْ رِوَايَةٍ اِذَا خَرَجَ
مِنْ بَيْتِهٖ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ د س ق مس اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَعُوْذُ بِكَ مِنْ اَنْ نَزِلَّ اَوْ نَزِلَّ اَوْ نَضِلَّ اَوْ
نَظْلِمَ اَوْ نُظْلَمَ اَوْ نَجْهَلَ اَوْ يُجْهَلَ عَلَيْنَا عه مس ى اور جب اپنے گھر سے نکلے تو یہ دعا پڑھے بسم اللہ توکلت علی اللہ
یعنی میں اللہ کے نام سے نکلتا ہون میں نے خدا پر بھروسہ کیا نقل کیا اسکو ابوداؤد و نسائی ابن ماجہ حاکم نے۔ اللہم انا نعوذ بک
الخ یعنی یا اللہ ہم پناہ مانگتے ہین تیری اس سے کہ لغزش کرین یعنی بدون قصد کے گناہ کرین یا پھسلا دین یعنی دوسرے کو گناہ
مین ڈالین یا ہم گمراہ کرین یا ہم ظلم کرین یا ہم کسی پر جہالت کرین یعنی ظالمون کی طرح کسیکو ایذا پہونچائین یا ہم پر جہالت کیجائے
یعنی لوگ ہم سے جاہلونکا سا معاملہ کرین۔ نقل کیا اسکو چارون نے اور حاکم ابن سنی نے بِسْمِ اللّٰهِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا
بِاللّٰهِ اَلتُّكْلَانُ عَلَى اللّٰهِ مس ق سے مین اللہ کے نام سے نکلتا ہون نہین ہے پھرنا گناہون سے اور نہ قوت عبادت
کی مگر اللہ کی مدد سے توکل خدا پر ہے۔ نقل کیا اسکو حاکم ابن سنی نے بِسْمِ اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ
اِلَّا بِاللّٰهِ د ت س حب ى مین خدا کے نام سے نکلتا ہون مین نے خدا پر بھروسہ کیا نہین ہے پھرنا گناہون
سے اور نہ قوت عبادت کی مگر اللہ کی مدد سے۔ نقل کیا اسکو ابوداؤد و ترمذی نسائی ابن حبان ابن سنی نے **ف** حدیث
شریف مین آیا ہے کہ جو کوئی گھر سے نکلنے کے وقت یہ کلمات پڑھ لیتا ہے اس کو کہا جاتا ہے کہ تو نے راہ راست پائی
اور تیرے سب کام بن پڑے اور تو سب برائیون سے محفوظ رہا پس شیطان اس سے علیحدہ ہو جاتا ہے اور اسکے بہکانے اور گمراہ کرنے
اور ایذا دینے سے باز رہتا ہے اور دوسرا شیطان کی تسلی کے لئے کہتا ہے کہ تجھکو تسلط اور تعرض ایسے شخص پر کسطرح میسر ہوگا جو
کفایت اور ہدایت کیا گیا اور سب برائیوں سے محفوظ ہو گیا اور اسی کی مثل ترمذی نے روایت کیا ہے کہ جب بندہ اللہ سے مدد مانگتا
ہے بذریعہ اُن ناموں مبارک کے تو اللہ اسکو ہدایت کرتا ہے اور راہ نیک دکھاتا ہے اور اُسکے امور دینی و دنیوی مین اسکی مدد کرتا ہے اور جب
بندہ توکل کرتا ہے اور اپنا کام اللہ کو سونپتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسکو کفایت کرتا ہے اور اُسکا کارساز ہو جاتا ہے کیونکہ خود فرماتا ہے ومن یتوکل
علی اللہ فہو حسبہ یعنی جو کوئی اللہ پر بھروسہ کرتا ہے تو وہ اس کو کافی ہے اور جو شخص لاحول ولا قوۃ الا باللہ کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ اُس کو
شیطان کی برائی سے بچاتا ہے اور شیطان کو اُس پر مسلط نہیں کرتا ع مَا خَرَجَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَيْتِيْ
قَطُّ اِلَّا رَفَعَ طَرْفَهٗ اِلَى السَّمَآءِ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ اَنْ اَضِلَّ اَوْ اُضَلَّ اَوْ اَزِلَّ اَ ق

أُزَلَّ أَوْ أَظْلِمَ أَوْ أُظْلَمَ أَوْ أَجْهَلَ أَوْ يُجْهَلَ عَلَيَّ د ق حضرت ام سلمہؓ روایت کرتی ہین کہ جب کبھی پیغمبر
صلے اللہ علیہ وسلم میرے گھر سے نکلتے تو اپنی نظر آسمان کی طرف اُٹھاتے اور یہ دعا پڑھتے۔ اللہم انی اعوذ بک الخ یعنی یا اللہ
مین پناہ مانگتا ہون تیری اس سے کہ مین خود گمراہ ہون یا مجھے کوئی گمراہ کرے یا خود مین پھسلون یا کوئی مجھے پھسلاوے
یا مین ظلم کرون یا مجھپر ظلم کیا جائے یا مین جہالت کرون یا مجھپر جہالت کی جائے نقل کیا اس کو ابو داؤد ابن ماجہ نے
فَإِذَا خَرَجَ لِلصَّلٰوةِ قَالَ اللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِي قَلْبِي نُوْرًا وَّفِي بَصَرِي نُوْرًا وَّفِي سَمْعِي نُوْرًا وَّعَنْ يَمِيْنِي نُوْرًا وَّ
عَنْ شِمَالِي نُوْرًا وَّخَلْفِي نُوْرًا وَّاجْعَلْ لِي نُوْرًا خ م د س ق وَّفِي عَصَبِي نُوْرًا وَّفِي لَحْمِي نُوْرًا وَّ
فِي دَمِي نُوْرًا وَّفِي شَعْرِي نُوْرًا وَّفِي بَشَرِي نُوْرًا خ م د س ق وَّفِي لِسَانِي نُوْرًا وَّاجْعَلْ فِي نَفْسِي
نُوْرًا وَّأَعْظِمْ لِي نُوْرًا م وَّاجْعَلْنِي نُوْرًا س مس اور جب اپنے گھر سے نماز فجر کے لئے سنت پڑھنے کے
بعد نکلے تو اثنائے راہ مین یہ دعا پڑھے اللہم اجعل فی قلبی نورًا الخ یعنی یا اللہ میرے دل مین روشنی کر اور میری بینائی مین
نور اور میری سماعت مین نور اور میری داہنی طرف نور اور میری بائین طرف نور اور میرے پیچھے نور اور میرے لئے روشنی کر
نقل کیا اسکو بخاری مسلم ابو داؤد نسائی ابن ماجہ نے اور انہین پانچون نے ایک روایت مین اسی دعا مین یہ الفاظ بھی
روایت کئے ہین وفی عصبی نورًا الخ یعنی میرے پٹھون مین نور کر اور میرے گوشت مین نور اور میرے خون مین نور
اور میرے بال مین نور اور میری کھال مین نور اور ایک روایت مین یہ بھی زیادہ آیا ہے وفی لسانی ....
نورًا الخ اور میری زبان مین نور اور میری جان مین نور کر اور میرے لئے بڑی روشنی کر نقل کیا اسکو مسلم نے اور نسائی
حاکم نے اسمین یہ بھی روایت کیا ہے کہ مجھ کو سارے کو نور کر ف میرے دل مین روشنی کرنیسے یہ مراد ہے کہ اللہ تعالیٰ
کے احکام دریافت کرے اور اسمین بُرے اخلاق کی گنجائش نہو اور اعضا کے نور طلب کرنیسے یہ مقصود ہے کہ نور
معرفت اور طاعت سے روشن ہوجاوین اور جہالت گناہون اور غفلت کی تاریکی سے خالی ہون اور میرے لئے بڑی
روشنی کر۔ اس سے یہ غرض ہے کہ ایسا بڑا نور جو سب اعضا کو گھیر لے تو یہ گویا اجمال ہے تفصیل کے بعد اور مجھکو سارے
کو نور کر اس سے یہ مقصود ہے کہ اپنی نورانیت ایسی نصیب کر میرے ظاہر و باطن و جسم و روح اور میرے سب طرفون کو
گھیر لے بلکہ خود مجھ کو نور کر دے۔ حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی رح نے کتاب عوارف مین لکھا ہے کہ مینے جس کسی کو دیکھا
کہ اس دعا کی مداومت کرتا ہے اُسکے پاس ایک برکت اور نورانیت معلوم ہوتی ہے علی وفحر اللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِي قَلْبِي نُوْرًا وَّ
فِي لِسَانِي نُوْرًا وَّاجْعَلْ فِي سَمْعِي نُوْرًا وَّاجْعَلْ فِي بَصَرِي نُوْرًا وَّاجْعَلْ مِنْ خَلْفِي نُوْرًا وَّمِنْ أَمَامِي نُوْرًا وَّاجْعَلْ
مِنْ فَوْقِي نُوْرًا وَّمِنْ تَحْتِي نُوْرًا اللّٰهُمَّ أَعْطِنِي نُوْرًا م د س یا اللہ تو میرے دلمین روشنی کر اور میری زبان مین اور میری
سماعت مین اور میری بینائی مین روشنی کر اور میرے پیچھے روشنی اور میرے آگے روشنی اور میرے اوپر روشنی اور میرے نیچے روشنی یا اللہ تو مجھے روشنی
دے نقل کیا اسکو مسلم ابو داؤد نسائی نے ف کتاب ابن سنی میں حضرت عمر فاروق رضؓ سے منقول ہے کہ وہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل

نقل کرتے ہین کہ آپنے فرمایا کہ جب تم مین سے کسی پر روزی تنگ ہو تو اُسکو کیا چیز مانع ہے کہ اپنے گھر سے نکلتے وقت اس دعا کو پڑھے بسم اللہ علے نفسی ومالی ودینی اللھم رضنی بقضائک وبارک لی فیما قدرت لی حتی لا احب تعجیل ما اخرت ولا تاخیر ما عجلت یہ روایت امام نووی کی کتاب الاذکار مین ہے اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی گھر سے نماز کے لئے نکلے اور یہ دعا پڑھے اللھم انی اسئلک بحق السائلین علیک واسئلک بحق ممشائی ہذا فانی لم اخرج اشرا ولا بطرا ولا ریاءً ولا سمعۃ وخرجت اتقاء سخطک وابتغاء مرضاتک فاسئلک ان تعیذنی من النار وان تغفر لی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت۔ تو اللہ تعالیٰ اُس کی طرف بذات خود متوجہ ہوتا ہے اور اُسکے لئے ستر ہزار فرشتے استغفار کرتے ہین۔ یہ روایت ابن ماجہ مین ہے۔ وَعِنْدَ دُخُوْلِ الْمَسْجِدِ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ الْعَظِیْمِ وَبِوَجْہِہِ الْکَرِیْمِ وَسُلْطَانِہِ الْقَدِیْمِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ د اور مسجد مین داخل ہونیکے ارادہ کیوقت یہ دعا پڑھے اعوذ باللہ العظیم الخ یعنی مین پناہ مانگتا ہون بڑے اللہ کی اُسکی بزرگ ذات کی اور اسکی قدیم بادشاہت کی شیطان مردود سے نقل کیا اسکو ابو داؤد نے ف حدیث شریف مین آیا ہے کہ جب کوئی مسجد مین جانیکے وقت یہ دعا پڑھتا ہے تو شیطان کہتا ہے کہ یہ شخص مجھسے تمام دن محفوظ رہا کذا فی المشکوۃ۔ اور مسجد مین داخل ہونیکے آداب یہ ہین کہ پہلے دایان پاؤن رکھے اور بایان پیچھے اور نکلنے کے وقت پہلے بایان پاؤن نکالے اور پیچھے داہنا منقول ہے کہ ایک دفعہ حاتم رح نے مسجد مین جانے کے وقت پہلے بایان پاؤن رکھا اُسیوقت اُنکا رنگ بدل گیا اور گھبرا کر نکلے اور داہنا پاؤن رکھا لوگون نے اسکا سبب پوچھا فرمایا کہ مین نے مسجد کے آداب مین سے ایک ادب چھوڑ دیا تھا تو یہ خوف ہوا کہ مبادا اللہ تعالیٰ ولایت وفضل کی نعمت مجھسے چھین لے۔ اور مشہور ہے کہ سفیان ثوری رح نے مسجد مین پہلے بایان پاؤن رکھا تھا اُنکے اُستاد نے اُنکو تنبیہا ثور کہا یعنی بیل ہے کہ مسجد کا ادب نہین جانتا جب سے سفیان ثوری مشہور ہوئے پس اولیاء اللہ کا حال اتباع شرع شریف مین یہ تھا کہ مستحب کے چھوڑنے سے خود ڈرتے تھے اور دوسرے کو ملامت کرتے تھے نہ یہ کہ فقیری کا نام رکھکر بالکل شریعت کو ترک کرین۔ اور ایک مسجد کا ادب یہ ہے کہ دنیا کا کلام بضرورت نہ کرے۔ اشباہ ونظائر مین لکھا ہے کہ مسجد مین کلام دنیوی کرنا عملون کو ایسا کھوتا ہے جیسے لکڑیون کو آگ جلاتی ہے بلکہ چاہئے کہ چپکا اللہ کی طرف متوجہ رہے کذا ذکر علی۔ اور یہ امر مسنون ہے کہ نماز کیلئے اچھی صورت بناوے اور زینت کرے اور چلنے مین قدم پاس پاس وقار سے رکھے دوڑے نہین۔ اور نظر نیچی رکھے اور آواز پست کرے۔ راستہ کیطرف متوجہ رہے اور کھیلے نہین .... اور برا کلام نہ کرے اور نہ کسی پر نظر بد ڈالے اور ہاتھون کی انگلیونکو ایک دوسرے مین نہ ڈالے غرضکہ حتی المقدور اُن چیزون سی پرہیز کرے جنسی نمازی پرہیز کرتا ہے کیونکہ جبسے نماز کا ارادہ کیا ہے گویا نماز ہی مین ہے اور جب مسجد مین داخل ہونے لگے داہنا پاؤن رکھکر دعا مذکور پڑھے اور مسجد کے اندر ذکر الٰہی اور نماز اور تلاوت قرآن اور علوم دینی اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر مین مصروف رہے کذا فی وظائف النبی وَاِذَا دَخَلَہٗ فَلْیُسَلِّمْ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ د س ق حب مس ی اور جب مسجد میں داخل ہو تو چاہیئے کہ پیغمبر صلے اللہ علیہ

مسجد سے نکلنے کا بیان

وسلم پر سلام بھیجے نقل کیا اسکو ابوداؤد ونسائی ابن ماجہ ابن حبان حاکم ابن سنی نے فقیر کہتا ہے کہ سلام بھیجے یعنی یوں کہے السلام
علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ یا یون کہے السلام علی رسول اللہ یا کوئی اور صیغہ اسطرح کا کہے کذا فی مختصر الدر۔ ولیقل
اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ م د س ق حب مس ی اور چاہیئے کہ کہے اللہم افتح الخ یعنی یا اللہ میرے لئے
اپنی رحمت کے دروازے کھول. نقل کیا اسکو مسلم ابوداؤد نسائی ابن ماجہ ابن حبان حاکم ابن سنی نے اور ایک روایت
مین یون دعا آئی ہے اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لَنَا أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ وَسَهِّلْ لَنَا أَبْوَابَ رِزْقِكَ ق عو یا اللہ ہمارے لئے
اپنی رحمت کے دروازے کھول یعنی نماز کی توفیق ہو یا نماز مین اُسکے حقائق کھلین اور ہمارے لئے اپنے رزق کے دروازے
آسان کر یعنی رزق کے حاصل ہونے میں بے مشقت بے طلب حاصل ہون نقل کیا اسکو ابن ماجہ ابوعوانہ نے اَذْيَقُولُ بِسْمِ اللّٰهِ
وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ مُحَمَّدٍ عَلٰى سُنَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ق ت مص مہ یا یون کہے یعنی بجائے سلام کے پیغمبر صلی اللہ
علیہ وسلم پر بسم اللہ الخ یعنی خدا کے نام سے مین داخل ہوتا ہون اور سلام ہو رسول خدا پر اور داخل ہوتا ہون رسول خدا کے طریقہ پر
نقل کیا اسکو ابن ماجہ ترمذی ابن ابی شیبہ ابن خزیمہ نے اور جملہ وعلی سنۃ رسول اللہ فقط ابن ابی شیبہ کی روایت مین ہے اَللّٰهُمَّ
صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ مہ یا اللہ رحمت خاص بھیج حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور حضرت محمد کے تابعداروں پر
نقل کیا اسکو ابن خزیمہ نے ف یہ درود بجائے پہلے سلام کے پڑھے یا وہ بھی پڑھے اور یہ بھی کذا ذکر النحر اور ایک روایت مین ہے کہ درود کے بعد
یہ دعا پڑھے اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي ذُنُوْبِي وَافْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ ق ت مص مہ یا اللہ تو بخش میرے گناہ اور میرے لئے اپنی رحمت
کے دروازے کھول یعنی اپنی طاعت کے جو رحمت کا سبب ہے نقل کیا اسکو ابن ماجہ ترمذی ابن ابی شیبہ ابن خزیمہ نے وَبَعْدَ
دُخُوْلِهٖ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ مو مس اور مسجد مین داخل ہونیکے پیچھے یون کہے السلام
علینا الخ یعنی سلام ہو ہم پر یعنی حاضرین پر اور اللہ کے نیک بندون پر یعنی خواہ حاضر ہون یا غائب نقل کیا اسکو موقوفًا حاکم
نے فَاِذَا خَرَجَ مِنْهُ فَلْيُسَلِّمْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلْيَقُلِ اللّٰهُمَّ اعْصِمْنِي مِنَ الشَّيْطَانِ س
حب مس ی الرَّجِيْمِ ق اور جب مسجد سے نکلے تو چاہیئے کہ سلام بھیجے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پر اور یون کہے اللہم
اعصمنی الخ یعنی یا اللہ بچا مجھکو شیطان سے نقل کیا اسکو نسائی ابن ماجہ ابن حبان حاکم ابن سنی نے اور ابن ماجہ نے الرجیم
بھی بعد الشیطان کے روایت کیا ہے اَللّٰهُمَّ اِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ م د س یا اللہ مین تجھ سے مانگتا ہون
تیرا فضل نقل کیا اسکو مسلم ابوداؤد ونسائی نے ف احتمال ہے کہ فضل سے مراد رزق حلال ہو جسکی طلب کو مسجد سے
نکلنے کے بعد جاوے یا مسجد مین پھر آنا مقصود ہو فقط اَوْ بِسْمِ اللّٰهِ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ مص ت
ق مہ یا یہ الفاظ کہے کہ مین نکلتا ہون اللہ کے نام سے اور سلام ہو رسول خدا پر نقل کیا اسکو ابن ابی شیبہ ترمذی
ابن ماجہ ابن خزیمہ نے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ مہ یہ درود پڑھے یا اللہ رحمت خاص بھیج حضرت
محمد اور تابعان حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نقل کیا اسکو ابن خزیمہ نے اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي ذُنُوْبِي وَافْتَحْ لِي أَبْوَابَ

فَضْلِكَ مُصْ تَ قَ مَهْ اور یون کہے یا اللہ تو بخش میرے لئے میرے گناہ اور میرے لئے اپنی برکت
کے دروازے کھول نقل کیا اسکو ابن ابی شیبہ ترمذی ابن ماجہ ابن خزیمہ نے وَلَا یَجْلِسُ حَتّٰی یُصَلِّیَ رَکْعَتَیْنِ خَ مُ
اور نہ بیٹھے مسجد مین جا کر یہانتک کہ دو رکعتین نہ پڑھ لے نقل کیا اسکو بخاری مسلم نے **ف** اس دوگانہ کو تحیۃ المسجد کہتے این
اور اسی حدیث سے امام شافعی رح نے اس دوگانہ کا واجب ہونا ثابت کیا اور ہمارے نزدیک یہ دوگانہ مستحب ہے۔ اور
علماء نے لکھا کہ اگر مسجد مین آکر قضا نماز پڑھے یا سنتین یا اور کوئی نماز تب بھی تحیۃ المسجد کا ثواب حاصل ہو جائیگا اور
اگر نفل نماز کے مکروہ ہونیکا وقت ہو تو قضا نماز پڑھے اگر اُسکے ذمہ ہو ورنہ یہ کلمات پڑھے سبحان اللہ والحمد للہ ولا
الٰہ الا اللہ واللہ اکبر اور اولیٰ یہ ہے کہ جب مسجد مین آوے اعتکاف کی نیت کرے کہ مین اعتکاف کرتا ہون جب تک
مسجد مین رہون اور مسجد حرام مین کعبہ کا طواف قائم مقام تحیۃ المسجد کے ہو جاتا ہے **فخ** وعلی وَاِنْ سَمِعَ مَنْ یَنْشُدُ
ضَالَّۃً فِی الْمَسْجِدِ فَلْیَقُلْ لَا رَدَّهَا اللّٰهُ عَلَیْكَ فَاِنَّ الْمَسَاجِدَ لَمْ تُبْنَ لِهٰذَا **مُ دَ قْ** اور اگر مسجد میں ایسے شخص
کی آواز سنے جو گم ہوئی چیز کو ڈھونڈتا ہے تو چاہیئے کہ یون کہے کہ اللہ اسکو تجھپر نہ پھیرے یعنی خدا کرے کہ وہ چیز تجھے نہ ملے
کیونکہ مسجدین اس کام کے لئے نہین بنائی گئین نقل کیا اسکو مسلم ابو داؤد ابن ماجہ نے **ف** ظاہر یہ ہے کہ وہ دعا کے ساتھ
اخیر جملہ کو بھی لالے اور اُسکی تنبیہ کے لئے زبان سے دعا کرے نہ تہ دل سے تاکہ پھر ایسی حرکت مسجد میں نکرے اور اگر دل سے
بھی اس غرض سے کرے کہ یہ شخص اپنی حرکت کی سزا کو پہونچے تو کچھ بعید نہین واللہ اعلم اور اسی حکم مین ایسی سب چیزین
داخل ہین جنکے لئے مسجد نہین بنائی گئی مثلاً خرید و فروخت اور دنیا کا کلام اور سینا اور اجرت پہ لکھنا اور لڑکون کو پڑھانا مانند
جن چیزون سے نماز پڑھنے والے کا دھیان بٹے یہانتک کہ ہمارے بعض علما نے کہا ہے کہ مسجد مین آواز بلند کرنا اگرچہ ذکر سے ہو
حرام ہے اور اسی وجہ سے بعض اگلے عالم صدقہ دینا ایسے سائل کو کہ مسجد مین پکار کر اور گڑگڑا کر مانگے ممنوع اور حرام کہتے تھے علی و
فخ وَاِنْ رَاَی مَنْ یَبِیْعُ اَوْ یَبْتَاعُ فِی الْمَسْجِدِ فَلْیَقُلْ لَا اَرْبَحَ اللّٰهُ تِجَارَتَكَ تَ سَ مُسْ حِبْ اور اگر کسی کو دیکھے کہ مسجد مین
بیچتا ہے یا خرید کرتا ہے تو اُسکو یون کہے کہ اللہ تیری سوداگری مین فائدہ نہ دے نقل کیا اسکو ترمذی نسائی حاکم ابن حبان نے
وَالْاَذَانُ تِسْعَ عَشَرَۃَ کَلِمَۃً مَعْرُوْفٌ عَهْ اٰمَهْ اور اذان انیس کلمے مشہور ہین نقل کیا اسکو چارون نے اور احمد اور ابن خزیمہ نے
ف انیس کلمے امام شافعی رح اور امام مالک رح کے نزدیک ہین اسلئے کہ وہ شہادتین کو دو دو بار آہستہ کہکر پھر دو دو بار پکار کر کہتے
ہین اسکا نام ترجیع ہے اور امام اعظم رح کے نزدیک اذان کے پندرہ کلمے ہین اور مشہور اور قوی حدیثون سے انکو ثابت کیا ہے
اور اذان سنت موکدہ ہے پنجگانہ نمازون اور جمعہ کے لئے **فخ** وَیُزَادُ فِی اَذَانِ الصُّبْحِ اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ
مَرَّتَیْنِ **دَ قُطْ مَهْ** اور صبح کی اذان مین دوبار یہ جملہ زیادہ کیا جاوے الصلوٰۃ خیر من النوم یعنی نماز بہتر
ہے نیند سے۔ نقل کیا اسکو ابو داؤد دارقطنی ابن خزیمہ نے وَاِذَا سَمِعَ الْمُؤَذِّنَ فَلْیَقُلْ کَمَا یَقُوْلُ عَ ی اور
جب کوئی مؤذن سے سنے یعنی اُسکی اذان تو چاہیئے کہ خود کہے جیسے مؤذن کہتا ہے۔ نقل کیا اسکو صحاح ستہ میں اور

مسجد میں گم ہوئی چیز کو ڈھونڈھنے کا بیان

مسجد میں خرید و فروخت کی ممانعت

اذان کا بیان

منزل پنجم

ابن سنی نے **ف** یعنی جو کلمہ کہ موذن کہے سننے والا بھی بعینہ اُسکے بعد کہے موذن کا جواب ہر سننے پر واجب ہے اگرچہ حالت جنابت مین ہو اور اگر کئی موذن اذان کہین تو اول ہی کا جواب دینا ضروری ہے اور جو سننے والا مسجد مین ہو اُسپر جواب اذان واجب نہین کذا فی فتاوی قاضی خان اور اگر تلاوت قرآن کرتا ہو تو اُسکے جواب دینے مین دو قول ہین مختار یہ ہے کہ وہ جواب دے کذا ذکر النخہ اور اگر زبان سے جواب نہ دے اور بلا عذر مسجد مین حاضر نہ ہو تو جواب ادا نہ ہوگا چاہیئے کہ زبان سے جواب دے اور پاؤن سے حاضر ہو اُسوقت جواب پورا ادا ہوگا کذا فی وظائف النبی وَبَعْدَ الْحَيْعَلَةِ لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ خ م د س اور حی علی الصلوۃ اور حی علی الفلاح کے بعد جواب مین کہے لاحول ولا قوۃ الا باللہ نقل کیا اسکو بخاری مسلم ابوداؤد نسائی نے **ف** جمہور علما مین مشہور یہی ہے کہ بعد حیعلتین کے لاحول پڑھے اور پہلی حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ یہاں بھی مؤذن کے کہنے کے موافق حی علی الصلوۃ حی علی الفلاح کہے تو ہو سکتا ہے کبھی اُسطرح جواب دے کبھی اسطرح اور برجندی مین جو بعد حیعلتین کے ماشاء اللہ کان ومالم یشاء لم یکن کہنا لکھا ہے صحیح حدیثون سے اسکی کچھ اصل نہین پائی جاتی مگر فتاوی عالمگیری مین غرائب سے نقل کیا ہے ہو الصحیح واللہ اعلم کذا قال النخہ۔ اور جب موذن الصلوٰۃ خیر من النوم کہے تو جواب مین یون کہے صَدَقْتَ وَبَرَرْتَ وَبِالْحَقِّ نَطَقْتَ صدق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الصلوۃ خیر من النوم اللہم نبہنی من نوم الغفلۃ اور تکبیر مین قد قامت الصلوٰۃ کے کہنے کے وقت یون کہے اقامہا اللہ وادامہا کذا فی وظائف النبی۔ اِذَا قَالَ ذٰلِكَ مِنْ قَلْبِهٖ دَخَلَ الْجَنَّةَ م د س جب کہیگا اُسکو یعنے اذان کے جواب کو اپنے دل سے یعنی اعتقاد اور اخلاص سے تو بہشت مین داخل ہوگا نقل کیا اسکو مسلم نسائی نے مَنْ قَالَ حِيْنَ يَسْمَعُ الْمُؤَذِّنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ رَضِيْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِمُحَمَّدٍ رَّسُوْلًا وَّبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا غُفِرَ لَهٗ ذَنْبُهٗ م ع ه ی جو کوئی کہے جب سنے موذن سے یعنی اوائل اذان مین شروع کے وقت یا اذان سے فراغت کے بعد یہ دعا پڑھے اشہد ان لا الٰہ سے دینا تک یعنے مین گواہی دیتا ہون کہ کوئی معبود نہین سوا اللہ کے وہ اکیلا ہے کوئی اُسکا شریک نہین اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اُس کے بندے اور رسول ہین مین راضی ہوا اللہ سے اُسکے رب ہونے پر اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے اُنکے رسول ہونے پر اور اسلام سے اُسکے دین ہونے پر تو اُس شخص کے سلئے اُسکے گناہ بخشے جاتے ہین۔ نقل کیا اسکو مسلم نے اور چارون نے اور ابن سنی نے مَنْ قَالَ مِثْلَ مَقَالِهٖ يَعْنِي الْمُؤَذِّنَ وَشَهِدَ مِثْلَ شَهَادَتِهٖ فَلَهُ الْجَنَّةُ ص جو کوئی کہے اُسکے کہنے کے موافق مقصود پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا مقالہ کی ضمیر سے موذن ہے اور گواہی دے یعنی شہادتین کے جواب مین وحدانیت اور رسالت پر گواہی دے موذن کی گواہی کی طرح تو اُسکے لئے بہشت ہے۔ نقل کیا اسکو ابو یعلی نے وَكَانَ اِذَا سَمِعَ الْمُؤَذِّنَ يَتَشَهَّدُ قَالَ وَاَنَا وَاَنَا د حب مس اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا دستور تھا کہ جب موذن کو سنتے کہ شہادتین کہتا ہے تو فرماتے مین بھی گواہی دیتا ہون مین بھی گواہی دیتا ہون۔ نقل کیا اس کو ابو داؤد وابن حبان حاکم نے **ف** انا کا مکرر لانا شہادتین کی جواب کے سلئے ہے یعنی جب موذن اشہد ان لا الٰہ الا اللہ اور اشہد ان محمدًا رسول اللہ

له یعنی تو نے سچ کہا اور اچھا کلام کیا اور حق کے بولا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سچ فرمایا کہ نماز نیند سے بہتر ہے الٰہی تو مجھے خواب غفلت سے بیدار کر ۱۲ منہ

کہتا تو آپ اُسکے جواب انا انا فرماتے ع ثُمَّ لِيُصَلِّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ ثُمَّ يَسْئَلُ اللّٰهَ لَهُ الْوَسِيْلَةَ
مُ د ت س ن ی پھر درود بھیجے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم پر یعنی اذان کے جواب سے فارغ ہونے کے بعد پھر خدا سے
پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے مقام وسیلہ کی درخواست کرے نقل کیا اسکو مسلم ابو داؤد و ترمذی نسائی ابن سنی نے ف
وسیلہ سے مراد اس حدیث مین درگاہ الٰہی کا قرب اور اللہ کے نزدیک درجہ کی بلندی ہے اور بعض کہتے ہین کہ وسیلہ سے مراد
مقام شفاعت بروز قیامت ہے اور بعض نے کہا کہ وسیلہ ایک مکان ہے جنت کے مکانون مین سے چنانچہ حدیث شریف
مین آیا ہے کہ پھر مانگو اللہ سے میرے لئے وسیلہ جو جنت کا ایک مکان ہے کہ کسی کے لیئے شایان نہین مگر اللہ کے
بندون مین سے ایک خاص بندہ کو اور مجھکو توقع ہے کہ وہ مین ہونگا اور جسنے میرے لئے وسیلہ مانگا اُسکے لئے میری
شفاعت واجب ہوئی۔ فضل و علی يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلٰوةِ الْقَائِمَةِ اٰتِ مُحَمَّدًا
نِ الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا نِ الَّذِيْ وَعَدْتَّهٗ خ ع ه حب سنی اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ
سُنِی وسیلہ کے لئے اذان کا سننے والا یہ دعا پڑھے اللهم رب هذه الدعوة الخ یعنی یا اللہ اس پوری پکار کے پروردگار
اور نماز موجود کے رب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو وسیلہ اور فضیلت عنایت کر اور اُسکو مقام محمود مین جسکا تو نے وعدہ کیا ہے
اُٹھا نقل کیا اسکو بخاری نے اور چارون اور ابن حبان اور بیہقی نے اور جملہ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ فقط بیہقی نے زیادہ
روایت کیا ہے یعنی تو وعدہ کے خلاف نہین کرتا ف دعوت تامہ یعنی پوری پکار سے مقصود توحید کی طرف بلانا یعنی
لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللّٰہ یا اذان کے کلمات مراد ہین کہ وہ نماز کی طرف بلاتے ہین۔ اور فضیلت کے معنے کہ قدر اور مرتبہ
سب خلائق سے بلند اور ظاہر یہ ہے کہ والفضيلة مین عطف تفسیری وسیلہ کا ہے یعنی فضیلت بھی وسیلہ کو کہتے ہین
یا کوئی دوسرا مرتبہ ہے وسیلہ کے سوا۔ اور مقام محمود سے مراد وہ مقام ہے کہ اُس مقام والے کی زبان پر تعریف کیا
جاوے اور تمام خلق اُسپر رشک لیجاوے وہ قرب اور شفاعت کا مقام ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اُس مقام
مین کھڑے ہوکر شفاعت کرینگے اور اولین و آخرین حیران و سرگردان رہینگے اور اس مقام کی دہشت سے تمام
انبیاء و رسول دم نہ مارینگے مقام محمود کے بیان مین مشہور یہی قول ہے اور علمانے اور بھی بہت سے قول لکھے ہین اور جسکا تو نے وعدہ کیا اشارہ
ہے اس آیت کیطرف عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا اور اگر کوئی کہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے وعدہ فرمالیا تو دعا کی کیا حاجت رہی
اُسکا جواب یہ ہے کہ دعا اس لئے ہے کہ امت بھی ثواب پاوے یا آپنے براہ تواضع اور کسر نفسی کے ایسا فرمایا کہ باوجود
اس وعدہ کے بھی بے نیاز سے حاجت رکھتا ہون۔ علی و فضل اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے
اذان سننے کے بعد یہ دعا پڑھی اُسکے لئے میری شفاعت قیامت کے دن لائق اور واجب ہوئی کذا فی البخاری
مَا مِنْ مُّسْلِمٍ يَّسْمَعُ النِّدَآءَ فَيُكَبِّرُ وَيُكَبِّرُ وَيَقُوْلُ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ
اللّٰهِ ثُمَّ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اَعْطِ مُحَمَّدًا نِ الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ وَاجْعَلْهُ فِي الْاَعْلَيْنَ دَرَجَتَهٗ

وَفِي الْمُصْطَفَيْنَ مَحَبَّتَهُ وَفِي الْمُقَرَّبِيْنَ ذِكْرَهُ اِلَّا وَجَبَتْ لَهُ الشَّفَاعَةُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ط جو کوئی مسلمان کہ اذان سُنے اور مؤذن
اللہ اکبر کہے وہ بھی اللہ اکبر کہے یعنی مؤذن کا جواب دے اور مؤذن اشہد ان لا الٰہ الا اللہ اور اشہد ان محمدا رسول اللہ کہے اور وہ بھی اسیطرح
کہے پھر یعنی اذان کی فراغت اور جواب کے تمام کرنیکے بعد یہ دعا کہے اللھم اعط سے ذکرہ تک یعنی یا اللہ حضرت محمد کو وسیلہ اور فضیلت
مرحمت فرما اور اُن کا مرتبہ بلند ترین مرتبہ والون مین کر یعنی ان کا درجہ رسولون کے درجہ اعلیٰ علیین مین ثابت رکھ اور اُنکی محبت برگزیدہ
لوگون کے دل مین کر اور مقربون یعنی انبیا اور ملائکہ کی زبان پر اُنکا ذکر کر تو اُسکیلئے آپکی شفاعت قیامت کے دن واجب ہوگی یعنی جو
مسلمان اذان کا جواب دیگا اور دعائے مذکور پڑھے گا اُسکے لئے آپکی شفاعت ضرور ہوگی نقل کیا اسکو طبرانی نے مَنْ قَالَ حِيْنَ
يُنَادِي الْمُنَادِيْ اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ الْقَائِمَةِ وَالصَّلٰوةِ النَّافِعَةِ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّارْضَ
عَنِّيْ رِضًا لَا تَسْخَطُ بَعْدَهُ اِسْتَجَابَ اللّٰهُ دَعْوَتَهُ آ طس ى جو کوئی اس وقت کہ مؤذن اذان
دے یعنی شروع اذان کے وقت یا فراغت کے بعد یہ دعا پڑھے اللھم رب سے لا تسخط بعدہ تک یعنی یا اللہ
اس پکار ہمیشہ رہنے والی کے پروردگار اور اے اس نماز مفید کے پروردگار یعنی جسکا ادا کرنیوالا عذاب سے نجات
پاتا ہے رحمت خاص بھیج محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور مجھ سے راضی ہو یعنی تھوڑے سے عمل پر ایسا خوشنود ہو کہ اُسکے
پیچھے تو خفا نہ ہو تو خدا تعالےٰ اُس کی دعا قبول کرتا ہے یعنی جو کوئی اذان کے وقت اِن کلمات کو پڑھ کر دعا کریگا
اُسکی دعا قبول ہوگی خواہ یہ دعا ہو خواہ دوسری نقل کیا احمد اور طبرانی نے اوسط میں اور ابن سنی نے مَنْ نَزَلَ
بِهٖ كَرْبٌ اَوْ شِدَّةٌ فَلْيَتَحَيَّنِ الْمُنَادِيَ فَاِذَا كَبَّرَ كَبَّرَ وَاِذَا تَشَهَّدَ تَشَهَّدَ وَاِذَا قَالَ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ قَالَ
حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ وَاِذَا قَالَ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ قَالَ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ ثُمَّ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ
الصَّادِقَةِ الْمُسْتَجَابِ لَهَا دَعْوَةِ الْحَقِّ وَكَلِمَةِ التَّقْوٰى اَحْيِنَا عَلَيْهَا وَاَمِتْنَا عَلَيْهَا وَابْعَثْنَا عَلَيْهَا وَ
اجْعَلْنَا مِنْ خِيَارِ اَهْلِهَا اَحْيَاءً وَّاَمْوَاتًا ثُمَّ يَسْئَلُ اللّٰهَ حَاجَتَهُ مس ى جس کسی پر غم یا سختی
اُترے تو چاہیئے کہ مؤذن کا وقت تلاش کرے یعنی اذان کے وقت کا منتظر رہے اور جب مؤذن اللہ اکبر کہے خود
اللہ اکبر کہے اور جب وہ شہادتین کہے تو خود بھی شہادتین کہے اور جب مؤذن حی الصلوٰۃ کہے سننے والا بھی حی الصلوٰۃ
کہے اور جب وہ حی علی الفلاح کہے تو خود بھی یہی لفظ کہے پھر ساری اذان کے جواب دینیکے بعد یہ دعا پڑھے اللھم رب
سے امواتا تک یعنی یا اللہ اس سچی دعائے مقبول کے پروردگار کہ وہ دعا حق اور کلمہ تقویٰ ہے ہمکو اُسپر زندہ رکھ یعنی اُسکے
اعتقاد پر اور اس کے موافق عمل کرنے پر زندگی مین مستقیم رکھ اور ہمکو وفات دے اُسپر اور ہمکو اُسپر اُٹھا اور ہمکو بہترین
اہل دعا مین سے کر یعنی ہمکو زمرۂ مومنین کامل سے حالت زندگی اور حالت موت مین کر پھر دعا پڑھنے کے بعد خدا تعالیٰ
سے اپنی حاجت جسمین مبتلا ہے مانگے۔ نقل کیا اسکو حاکم ابن سنی نے ف وہ دعا کلمہ تقویٰ ہے اس سے یہہ
غرض تقوےٰ والونکا کلمہ ہے جو شرک سے پرہیز کرتے ہین یا کلمہ کی اضافت تقوےٰ کیطرف اسلئے ہے کہ اسکے سبب سے

حرز و طیان

آدمی آگ سے بچتا ہے بہر حال اس سے مقصود کلمہ شہادت کا ہے کذا ذکر علی ع اَلدُّعَاءُ بَیْنَ الْاَذَانِ وَالْاِقَامَةِ لَا یُرَدُّ
د ت س حب ص فَادْعُوا ص فَاسْئَلُوا اللّٰهَ الْعَافِیَةَ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ ت لت اور اذان
اور تکبیر کے بیچ مین دعا رد نہین ہوتی نقل کیا اسکو ابو داؤد ترمذی نسائی ابن حبان ابو یعلی نے اور ابو یعلی کی روایت مین
اسکے بعد یہ بھی منقول ہے کہ دعا کرو اللہ تعالیٰ سے دنیا اور آخرت مین عافیت کا سوال کرو۔ نقل کیا اسکو ترمذی نے
یعنی بجائے فادعوا کے ترمذی نے فاسئلوا اللہ الخ روایت کیا ہے **ف** ظاہر اس حدیث سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ دعا
اذان اور تکبیر کے درمیان مقبول ہوتی ہے خواہ اذان کے متصل ہو یا فرق سے مگر متصل اولی ہے تاکہ حدیث الدعاء
مستجاب عند النداء کے مطابق پڑے یعنی دعا مقبول ہوتی ہے اذان کے وقت واللہ اعلم کذا ذکر علی ع الاقامة اللّٰهُ
اَکْبَرُ اللّٰهُ اَکْبَرُ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوةِ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ قَدْ
قَامَتِ الصَّلٰوةُ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ اَللّٰهُ اَکْبَرُ اَللّٰهُ اَکْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ا د ق مه ت اور تکبیر کے
الفاظ یہ ہین اللہ اکبر دو بار شہادتین ایک ایک بار حیعلتین ایک ایک بار قد قامت الصلوة دو بار اللہ اکبر دو بار اور لا آلہ
الا اللہ ایکبار اور معنی سب الفاظ کے پیشتر گذر چکے نقل کیا اسکو احمد ابو داؤد ابن ماجہ ابن خزیمہ ترمذی نے یہ صورت تکبیر
کی مذہب شافعی کے موافق ہے اور امام اعظم کے مذہب مین سب کلمات اذان کی طرح دو دو بار ہین جیسے مابعد سے ثابت
ہوتا ہے اور امام طحاوی نے کہا کہ متواتر آثار سے ثابت ہے کہ حضرت بلال رض کلمات تکبیر کو مرتے دم تک دو دو بار کہتے تھے
اور یہ حدیث اگر صحیح ہے تو آئندہ کی حدیث سے منسوخ ہے ع اَوْ هِیَ کَالْاَذَانِ اِلَّا فِی التَّرْجِیْعِ وَزِیَادَةِ قَدْ
قَامَتِ الصَّلٰوةُ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ ا حه مه یا تکبیر اذان ہی کی مانند ہے مگر ترجیع مین اور دوبارہ قد
قامت الصلوة کی زیادتی مین نقل کیا اسکو احمد اور چارون نے اور ابن خزیمہ نے **ف** یعنی تکبیر مین ترجیع نہین یعنی شہادتین
مکرر نہین کہی جاتی اذان مین مکرر ہوتی ہین اور تکبیر مین قد قامت الصلوة دو بار زیادہ ہے پس امام شافعی رح کے نزدیک ترجیع کے
ساتھ اذان کے اُنیس کلمے ہین اور تکبیر کے گیارہ اور مذہب حنفی مین اذان کے پندرہ اور تکبیر کے سترہ کلمے ہین ع وَاِذَا قَامَ اِلَی
الصَّلٰوةِ الْمَکْتُوْبَةِ حب ت قَالَ م عه حب بَعْدَ التَّکْبِیْرِ م ت وَجَّهْتُ وَجْهِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ
حَنِیْفًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ اِنَّ صَلٰوتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ لَا شَرِیْكَ لَهٗ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ
اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الْمَلِكُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَنْتَ رَبِّیْ وَاَنَا عَبْدُكَ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ وَاعْتَرَفْتُ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْ لِیْ ذُنُوْبِیْ جَمِیْعًا اِنَّهٗ
لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ وَاهْدِنِیْ لِاَحْسَنِ الْاَخْلَاقِ لَا یَهْدِیْ لِاَحْسَنِهَا اِلَّا اَنْتَ وَاصْرِفْ عَنِّیْ سَیِّئَهَا لَا یَصْرِفُ عَنِّیْ
سَیِّئَهَا اِلَّا اَنْتَ لَبَّیْكَ وَسَعْدَیْكَ وَالْخَیْرُ کُلُّهٗ فِیْ یَدَیْكَ وَالشَّرُّ لَیْسَ اِلَیْكَ اَنَا بِكَ وَاِلَیْكَ تَبَارَکْتَ وَتَعَالَیْتَ اَسْتَغْفِرُكَ
وَاَتُوْبُ اِلَیْكَ م عه حب ط اور جب کوئی کھڑا ہو نماز فرض کے لئے نقل کیا اسکو ابن حبان ترمذی نے
کہے نقل کیا اسکو مسلم اور چارون نے اور ابن حبان نے بعد تکبیر تحریمہ کے نقل کیا اسکو مسلم ترمذی نے یعنی پڑھنا دعا کا بعض نے

پہلے تکبیر تحریمہ سے روایت کیا اور بعض نے تکبیر تحریمہ کے بعد غرضکہ ادائی نماز فرض کیوقت یہ دعا پڑھے وجہت وجہی سے اتوب
الیک تک نقل کیا اسکو مسلم اور چارون نے اور ابن حبان طبرانی نے اور ترجمہ دعا کا یہہ ہے کہ مین نے اپنا مونہہ اُس ذات
کی طرف متوجہ کیا جسنے آسمانون اور زمین کو پیدا کیا مین توحید کرنے والا ہون اور مشرکون مین سے نہین میری نماز اور
میری عبادت اور میرا زندہ رہنا اور میرا مرنا خاص اللہ عالمون کے پروردگار کے لئے ہے یعنی طاعت اور ایمان جسپر کہ مین
زندگی کی حالت مین ہون اور جسپر مین مرونگا سب خالص خدا کے لئے ہے کوئی اُس کا شریک نہین اور اسی توحید اور اخلاص کا
مجھکو حکم ہوا ہے اور مین مسلمانون مین سے ہون یا اللہ تو بادشاہ ہے کوئی معبود تیرے سوا نہین تو میرا پروردگار ہے اور مین تیرا
بندہ ہون مین نے اپنی جان پر ظلم یعنی بندگی اور اطاعت مین تقصور کرنیکی وجہ سے اور مین نے اپنے گناہون کا اقرار کیا یعنی بامید
مغفرت پر کہ تو نے فرمایا ہی کہ جو کوئی گناہون کا معترف ہوکر میری درگاہ مین آتا ہے مین اُسکے صدق کے سبب سے بخشدیتا ہون پس
تو بخش دے میرے لئے میرے سب گناہ یعنی صغیرہ ہون یا کبیرہ چوک سے ہون یا دانستہ کیونکہ گناہون کو کوئی نہین بخشتا سوا
تیرے اور مجھکو اچھی عادتون کی راہ دکہا کہ اچھی عادتون کی راہ کوئی نہین دکہاتا سوا تیرے اور مجھ سے بُری عادتین دور کر
مجھ سے بری عادتون کو کوئی نہین دور کرتا سوا تیرے مین حاضر ہون تیری خدمت اور تیرے حکم کے بجا لانے مین اور تمام بھلائیان
تیرے ہاتھ مین یعنی قبضۂ قدرت مین ہین اور برائی تیری طرف نہین لگائی جاتی مین تیرے ہی سبب سے موجود ہون اور مین تیری ہی
طرف رجوع کرتا ہون تو بابرکت ہے اور تو بلند ہے مین تجھ سے بخشش چاہتا ہون اور تیرے سامنے توبہ کرتا ہون **ف** واسطی نے
لکھا ہی کہ ادنی مرتبہ حسن خلق کا یہہ ہے کہ خلق سے جھگڑا ترک کرے اور رنج و راحت مین انکو راضی رکھے اور سہل تستری نے لکھا ہی کہ ادنے مرتبہ حسن خلق
کا یہہ ہے کہ خلق سے جفا کھینچے اور بدلا نہ لے اور ظالم پر رحمت اور شفقت کرے اور اُسکی مغفرت چاہے اور یہہ جو کہا کہ برائی تیری طرف نہین
لگائی جاتی اس سے یہہ غرض ہے کہ اگرچہ شر کا خالق بھی اللہ ہی ہے لیکن بپاس ادب اللہ کو خالق الشر نہین کہتے
جیسے خالق الکلاب یعنی کُتّون کا پیدا کرنے والا نہین بولتے یا یہ معنی ہین کہ تیری درگاہ مین شر مقبول نہین اور اُس
سے تقرب حاصل نہین کرسکتے بلکہ تو اچھی بات کو قبول کرتا ہے چنانچہ خود فرماتا ہے الیہ یصعد الکلم الطیب یعنی اُسکی
طرف چڑھتی ہین اچھی باتین اور تکبیر کے بعد جو دعا پڑھتے ہین اُسکو دعاے استفتاح کہتے ہین اور وہ صحیح سندون سے کئی
طرح پر مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہر وقت مین مختلف پڑھتے تھے کبھی کوئی کبھی کوئی نہ یہ کہ سب کو ہمیشہ پڑھتے
ہون اور اگر کوئی سب کو ایک ساتھ پڑھے تو جائز ہے اور بعض مشائخ نے جو یہہ اختیار کیا ہے کہ وجہت وجہی کو نیت کے
شروع کرنے سے پہلے پڑھتے ہین وہ خلاف روایت اور درایت کے ہی اور اس سے اقامت کے بعد جماعت قائم ہونیکے وقت
تکبیر تحریمہ مین دیر لازم آتی ہے ع . و مخ اَللّٰھُمَّ بَاعِدْ بَیْنِیْ وَبَیْنَ خَطَایَایَ کَمَا بَاعَدْتَّ بَیْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ
اَللّٰھُمَّ اغْسِلْ خَطَایَایَ بِالْمَآءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ خ م د س ق ایک دعاے استفتاح یہہ ہے اللھم
باعد الخ یعنی یا اللہ مجھ مین اور میرے گناہون مین ایسی دوری ڈال جیسے تو نے دوری ڈالی مشرق اور مغرب مین یا اللہ

میرے گناہ دھو پانی اور برف اور اولون سے نقل کیا اسکو بخاری مسلم ابوداؤد ونسائی ابن ماجہ نے **ف** دونون صورتون مین مبالغہ
مقصود ہے گناہون کے محو ہونیکے لئے کیونکہ مشرق اور مغرب مین بڑا فرق ہے اسیطرح گناہ دور ہون اور جو کپڑا ان چیزون
سے کئی بار دھویا جاتا ہے نہایت صاف ہو جاتا ہے اسیطرح مجھکو پاک کر اور طرح طرح کی بخششین نازل کر یہ بطریق
تمثیل کے فرمایا ہے اسکی حقیقت مقصود نہین ع۔ **فقیر** کہتا ہے توربشتی نے بیان کیا ہے کہ پاک کرنیوالی چیزون کے اقسام
اسوجہ سے ذکر کئے کہ انواع مغفرت کا بیان ہو مقصود یہ ہے کہ جیسے طہارت کاملہ بدون اقسام ان مطہرات مین سے
نہین ہوتی اسیطرح خطاؤنکا دور ہونا بدون تیری مغفرت کے اقسام کے نہین ہو سکتا اور خصوصیت ان آسمانی
پانیون کی اسلئے ہے کہ یہ اپنی اصل خلقت پر ہوتے ہین نہ آدمی کا ہاتھ پاؤن انمین لگا ہوتا ہے نہ جانور کا بخلاف حوضون
اور نہرون کے پانی کے کہ دست مال اور پامال رہتا ہے سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰی جَدُّكَ
وَلَآ اِلٰهَ غَيْرُكَ **د ت ق مس ط مو مر** ایک دعائے استفتاح یہ ہے سبحانک اللہم الخ یعنی مین پاکی بیان کرتا ہون
تیری یا اللہ والبتہ تیری تعریف سے اور بابرکت ہے تیرا نام اور بلند ہے تیری بزرگی اور کوئی معبود سوا تیرے نہین۔ نقل کیا
اسکو ابوداؤد و ترمذی ابن ماجہ حاکم طبرانی نے اور موقوفاً مسلم نے **ف** امام اعظم اور محمد رح کا مذہب اور ظاہر مذہب امام مالک
اور امام احمد رح کا یہ ہے کہ بعد تکبیر تحریمہ کے سبحانک اللہم کے آخر تک پڑھے اور وجہت وجہی آخر تک نہ پڑھے اور امام ابویوسف
کے نزدیک دونون پڑھے اور طحاوی رح کا مختار بھی یہی ہے مگر پہلے سبحانک اللہم پڑھنا اولی ہے اور ہر ایک کی سند حدیث
سے ہے کسی پر طعن نہ کرنا چاہیئے اور اس مقام کو شرح مین دیکھنا چاہیئے کذا ذکر الشیخ اَللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيْرًا وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ
كَثِيْرًا وَّسُبْحَانَ اللّٰهِ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا **م ت س** اور ایک دعائے استفتاح یہ ہے اللہ اکبر کبیرا الخ یعنی اللہ بہت
بڑا ہے اور تعریف بہت خاص خدا کے لئے ہے اور پاکی سے یاد کرتا ہون اللہ کو صبح اور شام نقل کیا اسکو مسلم ترمذی
نسائی نے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُّبَارَكًا **م د س** فِيْهِ **د س** اور ایک صیغہ یہ ہے الحمد للہ الخ یعنی تعریف
اللہ کیلئے ہی بہت سی تعریف پاک آمیزش ریا سے برکت والی نقل کیا اسکو مسلم ابوداؤد ونسائی نے اور ایک روایت مین ابوداؤد و
نسائی نے لفظ فیہ کا بھی زیادہ کیا ہے یعنی جس تعریف مین برکت دی گئی ہو پہلی روایت مین فیہ مقدر ہے اور دوسری مین مذکور۔
اَللّٰهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِيْ وَبَيْنَ ذُنُوْبِيْ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَنَقِّنِيْ مِنْ خَطِيْئَتِيْ كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ
مِنَ الدَّنَسِ **ط** اور ایک صیغہ ثنا کا یہ ہے اللہم باعد الخ یعنی یا اللہ مجھ مین اور میرے گناہون مین دوری ڈال جیسے تونے دوری ڈالی
مشرق اور مغرب مین اور مجھکو میرے گناہون سے پاک کر جیسے تونے کپڑے کو پاک کیا میل سے نقل کیا اسکو طبرانی نے وفی صلوٰۃ التطوع
د اَللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيْرًا ثَلٰثًا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا ثَلٰثًا سُبْحَانَ اللّٰهِ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا ثَلٰثًا اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ **ق**
سُنّی مِنْ نَفْخِهٖ وَنَفْثِهٖ وَهَمْزِهٖ **د ق حب مس مص سُنّی** اور نماز نفل میں پڑھے نقل کیا اسکو
ابوداؤد نے یعنی اس دعا کا نفل مین خاص ہونا فقط ابوداؤد کی روایت میں آیا ہے دعا یہ ہے اللہ اکبر کبیرا تین بار الحمد للہ کثیرا تین بار

سبحان اللہ بکرۃً و اصیلاً تین بار اعوذ باللہ الخ ایکبار اوپر کے تین کلمات کے معنی گذر چکے اور آخر دعا کے یہ معنی ہیں کہ مین پناہ مانگتا
ہون شیطان مردود سے اُسکے تکبر اور اُسکے سحر اور اُسکے وسوسے سے نقل کیا اسکو ابو داؤد ابن ماجہ ابن حبان حاکم ابن ابی
شیبہ بیہقی نے ف طلوع کا استعمال اکثر غیر متعدی سنتون مین آتا ہے اور لفظ الرحیم کا فقط ابن ماجہ اور بیہقی نے نقل کیا ہے
اسی لئے ہمزہ اوپر لکھنا چاہیئے اور نفخ سے مراد شیطان کا تکبر اور خود پسندی ہے وہ آدمی کو بھی ایسا ہی بنا دیتا ہے کہ اپنے آپکو دوسرون
سے بڑا جانے اور دوسرے کو حقیر تصور کرے اور نفث سے مراد سحر ہے کہ شیطان آدمی پر سحر کر کے اپنا تابعدار کر لیتا ہے یا سحر کا باعث
ہوتا ہے کہ لوگون سے سحر کراتا ہے ع و فحا سُبْحَانَ ذِی الْمَلَکُوْتِ وَالْجَبَرُوْتِ وَالْکِبْرِیَآءِ وَالْعَظَمَةِ طس اور ایک صیغہ
یہ ہے سبحان ذی الملکوت الخ یعنی پاک ہے بادشاہت اور غلبہ والا اور بزرگواری اور بزرگی والا نقل کیا اسکو طبرانی نے اوسط مین
ف جبروت مبالغہ ہے جبر مین جسکے معنے قہر کے ہین اور کبریا ذات کی بزرگی اور عظمت صفت کی بزرگی کذا ذکرہ علی فقیر کہتا
ہے ملکوت بفتحتین بمعنی ملک کے ہے تا اور واو فوقانی اس مین مبالغہ اور کثرت کیلئے اور جب ملک اور ملکوت دونون بولتے ہین تو اول
سے ملک ظاہر اور دوسرے سے ملک باطن مراد لیتے ہین یا اول سے عالم سفلی اور دوسرے سے عالم علوی اور اس جگہ ملکوت ان دونون
معنے سے عام ہے جیسا کہ اس آیہ مین. وکذلک نُرِی ابراہیم ملکوت السمٰوات والارض کذا فی الحرز اِذَا قَالَ الْاِمَامُ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ
عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ فَلْیَقُلِ الْمَامُوْمُ اٰمِیْنَ یُجِبْهُ اللّٰهُ م د س ق اور جب امام غیر المغضوب علیہم ولا الضالین
پڑھے تو مقتدی کو چاہئے کہ آمین کہے اللہ تعالیٰ اُسکی دعا قبول کریگا۔ نقل کیا اسکو مسلم ابو داؤد نسائی ابن ماجہ نے وَاِذَا
اَمَّنَ الْاِمَامُ فَلْیُؤَمِّنِ الْمَامُوْمُ فَمَنْ وَافَقَ تَامِیْنُهٗ تَامِیْنَ الْمَلٰٓئِکَةِ غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ خ م
اور جب امام آمین کہے تو مقتدی بھی آمین کہے کیونکہ جسکا آمین کہنا فرشتون کے آمین کہنے سے مطابق پڑتا
ہے تو اُسکے گناہ جو پیشتر گذر چکے ہون بخشے جاتے ہین نقل کیا اسکو بخاری مسلم نے یعنی جب امام آمین کہتا ہی تو فرشتے
بھی آمین کہتے ہین اسی لئے اسوقت مقتدیون کو اُنکی موافقت کرنی چاہیئے کہ گناہون کی بخشش کا سبب ہے ع
وَلَمَّا قَالَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اٰمِیْنَ مَدَّ بِهَا صَوْتَهٗ اد ت مص رَفَعَ بِهَا صَوْتَهٗ د اور جب
پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم آمین کہتے تو اپنی آواز کو اس لفظ پر بڑھاتے نقل کیا اسکو احمد ابو داؤد ترمذی ابن ابی شیبہ نے بلند
کرتے تھے آمین کے کہنے مین اپنی آواز کو نقل کیا اسکو ابو داؤد نے ف امام اعظم رح کا مذہب یہ ہے کہ آمین آہستہ
کہے مقتدی ہو خواہ امام سری نماز ہو خواہ جہری اور اُنکی سند یہ ہے کہ حضرت عمر فاروق اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی
اللہ عنہما فرماتے تھے کہ چار چیزین ہین جنمین امام اخفا کرے بسم اللہ اور اعوذ اور آمین اور تشہد اور ایک روایت مین
آیا ہے کہ حضرت عمر فاروق رض اور حضرت علی مرتضیٰ رض بسم اللہ اور اعوذ اور آمین جہر سے نہ کہتے تھے اور احمد اور ابو یعلی
اور طبرانی اور دارقطنی اور حاکم نے علقمہ سے اور علقمہ نے وائل سے روایت کیا ہی کہ مین نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کے پیچھے نماز پڑھی جب آپنے ولا الضالین کہا آمین چپکے سے کہی۔ اور ایک دلیل اُنکی یہ ہے کہ آمین دعا ہے جسکے معنی

آمین کہ الٰہی قبول کر اور دعا آہستہ کرنی اولیٰ ہے جیسے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ادعوا ربکم تضرعاً وخفیہ یعنی اپنے رب کو عاجزی اور
پوشیدگی سے پکارو اور شیخ الاسلام نے مبسوط میں لکھا ہے کہ ہمارا مذہب علی مرتضیٰ رضہ اور عمر فاروق رضہ اور عبداللہ
ابن مسعود رضہ کا مذہب ہے اور ابن مسعود رضہ نے فرمایا کہ صحابہ رضہ نے پکار کر آمین کہنا اسلیئے موقوف کیا ہے کہ وہ جانتے تھے
کہ جہر سے آمین کہنا منسوخ ہو گیا اور جہر کی حدیثیں بہت اصح ہیں اور امام شافعی اور احمد رح کا مذہب بھی یہی ہے تو ہو سکتا
ہے کہ اول اسلام میں جہر صحابہ کی تعلیم کے لئے ہو جیسے اور دعاؤن میں تھا جب صحابہ سیکھ چکے تو اسکا اخفا کیا غرضکہ اس
طرح جہر اور اخفا دونون ثابت ہوے واللہ اعلم محمد کَانَ اِذَا قَالَ اٰمِيْنَ يَسْمَعُ مَنْ يَّلِيْهِ مِنَ الصَّفِّ الْاَوَّلِ د
ف يَرْتَجُّ بِهَا الْمَسْجِدُ ق اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا دستور تھا کہ جب آمین کہتے تو وہ شخص جو آپکے قریب صف اول میں ہوتا
تھا وہ اسکو سنتا تھا۔ نقل کیا اسکو ابو داود و ابن ماجہ نے اور گونجتی تھی اس آواز سے مسجد نقل کیا اسکو ابن ماجہ نے وَقَالَ اٰمِيْنَ
ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ط اور آپ نے تین بار آمین کہی یعنی کبھی نقل کیا اسکو طبرانی نے وَحِيْنَ قَالَ وَلَا الضَّآلِّيْنَ قَالَ رَبِّ اغْفِرْ
لِيْ اٰمِيْنَ ط اور جب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم ولا الضالین پڑھتے تو بعض اوقات یہ فرماتے رب اغفرلی آمین یعنی اے رب مجھکو
بخش میری دعا قبول کر نقل کیا اسکو طبرانی نے وَاِذَا رَكَعَ فَلْيَقُلْ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ م عه حب مس ر ثَلٰثًا ز وَ ذٰلِكَ اَدْنَاهُ
اور جب رکوع کرے تو سبحان ربی العظیم کہے یعنی پاک ہے میرا بڑا پروردگار نقل کیا اسکو مسلم اور چارون نے اور ابن حبان حاکم بزار
نے اور ایک روایت میں بزار نے اسکا تین بار پڑھنا نقل کیا ہے اور تین بار کہنا ادنیٰ درجہ ہے نقل کیا اس کو ابو داود نے
ف یعنی ادنیٰ درجہ کمال سنت کا ہے نہ جواز کا ادنیٰ درجہ کیونکہ جواز کا ادنیٰ درجہ ایکبار ہے اور تین بار کہنا کمال میں داخل ہے لیکن
کمال کا ادنیٰ ہے اور افضل پانچ بار یا سات بار ہے اور کمال کے اعلیٰ درجہ کی کچھ حد نہیں بعضون نے دس تک کہا ہے
اور بعضون نے قیام کے مقدار کے قریب ہے اور مظہر نے کہا کہ کمال کی نہایت سات بار ہے اور یہ سب حالتین
تنہائی میں ہیں اور امام مقتدیون کے حال کی رعایت کرے سفیان ثوری رح نے کہا ہے کہ امام رکوع اور سجدہ کی تسبیحین
پانچ بار کہے ع وفخ اور ایک روایت میں رکوع کی یہ تسبیح آئی ہے سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ خ
م د س ق پاکی ہے تجھکو یا اللہ اے ہمارے پروردگار و البتہ تیری تعریف سے الٰہی تو مجھ کو بخش نقل کیا اس کو
بخاری مسلم ابو داود نسائی ابن ماجہ نے سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ اَط ایک تسبیح رکوع کی یہ ہے کہ تین بار
سبحان اللہ وبحمدہ کہے یعنی میں پاکی بیان کرتا ہون اللہ کی و البتہ اسکی حمد سے نقل کیا اسکو احمد طبرانی نے اور ایک
تسبیح یہ ہے اَللّٰهُمَّ لَكَ رَكَعْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَلَكَ اَسْلَمْتُ خَشَعَ لَكَ سَمْعِيْ وَبَصَرِيْ وَمُخِّيْ وَعَظْمِيْ وَعَصَبِيْ
م د س یعنی یا اللہ میں نے تیرے ہی لئے رکوع کیا اور تجھی پر ایمان لایا اور تیرے ہی لئے مسلمان ہوا تیرے
واسطے فروتنی کی میری سماعت نے اور میری بینائی نے اور میرے مغز نے اور میری ہڈی نے اور میرے پٹھے نے نقل
کیا اس کو مسلم ابو داود نسائی نے ف یہ کنایہ ہے کمال خشوع خضوع سے کہ تمام اعضا اللہ کے لئے فروتنی کرین فخ

سُبُّوحٌ قُدُّوسٌ رَبُّ الْمَلٰئِكَةِ وَالرُّوْحِ م د س اور ایک تسبیح یہ ہے سبوح الخ یعنی تو پاک ہے نہایت پاکی والا فرشتون اور
جبرئیل کا پروردگار نقل کیا اسکو مسلم ابو داؤد و نسائی نے ۔ اور ایک تسبیح یہ ہے رَکَعَ لَکَ سَوَادِیْ وَخَیَالِیْ وَاٰمَنَ بِکَ
فُؤَادِیْ اَبُوْءُ بِنِعْمَتِکَ عَلَیَّ هٰذِهٖ یَدَایَ وَمَا جَنَیْتُ عَلٰی نَفْسِیْ ز یعنی تیرے لئے رکوع کیا میرے
ظاہر اور میرے باطن نے اور ایمان لایا تجھپر میرا دل اقرار کرتا ہون تیری نعمت کا جو مجھپر ہے یہ میرے ہاتھ ہین جو کچھ مین نے
اپنی جان پر گناہ کیا نقل کیا اسکو بزار نے ف یعنی میرے پاس گناہ بہت موجود ہین اور مین انکا معترف ہون اور
اس سے مقصود اپنی عاجزی کا ظاہر کرنا اور طاعات مین قصور کرنے اور اوامر اور نواہی کے بجا لانے کا اقرار کرنا ہے ع اور ایک
تسبیح یہ ہے سُبْحَانَ ذِی الْجَبَرُوْتِ وَالْمَلَکُوْتِ وَالْکِبْرِیَآءِ وَالْعَظَمَةِ د س یعنی پاک ہے غلبہ اور بادشاہت والا اور
بلندی ذات اور بلند صفات والا نقل کیا اسکو ابو داؤد و نسائی نے وَاِذَا قَامَ مِنَ الرُّکُوْعِ قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ م
ع ه ط اور جب رکوع سے کھڑا ہو تو کہے سمع اللہ لمن حمدہ یعنی اللہ نے قبول کیا اسکا قول جسنے اسکی تعریف کی نقل کیا اسکو مسلم اور
چارون نے اور طبرانی نے اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ خ م ت س د رَبَّنَا وَلَکَ الْحَمْدُ خ م رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ خ رَبَّنَا وَ
لَکَ الْحَمْدُ حَمْدًا کَثِیْرًا طَیِّبًا مُّبَارَکًا فِیْهِ خ د س اور یہ کہے اللھم ربنا لک الحمد یعنی یا اللہ ہمارے پروردگار
تیرے ہی لئے تعریف ہی نقل کیا اسکو بخاری مسلم ترمذی نسائی ابو داؤد نے اور بخاری مسلم نے ربنا ولک الحمد بھی نقل کیا ہی اور فقط بخاری نے
ربنا لک الحمد بدون واو کے ۔ اور ایک روایت مین ربنا ولک الحمد حمدا کثیرا الخ ہے یعنی اے ہمارے پروردگار تیرے ہی لئے بہت سی تعریف ہی
جو ریا اور شرک سے پاک اور حضور کی زیادتی کے ساتھ ہو نقل کیا اسکو بخاری ابو داؤد نسائی نے ف شیخ فخر الدین نے نقل کیا ہی کہ پیغمبر
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب امام سمع اللہ لمن حمدہ کہے تو تم ربنا لک الحمد کہو کہ جس کسیکا قول ملائکہ کے قول سے مطابق پڑیگا اسکے پیشتر کے
گناہ بخشے جائینگے امام اعظم رح کے مذہب مین جب امام ہو سمع اللہ لمن حمدہ کہے اور مقتدی ربنا لک الحمد اور اگر اکیلا نماز پڑھتا ہو تو دونون کہے اور صاحبین کے
نزدیک امام بھی دونون کہے چنانچہ امام طحاوی نے یہی اختیار کیا ہی لیکن ربنا کو چپکے سے کہی کذا فی الہدایہ و شروحہ اور وظائف النبی مین بھی لکھا
ہے کہ امام دونون کہے ۔ اور یہی صحیح ہے اَللّٰهُمَّ لَکَ الْحَمْدُ مِلْءُ السَّمٰوَاتِ وَمِلْءُ الْاَرْضِ وَمِلْءُ مَا شِئْتَ مِنْ شَیْءٍ بَعْدُ
اَللّٰهُمَّ طَهِّرْنِیْ بِالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَالْمَآءِ الْبَارِدِ اَللّٰهُمَّ طَهِّرْنِیْ مِنَ الذُّنُوْبِ وَالْخَطَایَا کَمَا یُنَقَّی الثَّوْبُ الْاَبْیَضُ
مِنَ الْوَسَخِ م د ت ق اور ایک صیغہ قومہ مین تسبیح کا یہ ہے اللھم لک الحمد الخ یعنی یا اللہ تیرے لئے
سب تعریف ہے آسمانون اور زمین بھر اور اس چیز کے بھرنے کی مقدار جس کو تو آسمان و زمین کے سوا چاہے یا اللہ
مجھکو پاک کر برف اور اولے اور ٹھنڈے پانی سے یا اللہ تو مجھکو گناہون اور خطاؤن سے پاک کر جیسے سفید
کپڑا میل سے پاک کیا جاتا ہے نقل کیا اسکو مسلم ابو داؤد و ترمذی ابن ماجہ نے ف جسکو تو آسمان اور زمین کے سوا
چاہے یعنی جیسے عرش اور اسکے اوپر اور تحت الثریٰ اور یہ تمثیل ہے اور حمد کی کثرت مقصود ہے غرضکہ اگر حمد کا جسم فرض کیا جاوے
اسقدر ہو کہ یہ چیزین بھر جائین ع اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ مِلْءُ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ وَمِلْءُ مَا بَیْنَهُمَا وَمِلْءُ

مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ اَهْلُ الثَّنَاءِ وَالْمَجْدِ اَحَقُّ مَا قَالَ الْعَبْدُ وَكُلُّنَا عَبْدٌ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ
وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ م د س اور ایک صیغہ یہ ہے اللهم ربنا لک الحمد یعنی یا اللہ ہمارے پروردگار تیرے ہی لئے
تعریف ہے آسمان اور زمین بھر اور بقدر بھرنے اُنکے درمیان کی چیزون کے اور بقدر بھرنے اُس چیز کے جس چیز کو تو اُنکے سوا چاہے
اے تعریف و بزرگی والے تو زیادہ مستحق اُس تعریف کا ہے جسکو بندہ کہے اور ہم سب تیرے بندے ہین جس چیز کو تو عنایت کرے اُسکا کوئی
رد کرنے والا نہین اور جس چیز کو تو روکے اُسکا کوئی دینے والا نہین اور دولتمند کو تیرے عذاب سے اُسکی دولتمندی مفید نہین نقل کیا اسکو
مسلم ابوداود و نسائی نے اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْأُ السَّمٰوٰتِ وَمِلْأُ الْاَرْضِ وَمِلْأُ مَا بَيْنَهُمَا وَمِلْأُ مَا شِئْتَ بَعْدُ اَهْلُ
الثَّنَاءِ وَاَهْلُ الْكِبْرِيَاءِ وَالْمَجْدِ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ ط اور کبھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
قومہ مین پہلی دعا کو اس طرح پڑھتے تھے اللهم ربنا لک الحمد الخ یعنی اسمین احق ما قال العبد و کلنا لک عبد و لا معطی لما منعت نہین آیا ہی
اور باقی الفاظ سب پہلی دعا کی طرح ہین جسکا ترجمہ گذر چکا اسکو طبرانی نے نقل کیا ہے وَاِذَا سَجَدَ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى
م عه د حب مس ثَلٰثًا وَذٰلِكَ اَدْنَاهُ د اور جب سجدہ کرے سبحان ربی الاعلیٰ کہے یعنی پاک ہے میرا پروردگار
بہت بڑا نقل کیا اسکو مسلم اور چارون نے اور بزار ابن حبان حاکم نے اور بزار کی ایک روایت مین اسکا تین بار پڑھنا منقول ہے اور
تین بار کہنا اسکا ادنیٰ درجہ ہے نقل کیا اسکو ابوداود نے۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَبِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوْبَتِكَ
وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْكَ لَا اُحْصِيْ ثَنَاءً عَلَيْكَ اَنْتَ كَمَا اَثْنَيْتَ عَلٰى نَفْسِكَ م عه اور کبھی سجدہ مین آپ فرماتے اللهم انی اعوذ الخ یعنی
یا اللہ مین پناہ مانگتا ہون تیری خوشنودی کی تیرے غضب سے اور پناہ تیری عافیت کی یعنی تیری نجات دینے کی تیرے عذاب سے اور پناہ
مانگتا ہون تیرے صفات جمالی کی تیری صفات جلالی سے مین نہین گن سکتا تجھپر تیری تعریف کو تو ویسا ہی ہے جیسا تونے تعریف
کی اپنے نفس کی نقل کیا اسکو مسلم اور چارون نے اَللّٰهُمَّ لَكَ سَجَدْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَلَكَ اَسْلَمْتُ سَجَدَ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ
خَلَقَهٗ وَصَوَّرَهٗ د س فَاَحْسَنَ سَمْعَهٗ وَبَصَرَهٗ تَبَارَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخَالِقِيْنَ م د س اور دعا
سجدہ مین یہ بھی مروی ہے اللهم لک سجدت الخ یا اللہ مین نے تیرے لئے سجدہ کیا اور تجھی پر مین ایمان لایا اور مین
تیرے ہی واسطے مسلمان ہوا یعنی ظاہر مین اطاعت کی میرے منہ نے یعنی میری ذات نے سجدہ کیا اُس ذات
کے لئے جسنے اُسکو پیدا کیا اور اُسکی صورت بنائی پھر اُسکی اچھی صورتین بنائین اور جسنے اُسکے کان کھولے اور
اُسکی آنکھین کھولین اور وہ اللہ بہت برکت والا ہے سب پیدا کرنے والون سے بہتر نقل کیا اسکو مسلم ابوداود و نسائی نے
ف فاحسن صورہ فقط ابوداود اور نسائی نے روایت کیا ہے مقصود یہ ہے کہ اُسکو سب مخلوقات مین سے اچھی ہاتون کے ساتھ
مخصوص کیا مثلاً قد سیدھا بنایا اور خوبصورتی عنایت کی مزاج کا معتدل کیا وغیرہ اور پیدا کرنے والون مین سے بہتر
اس سے یہ مقصود ہے کہ حقیقت مین پیدا کرنے والا اللہ ہی ہے مگر ظاہر کے اعتبار سے مجازاً خالقین فرمایا گویا خالقین کے
معنی مانعین کے ہین ع و فخر خَشَعَ سَمْعِيْ وَبَصَرِيْ وَدَمِيْ وَلَحْمِيْ وَعَظْمِيْ وَعَصَبِيْ حب وَمَا اسْتَقَلَّتْ بِهٖ قَدَمِيْ

لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ س حب اور دعائے سجدہ ایک یہ ہے خشع سمعی الخ یعنی میرے کان نے عاجزی کی اور میری آنکھون نے
اور میرے خون اور گوشت اور ہڈی اور پٹھے نے اور اُن چیزون نے جنکو میرے پاؤن نے اُٹھا رکھا ہے یعنی میرے تمام اعضا
نے خدا عالمون کے پروردگار کے لئے فروتنی کی نقل کیا اسکو نسائی ابن حبان نے ف لفظ کلام متعلق خشع سے ہی یعنی ان
سب چیزون نے اللہ تعالیٰ کے لئے فروتنی کی ع اور ایک صیغہ سجدہ میں یون آیا ہے سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّ الْمَلٰٓئِكَةِ وَالرُّوْحِ م
د س یعنی تو پاک ہے نہایت پاکیزہ فرشتون اور جبرئیل کا پروردگار نقل کیا اسکو مسلم ابوداود نسائی نے سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِ
كَ خ م د س ق ایک صیغہ دعائے سجدہ کا یہ ہے سبحانک اللہم الخ یعنی مین پاکی بیان کرتا ہون تیری اے اللہ ہمارے پروردگار ساتھ
تیری تعریف کے نقل کیا اسکو بخاری مسلم ابوداود نسائی ابن ماجہ نے ۔ اور ایک صیغہ یہ ہے اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ ذَنْبِيْ كُلَّهٗ دِقَّهٗ
وَجُلَّهٗ وَاَوَّلَهٗ وَاٰخِرَهٗ وَعَلَانِيَتَهٗ وَسِرَّهٗ م د یعنی یا اللہ میرے لئے بخش میرے سب گناہ چھوٹے اور بڑے اور
اگلے اور پچھلے یعنی جو کر چکا ہون اور جو آئندہ کو مقدر ہین اور ظاہر اور پوشیدہ نقل کیا اسکو مسلم ابوداود نے ف جناب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم گناہون سے پاک تھے کیونکہ اُنکے اگلے پچھلے گناہ معاف ہو چکے تھے لیکن یہ دعا فقط اسلئے کرتے تھے
کہ اللہ کی بندگی ظاہر کرین اور اُسکی طرف حاجت باوجود اس رتبہ کے ثابت ہو اور نعمت مغفرت گناہونکا شکر ادا ہو یا امت
کی تعلیم کے لئے یہ دعا فرماتے تھے فحز اور ایک صیغہ یہ ہے اَللّٰهُمَّ سَجَدَ لَكَ سَوَادِيْ وَخَيَالِيْ وَبِكَ اٰمَنَ فُؤَادِيْ اَبُوْءُ
بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ وَهٰذَا مَا جَنَيْتُ عَلٰى نَفْسِيْ يَا عَظِيْمُ اغْفِرْ لِيْ فَاِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ الْعَظِيْمَةَ اِلَّا الرَّبُّ الْعَظِيْمُ
مس یعنی یا اللہ تیرے لئے سجدہ کیا میرے ظاہر اور باطن نے اور تجھپر ایمان لایا میرا دل مین اقرار کرتا ہون تیری اُس نعمت کا کہ مجھپر ہے
اور یہ کہ جو کچھ مین نے گناہ کیا اپنی جان پر یعنی میرے گناہ پاس موجود ہین اور مین انکا معترف ہون اے بزرگ اے عظیم تو مجھکو بخش
کیونکہ بڑے گناہون کو کوئی نہین بخشتا سوائے بڑے پروردگار کے نقل کیا اسکو حاکم نے سُبْحَانَ ذِي الْمُلْكِ وَالْمَلَكُوْتِ
سُبْحَانَ ذِي الْعِزَّةِ وَالْجَبَرُوْتِ سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْحَيِّ الَّذِيْ لَا يَمُوْتُ اَعُوْذُ بِعَفْوِكَ مِنْ عِقَابِكَ وَاَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ
وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْكَ جَلَّ وَجْهُكَ مس اور ایک صیغہ یہ ہے سبحان ذی الملک الخ یعنی پاک ہے سلطنت
ظاہر اور باطن والا پاک ہے عزت اور قہر والا پاک ہے وہ زندہ کہ نہ مریگا مین پناہ مانگتا ہون تیری معاف کرنیکی تیری عذاب
سے اور پناہ مانگتا ہون تیری خوشنودی کی تیرے غضب سے اور پناہ مانگتا ہون تیری صفت جمالی کی تیری صفت جلالی سے
بزرگ ہے تیری ذات نقل کیا اسکو حاکم نے اور ایک صیغہ یہ ہے رَبِّ اَعْطِ نَفْسِيْ تَقْوٰهَا وَزَكِّهَا اَنْتَ خَيْرُ مَنْ زَكّٰهَا
اَنْتَ وَلِيُّهَا وَمَوْلٰهَا ا یعنی اے میرے پروردگار میرے نفس کو اُسکا تقویٰ عنایت کر اُسکو پاک کر یعنی ظاہر اور
باطن کی برائیون سے تو بہتر ہین اُن شخصونکا ہے جو نفس کو گناہون سے پاک کرتے ہین تو نفس کا کارساز اور مالک ہے نقل
کیا اسکو احمد نے ف تقویٰ یعنی نیک کاری اور حرام چیزون سے پرہیز کرنا اور زیادتی حرص و ہوا سے احتراز کرنا اور
محقق لکھتے ہین کہ نفس کا پاک کرنا دلکی صفائی کا سبب ہوتا ہے جب نفس تہوا اور ریا کی آمیزش سی صاف ہوجاتا ہے فورا

دل ماسوائے حق کی آلودگی سے صاف ہو جاتا ہے **شعر** تا نفس ہر از مناہی نشود * دل آئینۂ نور الٰہی نشود * اور لفظ مولی سے یہ اشارہ ہے کہ میرے نفس کو پاک اور با ادب رکھ جیسے مولی اپنے غلام کو با ادب رکھتا ہے **ع و فخ** اور ایک صیغہ یہ ہے اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ مَآ اَسْرَرْتُ وَمَآ اَعْلَنْتُ **مص** یا اللہ تو بخش میرے لئے وہ گناہ جو مین نے پوشیدہ کئے اور جو مین نے ظاہر کئے نقل کیا اسکو ابن ابی شیبہ نے اور ایک صیغہ یہ ہے اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ فِیْ قَلْبِیْ نُوْرًا وَّاجْعَلْ فِیْ سَمْعِیْ نُوْرًا وَّاجْعَلْ فِیْ بَصَرِیْ نُوْرًا وَّاجْعَلْ اَمَامِیْ نُوْرًا وَّاجْعَلْ خَلْفِیْ نُوْرًا وَّاجْعَلْ مِنْ تَحْتِیْ نُوْرًا وَّاَعْظِمْ لِیْ نُوْرًا **مص** یا اللہ تو میرے دل مین روشنی کر اور میری سماعت مین روشنی کر اور میری بینائی مین اور میرے آگے اور میرے پیچھے نور کر اور میرے نیچے روشنی کر اور میرے لئے بڑی روشنی کر نقل کیا اسکو ابن ابی شیبہ نے **ف** رکوع اور سجدہ کے آداب یہ ہین کہ رکوع اور سجدہ اور قومہ اور جلسے مین ٹھیرے جلدی نہ کرے کہ جلدی مین سخت وعید آئی ہے اور امام سے پہلے رکوع اور سجدہ نکرے ورنہ قیامت کو اسکا سر گدھے کا سا ہوگا کذا فی وظائف النبی اور باقی آداب کتب فقہ مین دیکھنے چاہئین وَفِیْ سُجُوْدِ الْقُرْاٰنِ سَجَدَ وَجْھِیَ لِلَّذِیْ خَلَقَہٗ وَصَوَّرَہٗ وَشَقَّ سَمْعَہٗ وَبَصَرَہٗ بِحَوْلِہٖ وَقُوَّتِہٖ **س د ت مس** مرارًا فَتَبَارَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخَالِقِیْنَ **مس** اور قرآن کے سجدون مین یہ دعا پڑھے سجد وجھی للذی الخ یعنی میرے چہرے نے اس ذات کیلئے سجدہ کیا جسنے اسکو پیدا کیا اور صورت دی اور کان اور آنکھین کھولین اپنی قدرت اور طاقت سے نقل کیا اسکو نسائی ابو داود و ترمذی حاکم نے اور ایک روایت مین ابو داود نے اسکا کئی بار پڑھنا نقل کیا اور حاکم نے ایک روایت مین فتبارک اللہ احسن الخالقین زیادہ کیا یعنی برکت والا ہے اللہ پیدا کرنے والون مین سے نیک تر۔ اور ایک صیغہ یہ ہے اَللّٰھُمَّ اکْتُبْ لِیْ عِنْدَكَ بِھَا اَجْرًا وَّضَعْ عَنِّیْ بِھَا وِزْرًا وَّاجْعَلْھَا لِیْ عِنْدَكَ ذُخْرًا وَّتَقَبَّلْھَا مِنِّیْ كَمَا تَقَبَّلْتَھَا مِنْ عَبْدِكَ دَاوٗدَ **ت ق حب مس** یا اللہ تو میرے لئے اپنے پاس اس سجدہ کے سبب سے ثواب لکھ اور مجھسے اسکے سبب گناہون کا بوجھ دور رکھ اور اسکو میرے لئے اپنے پاس ذخیرہ کر اور اسکو مجھسے قبول فرما جیسے تو نے اسکو اپنے بندے داؤد علیہ السلام سے قبول کیا۔ نقل کیا اسکو ترمذی ابن حبان حاکم نے **ف** حدیث شریف مین آیا ہے کہ ایک شخص نے جناب رسالت مآب علیہ الف الف صلوٰۃ کی خدمت مین حاضر ہوکر عرض کیا کہ آج رات مین نے خواب مین دیکھا کہ گویا ایک درخت کے نیچے نماز پڑھتا ہون اور جب مین نے سجدہ کیا اور یہ دعا پڑھی اللھم اکتب لی الخ پس جناب سرور عالم نے ایک سجدہ کی آیت قصداً پڑھی اور سجدہ کرکے یہی دعا پڑھی مشکوٰۃ و فخ۔

مَا وَضَعَ رَجُلٌ جَبْھَتَہٗ لِلّٰهِ سَاجِدًا فَقَالَ یَا رَبِّ اغْفِرْلِیْ ثَلٰثًا اِلَّا رَفَعَ رَاْسَہٗ وَقَدْ غُفِرَ لَہٗ **مو مص** جس کسی نے اپنی پیشانی اللہ کے لئے سجدہ کی حالت مین رکھی اور یہ دعا مانگی یارب اغفرلی یعنی اے میرے پروردگار تو مجھکو بخش اور اس دعا کو تین بار کہا تو اپنا سر ایسی حالت مین اٹھاویگا کہ اسکے گناہ معاف ہو چکے ہونگے نقل کیا اس کو موطا ابن ابی شیبہ نے **ف** یعنی جو کوئی اس دعا کو سجدہ مین تین بار پڑھے سر اٹھانے سے پہلے اسکے گناہ بخشے جائین اور علما کو سجدۂ تلاوت مین اختلاف ہے امام اعظم رح اور صاحبین رح کے نزدیک قرآن مین چودہ جگہ سننے والون اور پڑھنے والون پر سجدہ واجب ہے اور دوسرے ائمہ کے نزدیک سنت ہے اور سجدہ مین اگر سبحان ربی الاعلی پڑھے تو کافی ہے

سجدہ تلاوت کا بیان

لیکن جو دعائین حضرت سے اس سجدہ مین ثابت ہوئی ہین اُنکا پڑھنا افضل ہی اور سجدۂ تلاوت چودہ جگہہ ہین سورۂ اعراف کے آخر
مین اور رعد مین اور نحل مین اور بنی اسرائیل مین اور مریم مین اور پہلا سجدہ سورۂ حج کا اور فرقان اور نمل اور الم سجدہ اور ص
اور حم السجدہ اور نجم اور اذا السمآء انشقت اور اقرأ مین مصحف عثمان مین اسیطرح لکھے ہین اور امام شافعی اور امام احمد رح کے نزدیک
بھی چودہ ہین مگر یہ فرق ہے کہ اُنکے نزدیک سجدہ سورۂ ص کی جگہہ دوسرا سجدہ سورۂ حج کا ہے سورۂ ص مین اُنکے نزدیک
سجدہ مؤکد نہین اور امام مالک رح کے نزدیک گیارہ سجدے ہین سورۂ نجم اور اذا السمآء انشقت اور اقرأ مین اُنکے نزدیک سجدہ
نہین فح وَ اِذَا جَلَسَ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَارْحَمْنِيْ وَعَافِنِيْ وَاهْدِنِيْ وَارْزُقْنِيْ د ت ق مس

جلسہ بین السجدتین کی دعا

سِنِيْ وَاجْبُرْنِيْ ت سِنِيْ وَارْفَعْنِيْ مس ق سِنِيْ اور جب دونون سجدون کے بیچ مین بیٹھے تو یہ
دعا پڑھے اللهم اغفرلی الخ یعنی یا اللہ تو ہمکو بخش اور مجھپر رحم کر اور مجھکو تندرستی عنایت فرما اور مجھکو دین کی راہ دکھا اور تو مجھکو رزق
رحمت کر نقل کیا اسکو ابوداود اور ترمذی ابن ماجہ حاکم بیہقی نے اور جو چیز مجھ سے جاتی رہی ہو اُسکا اچھا عوض عنایت کر
اسکو ترمذی اور بیہقی نے نقل کیا اور میرا مرتبہ بلند کر نقل کیا اسکو حاکم ابن ماجہ بیہقی نے یعنی ان کتاب والون نے یہ الفاظ دعا پہلی مین
زیادہ نقل کئے **فقیر** کہتا ہے کہ مترجمنے واجبرنی کا ترجمہ لکھا ہے کہ مجھکو غنی کر اور لغات حدیث اسکے مساعد نہین اصل مین یہ لفظ
جبر سے ہے جسکے معنی ٹوٹے کی اصلاح کرنیکے ہین اور نہایہ مین ہے کہ معنی یہ ہین جو چیز مجھسے جاتی رہی ہو وہ پھیر دے یا اسکا
عوض عنایت کر کذا فی الحرز وَيَقْنُتُ فِي الْفَجْرِ سر مس مو مص اور دعائے قنوت پڑھے فجر کی نماز مین نقل کیا اسکو بزار

قنوت فجر کا بیان

حاکم نے اور موقوفًا ابن ابی شیبہ نے **ف** صبح کی نماز مین ہمیشہ دعائے قنوت پڑھنا مذہب شافعی مین سنت مؤکدہ ہی اور امام اعظم رح کے
نزدیک منسوخ ہے یہ مذہب بہت سی حدیثون سے لاتے ہین اور قنوت کی حدیثون کو اسپر محمول کیا ہی کہ رعل اور ذکوان کے دو قبیلون نے
جو قاریون کو شہید کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مہینے تک اُنکے حق مین بددعا کی پھر یہ دعا منع کی گئی اور چھوڑ دی چنانچہ حضرت
ابوبکر صدیق اور عمر فاروق اور عثمان غنی اور علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہم بھی نہین پڑھتے تھے فح وَفِيْ سَائِرِ الصَّلَوَاتِ اِنْ نَزَلَ
نَازِلَةٌ اِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ فِي الرَّكْعَةِ الْاَخِيْرَةِ وَيُؤَمِّنُ مَنْ خَلْفَهٗ آ د اور تمام نمازون مین قنوت پڑھے اگر کوئی
حادثہ نئی اُترے یعنی اُسکے رفع کے لئے دعا کرے جب امام اخیر رکعت مین سمع اللہ لمن حمدہ کہے اور مقتدی جو اُسکے پیچھے ہون
آمین کہین نقل کیا اسکو احمد ابو داؤد نے **فقیر** کہتا ہے کہ مصیبت کے وقت سب نمازون مین قنوت پڑھنا محدثین کا مذہب
ہے حنفیون کے نزدیک مصیبت کا قنوت صرف نماز فجر کی دوسری رکعت کے رکوع کے بعد ہے اور بعض علمانے جہری نمازون
مین پڑھنا لکھا ہے کذا فی الشامی مختصرًا وَاِذَا جَلَسَ لِلتَّشَهُّدِ اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّيِّبَاتُ اَلسَّلَامُ

التحیات کا بیان

عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ
اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ع سِنِيْ جب التحیات کے واسطے بیٹھے تو یون پڑھے التحیات
للہ والصلوات الخ یعنی زبان کی سب عبادتین اور بدن کی تمام عبادتین اور مال کی ساری عبادتین خاص اللہ کے لئے

ہین سلام ہو تمپر اے پیغمبر اور خدا کی رحمت اور اُسکی برکتین ہون سلام ہو ہم موجود مسلمانون پر اور خدا کے نیکبخت بندون پر مین گواہی دیتا ہون اس بات کی کہ کوئی معبود سوا اللہ کے نہین ہے اور مین گواہی دیتا ہون کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اُسکے بندے اور رسول ہین نقل کیا اسکو صحاح ستہ مین اور بیہقی نے **ف** حنفی مذہب مین یہی تشہد پڑھتے ہین یہ ابن مسعودؓ سے مروی ہے اور خدا کے نیکبخت بندے سب مراد ہین حاضر ہون یا غائب اور بندہ صالح وہ ہے کہ بندگی کا حق ایسا ادا کرے جیسا اُسکو حکم ہوا ہی اور اُسپر مستقیم رہے کہ کوئی غلل اور فساد اُسکے ظاہر اور باطن مین راہ نپاوے اور حضرت غوث الثقلینؓ نے لکھا ہے کہ صلاح اُس حالت کو کہتے ہین جسمین اپنے ارادہ کا زوال اور فنا ہو اور حق کی مراد پر قائم ہو کذا ذکرہ الفخر اَلتَّحِیَّاتُ الْمُبَارَکَاتُ الصَّلَوَاتُ الطَّیِّبَاتُ لِلّٰہِ السَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصَّالِحِیْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ **م ع ہ حب** ایک صیغہ التحیات کا یہ ہے التحیات المبارکات الخ یعنی زبان کی عبادتین بابرکت بدن کی عبادتین اور مالی عبادتین سب اللہ کے لئے ہین سلام ہو تمپر اور خدا کی رحمتین اور اُسکی برکتین اے پیغمبر سلام ہو ہمپر اور خدا کے نیک بخت بندون پر مین گواہی دیتا ہون کہ کوئی معبود سوا اللہ کے نہین اور مین گواہی دیتا ہون کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہین نقل کیا اسکو مسلم اور چارون اور ابن حبان نے **ف** اکثر شافعیہ کا مختار یہی تشہد ہے محمد فقیر کہتا ہے کہ اس تشہد کو تشہد ابن عباسؓ کہتے ہین جیسے کہ پہلا تشہد ابن مسعودؓ کا تشہد کہلاتا ہے اَلتَّحِیَّاتُ الطَّیِّبَاتُ الصَّلَوَاتُ لِلّٰہِ السَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصَّالِحِیْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ **م د س ق** ایک صیغہ یہ ہے التحیات الطیبات الخ اسمین اور تشہد ابن مسعودؓ مین اتنا فرق ہے کہ وہان للہ پہلے تھا اور والصلوات والطیبات واو کے ساتھ تھا اور یہان سب الفاظ کی تقدیم تاخیر ہو گئی التحیات الطیبات اُسکے بعد الصلوات دونون بدون واو کے اور سب کے پیچھے للہ آیا ہے اور ایک فرق یہ ہے کہ اس مین لا الٰہ الا اللہ کے بعد وحدہ لاشریک لہ ہے اور ابن مسعودؓ کے تشہد مین یہ نہ تھا باقی الفاظ اور معانی ایک ہین نقل کیا اس تشہد کو مسلم ابوداود نسائی ابن ماجہ نے اَلتَّحِیَّاتُ الطَّیِّبَاتُ وَالصَّلَوَاتُ وَالْمُلْكُ لِلّٰہِ **د** اور ایک صیغہ ابوداؤد نے نقل کیا ہے التحیات الطیبات الخ یعنی زبانی عبادتین مالی عبادتین اور بدنی عبادتین اور بادشاہت سب خدا کے لئے ہین بِسْمِ اللّٰہِ وَبِاللّٰہِ اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّیِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصَّالِحِیْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ **س ق مس** اور ایک صیغہ یہ ہے بسم اللہ الخ یعنی شروع کرتا ہون اللہ کے نام سے اور اللہ کی توفیق سے باقی الفاظ کے وہی معنے ہین جو تشہد ابن مسعودؓ مین گذرے نقل کیا اسکو نسائی ابن ماجہ حاکم نے **ف** نووی کے اذکار مین ہے کہ نسائی اور بخاری نے کہا ہے کہ بسم اللہ کی زیادتی تشہد کے شروع مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پایہ صحت کو نہین پہونچی اور کسی محدث نے یہ تشہد اختیار بھی نہیں کیا فقط اَلتَّحِیَّاتُ الزَّاکِیَاتُ لِلّٰہِ اَلطَّیِّبَاتُ الصَّلَوَاتُ

لِلّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصَّالِحِیْنَ اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ **موٴمش طا** اور ایک صیغہ یہ ہے التحیات للہ الزاکیات الخ یعنی زبانی عبادتین خدا کے لئے ہین اعمال صالحہ خدا کے لئے ہین مالی عبادتین بدنی عبادتین خدا کے لئے ہین باقی وہی الفاظ کے معانی ہین جو تشہد ابن مسعودؓ مین گذرے اسمین الزاکیات للہ زائد آیا ہے اور الطیبات الصلوات دونون بدون واؤ کے ہین اور انکے بعد للہ زائد ہے نقل کیا اس تشہد کو موقوفاً حاکم اور مالکؒ نے **ف** یہ تشہد امام مالکؒ نے اختیار کیا ہے **فخر** اور مختصر ور رہین ہے کہ زاکیات کے معنے کامل اور پاک یعنی ریا سے اور مراد انسے اعمال نیک ہین انتہی بِسْمِ اللّٰہِ وَبِاللّٰہِ خَیْرِ الْاَسْمَآءِ اَلتَّحِیَّاتُ الطَّیِّبَاتُ الصَّلَوَاتُ لِلّٰہِ اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ اَرْسَلَہٗ بِالْحَقِّ بَشِیْرًا وَّنَذِیْرًا وَّاَنَّ السَّاعَۃَ اٰتِیَۃٌ لَّارَیْبَ فِیْھَا اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصَّالِحِیْنَ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَاھْدِنِیْ **طط طس**۔ اور ایک صیغہ یہ ہے مین شروع کرتاہون خدا کے نام سے اور خدا کی توفیق سے کہ سب نامون سے بہتر ہے زبان کی عبادتین اور مال کی اور بدن کی عبادتین خدا کے لئے ہین گواہی دیتاہون کہ کوئی معبود نہین سوا خدا کے وہ اکیلا ہے کوئی اسکا شریک نہین اور مین گواہی دیتاہون کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اسکے بندے اور رسول ہین جنکو اسنے دین حق کے ساتھ بھیجا اس حال مین کہ وہ خوشخبری دینے والے ہین یعنی ایماندارون کو بہشت کی اور ڈرانے والے ہین یعنی کافرون کو دوزخ سے اور مین گواہی دیتاہون کہ قیامت آنیوالی ہے اسمین کچھ شک نہین سلام ہو تمپر اور اللہ کی رحمت اور اسکی برکتین اے پیغمبر سلام ہو تمپر اور خدا کے نیکبخت بندون پر یا اللہ تو بخش مجھکو اور دین کی راہ دکھا نقل کیا اسکو طبرانی نے کبیر اور اوسط مین **ف** چونکہ اس زمانہ کے متعصبونکے مزاج مین انگلی اٹھانے سے انحراف واقع ہوا ہے بلکہ بعض نے ناجائز ہونے اور حرام ہونیکا فتوی دیا ہے اسلئے ضرور ہوا کہ بھائی مسلمانون کی خیرخواہی کے لئے چند روایتین حدیث اور فقہ کی جو اس امر کے مسنون ہونے مین واقع ہین بیان کی جائین تاکہ لوگ راہ راست پر آجائین۔ شیخ مجد الدین فیروز آبادی مصنف قاموس جو محدثین کے سردار ہین اپنی کتاب سفر السعادۃ مین جس مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ عبادتین اور عادتین جو صحیح حدیثون سے ثابت ہین فقہا کے مذاہب سے قطع نظر کر کے بیان کی ہین لکھا ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم التحیات مین بیٹھتے داہنا ہاتھ داہنی ران پر رکھتے اور ترپن کی گنتی کے طور پر تین انگلیان بند کرتے اور شہادت کی انگلی کو کلمہ اشہد ان لاالہ الا اللہ پر اٹھاتے اور ہلاتے انتہی اور اس کتاب کے شارح شیخ عبد الحقؒ فرماتے ہین کہ داہنی ہاتھ کی انگلیون کا بند کرنا صورت مذکورہ بالا پر اور انگشت شہادت سے اشارہ کرنا صحیح حدیثون مین واقع ہوا ہے اور جامع الاصول مین صحاح ستہ سے اس باب مین حدیثین وارد ہوئی ہین اور ائمہ حدیث اور فقہاء مجتہدین اور بہت سے صحابہ اور تابعین کا مذہب یہی ہے اور حق یہ ہے کہ امام اعظمؒ اور صاحبینؒ کا مذہب بھی یہی ہے متقدمین علمائے حنفیہ نے اسکی تصریح کی ہے مگر متاخرین مین کچھ خلاف واقع ہوا ہے شیخ کا کلام تمام ہوا۔ اور امام محمد نے موطا مین اور کتاب مشیخت مین اشارہ انگشت شہادت کا صریح بیان کیا ہے

اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث روایت کی ہے کہ آپ یہ اشارہ کرتے تھے بعد اسکے کہا کہ جو کچھ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کرتے تھے وہ ہمبھی کرتے ہین اور یہی قول امام ابوحنیفہ کا اور ہمارا ہے۔ اسیطرح نعمانی شارح ہدایہ نے کہا ہے اور شیخ
الاسلام نے نہایہ مین مبسوط سے بھی نقل کیا ہے اور شیخ ابوالمکارم نے شرح مختصر وقایہ مین مضمرات سے نقل کیا ہے کہ مجبوب
قول امام اعظمؒ اور امام محمدرحؒ کے یہ امر سنت ہے اور علامہ نجم الدین زاہدی نے نقل کیا ہے کہ ہمارے تینون امامون کی روایتین
متفق ہین اسپر کہ آمر سنت ہے اور اسی طرح بہت سے علمائے مدنی اور کوفی اس عقیدہ پر ہین اور معدن شرح کنز مین محیط
سے لکھا ہے کہ نماز کی سنتون مین سے ہے داہنے ہاتھ کی انگشت شہادت کا التحیات مین اُٹھانا نزدیک امام اعظم اور
محمد اور شافعی رحؒ کے اور یہی مروی ہے ابو یوسف اور مالک اور احمد بن حنبل وغیرہم سے اور اسی پر فتوی ہے کذا فی الدرر اور نقایہ کی
بعض شرحون مین مذکور ہے کہ ہمارے سب اصحاب سے مروی ہے کہ اُٹھانا انگشت شہادت کا سنت ہے اور تحفہ مین کہا کہ
مستحب ہے وہو الاصح اسیطرح بہت ہی روایتین ہین اختصار کے لئے انہین پر اکتفا کیا گیا ہے در خانہ اگر کس است حرفیش بس است
حاصل یہ کہ اسپر عمل کرنا ضرور ہے اللہ ہم سب کو اتباع رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی توفیق عنایت کرے اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم
کے فعل کو وقار کے خلاف کہنا کمال نادانی اور بے ادبی ہے اسلئے کہ اس قول کے موافق تو رکوع اور سجدہ مین بھی وقار اور سکون
کا خلاف لازم آتا ہے عین ادب و وقار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اتباع ہے کمال نفسانیت ہے کہ اتنی روایتون پر کہ قریب تواتر
کے ہین عمل نہ کرنا اور اُنکے مقابلہ مین دلیل عقلی لاکر اپنی سخن پروری کے لئے ایسی سنت کو ترک کرنا جسکے حق مین وارد ہے
کہ انگلی کا اُٹھانا شیطان پر بہ نسبت نیزہ وغیرہ مارنے کے زیادہ سخت ہے **فخر** دکیفیۃ الصَّلوٰۃ علی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَللّٰہُمَّ
صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاهِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ اَللّٰہُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی
اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاهِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ع اور طریق درود پڑھنے کا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم
پر یہ ہے یعنی بعد التحیات کے اللہم صل علی محمد الی آخرہ یا اللہ تو رحمت خاص بھیج حضرت محمد اور اُنکے تابعدارون پر جیسے
تو نے رحمت بھیجی حضرت ابراہیم پر اور حضرت ابراہیم کے تابعدارون پر تو تعریف کیا گیا بزرگ ہے الٰہی تو برکت اتار
محمد اور تابعین محمد پر جیسے برکت اُتاری ابراہیم اور تابعین ابراہیم پر تو تعریف کیا گیا بزرگ ہے یعنی اپنے کمال و بزرگی
کے موافق درود اور برکت بھیج نقل کیا اسکو صحاح سے ہین **ف** صلوٰۃ اصل مین استغفار اور دعا اور رحمت اور پیغمبر صلی اللہ
علیہ وسلم پر درود بھیجنے کے معنون مین ہے اور بعض نے کہا ہے کہ صلوٰۃ اللہ تعالی کی طرف سے بمعنی رحمت اور بندون کی طرف
سے دنیا و آخرت کی رحمت کا خدا سے اُسکے حبیب کے لئے مانگنا ہے اور اللہم صل علی محمد کے یہ معنی ہین کہ یا اللہ تو اُنکی تعظیم دنیا مین کر اسطرح کہ انکا ذکر بلند
اور اُنکا دین ظاہر اور اُنکی شریعت باقی رہے اور آخرت مین اُنکی تعظیم کر اسطرح کہ بہت سا ثواب دے اور امت کی شفاعت کیلئے مقام محمود مین
اُنکو قائم کر اور جمہور علما کی تحقیق کے نزدیک مختار یہ ہے کہ صلوٰۃ اور سلام خاص بانبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کا شعار ہے غیر کیلئے درست
نہین البتہ اُنکے ساتھ مین درست ہے مثلاً یون کہنا اللہم صل علی آل محمد و اصحاب محمد درست نہین اور حضرت کی بیعت

ابتداء منزل دوم روز جمعہ مہمات کے لئے

کے ساتھ مثلاً یون کہنا اللہم صل وسلم علی محمد وعلی آل محمد واصحاب محمد درست ہے اور صحاح مین لکھا ہے کہ لغت مین آل سے مراد
اہل اور عیال اور تابعدار ہوتے ہین اور ظاہر یہی کہ حدیث مین تابعدار مراد ہون اور بعض علما نے آل کی تفسیر اہل بیت سے کی ہے
اہل بیت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بنی ہاشم ہین جنپر صدقہ حرام ہے اور فخر رازی نے کہا ہے اولی یہ ہے کہ آپکے اہل بیت
اولاد اور ازواج ہون صلی اللہ علیہ وعلیہم وسلم اور برکت اُتار سے یہ غرض ہے کہ اپنی خیر اور نعمت زیادہ کر کہ برکت کے معنی زیادتی
کے ہین اور بعضون نے اُسکے معنے ہمیشگی اور لزوم کے لکھے ہین اور اس درود کے ذکر نے سے یہ اشارہ ہے کہ یہ درود
سب صیغون سے صحیح تر ہے تو طالب کو چاہیئے کہ اُسپر محافظت اور مداومت کر کے انوار اور اسرار حاصل کرے **فنها**
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى آلِ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ
مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى آلِ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ **خ م س** اور ایک صیغہ یہ ہے اللہم صل الخ یعنی یا اللہ رحمت خاص
بھیج حضرت محمد اور تابعین محمد پر جیسے تو نے رحمت بھیجی ابراہیم پر تو تعریف کیا گیا بزرگ ہے یا اللہ برکت اُتار محمد اور تابعین
محمد پر جیسے تو نے برکت اُتاری ابراہیم پر تو تعریف کیا گیا بزرگ ہے . نقل کیا اِس کو بخاری مسلم نسائی نے اِسمین دونون
جگہہ علی آل ابراہیم نہین ہے اور ایک صیغہ یہ ہے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ اَللّٰهُمَّ
بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى آلِ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ **خ س** یا اللہ رحمت خاص بھیج حضرت محمد اور انکے
تابعین پر جیسے تو نے رحمت بھیجی ابراہیم پر تو تعریف کیا گیا بزرگ ہے یا اللہ برکت اُتار حضرت محمد پر اور تابعین محمد پر جیسے تو نے
برکت اُتاری تابعین ابراہیم پر تو تعریف کیا گیا بزرگ ہے نقل کیا اِسکو بخاری نسائی نے **ف** آل ابراہیم مین لفظ آل کا
زائد ہے مقصود حضرت ابراہیم علیہ السلام ہین یا آل ابراہیم سے مراد اُنکی ذات اور اُنکے تابعین ہین جیسے کہ آیۂ ونجینا کم من آل
فرعون واغرقنا آل فرعون مین خود فرعون اور اُسکے تابع مراد ہے . فنها اور ایک صیغہ یہ ہے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى أَزْوَاجِهٖ وَ
ذُرِّيَّتِهٖ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى آلِ إِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى أَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى آلِ إِبْرَاهِيْمَ **خ م د س**
ق حب إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ **م** یا اللہ رحمت خاص بھیج حضرت محمد اور آپکی بیبیون اور آپکی اولاد پر جیسے تو نے رحمت
بھیجی ذات ابراہیم پر اور برکت اتار حضرت محمد اور آپکی بیبیون اور آپکی اولاد پر جیسے تو نے برکت اُتاری ذات ابراہیم پر نقل کیا
اِسکو بخاری مسلم ابوداود نسائی ابن ماجہ ابن حبان نے اور مسلم کی ایک روایت مین انک حمید مجید بھی زیادہ آیا ہے اور ایک صیغہ
یہ ہے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى آلِ إِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ
كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى آلِ إِبْرَاهِيْمَ **خ س ق** یا اللہ رحمت خاص بھیج حضرت محمد پر کہ تیرے بندے اور تیرے رسول
ہین جیسے تو نے رحمت بھیجی خود ابراہیم پر اور برکت اُتار محمد اور تابعین محمد پر جیسے تو نے برکت اُتاری خود ابراہیم پر
نقل کیا اِس کو بخاری نسائی ابن ماجہ نے ۔ اور ایک صیغہ یہ ہے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ
وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ وَآلِ إِبْرَاهِيْمَ **خ** یا اللہ رحمت خاص بھیج حضرت محمد

پر جیسے تونے رحمت بھیجی حضرت ابراہیم پر اور برکت اُتار محمد اور تابعین محمد پر جیسے تونے برکت اتاری ابراہیم اور تابعین ابراہیم
پر نقل کیا اسکو بخاری نے۔ اور ایک صیغہ یہ ہے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰى
مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ فِي الْعٰلَمِيْنَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ م د ت س ق یا اللہ رحمت خاص
بھیج محمد پر اور تابعین محمد پر جیسے تونے رحمت بھیجی ابراہیم پر اور برکت اُتار محمد پر اور تابعین محمد پر جیسے تونے برکت اتاری
ابراہیم پر جو پیغمبر ہین عالمون مین تو تعریف کیا گیا ہے بزرگ۔ نقل کیا اسکو مسلم ابوداود ترمذی نسائی نے **فقیر** کہتا ہے
کہ لفظ فی العالمین متعلق اظہر صیغہ امر محذوف کا ہے جسپر مضمون عبارت دلالت کرتا ہے معنی یہ ہین کہ صلوٰۃ و برکت محمد اور
اُنکی آل پہ عالمون مین ظاہر فرما جیسے یہ دونون چیزین تونے ابراہیم اور اُنکے تابعین پہ عالمون مین ظاہر کین کذا فی المرقاۃ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِ نِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ د س ایک صیغہ یہ ہے یا اللہ رحمت خاص بھیج محمد پہ جو پیغمبر اَن پڑھ
ہین اور تابعین محمد پر نقل کیا اسکو ابوداود اور نسائی نے اور ایک روایت مین نسائی نے یہ بھی اسمین زیادہ کیا ہے كَمَا صَلَّيْتَ
عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدِ نِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ س یعنی جیسے تونے رحمت بھیجی
ابراہیم پر اور برکت اُتار محمد نبی اُمّی پر جیسے تونے برکت اُتاری ابراہیم پر تو تعریف کیا گیا ہے بزرگ نقل کیا اسکو نسائی نے
ف اُمی اسکو کہتے ہین جو لکھ پڑھ نجانے۔ یہ لقب خاص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے جو توریت اور انجیل اور تمام کتب الٰہی مین
مذکور ہوا اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی فضیلت ہی کہ بدون لکھے پڑھی علم اولین وآخرین عنایت کیے گئے **فحز** اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى
مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ وَبَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ د ایک صیغہ یہ ہے یا اللہ رحمت خاص
بھیج محمد پہ اور برکت اُتار محمد پر اور تابعین محمد پر جیسے تونے رحمت بھیجی اور برکت اتاری ابراہیم پر تو تعریف کیا گیا ہے بزرگ نقل کیا
اسکو بزار نے اَقْبَلَ رَجُلٌ حَتّٰى جَلَسَ بَيْنَ يَدَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ عِنْدَهٗ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَمَّا
السَّلَامُ عَلَيْكَ فَقَدْ عَرَفْنَاهُ فَكَيْفَ نُصَلِّيْ عَلَيْكَ اِذَا نَحْنُ صَلَّيْنَا عَلَيْكَ فِيْ صَلٰوتِنَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ قَالَ
فَصَمَتَ حَتّٰى اَحْبَبْنَا اَنَّ الرَّجُلَ لَمْ يَسْاَلْهُ ثُمَّ قَالَ اِذَا صَلَّيْتُمْ عَلَيَّ فَقُوْلُوْا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِ نِ النَّبِيِّ
الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدِ نِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِ
مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ **حب مس** ایک آدمی آیا یہانتک کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم کے سامنے بیٹھا اور ہم گروہ صحابہ آپکی خدمت مین موجود تھے اُسنے عرض کیا کہ اے رسول خدا کے آپ پر سلام بھیجنا تو
ہمنے جان لیا یعنی سلام کی کیفیت اور اُسکے الفاظ آپکی تعلیم کی وجہ سے التحیات مین ہمکو معلوم ہین لیکن آپ پر درود کسطرح بھیجین
جب آپ پر درود بھیجنے کا ارادہ کرین اپنی نماز مین خدا کی رحمت ہو آپ پر ابو سعید راوی اس حدیث کے کہتے ہین کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم چپ رہے یعنی وحی کے انتظار مین یہانتک کہ ہمکو یہ اچھا معلوم ہوا کہ کاش یہ آدمی آپ سے کچھ نہ پوچھتا پھر
آپ نے فرمایا کہ جب تم مجھپر درود بھیجو یعنی خواہ نماز مین ہو یا غیر نماز مین تو یون کہا کرو اللّٰهم صل على محمد الخ یعنی یا اللہ رحمت خاص

بھیج محمد نبی اُن پڑھ پر اور تابعین محمد پر جیسے تو نے برکت اُتاری ابراہیم اور تابعان ابراہیم پر کہ تو تعریف کیا گیا ہے بزرگ نقل
کیا اِسکو ابن حبان حاکم احمد نے **ف** یعنی کلام اللہ مین جو اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے یا ایہا الذین آمنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما
یعنی اے ایمان والو محمد پر درود بھیجو اور سلام بھیجو تو اس آیۃ پر عمل کرنا ضرور ہے اور سلام کی کیفیت تو ہمکو معلوم ہے کہ التحیات
مین آپنے سکھا دیا کہ یون کہا کرو السلام علیک ایہا النبی مگر وہ وہ کسطرح بھیجا کرین جسکا ہمکو حکم ہے وہ آپ تعلیم فرمایئے اور یہ
جو راوی نے کہا کہ ہمکو اچھا معلوم ہوا الخ یعنی اسلیئے کہ ہمکو خوف ہوا کہ شاید اس شخص کا سوال آپ کو ناخوش معلوم ہوا کہ آپنے
سکوت کیا **فحز** مَنْ سَرَّہٗ اَنْ یَّکْتَالَ بِالْمِکْیَالِ الْاَوْفٰی اِذَا صَلّٰی عَلَیْنَا اَھْلَ الْبَیْتِ فَلْیَقُلْ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِنِ
النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَاَزْوَاجِہٖ اُمَّھَاتِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَذُرِّیَّتِہٖ وَاَھْلِ بَیْتِہٖ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ
د جسکو یہ اچھا معلوم ہو کہ ثواب کو پورے پیمانہ سے ناپ لے یعنی جسکو ثواب کامل لینا منظور ہو تو جب ہمپر کہ اہل بیت نبوت
ہین درود بھیجے تو چاہیئے کہ یہ درود پڑھے اللہم صل علی محمد النبی الامی الخ یعنی یا اللہ رحمت خاص بھیج محمد نبی اُمّی پر اور آپکی بیبیون پر کہ ایمان والون
کی مائین ہیں اور اُنکی آل اور اُنکی اولاد اور اُنکے اہل بیت پر جیسے تو نے رحمت بھیجی خود ابراہیم پر کہ تو تعریف کیا گیا ہے بزرگ نقل
کیا اِسکو ابو داؤد نے **ف** مائین ہین یعنی جیسے ماؤن کی بزرگی اور عزت کرنی لازم ہے اور اُنسے نکاح حرام ہے ویسی ہی آپکی
بیبیون کی توقیر اور عزت کرنی لازم تھی اور اُنسے نکاح کرنا حرام تھا اور لفظ اہل بیت خاص کے بعد عام ہے کہ غلام لونڈی تک اس
مین داخل ہین **ع** مَنْ صَلّٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّقَالَ اَللّٰھُمَّ اَنْزِلْہُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَکَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَجَبَتْ لَہٗ شَفَاعَتِیْ
رکا طس جو کوئی درود بھیجے محمد پر اور بعد درود کے یہ دعا پڑھے اللہم انزلہ سے یوم القیمۃ تک تو اُسکے لئے
میری شفاعت واجب ہو گئی. معنی دعا کے یہ ہین یا اللہ اُتار اُنکو اس مقام مین کہ تیرے نزدیک مقرب ہے یعنی مقام
محمود مین قیامت کے دن نقل کیا اسکو بزار نے اور طبرانی نے کبیر اور اوسط مین ثُمَّ لْیَتَخَیَّرْ مِنَ الدُّعَآءِ اَعْجَبَہٗ اِلَیْہِ
فَیَدْعُوْ **خ** پھر نمازی کو چاہیئے کہ جو دعا اُسکو زیادہ اچھی معلوم ہو اُسکو اختیار کرے اور اُسی سے دعا مانگے نقل کیا اِس کو
بخاری نے **ف** یعنی نماز کے قعدۂ اخیر مین درود کے بعد جو دعا اچھی معلوم ہو پڑھے مگر لوگوں کے کلام سے مشابہ نہو
اس سے یہ غرض ہے کہ ایسی دعا نہو جو کوئی آدمی دوسرے سے مانگ لیتا ہو مثلاً یون کہنا اللہم اتنی مالا او خبزا یعنے یا اللہ مجھکو
مال یا روٹی دے ایسی دعا کو امام اعظم کے مذہب مین نماز فاسد ہو جاتی ہے بلکہ بہتر یہی کہ وہ دعا پڑھے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہو
فحز وَلْیَسْتَعِذْ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ عَذَابِ جَھَنَّمَ وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ فِتْنَۃِ الْمَحْیَا وَالْمَمَاتِ وَمِنْ شَرِّ فِتْنَۃِ الْمَسِیْحِ
الدَّجَّالِ **م عہ حب** اور چاہیئے کہ پناہ مانگے یعنی اس طرح کہے اللہم انی اعوذ بک الخ یا اللہ
مین تیری پناہ مانگتا ہون دوزخ کے عذاب سے اور قبر کے عذاب سے اور زندگانی اور موت
کے فتنے سے اور کانے دجال کے فتنے کی برائی سے نقل کیا اسکو مسلم اور چارون نے اور ابن
حبان نے **ف** زندگی کا فتنہ راہ حق سے پھرنا اور صبر کا نہ ہونا اور راضی برضا نہ ہونا اور دنیا کی آفتون

مین گرفتار ہونا اور سب سے بڑھکر خاتمہ بخیر نہونا ہے اور موت کا فتنہ مرنے کے وقت شیطان کا وسوسہ ہے اور قبر کا عذاب
اور منکر نکیر کا سوال اور عذاب کی چیزون سے دہشت کا ہونا ہے اور دجال بعض شام کے جزیروں مین زنجیرون سے بندہا ہوا
ہے قیامت کے قریب نکلکر خدائی کا دعوی کریگا اور بہتون کے ایمان لیگا مسلمانون مین بڑا تہلکہ پڑیگا اُس کا قصہ بڑا
ہے انجام کار حضرت عیسی علیہ السلام اُسکو مارینگے نعوذ باللہ منہ فخر فقیر کہتا ہے کہ مسیح کے معنی ممسوح بمعنی مٹے ہوئے یعنی اُسکی
ایک آنکھ مٹی ہوئی ہوگی اور دجال مبالغہ ہے دجل کا جسکے معنی ہین خلط کرنا اور فریب دینا یعنی بڑا مکار کذا فی المجمع اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ
اَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِیْحِ الدَّجَّالِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْیَا وَالْمَمَاتِ
اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْمَاْثَمِ وَالْمَغْرَمِ خ م د س ایک صیغہ استعاذہ کا یہ ہے اللھم انی اعوذبک الخ
یعنی یا اللہ مین پناہ مانگتا ہون تیری قبر کے عذاب سے اور تیری پناہ مانگتا ہون کانے دجال کے فتنے سے اور تیری پناہ
مانگتا ہون ہون زندگی اور موت کے فتنے سے یا اللہ تیری پناہ مانگتا ہون گناہ سے اور قرض سے نقل کیا اسکو بخاری
مسلم ابوداود نسائی نے ف پناہ ایسے قرض سے مقصود ہے جو اللہ تعالی کی رضا کے خلاف مین مثلاً ہو ناچ رنگ و نامشروع چیزون
کیلئے قرض لے یا ایسے قرض سے پناہ ہے کہ جسکے ادا کی طاقت نہو اور جو قرض ضرورت کیلئے لیا جائے اور اُسکے ادا کی
طاقت بھی ہو تو وہ برا نہین نہ اُس سے پناہ مانگنا مقصود ہے فقط اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ
وَمَا اَعْلَنْتُ وَمَا اَسْرَفْتُ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّیْ اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ م د ت
س اور دعا منقول آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بعد درود کے یہ ہے اللھم اغفرلی الخ یعنی یا اللہ تو میرے وہ گناہ معاف کر جو مین نے
پہلے کئے اور پیچھے کئے اور جو پوشیدہ کئے اور جو ظاہر کئے اور جو کچھ مین نے فضول خرچی کی اور ایسے گناہ جنکو تو میری نسبت
زیادہ جاننے والا ہے توہی آگے کرنے والا ہے یعنی جسکو چاہے توفیق اور مدد اور قرب درگاہ مین بڑہا دے اور توہی پیچھے
ڈالنے والا ہے یعنی جسکو چاہے اپنے لطف سے پیچھے ہٹا دے کوئی معبود سوا تیرے نہین نقل کیا اسکو مسلم ابوداود ترمذی نسائی نے ف
پہلے پچھلے گناہ سے نئے پرانے گناہ مراد ہین یا پچھلے سے ایسے گناہ مراد ہین کہ ہنوز واقع نہین ہوئے تو مقصود یہ ہے کہ جب مجھسے وہ گناہ سرزد ہون تو معاف کر
کذا ذکر الفخر اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ ظُلْمًا كَثِیْرًا وَّلَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ فَاغْفِرْلِیْ مَغْفِرَةً مِّنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِیْ اِنَّكَ
اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ خ م ت س ق ایک دعائے ماثور یہ ہے اللھم انی ظلمت الخ یعنی یا اللہ مین نے اپنی جان
پر بہت سا ظلم کیا اور گناہون کو کوئی سوا تیرے نہین بخشتا تو تو مجھکو بخش اپنے پاس کی بخشش خاص سے یعنی محض اپنی رحمت
سے بخشدے بدون کسی چیز کے مداخلت کے اور مجھپر رحم کر کہ تو بخشنے والا مہربان ہے نقل کیا اسکو بخاری مسلم ترمذی نسائی
ابن ماجہ نے ف نووی نے کہا کہ مسلم کی بعض روایت میں کبیرًا بائے موحدہ سے آیا ہے تو بہتر یہ ہے کہ دعا کرنیوالا دونون
لفظون کو جمع کرے یعنی ظلما کبیرًا کثیرًا کہے کذا ذکر الفخر اور ملا علی قاری رح نے کہا ظاہر تر یہ ہے کہ کبھی کبیرًا بائے موحدہ سے کہے اور
کبھی کثیرًا ثائے مثلثہ سے اور مشکوۃ مین آیا ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رض نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھکو ایسی دعا سکھاؤ کہ

کہ مین اپنی نماز مین پڑہا کرون آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہی دعا سکھائی اللہم انی ظلمت نفسی الخ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ
یَااَللّٰہُ الْاَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِیْ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ اَنْ تَغْفِرَ لِیْ ذُنُوْبِیْ اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ
د س مس ایک دعائے ماثور یہ ہے اللہم انی اسالک الخ یا اللہ مین تجھ سے سوال کرتا ہون اے خدا یگانہ بے نیاز
جسنے نہ کسی کو جنا اور نہ کسی سے پیدا ہوا اور نہین ہے اُسکے جوڑ کا کوئی یہ مانگتا ہون کہ تو میرے لئے گناہ بخشے کہ تو بخشنے والا
مہربان ہے نقل کیا اُسکو ابوداود و نسائی حاکم نے اَللّٰھُمَّ حَاسِبْنِیْ حِسَابًا یَّسِیْرًا مس ایک صیغہ یہ ہے اللہم حاسبنی الخ
یعنی یا اللہ تو مجھسے حساب لینا آسان حساب یعنی قیامت کو نقل کیا اِسکو حاکم نے ف حدیث شریف مین آیا ہے
کہ آسان حساب یہ ہے کہ بندہ کو نامۂ اعمال دکہائین گے تاکہ اپنے عمل دیکھکر اپنے مجرم ہونیکا یقین کرے پھر اللہ تعالے
اُس سے درگذر کریگا اور مواخذہ نفرماویگا کذا ذکر الفح اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ
الْقَبْرِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِیْحِ الدَّجَّالِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْیَا وَالْمَمَاتِ مر یہ صیغہ استعاذہ کا ہے کچھ
تقدیم تاخیر کے ساتھ پیشتر گذر چکا اور اسکے معنی بھی بیان ہو چکے اسکو مسلم نے نقل کیا ہے وَلْیَقُلْ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ
مِنَ الْخَیْرِ کُلِّہٖ مَا عَلِمْتُ مِنْہُ وَمَا لَمْ اَعْلَمْ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ مِنْ خَیْرِ مَا سَأَلَكَ بِہٖ عِبَادُكَ الصَّالِحُوْنَ
وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا اسْتَعَاذَ مِنْہُ عِبَادُكَ الصَّالِحُوْنَ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً
وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ رَبَّنَا وَاٰتِنَا مَا وَعَدْتَّنَا عَلٰی رُسُلِكَ وَلَا تُخْزِنَا یَوْمَ الْقِیٰمَةِ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَادَ
مو مص اور چاہیئے کہ یہ دعا پڑھے اللہم انی اسالک الخ یا اللہ مین تجھسے وہ ساری بھلائیان مانگتا ہون جنکو مین جانتا
ہون اور جسقدر میں نہین جانتا یا اللہ مین تجھسے مانگتا ہون اُس چیز کی بڑائی کہ تجھ سے تیری نیکبخت بندون نے یعنی انبیا اور اولیائے
مانگی ہو اور تیری پناہ مانگتا ہون اُس چیز کی برائی سے جس سے تیرے اچھے بندون نے پناہ مانگی ہو اے ہمارے پروردگار ہم ایمان لائے
تو ہملے لئے ہمارے گناہ بخشدے اور ہمکو آتش دوزخ کے عذاب سے محفوظ رکھ اے ہمارے پروردگار اور ہمکو وہ چیز عنایت کر جسکا
تونے وعدہ اپنے پیغمبرون کی زبان سے کیا ہی اور ہمکو قیامت کے دن رسوا مت کر تو اپنے وعدہ کو خلاف نہین کرتا نقل کیا اس کو
موقوفا ابن ابی شیبہ نے یعنی یہ قول حضرت ابن مسعودؓ کا ہے ف دنیا کی بھلائی یہ چیزین ہین طاعت اور عبادت کی
توفیق اور اُسپر مستقیم رہنا اور چین اور تندرستی اور آخرت کی بھلائی کی یہ باتیں ہین ثواب کا ملنا اللہ تعالی کا راضی ہونا حساب
کی آسانی جنت مین جانا خدا کا دیدار ہونا اس آیت کی تفسیر مین تین سو قول علما کے ہین اختصار کیلئے اسیقدر پر
کفایت کیا اور آتش دوزخ کے عذاب سے محفوظ رکھ یعنی ایسے گناہون سے کہ دوزخ مین جانیکے سبب ہون بچاوے ۔ یہ دعا یعنی
پہلا ربنا سب دین و دنیا کے مطالب کا جامع ہے اکثر اوقات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا یہی آیت تھی اور حضرت انس رض
سے منقول ہے کہ کسی نے اُنسے دعا کا سوال کیا اُنہون نے یہی آیت پڑھی پھر دعا کی طلب میں لوگوں نے
مبالغہ کیا تو آپنے کہا اور کیا چاہتے ہو دنیا اور آخرت کی بھلائی تو مانگ چکا اور یہ جو کہا کہ ہمکو رسوا مت کر یعنی بموجب

اس آیۂ کریمہ کے یوم لایخزی اللہ النبی والذین آمنوا معہ یعنی اُسدن کہ اللہ تعالیٰ خوار کریگا پیغمبر اور اُن لوگون کو جو اُسکے ساتھ ایمان لائے کذا ذکر الفخر سَیِّدُ الاِسْتِغْفَارِ اَنْ یَقُوْلَ الرَّجُلُ اِذَا جَلَسَ فِیْ صَلٰوتِہٖ اَللّٰھُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَنِیْ وَاَنَا عَبْدُكَ وَاَنَا عَلٰی عَھْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ اَبُوْءُ بِنِعْمَتِكَ عَلَیَّ وَاَبُوْءُ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْ لِیْ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ ر سید الاستغفار یعنی استغفار کے صیغون کا سردار یہ ہے کہ جب آدمی اپنی نماز مین بیٹھے یعنی بعد التحیات اور درود کے یہ الفاظ کہے اللھم انت ربی الخ یعنی یا اللہ تو میرا پروردگار ہے کوئی معبود سوا تیرے نہین تو نے مجھکو پیدا کیا اور مین تیرا بندہ ہون اور مین تیرے عہد اور وعدہ پر اپنی طاقت بھر قائم ہون مین تیری پناہ مانگتا ہون اپنے عمل کی بُرائی سے مین اقرار کرتا ہون تیری نعمت کا جو مجھپر ہے اور اپنے گناہ کا معترف ہون تو مجھکو بخشدے کہ گناہونکو نہین بخشتا کوئی سوا تیرے نقل کیا اسکو بزار نے ف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے قعدۂ اخیرہ مین یہ دعا پڑھتے تھے اللھم انی اسألک الثبات فی الامر والعزیمۃ علی الرشد واسألک شکر نعمتک وحسن عبادتک واسألک قلبا سلیما ولسانا صادقا واسألک من خیر ما تعلم واعوذ بک من شر ما تعلم واستغفرک لما تعلم کذا فی المشکوٰۃ یعنی یا اللہ مین تجھسے سوال کرتا ہون امر دین مین ثابت رہنے کو اور بھلائی پر قصد کرنیکو اور تجھسے مانگتا ہون تیری نعمت کا شکر اور تیری عبادت کی خوبی اور تجھسے مانگتا ہون دل سلیم یعنی جو عقائد باطلہ اور نفسانی خواہشوں سے پاک ہو اور تجھسے مانگتا ہون سچی زبان اور تجھسے مانگتا ہون اس چیز کی بھلائی جسکو تو ※ جانتا ہے و اِذَا سَلَّمَ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْكَ لَہٗ لَہُ الْمُلْكُ وَلَہُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ بِیَدِہِ الْخَیْرُ وَھُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ اَللّٰھُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَیْتَ وَلَا مُعْطِیَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا یَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ خ م د س ر ط ی اور جب نماز سے سلام پھیرے تو یہ دعا پڑھے لا الہ الا اللہ الخ یعنی کوئی معبود نہین سوا اللہ کے وہ اکیلا ہے کوئی اُسکا شریک نہین اُسیکے لئے بادشاہت اور اُسیکے لئے سب تعریف ہے جلاتا ہے اور مارتا ہے اُسیکے قبضہ مین بھلائی ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے الٰہی کوئی روکنے والا نہین جس چیز کو تو عنایت کرے اور کوئی دینے والا نہین جس چیز کو تو روک رکھے اور فائدہ نہین دیتی تیرے عذاب سے دولتمند کو اُسکی دولتمندی نقل کیا اسکو بخاری مسلم ابو داؤد نسائی بزار طبرانی ابن سنی نے ف بزار اور طبرانی کی روایت مین جملہ یحیی ویمیت زائد ہے اور ابن سنی کی روایت مین یہ بھی ہے اور بیدہ الخیر بھی ہے اسلیئے اُنکی رموز اوپر لکھنی چاہئین ع اور ایک روایت مین لا مانع سے لیکر آخر تک نہین آیا اُس مین فقط اسقدر ہے اَوْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْكَ لَہٗ لَہُ الْمُلْكُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ خ س یعنی خواہ لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شیٔ قدیر تین بار پڑھے نقل کیا اس کو بخاری نسائی نے اَوْ مَرَّۃً وَّبَعْدَہٗ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَلَا نَعْبُدُ اِلَّآ اِیَّاہُ لَہُ النِّعْمَۃُ وَلَہُ الْفَضْلُ وَلَہُ الثَّنَآءُ الْحَسَنُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُخْلِصِیْنَ لَہُ الدِّیْنَ وَلَوْ كَرِہَ الْكٰفِرُوْنَ م د س مص یا ایک بار ہی کلمہ پڑھے اور اسکے بعد یہ پڑھے

※ جانتا ہے اور تیری پناہ مانگتا ہوں اس چیز کی برائی سے جسکو تو جانتا ہے اور تجھسے بخشش چاہتا ہوں ان گناہوں کی جنکو تو

لاحول ولاقوۃ الخ یعنی گناہونسے پھرنااور قوت عبادت کی نہین مگر اللہ کی مدد سے کوئی معبود نہین سوا اللہ کے اور ہم کسیکی عبادت نہین کرتے سوا اُسکے اُسیکی کے لئے ہے النعام یعنی نعمت دنیا اور احسان کرنا اُسیکی درگاہ سے ہے اور اُسیکے لئے ہے فضل یعنی احسان کی زیادتی نعمت کے عطا کرنے مین اُسکو لائق ہے اور اُسیکے لئے ہے اچھی تعریف ہم یہ کہتے ہین کہ کوئی معبود نہین سوا اللہ کے اُس حالت مین کہ ہم اُسیکے لئے دین کو خالص کرنیوالے ہین یعنی اپنی طاعت کو شرک وریا سے پاک کرنیوالے ہین اگرچہ بُرا جانین کافر یعنی ہمارے اخلاص کے دیکھنے کو۔ نقل کیا اسکو مسلم ابوداؤد ونسائی ابن ابی شیبہ نے اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْکَ السَّلَامُ تَبَارَکْتَ یَاذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ م ہ ط ی لفظ استغفر اللہ تین بار پڑھے پھر یہ دعا پڑھے اللھم انت السلام الخ یا اللہ تو سالم ہے سب عیبون سے اور تجھسے ہے ہماری سلامتی یعنی سب آفتون اور ظاہری اور باطنی بلاؤن سے تو برکت والا ہے اے بزرگی اور بخشش والے نقل کیا اسکو مسلم اور چارون نے اور طبرانی اور ابن سنی نے ف بعض روایت مین آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تین بار یہ پڑھتے تھے استغفر اللہ الذی لاالٰہ الااللہ الحی القیوم واتوب الیہ اور یاذالجلال مین لفظ یا مسلم اور طبرانی اور ابن سنی کی روایت مین آیا ہے اوروں کی روایت مین نہین اور بعض شخص جو دعا مین بعد منک السلام کے والیک یرجع السلام حیینا ربنا بالسلام وادخلنا ربنا دار السلام اور بعد تبارکت کے ربنا وتعالیت زیادہ پڑھتے ہین اس زیادتی کی کچھ اصل صحیح نہین پائی جاتی کذا ذکر العلی۔ الفجر سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ لِیَکُوْنَ مِنْھُنَّ کُلُّھُنَّ ثَلٰثًا وَّثَلٰثِیْنَ خ م س یہ دعا پڑھے سبحان اللہ والحمد للہ واللہ اکبر اسقدر کہ ان کلمات مین سے ہر ایک تینتیس بار ہو جاوے نقل کیا اسکو بخاری مسلم نسائی نے ف یعنی ان تینون کلمات کو اتنا پڑھے کہ سب تینتیس ہون تو ظاہر یہ ہے کہ تینون کو ملا کر تینتیس بار پڑھے تاکہ ہر ایک تینتیس بار ہو جاوے جیسے اور تمام روایتون مین علیحدہ علیحدہ پڑھنا منقول ہے اور یہی افضل ہے اور مشائخ کا عمل بھی اسی پر ہے یا ہر ایک کو جُدا گانہ تینتیس بار پڑھے یہ بھی ہو سکتا ہے کہ معنی یہ ہون کہ ہر ایک کو گیارہ گیارہ بار پڑھے تاکہ سب ملکر تینتیس بار ہو جاوین کذا ذکر الفجر۔ حدیث شریف مین آیا ہے کہ فقراء مہاجرین رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین آئے اور عرض کیا کہ مال والے بڑے درجون اور آسائش دائمی کو پہونچگئے آپنے فرمایا کس سبب سے تو فقرا نے عرض کیا کہ اس وجہ سے کہ وہ نماز پڑھتے ہین جیسے ہم پڑھتے ہین اور روزے رکھتے ہین جیسے ہم رکھتے ہین اور خیرات کرتے ہین یہ ہمسے نہین ہو سکتی آپنے فرمایا کہ مین تم کو ایسی چیز نہ بتلادون جسکے سبب سے تمکو درجہ پہلے مسلمان ہونیوالے کا ملے اور تم بڑھ جاؤ اُس شخص سے کہ تمہارے بعد ہو اور تمسے افضل کوئی نہ ہو بجز اُس شخص کے کہ وہ عمل کرے جو تم کرتے ہو اُنہوں نے عرض کیا کہ آپ ہم کو بتادین یا رسول اللہ آپنے فرمایا کہ سبحان اللہ اور الحمد للہ اور اللہ اکبر ہر نماز فرض کے بعد تینتیس تینتیس بار پڑھا کرو اسکے بعد فقرا پھر آئے اور عرض کیا کہ ہمارے بھائی مالدارون نے بھی سنا جو کچھ ہم پڑھتے تھے تو اُنہون نے بھی اسکو پڑھنا اختیار کیا آپ نے فرمایا کہ یہ اللہ کا فضل ہے جسکو چاہتا ہے عنایت کرتا ہے کذا فی المشکوٰۃ اِحْدٰی عَشْرَۃَ وَاِحْدٰی عَشْرَۃَ وَاِحْدٰی عَشْرَۃَ فَذٰلِکَ کُلُّہٗ ثَلٰثٌ وَّثَلٰثُوْنَ م اس روایت مین یون آیا ہے کہ گیارہ بار سبحان اللہ اور گیارہ بار

الحمد للہ اور گیارہ بار اللہ اکبر پڑھے یہ سب تینتیس ۳۳ بار ہوئے نقل کیا اسکو مسلم نے اَوْ عَشْرًا عَشْرًا عَشْرًا خ یا دس بار سبحان اللہ
اور دس بار الحمد للہ اور دس بار اللہ اکبر پڑھے نقل کیا اسکو بخاری نے مَنْ سَبَّحَ اللّٰہَ دُبُرَ کُلِّ صَلٰوۃٍ ثَلٰثًا وَّ ثَلٰثِیْنَ
وَحَمِدَ اللّٰہَ ثَلٰثًا وَّ ثَلٰثِیْنَ وَکَبَّرَ اللّٰہَ ثَلٰثًا وَّ ثَلٰثِیْنَ ثُمَّ قَالَ تَمَامُ الْمِائَۃِ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ
وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ غُفِرَتْ خَطَایَاہُ وَاِنْ کَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ م د س جو کوئی پیچھے ہر نماز
فرض کے تینتیس ۳۳ بار سبحان اللہ پڑھے اور تینتیس ۳۳ بار الحمد للہ اور تینتیس بار اللہ اکبر پھر سو کے پورے ہونیکے لئے یہ الفاظ کہے لآ الٰہ الا اللہ سے
کل شیئ قدیر تک تو اُسکے گناہ بخشے جاتے ہین اگرچہ سمندر کے جھاگ کے برابر یعنی بہت ہون نقل کیا اسکو مسلم ابو داود و نسائی نے مُعَقِّبَاتٌ
لَا یَخِیْبُ قَآئِلُھُنَّ اَوْ فَاعِلُھُنَّ دُبُرَ کُلِّ صَلٰوۃٍ مَّکْتُوْبَۃٍ ثَلٰثٌ وَّ ثَلٰثُوْنَ تَسْبِیْحَۃً وَّ ثَلٰثٌ وَّ ثَلٰثُوْنَ تَحْمِیْدَۃً وَّ اَرْبَعٌ وَّ ثَلٰثُوْنَ
تَکْبِیْرَۃً م ت س چند کلمے ہیں پیچھے آنیوالے ہین یعنی نماز کے بعد پڑھے جاتے ہین کہ محروم نہین ہوتا اُنکا کہنے والا یا فرمایا
اُنکا کرنے والا یعنے اچھے ثواب کے پانے سے ہر نماز فرض کے بعد اور وہ کلمات یہ ہین تینتیس بار سبحان اللہ پڑھنا اور تینتیس بار
الحمد للہ اور چونتیس بار اللہ اکبر نقل کیا اس کو مسلم ترمذی نسائی نے مَنْ سَبَّحَ دُبُرَ کُلِّ صَلٰوۃٍ مَّکْتُوْبَۃٍ مِائَۃً وَّ کَبَّرَ مِائَۃً وَّ
ھَلَّلَ مِائَۃً وَحَمِدَ مِائَۃً غُفِرَ لَہٗ ذُنُوْبُہٗ وَاِنْ کَانَتْ اَکْثَرَ مِنْ زَبَدِ الْبَحْرِ س جو کوئی ہر نماز فرض کے بعد سو
بار سبحان اللہ پڑھے اور سو بار اللہ اکبر اور سو بار لآ الٰہ الا اللہ اور سو بار الحمد للہ تو بخشے جاتے ہین اُس کے لئے اُسکے گناہ اگرچہ سمندر
کے جھاگ سے زیادہ ہون نقل کیا اسکو نسائی نے اَوْ مِنْ کُلٍّ خَمْسًا وَّ عِشْرِیْنَ س حب مس یا چارون کلمات
مین سے ہر ایک کو پچیس بار پڑھے نقل کیا اسکو نسائی ابن حبان حاکم نے ف یعنی ایک روایت میں یون آیا ہے کہ پچیس
بار سبحان اللہ پڑھے اور پچیس بار الحمد للہ اور پچیس بار لآ الٰہ الا اللہ اور پچیس بار اللہ اکبر یہ سب ملکر سو ہون اَوْ مِنْ کُلٍّ مِّنَ التَّسْبِیْحِ
وَالتَّحْمِیْدِ ثَلٰثًا وَّ ثَلٰثِیْنَ وَالتَّکْبِیْرِ اَرْبَعًا وَّ ثَلٰثِیْنَ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ عَشْرَ مَرَّاتٍ ت س یا سبحان اللہ
اور الحمد للہ تینتیس ۳۳ تینتیس بار اور اللہ اکبر چونتیس ۳۴ بار اور لآ الٰہ الا اللہ دس بار نقل کیا اسکو ترمذی نسائی نے ف یعنی اس روایت مین
سبحان اللہ اور الحمد للہ اور اللہ اکبر تینتیس بار اور لآ الٰہ الا اللہ دس بار آیا ہے اَوْ مِنْ کُلٍّ مِّنَ التَّسْبِیْحِ وَالتَّحْمِیْدِ وَالتَّکْبِیْرِ مِائَۃً مِائَۃً
مَعَ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ لَوْ کَانَتْ خَطَایَاہُ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ
لَمَحَتْہَا آ یا ہر ایک سبحان اللہ اور الحمد للہ اور اللہ اکبر کو سو سو بار پڑھے اِن کلمات کے ساتھ لآ الٰہ الا اللہ وحدہ
لا شریک لہ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ تو اگر پڑھنے والے کے گناہ سمندر کے جھاگ کی مانند ہون گے تو
بیشک یہ کلمات اُن گناہون کو مٹا دین گے نقل کیا اسکو احمد نے ف مع لآ الٰہ الا اللہ حال ہے یعنی
کلمات کے شمار تین سو ۳۰۰ ایسی حالت مین ہو کہ لآ الٰہ الا اللہ الخ کے ہمراہ ہو تو یہ کلمہ ایک بار ہوگا اور وہ تینون
الفاظ تین سو بار یا یہ مقصود ہے کہ ہر سیکڑے کے ساتھ کلمہ ملا تا جائے اس صورت مین یہ کلمہ تین بار
ہوگا فحنا وَاٰیَۃُ الْکُرْسِیِّ دُبُرَ کُلِّ صَلٰوۃٍ مَّکْتُوْبَۃٍ لَمْ یَمْنَعْہُ مِنْ دُخُوْلِ الْجَنَّۃِ ۔ لا

اَنْ یَمُوْتَ سَ حِبَ یٰ گَانَ فِیْ ذِمَّۃِ اللّٰہِ اِلَی الصَّلٰوۃِ الْاُخْرٰی ط اور آیۃ الکرسی کا پڑھنا ہر نماز فرض کے بعد پڑھنے والیکے
بہشت میں داخل ہونیسے مانع نہیں ہے بجز اس بات کے کہ مرے نقل کیا اسکو نسائی ابن حبان ابن سنی نے اور ایک روایت
میں جائے لفظ یمنعہ آخر تک کے یون آیا ہے کہ وہ شخص خدا کی حفاظت میں رہیگا دوسری نماز تک نقل کیا اسکو طبرانی نے
ف بجز اس بات کے کہ مرے اسکا یہ مطلب کہ جب وہ شخص مریگا اور موت بیچ مین سے اُٹھ جائیگی فی الحال بہشت
میں داخل ہوگا کہ قبر اُس کی باغ ہے جنت کے باغوں میں سے یا یہ معنی ہین کہ اگر موت بیچ مین نہ ہوتی تو اُسیوقت
بہشت مین واخل ہوتا چونکہ موت حائل ہے اسلئے موت کے بعد داخل ہوگا کذا ذکر الفخر وَلْیَقْرَاءِ الْمُعَوِّذَتَیْنِ دُبُرَ کُلِّ صَلٰوۃٍ
ت د س حب مُسْ ی اور چاہئیے کہ پڑھے ہر نماز فرض کے پیچھے قُلْ اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس
نقل کیا اسکو ترمذی ابو داؤد نسائی ابن حبان حاکم ابن سنی نے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْجُبْنِ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ اَنْ اُرَدَّ اِلٰی
اَرْذَلِ الْعُمُرِ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ فِتْنَۃِ الدُّنْیَا وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ خ ت س اور یہ علیھی بعد سلام کے آئی ہے
اللّٰھم انی اعوذ بک الخ یا اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہون نامردی سے اور تیری پناہ مانگتا ہون کہ زیادہ خوار عمر پر پھیرا جاؤن اور تیری
پناہ مانگتا ہون دنیا کے فتنے سے اور تیری پناہ مانگتا ہون قبر کے عذاب سے نقل کیا اسکو بخاری ترمذی نسائی نے ف نامردی
سے وہ نامردی مراد ہے جو دشمن کی لڑائی سے جہاد مین باز رکھے خواہ ظاہر کا دشمن ہو یا باطن کا مثلاً کافر اور نفس اور شیطان اور نامردی
امر بالمعروف اور نہی عن المنکر اور توکل سے جو اسی جنس کی ہے اور عمر کی خواری سے یہ غرض ہے کہ حواس باقی نہ رہین اور اعضا عبادت سے
دل جمعی وغیرہ رَبِّ قِنِیْ عَذَابَکَ یَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَکَ ع و م عہ ایک دعا یہ بھی رب قنی الخ یعنی اے میرے پروردگار
تو مجھکو اپنے عذاب سے محفوظ رکھ اُس دن مین کہ تو اُٹھاوے یا فرمایا جمع کرے اپنے بندون کو یعنی قیامت کے دن مین نقل کیا
اسکو ابو عوانہ مسلم اور چاروں نے تغیر ہے کہ تبیین مین ہے کہ یہان حاشیہ مین لفظ او تجمع جسپر رمز م عہ ہے لکھا ہے
مگر مصنف نے الفاظ ابو عوانہ کے اختیار کیئے اور مسلم وغیرہ کے چھوڑ دیئے اسکی کوئی وجہ خاص معلوم نہین ہوئی کیونکہ بعث اور
جمع معنون مین متفاوت ہین اگرچہ مآل اور اعتبار کی راہ سے ایک ہین انتہی اور مترجم نے شیخ فخرالدین سے منہیہ مین نقل
کیا ہے کہ حنفی نے لکھا ہے کہ لفظ او شک راوی کا ہے یا تنویع کے لئے ہے کہ پڑھنے والا کبھی یون پڑھے کبھی یون واللہ اعلم
اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ وَارْحَمْنِیْ وَاھْدِنِیْ وَارْزُقْنِیْ عو ا ب دعا یہ ہے اللھم اغفرلی الخ یعنی یا اللہ تو مجھکو بخش اور مجھپر رحم
کر اور مجھکو سیدھی راہ دکھا اور اُسپر مستقیم رکھ اور مجھکو روزی دے یعنی حلال طیب نقل کیا اسکو ابو عوانہ نے اَللّٰھُمَّ رَبَّ
جِبْرَئِیْلَ وَمِیْکَائِیْلَ وَاِسْرَافِیْلَ اَعِذْنِیْ مِنْ حَرِّ النَّارِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ ط س ایک دعا یہ ہے اللھم رب جبرئیل
الخ یعنی یا رب جبرئیل اور میکائیل اور اسرافیل کے پروردگار مجھکو آتش دوزخ کی گرمی اور عذاب قبر سے محفوظ رکھ نقل
کیا اسکو طبرانی نے اوسط مین اور ایک دعا یہ ہے اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا
اَعْلَنْتُ وَمَا اَسْرَفْتُ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِہٖ مِنِّیْ اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ د م

ت حب یا اللہ تو بخش میرے وہ گناہ جو مین نے پہلے کئے اور جو پیچھے کئے یعنی اگلے پچھلے سب گناہ معاف کر اور جو مین نے
پوشیدہ کئے اور جو ظاہر کئے اور جو مین نے فضول خرچی کی اور وہ گناہ جنکو تو میری نسبت زیادہ جاننے والا ہے تو ہی ہے بڑھانے والا
یعنی مومنون کا رتبہ اور تو ہی ہے پیچھے ڈالنے والا یعنی رتبہ مین کافرون کو کوئی معبود نہین سوا تیرے نقل کیا اسکو ابو داؤد مسلم ترمذی
ابن حبان نے **فقیر** کہتا ہے کہ ما اسرفت کے معنے مترجم نے لکھے ہین کہ جو مین نے فضول خرچی کی اور مقصود اس سے یہ ہے کہ مین
نے اپنے نفس پر زیادتی کی گناہون کے ارتکاب سے یا لوگون کے حقوق دبانے سے اس صورت مین یہ لفظ تعمیم بعد تخصیص ہے کذا فی الحرز
اَللّٰھُمَّ اَعِنِّیْ عَلٰی ذِکْرِكَ وَشُکْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ **د س حب مس ی** ایک دعا یہ ہے اللہم اعنی الخ یا اللہ تو میری
مدد کر اپنے ذکر اور اپنے شکر اور اپنی حسن عبادت پر یعنی یہ چیزیں بہت کیا کرون نقل کیا اسکو ابو داؤد نسائی ابن حبان حاکم ابن سنی نے
ف حسن عبادت سے یہ مراد ہے کہ عبادت کے ارکان پورے ادا ہون اور عاجزی اور فروتنی حاصل ہو معاذ بن جبل رض نقل کرتے ہین
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑ کر فرمایا کہ مین تمکو دوست رکھتا ہون مین نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ مین بھی آپکو دوست
رکھتا ہون آپنے فرمایا کہ اس دعا کا پڑھنا ہر نماز کے پیچھے مت چھوڑنا پھر آپ نے رب اعنی علی ذکرک الخ پڑھی کذا فی المشکوٰۃ
اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا وَرَبَّ کُلِّ شَیْءٍ اَنَا شَھِیْدٌ اَنَّكَ الرَّبُّ وَحْدَكَ لَا شَرِیْكَ لَكَ اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا وَرَبَّ کُلِّ شَیْءٍ اَنَا شَھِیْدٌ
اَنَّ مُحَمَّدًا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا وَرَبَّ کُلِّ شَیْءٍ اَنَا شَھِیْدٌ اَنَّ الْعِبَادَ
کُلَّھُمْ اِخْوَۃٌ اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا وَرَبَّ کُلِّ شَیْءٍ اِجْعَلْنِیْ مُخْلِصًا لَّكَ وَاَھْلِیْ فِیْ کُلِّ سَاعَۃٍ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ
ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ اِسْمَعْ وَاسْتَجِبْ اَللّٰہُ اَکْبَرُ حَسْبِیَ اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ الْاَکْبَرُ **س د ی**
ایک دعا یہ ہے اللہم ربنا الخ یعنی یا اللہ ہمارے اور ہر چیز کے پروردگار مین گواہی دیتا ہون کہ تو پروردگار یگانہ ہے
کوئی تیرا شریک نہین یا اللہ ہمارے اور ہر چیز کے پروردگار مین گواہی دیتا ہون کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم تیرے بندے اور رسول
ہین یا اللہ ہمارے اور ہر چیز کے پروردگار مین گواہی دیتا ہون کہ مسلمان بندے سب آپسمین بھائی ہین یعنی دین مین شریک ہین
نسبون کا اعتبار جیسا جاہلیت مین تھا نہین رہا یا اللہ ہمارے اور ہر چیز کے پروردگار مجھکو اور میرے اہل کو ہر ساعت مین اپنا
مخلص کر دنیا اور آخرت کے امور مین اے بزرگی اور بخشش والے سن یعنی میری ثنا اپنی خوشی اور رضامندی سے سن اور میری
دعا قبول کر خدا تعالے بہت بڑا ہے بزرگ مجھکو اللہ کافی ہے اور اچھا کارساز ہے یعنی جو کوئی اس کے کرم پر اعتماد
کرے اسکی مہمات کو کفایت کرے خدا تعالیٰ بہت بڑا ہے بزرگ. نقل کیا اسکو نسائی ابو داؤد ابن سنی نے **ف** ہر ساعت
امور دنیا اور آخرت مین اس سے یہ مراد ہے کہ کوئی ساعت تیری طاعت سے خالی نہ ہو خواہ وہ ساعت امور دنیا مین مصروف
ہو یا امر آخرت مین ہر حالت میں اخلاص اور تیری طاعت سے نہ مین خالی رہون نہ میرے گھر والے کذا ذکرہ الفخر **فقیر** کہتا ہے
کہ لفظ الاکبر مین لام تعریف اور حرکت رفع کی ہے تاکید کے لئے مکرر آیا ہے اسمین یہ اشارہ ہے کہ یہ لفظ خواہ معرفہ ہو یا
نکرہ خدا ہی کے لئے شایاں ہے اور ایک صحیح نسخہ مین اکبر کے ساتھ مروی ہے اس بنا پر کہ مقصود اکبر الاکبر سے یہ ہے

کہ خدا ہر اکبر سے بدتر ہے اس صورت مین اسکا لام جنس کیلئے ہے کذا فی الحرز اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْکُفْرِ وَالْفَقْرِ وَعَذَابِ
الْقَبْرِ س مس مض ی ایک دعا یہ ہے اللہم انی اعوذ بک الخ یا اللہ مین تیری پناہ مانگتا ہون کفر سے اور محتاجی
اور قبر کے عذاب سے نقل کیا اسکو نسائی حاکم ابن ابی شیبہ ابن سنی نے اَللّٰھُمَّ اَصْلِحْ لِی دِیْنِیَ الَّذِی جَعَلْتَہٗ عِصْمَۃَ اَمْرِی
وَاَصْلِحْ لِی دُنْیَایَ الَّتِی جَعَلْتَ فِیْھَا مَعَاشِی اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَعُوْذُ بِکَ بِرِضَاکَ مِنْ سَخَطِکَ وَاَعُوْذُ بِعَفْوِکَ مِنْ نِقْمَتِکَ
وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْکَ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَیْتَ وَلَا مُعْطِیَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا رَادَّ لِمَا قَضَیْتَ وَلَا یَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ
مِنْکَ الْجَدُّ س حب ایک دعا یہ ہے اللہم اصلح لی یعنی یا اللہ درست کر میرا دین جسکو تو نے میرے معاملہ کی حفاظت
کا سبب کیا ہے اور درست کر میری دنیا جسمین تو نے میری زندگانی ٹھیرائی ہے یا اللہ مین تیری پناہ مانگتا ہون تیری خوشنودی
کی تیرے غضب سے اور پناہ مانگتا ہون تیرے معاف کرنیکی تیرے انتقام سے اور پناہ مانگتا ہون تیری صفت جمالی کی تیری
صفت جلالی سے کوئی منع کرنیوالا نہین جس چیز کو تو عنایت کرے اور کوئی دینے والا نہین جس چیز کو تو منع کرے اور کوئی
ٹالنے والا نہین جس چیز کو تو حکم کرے اور دولتمند کو تیرے عذاب سے اُسکی دولت مندی مفید نہین نقل کیا اسکو نسائی
ابن حبان نے ف دین کو معاملہ کی حفاظت کا سبب اسلئے کہا کہ دین سب چیزون کا نگہبان ہے جیسے آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا جسکا حاصل یہ ہے کہ مجھکو حکم آلہی ہوا ہے کہ کافرون سے لڑون یہانتک کہ وہ اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور میری
رسالت کی گواہی دیں اور نماز پڑھین اور زکوٰۃ دین اور جب وہ یہ باتین کرین یعنی مسلمان ہو جائین تو اپنا خون اور مال مجھ سے
محفوظ کرینگے مگر اسلام کے حق کی وجہ سے یعنی اگر کوئی تقصیر اسلام مین اُنسے ہو جاویگی تو اُسکی سزا اُنکو دونگا اور اُنکا حساب اللہ تعالیٰ
پر منحصر ہے یعنی باطن کو خدا جانے تو اس حدیث سے معلوم ہوا کہ دین کے سبب سے آدمی کی ہر چیز محفوظ رہتی ہے اور دنیا کی اصلاح سے یہ مقصود
ہے کہ وجہ معیشت مال حلال سے حاصل ہو جو امور طاعت پر تقویت دیتی ہے اور آفات مخل اوقات سے بچاتی ہے کذا ذکر الفخر اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِی
خَطَائِی وَعَمْدِی اَللّٰھُمَّ اھْدِنِی بِصَالِحِ الْاَعْمَالِ وَالْاَخْلَاقِ لَا یَھْدِی لِصَالِحِھَا وَلَا یَصْرِفُ سَیِّئَھَا خطایای
اِلَّا اَنْتَ ک ایک دعا یہ ہے اللہم اغفر لی الخ یا اللہ تو بخش میرا وہ گناہ جو مین نے چوک سے کیا ہو اور جو قصداً کیا ہو آلہی تو
مجھکو راہ دکھا اچھے عملون اور اچھی عادتون کی کوئی اچھے عملون کی راہ نہین دکھاتا اور نہ کوئی برے عملون سے ہٹاتا مجھے
سوا تیرے نقل کیا اسکو بزار نے یعنی مجھکو برے عملون سے باز رکھنا تیرا ہی کام ہے اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَعُوْذُ بِکَ مِنْ
عَذَابِ النَّارِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ فِتْنَۃِ الْمَحْیَا وَالْمَمَاتِ وَمِنْ شَرِّ الْمَسِیْحِ الدَّجَّالِ عو مس
ایک دعا یہ ہے اللہم انی الخ یا اللہ مین پناہ مانگتا ہون تیری دوزخ کے عذاب اور قبر کے عذاب اور زندگی اور موت کے
فتنے اور کانے دجال کی برائی سے نقل کیا اسکو ابو عوانہ اور حاکم نے اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِی خَطَایَایَ وَذُنُوْبِی کُلَّھَا اَللّٰھُمَّ انْعَشْنِی
وَاجْبُرْنِی وَارْزُقْنِی وَاھْدِنِی لِصَالِحِ الْاَعْمَالِ وَالْاَخْلَاقِ اِنَّہٗ لَا یَھْدِی لِصَالِحِھَا وَلَا یَصْرِفُ سَیِّئَھَا
اِلَّا اَنْتَ مس ط ی ایک دعا یہ ہے اللہم اغفر لی الخ یا اللہ تو میرے گناہ صغیرہ اور گناہ کبیرہ سب گناہون کو

بخشدے یا اللہ میرا مرتبہ بلند کر اور مجھکو زندہ رکھ اور مجھکو رزق دے اور مجھکو اچھے عمال اور نیک عادتون کی راہ دکھا نیک عملون اور عادتون کی راہ کوئی نہین دکھاتا اور نہ کوئی بُرے عملون کو پھیرتا ہے سوا تیرے۔ نقل کیا اسکو حاکم طبرانی ابن سنی نے ف فقیر کہتا ہے کہ انعشنی نعش سے ہے بمعنی بلند کرنا مصدر فتح یفتح سے آتا ہے اور احینی سے مراد یہ ہے کہ عمدہ زندگانی عنایت کر جسمین قناعت اور کفایت اور طاعت اور تندرستی ہو اور طبرانی کی روایت مین اس لفظ کی جگہ اجبرنی ہے جسکے یہ معنی کہ میرا حال درست کر واللہ اعلم۔ اَللّٰهُمَّ اَصْلِحْ لِيْ دِيْنِيْ وَوَسِّعْ لِيْ فِيْ دَارِيْ وَبَارِكْ لِيْ فِيْ رِزْقِيْ اط ص ایک دعا یہ ہے اللہم اصلح الخ یا اللہ تو درست کر میرا دین اور فراخ کر میرے لئے میرے گھر مین یعنی میری معیشت اور برکت عنایت کر میرے لئے میرے رزق مین۔ نقل کیا اسکو احمد طبرانی ابو یعلی نے ف میرے گھر مین معیشت فراخ کر یعنی بدون محنت اور سوال کے حاصل ہو یا گھر کی فراخی سے مراد یہ ہے کہ میری قبر مین کشادگی کر کذا ذکر الفخر سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ص ی ایک صیغہ یہ ہے سبحان ربک الآیہ یعنی پاک ہے تیرا پروردگار غلبہ والا اُس چیز سے جو کافر بیان کرتے ہین اور سلام ہو رسولون پر اور سب تعریف اللہ کیلئے ہے جو پروردگار ہے عالمون کا۔ نقل کیا اسکو ابو یعلی ابن سنی نے ف اس آیت مین تسبیح اور حمد اور سلام سب موجود ہے وَكَانَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلّٰى وَفَرَغَ مِنْ صَلٰوتِهٖ مَسَحَ بِيَمِيْنِهٖ عَلٰى رَأْسِهٖ وَقَالَ بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِيْ لَا اِلٰهَ هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ اَللّٰهُمَّ اَذْهِبْ عَنِّي الْهَمَّ وَالْحُزْنَ ز طس ی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دستور تھا کہ جب نماز پڑھتے اور اپنی نماز سے فراغت پاتے تو اپنا داہنا ہاتھ اپنے سر مبارک یعنی سر کے آگے کی جانب پھیرتے اور یہ ارشاد فرماتے بسم اللہ الذی الخ یعنی مین اُس خدا کے نام سے شروع کرتا ہون کہ کوئی معبود نہین اُسکے سوا وہ بخشنے والا مہربان ہے یا اللہ تو دور کر مجھ سے فکر اور غم کو نقل کیا اسکو بزار اور طبرانی نے اوسط مین اور ابن سنی نے ف معلوم کرنا چاہیے کہ ان حدیثون مین بہت سی دعائین نماز کے بعد مذکور ہوئی ہین تو نمازی کو یہ ضرور نہین کہ سب ہمیشہ پڑھا کرے بلکہ جسقدر اُنمین سے پڑھیگا اُسیکے موافق فضیلت اور اتباع سنت ہوگا خواہ سب پڑھے یا تھوڑی اور ظاہر یہ ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا فعل بھی اسی طرح تھا یہ نہین کہ آپ تمام اوقات مین سب دعاؤن پر مواظبت کرتے ہون پھر یہ جاننا چاہیے کہ امام محی الدین نووی نے لکھا ہے کہ استغفار نماز کے پیچھے سب ذکرون سے مقدم رکھے اور بعضون نے کہا ہے کہ اس کے بعد اللہم انت السلام اور اُسکے بعد لا الہ الا اللہ سے قدیر تک پڑھے کذا ذکر الشیخ ابن حجر المکی اور نیز جاننا چاہیے کہ بعد نماز سے یہ مقصود نہین کہ نماز کے متصل بدون فاصلہ پڑھے یہ صورت دشوار ہے بلکہ یہ مراد ہے کہ نماز اور ذکر مین کوئی ایسی بات واقع نہ ہو جو نماز کے لواحق مین سے نہ ہو اور نہ ایسی چیز مین مشغول ہو کہ عرف مین اُس مشغولی کو یہ سمجھین کہ ذکر سے اعراض اور نسیان کیا اور اگر اتنا سکوت کرے کہ عرف مین اسکو بہت نجانے تب بھی حرج نہین غرضکہ بعد فراغ نماز کے بطور مذکور بالا اگر کچھ فاصلہ بھی ہو جاویگا تب بھی نماز ہی کے پیچھے گنا جائیگا مثلاً اگر معمولی سنتون کے بعد یہ اذکار پڑھیگا تو نماز کے بعد ہی پڑھنا کہلاویگا ہان جس صورت مین یہ وارد ہوا ہے کہ نماز کی ہیئت ہی پر پڑھے تو اُسکو اُسی ہیئت پر پڑھنا چاہیئے فجر

صبح کی نماز کے بعد کا وظیفہ

وَدُبُرَ صَلٰوۃِ الصُّبْحِ وَھُوَ ثَانٍ رِجْلَیْہِ ت س ط س ی قَبْلَ اَنْ یَّتَکَلَّمَ ت س لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ بِیَدِہِ الْخَیْرُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ عَشْرَ مَرَّاتٍ ت س مِائَۃَ مَرَّۃٍ ط س ی اور نماز صبح کے بعد اُس حالت مین کہ اپنے دونون پاؤن موڑے ہوئے ہو یعنی جسطرح التحیات کے لئے پاؤن موڑ کر بیٹھتا ہے اسیطرح بیٹھے ہوئے دعائے آئندہ پڑھے نقل کیا اسکو ترمذی نسائی نے اور طبرانی نے اوسط مین اور ابن سنی نے اور ایک روایت مین ترمذی اور نسائی نے یہ زیادہ کیا ہے کہ کلام کرنے سے پہلے پڑھے دعا یہ ہے لآ الٰہ الا اللہ سے قدیر تک یعنی کوئی معبود نہین سوا اللہ کے وہ یگانہ ہے کوئی اُسکا شریک نہین اُسیکے لئے بادشاہت ہے اُسیکے لئے سب تعریف ہے جلاتا ہے اور مارتا ہے اُسیکے قبضہ مین بھلائی ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے اسکا دس بار پڑھنا ترمذی اور نسائی نے نقل کیا ہے اور طبرانی نے اوسط مین اور ابن سنی نے سو بار پڑھنا روایت کیا ہے **ف** بیدہ الخیر فقط نسائی اور طبرانی نے اوسط مین روایت کیا اُنکی رموز اوپر ہونی چاہئین۔ حدیث شریف مین آیا ہے جسکا حاصل یہ ہے کہ جو کوئی یہ دعا صبح اور مغرب کی نماز کے بعد نماز کی ہیئت پر بیٹھے ہوئے اور نماز سے علیحدہ ہونے سے پیشتر دس بار پڑھے اُسکے لئے ہر کلمہ کے بدلے دس نیکیان لکھی جاتی ہین اور اُسکی دس برائیان مٹائی جاتی ہین اور اُسکے دس درجے بلند کئے جاتے ہین اور اُس دن رات مین وہ ہر برے امر سے اور شیطان کے وسوسون سے بچا رہتا ہے اور اُسکو ایسا گناہ لاحق نہین ہوتا جو اُسکو گھیر لے اور اُس دن رات مین اُسکو ہلاک کر دے یعنی استغفار کی توفیق کے سبب یا عفو کردگار کے باعث کوئی گناہ ہلاک نہین کرتا ہان اگر شرک کریگا تو ہلاک کر دیگا اور یہ شخص عمل مین سب لوگون سے بہتر ہوتا ہے بجز اُس شخص کے کہ اُس دعا کو اُس سے زیادہ پڑھے اور نسائی کی روایت مین یہ بھی آیا ہے کہ ہر کلمہ کے عوض مین ایک غلام کے آزاد کرنیکا ثواب حاصل ہوگا اور ایک روایت میں بیدہ الخیر پہلے ہے یحیی و یمیت سے مشکوٰۃ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَسْئَلُکَ رِزْقًا طَیِّبًا وَّعِلْمًا نَّافِعًا وَّعَمَلًا مُّتَقَبَّلًا ص ط ی ایک دعا نماز فجر کے بعد یہ ہے اللھم انی الخ یا اللہ مین تجھ سے رزق حلال مانگتا ہون اور علم نفع دینے والا اور عمل مقبول نقل کیا اسکو طبرانی نے صغیر مین اور ابن سنی نے وَدُبُرَ الْمَغْرِبِ وَالصُّبْحِ جَمِیْعًا لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ بِیَدِہِ الْخَیْرُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ عَشْرَ مَرَّاتٍ س حب ا ط قَبْلَ اَنْ یَّنْصَرِفَ وَیَثْنِیْ رِجْلَیْہِ مِنْھُمَا ا اور نماز مغرب اور صبح دونون کے بعد یہ دعا پڑھے لآ الٰہ الا اللہ سے قدیر تک دس بار نقل کیا اسکو نسائی ابن حبان احمد طبرانی نے اور احمد کی ایک روایت میں آیا ہے کہ دونون نمازون سے پھرنے سے پیشتر اور اپنے دونون پاؤن کھولنے سے پہلے دعائے مذکور پڑھے **ف** یحیی و یمیت ترمذی کی روایت مین زیادہ آیا ہے اور بیدہ الخیر احمد اور طبرانی کی روایت مین اُنکی رمزین اوپر ہونی چاہئین اور لفظ منہما متعلق ینصرف سے ہے مقصود یہ ہے کہ جسطرح التحیات کے لئے بیٹھتا ہے اُسی ہیئت پر بیٹھے ہوئے پڑھے ع وَبَعْدَ صَلٰوتَیِ الصُّبْحِ وَالْمَغْرِبِ اَیْضًا قَبْلَ اَنْ یَّتَکَلَّمَ اَللّٰھُمَّ اَجِرْنِیْ مِنَ النَّارِ سَبْعَ مَرَّاتٍ د س حب اور نماز صبح اور مغرب کے بعد یہ دعا بھی کلام کرنے سے پہلے سات بار پڑھے اللھم اجرنی من النار یعنی یا اللہ مجھکو آگ سے بچا نقل کیا اسکو ابو داؤد نسائی ابن حبان نے **ف** حدیث شریف

نماز صبح اور مغرب کے بعد کا وظیفہ

دعوت کا بیان

مین آیا ہے جسکا حاصل یہ ہی کہ جب تو نے صبح کو یا شام کو یہ دعا پڑہی اور اُسدن یا رات مین مرگیا تو تجہکو دوزخ کی آگ سے نجات ہوگی کذافی المشکوٰۃ وَبَعْدَ صَلٰوۃِ الضُّحٰی اَللّٰهُمَّ بِكَ اُحَاوِلُ وَبِكَ اُصَاوِلُ وَبِكَ اُقَاتِلُ ى اور نماز چاشت کے پیچھے یہ دعا پڑھے اللہم بک احاول الخ یعنی یا اللہ مین تجہی سے مانگتا ہون اپنے مقاصد اور تیری ہی مدد سے دین کے دشمنون پر حملہ کرتا ہون اور تیری ہی مدد سے جہاد کرتا ہون نقل کیا اسکو ابن سنی نے وَاِذَا دُعِيَ اِلٰی طَعَامٍ فَلْيُجِبْ مُ د تِ سٓ اور جب کوئی بلایا جاوے کھانا کھانے کیلئے تو چاہیئے کہ دعوت قبول کرے اور حاضر ہو نقل کیا اسکو مسلم ابو داؤد ترمذی نسائی نے ف حاضر ہو دعوت مین یعنی بھائی مسلمان کی خاطر کیلئے ظاہر صیغہ امر یہ چاہتا ہے کہ حاضر ہونا واجب ہو تو اُس صورت مین اگر دعوت قبول نہ کریگا تو گنہگار ہوگا جیسے ابو داؤد نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے کہ جب کوئی دعوت مین بلایا جاوے اور قبول نہ کرے تو اُس نے خدا کی اور اُسکے رسول کی نافرمانی کی مگر یہ اُس صورت مین ہے کہ مجلس دعوت مین یا اثنار راہ مین کوئی بات خلافِ شرع مثل مزامیر وغیرہ کے نہو ورنہ قبول نکرنا جائز بلکہ مستحب ہے اور بعضون نے کہا ہے کہ دعوت کا قبول کرنا سنت ہے اور حاضر ہونیکے بعد کھانا کھانیکا اختیار ہے غرضکہ حاضر ہونا سنت یا واجب ہے اور کہانا مستحب اگر روزہ دار نہو اور اگر نفل روزہ ہو اور دعوت کرنیوالا نہ کھانیسے رنجیدہ ہوتا ہو تو روزہ افطار کرے اور کہانا کھالے پھر روزہ کو قضا رکھ لے کذا ذکر النووی لَاسِيَّمَا وَلِيْمَةُ الْعُرْسِ د ق عو خصوصاً شادی کے ولیمہ کی دعوت قبول کرے نقل کیا اسکو ابو داؤد ابن ماجہ ابو عوانہ نے ف ولیمہ اُس کہانے کو کہتے ہین کہ دولہن یا دولہا عقد نکاح یا زفاف پر دعوت کرے اور اکثر علما کہتے ہین کہ ولیمہ کرنا سنت ہے اور بعض مستحب کہتے ہین صحیح یہی ہے ولیمہ کا کھانا خاوند کی حیثیت کے موافق ہو اور ولیمہ کے قبول کرنیکو بعضون نے واجب کہا ہے اور بعضون نے فرض کفایہ اور ولیمہ کی دعوت کا قبول کرنا جو واجب ہے تو کئی چیزون سے ساقط ہو جاتا ہے مثلاً کہانا مشتبہ کا ہو یا خاص تو انگرون کی دعوت ہو یا ہمنشین بُرے ہون یا اپنی بڑائی جتانے کو دعوت کی ہو یا معصیت پر مدد کرنا ہو یا کوئی بات خلاف شرع ہو ان صورتون مین قبول کرنا واجب نہین ہوتا اور دو دن سے زیادہ ولیمہ کرنے مین علمانے اختلاف کیا ہے بعض علمانے مکروہ کہا ہے اور امام مالک نے تو اگر کو ایک ہفتہ تک مستحب کہا ہے کذا ذکر النووی فَاِنْ كَانَ صَائِمًا فَلْيُصَلِّ مُ د تِ سٓ اور اگر مہمان روزہ دار ہو تو دعا کرے نقل کیا اسکو مسلم ابو داؤد ترمذی نسائی نے ف یعنی دعوت کرنیوالے کے حق مین دعائے مغفرت اور برکت کی کرے اور یہ معنی بہی ہو سکتے ہین کہ نماز پڑھے کذا ذکر النووی وَدَعَا وَبَرَّكَ د ق عو اور دعا کرے اور برکت مانگے یعنی یہ کہے بارک اللہ فیکم یعنی خدا تم مین اور تمہارے مال مین برکت کرے نقل کیا اسکو ابو داؤد ابن ماجہ ابو عوانہ نے وَاِذَا اَفْطَرَ قَالَ ذَهَبَ الظَّمَاُ وَابْتَلَّتِ الْعُرُوْقُ وَثَبَتَ الْاَجْرُ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰی مُ د سٓ مُسْ اور جب روزہ افطار کرے تو یہ دعا پڑھے ذہب الظما الخ یعنی پیاس جاتی رہی پانی پینے کے سبب سے اور رگین تر ہوئین اور ثواب ثابت ہوگیا اگر خدا چاہے نقل کیا اسکو مسلم ابو داؤد نسائی حاکم نے اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ بِرَحْمَتِكَ الَّتِيْ وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ اَنْ تَغْفِرَ لِيْ ذُنُوْبِيْ مو مُسْ ق ى ایک دعا افطار کی یہ ہے اللہم انی اسالک الخ

یا اللہ مین تجھ سے پناہ مانگتا ہون بذریعہ تیری رحمت کے جو ہر چیز کو محیط ہے یہ کہ تو میرے لئے میرے گناہ بخشدے نقل کیا اسکو
موقوفاً حاکم ابن ماجہ ابن سنی نے فَاِنْ اَفْطَرَ عِنْدَ قَوْمٍ قَالَ اَفْطَرَ عِنْدَكُمُ الصَّائِمُوْنَ وَاَكَلَ طَعَامَكُمُ الْاَبْرَارُ وَصَلَّتْ
عَلَيْكُمُ الْمَلَائِكَةُ **ق حب د** اور اگر کسی قوم کے پاس افطار کرے یعنی دعوت مین تو یہ دعا پڑھے انطرعندکم الخ یعنی تمہارے
پاس روزہ دار افطار کرین اور نیکبخت تمہارا کہانا کھاوین اور تمہارے حق مین فرشتے دعاے مغفرت کرین نقل کیا اسکو ابن ماجہ
ابن حبان ابو داؤد نے **ف** روزہ کے آداب یہ ہین کہ زبان اور آنکھ اور کان کو بری باتون اور بیفائدہ چیزون سے محفوظ رکھے
کیونکہ صحیح حدیثون مین آیا ہے کہ جسنے جھوٹ اور گناہ کی باتون اور غیبت اور فحش وغیرہ کو روزہ مین نہ چھوڑا تو اللہ کو کچھ حاجت نہین
کہ وہ اپنا کھانا اور پینا چھوڑے اور اکثر روزہ دار ایسے ہین کہ انکو ان کے روزے سے سواے پیاس اور بھوک کے کچھ حاصل
نہین یعنی ثواب اخروی نہین ملتا اور اگر روزہ دار سے کوئی لڑے تو روزہ دار جواب مین یون کہے کہ مین تجھسے اللہ کی پناہ
مانگتا ہون مین روزہ دار ہون اگر فرض روزہ ہو تو یہ الفاظ زبان سے کہے ورنہ روزہ چھپانے کے لئے دل مین کہے اور
دنون کی نسبت کہانا کم کھاوے اور ستارون کے نکلنے اور نماز مغرب سے پہلے روزہ افطار کرے اور تر چھوارے سے روزہ
کھولے اگر وہ نہ ملے تو خشک خرما سے یا میوہ سے یا شیرینی سے کھولے اگر کچھ نہ پاوے تو پانی سے افطار کرے اور
سحر دیر کرکے کھاوے اگرچہ ایک چھوارا اور ایک گھونٹ پانی ہی کا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ہمارے اور یہود کے روزہ
مین فرق سحر کا کھانا ہے اور نیز فرمایا کہ سحر کھانا برکت کا موجب ہے پھر جاننا چاہیئے کہ فرض روزے ماہ رمضان کے ہین اور سنت پندرہوین
شعبان کا اور نوین دسوین محرم کا کہ اس سے ایک برس کے گناہ دور ہوتے ہین اور نوین بقرعید کا جس سے دو برس کے گناہون کا کفارہ
ہوتا ہے اور تین روزے ہر مہینے مین کہ کئی طرح سے آئے ہین مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اکثر ایام بیض یعنی تیرہوین چودھوین پندرھوین کو روزہ
رکھتے تھے اور سفر اور حضر مین انکو نہ چھوڑتے تھے اور آپ پیر اور جمعرات کو بھی روزہ رکھتے کہ ان دونون دنون مین اللہ تعالی مسلمان کو بخشتا ہے
اور بندون کے اعمال اسکے سامنے پیش ہوتے ہین تو مین یہ پسند کرتا ہون کہ میرے اعمال اسی وقت مین پیش ہون کہ مین روزے
سے ہون اور چھ روزے ماہ شوال مین جنکو شش عید کہتے ہین انکے حق مین آپنے فرمایا کہ جو کوئی ماہ رمضان کے سب روزے رکھے
اور چھ ماہ شوال کے تو وہ ایسا ہو جاتا ہے کہ گویا سال بھر کے روزے رکھے کذا فی المشکوٰۃ، طائف النبی اور انکے سوا اور روزے
بھی حضرت سے ثابت ہوئے ہین طوالت کے خوف سے اسی قدر پر اکتفا کیا اگر کسیکو دیکھنا منظور ہو تو بڑی کتابون مین
دیکھے وَاِذَا حَضَرَ الطَّعَامُ فَلْيُسَمِّ اللّٰهَ وَلْيَاْكُلْ مِمَّا يَلِيْهِ بِيَمِيْنِهٖ **خ م ت س** اِنَّ الشَّيْطَانَ يَسْتَحِلُّ
الطَّعَامَ الَّذِيْ لَا يُذْكَرُ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ **م د س** اور جب کھانا آوے تو چاہیئے کہ بسم اللہ کہے اور اس طرف سے
کھاوے جو اسکے پاس ہے یعنی اپنے آگے سے اپنے داہنے ہاتھ سے کھاوے نقل کیا اسکو بخاری مسلم ترمذی نسائی
نے کیونکہ شیطان اپنے اوپر حلال کر لیتا ہے اس کھانیکو جسپر خدا کا نام نہ لیا جاوے یعنی بسم اللہ نہ پڑھی جاوے نقل کیا اسکو مسلم
ابو داؤد نسائی نے **ف** یعنی جس کھانے پر بسم اللہ نہین کہی جاتی شیطان اسپر قادر ہوتا ہے اور اس مین اپنا حصہ کر لیتا

فصل کھانا شروع کرنے کا بیان

اور اُسکو سنگدلی اور فساد اور گناہ کرنیکا سبب کر دیتا ہے تو اگر آدمی نے اللہ تعالیٰ کا نام شروع مین یا درمیان مین یا آخر مین لیلیا شیطان حلال نہیں کر سکتا۔ اِس حدیث مین یہ اشارہ ہے کہ فقط بسم اللہ کہنا کافی ہی مگر اولیٰ یہ ہی کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم کہے۔ اور امام غزالی رح نے احیاء العلوم مین لکھا ہی کہ پہلے لقمہ پر بسم اللہ کہے اور دوسرے پر بسم اللہ الرحمن اور تیسرے پر بسم اللہ الرحمن الرحیم اور مستحب یہ ہے کہ بسم اللہ پکار کر کہے تاکہ اورون کی بھی یاد آجاوے اور اگر ہر لقمہ پر بسم اللہ کہے تو بہت ہی خوب ہے اور علما مین اختلاف ہے کہ بسم اللہ کہنی مستحب ہے یا واجب۔ سفر السعادت والے نے لکھا ہے کہ محققین اہل حدیث کے نزدیک واجب ہے اور اکثر فقہا کے نزدیک مستحب اور داہنے ہاتھ سے کھانا سب علما کے نزدیک سنت مؤکدہ ہے اور قہستانی نے لکھا ہے کہ اپنے ہاتھ کی جگہہ سے کھانا واجب ہے اور دوسرے کے ہاتھ کی جگہہ سے کھانا حرام ہے اور یہ اُسصورت مین ہے کہ کھانا ایکطرح کا ہو اور مختلف قسمونکا ہے مثلاً میوہ وغیرہ تو جائز ہے کہ جدھر سے چاہے چُنکر کھاوے کذا ذکر الفخر اور مستحب ہے کہ کھانیسے پہلے اور پیچھے ہاتھ دھووے اور چکنے ہاتھ سی رات نہ گذارے کہ مُضر ہے اور کھانا تین انگلیوں سے چوتھی کے اعانت کیساتھ کھاوے اور رکابی کی تہ مین سے اور اُسکے کَرے سے نہ کھاوے اور نہ اوپر سے اور درمیان سے بلکہ اپنے سامنے سے کھاوے اور گلا ہوا گوشت اور روٹی چھُری سے نہ کاٹے اور فارغ ہونیکے بعد اُنگلیان چاٹ لے اور برتن کو اُنگلی سے صاف کر کے چاٹے اور ریزہ جو دسترخوان پر گر جاوے اُس سے مٹی وغیرہ چھُٹا کر کھا جاوے شیطان کے لئے اُسکو دسترخوان پر پڑا نہ چھوڑے اور دوزانو یا اکڑو یا داہنا پاؤن کھڑا کر کے کھانیکے لئے بیٹھے اور چارزانو ہو کر اور لیٹ کر اور کھڑے ہو کر اور مسند وغیرہ پر بیٹھکر متکبرون کی طرح نہ کھاوے اور نہ خوان پایہ دار پر تشتری پیالہ رکھکر کھاوے اور کھانے مین کچھ عیب بیان نکرے اور نہ اُسکو سونگھے اور پھونکے اور نہ بہت گرم کھانا کھاوے اور عین العلم مین لکھا ہے کہ پیتل اور تانبے کے برتن سے پرہیز کرے یعنی بے قلعی کے اور مضمون یہ ہے کہ لکڑی اور مٹی کے برتن مین کھائے اس لئے کہ یہ صورت تواضع کے قریب ہے اور پیتل اور تانبے کے برتن سے وضو کرنا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے ثابت بھی ہوا ہے تو یہ کھانے کے آداب اگرچہ سنن زوائد مین لیکن طالب کو چاہیئے کہ اپنے ہر قول و فعل مین دلکو اچھی نیت سے خالی نہ رکھے اور ان آداب کے بجالانے مین اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اتباع ملحوظ رکھے تاکہ عادات عبادات ہو جائین اور اُنکا ثواب ملے۔ اور یہ بھی ضرور ہے کہ کھانے اور پینے وغیرہ مین طلب حلال کرے اور حرام و شبہ سے نہایت درجہ کا پرہیز کرے کیونکہ جسکا کھانا اور پینا اور لباس وجہ حرام سے ہوتا ہے اُسکی دعا اور نماز مقبول نہین ہوتی اور حرام غذا سے جو گوشت بنتا ہے وہ آتش دوزخ کے لئے زیادہ لایق ہوتا ہے اور اصل کلی اور مقصود اصلی یہ ہے کہ کھانے سے بقدر ضرورت پر اکتفا کرے یعنی چند لقمے کھاوے جس سے اُسکے پیٹ اور پیٹھ قائم رہین یا تہائی پیٹ کھاوے اور تہائی پانی کیلئے اور تہائی سانس کے لئے خالی رکھے اسپر ہرگز زیادہ نکرے کہ بہت کھانیسے دل مرجاتا ہے اور سنگدلی پیدا ہوتی ہے اور علوم غیبیہ کے دروازے بند ہوتے ہین اور رات دن مین ایکبار کھاوے لیکن اگر خوف ضعف کا ہو تو دونون وقت کچھ کھاوے اور لذیذ کھانون اور پینے مین منہمک رہنے سے بہت پرہیز کرے عین العلم مین ایک حدیث روایت

کی ہے کہ میری اُمت کے بُرے وہ لوگ ہین جنکو اقسام نعمت کی غذا دیجاتی ہے اور اُس سے اُنکا گوشت بڑھتا ہے اُن کی
ہمت صرف طرح طرح کے کھانون اور لباس ہی مین ہوتی ہے غرضکہ تو ان اصول کو یاد رکھ اور اُنسے غافل نہ ہو آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کے گھر والونکا خیال کر کہ کبھی دو دن متواتر بھی جو کی روٹی سے سیر نہ ہوئے اور نہ خود آپنے کبھی چپاتی اور بھنی بکری کھائی اُنسان
کا حق غذا مین سے صرف اتنا ہے کہ خشک روٹی کا ٹکڑا کھائے اور کپڑا ایسا پہنے کہ گرمی اور سردی کو دور کرے اور ایک گھر جس سے
سردی اور گرمی کی ایذا نہ پائے اس سے اگر زیادہ کریگا تو قیامت کے دن اُس سے حساب لیا جاویگا پس عاقل کو چاہئے کہ
اِن چیزون مین احتیاط کرے بجز دینی اور بدنی ضرورتون کے اُنسے پرہیز کرے کذا فی وظائف النبی قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّا
نَأْکُلُ وَلَا نَشْبَعُ قَالَ فَلَعَلَّکُمْ تَأْکُلُوْنَ مُتَفَرِّقِیْنَ قَالُوْا نَعَمْ قَالَ فَاجْتَمِعُوْا عَلٰی طَعَامِکُمْ وَاذْکُرُوا اسْمَ اللّٰہِ یُبَارِكْ لَکُمْ
فِیْہِ **ق د س** صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم کھانا کھاتے ہین اور سیر نہین ہوتے آپنے فرمایا شاید تم جدا جدا کھاتے ہوگے
انہون نے عرض کیا البتہ اسیطرح کھاتے ہین آپنے فرمایا کہ اپنے کھانے پر جمع ہو جایا کرو اور بسم اللہ کہا کرو تمہارے لئے کھانے
مین برکت دیجائیگی نقل کیا اسکو ابن ماجہ ابو داود و نسائی نے **ف** اکٹھے ہو کر کھانا اور اُسپر خدا کا نام لینا ہر ایک برکت کا
موجب ہے اور جو دونون باتین جمع ہون تو برکت زیادہ ہوگی کذا ذکرہ الفخر وَاَمَرَ الصَّحَابَۃَ فِی الشَّاۃِ الْمَسْمُوْمَۃِ الَّتِیْ اَھْدَتْھَا اِلَیْہِ
الْیَھُوْدِیَّۃُ اَنِ اذْکُرُوا اسْمَ اللّٰہِ وَکُلُوْا فَاَکَلُوْا فَلَمْ یُصِبْ اَحَدًا مِّنْھُمْ شَیْءٌ **مس** اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس زہریلی
بکری کے گوشت کے بارہ مین جسکو ایک یہودیہ یعنی زینب بنت حارث نے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین بھیجا تھا صحابہ کو
یہ ارشاد فرمایا کہ بسم اللہ کر کے کھاؤ اُنہون نے بسم اللہ کہکر وہ گوشت کھایا کسیکو اُن مین سے کچھ زہر کا ضرر نہ پہونچا نقل کیا اسکو
حاکم نے **ف** صحابہ کو ارشاد فرمایا یعنی اس امر پر مطلع ہونیکے بعد کہ زہر آلودہ ہے کیونکہ معجزہ سرور عالم کی رو سے اُس گوشت
نے خود آپکو مطلع کیا تھا کہ مجھ مین زہر ہے **فخر** وَفِیْ حَدِیْثِ مَسِیْرِہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَبِیْ بَکْرٍ وَّعُمَرَ
اِلٰی بَیْتِ اَبِی الْھَیْثَمِ وَاَکْلِھِمِ الرُّطَبَ وَاللَّحْمَ وَشُرْبِھِمُ الْمَاءَ قَوْلُہٗ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ ھٰذَا
ھُوَ النَّعِیْمُ الَّذِیْ تُسْأَلُوْنَ عَنْہُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ فَلَمَّا کَبُرَ عَلٰی اَصْحَابِہٖ قَالَ اِذَا اَصَبْتُمْ مِّثْلَ ھٰذَا وَضَرَبْتُمْ
بِاَیْدِیْکُمْ فَقُوْلُوْا بِسْمِ اللّٰہِ وَعَلٰی بَرَکَۃِ اللّٰہِ فَاِذَا شَبِعْتُمْ فَقُوْلُوا الْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ ھُوَ اَشْبَعَنَا وَاَرْوٰنَا وَاَنْعَمَ
عَلَیْنَا وَاَفْضَلَ فَاِنَّ ھٰذَا کَفَافٌ ھٰذَا **مس** اور اس قصہ حدیث کے باب مین کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ
وسلم حضرت ابو بکر صدیق رض اور حضرت عمر فاروق رض کے ساتھ ابو ہیثم صحابی کے گھر پر تشریف لیگئے اور خرمائے تر اور گوشت تناول
فرمایا اور ٹھنڈا پانی پیا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ قول ہے کہ یہ کھانا اور پینا ایسی نعمت ہے کہ تم سے اُسکی پوچھ ہوگی یعنی اُسکے
ادائے شکر کی قیامت کے دن پرسش ہوگی اور جب یہ بات اصحاب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پر دشوار ہوئی تو آپ نے فرمایا کہ
جسوقت تمکو ایسی چیز ملے اور تم اپنے ہاتھ اُسمین ڈالو یعنی کھانا شروع کرو تو بسم اللہ و علی برکۃ اللہ کہو یعنی خدا کے نام
سے اور خدا کی برکت پر ہم کھاتے ہین اور جب سیر ہو جاؤ تو یہ دعا پڑھو الحمد للہ الذی سے وافضل تک یعنی سب تعریف

خدا کیلئے ہے جسنے ہمکو سیر اور سیراب کیا اور ہمپر انعام کیا اور بہت دیا یعنی حاجت سے زیادہ نعمت دی تو یہ کہنا بدلہ اُس نعمت کا ہے اور ادائے شکر نعمت اس کہنے سے ذمہ پر نہین رہتا نقل کیا اِسکو حاکم نے **ف** مختصر قصہ حدیث کا یہہ ہے کہ ابو ہیثم رضؓ ایک صحابی تھے جن کے پاس کھجورون کے درخت اور بکریان بہت تھیں حضرت سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم ان صحابہ کرام رضؓ کے ساتھ اُنکے یہان رونق افزا ہوئے وہ اُسوقت باہر گئے ہوئے تھے اُنکی بی بی نے بہت خوشی سے آپ کو بٹھایا جب ابو ہیثم رضؓ آئے عرض کیا کہ آپ پر میرے مان باپ فدا ہون اور نہایت بشاشت سے خاطرداری کی باتین کرکے اُس سرو باغ رسالت کو اپنے باغ مین بٹھایا اور ہر قسم کی کھجورین حاضر کین اور خود ابو ہیثمؓ کھانے کی تیاری مین مشغول ہوئے بعد اُسکے بکری کا گوشت تیار کرکے حاضر کیا جب آپ تناول فرما چکے اور پانی نوش کر چکے تو یہ حدیث انّ ہذا ہو النعیم آخر تک فرمائی جب صحابہ رضؓ کو دشوار ہوا کہ اگر ایسی چیزون کی بازپرس ہوگی تو کیا ٹھکانا ہے آپنے قیامت کی بازپرس کا تدارک تعلیم فرما دیا کذا ذکر الفخر وَاِنْ نَسِیَ التَّسْمِیَةَ اَوَّلَ الطَّعَامِ فَلْیَقُلْ بِسْمِ اللّٰہِ اَوَّلَہٗ وَاٰخِرَہٗ **د ت س حب مُس** اور اگر کوئی کھانیسے پہلے بسم اللہ کہنی بھول جائے تو یون کہے کہ بسم اللہ کہتا ہون کھانے سے پہلے اور کھانے سے پیچھے۔ نقل کیا اِسکو ابو داؤد ترمذی نسائی ابن حبان حاکم نے **ف** یعنی کھانیکے درمیان اگر یاد آوے تو اُسیوقت کہے اور بعضون نے کہا ہے کہ کھانیکے بعد اگر یاد آوے تب بھی کہہ لے کذا ذکر الفخر وَاِنْ اَکَلَ مَعَ مَجْذُوْمٍ اَوْ ذِیْ عَاھَةٍ قَالَ بِسْمِ اللّٰہِ ثِقَةً بِاللّٰہِ وَتَوَکُّلًا عَلَیْہِ **ت د ق حب مُس ی** اور اگر کسی جذامی کے ساتھ یا کسی آفت والے کے کھانا کھاوے تو یون کہے بسم اللہ ثقةً باللہ وتوکّلاً علیہ یعنی کھاتا ہون مین خدا کے نام سے ایسے حال مین کہ خدا پر اعتماد اور توکل کرتا ہون نقل کیا اسکو ترمذی ابو داؤد ابن ماجہ ابن حبان حاکم ابن سنی نے **ف** آفت والے سے مراد وہ شخص ہے جو کسی مرض متعدی مین مبتلا ہو لوگ اپنے وہمون کے باعث مرض کو لگجانے والا تصور کرتے ہین ورنہ شریعت مین کوئی مرض ایک کا دوسرے کو نہین لگتا۔ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ ہر بیمار کے ساتھ کھانا درست ہے اور دوسری حدیث مین آیا ہے کہ جذامی سے بھاگ جیسے شیر سے بھاگتا ہے ان دونون حدیثون مین مطابقت اسطرح ہے کہ اُس سے پرہیز کرنا جائز ہے اور اُسکے ساتھ کھانا توکل کے طور پر ہے تو اگر توکل پختہ حاصل ہو تو کھاوے اور نہین تو بچے کذا ذکر الفخر فَاِذَا فَرَغَ مِنَ الْاَکْلِ وَالشُّرْبِ قَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ حَمْدًا کَثِیْرًا طَیِّبًا مُّبَارَکًا فِیْہِ غَیْرَ مَکْفِیٍّ وَّلَا مُوَدَّعٍ وَّلَا مُسْتَغْنًی عَنْہُ رَبَّنَا **خ عہ** اور جب کھانے پینے یعنی دونون یا ایک سے فارغ ہو اور دسترخوان اُٹھایا جاوے تو یہ دعا پڑھے الحمد للہ حمدًا کثیرًا یعنی سب تعریف خدا کو شایان ہے بہت سی تعریف پاکیزہ بابرکت کہ نہ اُسپر کفایت ہو اور نہ اُس کو چھوڑا جاوے اور نہ اُس سے بے پروائی ہو اے ہمارے پروردگار ہماری حمد قبول کر۔ نقل کیا اِسکو بخاری اور چارون نے **ف** نہ اسپر کفایت ہو یعنی وہ تعریف پوری نہین کیونکہ انسان کی قدرت تعریف خدا کے حق کو کسی طرح ادا نہین کرسکتی اور نہ چھوڑی گئی سے یہ مراد ہے کہ خدا کی تعریف ترک نہین کیجاتی بلکہ اُسمین باوجود نقصان کیفیت کے ہمیشہ مشغولی رہتی ہے اور نہ اُس سے

بے پروائی ہو اسکا مطلب یہ کہ تعریف کسی وقت مین موقوف نہین ہوتی بلکہ ہمیشہ لازم ہے کیونکہ ہر لحظہ خدا کی نعمتین پیاپے
ہوتی رہتی ہین کذا ذکر النحر فقیر کہتا ہے کہ ربنا اگر بالفتح پڑھا جاوے تو یہی معنی ہین جو مترجم نے لکھے اور اگر مرفوع پڑھین تو اُس صورت
مین فاعل مستغنی کا ہوگا یعنی ہمارا پروردگار تعریف سے بے نیاز نہین۔ اور جر کے ساتھ بھی مروی ہے اس صورت مین بدل اللہ
سے ہوگا کذا فی الحرز اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ کَفَانَا وَاَرْوَانَا غَیْرَ مَکْفِیٍّ وَلَا مَکْفُوْرٍ خ ایک دعا کھانیکے بعد کی یہ ہے الحمد للہ الذی الخ
یعنی سب تعریف اُس اللہ کو جس نے ہمکو کفایت کیا یعنی ہماری سب ضرورتون کھانے وغیرہ مین کافی ہوا اور جسنے ہمکو سیراب کیا
اور وہ نہ کفایت کیا گیا ہے اور نہ ناشکری کیا گیا۔ نقل کیا اسکو بخاری نے ف نہ کفایت کیا گیا یعنی کوئی بندہ اُسکو کفایت
نہین کرسکتا بلکہ وہی سبھونکا کافی ہے کذا ذکرہ النحر اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ عہ ی
ایک دعا یہ ہے سب تعریف اُس خدا کو ہے جسنے کھلایا اور پلایا اور ہمکو مسلمان کیا نقل کیا اسکو چارون نے اور ابن سنی
نے اور ایک دعا یہ ہے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَطْعَمَ وَسَقٰی وَسَوَّغَهٗ وَجَعَلَ لَهٗ مَخْرَجًا د س حب سب تعریف اُس
خدا کو ہے جسنے کھلایا اور پلایا اور کھانے پانی کا نگلنا آسان کیا اور اُسکے لئے نکلنے کی جگہ ٹھیرائی۔ نقل کیا اسکو ابوداؤد
نسائی ابن حبان نے ف آسان کیا یعنی چبانے کے لئے دانت پیدا کئے اور نرم کرنیکو لعاب اور مونہہ مین پھرانیکو زبان اور
نگلنے کے لئے حلق پیدا کیا کذا ذکر النحر فقیر کہتا ہے کہ مخرج ظرف مکان ہوسکتا ہے جیسا مترجم نے لکھا ہے اور یہ بھی احتمال
ہے کہ مصدر یا ظرف زمان ہو کذا فی الحرز۔ اور ایک دعا یہ ہے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَطْعَمَنِیْ وَرَزَقَنِیْهِ مِنْ غَیْرِ حَوْلٍ مِّنِّیْ وَلَا
قُوَّةٍ د ت ق مس سی سب تعریف اُس خدا کو ہے جسنے مجھکو یہ کھانا کھلایا اور مجھکو یہ نصیب کیا بدون میری
حرکت اور قوت کے۔ نقل کیا اسکو ابوداؤد و ترمذی ابن ماجہ حاکم ابن سنی نے وَاِذَا اَکَلَ الطَّعَامَ فَلْیَقُلِ اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا
فِیْهِ وَاَطْعِمْنَا خَیْرًا مِّنْهُ د ت ق اور جب کھانا کھاوے یعنی کھا چکے تو یہ دعا پڑھے اللہم بارک الخ یا اللہ تو
ہمارے لئے اسمین برکت کر اور ہمکو اس سے بہتر کھلا۔ نقل کیا اسکو ابوداؤد و ترمذی ابن ماجہ نے فَاِنْ کَانَ لَبَنًا فَلْیَقُلِ
اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِیْهِ وَزِدْنَا مِنْهُ د ت ق تو اگر وہ کھانا دودھ ہو تو دعا یون پڑھے اللہم بارک الخ یا اللہ تو
ہمکو اسمین برکت دے اور اس سے زیادہ ہمکو عنایت کر نقل کیا اسکو ابوداؤد و ترمذی ابن ماجہ نے ف اس حدیث
سے معلوم ہوا کہ دودھ سب کھانون سے بہتر ہے کیونکہ اس مین دوسرے کھانون کیطرح یہ نفرمایا کہ ہمکو اس سے بہتر دے بلکہ یہی
ارشاد فرمایا کہ اسی کو زیادہ دے کذا ذکر النحر اِنَّ اللّٰهَ لَیَرْضٰی عَنِ الْعَبْدِ اَنْ یَّاْکُلَ الْاَکْلَةَ فَیَحْمَدَهٗ عَلَیْهَا اَوْ یَشْرَبَ الشَّرْبَةَ
فَیَحْمَدَهٗ عَلَیْهَا م ت س سی البتہ اللہ تعالیٰ اُس بندے سے خوش ہوتا ہے یعنی اُسکو دوست رکھتا ہے جو ایک
بار کھانا کھا کر اُسپر خدا کی تعریف کرے یا ایک بار پانی پیکر اُس کی تعریف اُسپر کرے نقل کیا اسکو مسلم ترمذی نسائی
ابن سنی نے ف اکلہ بالفتح ہمزہ کے معنی اوپر بیان ہوئے اور بالضم ہمزہ کے معنی لقمہ کے ہین ع فقیر کہتا ہے کہ حرز ثمین مین ہے
کہ اگر لقمہ کے معنی لئے جائین تو اداے حمد باری مین زیادہ مبالغہ ہے لیکن فتح کی روایت شریعہ کے زیادہ موافق ہے انتہی وَاِذَا اغْتَسَلَ

يدعو الحمد لله الذي يُطعِمُ ولا يُطعَمُ منّ علينا فهدانا وأطعمنا وسقانا وكلّ بلاءٍ حسنٍ أبلانا الحمد لله
غيرَ مودَّعٍ ولا مكافأً ولا مكفورٍ ولا مستغنىً عنه الحمد لله الذي أطعم من الطعام وسقى
من الشراب وكسى من العُري وهدى من الضلالة وبصّر من العمى وفضّل على كثيرٍ ممّن خلق
تفضيلاً الحمد لله ربّ العٰلمين س حب مس اور جب کھانے کے بعد اپنے ہاتھ دہووے تو یہ دعا پڑھے
الحمد لله الذي الخ سب تعریف اُس خدا کو شایان ہے جو کھلاتا ہے اور خود کھلایا نہیں جاتا یعنی سب اُسکے محتاج ہیں اور وہ
کسیکا محتاج نہیں اُسنے ہمپر احسان کیا تو ہمکو سیدھی راہ دکہائی یعنی دین و دنیا کے امور میں اور اُسنے کھانا کھلایا اور پانی پلایا
اور ہمپر ہر اچھی نعمت کا احسان کیا سب تعریف اللہ کو ہے حالانکہ وہ نعمت نہ چھوڑی گئی ہے نہ عوض دی گئی نہ ناشکری
کی گئی نہ اُس سے بے پروائی کی گئی بلکہ اُس کی حاجت ہمیشہ ہے سب تعریف اُس خدا کو ہے جسنے کھانیکی چیز کھلائی اور
پینے کی چیز پلائی اور برہنگی سے پوشاک پہنائی اور گمراہی سے راہ دکھائی اور نابینائی سے بینا کیا یعنی اس نے ہمکو بھوکا
اور پیاسا اور برہنہ اور گمراہ اور اندھا نہیں کیا۔ ان سب باتوں سے محفوظ رکھا اللہ اپنی مخلوق سے بہتوں پر بزرگی دی ۔
سب تعریف اللہ کو ہے جو پروردگار عالموں کا ہے. نقل کیا اسکو نسائی ابن حبان حاکم نے ف نہ عوض دی گئی یعنی
اُسکے مقابلہ میں ادائے شکر کا عوض نہیں ہوا کیونکہ اللہ تعالی کے انعام کا عوض کون اتار سکتا ہے اور نہ ناشکری کی گئی یعنی مقدور
بشری کے موافق اُس کا شکر ادا کرتے ہیں گو وہ اُسکے لائق نہ ہو کذا ذکرہ المظہر اللّٰهمّ أشبعتَ وأرويتَ فهنّئنا ورزقتنا فأكثرتَ
وأطبتَ فزِدنا مو مش یا اللہ تو نے سیر کیا اور سیراب فرمایا تو اس ہمارے کھانے پینے کو گوارا کر انجام بخیر ہو اور تو نے
رزق دیا اور زیادہ دیا اور ہمارا حال اچھا کیا تو ہمکو زیادہ عنایت کر اپنی نعمتیں نقل کیا اسکو موقوفاً ابن ابی شیبہ نے ویدعو
لأهل الطعام اللّٰهمّ بارك لهم فيما رزقتهم فاغفر لهم وارحمهم م ت س مص اور کھلانے والے کے حق میں یہ دعا
کرے اللهم بارك لهم الخ یا اللہ تو انکو برکت دے اس چیز میں کہ تو نے روزی دی اور اُنکو بخش اور انپر رحم کر نقل کیا اسکو مسلم ترمذی نسائی
ابن ابی شیبہ نے اللّٰهمّ أطعِم من أطعمني واسقِ من سقاني م اور ایک دعا کھلانیوالے کیلئے یہ ہے اللهم اطعم الخ یا الٰہی بہشت کے
کھلا اُسکو جسنے مجھکو کھلایا اور پلا اُسکو جسنے مجھے پلایا نقل کیا اسکو مسلم نے ف یعنی حوض کوثر کا پانی اور شراب طہور پلا یا کھانا پانی
دنیا کا مراد ہو اور یہ غرض ہے کہ یہ شخص دنیا میں محتاج نہو اور اگر دونوں مراد رکھیں تو اولی ہے کذا ذکرہ المظہر إذا لبس شيئاً قال اللّٰهمّ
إني أسألك من خيره وخير ما هو له وأعوذ بك من شره وشر ما هو له ى اور جب کچھ کپڑا پہنے تو یہ دعا پڑھے اللهم انی
اسألك الخ یا الٰہی میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اُسکی بھلائی اور اُس چیز کی بھلائی جس کے لئے یہ کپڑا ہے اور تیری پناہ مانگتا
ہوں اسکی برائی اور اُس چیز کی برائی سے جسکے لئے یہ کپڑا ہے یعنی تکبر اور فخر سے نقل کیا اسکو ابن سنی نے ف
کپڑے کی بھلائی یہ کہ خیریت سے بدن پر رہے اور اُسکے سبب سے کوئی آفت و ضرر نہ پہونچے اور اُس چیز کی بھلائی جسکے
لئے کپڑا ہے اس سے یہ غرض ہے کہ کپڑا برہنگی کے ڈھکنے اور سردی گرمی کے دور کرنیکے لئے ہے تو یہ چاہتا ہوں کہ اسی قصد

سے پہنوں نہ تکبر اور فخر کیلئے یا یہ کہ استعمال اُسکا طاعت مین ہو کذا ذکرہ الفخر ۔ د ان کَانَ جَدِیْدًا اِسْتَمَاہُ بِاِسْمِہٖ عِمَامَۃً
اَوْ قَمِیْصًا اَوْ غَیْرَہٗ ثُمَّ یَقُوْلُ اَللّٰھُمَّ لَکَ الْحَمْدُ اَنْتَ کَسَوْتَنِیْہِ اَسْئَلُکَ خَیْرَہٗ وَخَیْرَ مَا صُنِعَ لَہٗ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّہٖ
وَشَرِّ مَا صُنِعَ لَہٗ د ت س حب مس اور جو کپڑا نیا ہو تو اُسکا نام لے مثلاً پگڑی یا کرتہ یا انکے سوا پھر یون
کہے اللہم لک الحمد الخ یا اللہ تیرے ہی لئے تعریف ہے تو نے یہ کپڑا مجھے پہنایا یعنی بدون میری مشقت کے مین تجھ سے
سوال کرتا ہون اسکی بھلائی اور اس چیز کی بھلائی سے جسکے لئے یہ کپڑا بنایا گیا ہے اور تیری پناہ مانگتا ہون اُسکی بُرائی اور اُس چیز کی بُرائی
سے جسکے واسطے یہ بنایا گیا ہے نقل کیا اسکو ابو داؤد و ترمذی نسائی ابن حبان حاکم نے ف اُس کپڑے کا نام لے
یعنی مثلاً یون کہے رزقنی اللہ ہذہ العمامۃ اوکسانی ہذا القمیص اسی طرح دوسرے کپڑونکا نام لے اور اُسکے بعد دعائے مذکور پڑھے
ع ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ کَسَانِیْ مَا اُوَارِیْ بِہٖ عَوْرَتِیْ وَاَتَجَمَّلُ بِہٖ فِیْ حَیٰوتِیْ ت ق مس مص ایک دعا
لباس پہننے کی یہ ہے الحمد للہ الذی الخ سب تعریف اللہ کو ہے جس نے مجھکو وہ کپڑا پہنایا جس سے مین اپنا ستر چھپاتا
ہون اور اپنی زندگی مین اُس سے آرائش ظاہر کرتا ہون نقل کیا اسکو ترمذی ابن ماجہ حاکم ابن ابی شیبہ نے وَمَنْ لَبِسَ
ثَوْبًا فَقَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ کَسَانِیْ ھٰذَا وَرَزَقَنِیْہِ مِنْ غَیْرِ حَوْلٍ مِّنِّیْ وَلَا قُوَّۃٍ غُفِرَ لَہٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِہٖ
د ت ق مس وَمَا تَاَخَّرَ د اور جو کوئی کپڑا پہنے یعنی نیا ہو یا پُرانا ہو اور یون کہے الحمد سے ولا قوۃ تک یعنی
سب تعریف خدا کو ہے جسنے مجھکو لباس پہنایا اور یہ لباس مجھے بدون میرے حیلے اور قوت کے عنایت کیا تو اُسکے وہ گناہ جو پہلے
ہو چکے ہین بخشے جاتے ہین نقل کیا اسکو ابو داؤد و ترمذی ابن ماجہ حاکم نے ۔ اور ایک روایت مین ابو داؤد کے یہ بھی آیا ہے کہ جو گناہ
اُسنے پیچھے کئے ہین غرضکہ اگلے پچھلے گناہ معاف ہو جاتے ہین وَاِذَا رَاٰی عَلٰی صَاحِبِہٖ ثَوْبًا جَدِیْدًا قَالَ لَہٗ تُبْلِیْ وَیُخْلِفُ اللّٰہُ
د مص اور جب کوئی اپنے ساتھی پر نیا کپڑا دیکھے تو اسکو یون کہے تُبلی ویخلف اللہ یعنی تو پُرانا کرے اور اللہ اُسکے پیچھے
اور کپڑا عنایت کرے نقل کیا اسکو ابو داؤد و ابن ابی شیبہ نے ف یہ دعا ہے اُسکے عمر کے بڑھنے کیلئے فَحَاَبْلِ وَاَخْلِقْ ثُمَّ
اَبْلِ وَاَخْلِقْ ثُمَّ اَبْلِ وَاَخْلِقْ خ د کہنہ کر اور پُرانا کر پھر کہنہ کر اور پُرانا کر پھر کہنہ کر اور پُرانا کر نقل کیا اسکو بخاری اور ابو داؤد نے
ف مطلب حدیث کا یہ ہے کہ تیری عمر دراز ہو تاکہ بہت سے کپڑے پہنے اور پُرانے کرے کذا ذکرہ العلی فَاِذَا خَلَعَ ثِیَابَہٗ فَسِتْرُ
مَا بَیْنَ اَعْیُنِ الْجِنِّ وَعَوْرَتِہٖ اَنْ یَّقُوْلَ بِسْمِ اللّٰہِ مص ی اور جب کپڑے اپنے بدن سے اُتارے تو جن کی آنکھون
اور اُسکی برہنگی کے درمیان بسم اللہ کہنا حجاب ہے نقل کیا اسکو ابن ابی شیبہ نے ف یعنی جو کوئی کپڑے اُتارنے
کے وقت بسم اللہ کہیگا تو جنات اُسکی برہنگی نہ دیکھ سکین گے وَاِذَا ھَمَّ بِاَمْرٍ فَلْیَرْکَعْ رَکْعَتَیْنِ مِنْ غَیْرِ الْفَرِیْضَۃِ ثُمَّ لْیَقُلْ
اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْتَخِیْرُکَ بِعِلْمِکَ وَاَسْتَقْدِرُکَ بِقُدْرَتِکَ وَاَسْئَلُکَ بِفَضْلِکَ الْعَظِیْمِ فَاِنَّکَ تَقْدِرُ وَلَا
اَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ اَللّٰھُمَّ اِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ ھٰذَا الْاَمْرَ خَیْرٌ
لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَۃِ اَمْرِیْ اَوْ عَاجِلِ اَمْرِیْ وَاٰجِلِہٖ فَاقْدُرْہُ لِیْ وَیَسِّرْہُ لِیْ ثُمَّ بَارِکْ لِیْ فِیْہِ
وعاقبۃ

نماز استخارہ کی دعا

وَاِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ شَرٌّ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِیْ اَوْ عَاجِلِ اَمْرِیْ وَاٰجِلِهٖ فَاصْرِفْهُ عَنِّیْ وَاصْرِفْنِیْ
عَنْهُ وَاقْدِرْ لِیَ الْخَیْرَ حَیْثُ کَانَ ثُمَّ اَرْضِنِیْ بِهٖ خ ھ ۔ اور جب کسی کام کا قصد کرے تو چاہیئے کہ سوائے فرض کے دوگانہ
نفل پڑھے پھر دعا پڑھے اللھم انی استخیرک الخ یعنی یا اللہ مین تجھ سے خیر طلب کرتا ہون اُس کام مین تیرے علم کی مدد سے
اور تجھ سے قدرت طلب کرتا ہون خیر کے پانے پر بوسیلہ تیری قدرت کے اور تیرے فضل سے مطلب یا بی طلب کرتا ہون
کیونکہ تو ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے اور مین کسی چیز پر قدرت نہین رکھتا اور تو جانتا ہے اور مین نہین جانتا اور تو چھپی باتون کا
زیادہ جاننے والا ہے یا اللہ اگر تو جانتا ہے کہ یہ کام میرے حق مین میرے دین اور میری زندگی اور میرے انجام کار
مین بہتر ہے یا اس جہان اور اُس جہان مین بہتر ہے تو اُسکو میرے لیئے مہیّا کر اور میرے حق مین اُسکو آسان کر پھر
اُسمین مجھکو برکت عنایت کر اور اگر تو جانتا ہے کہ یہ کام میرے لیئے میرے دین اور زندگی اور انجام کار مین بُرا ہے یا اِس
جہان یا اُس جہان مین بُرا ہے تو اُسکو مجھ سے ہٹا دے اور مجھکو اُس سے پھیر دے اور میرے لیئے مہیا کر بھلائی جہان کہین
ہو پھر مجھکو اُس سے راضی کر نقل کیا اِسکو بخاری اور چارون نے ف جب قصد کرے کسی کام کا یعنی ایسا کام کہ مباح ہو اور
اُسکے کرنے نکرنے مین اُسکو تردد ہو مثلاً سفر اور تعمیر اور نکاح وغیرہ لیکن معمولی کامون مین مثل کھانے پینے وغیرہ کے
استخارہ نہ چاہیئے اسیطرح واجب اور مستحب کے کرنے مین اور حرام اور مکروہ کے چھوڑنے مین استخارہ نہ کیا جائے اور استخارہ پڑھنے سے
جو بات اُسکے حق مین مناسب ہوگی اُسپر دل جم جائیگا اور سوائے فرض کے دوگانہ پڑھے یعنی دو رکعتین نفل پس اگر
سنتون معمولی کی دو رکعت یا تحیۃ المسجد اور تحیۃ الوضو پڑھکر دعا کریگا تب بھی جائز ہے لیکن اولیٰ یہی ہے کہ دو رکعتین جدی پڑھے
اور جسوقت چاہے مگر وہ وقتون کے سوا اور جونسی صورت چاہے پڑھے اور بعض روایتون مین قُلْ ہُوَ اللّٰہ آئی ہے اور احیاء العلوم
مین اسیطرح ہے اور اگلے علما سے بھی یہی منقول ہے اور عاجل امری مین حافظ ابن حجر نے لفظ او کا شک لکھا ہے
یعنی فی دینی ومعاشی وعاقبۃ امری فرمایا اِن تینون لفظون کے عوض عاجل امری و آجلہ فرمایا اور ہذا الامر سے مراد وہ کام
ہے جو اُسکو درپیش ہو اور جسکے کرنے نکرنے مین مثل سفر وغیرہ کے متردد ہو اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ہذا الامر کہکر اپنی حاجت دل سے
یا زبان سے ذکر کرے واللہ اعلم کذا ذکر الفخر اور ایک روایت مین بعد ذکر کرنے ابتدائے دعا کے یون آیا ہے ۔ اِنْ کَانَ
خَیْرًا لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعَاشِیْ وَمَعَادِیْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِیْ فَاقْدُرْهُ لِیْ وَیَسِّرْهُ لِیْ ثُمَّ بَارِكْ لِیْ فِیْهِ وَاِنْ کَانَ شَرًّا لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَ
مَعَادِیْ وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِیْ فَاصْرِفْهُ عَنِّیْ وَاصْرِفْنِیْ عَنْهُ وَقَدِّرْ لِیَ الْخَیْرَ وَرَضِّنِیْ بِهٖ
حب مص اگر یہ کام بہتر ہو میرے دین اور آخرت اور زندگی اور انجام کار مین تو اُسکو میرے
لیئے مہیا اور آسان کر اور اُس مین مجھکو برکت دے اور اگر یہ کام بُرا ہو میرے دین اور آخرت اور زندگی اور انجام کام مین تو
اُسکو مجھسے ہٹا دے اور مجھکو اُس سے پھیر دے اور میرے لیئے بھلائی مہیا کر اور مجھکو اُس سے راضی کر نقل کیا اِسکو ابن حبان ابن
ابی شیبہ نے ۔ اور ایک روایت مین بعد ان کان کے یون آیا ہے ۔ خَیْرًا لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَخَیْرًا لِّیْ فِیْ مَعِیْشَتِیْ وَ

خَیْرًا لِّیْ فِیْ عَاقِبَۃِ اَمْرِیْ فَاقْدِرْہُ لِیْ وَبَارِکْ لِیْ فِیْہِ وَاِنْ کَانَ غَیْرُ ذٰلِکَ خَیْرًا لِّیْ فَاقْدِرْ لِیَ الْخَیْرَ حَیْثُمَا کَانَ وَرَضِّنِیْ بِقَدَرِکَ حب یعنی اگر کار مطلوب میرے لئے بہتر ہو میرے دین مین اور بہتر ہو میری زندگی مین اور اچھا ہو میرے انجام کار مین تو اُسکو میرے لئے مہیا کر جہان کہین ہو اور اپنی تقدیر پر مجھکو راضی کر نقل کیا اسکو ابن حبان نے اور ایک روایت مین یون ہے خَیْرًا لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعِیْشَتِیْ وَعَاقِبَۃِ اَمْرِیْ فَاقْدِرْہُ لِیْ وَاِنْ کَانَ کَذَا وَکَذَا لِلْاَمْرِ الَّذِیْ یُرِیْدُ شَرًّا لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعِیْشَتِیْ وَعَاقِبَۃِ اَمْرِیْ فَاصْرِفْہُ عَنِّیْ ثُمَّ اقْدِرْ لِیَ الْخَیْرَ اَیْنَمَا کَانَ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ حب یعنی اگر وہ کام میرے حق مین بہتر ہو میرے دین اور زندگی اور انجام کار مین تو اُسیکا حکم میرے لئے کر اور اسکو میرے واسطے آسان کر اور اگر فلان امر یعنی وہ کام جسکو استخارہ کرنیوالا چاہتا ہے میرے حق مین بُرا ہو میرے دین اور زندگی اور انجام کار مین تو اُسکو مجھ سے ہٹا دے اور میرے لئے بھلائی کو حکم کر جہان کہین ہو نہین ہے بچنا گناہ سے اور نہ قوت عبادت پر مگر اللہ کی مدد سے نقل کیا اسکو ابن جلال نے فقیر کہتا ہے کہ اس روایت مین امر مطلوب کا اشارہ کذا وکذا کر دیا پڑھنے والا اسجگہ اپنے کار مطلوب کا ذکر کرے اور آخر کو لاحول ولا قوۃ الا باللہ زائد ہے پہلی روایتون مین نہین تھا اور ایک روایت مین بعد استقدرک بقدرتک کے یون آیا ہے وَاَسْئَلُکَ مِنْ فَضْلِکَ وَرَحْمَتِکَ فَاِنَّہُمَا بِیَدِکَ لَایَمْلِکُہُمَا اَحَدٌ سِوَاکَ فَاِنَّکَ تَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ وَتَقْدِرُ وَلَا اَقْدِرُ وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ اَللّٰہُمَّ اِنْ کَانَ ہٰذَا الْاَمْرُ الَّذِیْ یُرِیْدُ خَیْرًا لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَفِیْ دُنْیَایَ وَعَاقِبَۃِ اَمْرِیْ فَوَفِّقْہُ وَسَہِّلْہُ وَاِنْ کَانَ غَیْرُ ذٰلِکَ خَیْرًا لِّیْ فَوَفِّقْنِیْ لِلْخَیْرِ حَیْثُ کَانَ ک اور تجھ سے سوال کرتا ہون تیرے فضل اور رحمت کو یہ دونون تیرے قبضہ قدرت مین ہین کوئی ان دونون کا مالک سوا تیرے نہین کہ تو جانتا ہے اور مین نہین جانتا اور تو قدرت رکھتا ہے اور مین نہین رکھتا اور تو غیب کی باتین زیادہ جانتا ہے یا اللہ اگر یہ کام یعنی وہ کام جسکو استخارہ کرنیوالا چاہتا ہے بہتر ہو میرے لئے میرے دین اور دنیا اور انجام کار مین تو اُسکی توفیق دے اور اُسکو آسان کر اور اگر اُس کام کے سوا میرے حق مین بہتر ہو تو مجھ کو بہتری کی توفیق دے جہان ہو نقل کیا اسکو بزار نے فَاِنْ کَانَ زِوَاجًا فَلْیَکْتُمِ الْخِطْبَۃَ ثُمَّ لِیَتَوَضَّأْ فَیُحْسِنْ وُضُوْءَہٗ ثُمَّ لِیُصَلِّ مَا کَتَبَ اللّٰہُ لَہٗ ثُمَّ لِیَحْمَدِ اللّٰہَ وَیُمَجِّدْہُ ثُمَّ لِیَقُلِ اَللّٰہُمَّ اِنَّکَ تَقْدِرُ وَلَا اَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ فَاِنْ رَاَیْتَ اَنَّ فِیْ فُلَانَۃَ وَیُسَمِّیْہَا بِاسْمِہَا خَیْرًا لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَدُنْیَایَ وَاٰخِرَتِیْ فَاقْدِرْہَا لِیْ وَاِنْ کَانَ غَیْرُہَا خَیْرًا مِّنْہَا لِیْ فِیْ دِیْنِیْ وَاٰخِرَتِیْ فَاقْدِرْہَا لِیْ حب مس اور اگر جس کام کے لئے استخارہ کرتا ہے نکاح کرنا ہو تو چاہئے کہ منگنی کو پوشیدہ کرے پھر اچھی طرح وضو کرے پھر نماز پڑھے جسقدر کہ خدا نے اُسکے لئے مقدر کی ہو پھر اللہ تعالی کی تعریف کرے اور اُسکو بزرگی سے یاد کرے پھر دعا پڑھے اللہم انک تقدر الخ یعنی یا اللہ تو قادر ہے اور مین قادر نہین ہون اور تو جانتا ہے اور مین نہین جانتا اور تو پوشیدہ باتون کا زیادہ جاننے والا ہے اگر تو یہ جانتا ہے کہ فلان عورت کے نکاح کرنے مین اور لفظ فلان کی جگہہ اُس عورت کا نام لے جس سے نکاح منظور ہے میرے حق مین بہتری ہے میری دین اور دنیا اور آخرت مین تو اُس سے نکاح کرنا میرے لئے نصیب کر اور اگر اُس عورت کے سوا میرے حق مین بہتر ہو میرے دین اور آخرت مین تو اُس دوسری کو میرے لئے نصیب کر نقل کیا

استخارہ نکاح

اسکو ابن حبان حاکم نے **ف** نماز پڑھے جسقدر اللہ نے مقدر کی اس سے یہ مراد ہے کہ جسقدر ہو سکے پڑھے اور اولیٰ یہ ہے کہ
دو رکعتین پڑھے پہلی رکعت مین الحمد کے بعد قل یا اور دوسری مین قل ہو اللہ اور بعضون نے لکھا کہ پہلی رکعت مین یہ آیۃ پڑھے وما کان
لمومن ولا مومنۃ اذا قضی اللہ ورسولہ امراً ان یکون لہم الخیرۃ من امرہم ومن یعص اللہ ورسولہ فقد ضل ضلالاً مبینا اور دوسری مین یہ پڑھے
وربک یخلق ما یشاء ویختار ما کان لہم الخیرۃ سبحان اللہ وتعالیٰ عما یشرکون وربک یعلم ما تکن صدورہم وما یعلنون وہو اللہ لا الہ الا
ہو لہ الحمد فی الاولیٰ والآخرۃ ولہ الحکم والیہ ترجعون - اور اس حدیث مین جو دوسری جگہ لفظ دنیا کی نہیں فرمایا تو شاید یہ اشارہ ہے
کہ دین والی عورت دنیا والی سے بہتر ہے یعنی جو عورت تقویٰ رکھتی ہو اور امور دین پر تقویت کی باعث ہو تو وہ اس عورت سے
بہتر ہے جو خوبصورت ہو اور تقویٰ نرکھتی ہو ع **وفحہٖ فقیر** کہتا ہے کہ منگنی کے چھپانے مین یہ حکمت ہے کہ ظاہر کرنیکی صورت مین
لوگ مختلف رائین دینگے تو شاید لوگون کی رائے سے دل مین تذبذب ہو اور بعد استخارہ کے کسی طرف نہ جھے واللہ اعلم مِنْ سَعَادَۃِ
اِبْنِ اٰدَمَ اِسْتِخَارَتُہٗ اللّٰہَ وَمِنْ شِقْوَتِہٖ تَرْکُہٗ اِسْتِخَارَۃَ اللّٰہِ **مس ت** آدمی کی نیک بختی کی بات ہے اللہ سے
بہتری چاہنی اور اسکی بدبختی کی بات ہے اللہ تعالیٰ سے خیر کا طلب نکرنا نقل کیا اسکو حاکم ترمذی نے **ف** استخارہ کے معنے
اللہ تعالیٰ سے فیض مانگنے کے ہین چنانچہ اوپر کی حدیثون مین مذکور ہوا - اور حدیث شریف مین آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم استخارہ
کی دعا صحابہ کرام کو ایسی طرح تعلیم فرماتے جیسے قرآن کی سورتین انکو تعلیم کرتے تھے اور جامع الاصول مین یہ روایت ہے کہ جس
کسی نے اللہ سے استخارہ کیا وہ ہرگز زیان کار نہوا اور جسنے مشورہ کیا اسنے ندامت نہ اٹھائی اور جسنے معیشت مین میانہ روی کی
وہ فقیر نہوا اور انس رض سے روایت ہے کہ پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے انکو یہ ارشاد فرمایا کہ اے انس جب تو کسی کام کا قصد کرے اسکے لئے
سات بار اللہ تعالیٰ سے استخارہ کر پھر دیکھ تیرے دل مین کیا القا ہوا اور اسی پہ جرأت کر کہ وہی بہتر ہوگا اور ایک روایت مین مختصر استخارہ
یون آیا ہے اللہم خرلی واخترلی ولا تکلنی الی اختیاری یعنی یا اللہ تو میرے لئے خیر چھانٹ دے اور میرے لئے پسند کر یعنی جس بات کو تو
میرے حق مین مناسب سمجھے اور مجھکو میرے اختیار کے حوالے مت کر کذا ذکرہ الفخر وَاِنْ تَوَلّٰی عَقْدًا فَخُطْبَتُہٗ اِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ
وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ
یُّضْلِلْ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ
یٰٓاَیُّھَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّکُمُ الَّذِیْ خَلَقَکُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَۃٍ وَّخَلَقَ مِنْھَا زَوْجَھَا وَبَثَّ مِنْھُمَا رِجَالًا کَثِیْرًا وَّ
نِسَآءً وَاتَّقُوا اللّٰہَ الَّذِیْ تَسَآءَلُوْنَ بِہٖ وَالْاَرْحَامَ اِنَّ اللّٰہَ کَانَ عَلَیْکُمْ رَقِیْبًا یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا
اتَّقُوا اللّٰہَ حَقَّ تُقٰتِہٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ہ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِیْدًا
یُّصْلِحْ لَکُمْ اَعْمَالَکُمْ الآیۃ **ص ہ مس عو** اور اگر متولی ہو عقد نکاح کا یعنی کسی کا نکاح باندھنا
چاہے تو نکاح کا خطبہ یہ ہے الحمد للہ نحمدہ الخ یعنی سب تعریف اللہ کو ہے اسکی ہم تعریف کرتے ہین اور اس سے
مدد چاہتے ہین اور اس سے بخشش مانگتے ہین اور ہم اسکی پناہ مانگتے ہین اپنے نفسوں کی برائیون اور اپنے عملون کی برائیون سے

خداراہ دکھاوے کوئی اُسکاگمراہ کرنے والانہین اورجسکو وہ گمراہ کرے کوئی اُسکاراہ دکھانیوالانہین اورمین گواہی دیتا ہون
که کوئی معبود سوا خدا کے نہین وہ اکیلاہے کوئی اُسکا شریک نہین ۔اورمین گواہی دیتا ہون کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اُسکے بندے اوررسول
ہین یاایہاالناس اتقوا الآیۃ یعنی اے لوگواپنے پروردگار سے ڈرو جسنے تمکوایک جان سے یعنی حضرت آدم علیہ السلام سے پیدا
کیااوراُس سے اُسکاجوڑا بنایایعنی حضرت حوا علیہا السلام اوراُن دونون سے بہت سے مرد وعورتین پھیلائین اورخدا سے ڈرو
جسکے نام سے آپسمین مانگتے ہواورناتا کاٹنے سے ڈرو یعنی آپسمین محبت رکھوکہ اللہ تمپرنگہبان ہے یعنی تمہاری سب باتون اوراحوال
پرمطلع ہے ۔آیہ یاایہاالذین آمنوا الآیہ اے ایمان والوخدا سے ڈرو اُس سے ڈرنیکا حق اورہرگز نہ مرومگرایسی حالت مین کہ تم
مسلمان ہو یعنی ہمیشہ اسلام پرقائم رہو یاایہاالذین امنوا اتقوا اللہ وقولوا الآیہ یعنی اے ایمان والواللہ سے ڈرواورٹھیک بات کہو
یعنی جھوٹ منہ بولا کروخداتعالےٰ تمہارے لئے تمہارے عمل سنواریگا آخر آیت تک نقل کیا اسکو چارون نے اورحاکم ابوعوانہ نے
ف اخیر کی آیت باقی یون ہے ویغفر لکم ذنوبکم ومن یطع اللہ ورسولہ فقد فاز فوزاً عظیماً یعنی اوراللہ تعالیٰ تمہارے گناہ بخشیگا
اورجوکوئی اللہ اوراُسکے رسول کی اطاعت کریگا تووہ مراد کو پہونچیگا بڑی کامیابی کوان تینون آیتون کوپڑھکر نکاح کرنے والا
ایجاب وقبول کرائے یعنی دولہا سے یون کہے کہ مین نے قبول کیا اورالفاظ ایجاب وقبول کو دو گواہون کا بھی سنناشرط ہے
بغیر دو گواہون کے کہ دو مرد ہون نکاح درست نہوگا اورپہلی آیۃ مین جوفرمایا کہ جسکے نام سے تم آپسمین مانگتے ہواسکے یہ معنی
کہ ایک دوسرے سے بذریعہ اُسکے نام بزرگ کی آپسمین قسم دیتے ہو فخرادع اورایک روایت مین بعد لفظ ورسولہ کے
جوشہادتین مین ہے اسقدر زیادہ آیاہے أَرْسَلَهُ بِالْحَقِّ بَشِيرًا وَنَذِيرًا بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ مَنْ يُطِعِ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ
رَشَدَ وَمَنْ يَعْصِهِمَا فَإِنَّهُ لَا يَضُرُّ إِلَّا نَفْسَهُ وَلَا يَضُرُّ اللّٰهَ شَيْئًا یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم خدا کے بندے اوررسول
ہین اللہ نے اُنکوحق کے ساتھ بھیجا کہ خوشخبری دینے والے اورڈرانے والے ہین قیامت کے عذاب سے یعنی اُس سے متصل
جوشخص خداتعالیٰ اوراُسکے رسول کی پیروی کرے اُسنے سیدھی راہ پائی اورجوکوئی اللہ اوررسول کی نافرمانی کرے اوروہ اپنی ہی
جان کو نقصان پہونچاتاہے نقل کیا اسکو ابوداؤد نے اورایک روایت مین بعد پہلی دعا کے یہ دعا پڑھنی آئی ہے وَنَسْأَلُ
اللّٰهَ أَنْ يَجْعَلَنَا مِمَّنْ يُطِيعُهُ وَيُطِيعُ رَسُولَهُ وَيَتَّبِعُ رِضْوَانَهُ وَيَجْتَنِبُ سَخَطَهُ فَإِنَّمَا نَحْنُ بِهِ وَلَهُ مَوْدٌ اورہم
اللہ سے یہ مانگتے ہین کہ ہمکواُن لوگون مین کرے جو اللہ کی اطاعت اوراُسکے رسول کی اطاعت کرتے ہین اوراُسکے غضب سے
بچتے ہین یعنی ایسی چیزونسے اجتناب کرتے ہین کہ اُسکے غصہ کی سبب ہون کیونکہ ہم اُسی سے قائم ہین اوراُسی کے مطیع
ہین ۔نقل کیا اس کو موقوفاً ابوداؤد نے ۔وَيَقُولُ لِمَنْ تَزَوَّجَ بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ
خ مر اورنا کح سے یہ الفاظ کہے بارک اللہ لک یعنے اللہ تعالےٰ تجھکو برکت دے یعنی اولاد
پیدا ہو ۔نقل کیا اسکو بخاری مسلم نے وَبَارَكَ اللّٰهُ عَلَيْكَ وَجَمَعَ بَيْنَكُمَا فِي خَيْرٍ عه حب
مس اللہ برکت دے تجھپر اورتم دونون مین اتفاق دے خیر مین ۔نقل کیا اسکو چارون نے اورابن حبان حاکم نے

دولہا کو مبارکباد دینے کا بیان

م فلان عورت نے اتنے روپیونکے عوض اپنا نفس تیری نکاح اور زوجیت مین دیا تو نے قبول کیا دولہا کہے کہ

فقیر کہتا ہے کہ مشکوۃ کی روایت مین علیکما ہے اور یہی مناسب ہے اگلی ضمیر جمع بینکما سے اور فی خیرٍ کے یہ معنی کہ طاعت اور صحت اور نرمی اور حسن معاشرت اور اچھی عادات کی کثرت مین کذا فی المرقات اَوْ فَبَارَكَ اللّٰهُ عَلَيْكَ **خ م ت س** یا ناکح سے یون کہے کہ اجدا اجمہ برکت اتارے نقل کیا اسکو بخاری مسلم نسائی ترمذی نے وَلَمَّا زَوَّجَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيًّا فَاطِمَةَ وَدَخَلَ الْبَيْتَ فَقَالَ لِفَاطِمَةَ ائْتِينِي بِمَاءٍ فَقَامَتْ اِلَى قَعْبٍ فِي الْبَيْتِ فَاَتَتْ فِيْهِ بِمَاءٍ فَاَخَذَهُ وَمَجَّ فِيْهِ ثُمَّ قَالَ لَهَا تَقَدَّمِي فَتَقَدَّمَتْ فَنَضَحَ بَيْنَ ثَدْيَيْهَا وَعَلَى رَأْسِهَا وَقَالَ اللّٰهُمَّ اِنِّي اُعِيْذُهَا بِكَ وَذُرِّيَّتَهَا مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ ثُمَّ قَالَ لَهَا اَدْبِرِي فَاَدْبَرَتْ فَصَبَّ بَيْنَ كَتِفَيْهَا ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ اِنِّي اُعِيْذُهَا بِكَ وَذُرِّيَّتَهَا مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ ثُمَّ قَالَ ائْتُوْنِي بِمَاءٍ قَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَعَلِمْتُ الَّذِي يُرِيْدُ فَقُمْتُ فَمَلَأْتُ الْقَعْبَ مَاءً وَاَتَيْتُهُ بِهِ فَاَخَذَهُ وَمَجَّ فِيْهِ ثُمَّ قَالَ تَقَدَّمْ فَتَقَدَّمْتُ فَصَبَّ عَلَى رَأْسِي وَبَيْنَ يَدَيَّ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ اِنِّي اُعِيْذُهُ بِكَ وَذُرِّيَّتَهُ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ ثُمَّ قَالَ اَدْبِرْ فَاَدْبَرْتُ فَصَبَّ بَيْنَ كَتِفَيَّ وَقَالَ اللّٰهُمَّ اِنِّي اُعِيْذُهُ بِكَ وَذُرِّيَّتَهُ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ ثُمَّ قَالَ ادْخُلْ بِاَهْلِكَ بِسْمِ اللّٰهِ وَالْبَرَكَةِ

حب اور جب پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت علیؓ کا نکاح حضرت فاطمہ زہراؓ سے کیا تو آپ حضرت علی مرتضیٰؓ کے گھر مین تشریف لیگئے اور حضرت زہرا سے فرمایا کہ میرے پاس پانی لاؤ حضرت فاطمہؓ ایک کاسۂ چوبین کے پاس جو گھر مین تھا گئین اور اُسمین پانی لائین آپنے اُس پیالہ کو لیا اور اُسمین کلی ڈالی پھر حضرت فاطمہ کو فرمایا کہ آگے آؤ وہ آگے آئین آپنے پانی اُنکے سینے اور سر کے درمیان چھڑکا اور دعا مانگی کہ یا اللہ مین تیری پناہ مین دیتا ہون فاطمہ اور اُسکی اولاد کو شیطان مردود سے پھر آپنے اُنکو فرمایا کہ پیٹھ پھیر و اُنہون نے پیٹھ پھیری آپنے اُنکے دونون مونڈھون کے درمیان پانی ڈالا اور دعا مانگی کہ یا اللہ مین پناہ مین دیتا ہون فاطمہؓ اور اُسکی اولاد کو شیطان مردود سے پھر آپنے فرمایا کہ میرے پاس پانی لاؤ حضرت علی مرتضیٰؓ کہتے ہین کہ مین نے آپکا مقصد سمجھ لیا یعنی مین نے جان لیا کہ میرے ساتھ بھی آپ وہی معاملہ کرینگے جو فاطمہؓ کے ساتھ کیا تو مین اُٹھ کھڑا ہوا اور پیالہ پانی سے بھر کر حضرت کے پاس حاضر کیا آپنے پیالہ لیا اور اُسمین کلی ڈالی پھر فرمایا کہ آگے آؤ اور میرے سر اور سینے پہ پانی ڈالا اور دعا مانگی یا اللہ مین پناہ مین دیتا ہون اُسکو اور اُسکی اولاد کو شیطان مردود سے پھر فرمایا کہ پیٹھ پھیرو مینے پیٹھ پھیری آپنے میرے دونون شانون کے درمیان پانی ڈالکر فرمایا یا اللہ مین تیری پناہ مین دیتا ہون اُسکو اور اُسکی اولاد کو شیطان مردود سے پھر حضرت علی مرتضیٰؓ کو فرمایا کہ اپنی اہلیہ کے پاس خدا کے نام اور برکت سے داخل ہو نقل کیا اسکو ابن حبان نے **ف** حضرت فاطمہؓ کے نکاح کا خطبہ خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھا اور ایجاب و قبول کیا اور مہر حضرت فاطمہ زہراؓ کا چارسو مثقال چاندی کے تھی جو فی روپیہ بارہ ماشہ کے حساب سے ڈیڑھ سو روپیہ چہرہ شاہی ہوتے ہین اور حضرت کی بیبیون کا مہر سوائے ام حبیبہؓ کے اور حضرت کی بیٹیون کا مہر سوائے حضرت فاطمہ زہراؓ کے اسی مقدار کے قریب تھا یعنی کچھ اوپر ایک سو اکتیس روپیہ اور مہر ام حبیبہؓ کا چارسو دینار طلائی تھا فخر۔ د شیخ رفیع الدین نقلاً کہتا ہے کہ مثقال ساڑھے چار ماشے کا ہے اور سات مثقال وزن مین دس درہم کے برابر ہین تو سات مثقال کے

ساڑھے اکتیس ماشے ہوئے اس صورت مین درہم کچھ اوپر تین ماشے کا ہوا اور ازواج مطہرات اور صاحبزادیون کا مہر پانسو
درہم تھا جسکے پندرہ سو پچھتر ماشے ہوتے ہین اور دہلی کے وزن سے چہرہ دار روپیہ بارہ ماشے کا ہے اِس صورت مین
چہرہ شاہی روپیہ سے ایک سو اکتیس روپیہ چار آنہ کا ہوا اور مہر حضرت اُمِ حبیبہؓ کا چار سو دینار اور ایک دینار دس درہم کا تو اس
حساب سے چار ہزار درہم یعنی بارہ ہزار چار سو ماشے جسکے چہرہ شاہی ایک ہزار پچاس روپے ہوئے اور مہر حضرت فاطمہ زہراؓ کا
چار سو مثقال نقرہ یعنی اٹھارہ سو ماشے جسکے ڈیڑھ سو روپے چہرہ شاہی ہوئے وَاِذَا دَخَلَ بِاَهْلِهٖ اَوِاشْتَرٰى رَقِيْقًا فَلْيَاْخُذْ
بِنَاصِيَتِهَا د س اور جب کوئی اپنی بی بی کے پاس آوے یعنی پہلی مرتبہ مرد و عورت ایک جگہہ ہون یا کوئی بردہ
خریدے تو چاہئے کہ اُسکی پیشانی کے بال پکڑے نقل کیا اِسکو ابوداؤد و نسائی ابویعلی نے ف گویا یہ اشارہ ہے
اپنے قبض و تصرف مین لانیکا اور ایک روایت مین موئے پیشانی پکڑنے کے بعد یہ دعا پڑھے ثُمَّ لِيَقُلْ
اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ مِنْ خَيْرِهَا وَخَيْرِ مَا جَبَلْتَهَا عَلَيْهِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا جَبَلْتَهَا عَلَيْهِ د ق
س ص مس یعنی بال پکڑنے کے بعد یہ دعا پڑھے اللہم انی اسالک الخ یعنی یا اللہ مین تجھ سے مانگتا ہون اس کی
بھلائی اور اُس چیز کی بھلائی کہ تو نے پیدا کیا اُسکو اُس بھلائی پر یعنی اُسکے اعمال اور افعال کی بھلائی چاہتا ہون اور تیری پناہ
مانگتا ہون اُس کی بُرائی سے اور اُس چیز کی بُرائی سے جسپر تو نے اُسکو پیدا کیا نقل کیا اسکو ابوداود و ابن ماجہ نسائی ابویعلی حاکم
نے وَكَذٰلِكَ فِي الدَّابَّةِ وَيَاْخُذُ بِذُرْوَةِ سَنَامِ الْبَعِيْرِ د س ص اور اسی طرح چوپایہ مین کرے یعنی
اگر گھوڑا وغیرہ خریدے تو اس کی چوٹی پکڑ کر دعائے مذکور پڑھے اور اونٹ کے کوہان کی بلندی پکڑے نقل کیا اسکو
ابوداؤد و نسائی ابویعلی نے ف یعنی اگر اونٹ خریدے تو بجائے چوٹی پکڑنے کے کوہان کی بلندی پکڑ کر دعا پڑھے وَكَانَ
اِذَا اشْتَرٰى مَمْلُوْكًا قَالَ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لِيْ فِيْهِ وَاجْعَلْهُ طَوِيْلَ الْعُمُرِ كَثِيْرَ الرِّزْقِ مو مص اور حضرت ابن مسعودؓ جب
کوئی غلام خریدتے تو یہ دعا پڑھتے اللہم بارک لی الخ یعنی یا اللہ تو میرے لئے اس مین برکت دے اور اسکو بڑی عمر والا بہت
رزق والا کر نقل کیا اِسکو موقوفًا ابن ابی شیبہ نے ف کثیر الرزق کے دوسرے معنی یہ ہین کہ زیادتی رزق کا سبب کر یعنی
خوب کماوے کذا ذکرہ الفخر وَاِذَا اَرَادَ الْجِمَاعَ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ
مَا رَزَقْتَنَا ع اور جب کوئی ہم بستر ہونیکا ارادہ کرے تو یہ دعا پڑھے بسم اللہ اللہم جنبنا الخ یعنی مین یہ کام کرتا ہون اللہ
کے نام سے تو ہمکو شیطان سے دور رکھ اور شیطان کو اس چیز سے علیحدہ رکھ جسکو تو ہمیں نصیب کرے یعنی اولاد نقل کیا
اِسکو صحاح ستہ مین ف حدیث شریف مین آیا ہے کہ جو کوئی صحبت کیوقت یہ دعا پڑھیگا تو اگر لڑکا پیدا ہوگا شیطان اسکو کبھی ضرر نکریگا یعنی اُسکے دین
پر کبھی مسلط نہوگا اور نہ اسکی مضرت اُسکے حق مین ظاہر ہوگی ع فَاِذَا اَنْزَلَ قَالَ اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْ لِلشَّيْطَانِ فِيْمَا رَزَقْتَنِيْ نَصِيْبًا مو
مص اور جب اُسکو انزال ہو تو یہ دعا پڑھے اللہم لاتجعل الخ یعنی یا اللہ تو شیطان کیلئے حصہ مت کر اُس چیز مین جو تو نے مجھکو نصیب کی نقل کیا اسکو
موقوفًا ابن ابی شیبہ نے فقیر کہتا ہے کہ کئی بار یہ امتحان کیا گیا کہ جس شخص کی اولاد نہ ہوتی تھی اُسنے پہلی دعا وقت جماع کے اور دوسری بعد انزال کے پڑھی

بچے کے کان میں اذان وغیرہ کہنے کا بیان

تو اللہ تعالیٰ نے اُسکو اولاد عنایت کی وَاِنْ اُتِیَ بِمَوْلُوْدٍ اَذَّنَ فِیْ اُذُنِہٖ حِیْنَ وِلَادَتِہٖ **د ت** اور اگر بچہ پیدا ہو تو اُسکے کان مین اذان کہے اُسکے پیدا ہونے کے وقت نقل کیا اِسکو ابوداود و ترمذی نے **ف** مستحب یہ ہے کہ داہنے کان مین اذان کہے اور بائین مین تکبیر چنانچہ امام حسن رضؓ نے روایت کیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جسکے یہان بچہ پیدا ہو اور اُسکے داہنے کان مین اذان اور بائین مین تکبیر کہے تو اُسکو ام الصبیان ضرر نکریگی یعنی مرگی اور پیدا ہونیکے وقت اذان کہنی سنت ہے اور جامع الاصول مین رزین کی کتاب سے نقل کیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے امام حسن ابنِ علی مرتضیٰ رضؓ کے کان مین جب وہ پیدا ہوئے سورۂ اخلاص پڑھے اور خُرما چباکر تالو مین لگایا اور علما نے کہا ہے کہ بچہ کے کان مین یہ کہنا مستحب ہے انی اُعیذک وذریتک من الشیطان الرحیم کذا قال الفخر وَوَضَعَہٗ فِیْ حِجْرِہٖ وَحَنَّکَہٗ بِتَمْرَۃٍ وَدَعَا لَہٗ وَبَرَّکَ عَلَیْہِ **خ م** اور بچہ کو اپنی گود مین رکھے اور خُرما سے اُسکی تحنیک کرے اور اُسکے حق مین دعا کرے اور اُسپر دعائے برکت کرے یعنی بارک اللہ علیک یا علیہ کرے نقل کیا اِسکو بخاری مسلم نے **ف** تحنیک اسکو کہتے ہین کہ کھجور یا کوئی اور مٹھائی چباکر لڑکے کے تالو مین لگادے کھجور سے تحنیک کرنی پیدا ہونے کے وقت سنت ہے اور کھجور نہ ملے تو کوئی اور میٹھی چیز لگادے اور مستحب یہہ ہے کہ لگانیوالا نیکبخت ہو کذا ذکر الفخر

بچے کا نام رکھنے اور عقیقہ کا بیان

وَاَمَرَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِتَسْمِیَۃِ الْمَوْلُوْدِ یَوْمَ سَابِعِہٖ وَوَضْعِ الْاَذٰی عَنْہُ وَالْعَقِّ **ت** اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا بچہ کے نام رکھنے کا ساتوین دن یعنی اُس کے پیدا ہونے سے اور حکم کیا اُس سے ایذا دہندہ چیز کے دور کرنیکا اور حکم کیا عقیقہ کرنیکا نقل کیا اسکو ترمذی نے **ف** ایذا دہندہ چیز سے یہ غرض ہے کہ بچہ کا سر منڈا دے اور نہلا دے کہ میل وغیرہ جو پیدا ہونے کے وقت لگ رہا ہے ساتوین دن اُس سے دور ہوجاوے اور نیز ساتوین دن عقیقہ کرے کہ امام مالکؒ اور امام شافعیؒ کے نزدیک سنت ہے اور امام اعظمؒ کے نزدیک مستحب یا مباح ہے اور عقیقہ کی شرط وہی ہے جو قربانی کی ہے یعنی بکرا یا بکری دو دانت سے کم نہو اور لڑکے کے لئے دو بکرے کرنے اور لڑکی کیلئے ایک مستحب ہے اور بہتر یہ ہے کہ عقیقہ کی ہڈی نہ توڑے بندکی جگہہ سے کاٹ کر پکادے اور مستحب یہ ہے کہ تھوڑا گوشت میٹھا بھی پکادے اور اختیار ہے کہ گوشت تقسیم کردے یا گھر مین پکا کر اپنے اہل کو کھلادے فخر

لڑکے کے تعویذ کا بیان

وَتَعْوِیْذُ الطِّفْلِ اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّامَّۃِ مِنْ شَرِّ کُلِّ شَیْطَانٍ وَّھَامَّۃٍ وَمِنْ شَرِّ کُلِّ عَیْنٍ لَامَّۃٍ **خ عہ س ر** اور لڑکے کا تعویذ یہ ہے اعوذ بکلمات اللہ الخ یعنی مین پناہ مانگتا ہون اللہ کے پورے کلمون کی ہر شیطان کی برائی اور کاٹنے والے زہریلے کی بُرائی سے یعنے جسکے کاٹنے سے مرجاوے اور ہر لگجانے والیکی نظر کی بُرائی سے نقل کیا اسکو بخاری اور چارون نے اور بزار نے **ف** اس تعویذ کو پڑھکر بچہ پر دم کرین یا لکھکر گلے مین ڈالین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم حضرت حسنین رضؓ پر انہین کلمات کو دم کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ تمہارے باپ یعنی حضرت ابراہیم علیہ السلام حضرت اسمٰعیل و حضرت اسحٰق علیہما السلام کو انہین کلمات سے تعویذ کرتے تھے کذا ذکر الفخر

تعلیم لڑکے کا بیان جب بولنے لگے

وَاِذَا اَفْصَحَ الْوَلَدُ فَلْیُعَلِّمْہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ **ی** اور جب لڑکا بولنے لگے تو چاہئے کہ اُسکو سکھادے لا الٰہ الا اللہ نقل کیا اِسکو ابن سنی نے **ف** شرعۃ الاسلام مین لکھا ہے کہ جب لڑکا بولنے لگے اول اُسکو کلمۂ توحید سکھاوے بعد اُسکے یہ آیت تعلیم کرے تعالی اللہ الملک الحق لا الٰہ الا ہو رب العرش الکریم

كذا ذكر الفخر وكَانَ اِذَا افصح الوَلَدُ مِنْ بَنِي عَبْدِ المُطَّلِبِ عَلَّمَهُ وَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا الاٰية ی اور پیغمبر
صلی اللہ علیہ وسلم کا دستور تھا کہ جب کوئی لڑکا عبد المطلب کی اولاد مین سے بولنے لگتا تو آپ اُسکو یہ آیت سکھاتے وقل
الحمد للہ الآیۃ یعنی تو کہہ کہ سب تعریف اُس خدا کو ہے جسنے نہین بنایا بیٹا پوری آیت تک نقل کیا اِسکو ابن سنی نے ف باقی آیت
یہ ہے ولم یکن لہ شریک فی الملک ولم یکن لہ ولیٌّ من الذل وکبرہ تکبیرا یعنی اور اُسکا کوئی شریک بادشاہت مین نہین اور اُسکے
لئے کوئی دوست ذلت سے بچانیوالا نہین اور اُسکی بڑائی بیان کر بڑا کہنے سے اِضْرِبُوهُ عَلَى الصَّلٰوةِ لِسَبْعٍ وَاعْزِلُوا
فِرَاشَهُ لِتِسْعٍ وَزَوِّجُوهُ لِسَبْعَ عَشْرَةَ فَاِذَا فَعَلَ ذٰلِكَ يُجْلِسُهُ بَيْنَ يَدَيْهِ ثُمَّ لِيَقُلْ لَا جَعَلَكَ اللّٰهُ عَلَيَّ فِتْنَةً ی
مار و فرزند کو نماز نپڑھنے پر جب وہ سات برس کا ہو جائے یعنی اُسکو نماز پڑھنے کیلئے یا ترک نماز پر تعزیر دو کہ نماز کا عادی ہو اور
اُسکا بستر جدا کرو یعنی مان اور بہن اور دوسرے رشتہ دارونسے جب وہ نو برس کا ہو جاوے اور اُسکا نکاح کرو جب سترہ برس کو
پہونچے جب متولی فرزند کا یہ طریق بجالائے تو چاہئے کہ فرزند کو اپنے آگے بٹھا کر یہ کہے کہ اللہ تعالیٰ تجھکو میرے حق مین آزمایش اور گمراہی کا موجب
نکرے نقل کیا اِسکو ابن سنی نے ف یہ اشارہ ہے آیہ کریمہ انما اموالکم واولادکم فتنۃ کیطرف یعنی تمہارے مال اور اولاد آزمایش کی
چیزہے اسلئے یون دعا کی کہ اِسکو فتنہ کا باعث مت کر بلکہ نیکبخت اور ہمارا مطیع کر کہ اُنکے سبب سے ہم گنہگار نہون ع وَاِنْ كَانَ سَفَرًا

مسافر کے رخصت کرنیکا بیان

صَافَحَ وَقَالَ اَسْتَوْدِعُ اللّٰهَ دِيْنَكَ وَاَمَانَتَكَ وَخَوَاتِيْمَ عَمَلِكَ س د ت مس حب اور اگر سفر والا یعنی مسافر ہو تو مقیم
اُس سے مصافحہ کرے اور یہ دعا پڑھے استودع اللہ الخ یعنی مین سونپتا ہون اللہ کو تیرا دین اور تیری امانت اور تیرا آخری عمل یعنی خاتمہ
بخیر ہو نقل کیا اِسکو نسائی ابوداؤد ترمذی حاکم ابن حبان نے ف امانت سے مراد مال ہے یا اہل اور اولاد یا تمام امور دنیوی کذا ذکر
الفخر اور ایک روایت مین یہ زیادہ آیا ہے وَاَقْرَاُ عَلَيْكَ السَّلَامَ س اور تجہپر سلام کہتا ہون یعنی تیرے حق مین دعا کرتا ہون
دنیا اور آخرت کی سلامتی کی نقل کیا اِسکو نسائی نے وَيَقُوْلُ لِمَنْ يُوَدِّعُهُ اَسْتَوْدِعُكَ اَوْ اَسْتَوْدِعُكُمُ اللّٰهَ الَّذِي لَا تَخِيْبُ ی
اَوْ لَا تَضِيْعُ وَدَائِعُهُ ی طب اور مسافر اُس شخص سے کہے جو اُسکو رخصت کرتا ہے یعنی مقیم سے استودعک اگر
ایک ہو یا استودعکم الخ اگر بہت ہون یعنی مین تجھکو یا تمکو سونپتا ہون اُس خدا کو کہ سلامت رہتی ہین یا تلف نہین ہوتین اُسکے
پاس امانتین یعنی ایک روایت مین بجائے لاتخیب کے لاتضیع آیا ہے نقل کیا اِسکو ابن سنی نے اور طبرانی نے کتاب الدعا
مین وَمَنْ قَالَ لَهُ اُرِيْدُ السَّفَرَ فَاَوْصِنِيْ قَالَ لَهُ عَلَيْكَ بِتَقْوَى اللّٰهِ وَالتَّكْبِيْرِ عَلٰى كُلِّ شَرَفٍ فَاِذَا وَلّٰى قَالَ
اَللّٰهُمَّ اطْوِلَهُ الْبُعْدَ وَهَوِّنْ عَلَيْهِ السَّفَرَ ت س ق اور جو کوئی مقیم سے کہے کہ مین سفر کیا چاہتا ہون
مجھکو کچھ نصیحت کر تو مقیم اُسکو یہ کہے کہ اپنے اوپر خدا کا تقویٰ لازم کر یعنی شرک اور گناہ نکرنا کہ خدا کے عذاب سے بچا رہے اور
ہر بلندی پر اللہ اکبر کہنا لازم کر اور جب مسافر پیٹھ پھیرے تو مقیم یہ دعا پڑھے اللہم اطو الخ یعنی یا اللہ راہ کی درازی اُسکے لئے
طے کر یعنی راہ کو قریب کر اور سفر کی مشقت اُسپر آسان کر نقل کیا اِسکو ترمذی نسائی ابن ماجہ نے زَوَّدَكَ اللّٰهُ التَّقْوٰى
وَغَفَرَ ذَنْبَكَ وَيَسَّرَ لَكَ الْخَيْرَ حَيْثُ مَا كُنْتَ ت مس جَعَلَ اللّٰهُ التَّقْوٰى زَادَكَ وَغَفَرَ ذَنْبَكَ

وَوَجَّهَ لَکَ الْخَیْرَ حَیْثُمَا تَوَجَّهْتَ س ط اور ایک روایت مین ہے کہ مقیم یون کہے زودک اللہ الخ یعنی اللہ تجھکو پرہیزگاری عنایت کرے اور تیرے گناہ بخشے اور تیرے بھلائی یعنی دنیا اور آخرت کی بھلائی کی توفیق دینی آسان کرے جہان کہین تو رہے اس روایت کو ترمذی اور حاکم نے روایت کیا ہے اور ایک روایت مین یون دعا آئی ہے جعل اللہ الخ یعنی اللہ تعالی تقوے کو تیرا توشہ بنادے اور تیرے گناہ معاف کرے اور تیرے لئے بھلائی پیش کرے جہان تو متوجہ ہو اس روایت کو بزار اور طبرانی نے نقل کیا **ف** ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ مین سفر کیا چاہتا ہون مجھکو کچھ توشہ مرحمت ہو یعنی آپ دعا کرین کہ اسکی برکت بجای سفر کے توشہ کے ہو یا توشہ سے مراد خرچ راہ ہے آپنے فرمایا زودک اللہ التقوی یعنی خدا تجھکو تقوی نصیب کرے جو راہ آخرت کا خرچ ہے اُسنے عرض کیا کہ کچھ زیادہ دیجئے آپنے فرمایا غفر ذنبک یعنی خدا تیرے گناہ معاف کرے پھر اسنے عرض کیا میرے ماں باپ آپ پر فدا ہون کچھ اور دیجئے آپ نے فرمایا ویسر لک الخیر حیث ماکنت یعنی تیرے لئے بھلائی کو آسان کرے جہان کہین تو رہے کذا ذکر الفخر وَ اِذَا اَمَّرَ اَمِیْرًا عَلٰی جَیْشٍ اَوْ سَرِیَّۃٍ اَوْصَاہُ فِیْ خَاصَّتِہٖ بِتَقْوَی اللّٰہِ وَمَنْ مَّعَہٗ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ خَیْرًا ثُمَّ قَالَ اغْزُوْا بِسْمِ اللّٰہِ وَلَا تَغُلُّوْا وَلَا تَغْدِرُوْا وَلَا تُمَثِّلُوْا وَلَا تَقْتُلُوْا وَلِیْدًا **م عہ** اور جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کسیکو بڑے یا چھوٹے لشکر پر حاکم مقرر کرتے تو خاص اُسکے حق مین خدا سے ڈرنے کی نصیحت فرماتے اور نیز ساتھ کے مسلمانون سے بھلائی کرنے کی نصیحت کرتے یعنی اُن لوگون پر شفقت اور مہربانی رکھنا پھر فرماتے کہ خدا کے نام سے جہاد کرو اور غنیمت مین خیانت نہ کرو اور نہ عہد توڑو اور مُثلہ مت کرنا یعنی کافرون کے ناک کان وغیرہ کاٹ کر مت چھوڑنا اور بچون کو مت مارنا. نقل کیا اسکو مسلم اور چارون نے اور ایک روایت مین ارشاد شریف یون آیا ہے. اِنْطَلِقُوْا بِسْمِ اللّٰہِ وَبِاللّٰہِ وَعَلٰی مِلَّۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ وَلَا تَقْتُلُوْا شَیْخًا فَانِیًا وَّلَا طِفْلًا وَّلَا صَغِیْرًا وَّلَا امْرَاَۃً وَّلَا تَغُلُّوْا وَضُمُّوْا غَنَائِمَکُمْ وَاَصْلِحُوْا وَاَحْسِنُوْا اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَ **د** یعنی خدا کے نام سے برکت چاہتے ہوئے اللہ کی مدد سے اور دین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر جاؤ اور کسی شیخ فانی کو اور نہ دودھ پیتے بچہ کو اور نہ چھوٹے اور نہ عورت کو قتل کرو اور مال غنیمت مین خیانت نکرو اور اپنی اپنی لوٹ کو جمع کرو اور آپس کے معاملے درست رکھو اور احسان کرو کہ خدا تعالی نیک کارون کو دوست رکھتا ہے نقل کیا اسکو ابوداود نے **ف** شیخ فانی کو مت مارو یعنی جو لڑائی کی قوت نرکھتا ہو اور نہ صلاح و تدبیر بتائے اور اگر تدبیر و انتظام مین شریک ہو تو قتل کیا جاوے اور اسیطرح جو عورت لڑنے والی یا فتنہ انگیز ہو اسکا قتل جائز ہے ایسا ہی چھوٹے لڑکے کا حال ہے کہ اگر سردار ہو اور اسکو معرکہ مین لائے ہون اور اُسکے قتل سے کافرون کی کسر شان ہو تو اُس کا مارنا درست ہے اور احسان کرنے سے یہ غرض ہے کہ ہر شخص کے ساتھ اگرچہ کافر ہو نیکی کرو کافر سے نیکی اُسکے لائق کیجائے جیسے حدیث شریف مین آیا ہے کہ جب قتل کرو تو اچھی طرح قتل کرو پس اُسکے حق مین یہی احسان ہے اور اپنی اپنی لوٹ جمع کرنا یعنی اسمین تصرف نکرنا لیکن جو چیز کھانے پینے کی قسم ہو کہ رہنے سے بگڑ جائے اور سپاہی کو اسکی حاجت بھی ہو تو خرچ کرنیکا مضایقہ نہین کذا ذکر الفخر. فَاِذَا اَمْشٰی مَعَھُمْ قَالَ انْطَلِقُوْا عَلَی اسْمِ اللّٰہِ اَللّٰھُمَّ اَعِنْھُمْ. **مس** اور جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم لشکر کے ساتھ یعنی رخصت کے لئے چلتے تو یون فرماتے کہ چلو

اعتماد کئے ہوئے خدا کی ذات پر یا اللہ اُنکی مدد کر نقل کیا اِسکو حاکم نے وَاِذَا اَرَادَ سَفَرًا قَالَ اَللّٰھُمَّ بِكَ اَصُوْلُ وَبِكَ اَحُوْلُ وَبِكَ اَسِیْرُ اور جب کوئی سفر کا ارادہ کرے تو یہ دعا پڑھے اللہم بک اصول الخ یعنی یا اللہ تیری قوت سے مین حملہ کرتا ہون اور تیری ہی مدد سے مین حیلہ کرتا ہون یعنی دشمن کے مکر دفع کرنیکا اور تیرے ہی مدد سے چلتا ہون نقل کیا اُسکو بزار احمد نے وَاِنْ خَافَ مِنْ عَدُوٍّ اَوْ غَیْرِہٖ فَقِرَاءَۃُ لِاِیْلَافِ قُرَیْشٍ اَمَانٌ مِّنْ کُلِّ سُوْءٍ اور اگر کوئی کسی دشمن سے ڈرے یا اُسکے سوا دوسری چیز سے یعنی درندہ جانورون یا بیماری یا قرض یا جلنے یا ڈوبنے وغیرہ سے تو پڑھنا سورۂ لایلاف کا ہر بُرائی سے حفاظت کا سبب ہے یہ قول موقوف ہے **ف** یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے موقوف نہین بلکہ ابو الحسن قزوینی رح کا قول ہے جو اولیاء کبار سے ہین اور بڑے صاحب کرامات ہوئے ہین ابو طاہر سے روایت ہے کہ مین سفر کیا چاہتا تھا اس سفر سے ڈرتا تھا مین سید ابو الحسن شافعی کے پاس حاضر ہو کر اُنسے دعا کا خواستگار ہوا کہ اس غم سے نجات پاؤن اُنہون نے فرمایا کہ جو کوئی سفر کا ارادہ کرے اور دشمن کی طرف سے منہ سے ادھر وحشت رکھتا ہو تو چاہئیے کہ لایلاف پڑھے کہ یہ سورہ ہر برائی سے امان ہے۔ ابو طاہر کہتے ہیں مینے اسکو پڑھا تو کوئی چیز ایذا دہندہ مجھے ابتک پیش نہیں آئی کذا ذکر الفخر مُجَرَّبٌ مصنف نے کہا سورۂ لایلاف کا عمل مجرب ہے فَاِذَا وَضَعَ رِجْلَہٗ فِی الرِّکَابِ قَالَ بِسْمِ اللّٰہِ فَاِذَا اسْتَوٰی عَلٰی ظَھْرِھَا قَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ سُبْحَانَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا ھٰذَا وَمَا کُنَّا لَہٗ مُقْرِنِیْنَ وَاِنَّآ اِلٰی رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ اَللّٰہُ اَکْبَرُ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مَرَّۃً سُبْحَانَكَ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ فَاغْفِرْ لِیْ ذُنُوْبِیْ اِنَّہٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّآ اَنْتَ رَبِّ سَنْ حَبْ اَمُسُنْ اور جب رکاب مین پاؤن رکھے یا رکاب کے قائم مقام کسی اور چیز مین تو بسم اللہ کہے اور جب سواری کی چیز پر بیٹھ چکے تو الحمد للہ کہکر آیۂ سبحان الذی سخر لنا ہذا سے لمنقلبون تک پڑھے الحمد للہ تین بار اللہ اکبر تین بار لا الہ الا اللہ ایکبار سبحانک انی ظلمت الخ کہے یعنی مین تجھکو پاکی یاد کرتا ہون یا اللہ مین نے اپنی جان پر ظلم کیا یعنی گناہ کرنیکی وجہ سے تو تو بخش کہ گناہون کو کوئی نہین بخشتا سوا تیرے اور ترجمہ آیتہ کا یہ ہے کہ پاکی ہے اس خدا کو جسنے ہمارے لئے اس جانور کو تابعدار کیا اور ہم اسکی طاقت رکھنے والے نہ تھے اور ہم اپنے پرو ردگار کیطرف بیشک رجوع کرنیوالے مین نقل کیا اسکو ابو داؤد و ترمذی نسائی ابن حبان احمد حاکم نے **ف** حدیث شریف مین آیا ہے جسکا خلاصہ یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سوار ہو کر یہ آیت اور دوسرے کلمات پڑھے پھر ہنسے حضرت علی مرتضی رض نے اسکا سبب پوچھا آپنے فرمایا کہ تیرا رب اپنے بندے سے خوش ہوتا ہے اور بڑا ثواب دیتا ہے جب بندہ کہتا ہے رب اغفر لی ذنوبی تو اللہ تعالی فرماتا ہے کہ میرا بندہ جانتا ہے کہ اُسکے گناہ سوا میرے کوئی نہین بخشیگا پھر علی مرتضی رض بھی سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کیلئے سوار ہونے کے بعد اسیطرح پڑھکر ہنسے کذا فی المشکوۃ اور جملہ و انا الی ربنا لمنقلبون کو پہلی عبارت سے یہ علاقہ بھی کہ سوار ہونے میں ایک جگہہ سے دوسری جگہہ انتقال کرتا ہے اور بڑا انتقال پروردگار جل شانہ کیطرف جانا ہے اور نیز سواری خطر اور ہلاکت کی جگہہ ہے تو گویا اس ملت کا اشارہ ہے کہ سوار کو چاہئیے کہ آخری انتقال سے غافل نہو اور خدا کے ملنے کے لئے مستعد اور ہوشیار رہو کہ ہوشیار اور باگ کھینچکر چلے کہ انجام کو جنازے کی سواری پر اس جہان فانی سے جاتا ہے اُسوقت کو بھولے اور جانے کہ اسی طرح ایک روز

دنیا سے کوچ ہوگا ایسے کام نکرون کہ اُس دن مُنہ سیاہی ہو غرضکہ اسمین اشارہ ھے کہ ہر حال مین موت کو نہ بھولے کہ موت
کا یاد رکھنا بڑی نعمت ھی اور اُسکی یاد سے بڑا ثواب ملتا ھے یا اللہ ہم سبکو یہ حالت نصیب کر آمین یا رب العالمین کذا ذکر الفخر
فَاِذَا اسْتَوٰی کَبَّرَ ثَلٰثًا وَّقَرَأَ سُبْحَانَ الَّذِی سَخَّرَ لَنَا هٰذَا الْاٰیَة وَقَالَ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْئَلُكَ فِی سَفَرِنَا هٰذَا الْبِرَّ وَالتَّقْوٰی
وَمِنَ الْعَمَلِ مَا تَرْضٰی اَللّٰهُمَّ هَوِّنْ عَلَیْنَا سَفَرَنَا هٰذَا وَاطْوِ عَنَّا بُعْدَهٗ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الصَّاحِبُ فِی السَّفَرِ
وَالْخَلِیْفَةُ فِی الْاَهْلِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ وَكَاٰبَةِ الْمَنْظَرِ وَسُوْءِ الْمُنْقَلَبِ فِی الْمَالِ
وَالْاَهْلِ وَالْوَلَدِ وَاِذَا رَجَعَ قَالَهُنَّ وَزَادَ فِیْهِنَّ اٰئِبُوْنَ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ مُ دت
س اور جب سواری پر سوار ہو چکے تو تین بار اللہ اکبر کہے اور آیہ سبحان الذی سخر لنا ہذا ساری آیت پڑھے اور یہ
دعا مانگے اللہم انا سے لیکر الاہل والولد تک یعنی یا اللہ ہم تجھ سے اس اپنے سفر مین نیکی اور پرہیزگاری مانگتے ہین اور اُس عمل کا سوال کرتے
ہین جس سے تو خوش ہو یعنی جسکو تو قبول کرے۔ یا اللہ ہمپر یہ ہمارا سفر آسان کر اور اُسکی دوری کو ہمسے طے کر الٰہی تو ہی
سفر مین ساتھی ہے یعنی سب بلاؤن سے نگہبان اور تو ہی نائب ہے میرے گھر بار مین یعنی میرے پیچھے تو ہی کارساز اور
نگہبان ہے یا اللہ مین تیری پناہ مانگتا ہون سفر کی مشقت اور بُری حالت کے دیکھنے سے یعنی شدت رنج وغم کے باعث نفس
کی حالت متغیر ہونیسے اور مراجعت کی بُرائی سے مال اور اہل وعیال اور اولاد مین یعنی اس سے بھی پناہ مانگتا ہون کہ سفر سے پھر کر
اپنے اہل و مال مین نقصان دیکھون اور جب سفر سے لوٹنے کا ارادہ کرے تو یہی دعا پڑھے اور اُسکے آخر مین اتنا اور
زیادہ کرے آئبون تائبون الخ یعنی ہم رجوع کرنیوالے ہین توبہ کرنے والے ہین اپنے پروردگار کیلیے عبادت کرنیوالے تعریف کرنیوالے
ہین نقل کیا اسکو مسلم ابو داؤد ترمذی نسائی نے وَاِذَا رَكِبَ مَدَّ اِصْبَعَهٗ وَقَالَ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الصَّاحِبُ فِی السَّفَرِ
وَالْخَلِیْفَةُ فِی الْاَهْلِ اَللّٰهُمَّ اصْحَبْنَا بِنُصْحِكَ وَاقْلِبْنَا بِذِمَّةٍ اَللّٰهُمَّ ازْوِلَنَا الْاَرْضَ وَهَوِّنْ عَلَیْنَا السَّفَرَ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ
اَعُوْذُ بِكَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ وَكَاٰبَةِ الْمُنْقَلَبِ ت س اور جب سوار ہو اپنی انگلی اٹھاوے یعنی اشارہ توحید کے لئے اور یہ دعا پڑھے
اللہم انت الصاحب الخ یعنی یا اللہ تو رفیق ہے سفر مین اور خلیفہ ہے اہل وعیال مین یا اللہ تو ہمکو محفوظ رکھ اپنی حفاظت
سے اور ہمکو پھیر یعنی ہمارے وطن کی طرف سلامتی سے یا اللہ ہمارے لئے زمین طے کر اور ہمپر سفر کو آسان کر یا اللہ
مین تیری پناہ مانگتا ہون سفر کی مشقت سے اور مراجعت کی بُری حالت سے نقل کیا اسکو ترمذی نسائی نے مَا مِنْ بَعِیْرٍ اِلَّا فِیْ ذِرْوَتِهٖ شَیْطَانٌ
فَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ اِذَا رَكِبْتُمُوْهُ كَمَا اَمَرَكُمُ اللّٰهُ ثُمَّ امْتَهِنُوْهَا لِاَنْفُسِكُمْ فَاِنَّمَا
یَحْمِلُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اط کوئی اونٹ ایسا نہین ہی جسکی کوہان کی بلندی میں شیطان نہو تو جب تم اس پر سوار
ہو خدائے غالب اور بزرگ کا نام لو جیسے تمکو خدا نے حکم کیا ہی یعنی آیہ سبحان الذی سخر لنا پڑھو تاکہ شیطان دور ہو پھر اونٹ کو اپنی خدمت
مین لاؤ کیونکہ سوائے خدائے غالب اور بزرگ کے کوئی سوار نہین کرتا نقل کیا اسکو احمد اور طبرانی نے ف جیسے تمکو خدا نے
حکم کیا یعنی نعمت کے یاد کرنیکا اور تسبیح کا اس آیہ مین وجعل لکم من الفلک والانعام ماترکبون لتستووا علی ظهوره ثم تذکروا نعمة ربکم اذا

استویتم علیہ وتقولوا سبحان الذی سخر لنا ہذا الآیہ یعنی اللہ تعالی نے تمہارے لئے کشتیون اور چارپایون سے وہ چیزین
بنائین جنپر تم سوار ہوتے ہو تاکہ تم اُن کی پیٹھون پر بیٹھو پھر اپنے رب کی نعمت یاد کرو جب اُنپر بیٹھ چکو اور یون کہو سبحان
الذی سخر لنا جسکا ترجمہ پہلے گذرا کذا ذکر النحر وَيَتَعَوَّذُ فِي السَّفَرِ مِنْ وَّعْثَاۤءِ السَّفَرِ وَكَآبَةِ الْمُنْقَلَبِ وَالْحَوْرِ بَعْدَ
الْكَوْرِ وَدَعْوَةِ الْمَظْلُوْمِ وَسُوْۤءِ الْمَنْظَرِ فِي الْاَهْلِ وَالْمَالِ مُ ت س ق اور پناہ مانگے سفر مین سفر کی
مشقت اور مراجعت کی بری حالت سے اور نقصان سے بعد زیادتی کے یعنی خواہ اعمال صالحہ مین ہو یا مال اور اولاد مین
اور پناہ مانگے مظلوم کی بددعا سے اور دیکھنے کی بُری حالت سے اہل مین اور مال مین یعنی یون دعا کرے اللہم انی اعوذ بک من
وعثاء السفر وکآبۃ المنقلب الخ نقل کیا اُسکو مسلم ترمذی نسائی ابن ماجہ نے اَللّٰهُمَّ بَلَاغًا يُّبَلِّغُ خَيْرًا وَّمَغْفِرَةً
مِّنْكَ وَرِضْوَانًا بِيَدِكَ الْخَيْرُ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ وَالْخَلِيْفَةُ فِي الْاَهْلِ
اَللّٰهُمَّ هَوِّنْ عَلَيْنَا السَّفَرَ وَاطْوِلَنَا الْاَرْضَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ وَّعْثَاۤءِ السَّفَرِ وَكَآبَةِ
الْمُنْقَلَبِ ص ی ایک دعا سفر کی یہ ہے اللہم بلاغا الخ یا اللہ مین تجھ سے مانگتا ہون وسیلہ کی نیکی کو پہنچا دے
یعنی دنیا اور آخرت کی بھلائی کو اور تجھ سے بخشش مانگتا ہون اور تیری خوشنودی چاہتا ہون تیرے ہی ہاتھ مین بہلائی ہے
تو ہر چیز پر قادر ہے یا اللہ تو ہی رفیق ہے سفر مین اور خلیفہ ہے اہل مین یا اللہ تو ہمپر سفر آسان کر اور ہمارے لئے زمین طے کر یا اللہ
مین تیری پناہ مانگتا ہون سفر کی مشقت اور مراجعت کی بُری حالت سے نقل کیا اسکو ابو یعلی ابن سنی نے ف بلاغ اور وسیلہ
اسکو کہتے ہین کہ جسکے کرنیسے آدمی قرب الٰہی اور اپنے مطلب کو پہونچے یہان خدا کی بندگی مراد ہے جسکے سبب سے آدمی نجات پاتا ہے
اور اللہ تعالی کا قرب حاصل کرتا ہے ع فقیر کہتا ہے کہ بلاغا اور مغفرت اور رضوانا فعل مقدر سے منصوب ہین یعنی اسالک بلاغا کذا فی الحرز
اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ وَالْخَلِيْفَةُ فِي الْاَهْلِ اَللّٰهُمَّ اصْحَبْنَا فِيْ سَفَرِنَا وَاخْلُفْنَا فِيْ اَهْلِنَا ن س ایک دعا یہ ہے یا اللہ
تو ہی رفیق ہے ہمارے سفر مین اور خلیفہ ہے اہل مین یا اللہ تو ہمارا رفیق ہو ہمارے سفر مین اور ہمارے پیچھے کارساز ہو ہمارے اہل مین نقل کیا اسکو
ترمذی نسائی نے وَاِذَا عَلَا ثَنِيَّةً كَبَّرَ وَاِذَا هَبَطَ سَبَّحَ خ د س اور جب کسی پہاڑ پر چڑھے اللہ اکبر کہے اور جب اُس سے اُترے
تو سبحان اللہ کہے نقل کیا اسکو بخاری ابوداؤد نسائی نے وَاِذَا اَشْرَفَ عَلٰى وَادٍ هَلَّلَ وَكَبَّرَ ع اور جب گذرے جنگل پر لا الہ الا اللہ
اور اللہ اکبر کہے نقل کیا اسکو صحاح ستہ مین فقیر کہتا ہے کہ وادی اس نشیب کو کہتے ہین جہان پانی بہے اُسکو نالہ کہتے ہین اور قاموس
مین ہے کہ وادی پہاڑون یا ٹیلون کے بیچ کے میدان کو کہتے ہین مطلب یہ ہے کہ کسی میدان یا نالہ پر گذر ہو تو تہلیل و تکبیر پڑھے مترجم نے
جنگل کے معنے مجاز الکھے ہین وَاِنْ عَثَرَتْ بِهٖ دَآبَّتُهٗ فَلْيَقُلْ بِسْمِ اللّٰهِ س مس اکا اور اگر کسیکو اُسکا جانور گرا دے تو اُسکو بسم اللہ کہنا
چاہیے نقل کیا اسکو نسائی حاکم احمد طبرانی نے ف حیوۃ الحیوان مین لکھا ہے کہ طبرانی نے اوسط مین حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت
کیا ہے کہ جو غلام بد خو ہو یا جانور بد خو ہو اُسکے کان مین یہ آیت پڑھے افغیر دین اللہ یبغون ولہ اسلم من فی السموات والارض طوعا وکرہا
والیہ یرجعون کذا فی الحرز ... واذا رکب البحر امان من الغرق ... یقول بسم اللہ مجریہا ومرسیہا ... وما قدروا اللہ حق

بلندی پر چڑھنے اور اُترنیکا بیان جانور سے گرنیکا بیان

قَدْرِهِ الْآيَةَ الَّتِي فِي الزُّمَرِ ط ی ص اور جب دریا مین یعنی کشتی پرسوار ہو تو ڈوبنے سے امان ہے پڑھنا اس آیۃ کا بسم اللہ مجریہا
الآیۃ اور وماقدروا اللہ حق قدرہ جو سورۂ زمر مین ہے نقل کیا اسکو طبرانی ابن سنی ابویعلی نے **ف** پہلی آیت پوری یون ہے بسم اللہ مجریہا
ومرسٰہا ان ربی لغفور رحیم یعنی خدا کے نام سے ہے کشتی کا چلنا اور اُسکا لنگر کرنا میرا پروردگار بخشنے والا مہربان ہے یہ بیان حضرت
نوح علیہ السلام کی کشتی کا ہے کہتے ہین کہ جب وہ کشتی کا چلنا چاہتے بسم اللہ کہتے وہ چلنے لگتی اور اگر ٹھیرنا چاہتے تب بھی بسم اللہ
کہتے وہ ٹھیر جاتی اِسلئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اِس آیت کے پڑھنے کا حکم فرمایا اور دوسری آیت ساری یون ہے وما
قدروا اللہ حق قدرہ والارض جمیعًا قبضتہ یوم القیٰمۃ والسمٰوات مطویات بیمینہ سبحانہ وتعالیٰ عما یشرکون. یعنی اور کافرون نے خدا کو نہ پہچانا
اُسکے پہچاننے کا حق حالانکہ ساری زمین قیامت کو اُسکے قبضہ مین ہوگی اور آسمان اُسکے داہنے ہاتھ مین لپٹے ہوئے
ہونگے اُسکو پاکی اور برتری ہے اُس بات سے کہ کافر شریک کرتے ہین کذا ذکرہ الفخر وَاِذَا انْفَلَتَتْ دَابَّةُ اَحَدِكُمْ فَلْيُنَادِ اَعِيْنُوْا
يَا عِبَادَ اللّٰهِ رَحِمَكُمُ اللّٰهُ ص موص اور جب مسافر کی سواری کا جانور بھاگ جاوے تو اُسکو چاہیے کہ پکارے
کہ اے بندگان خدا میری مدد کرو نقل کیا اسکو بزار نے ابن عباسؓ سے اور ابن شیبہ نے اسکے ساتھ لفظ رحمکم اللہ کا بھی زیادہ کیا ہے
یعنی خدا تمپر رحم کرے لیکن موقوفًا روایت کیا ہے یعنی حضرت ابن عباسؓ کا قول ہے **ف** بندگان خدا سے مراد ابدال یا فرشتے
یا مسلمان جنات ہین حضرت ابن مسعودؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہین کہ جب کسی کا جانور جنگل مین بھاگ جاوے تو اُسکو
چاہیے کہ تین دفعہ کہے یاعباد اللہ احبسو یعنی اے بندگان خدا اسکو روکو کیونکہ زمین مین کچھ اللہ کے بندے ہین کہ اُسکو روکتے ہین
اور ایک بزرگ سے منقول ہے کہ اُنکا جانور بھاگ گیا اور اُنکو یہ حدیث معلوم تھی اُنہون نے یہ کلمات کہے اُسیوقت خدا تعالیٰ اُنکا جانور
پھیر لایا کذا ذکرہ العلی والفخر وَاِنْ اَرَادَ عَوْنًا فَلْيَقُلْ يَا عِبَادَ اللّٰهِ اَعِيْنُوْنِيْ يَا عِبَادَ اللّٰهِ اَعِيْنُوْنِيْ يَا عِبَادَ اللّٰهِ اَعِيْنُوْنِيْ ط اور اگر مدد
چاہے یعنی کسی امر مین اللہ تعالیٰ کی جانب سے مدد کی ضرورت ہو تو چاہیے کہ یون کہے یاعباد اللہ اعینونی یعنی اے بندگان خدا میری مدد
کرو تین باران لفظون کو کہے نقل کیا اِسکو طبرانی نے وَقَدْ جُرِّبَ ذٰلِكَ ط اور اس امر کو آزمایا بھی گیا ہے۔ نقل کیا
اِسکو طبرانی نے **ف** قد جرب ذلک راوی کا قول ہے یہان اس حدیث کے بیان مین کچھ تحقیق حق لکھی جاتی ہے تاکہ حقیقت
حدیث وان اراد عونًا الخ کی ظاہر ہو اسلئے کہ جن لوگون کے دلون مین غیر خدا سے مدد چاہنی سماگئی ہے اور یہ بات اُن کی طبیعتون
مین رچ گئی ہے وہ اِسی حدیث سے استدلال اور حجت کر کے گمراہ ہوئے ہین تو معلوم کرنا چاہیے کہ جو کوئی غیر خدا تعالےٰ سے مدد
چاہتے ہین اس حدیث سے حجت پکڑے اور اموات سے خواہ اعلےٰ ہون یا ادنیٰ مدد چاہے تو یہ استدلال ہرگز جائز اور درست
نہین اور کئی وجہون سے ناممکن ہے۔ اوّل وجہ یہ ہے کہ اس حدیث کی سند مین ایک راوی ابن حسان ہے جو محدثین کے
نزدیک منکر الحدیث ہے اور ہیثمی نے اسکو ضعیف کہا ہے اس حدیث کے راویون مین سے ایک راوی عتبہ بن غزوان ہے وہ
مجہول الحال ہے کہ اسکا تقوی اور عادل ہونا معلوم نہین چنانچہ اسماء الرجال کی کتاب تقریب مین لکھا ہے جب اس حدیث کا ایک راوی
ضعیف اور مجہول الحال ہو تو یہ حدیث اعتماد کے قابل اور استدلال کے لائق نہین علاوہ اسکے اس حدیث مین اور لوگون کے

جانور کے بھاگنے کا بیان

بیان مدد چاہنے کا

اموات سے مدد چاہنے مین بہت فرق ہے کیونکہ یہان عباد اللہ کو پکارتے ہین جنسے مقصود فرشتے ہین کہ حفاظت کے لئے مقرر
اور معین ہین یہ فرشتے اموات نہین ہین فیض القدیر شرح جامع الصغیر مین مذکور ہے جسکی یہ عبارت ہے ان للہ ملائکۃ فی الارض
یسمون الحفظۃ یکتبون ما یقع فی الارض من ورق الشجرۃ فاذا اصاب احدکم عرجۃ واحتاج الی عون بفلاۃ من الارض فلیقل
اعینونی عباد اللہ رحمکم اللہ فانہ یحصل انشاء اللہ رواہ ابن السنی والطبرانی من حدیث الحسن بن عمر عن ابن حسان عن سعید ابن ابی
عروبۃ عن قتادۃ عن ابن بریدۃ عن ابن مسعود قال ابن حجر حدیث غریب و معروف قالوا فیہ منکر الحدیث وقد تفرد بہ وفیہ
انقطاع بین ابن بریدۃ وابن مسعود رض انتہی یعنی اللہ کے کچھ فرشتے زمین مین مقرر ہین جنکو حفظہ اور نگہبان کہتے ہین جو درخت
کا پتہ زمین مین گرتا ہے اسکو لکھا کرتے ہین تو جب ہم مین سے کسیکو تکلیف پہونچے اور مدد کا محتاج ہو زمین کسی صاف میدان
مین تو اسکو چاہئیے کہ یون کہے کہ میری مدد کرو اے خدا کے بندو اللہ تمپر رحم فرماوے اس کہنے سے بیشک مدد حاصل ہوگی
انشاء اللہ روایت کیا اس حدیث کو ابن سنی اور طبرانی نے حسن بن عمر سے جو روایت کرتا ہے ابن حسان سے وہ روایت کرتا ہے
سعید بن ابی عروبہ سے وہ روایت کرتا ہے قتادہ سے وہ ابن بریدہ سے وہ ابن مسعود رض سے اور ابن حجر نے کہا کہ یہہ حدیث
غریب ہے اور معروف ابن حسان کے بارہ مین محدثین نے کہا ہے کہ منکر الحدیث ہے یعنی اسکی حدیث اعتبار
کے قابل نہین اور اس حدیث کے بیان کرنے مین وہ تنہا ہے کسی نے اسکا ساتھ نہین دیا اور ابن بریدہ اور ابن مسعود رض کے درمیان ایک راوی
چھوٹ گیا ہے یہانتک عبارت فیض القدیر کی تمام ہوئی اور دوسری جگہہ اسی کتاب مین یون کہا ہے وقال الہیثمی فیہ معروف بن حسان
ضعیف وقال جاء فی معناہ خبر اخرجہ الطبرانی بسند منقطع عن عتبۃ بن غزوان مرفوعا اذا ضل احدکم شیئا واراد عونا وہو بارض لیس بہا
انیس فلیقل یا عباد اللہ اعینونی ثلاثا فان عباد اللہ لا تراہم الی آخرہا فی فیض القدیر شرح الجامع الصغیر یعنی اور ہیثمی نے ذکر کیا کہ اس حدیث
کی سند مین معروف ابن حسان راوی ضعیف ہے اور یہ بھی کہا کہ اس حدیث کے مضمون مین ایک اور حدیث آئی ہے جسکو طبرانی نے روایت
کیا ہے ایسی سند سے جس مین عتبہ بن غزوان مرفوعا روایت کرتا ہے تو عتبہ کے بعد کا راوی چھوٹ گیا ہے اور حدیث یہ ہے کہ جب کوئی تم
مین سے کوئی چیز گم کرے اور مدد کا ارادہ کرے حالانکہ ایسی زمین مین ہو جہان کوئی انیس و غمخوار نہ ہو تو اسکو چاہیے کہ یون کہے اے اللہ
کے بندو میری مدد کرو اس لفظ کو تین بار کہے کیونکہ اللہ کے کچھ بندے وہان ہین جنکو تم نہین دیکھتے تمام ہوئی آخر تک فیض القدیر کی عبارت
غرضکہ اس حدیث سے اہل استمداد کا استدلال اموات سے ثابت نہیں ہو سکتا کیونکہ مراد ان بندون سے اموات ہرگز نہین اور
اس سے قطع نظر کرکے خود حدیث دلیل پکڑنیکے لائق نہین راوی کے اعتبار سے کہ منکر الحدیث ہے اور راوی منکر وہ ہوتا
ہے جو غلطی فاحش یا بہت غفلت کرتا ہو یا اسکا فاسق ہونا برملا ہو تو اس کی حدیث کو منکر کہتے ہین یعنی لائق اعتماد اور عمل کے
نہین جیسے شرح نخبۃ الفکر وغیرہ مین مذکور ہے اور دوسری وجہ یہ ہے کہ اگر اس حدیث کو غیر خدا سے تمام حاجتین مانگنے پر
محمول کیا جائے تو یہ بات ناممکن ہے منافع کا حاصل کرنا اور ضررونکا دفع کرنا اور فراخی اور صحت اور رزق اور فرزند اور مال
اور جاہ وغیرہ سوائے خدا کے دوسرے سے مانگنی جائز نہین اس مقصود کیلئے قرآن کی آیتین اور صحیح حدیثین اور اجماع امت

یہان مترجم نے غلطی کی اور دونوں جگہ اور ہیثمی کے قول مین جو آتا ہے معروف کے معنی مشہور کے لکھدیئے حالانکہ دونون جگہہ یہ لفظ نام راوی کا ہے چنانچہ صحیح دونو جگہہ درست کر دیا ۱۲

اور قرون ثلٰثہ کا تعامل اس حدیث کے معارض پڑیگا کیونکہ یہ حدیث خبر واحد ہے اور خبر واحد قرآن شریف کے معارض اور مقابل نہین ہوسکتی اگر یہ حدیث بفرض محال صحیح الاسناد ہو چہ جائیکہ سند صحیح نہ ہو اور راوی منکر اور ضعیف ہو۔ توضیح وتلویح مین مذکور ہے یرد خبر الواحد فی معارضۃ الکتاب لان الکتاب مقدم لکونہ قطعیا متواتر النظم لا شبہۃ فی سندہ یعنی خبر احاد قرآن کے مقابلہ مین رد کیجاتی ہے کیونکہ قرآن مقدم ہے بوجہ قطعی ہونیکے اور اس وجہ سے کہ عبارت اسکی متواتر ہے کسی طرح کا شبہہ اسکی سند مین نہین۔ اور شاہ ولی اللہ محدث دہلوی والد بزرگوار شاہ عبد العزیز محدث دہلوی کے رحمہما اللہ اپنی کتاب حجۃ اللہ البالغہ مین لکھتے ہین انہم کانوا یستعینون بغیر اللہ فی حوائجہم من شفاء المریض وغناء الفقیر وینذرون لہم یتوقعون انجاح مقاصدہم بتلک النذور ویتلون اسماءہم رجاء برکتہا فاوجب اللہ علیہم ان یقولوا فی صلوتہم ایاک نعبد وایاک نستعین فقال اللہ تعالیٰ ولا تدعوا مع اللہ احدا ولیس المراد من الدعاء العبادۃ کما قال بعض المفسرین بل ہو الاستعانۃ لقولہ تعالیٰ بل ایاہ تدعون فیکشف ما تدعون الیہ انتہی خلاصۃ ما فی حجۃ اللہ البالغۃ۔ یعنی کفار کا دستور تھا کہ غیر خدا تعالیٰ سے اپنی حاجتون مین مدد چاہتے مثلاً بیمارون کی تندرستی اور محتاجون کی تونگری کیلئے اور انکی نذرین مانتے اور متوقع ہوتے کہ ان نذرون سے ہمارے تمام مقصود اور حاجتین برآئینگی اور اُنکے نام پڑھتے اُن اسماء کی برکت کی امید پر اسلیئے اللہ تعالیٰ نے اُنپر یہ بات واجب کی کہ اپنی نمازون مین یون کہین ایاک نعبد وایاک نستعین یعنی تیری ہی ہم عبادت کرتے ہین اور کرینگے اور تجھی سے مدد چاہتے ہین اور چاہینگے اور نیز اللہ تعالیٰ نے فرمایا ولا تدعوا مع اللہ احدا یعنی اور مت پکارو اللہ کے ساتھ کسیکو اس آیت مین دعا سے مراد عبادت نہین جیسا بعض مفسرین نے بیان کیا ہے بلکہ دعا سے مراد مدد چاہنی ہے اسواسطے کہ اللہ تعالیٰ نے خود اپنے کلام معجز نظام مین فرمایا ہے بل ایاہ تدعون فیکشف ما تدعون الیہ یعنی بلکہ اُسی سے مدد مانگتے ہو تو وہ دور کردیتا ہے اس چیز کو جسپر اُس سے مدد چاہتے ہو یہانتک خلاصہ عبارت حجۃ اللہ البالغہ کا تمام ہوا غرضکہ آیت ایاک نعبد وایاک نستعین اور ادعوا ربکم تضرعا وخفیۃ اور ولا تدعوا مع اللہ احدا وغیرہ سے مدد چاہنی غیر خدا تعالیٰ سے ایسی باتون مین جنمین وہم اور خیال شرک کا ہو یا گمان شرک کے باعث ہون ہرگز درست نہین اور یہ حدیث بھی فاذا استعنت فاستعن باللہ یعنی جب تو مدد چاہے تو اللہ ہی سے مدد چاہ نہ کسی دوسرے سے استمداد غیر اللہ کو رد کرتی ہے اور دینداران خوف والون کو اس مقام مین خوب غور اور فکر کرنا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام پاک مین حکم فرمایا کہ ادعوا ربکم تضرعا وخفیۃ یعنی پکارو اور مدد چاہو اپنے رب سے عاجزی کے ساتھ اور پوشیدہ یعنی اخلاص کے ساتھ جس مین ریا نہ ہو اور نیز فرمایا ادعوہ خوفا وطمعا یعنی اور پکارو اللہ کو جس حال مین کہ خوف رکھنے والے ہو اُسکے عذاب سے اور امیدوار ہو اُسکے ثواب کے اور دعا کی حقیقت بھی اپنے رب العزت سے مانگنا اور مدد چاہنا اور بندہ کا اُسکو پکارنا ہے چنانچہ تفسیر نیشاپوری مین ہے حقیقۃ الدعاء استدعاء العبد ربہ جل جلالہ والاستمداد والمعونۃ انتہی کلامہ تو جب خدا تعالیٰ حکم فرما چکا کہ مجھی سے مانگو اور مدد چاہو اور عاجزی کرو تو سوا اسکے غیر کو پکارنا شرک کا موجب ہوگا اور قرآن سے بڑھ کر کوئی دلیل نہین اور چونکہ دعا سب عبادتون سے بڑی اور کمال بندگی اور ذلت کا مقام ہے رب العالمین کے سامنے تو اس

لحاظ سے جو کوئی کسی غیر کو پکاریگا اور اُس سے مدد چاہیگا وہ بڑا مشرک ہے کما فی التفسیر النیشاپوری قال جمہور العلماء ان الدعاء من اعظم مقامات العبودیۃ یعنی تمام علمانے کہا ہے کہ دعا نہایت بڑی بندگی کے مقامون مین سے ہے اس سے یہ نکلا کہ جو شخص اپنا وظیفہ اسطرح پر مقرر کرے یا بھیک بابا بھیک یا بابا فرید یا بابا فرید یا پیران پیر یا پیران پیر یا حسین یا حسین یا علی یا علی یا نبی یا نبی اور یہ وظیفہ تقرب الی اللہ کے واسطے ہو یا دفع مصیبت یا حاجت روائی کے لئے تو بیشک وہ شخص مشرک ہے اور خدا اور رسول کا مخالف کیونکہ اس طرح کی دعا اور وظیفہ عبادت ہے اور عبادت خدا کے سوا دوسرے کو جائز نہین چنانچہ تفسیر نیشاپوری مین مذکور ہے والحق ان الدعاء نوع من انواع العبادۃ یعنی حق یہ ہے کہ دعا عبادت کی قسمون مین سے ھی اور اسی واسطے ابن طاہر محدث نے مجمع البحار مین کہا ہے من قصد لزیارۃ قبور الانبیاء والصلحاء ان یصلی عند قبورہم و یدعو عندہا ویسألہم الحوائج فہذا لا یجوز عند احد من علماء المسلمین فان العبادۃ وطلب الحوائج والاستعانۃ حق اللہ وحدہ انتہی یعنی جو کوئی انبیا اور صلحا کی قبرون کی زیارت کا قصد کرے اسطرح کہ اُنکی قبرون کے پاس نماز پڑھے اور اُنکے نزدیک پکارے اور مدد چاہے اور اُنسے اپنی حاجتین مانگے تو یہ امر مسلمان علماء مین کسیکے نزدیک جائز نہین کیونکہ عبادت اور حاجتون کا مانگنا اور مدد چاہنی خاص اللہ وحدہ لا شریک کا حق ہے اور تیسری وجہ یہ ہے کہ اس حدیث اعینونی کا مخالف اور معارض دوسری حدیث کا مضمون ہے جسکو طبرانی اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے اور اس کتاب حصن حصین مین بھی موجود ہے قال فی الحصن الحصین اذا ضاع لہ شیئا او ابق اللہم راد الضالۃ وہادی الضلالۃ انت تہدی من الضلالۃ اردد علی ضالتی بقدرتک وسلطانک فانہا من عطائک وفضلک رواہ الطبرانی وہکذا رواہ ابن ابی شیبۃ یعنی حصن حصین مین کہا ہے کہ جب آدمی کی کوئی چیز گم ہو جاوے یا اُسکا غلام بھاگ جاوے تو یون دعا کرے اللہم راد الضالۃ الخ یعنی اے خدا پھیر لانے والے گم ہوئی چیز کے اور اے بھولے بھٹکے کے راہ بتانے والے تو ہی راہ بتاتا ہے بھول اور گمراہی سے پھیر لا میرے پاس میری گم ہوئی چیز کو اپنی قدرت اور غلبہ سے کہ وہ چیز تیری بخشش اور احسان سے ہے روایت کیا اس حدیث کو طبرانی نے اور اسیطرح اُسکو ابن ابی شیبہ نے نقل کیا ہے غرضکہ اس حدیث مین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے شرط و جزا کے طور سے ارشاد فرمایا ھی کہ جیسے ان چیزون کے پھیر لانے مین اللہ تعالیٰ سے مدد چاہتے ہو ویسے ہی ہر امر مین اُسی سے استعانت اور استمداد چاہیئے دوسرے سے استمداد لائق اور سزاوار نہین چوتھی وجہ یہ ہے کہ سباق وسیاق حدیث یا عباد اللہ کا اُس عمل مین ظاہر ھی جسمین مدد اور استعانت مخلوق سے درست ہو خصوصًا صحرا اور بیابان مین کہ لوگ علی العموم عادت کے طور پر شخص غیر معین کو پکارتے ہین کہ اے بندگان خدا ہماری فلان چیز کو روکو اور پکڑو خواہ وہ گھوڑا ہو یا گائے یا گدہا یا اور کوئی جانور تو یہان بندگان خدا ملائکہ ہون یا جن یا انسان اُس بھاگے ہوئے جانور کو روک لیتے ہین۔ شیخ سعدی شیرازی نے کیا خوب کہا ہے **بیت** ہمہ از بہر تو سرگشتہ و فرمانبردار ٭ شرط انصاف نباشد کہ تو فرمان نبری غرضکہ حدیث یا عباد اللہ اعینونی سے وہ استعانت جسمین شرک اور کفر کا وہم ہو ہرگز ثابت نہین ہوتی اور شرک کی استعانت کو کتاب اور سنت اور اجماع امت رد کرتے ہین اور محض بے اعتبار اور لا اصل لہ ہے بغوی نے معالم التنزیل مین کہا ہے۔ الاستعانۃ نوع تعبد والعبادۃ الطاعۃ مع التذلل والخضوع الخ یعنی استعانت عبادت کی قسم ہے اور عبادت طاعت اور فرمان برداری ذلت اور عاجزی کے ساتھ

آخر مضمون معالم اور حدیث مرویہ ابن عباس سے کہ فاذا استعنت فاستعن باللہ کہ جب تو مدد مانگے تو اللہ سے مانگ صاف معلوم ہوا کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے شرط اور جزا کے طریقہ سے مدد مانگنا غیر خدا تعالےٰ سے منع فرمایا ایسی بات میں جس میں دوسرے سے استعانت جائز نہیں اور اہل عقل اور نقل کے نزدیک یہ بات ٹھیر چکی ہے کہ شرط جزا کی ملزوم ہوتی ہے اور جزا اُسکی لازم ہے تو نہیں ہوسکتا کہ ثبوت اور تحقق شرط کا ہو اور جزا ثابت اور محقق نہ ہو - اذ لولم یثبت لوازمہ لاستحال ثبوتہ لان عدم اللازم یدل علی عدم الملزوم کما ثبت فی علم الاصول ولا یخفی ذلک علی الفحول من اہل المنقول والمعقول یعنے اس لئے کہ اگر شرط کے لوازم ثابت نہونگے تو شرط کا ثبوت بھی محال ہوگا کیونکہ لازم کا نہونا ملزوم کے نہ ہونے پر دلالت کرتا ہے جیسا کہ علم اصول میں ثابت اور محقق ہوچکا ہے اور یہ بات عالم کامل پر ارباب علم منقول اور معقول سے پوشیدہ نہیں اس صورت میں ظاہر وہ ہے کہ جب ارادہ استعانت کا ثابت ہوگا استعانت خدا تعالیٰ سے بالضرور ثابت ہو گی کیونکہ لازم ملزوم سے جدا نہیں ہوتا اسی طرح استعانت کا ارادہ استعانت باللہ سے جدا نہو گا - غرضکہ شریعت میں اس حدیث سے سوائے خدا تعالیٰ کے دوسرے سے استعانت ممنوع ہوئی جیسا کہ یہ امر ماہر علم اصول اور معقول پر جو طبع سلیم رکھتا ہے مخفی نہیں تو یہ حدیث ابن عباس معارض اور مخالف حدیث یاعباد اللہ اعینونی کے ہوئی اور ظاہر ہے کہ حدیث ابن عباس رضؓ کلام مجید کے مضمون کے موافق ہے اسلئے اس کو حدیث یاعباد اللہ پر ترجیح ہوئی اور قطع نظر اس حدیث کے آیۃ کریمہ ایاک نعبد وایاک نستعین اور سوائے اُس کے دوسری آیتیں استعانت اور عبادت غیر خدا توڑتی ہیں اسی لئے تفسیر بیضاوی اور دوسری تفسیروں میں اس آیت کے نیچے لکھا ہے قدم المفعول للتعظیم والاہتمام ولالۃ علی الحصر ولذا قال ابن عباس معناہ نعبدک ولا نعبد غیرک الخ وکرر الضمیر للتنصیص علی انہ مستعان لا غیر انتہی ما فی البیضاوی وہکذا فی التفسیر النیشاپوری یعنی مفعول ایاک کو تعظیم اور رفعتِ شان کیلئے مقدم کیا گیا کہ حصر پر دلالت کرے جسکا خلاصہ یہ ہے کہ تجھی کو عبادت کرتے ہیں اور تجھی سے مدد چاہتے ہیں نہ غیر سے اور اسی واسطے حضرت ابن عباس رضؓ نے فرمایا کہ اس کلام پاک کے یہ معنی ہیں کہ تیری ہی عبادت کرتے ہیں تیرے سوا دوسرے کی عبادت نہیں کرتے اور ضمیر ایاک مکرر لائی گئی یعنی ایاک نعبد و نستعین نہ فرمایا بلکہ اس طرح ارشاد کیا ایاک نعبد و ایاک نستعین تاکہ اس بات پر صراحت ہو کہ مدد چاہنے کا سزاوار اور طلب حاجات کے لائق وہی ہے اُس کے سوا کوئی نہیں مضمون بیضاوی کا تمام ہوا اور اسی طرح تفسیر نیشاپوری میں ہے اور مولانا شاہ عبد العزیز صاحب قدس سرہ محدث دہلوی نے اپنی تفسیر عزیزی میں فرمایا ہے جسکی عبارت اس طرح ہے انچہ تعلق بایاک نستعین دارد این است کہ حقیقتِ استعانت طلبِ معونت است و معونت بر چہار قسم است الخ تفسیر عزیزی میں مضمون کو فارسی میں لکھا ہے مگر ہم اُسکا اُردو ترجمہ مسلمان بھائیوں عوام کے فائدہ کے لئے لکھتے ہیں وہ یہ ہے کہ ایاک نستعین کے متعلق یہ بات ہے کہ استعانت کی حقیقت مدد مانگنی ہے اور مدد چار طرح پر ہے اول یہ ہے کہ کام کی قدرت اور طاقت عنایت کرے دوسری یہ کہ اُس کام کو آسان کردے تیسرے یہ کہ کام اور مقصود پر قائم کردے چوتھے یہ کہ اُس کام کی رغبت اور شوق پیدا کرے ان چاروں کی مثال یہ ہے کہ عقل و شعور اور ہاتھ

بادل عبادت کیواسطے عنایت کئے یہ پہلی قسم ہے اور دفع کرنا اُن چیزونکا جو عبادت سے باز رکھیں اور خاطر کو جمع کرنا اور
فراغ خاطر مرحمت کرنا دوسری قسم ہے اور عبادت کا دل میں ارادہ ڈالنا اور اُسکی خوبی عقل کی نظر میں جلوہ گر کرنا اور دل
کی خوشی اور لذت کو بڑہانا تیسری قسم ہے اور انبیا اور اولیا کو ہدایت اور رہنمائی اور تہذیب اخلاق کیواسطے بھیجنا اور مقرر
کردینا کہ دمبدم پند و نصیحت کے ساتھ رغبت اور حرص دلاتے رہیں اور عبادت پر تاکید کرتے رہیں چوتھی قسم ہے اور
ایاک کا مقدم ہونا نستعین سے یہاں حصر اور خصوصیت کا فائدہ دیتا ہے یعنی تیرے سوا اور کسی سے ہم مدد نہیں چاہتے
اور اگر کوئی آنکھیں بند کرکے سراسر تجاہل سے پوچھے کہ عبادت اور استعانت کی حصر پر کیا دلیل ہے تو ہم اُس کے جواب
میں کہیں گے کہ جو تین آیتیں اس آیت سے پہلے ہیں وہ حصر کی دلیل ہیں کیونکہ عبادت اور استعانت یا تو اُس کیلئے
سزاوار ہے کہ ذاتی کمال رکھتا ہو یا اُس کیلیے کہ اُسکی اگلی نعمتیں شکر اور طلب زیادتی کے سبب ہمیشہ کو اور اُسکی مدد بے
نہایت زمانہ تک چلی جائیگی یا اُس کیلئے کہ جسکی پرورش شامل اور محیط تمام مخلوقات کی ہے اور مدد کرنا بھی اُس کے حق پرورش کا
تتمہ ہے یا اُسکی عبادت اور استعانت اس لئے ہے کہ اگر نکرینگے تو تمام نعمتیں اور کمال تلف ہوجائینگے یا یہ خوف ہے کہ کوئی
آفت یا نقصان ہمکو پہونچیگا اور یہ تمام اللہ کی نعمتیں اوصاف بالا کیساتھ ہر کسی کو عام اور محیط ہیں تو باین لحاظ کہ سبکا
پیدا کرنا اور مخلوقات کی تقدیریں مقرر کرنی اور ہر کام کی قدرت دینی خاص اللہ کی ذات مقدس کیساتھ مخصوص ہیں
عبادت اور استعانت جو ان چیزوں پر متفرع ہے وہ بھی اُسی ذات مقدس سے خصوصیت رکھتی ہے اور اس مقام
کی وضاحت یہ ہے کہ اللہ تعالے نے بندہ کو ظاہر میں ایک طرح کی قدرت عنایت کی ہے جسکے سبب سے بندہ گمان کرتا
ہے کہ کام کا کرنا اور نکرنا میرے اختیار میں ہے لیکن کرنیکی ترجیح نکرنے پر اُس کو ہرگز میسر نہیں مگر خدا تعالیٰ کی طرف سے
اسی لئے استعانت سوائے اس کے دوسرے کو سزاوار نہیں یہ دلیل عقلی ہوئی اب ہم بداہت کا دعوے کرتے ہیں
کہ یہ امر بدیہی ہے کیونکہ ہم دیکھتے ہیں کہ تمام خلائق اپنے مطلبوں اور حاجتوں کو طلب کرتے ہیں اور طاقت بھر عقل اور شعور
اور کوشش و تدبیر میں قصور نہیں کرتے پھر بھی اپنے مطلب پر نہیں پہونچتے بجز اُن کے جنکو خدا چاہے اس سے معلوم ہوا کہ
مطلب کا حاصل ہونا غیب کی مدد سے ہے۔ اور استعانت یا تو ایسی چیز سے ہوتی ہے کہ اُس کے مؤثر اور مستقل ہونیکا وہم کسی
مشرک یا موحد کے فہم میں نہیں گذرتا مثلاً کھانے اور غلہ سے بھوک کے دفع کرنے میں مدد لینی اور پانی سے پیاس کے
دُور کرنیکو مدد لینی اور راحت کیلئے درخت کے سایہ میں بیٹھنے سے مدد لینی اور بیماری دُور ہونیکو دواؤں سے مدد لینی اور
اسی میں داخل ہے امیر اور بادشاہ سے وجہ معاش کے مقرر کرنے میں مدد لینی کیونکہ حقیقت میں یہ مال خدمت کے
عوض حاصل ہوتا ہے اور ذلت اور خواری کا موجب نہیں یا طبیبوں اور معالجوں سے مدد لینی اس لئے کہ اُن کو تجربہ حاصل
ہے اور دواؤں کے خواص سے اطلاع رکھتے ہیں تو اُن سے علاج کا مشورہ لیتے ہیں اور اُن کے مؤثر اور مستقل ہونیکا وہم کسی کے خیال
میں نہیں گذرتا تو اس قسم کی استعانت بلا کراہت جائز ہے کیونکہ ایسی استعانت حقیقت میں استعانت نہیں ہے اور اگر بالفرض اُسکو استعانت کہیں تو وہ
بھی خدا تعالیٰ ہی سے استعانت ہوگی یا استعانت ایسی چیز سے ہو کہ اُسکے مؤثر اور مستقل ہونیکا وہم مشرکوں کیساتھ دلمیں قرار پکڑے

مثلاً ستاروں کی ارواح سے اور عناصر سے یا خبیث روحوں سے مدد لینی مثلاً بھوانی اور شیخ سدو اور زین خان اور اُنکے سوا دوسروں سے مدد چاہنی اس قسم کی استعانت عین شرک اور خلاف ملت حنیفیہ کے ہے تمام ہوا خلاصہ تفسیر عزیزی کی عبارت کا اور تفسیر اتقان میں مذکور ہے کہ معنی ایاک نعبدو ایاک نستعین کے یہ ہیں کہ ہم تجھکو خاص کرتے ہیں عبادت اور استعانت کیواسطے اور قاضی ثناء اللہ رح نے اپنی کتاب عربی ارشاد الطالبین کے ترجمہ میں یہ فرمایا ہی جسکے الفاظ یہ ہیں **مسئلہ** دعا از اولیاء مردگان و از انبیا جائز نیست رسول فرمود صلی اللہ علیہ وسلم الدعاء ہو العبادۃ یعنی دعا خواستن از خدا عبادت است پس تر این آیۃ خواند وقال ربکم ادعونی استجب لکم انّ الذین یستکبرون عن عبادتی سیدخلون جہنم داخرین حق تعالیٰ میفرماید دعا کنید مرا من قبول کنم برائے شما دعا را بدرستی کسانیکہ تکبر میکنند از عبادت من قریب است کہ داخل خواہند شد در جہنم ذلیل و خوار **مسئلہ** چنانچہ جہال میگویند یا شیخ عبد القادر گیلانی شیئاً للہ یا خواجہ شمس الدین ترک پانی پتی جائز نیست و اگر گوید الٰہی بحرمت خواجہ شمس الدین پانی پتی مضائقہ ندارد حق تعالیٰ میفرماید والذین تدعون من دون اللہ عباد امثالکم یعنی از کسانیکہ شما دعا می خواہید سوائے خدا آنہا بندگانند مانند شما اند آنہارا چہ قدرت است کہ حاجت کسے برآرند اگر کسے گوید کہ این در حق کفار است کہ بتان را یاد میکردند گفتہ شود کہ لفظ عام است و عموم لفظ معتبر است نہ خصوص محل انتہی یعنی دعا اولیاء مردہ یا زندہ سے اور انبیاء علیہم السلام سے جائز نہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ دعا کرنی عبادت ہے یعنی دعا خدا سے مانگنی عبادت ہے پھر یہ آیت پڑھی وقال ربکم ادعونی الآیۃ حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ مجھ سے دعا کرو میں تمہارے لیے دعا کو قبول کرونگا جو لوگ کہ میری عبادت سے تکبّر کرتے ہیں قریب ہے کہ دوزخ میں ذلیل وخوار ہو کر داخل ہونگے **مسئلہ** جیسے کہ جاہل لوگ کہتے ہیں یا شیخ عبد القادر جیلانی شیئاً للہ یعنی اے شیخ عبد القادر جیلانی کچھ اللہ کیواسطے دو یا جیسے جاہل کہتے ہیں یا خواجہ شمس الدین ترک پانی پتی تو یوں کہنا جائز نہیں اور اگر کوئی یہ کہے کہ الٰہی بحرمت شمس الدین پانی پتی میری یہ مراد برلا تو یہ کہنا مضائقہ نہیں حق تعالیٰ فرماتا ہی والذین تدعون الآیۃ یعنی اور وہ لوگ جنکو تم پکارتے ہو اور اُن سے دعا مانگتے ہو خدا کے سوا وہ تم جیسے بندے ہیں اُن کو کیا قدرت ہی کہ کسی کی حاجت برلاویں اگر کوئی یہ کہے کہ یہ آیت کفار کے حق میں ہی کہ بتونکو پکارا کرتے تھے تو اُسکو یہ جواب دیا جائے کہ لفظ کے عام ہونیکا اعتبار ہی نہ محل کے خاص ہونیکا یعنی تدعون من دون اللہ لفظ عام ہے اللہ کے سوا جسکو پکاریں گے اُن پر یہ آیت صادق آویگی بتوں کے پکارنے پر موقوف نہیں تمام ہوا کلام قاضی ثناء اللہ کا۔ اور بحر الرائق میں ہی من ظن ان المیت یتصرف دون اللہ واعتقد ذلک کفر انتہی یعنی جو کوئی یہ گمان کرے کہ جو لوگ مرگئے ہیں وہ سب کاموں میں سوائے خدا تعالیٰ کے تصرف کرتے ہیں اور اس مضمون کا اعتقاد کرے تو کافر ہو جائیگا۔ اور جناب سید عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے فتوح الغیب میں اس حدیث کے ذیل میں واذا سألت فاسئل اللہ واذا استعنت فاستعن باللہ یہ لکھا ہے ینبغی لکل مؤمن ان یجعل ہذا الحدیث مرآۃ قلبہ وشعارہ ودثارہ وحدیثہ فیعمل فی جمیع حرکاتہ وسکناتہ حتی یسلم فی الدنیا والآخرۃ ویجد العزۃ فیہما برحمۃ اللہ تعالیٰ یعنی ہر مؤمن کو سزاوار اور لائق ہے کہ اس حدیث کو اپنے دل کا آئینہ بناوے اور اپنا لباس ظاہری اور باطنی اور اپنا کلام ٹھیرا دے یعنی اس حدیث

اونچائی پر چڑھنے کا بیان

کے مضمون کو اپنے تمام حرکات اور سکنات میں عمل میں لاوے تا کہ دنیا اور آخرت میں سلامت رہے اور اللہ کی رحمت کے سبب سے دونوں جہان میں عزت پاوے کذا فی المرقات شرح المشکوۃ وَاِذَا اَشْرَفَ عَلٰی مَکَانٍ مُّرْتَفِعٍ قَالَ اَللّٰهُمَّ لَکَ الشَّرَفُ عَلٰی کُلِّ شَرَفٍ وَّلَکَ الْحَمْدُ عَلٰی کُلِّ حَالٍ اَصِ ی اور جب کسی بلندی پر چڑھے تو یہ کلمات کہے اللّٰھم لک الشرف الخ خدایا تیرے ہی لئے بلندی ہے ہر بلندی پر یعنی تیرا ہی مرتبہ ہر بلندی سے برتر ہے اور تیرے ہی لئے بہر حال سب تعریف ہے نقل کیا اسکو احمد ابو یعلی ابن سنی نے

شہر کے دیکھنے کا بیان

وَاِذَا رَاٰی بَلَدًا يُّرِيْدُ دُخُوْلَهَا قَالَ حِيْنَ يَرَاهَا اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوَاتِ السَّبْعِ وَمَا اَظْلَلْنَ وَرَبَّ الْاَرَضِيْنَ السَّبْعِ وَمَا اَقْلَلْنَ وَرَبَّ الشَّيَاطِيْنِ وَمَا اَضْلَلْنَ وَرَبَّ الرِّيَاحِ وَمَا ذَرَيْنَ فَاِنَّا نَسْئَلُكَ خَيْرَ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ وَخَيْرَ اَهْلِهَا وَنَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا فِيْهَا س حب مس اور جب اُس شہر کو دیکھے جسمیں جانا چاہتا ہے تو اُسکے دیکھنے کے وقت یہ دعا پڑھے اللہم رب السموات الخ یعنی یا اللہ ساتوں آسمانوں کے پروردگار اور اُن چیزوں کے جن پر آسمان سایہ گستر ہیں اور اے ساتوں زمینوں کے پروردگار اور اُن چیزوں کے جنکو زمینوں نے اٹھا رکھا ہے اور اے شیطانوں کے پروردگار اور اُن لوگوں کے جنکو شیطانوں نے بہکایا ہے اور ہواؤں کے پروردگار اور اُن چیزوں کے جنکو ہواؤں نے پراگندہ کیا ہے ہم تجھ سے مانگتے ہیں اس شہر کی بھلائی اور اس شہر والوں کی بھلائی اور تیری پناہ مانگتے ہیں اُس کی برائی اور اُس کے رہنے والوں کی برائی اور اُس چیز کی برائی سے جو اس شہر میں ہے نقل کیا اسکو نسائی ابن حبان حاکم نے ف شہر کی بھلائی یہ ہے کہ اُسمیں داخل ہونا مبارک ہو یعنی طاعت اور عبادت اور عافیت کا سبب ہو اور شہر والوں کی بھلائی یہ کہ نیک بخت ہوں اور ان کی صحبت موجب کدورت نہ ہو ع فقیر کہتا ہے کہ ما فیہا سے غرض موذیات ہیں یعنی اس شہر کی ایذا دہندہ چیزوں سے پناہ مانگتا ہوں کذا فی الحرز اَسْئَلُكَ خَيْرَهَا وَخَيْرَ مَا فِيْهَا وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا فِيْهَا ط اور ایک روایت میں فانا نسألک کی جگہ اسالک خیرہا الخ آیا ہے یعنی میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اس شہر کی بھلائی اور اُس چیز کی بھلائی جو اس شہر میں ہے یعنے باشندہ ہوں یا اُن کے سوا دوسری چیز اور تیری پناہ مانگتا ہوں اُس کی برائی اور اُس چیز کی برائی سے جو اس شہر میں ہے نقل کیا اس کو طبرانی نے وَعِنْدَ مَا يُرِيْدُ اَنْ يَّدْخُلَهَا اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْهَا ثَلٰثَ مَرَّاتٍ اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا جَنَاهَا وَحَبِّبْنَا اِلٰی اَهْلِهَا وَحَبِّبْ صَالِحِيْ اَهْلِهَا اِلَيْنَا طس اور شہر میں داخل ہونیکے وقت یہ دعا پڑھے اللہم بارک لنا فیہا الخ یعنی اے اللہ ہمکو اس شہر میں برکت عنایت کر یہ الفاظ تین بار کہے اور یہ دعا پڑھے اللہم ارزقنا الخ یعنی یا اللہ تو ہم کو اس کے میوے نصیب کر اور ہمکو شہر والوں کے نزدیک دوست کر اور شہر والوں میں سے نیک بختوں کو ہمارے نزدیک محبوب کر نقل کیا اسکو طبرانی نے اوسط میں

مسافر کا منزل میں اُترنے اور شام کرنے کا بیان

وَاِذَا نَزَلَ مَنْزِلًا اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ فَاِنَّهٗ لَمْ يَضُرَّهٗ شَيْءٌ حَتّٰی يَرْتَحِلَ م ت س ق اَ ط مص اور جب کسی فرودگاہ میں اترے تو یہ دعا پڑھے اعوذ بکلمات اللہ التامات من شر ما خلق یعنی میں پناہ مانگتا ہوں خدا کے پورے کلموں کی اُس چیز

کی برائی سے جو اُس نے پیدا کی اس کے پڑھنے سے پڑھنے والے کو کوئی چیز ضرر نہ کریگی جبتک وہ کوچ کرے نقل کیا
اسکو مسلم ترمذی نسائی ابن ماجہ احمد طبرانی ابن ابی شیبہ نے فقیر کہتا ہے کہ مرقات میں ہے کہ اس دعا میں اہل جاہلیت کے فعل کا رد ہے
اُنکا یہ دستور تھا کہ جس منزل میں اُترتے تو یوں کہتے کہ اس میدان کے سید کی پناہ مانگتے ہیں اور اُنکی غرض اس سے جنوں کے
رئیس کی پناہ ہوتی تھی انتہی وَاِذَا اَمْسٰی وَاَقْبَلَ اللَّيْلُ يَا اَرْضُ رَبِّيْ وَرَبُّكِ اللّٰهُ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّكِ وَشَرِّ مَا
خُلِقَ فِيْكِ وَشَرِّ مَا يَدُبُّ عَلَيْكِ وَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ اَسَدٍ وَاَسْوَدَ وَمِنَ الْحَيَّةِ وَالْعَقْرَبِ وَشَرِّ سَاكِنِ
الْبَلَدِ وَمِنْ وَالِدٍ وَّمَا وَلَدَ د س مس اور جب مسافر شام کرے اور رات آئے تو یوں کہے یا ارض
ربی وربک اللہ الخ یعنی اے زمین میرا اور تیرا پروردگار اللہ ہے میں خدا کی پناہ مانگتا ہوں تیری برائی سے یعنی خسف
وغیرہ سے اور اس چیز کی برائی سے جو تجھ میں پیدا کیگئی یعنی سانپ بچھو وغیرہ سے اور اس چیز کی برائی سے جو تجھ پر چلتی ہے
یعنی حیوان اور جن اور انس اور میں پناہ مانگتا ہوں شیر اور کالے اژدھے سے اور ہر قسم کے سانپ اور بچھو اور برائی سے شہر
کے رہنے والوں یعنی جنات یا آدمیوں سے اور جننے والے کی برائی سے یعنی آدمی یا ابلیس اور بیٹے کی برائی یعنی بنی آدم یا ابلیس
کی اولاد سے نقل کیا اسکو ابوداؤد نسائی حاکم نے وَوَقْتَ السَّحَرِ يَقُوْلُ سَمِعَ سَامِعٌ بِحَمْدِ اللّٰهِ وَنِعْمَتِهِ وَحُسْنِ بَلَائِهِ
عَلَيْنَا رَبَّنَا صَاحِبْنَا وَاَفْضِلْ عَلَيْنَا عَائِذًا بِاللّٰهِ مِنَ النَّارِ م حب مس عو اور مسافر پچھلی رات میں یہ کلمات کہے
سمع سامع الخ یعنی سننے والے نے سنی اللہ کی تعریف جو ہم کرتے ہیں اور اسکی نعمت کا اقرار اور اسکی خوبی
نعمت پر جو ہم پر ہے اے ہمارے پروردگار تو ہمارا مددگار ہو اور ہم پر فضل کر ہم اللہ کی پناہ مانگتے ہیں آگ سے
نقل کیا اسکو مسلم ابوداؤد نسائی ابو عوانہ نے فقیر کہتا ہے مرقات میں ہے کہ سمع سامع کے معنی یہ ہیں کہ سننے والے
نے سنا کہ ہم خدا کی تعریف کرتے ہیں یعنی اسکو سنا چاہیئے کہ ہماری تعریف کو سنے اور یہ جو کہا کہ سمع روایت میں
سمع باب تفعیل سے ہے اس کے معنی کہ سننے والے نے دوسرے کو ہماری تعریف پہنچا دی لیکن خطابی وغیرہ نے مجرد
ہی سے اسکو ضبط کیا ہے اور حرز ثمین میں بھی ایسا ہی ہے یعنی مشہور ہے اور ایک نسخہ میں بھی یہی ہے جو مصنف نے
مقابلہ علی نعمہ وحسن بلائہ کیا ہے یعنی لکھے ہیں کہ ہم اللہ کی تعریف کرتے ہیں اسکی نعمت پر اور اسکی امتحان پر
یعنی خیر سے جانچا کر ہمکو معلوم ہے اور شرح میں بھی ایسا ہی ہے مگر صحیح مسلم ہی میں قول انتہی ہے سمع سامع ہے یہ معلوم ہوا کہ لفظ علی بجائے
واؤ کے متن حدیث کے لیکن صحیح نسخہ اور متن اصول میں موجود نہیں بلکہ دعا ہے انتہی ما فی الحرز ملخصاً اور بلا سے مراد
یہاں نعمت ہے وَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتُحِبُّ يَا جُبَيْرُ اِذَا خَرَجْتَ فِيْ سَفَرٍ اَنْ تَكُوْنَ اَمْثَلَ اَصْحَابِكَ هَيْئَةً
وَاَكْثَرَهُمْ زَادًا اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے جبیر کیا تو چاہتا ہے جب سفر کو نکلے تو اپنے سب یاروں سے
نسبت اسکے حال میں بہتر ہو اور توشہ میں ان سے زیادہ ہو یعنی تو ان سب میں اچھی حالت والا ہو خوب جمال والا ہو جاوے
فَقُلْتُ نَعَمْ بِاَبِيْ اَنْتَ وَاُمِّيْ قَالَ فَاقْرَأْ هٰذِهِ السُّوَرَ الْخَمْسَ قُلْ يَا اَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ وَاِذَا جَاءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَقُلْ
هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ وَقُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَقُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ وَافْتَتِحْ كُلَّ سُوْرَةٍ بِبِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ

الرَّحِیْمِ وَاخْتِمْ قِرَاءَتَكَ بِهَا قَالَ جُبَیْرٌ وَّكُنْتُ غَنِیًّا كَثِیْرَ الْمَالِ فَكُنْتُ اَخْرُجُ فِیْ سَفَرٍ فَاَكُوْنُ اَبَذَّهُمْ هَیْئَةً وَّاَقَلَّهُمْ زَادًا تو میں نے عرض کیا کہ ہاں آپ پر فدا ہوں میرے ماں باپ۔ آپنے فرمایا کہ یہ پانچ سورتیں پڑھا کر قل یا اوراذا جاء اور قل ہو اللہ اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس اور ہر سورت کو بسم اللہ سے شروع کر اور اپنی قرارت کو بسم اللہ پر ختم کر یعنی پانچ سورتوں پر پانچ بسم اللہ اور ختم کے بعد ایک بار بسم اللہ تو سب بسم اللہ چھ ہوئیں جبیر کہتے ہیں کہ میں بہت مالدار تہا اور سفر کو نکلتا تھا تو اپنے ساتھیوں سے بہت تباہ حال صورت میں اور اُن سے کمتر توشہ میں ہو جاتا تھا ف یعنی باوجود کثرت مال کے بدہئیت اور مفلس ہو جاتا تھا بوجہ مال کے جاتے رہنے اور بے برکتی کے فقیر کہتا ہے کہ بعض علمانے ہر سورت کے پہلے اور اُس کے ختم کے بعد بسم اللہ کو ذکر کیا ہے اس صورت میں بسم اللہ کی تعداد گیارہ ہوتی ہے صحیح یہی ہے کہ ہر سورت کے شروع پر بسم اللہ پڑہی جائے اور قل اعوذ برب الناس کے ختم ہونے پر بھی بسم اللہ پڑہنی چاہیئے کہ یہ صورت ختم قرآن کے حال اور مرتحل کی سی ہو جائیگی اور اس صورت میں چھ بسم اللہ ہونگی کذا فی الحرز فَمَا زِلْتُ عَلِمْتُهُنَّ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَقَرَأْتُ بِهِنَّ اَكُوْنُ مِنْ اَحْسَنِهِمْ هَیْئَةً وَّاَكْثَرِهِمْ زَادًا حَتّٰی اَرْجِعَ مِنْ سَفَرِیْ ص تو میں نے جب سے یہ سورتیں رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سیکھیں اور برابر اُن کے پڑھنے کے مداومت کی تو اپنے یاروں سے ہر امر میں بہتر اور توشہ میں اُن سے زیادہ تر ہوتا یہاں تک کہ اپنے سفر سے پھر آتا نقل کیا اسکو ابو یعلی نے ف ابن نجار نے اپنی تاریخ میں حضرت علی مرتضیٰ رض سے روایت کیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی سفر کا ارادہ کرے اور اپنے دروازے کے دونوں بازو پکڑ کر گیارہ بار قل ہو اللہ احد پڑہے تو خدا تعالی اُسکا نگہبان ہوتا ہے یہاں تک کہ سفر سے مراجعت کرے یہ روایت تفسیر درمنثور میں ہے مَا رَاكِبٌ یَخْلُوْ فِیْ مَسِیْرِهٖ بِاللّٰهِ وَذِكْرِهٖ اِلَّا رَدِفَهُ اللّٰهُ بِمَلَكٍ وَّلَا یَخْلُوْ بِشِعْرٍ وَّنَحْوِهٖ اِلَّا رَدِفَهُ بِشَیْطَانٍ ط جو کوئی سوار امور دنیاوی سے اپنے چلنے میں خالی ہو کر دل اور زبان سے اللہ اور اُس کے ذکر میں مشغول رہے تو اللہ تعالیٰ اُسکے پیچھے ایک فرشتہ کو سوار کرتا ہے اور جو کوئی ذکر الٰہی سے خالی ہو کر شعر میں مشغول ہوتا ہے یعنی بُرے شعر یا کلام دنیا اور بیہودہ بکنے میں مشغول ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اُس کے پیچھے شیطان کو سوار کرتا ہے نقل کیا اسکو طبرانی نے ف یعنی جو کوئی سواری کے وقت خدا کی یاد کرتا ہے اللہ تعالیٰ اُسکے پیچھے ایک فرشتہ متعین کرتا ہے جو اُسکا نگہبان اور مددگار رہے اور اُسکو نیکی کی تعلیم کرے اور بدی سے باز رکھے اور اگر سواری کے وقت بُری باتیں کرے تو اُسپر شیطان متعین ہوتا ہے جو بری راہ بتاتا ہے کذا ذکر الفخر وَاِنْ كَانَ فِیْ حَجٍّ فَاِذَا اسْتَوَتْ بِهٖ رَاحِلَتُهٗ عَلَی الْبَیْدَآءِ حَمِدَ اللّٰهَ وَسَبَّحَ وَكَبَّرَ خ اور اگر مسافر سفر حج میں ہو تو جب اُسکی سواری بیدا پر ٹہرے تو الحمد للہ اور سبحان اللہ اور اللہ اکبر کہے۔ نقل کیا اسکو بخاری نے ف بیدا ایک بلند جگہ کا نام ہے مکہ اور مدینہ کے درمیان یعنی جب مکہ سے مدینہ کو سوار ہوتے ہیں تو مسجد ذی الحلیفہ کے سامنے جو اونچی جگہ ہے مکہ کی جانب اسکو بیدا کہتے ہیں فَاِذَا اَحْرَمَ لَبّٰی لَبَّیْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّیْكَ لَبَّیْكَ لَا شَرِیْكَ لَكَ لَبَّیْكَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ

سفر حج کا بیان

وَالْمُلْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ ع اور جب احرام باندھے تو لبیک کہے اس طرح لبیک اللھم لبیک الخ میں حاضر ہوں تیری خدمت میں یا اللہ میں حاضر ہوں تیری خدمت میں حاضر ہوں تیری خدمت میں کوئی تیرا شریک نہیں میں حاضر ہوں تیری خدمت میں۔ تعریف اور نعمت تیرے ہی لئے ہے یعنی بندوں پر احسان اور انعام تیرے ہی جانب سے ہے اور ملک تیرے ہی لئے ہے کوئی تیرا شریک نہیں۔ لبیک کے یہ کلمات صحاح ستہ میں ہیں **ف** احرام میں بہت چیزوں کو حرام کرنا ہوتا ہے خواہ حج کا احرام ہو یا عمرہ کا ان باتوں کی تفصیل فقہ میں دیکھیے اور حج کے قصد کرنے والے کو چاہیے کہ اول طہارت اور غسل کرے اور بغیر سلے یعنی بن بیونتے کپڑے پہنے اور بدن کو خوشبو لگادے بعد احرام کے خوشبو لگانا ممنوع ہے اور دوگانہ نفل پڑھے اور مسنون یہ ہے کہ پہلی رکعت میں الحمد اور قل یا اور دوسری میں الحمد اور قل ہو اللہ پڑھے پھر احرام کی نیت کرے اور اگر بدون نماز کے احرام باندھے جائز ہے لیکن مکروہ ہے اور دوگانہ کے بعد لبیک کہے اور اس کے بعد سید کائنات پر درود بھیجے اور ہمارے نزدیک نماز کے بعد لبیک کہنا سنت ہے اور احرام میں دو باتیں فرض ہیں ایک نیت دوسری مطلق ذکر خواہ لبیک ہو یا کوئی اور ان دو باتوں کے سوا اور چیزیں سنت ہیں یا مستحب اور سارے حج میں ایکبار لبیک کہنا فرض ہے اور بار بار کہنا سنت ہے اور مستحب ہے کہ جب لبیک کہے تین بار سے کم نہ کہے اور الفاظ کو زبان سے کہے دل سے کہنا مفید نہیں کذا ذکر النحر لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ بِيَدَيْكَ لَبَّيْكَ وَالرَّغْبَاءُ اِلَيْكَ وَالْعَمَلُ لَبَّيْكَ مو م عه ایک صیغہ لبیک کا یہ ہے لبیک لبیک الخ میں حاضر ہوں تیری خدمت میں میں حاضر ہوں تیری خدمت میں اور مستعد ہوں تیری طاعت پر اور بھلائی تیرے قبضہ و تصرف میں ہے میں حاضر ہوں تیری خدمت میں اور رغبت تیری طرف ہے اور عمل تیری طرف چڑھتے ہیں میں حاضر ہوں تیری خدمت میں۔ نقل کیا اسکو موقوفاً مسلم اور چاروں نے **فقیر** کہتا ہے کہ نووی نے کہا کہ رغباء بروزن نعماء بمعنی رغبت کے ہے اور یہاں اس کے معنی طلب اور سوال کے ہیں اس شخص سے جس کے قبضہ میں خیر ہے اور میرک نے کہا کہ والعمل عطف ہے رغباء پر اور خبر اسکی محذوف ہے جس پر مذکور دلالت کرتا ہے یعنی الیک اور غرض یہ ہے کہ عمل سے مقصود تو ہی ہے گویا مضمون ایاک نعبد کا ہے جیسے الرغباء الیک میں مضمون ایاک نستعین کا ہے میں کہتا ہوں کہ اس صورت میں بہتر یہ ہے کہ خبر والعمل کی لک ہو کذا فی الحرز لَبَّيْكَ اِلٰهَ الْحَقِّ لَبَّيْكَ س ق حب مس ایک صیغہ لبیک کا یہ ہے لبیک اے معبود برحق لبیک نقل کیا اسکو نسائی ابن ماجہ ابن حبان حاکم نے وَاِذَا فَرَغَ مِنْ تَلْبِيَتِهٖ سَاَلَ اللّٰهَ مَغْفِرَتَهٗ وَرِضْوَانَهٗ وَاسْتَعْتَقَهٗ مِنَ النَّارِ ط اور جب اپنی لبیک کہنے سے فراغت پاوے تو خدا تعالیٰ سے اسکی بخشش اور خوشنودی مانگے اور آتش دوزخ سے آزادی طلب کرے نقل کیا اسکو طبرانی نے **ف** چنانچہ حدیث شریف میں لبیک کے بعد دعا ذیل آئی ہے اسکو پڑھے بلکہ ہر لبیک کے بعد اسکا پڑھنا سنت ہے اللھم انی اسالک مغفرتک ورضاک عنی فی دار القرار وان تعتقنی من النار کذا ذکر النحر فَاِذَا طَافَ كُلَّمَا اَتَى الرُّكْنَ كَبَّرَ خ اور جب کعبہ کا طواف کرے تو جس وقت رکن اسود کے پاس آوے اللہ اکبر کہے نقل کیا اسکو بخاری نے **ف** جہاں فقط رکن مذکور ہوتا ہے اس سے وہ رکن مراد ہوتا ہے جس میں حجر اسود ہے تو جب اس کے سامنے آوے تو بسم اللہ

الحمد للہ لا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر اور درود پڑھ کر طواف شروع کرے خانہ کعبہ کے دروازہ کیطرف کو جب ایک پھیرا پھر چکے جسکو
شوط کہتے ہیں تو سات بار شوط اسی طرح ادا کرے اور جب اللہ اکبر کہے تو دونو ہاتھ کندھے تک اٹھا کر ہتیلیاں حجر اسود کے
سامنے کرے پھر اسکو بوسہ دے اور بوسہ حجر اسود کا طریق یہ ہے کہ ہتیلیاں حجر اسود پر رکھکر اُن کے درمیان موہنہ سے
اُسکو چومے مگر اس طرح کہ آواز نہ ہو اور اگر موہنہ سے بوسہ دینا نہ ہو سکے تو اُسکو ہاتھ لگا کر ہاتھ کو چومے اور یہ بھی نہ ہو سکے
تو لکڑی وغیرہ لگا کر اُسکو چومے اسکی تصریح ہدایہ میں کی ہے اور اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو دونوں ہاتھوں سے اُسکی طرف
اشارہ کرے اور انگلیوں کو بوسہ دے اور مستحب ہے کہ حجر اسود پر سجدہ کی طرح ماتھا اور ناک بھی رکھے اور بوسہ دے تین بار
یونہی کرے کذا ذکر الفخر و یقول بین الرکنین رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ
د س حب مس اور درمیان دو رکنوں یعنی رکن یمانی اور حجر اسود کے یہ آیۃ پڑھے ربنا آتنا الخ یعنی
اے ہمارے رب ہمکو دنیا میں نیکی عنایت کر اور آخرت میں نیکی دے اور ہمکو آگ کے عذاب سے بچا۔ نقل کیا اسکو ابوداؤد
نسائی ابن حبان حاکم نے ف کعبہ کے چار کونے ہیں ایک عراقی دوسرا شامی تیسرا یمانی چوتھا رکن اسود پہلے دو
رکن شمال کیجانب ہیں اور دوسرے دو جنوب کی جانب اور ان دو کو رکنین یمانیین بھی کہتے ہیں یہاں یہی دو مراد
ہیں یعنی رکن اسود اور رکن یمانی کذا ذکر الفخر و کان یقول بین الرکن و الحجر مو مص اور اسی طرح آیۃ ربنا آتنا الخ
درمیان رکن اسود اور حطیم کے پڑھے نقل کیا اسکو موقوفا ابن ابی شیبہ نے ف حجر کعبہ کی وہ دیوار گول ہے کہ کعبہ کے
شمال کیطرف ہے پہلے یہ بھی داخل کعبہ تھی اب اسکو علیحدہ چھوڑ کر کعبہ کی دیوار اوہر بنائی ہے اس دیوار کی شکل نصف
دائرہ کی سی ہے انتہی کذا فی شرح ... اگر ... کذا ذکر الفخر و فی الطواف مش او بین الرکن و المقام مو مص
اور طواف میں پڑھے یعنی جب طواف کرے یا رکن اور مقام ابراہیم کے درمیان نقل کیا اسکو موقوفا ابن ابی شیبہ نے
ف یعنی حاکم نے مطلق طواف میں دعا پڑھنا روایت کیا ہے اور ابن ابی شیبہ نے خاص حجر اسود اور مقام ابراہیم
کے بیچ میں دعا یہ ہے اَللّٰھُمَّ قَنِّعْنِیْ بِمَا رَزَقْتَنِیْ وَبَارِکْ لِیْ فِیْہِ وَاخْلُفْ عَلٰی کُلِّ غَائِبَۃٍ لِّیْ بِخَیْرٍ مس مو
مص یعنی یا اللہ مجھکو قناعت دے اس چیز پر جو تو نے مجھے روزی دی اور مجھکو اسمیں برکت عنایت کر اور میری
ہر چیز میں جو غائب ہے بھلائی کے ساتھ خلیفہ ہو۔ نقل کیا اسکو حاکم نے اور موقوفا ابن ابی شیبہ نے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ
وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ مو مص کوئی معبود نہیں سوا خدا کے
وہ اکیلا ہے کوئی اسکا شریک نہیں اسی کے لئے بادشاہت ہے اور اسی کیلئے تعریف اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ نقل کیا
اسکو موقوفا ابن ابی شیبہ نے ف یعنی ابن ابی شیبہ کی ایک روایت میں پہلی دعا کیساتھ یہ کلمات بھی زیادہ ہیں لا الٰہ
الا اللہ الخ فَاِذَا فَرَغَ مِنَ الطَّوَافِ اَتٰی مَقَامَ اِبْرَاھِیْمَ فَقَرَأَ وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرَاھِیْمَ مُصَلًّی وَ
جَعَلَ الْمَقَامَ بَیْنَہٗ وَبَیْنَ الْبَیْتِ وَصَلّٰی رَکْعَتَیْنِ فِی الْاُوْلٰی قُلْ یٰاَیُّھَا الْکَافِرُوْنَ وَفِی الثَّانِیَۃِ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ
اَحَدٌ اور جب طواف سے فراغت پاوے تو مقام ابراہیم پر آوے اور یہ آیۃ پڑھے واتخذوا من مقام ابراہیم کو نماز

کی جگہ بناؤ اور مقام ابراہیم کو اپنے اور کعبہ کے درمیان کر کے دوگانہ طواف پڑھے پہلی رکعت مین قل یا اور دوسری رکعت مین قل ہو اللہ پڑھے **ف** مقام ابراہیم ایک پتھر ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اُسپر کھڑے ہوکر لوگونکو حکم الٰہی کی بموجب حج کے لئے پکارا تھا چنانچہ قرآن مین مذکور ہے واذن فی الناس بالحج یعنی لوگون مین حج کا اعلان کرو اُس پتھر پر حضرت ابراہیم کے قدمون کا نشان ہے اور اب کعبہ کے سامنے وہ پتھر ایک حجرہ مین ہے تو حاجی کو چاہیئے کہ اس حجرہ کے پیچھے کھڑا ہو کر دوگانہ پڑھے تاکہ وہ پتھر اُسکے اور کعبہ کے بیچمین ہو جاوے۔ یہ دو رکعتین ہر طواف کے بعد واجب ہین خواہ طواف نفل ہو یا فرض یا واجب اور اُس دوگانہ کے لئے مقام ابراہیم افضل ہے لیکن اگر دوسری جا بھی پڑھے تو جائز ہے کذا ذکر الفخر ثُمَّ يَرْجِعُ إِلَى الرُّكْنِ فَيَسْتَلِمُهُ ثُمَّ يَخْرُجُ مِنَ الْبَابِ إِلَى الصَّفَا پھر مراجعت کرے حجر اسود کیطرف اور اُسکو چومے یعنی دوبارہ بوسہ دے یا ہاتھ وغیرہ سے چھوئے پھر مسجد کے دروازہ سے یعنی باب الصفا سے کوہ صفا کی طرف نکلے **ف** سنت یہ ہے کہ سعی کیلئے کوہ صفا کی طرف فی الفور نکلے کہ تاخیر کرنی بدون عذر کے بری ہے اور اگر عذر سے ہو یا ماندگی کے دفع کرنیکو آرام کے لئے تاخیر کرے تو مضائقہ نہین فَإِذَا دَنَى مِنْهُ قَرَأَ إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ اَبْدَأُ بِمَا بَدَأَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فَيَرْقَى الصَّفَا حَتّٰى يَرَى الْبَيْتَ اور جب کوہ صفا سے قریب ہو تو یہ آیت پڑھے ان الصفا والمروۃ من شعائر اللہ یعنی صفا اور مروہ خدا کی نشانیون مین سے ہین پھر کہے کہ مین ابتدا کرتا ہون سعی مین اُس چیز سے کہ اللہ عزوجل نے اُس سے ابتدا کی یعنی خدا تعالیٰ نے صفا کو پہلے ذکر کیا تو مین پہلے اُسی پر جاتا ہون پھر کوہ صفا پر چڑھے یہانتک کہ خانہ کعبہ کو دیکھے **ف** اگلے زمانہ مین کعبہ کا کوٹھا صفا پر سے معلوم ہوتا تھا اور اب مسجد حرام بننے سے چھپ گیا ہے لیکن بعض جگہ سے اگر حرم کا دروازہ کھلا ہوا ہو اب بھی کعبہ کا کچھ حصہ نظر آتا ہے فَيَسْتَقْبِلُ الْقِبْلَةَ فَيُوَحِّدُ اللّٰهَ وَيُكَبِّرُهُ صفا پر چڑھکر قبلہ کیطرف مونہہ کرے اور خدا کی وحدانیت اور اُسکی بڑائی بیان کرے **ف** یعنی لا الٰہ الا اللہ اللہ اکبر کہے اور دونون ہاتھ کندھے تک دعا کی طرح اُٹھاوے کذا ذکر الفخر وَيَقُولُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ اَنْجَزَ وَعْدَهٗ وَنَصَرَ عَبْدَهٗ وَهَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهٗ اور یہ کلمات کہے لا الٰہ الا اللہ الخ کوئی معبود نہین سوا اللہ کے وہ اکیلا ہے کوئی اُسکا شریک نہین اُسکے لئے بادشاہت ہے اُسیکے لئے سب تعریف وہی جلاتا ہے اور مارتا ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے کوئی معبود نہین سوا اللہ کے وہ اکیلا ہے اُسنے اپنا وعدہ پورا کیا یعنی مکہ فتح ہوا اور دین کو قوت دی اور اپنے بندے یعنی رسول خدا کی مدد کی اور کفار کے گروہون کو تنہا شکست دی **ف** یعنی غزوہ خندق مین قریب بارہ ہزار کفار کے سوائے قریظہ اور نضیر کے یہودیون کے جمع ہو کر مدینہ پر چڑھ آئے تھے اور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے لڑائی کا ارادہ رکھتے تھے اللہ تعالیٰ نے اُنپر ہوا اور فرشتون کے لشکر کو متعین کیا جنھون نے اُنکو ہلاک اور خراب کیا اور ہو سکتا ہے کہ یہ دعا توحید اور تکبیر کے سوا ہو یا توحید و تکبیر مذکورہ سابق کا بیان ہو ثُمَّ يَدْعُوْ بَيْنَ ذٰلِكَ وَيَقُوْلُ مِثْلَ هٰذَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ پھر اُسکے درمیان مین دعا کرے اور کلمات اسی طرح تین بار کہے **ف** یعنی کلمہ توحید وغیرہ تین بار پڑھے اور تین بار دعا کرے ثُمَّ يَنْزِلُ اِلَى الْمَرْوَةِ حَتّٰى اِذَا انْصَبَّتْ قَدَمَاهُ فِيْ بَطْنِ الْوَادِيْ سَعٰى حَتّٰى اِذَا صَعِدَ مَشٰى

پھر کوہِ صفا سے اُترے اور مروہ کا قصد کرے یہانتک کہ جب اُسکے دونون پاؤن نالہ کی پستی مین اُترین تو دوڑے یہانتک کہ جب
چڑھنے لگے تو اپنی چال چلے **ف** یعنی جب نالہ کی پستی سے کوہِ مروہ کی بلندی پر چڑھنے لگے تو دوڑنا موقوف کرے اور آہستہ
چلے اور یہ پستی اور بلندی اگلے زمانہ مین تھی اب دونون پہاڑیون کے بیچ مین برابر زمین ہے مگر دوڑنے کی جگہہ کی ابتدا اور انتہا
پر دو نشانیان بنادی ہین اُنکو میلین اخضرین کہتے ہین کہ اُن کے درمیان ادائے سُنت کے لئے جھپٹ کر چلتے ہین
حَتّٰی اِذَا اَتَی الْمَرْوَةَ فَعَلَ عَلَی الْمَرْوَةِ کَمَا فَعَلَ عَلَی الصَّفَا **م د س ق عو** یہانتک کہ جب کوہِ مروہ پر آوے
تو اُسپر وہی فعل کرے جو کوہِ صفا پر کیا تھا۔ نقل کیا اِسکو مسلم ابوداؤد نسائی ابن ماجہ ابوعوانہ نے **ف** یعنی قبلہ رخ
ہوکر تکبیرات وغیرہ کہے پھر مروہ سے اُتر کر صفا کو جاوے اور پہلی طرح دو سبز مینارون کے بیچ مین سعی کرے سات
دفعہ یون ہی کرے کہ صفا سے مروہ تک ایک شوط ہوتا ہے اور مروہ سے صفا تک دو شوط یہ سعی کے سات شوط واجب ہین
فح اور ایک روایت مین یون آیا ہے وَاِذَا رَقِیَ الصَّفَا کَبَّرَ ثَلَاثًا وَیَقُوْلُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ
لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ یَصْنَعُ ذٰلِكَ سَبْعَ مَرَّاتٍ فَیَصِیْرُ مِنَ التَّکْبِیْرِ اِحْدٰی وَّعِشْرُوْنَ
وَمِنَ التَّهْلِیْلِ سَبْعٌ وَّیَدْعُوْ فِیْمَا بَیْنَ ذٰلِكَ وَیَسْأَلُ اللّٰهَ ثُمَّ یَهْبِطُ فَاِذَا رَقِیَ عَلَی الْمَرْوَةِ صَنَعَ کَمَا صَنَعَ عَلَی الصَّفَا
حَتّٰی یَفْرُغَ مِنْ سَعْیِهٖ **موطا مص** اور جب کوہِ صفا پر چڑھے تین بار اللہ اکبر کہے اور یہ کلمات کہے لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللہ
سے علیٰ کل شیٔ قدیر تک یہ بات سات دفعہ کرے یعنی تین بار اللہ اکبر کہنا اور ایک بار لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللہ الخ پڑھنا سات بار ہوا
اس صورت مین اللہ اکبر اکیس بار ہوگا اور لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللہ الخ سات بار اور دعا کرے اُسکے درمیان یعنے سات بار پڑھنے کے
اثنا مین دعا کرے اور اللہ تعالیٰ سے مانگے پھر کوہِ صفا سے اُترے اور جب کوہِ مروہ پر چڑھے تو وہ عمل کرے جو صفا پر
کیا تھا یہانتک کہ اپنی سعی سے فراغت پاوے نقل کیا اِسکو موقوفًا موطا مین اور ابن ابی شیبہ نے وَیَدْعُوْ عَلَی الصَّفَا
اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ قُلْتَ اُدْعُوْنِیْ اَسْتَجِبْ لَکُمْ وَاِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَادَ وَاِنِّیْ اَسْأَلُكَ کَمَا هَدَیْتَنِیْ لِلْاِسْلَامِ
اَنْ لَا تَنْزِعَهٗ مِنِّیْ حَتّٰی تَتَوَفَّانِیْ وَاَنَا مُسْلِمٌ **موطا** اور کوہِ صفا پر یہ دعا پڑھے اللہم انک الخ یعنی یا اللہ تو نے
فرمایا ہے کہ مجھ سے دعا کرو مین قبول کرونگا تمہاری دعا اور تو وعدہ کو خلاف نہین کرتا اور مین تجھ سے یہ سوال کرتا ہون کہ
جیسے تو نے مجھکو اسلام کے لئے ہدایت کی تو اُسکو مجھ سے مت چھین یہانتک کہ تو مجھکو وفات دے ایسے حال مین کہ مین مسلمان
ہون نقل کیا اِس کو موقوفًا موطا مین وَبَیْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ اَنْتَ الْاَعَزُّ الْاَکْرَمُ
مو مص اور کوہِ صفا اور مروہ کے درمیان یہ دعا پڑھے ربّ اغفر الخ یعنی اے میرے رب مغفرت اور رحم کر تو ہی
عزیز تر بزرگتر نقل کیا اُسکو موقوفًا ابن ابی شیبہ نے وَاِذَا سَارَ اِلٰی عَرَفَاتٍ لَبّٰی وَکَبَّرَ **م د** اور جب میدان عرفات
کو جاوے تو لبیک اور تکبیر کہے نقل کیا اِسکو مسلم ابوداؤد نے **ف** یعنی راہ مین کبھی لبیک کہے کبھی تکبیر لیکن علما نے لکھا
ہے کہ لبیک کہنا سنت ہے اور کبھی تکبیر کہنی جائز **فح** وَخَیْرُ الدُّعَاءِ دُعَاءُ یَوْمِ عَرَفَةَ وَخَیْرُ مَا قُلْتُ اَنَا وَالنَّبِیُّوْنَ مِنْ قَبْلِیْ

قَبْلِی لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ت اور سب دعاؤن سے
بہتر عرفہ کے دن کی دعا ہے اور اُن اقوال مین سے جو مین نے کہے اور مجھہ سے پہلے اور انبیا رنے کہے یہ کہنا ہے لا الٰہ الا اللہ
وحدہ لا شریک لہ الملک ولہ الحمد وہو علی کل شیٔ قدیر نقل کیا اسکو ترمذی نے اَکْثَرُ دُعَائِیْ وَدُعَاءِ الْاَنْبِیَاءِ قَبْلِیْ بِعَرَفَۃَ لَآ اِلٰہَ اِلَّا
اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ فِیْ قَلْبِیْ نُوْرًا وَّفِیْ سَمْعِیْ نُوْرًا وَّفِیْ
بَصَرِیْ نُوْرًا اَللّٰھُمَّ اشْرَحْ لِیْ صَدْرِیْ وَیَسِّرْ لِیْ اَمْرِیْ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ وَسَاوِسِ الصَّدْرِ وَشَتَاتِ الْاَمْرِ وَ
فِتْنَۃِ الْقَبْرِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ مَا یَلِجُ فِی النَّھَارِ وَشَرِّ مَا تَھُبُّ بِہِ الرِّیَاحُ مص میری اور مجھ سے پہلے
انبیا کی اکثر دعا عرفہ کے دن یہ ہے لا الٰہ الا اللہ الخ اسمین سے قدیر تک کا ترجمہ کئی بار گذر چکا اور اللہم اجعل سے آخر تک کا ترجمہ
یہ ہے یا اللہ تو میرے دل مین روشنی کر اور میری سماعت مین اور میری بینائی مین نور کر الٰہی میرے لئے میرا سینہ کھول اور میرے
لئے میرا معاملہ آسان کر اور مین تیری پناہ مانگتا ہون سینہ کے وسوسون سے اور معاملہ کی ابتری سے اور قبر کے فتنہ سے یا اللہ مین تیری
پناہ مانگتا ہون اس چیز کی بُرائی سے جو رات مین داخل ہوتی ہے یعنی موذیات کی قسم سے اور اُس چیز کی بُرائی سے جس کو ہوائین
چلائین یعنی شیاطین وجنات نقل کیا اسکو ابن ابی شیبہ نے ف کلمہ کو اسلئے دعا فرمایا کہ کریم کی تعریف کرنی حقیقت میں
کنایۃً دعا ہوتی ہے اور سینہ کے کھلنے کی پہچان حدیث شریف مین یہ آئی ہے کہ دنیا سے بیزاری اور دار الخلود کی طرف رجوع
اور موت کے آنیسے پہلے اُسکے لئے مستعد ہو جاوے اور سینے کے وسوسون سے وہ چیزین مراد ہین کہ وسواس کے باعث
ہون یعنی نفس اور شیطان اور معاملہ کی ابتری سے یہ غرض ہے کہ امر دین مین دنیا کی مشغولی سے فتور اور پراگندگی واقع ہو۔ اور قبر
کے فتنے سے منکر نکیر کے جواب مین حیران رہنا مقصود ہے ان سب باتون سے پناہ مانگی ہے فحر وَالتَّلْبِیَۃُ بِعَرَفَاتٍ سُنَّۃٌ
س مس اور لبیک کہنا عرفات مین سنت ہے۔ نقل کیا اُسکو نسائی اور حاکم نے ف یعنی وقوف سے پہلے
اور وقوف کے بعد کنکریان مارنے تک لبیک کہنا سنت موکدہ ہے ورنہ ہر حالت مین احرام کے بعد مستحب ہے لیکن شروع احرام مین
واجب ہے کذا ذکر العلی وَلَمَّا وَقَفَ بِعَرَفَاتٍ وَقَالَ لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ قَالَ اِنَّمَا الْخَیْرُ خَیْرُ الْاٰخِرَۃِ طس
اور جب عرفات مین ٹھہرے اور یہ الفاظ کہہ لے لبیک اللہم لبیک تو یون کہے انما الخیر خیر الآخرۃ۔ یعنی بھلائی صرف آخرت
کی خوبی ہے نقل کیا اسکو طبرانی نے اوسط مین فَاِذَا صَلَّی الْعَصْرَ وَوَقَفَ بِعَرَفَۃَ رَفَعَ یَدَیْہِ اور جب عصر کی نماز پڑھے
اور عرفات مین وقوف کرے تو اپنے دونون ہاتھ اُٹھائے ف عرفات مین عصر کی نماز ظہر کے ساتھ پڑھ لیتے ہیں اُسکے
بعد عرفات مین وقوف کرتے ہیں یعنی ٹھہرتے مین یہ وقوف حج کے فرائض مین سے ہے اُسکا وقت نوین تاریخ کی دوپہر ڈھلنے سے
لیکر دسوین کی تمام شب تک ہے اگر اس عرصہ مین ایک ساعت بھی وقوف کریگا تو فرض حج ادا ہو جائیگا اور سنت یہ ہے کہ غروب
کے بعد عرفات سے پھرے فحر وَیَقُوْلُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ
وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ اَللّٰھُمَّ اھْدِنِیْ بِالْھُدٰی وَنَقِّنِیْ بِالتَّقْوٰی وَاغْفِرْ لِیْ فِیْ

الْاٰخِرَةِ وَالْاُوْلٰی ثُمَّ یَرُدُّ یَدَیْہِ فَیَسْکُتُ قَدْرَ مَا یَقْرَأُ اِنْسَانٌ فَاتِحَةَ الْکِتٰبِ ثُمَّ یَعُوْدُ فَیَرْفَعُ یَدَیْہِ وَیَقُوْلُ مِثْلَ ذٰلِکَ **مو مص** اور ہاتھ اٹھا کر یون کہے اللہ اکبر و للہ الحمد تین بار لا آلہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ الملک ولہ الحمد اللّٰھم اھدنی فی الآخرۃ والاولی تک جسکا ترجمہ یہ ہی یا اللہ مجھکو راہ دکھا سیدھی راہ اور مجھکو پاک کر ظاہر اور باطن کے عیبون سی بسبب تقوی کے اور میری آمرزش کر آخرت مین اور دنیا مین یعنی جو گناہ مزین اور دنیا مین مجھسے سرزد ہوئے ہین انکو بخشدے اس دعا کے بعد اپنے ہاتھ ہٹالے اور دعا سے اسقدر سکوت کرے کہ آدمی سورۂ الحمد پڑھ لے پھر دوبارہ ہاتھ اٹھا دے اور وہی دعا جو پہلے پڑھی تھی پڑھے نقل کیا اسکو موقوفًا ابن ابی شیبہ نے وَاِذَا رَجَعَ وَاَتَی الْمَشْعَرَ الْحَرَامَ اِسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَدَعَاہُ وَکَبَّرَہٗ وَھَلَّلَہٗ وَوَحَّدَہٗ فَلَمْ یَزَلْ وَاقِفًا حَتّٰی اَسْفَرَ جِدًّا **م د س ق عو** اور جب عرفات سے پھرے اور مشعر حرام پر پہونچے تو مونہہ قبلہ کی طرف کرے اور اللہ تعالی سے دعا مانگے اور اللہ اکبر اور لا آلہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ کہے اور برابر مشعر حرام مین ٹھیرا رہے یہانتک کہ صبح خوب روشن ہو جاوے نقل کیا اسکو مسلم ابو داؤد نسائی ابن ماجہ ابو عوانہ نے **ف** عرفات سے پھر کر رات کو مزدلفہ مین رہتے ہین کہ وہان کا رہنا سنت مؤکدہ ہے پھر صبح کی نماز اول وقت پڑھکر مشعر حرام پر کہ مزدلفہ کے پہاڑ کا نام ہے وقوف کرتے ہین اس جگہ کا مطلق ٹھہرنا واجب ہے اگرچہ ایک ساعت ہی ہو اور جسقدر زندگور ہو یعنی تمام وقت کا وقوف سنت ہے اور مشعر حرام کے وقوف کا وقت طلوع صبح صادق سے طلوع آفتاب تک ہے اور اگر اس سے پہلے یا پیچھے ہوگا تو معتبر نہین **مخہ** وَلَمْ یَزَلْ یُلَبِّیْ حَتّٰی یَرْمِیَ الْجَمْرَةَ اَیْ جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ **ع** اور برابر لبیک کہتا ہے یعنے احرام کے دن سے مقرر جگہون مین یہانتک کہ جمرہ کو یعنی جمرۂ عقبہ کو کنکر مارے نقل کیا اسکو صحاح ستہ مین **ف** جمرہ اصل مین کنکری کو کہتے ہین مگر اب ان منارونکا نام ہوگیا ہے جنپر کنکر مارتے ہین وہ تین ہین ایک جمرۂ اولی جسکو جمرۂ دنیا بھی کہتے ہین مسجد خیف کے قریب ہے دوسرا جمرۂ وسطی اسکے بعد تیسرا جمرۂ عقبہ سب کے بعد مکہ کی طرف ان تینون کو کنکر مارنا واجب ہے دسوین تاریخ صرف جمرۂ عقبہ پر کنکر مارتے ہین اور اول کنکر مارنے پر لبیک کہنا موقوف کرتے ہین اور گیارھوین اور بارھوین کو تینون جمرہ پر کنکرین مارتے ہین اور تیرھوین کو بھی رمی کرتے ہین اگر منا مین رہین **مخہ** وَاِذَا اَرَادَ رَمْیَ الْجِمَارِ فَاِذَا اَتَی الْجَمْرَةَ الدُّنْیَا رَمَاھَا بِسَبْعِ حَصَیَاتٍ یُکَبِّرُ عَلٰی اَثَرِ کُلِّ حَصَاةٍ **خ س** اور جب حاجی کنکر مارنا چاہے یعنی تینون منارون پر گیارھوین اور بارھوین تاریخ مین تو جب جمرۂ دنیا پر پہونچے تو اس پر سات کنکریان پھینکے یعنی چنے کے برابر اور ہر کنکر مارنے پر اللہ اکبر کہے نقل کیا اسکو بخاری نسائی نے اَوْ مَعَ کُلِّ حَصَاةٍ **م د س ق مص** یا اللہ اکبر کہے ہر کنکر کے ہمراہ نقل کیا اسکو مسلم ابو داؤد نسائی ابن ماجہ ابن ابی شیبہ نے **فقیر** کہتا ہے کہ دونون صورتون مین فرق یہ ہی کہ اول صورت مین کنکر مارنے کے پیچھے اللہ اکبر کہتے ہین اور اس صورت مین کنکر پھینکنے کے وقت ثُمَّ یَتَقَدَّمُ فَیُسْھِلُ فَیَقُوْمُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ قِیَامًا طَوِیْلًا فَیَدْعُوْ وَیَرْفَعُ یَدَیْہِ ثُمَّ یَرْمِی الْجَمْرَةَ الْوُسْطٰی کَذٰلِکَ فَیَاْخُذُ ذَاتَ الشِّمَالِ فَیُسْھِلُ وَیَقُوْمُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ قِیَامًا طَوِیْلًا فَیَدْعُوْ وَیَرْفَعُ یَدَیْہِ ثُمَّ یَرْمِی الْجَمْرَةَ

رمی جمار کا بیان

ذَاتَ الْعَقَبَةِ مِنْ بَطْنِ الْوَادِی وَلَا یَقِفُ عِنْدَ ھَا خ س پھر یعنی بعد رمی جمرۂ دنیا کے تھوڑا سا آگے بڑھے اور زمین نرم
مین ٹھیرے اور قبلہ رو بہت دیر تک کھڑا رہے اور ہاتھ اُٹھا کر دعا مانگے پھر جمرۂ وسطی پر اسیطرح یعنی جمرۂ دنیا کے موافق کنکریان
پھینکے پھر بائین طرف کو چلکر زمین نرم مین پہونچے اور قبلہ رخ بڑی دیر تک کھڑا رہے اور ہاتھ اُٹھا کر دعا مانگے پھر جمرۂ عقبہ پر نالہ
کے نشیب مین سے کنکریان مارے اور اس جمرہ کے پاس توقف نہ کرے۔ نقل کیا اسکو بخاری نسائی نے ف جمرۂ دنیا کے
آگے دیر تک ٹھیرنا مستحب ہے چنانچہ بعض روایتون مین ہے کہ اتنی دیر ٹھیرے جتنے عرصہ مین سورہ بقرہ پڑھی جائے غرضکہ وہان کھڑا
ہو کر اللہ تعالی کی حمد اور تکبیر اور تہلیل اور تسبیح کرے اور درود پڑھے اور کمال حضور اور خشوع سے اپنے لئے اور اپنے والدین
کے واسطے دعا مانگے اور اپنے گناہونکی آمرزش چاہے اور بعد جمرۂ عقبہ کی رمی کے نہ ٹھیرے نہ پہلے دن نہ دوسرے تیسرے دن
اور دعا مانگنے مین اختلاف ہے بعضے کہتے ہین کہ چلتے چلتے دعا مانگے اور بعض دعا کرنا مطلق ممنوع کہتے ہین فحز وَیَسْتَبْطِنُ
الْوَادِیَ حَتّٰی اِذَا فَرَغَ قَالَ اللّٰھُمَّ اجْعَلْهُ حَجًّا مَّبْرُوْرًا وَّذَنْبًا مَّغْفُوْرًا مص مو مص اور نالہ کے بیچ مین
داخل ہو یعنی جمرۂ عقبہ کے کنکر مارنے کے لئے یہانتک کہ جب رمی سے فراغت پاوے تو یہ الفاظ کہے اللھم اجعلہ الخ یعنی یا اللہ
تو ہمارے اس حج کو حج مبرور کر اور ہمارے گناہ کو بخشا ہوا کر نقل کیا اسکو ابن ابی شیبہ نے اور موقوفا بھی اُسی نے ف حج مبرور
اُسکو کہتے ہین جسمین گناہ اور خیانت نہ ہو فحز فقیر کہتا ہے کہ فتح القدیر مین پہچان حج مبرور کی یہ لکھی ہے کہ آدمی پہلے
سے اچھا ہو جاوے وَیَدْعُوْ عِنْدَ الْجَمَرَاتِ کُلِّھَا وَلَا یُوَقِّتُ شَیْئًا مو مص اور سب جمرون کے پاس دعا مانگے
اور کوئی دعا مقرر نہ کرے یعنی جو چاہے مانگے نقل کیا اسکو موقوفا ابن ابی شیبہ نے ف اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے
کہ جمرۂ عقبہ کے پاس بھی دعا مانگے اگرچہ بدون ٹھیرنے کے ہو فقیر کہتا ہے کہ اوپر کی حدیث سے بھی ایسا ہی معلوم ہوتا ہے
کیونکہ جمرۂ عقبہ کی رمی کی فراغت کے بعد اللھم اجعلہ الخ کہنے کو روایت کیا ہے اور یہ بھی دعا ہی ہے وَاِذَا ذَبَحَ سَمّٰی وَکَبَّرَ
وَوَضَعَ رِجْلَهٗ عَلٰی صِفَاحِهَا اَیْ عُرْضِ عُنُقِهَا ع اور جب قربانی ذبح کرے تو بسم اللہ واللہ اکبر کہے اور اپنا پاؤن قربانی کے
کلہ کے چوڑاؤ پر رکھے نقل کیا اسکو صحاح ستہ مین وَیَقُوْلُ فِی الْاُضْحِیَّةِ بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰھُمَّ تَقَبَّلْ مِنِّیْ وَمِنْ اُمَّةِ مُحَمَّدٍ
صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ م د اور قربانی کے ذبح کے وقت بسم اللہ کہے اور یون دعا مانگے اللھم تقبل الخ یعنی یا اللہ تو مجھسے قبول کر
اور امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے یعنی میری اور انکی قربانیان قبول فرما نقل کیا اسکو مسلم ابو داؤد نے ف اگر ذبح کیوقت قصداً
بسم اللہ چھوڑ دیگا تو اُس جانور کا کھانا حرام ہوگا غرضکہ بسم اللہ کا کہنا ذبح کیوقت ضروری اور بسم اللہ اللہ اکبر کہنا مستحب ہے اسی
طرح جو دعائین ذیل مین ہین اُن کا پڑھنا اولی ہے اِنِّیْ وَجَّهْتُ وَجْهِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ عَلٰی مِلَّةِ اِبْرٰھِیْمَ
حَنِیْفًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ لَا شَرِیْکَ لَهٗ وَبِذٰلِکَ اُمِرْتُ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ
اَللّٰھُمَّ مِنْکَ وَلَکَ بِسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَکْبَرُ ثُمَّ یَذْبَحُ د ق مس یعنی یہ کلمات انی وجھت وجھی الخ یعنی مین
نے اپنا چہرہ اس ذات کی طرف متوجہ کیا جسنے آسمانون اور زمین کو پیدا کیا ایسی حالت مین کہ مین دین ابراہیم پر

ہون توحید کرنے والا اور مین مشرکون مین سے نہین ہون میری نماز اور میری عبادتین اور میری زندگی اور میری موت اللہ کے واسطے
ہین جو عالمون کا پروردگار ہے کوئی اُسکا شریک نہین اور مجھ کو اسی بات کا حکم ہوا ہے اور مین مسلمانون مین سے ہون پھر کہے اللہم منک
ولک بسم اللّٰہ واللّٰہ اکبر یعنی یا اللہ یہ قربانی تیری ہی عطا سے اور تیری ہی رضامندی کے لئے مین ذبح کرتا ہون خدا کے نام سے
اور اللہ بہت بڑا ہے پھر قربانی کو ذبح کرے نقل کیا اسکو ابو داؤد ابن ماجہ حاکم نے وَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِفَاطِمَةَ
قُوْمِي اِلٰى اُضْحِيَتِكِ فَاشْهَدِيْهَا فَاِنَّهٗ يُغْفَرُ لَكِ عِنْدَ اَوَّلِ قَطْرَةٍ مِّنْ دَمِهَا كُلُّ ذَنْبٍ عَمِلْتِيْهِ وَقُوْلِيْ اِنَّ صَلٰوتِيْ
وَنُسُكِيْ اِلٰى اٰخِرِهٖ قَالَ عِمْرَانُ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذَا لَكَ وَلِاَهْلِ بَيْتِكَ خَاصَّةً قَالَ بَلْ لِّلْمُسْلِمِيْنَ عَامَّةً
مس اور پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت فاطمہ زہرا رض کو فرمایا کہ اپنی قربانی کیطرف اُٹھ اور اُسکے پاس حاضر ہو کیونکہ اُسکے
اول ہی قطرہ خون کے گرنیکے وقت جو گناہ تو نے کئے ہونگے تیرے لئے بخشے جائینگے اور ذبح کے وقت یہہ آیت پڑھ
ان صلوتی ونسکی الآیہ عمران صحابی کہتے ہین کہ مین نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ ثواب آپکے واسطے اور آپ کے اہل بیت
کے لئے ہی مخصوص ہے یعنی آپکی امت بھی اسمین شریک ہے یا نہین آپنے فرمایا کہ یہ ثواب سب مسلمانوں کے لئے ہے
یعنی جو کوئی یہ عمل کریگا یہی ثواب پاویگا. نقل کیا اسکو حاکم نے **ف** اس سے معلوم ہوا کہ عورت کو بھی اپنی قربانی پر حاضر
ہونا سنت ہے فَاِنْ كَانَتْ بُدْنَةً فَلْيُقِمْهَا ثُمَّ لِيَقُلْ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُمَّ مِنْكَ وَلَكَ
ثُمَّ لِيُسَمِّ اللّٰهَ ثُمَّ لِيَنْحَرْ وَاِنْ كَانَتْ عَقِيْقَةً فَعَلَ كَالْاُضْحِيَةِ موقوف اور اگر قربانی کا جانور اونٹ ہو
تو چاہئے کہ اُسکو کھڑا کرے پھر اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اللہم منک ولک کہے پھر بسم اللہ کہہ کر سینہ مین نیزہ مارے اور اگر
ذبح کا جانور عقیقہ ہو تو قربانی کیطرح کاربند ہو یعنی اسیطرح بسم اللہ اللہ اکبر پڑھے. نقل کیا اس کو موقوفا حاکم نے **ف**
اونٹ مین نحر یعنی اُسکا سینہ چاک کرنا مستحب ہے اور گائے وغیرہ کا گلا کاٹنا اور اُسکا خلاف مکروہ ہے اور عقیقہ اُس بکری
وغیرہ کو کہتے ہین جو لڑکے کی پیدائش کے ساتوین دن سر مونڈنے کے وقت ذبح کی جاتی ہے کذا ذکر المصطفے وَيُسَمّٰى
عَلَى الْعَقِيْقَةِ كَمَا يُسَمّٰى عَلَى الْاُضْحِيَةِ بِسْمِ اللّٰهِ عَقِيْقَةُ فُلَانٍ موقوف اور عقیقہ پر بسم اللہ کہے جیسے قربانی
پر کہے اسطرح کہ بسم اللہ یہ عقیقہ فلانے لڑکے کا ہے. نقل کیا اسکو موقوفا ابن ابی شیبہ نے وَاِذَا دَخَلَ الْبَيْتَ كَبَّرَ فِيْ
نَوَاحِيْهِ خ دو وَفِيْ زَوَايَاهُ د اور جب خانہ کعبہ کے اندر داخل ہو تو اُسکے چارون طرفون مین اللہ اکبر کہے نقل کیا
اسکو بخاری ابو داؤد نے. اور اسکے کونون مین روایت کیا اُسکو ابو داؤد نے **فقیر** کہتا ہے کہ ابو داؤد کی ایک روایت مین
نواحی آیا ہے اور دوسرے مین زوایا اور معنے دونون کے ایک ہین وَيَدْعُوْ فِيْ نَوَاحِيْهِ كُلِّهَا فَاِذَا خَرَجَ رَكَعَ فِيْ
قُبُلِ الْبَيْتِ رَكْعَتَيْنِ م س اور کعبہ کے سب کونون مین دعا مانگے اور جب باہر نکلے تو کعبہ کے سامنے دوگانہ پڑھے
نقل کیا اسکو مسلم نسائی نے وَدَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَعْبَةَ هُوَ وَاُسَامَةُ وَعُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ
الْحَجَبِيُّ وَبِلَالُ بْنُ رَبَاحٍ فَاَغْلَقَهَا عَلَيْهِ وَمَكَثَ فِيْهَا فَسَاَلْتُ بِلَالًا حِيْنَ خَرَجَ مَاذَا صَنَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ جَعَلَ عَمُوْدًا عَنْ يَسَارِهٖ وَعَمُوْدَيْنِ عَنْ يَمِيْنِهٖ وَثَلَاثَةَ اَعْمِدَةٍ وَرَاءَهٗ وَكَانَ الْبَيْتُ يَوْمَئِذٍ عَلٰى سِتَّةِ اَعْمِدَةٍ ثُمَّ صَلّٰى **خ م** اور پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کعبہ مین داخل ہوئے خود آپ اور اسامہ اور عثمان بن طلحہ حجبی اور بلال بن رباح رضہ اور کعبہ کا دروازہ عثمان نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر بند کر دیا تاکہ لوگ بھیڑ نہ کرین اور پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کعبہ مین دیر تک ٹھیرے ابن عمر رض کہتے ہین کہ مین نے بلال رض سے پوچھا جسوقت پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نکلے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا کیا یعنی کعبہ مین ٹھیر کر بلال نے کہا کہ آپنے ایک ستون بائین طرف اور دو ستون داہنی طرف اور تین ستون اپنے پیچھے کر کے نماز پڑھی اور خانہ کعبہ اُسوقت چھ ستونون پر تھا یعنی اب تین ستون ہین نقل کیا اسکو بخاری اور مسلم نے وَلَمَّا دَخَلَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيْتَ اَمَرَ بِلَالًا فَاَجَافَ الْبَابَ وَالْبَيْتُ اِذْ ذَاكَ عَلٰى سِتَّةِ اَعْمِدَةٍ فَمَضٰى حَتّٰى اِذَا كَانَ بَيْنَ الْاُسْطُوَانَتَيْنِ تَلِيَانِ بَابَ الْكَعْبَةِ جَلَسَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ وَسَاَلَهٗ وَاسْتَغْفَرَهٗ ثُمَّ قَامَ حَتّٰى اِذَا اَتٰى مَا اسْتَقْبَلَ مِنْ دُبُرِ الْكَعْبَةِ اور جب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کعبہ مین داخل ہوئے تو آپنے بلال رض کو حکم دیا اُنہون نے دروازہ بند کر دیا اور کعبہ اسوقت چھ ستونون پر تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم گئے یعنی اُس دیوار کی طرف کو چلے کہ دروازہ کے سامنے ہے یہانتک جسوقت اُس ستونون کے بیچ مین آئے جو دروازہ کعبہ کے قریب تھے یعنی سامنے آپ بیٹھ گئے اور خدا تعالٰی کی تعریف اور ثنا کہی اور اُس سے حاجتین مانگین اور بخشش چاہی پھر کھڑے ہوئے یہانتک کہ جسوقت اُس جگہہ پر آئے کہ پشت کعبہ کی سامنے تھی **ف** یعنی کعبہ کے پشت کی دیوار کہ دروازہ کے سامنے ہے اُسکے پاس گئے اور دروازہ کعبہ کی پیٹھ کی طرف فَوَضَعَ وَجْهَهٗ وَخَدَّهٗ عَلَيْهِ وَسَاَلَهٗ وَاسْتَغْفَرَهٗ ثُمَّ انْصَرَفَ اِلٰى كُلِّ رُكْنٍ مِنْ اَرْكَانِ الْكَعْبَةِ فَاسْتَقْبَلَهٗ بِالتَّكْبِيْرِ وَالتَّهْلِيْلِ وَالتَّسْبِيْحِ وَالثَّنَاءِ عَلَى اللّٰهِ تَعَالٰى وَالْمَسْئَلَةِ وَالْاِسْتِغْفَارِ ثُمَّ خَرَجَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ مُسْتَقْبِلَ وَجْهِ الْكَعْبَةِ ثُمَّ انْصَرَفَ **س** پس اپنا چہرہ اور رخسار مبارک اُس پشت کی دیوار پر رکھا اور خدا کی حمد اور ثنا کی اور اُس سے حاجتین مانگین اور بخشش چاہی پھر کعبہ کے کونون مین سے ہر کونہ پر پھرے اور کونہ کی طرف مونہہ کر کے اللہ اکبر اور لا اِلٰہ الا اللہ اور سبحان اللہ پڑھا اور اللہ تعالٰی کی ثنا کی اور اُس سے حاجتین اور بخشش مانگی پھر کعبہ کے باہر تشریف لائے اور دو رکعتین دروازہ کے سامنے ادا کین پھر اپنے مکان کو پھرے نقل کیا اس کو نسائی نے

آب زمزم کا بیان

وَاِذَا شَرِبَ مَاءَ زَمْزَمَ فَلْيَسْتَقْبِلِ الْكَعْبَةَ وَلْيَذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ تَعَالٰى وَلْيَتَنَفَّسْ ثَلَاثًا وَلْيَتَضَلَّعْ مِنْهَا فَاِذَا فَرَغَ فَلْيَحْمَدِ اللّٰهَ اِنَّ اٰيَةَ مَا بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْمُنَافِقِيْنَ لَا يَتَضَلَّعُوْنَ مِنْ زَمْزَمَ **ق مس** اور جب چاہ زمزم کا پانی پیوے تو کعبہ کی طرف مونہہ کر کے بسم اللہ کہے اور پینے مین تین دم لے یعنی ہر دم مین برتن موہنہ سے جدا کر لے اور خوب پیٹ بھر کر پئے کہ کوکین تن جائین اور جب پینے سے فارغ ہو تو الحمد کہے ہمارے اور منافقون کے درمیان نشان یہ ہے کہ منافق زمزم سے نہین چھکتے نقل کیا اسکو ابن ماجہ حاکم نے **ف** یعنی ایمانداروں کی پہچان یہ ہے کہ یہ پانی پیٹ بھر کر پیتے ہین اور منافقون کی یہ علامت ہے کہ اُسکو پیٹ بھر کر نہین پیتے اور زمزم کنوئین کا نام ہے

کعبہ سے اڑتیس گز کے فاصلہ سے اول اُسکا پانی حضرت جبرئیل نے حضرت اسمٰعیل کیلئے نکالا تھا پھر حضرت ابراہیم نے اُسکو کھود کر کنوان بنایا پھر اَٹ گیا تھا عبد المطلب نے اُسکو صاف کیا اُسکا پانی سب پانیون سے افضل ہے بلکہ بعضون نے آب کوثر سے بھی افضل کہا ہے کذا ذکر الفخر وَمَاءُ زَمْزَمَ لِمَا شُرِبَ لَهُ فَاِنْ شَرِبْتَهُ تَسْتَشْفِيْ بِهٖ شَفَاكَ اللّٰهُ وَاِنْ شَرِبْتَهُ مُسْتَعِيْذًا اَعَاذَكَ اللّٰهُ وَاِنْ شَرِبْتَهُ لِيَقْطَعَ ظَمَاءَكَ قَطَعَهُ وَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ اِذَا شَرِبَ مَاءَ زَمْزَمَ قَالَ اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ عِلْمًا نَافِعًا وَرِزْقًا وَاسِعًا وَشِفَاءً مِّنْ كُلِّ دَاءٍ مس اور زمزم کا پانی اُس مطلب کے لئے ہے جسکے واسطے پیا جاوے یعنے جس مراد سے پیئے گا وہ حاصل ہوگی مثلاً اگر تو اُسکو اسلئے پیوے کہ شفا چاہتا ہے تو اللہ تعالیٰ تجھکو شفا دیگا اور اگر اس غرض سے پیوے کہ پناہ چاہنے والا ہو تو اللہ تجھکو پناہ دیگا اور اگر اس نیت سے پیوے کہ اپنی پیاس اُس سے بجھا دے تو خدا تعالیٰ پیاس موقوف کر دیگا اور حضرت ابن عباسؓ کا دستور تھا کہ زمزم کا پانی پیتے تو یہ دعا کرتے اللہم انی اسالک الخ یعنی یا اللہ مین تجھ سے مانگتا ہون علم نفع دینے والا یعنی جس سے مجھ کو اور دوسرون کو نفع ہو ایسا علم معرفت اور کتاب و سنت کا ہے کہ با عمل ہو اور مانگتا ہون رزق فراخ اور ہر بیماری سے شفا یعنی مرض ظاہری ہو یا باطنی نقل کیا اسکو حاکم نے وَلَمَّا اَتَى الْاِمَامُ الْحُجَّةُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ زَمْزَمَ وَاسْتَسْقٰى مِنْهُ شَرْبَةً ثُمَّ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ قَالَ اللّٰهُمَّ اِنَّ ابْنَ اَبِی الْمَوَالِ حَدَّثَنَا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَاءُ زَمْزَمَ لِمَا شُرِبَ لَهُ وَهٰذَا اَشْرَبُهُ لِعَطَشِ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ ثُمَّ شَرِبَ قُلْتُ هٰذَا اِسْنَادٌ صَحِيْحٌ وَالرَّاوِیْ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ ذٰلِكَ سُوَيْدُ بْنُ سَعِيْدٍ ثِقَةٌ رَوٰى لَهُ مُسْلِمٌ فِیْ صَحِيْحِهٖ وَابْنُ اَبِی الْمَوَالِ ثِقَةٌ رَوٰى لَهُ الْبُخَارِیُّ فِیْ صَحِيْحِهٖ فَصَحَّ الْحَدِيْثُ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ اور جب امام حجۃ اللہ جن کا نام عبد اللہ بن مبارک ہے اور اُس سے پانی پینا چاہا تو قبلہ کو موہنہ کیا اور یہ کہا کہ یا اللہ ابن ابی الموال نے یعنے ہمارے اُستاد نے ہمسے روایت کی اپنے اُستاد محمد بن منکدر سے اُنھون نے جابرؓ سے یہ حدیث کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ زمزم کا پانی اس مطلب کے لئے ہے جس کے لئے پیا جاوے اور مین اس پانی کو قیامت کے دن کی پیاس بجھنے کے واسطے پیتا ہون پھر پانی پیا۔ مصنف کہتے ہین مین کہتا ہون کہ سند حدیث عبد اللہ بن مبارک کی صحیح ہے ابن مبارک سے راوی سوید بن سعید ہے جو شخص معتبر ہے اُس کی حدیث مسلم نے صحیح مسلم مین نقل کی ہے یعنی اگر وہ معتبر نہ ہوتا تو مسلم اُس کی حدیث نہ لیتا۔ اور ابن ابی الموال بھی معتبر ہے اس کی حدیث بخاری نے اپنی کتاب صحیح بخاری مین نقل کی ہے غرض کہ یہ حدیث صحیح ہوئی یعنی بسبب سند کے صحیح ہونے کے اور خدا کا شکر ہے **ف** عبد اللہ بن مبارک بڑے عابد زاہد عالی قدر شاگرد امام اعظمؒ کے ہین مخ وَاِنْ كَانَ سَفَرُهٗ غَزَاةً اَوْ لَقِیَ الْعَدُوَّ اللّٰهُمَّ اَنْتَ عَضُدِیْ وَنَصِيْرِیْ بِكَ اَحُوْلُ وَبِكَ اَصُوْلُ وَبِكَ اُقَاتِلُ د ت س حب مص مو اگر جہاد کا سفر ہو یا دشمن سے بھڑے تو یہ دعا پڑھے اللہم انت عضدی الخ الٰہی تو میرا مددگار اور میرا ناصر ہے تیری ہی مدد سے مین حیلہ کرتا ہون یعنی

سفر جہاد کا بیان

دشمنون کے مکر دفع کرنیکو اور تیری قوت سے حملہ کرتا ہون اور تیری ہی مدد سے لڑتا ہون . نقل کیا اِسکو ابوداؤد ترمذی نسائی ابن حبان
ابن ابی شیبہ ابوعوانہ نے رَبِّ بِكَ اُقَاتِلُ وَبِكَ اُصَاوِلُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِكَ س اے میرے پروردگار تیری مدد سے
مین لڑتا ہون اور تیری قوت سے مین حملہ کرتا ہون اور نہین ہے کفار سے بچنا اور نہ لڑنے کی قوت مگر تیری ہی قوت سے نقل کیا
اِسکو نسائی نے اَللّٰهُمَّ اَنْتَ عَضُدِیْ وَاَنْتَ نَاصِرِیْ وَبِكَ اُقَاتِلُ عو یا اللہ تو میرا معین اور تو میرا مددگار ہے اور تیری ہی
مدد سے مین لڑتا ہون نقل کیا اِسکو ابوعوانہ نے وَاِذَا اَرَادُوْا لِقَاءَ الْعَدُوِّ وَانْتَظَرَ الْاِمَامُ حَتّٰی مَالَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ قَامَ فَقَالَ يَا
اَیُّهَا النَّاسُ لَا تَتَمَنَّوْا لِقَاءَ الْعَدُوِّ اور جب ارادہ کرین مسلمان دشمن سے ملنے کا یعنی کفار سے لڑنے کا تو سردار انتظار کرے
یہانتک کہ آفتاب ڈھل جاوے پھر امام کھڑا ہو کر یون کہے یعنی لڑائی کی رغبت دلانے کو اِس طرح خطبہ پڑھے کہ اے
لوگو دشمن سے بھڑنے کی آرزو مت کرو یعنی اِسلئے کہ کفار سے لڑائی کی آرزو کرنی بلا مانگنی ہے اور بلا کا مانگنا ممنوع ہے وَاسْئَلُوا
اللّٰهَ الْعَافِيَةَ فَاِذَا لَقِيْتُمُوْهُمْ فَاصْبِرُوْا اور اللہ تعالیٰ سے عافیت مانگو پھر اگر اُنسے بھیڑے جاؤ تو صبر کرو ف
یعنی اگر احیاناً لڑائی واقع ہو جاوے تو صبر کرو اور بھاگو نہین اسلئے کہ یون چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ سے بلا نہ مانگے اور اگر بلا نازل
ہو صبر کرے ع وَاعْلَمُوْا اَنَّ الْجَنَّةَ تَحْتَ ظِلَالِ السُّيُوْفِ اور یہ جان رکھو کہ بہشت تلوارون کے سایہ کے نیچے ہے
ف مقصود یہ ہے کہ بہشت حاصل ہوتی ہے کفار کی لڑائی مین تلوار مارنے سے خواہ شہید ہو جائیگا یا غازی ہوگا فقط
ثُمَّ قَالَ اَللّٰهُمَّ مُنْزِلَ الْكِتٰبِ وَمُجْرِیَ السَّحَابِ وَهَازِمَ الْاَحْزَابِ اِهْزِمْهُمْ وَانْصُرْنَا عَلَيْهِمْ خ م
پھر امام یہ دعا پڑھے اللھم منزل الکتاب الخ یا اللہ کتاب کے اُتارنے والے اور ابر کے چلانیوالے اور گروہ کفار
کے شکست دینے والے اُنکو شکست دے اور ہمکو اُنپر فتحیاب کر نقل کیا اِسکو بخاری مسلم ابوداؤد نے . اور ایک روایت
مین دعا یون آئی ہے اَللّٰهُمَّ مُنْزِلَ الْكِتٰبِ سَرِيْعَ الْحِسَابِ اِهْزِمِ الْاَحْزَابَ اَللّٰهُمَّ اهْزِمْهُمْ وَزَلْزِلْهُمْ
خ م یا اللہ کتاب کے اُتارنے والے حساب کے جلد لینے والے کفار کے گروہون کو شکست دے یا اللہ اُنکو شکست دے اور اُنکے پاؤن ڈگمگا دے
ہمارے مقابلہ مین اُنکے پاؤن ثابت مت رکھ نقل کیا اِسکو بخاری مسلم نے وَاِذَا اَشْرَفَ عَلٰی بَلَدٍ قَالَ اَللّٰهُ اَكْبَرُ
خَرِبَتْ اَیْ يُسَمِّی الْبَلْدَةَ الَّتِیْ قَصَدَهَا اِنَّا اِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِيْنَ خ م ت
س ق اور جب کافرون کے شہر پر آوے یعنی جنسے لڑائی کا ارادہ ہے تو یون کہے اللہ اکبر خربت یعنی اللہ بہت بڑا ہے
خراب ہو یہ شہر یہان اُس شہر کا نام لے جسپر قصد کیا ہے پھر یہ کہے انا اذا نزلنا الخ یعنی ہم جسوقت کسی قوم کے
میدان مین اُترتے ہین تو صبح خوف دلائے گئے لوگون کی بُری ہوتی ہے . نقل کیا اِسکو بخاری مسلم ترمذی نسائی ابن
ماجہ نے ف صبح بُری ہوتی ہے یعنی اُنپر غارت بد صبح پڑتی ہے چونکہ غارت اکثر صبح کو ہوتی ہے اسلئے اُس کا
نام صبح رکھا فقط . ثَلٰثَ مَرَّاتٍ م ان کلمات کو تین بار کہے نقل کیا اِسکو مسلم نے وَاِذَا خَافَ قَوْمًا اَللّٰهُمَّ
اِنَّا نَجْعَلُكَ فِیْ نُحُوْرِهِمْ وَنَعُوْذُ بِكَ مِنْ شُرُوْرِهِمْ د س حب مس اور جب کسی قوم سے ڈرے

تو یہ دعا پڑھے اللہم انا الخ یا اللہ ہم تجھکو اُنکے سینہ مین کرتے ہین یعنی اس غرض سے کہ تو اُنکو دفع کرے اور تیری پناہ مانگتے ہین اُنکی برائیون سے۔ نقل کیا اُسکو ابوداؤد و نسائی ابن حبان حاکم نے **فقیر** کہتا ہے کہ نحور بضمتین جمع نحر کی ہے یہ سینہ پردہ جگہ ہے جہان ہار رہتا ہے اور نجعلک فی نحورہم محاورہ ہے جسکے معنے یہ کہ ہم تجھکو اُنکے مقابلہ مین آڑ بناتے ہین اور نحر کو اسوجہ سے ذکر کیا کہ دشمن لڑنے کے وقت سینہ سپر کرتے ہین اور مقصود یہ ہے کہ تجھ سے سوال کرتے ہین کہ اُنکو روک دے اور اُنکے شر دفع کرے اور ہمارے اور اُنکے بیچ مین آڑ ہو جاوے کذا فی الحرز فَاِنْ حَصَرَهُمْ عَدُوٌّ اَللّٰهُمَّ اسْتُرْ عَوْرَاتِنَا وَاٰمِنْ رَوْعَاتِنَا اور اگر مسلمان کو کوئی دشمن گھیرے تو یہ دعا پڑھنی چاہیئے اللہم استر الخ یا اللہ ہمارے عیب ڈہانک اور ہماری دہشتین امن مین کر نقل کیا اسکو بزار احمد نے **فقیر** کہتا ہے کہ مجمع مین ہے کہ لفظ عورت جب لڑائیون اور دردون کی محافظت مین بولا جاتا ہے تو اُس کے معنی خلل کے ہوتے ہین اسصورت مین استر عوراتنا کے یہ معنی ہوئے کہ ہماری صف بندی اور لڑائی کے انتظام مین خلل واقع مت کر اور یا یہ معنی کہ ہماری نامردی کو دور کر واللہ اعلم فَاِنْ اَصَابَهُ جِرَاحَةٌ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ اگر مسلمان کو زخم لگے لڑائی مین تو بسم اللہ کہے نقل کیا اسکو نسائی نے **ف** جب حضرت طلحہ رض کی انگلی جنگ احد مین کٹی تو انہون نے کہا خوب ہوا سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تو بسم اللہ کہتا تو فرشتے تجھکو اٹھاتے اور لوگ دیکھتے ہوتے فَاِذَا انْهَزَمَ الْعَدُوُّ سَوَّى الْاِمَامُ الْجَيْشَ صُفُوْفًا خَلْفَهٗ ثُمَّ قَالَ اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ كُلُّهٗ لَا قَابِضَ لِمَا بَسَطْتَ وَلَا بَاسِطَ لِمَا قَبَضْتَ وَلَا هَادِيَ لِمَنْ اَضْلَلْتَ وَلَا مُضِلَّ لِمَنْ هَدَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ وَلَا مُقَرِّبَ لِمَا بَاعَدْتَ وَلَا مُبَاعِدَ لِمَا قَرَّبْتَ اَللّٰهُمَّ ابْسُطْ عَلَيْنَا مِنْ بَرَكَاتِكَ وَرَحْمَتِكَ وَفَضْلِكَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ النَّعِيْمَ الْمُقِيْمَ الَّذِيْ لَا يَحُوْلُ وَلَا يَزُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ الْاَمْنَ يَوْمَ الْخَوْفِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ عَائِذٌ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا اَعْطَيْتَنَا وَمِنْ شَرِّ مَا مَنَعْتَنَا اَللّٰهُمَّ حَبِّبْ اِلَيْنَا الْاِيْمَانَ وَزَيِّنْهُ فِيْ قُلُوْبِنَا وَكَرِّهْ اِلَيْنَا الْكُفْرَ وَالْفُسُوْقَ وَالْعِصْيَانَ وَاجْعَلْنَا مِنَ الرَّاشِدِيْنَ اَللّٰهُمَّ تَوَفَّنَا مُسْلِمِيْنَ وَاَلْحِقْنَا بِالصّٰلِحِيْنَ غَيْرَ خَزَايَا وَلَا مَفْتُوْنِيْنَ اَللّٰهُمَّ قَاتِلِ الْكَفَرَةَ الَّذِيْنَ يُكَذِّبُوْنَ رُسُلَكَ وَيَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِكَ وَاجْعَلْ عَلَيْهِمْ رِجْزَكَ وَعَذَابَكَ اِلٰهَ الْحَقِّ اٰمِيْنَ

س حب مس اور جب دشمن شکست کھاوے تو امام لشکر کو صفین باندھکر اپنے پیچھے برابر کرے پھر یہ دعا پڑھے اللہم لک الحمد الخ یا اللہ تیرے ہی لیئے سب تعریف ہے کوئی تنگ کرنیوالا نہیں جسکو تو فراخ کرے یعنی تیری عطا کو کوئی کم نہین کرسکتا اور کوئی فراخ کرنے والا نہین جسکو تو تنگ کرے کوئی راہ نما نہین جس شخص کو تو گمراہ کرے اور کوئی گمراہ کرنے والا نہین جسکو تو راہ دکھا دے اور کوئی دینے والا نہین جسکو تو نہ دے یعنی روزی اور کوئی روکنے والا نہین جسکو تو روزی دے اور کوئی نزدیک کرنے والا نہین جسکو تو دور کرے یعنی اپنی رحمت سے اور کوئی دور کرنے والا نہین جسکو تو نزدیک کرے یا اللہ تو ہمپر اپنی برکت اور رحمت اور فضل اور رزق فراخ کر

یا اللہ مین تجھسے مانگتا ہون نعمت پایدار جو نہ بگڑے اور نہ ٹلے یعنی بہشت کی نعمتین خداوندا مین تجھسے مانگتا ہون امون ہونا خوف کے دن یعنی قیامت مین یا اللہ ہم پناہ مانگتے ہین اُس چیز کی بُرائی سے جو تو نے ہمکو دی یعنی مال وغیرہ تکبر کا باعث نہو اور اُس چیز کی بُرائی سے جسکو تو نے ہمین نہین دیا یعنی اُسکا نہونا ہمپر غم کا موجب نہو الٰہی ہمکو ایمان محبوب کر اور ہمارے دلون مین اسکو مزین کر اور کافر ہونا اور فاسق ہونا ہمکو ناپسند کر یعنی طاعت سے نکلکر عبادت چھوڑ دینے اور تیری نافرمانی کرنی ہمکو اچھی نہ معلوم ہو اور ہمکو راہ پایون کی جماعت مین کر الٰہی تو ہمکو مسلمان مار اور نیک بختون کے ساتھ یعنی انبیا اور اولیا کے ساتھ

نو مسلم کی تعلیم کا بیان

لاحق کر ایسی حالت مین کہ نہ ہم رسوا ہون اور نہ فتنہ مین پڑین خداوندا جان سے مار کافرون کو جو تیرے رسولون کو جھٹلاتے ہین اور لوگون کو تیری راہ سے روکتے ہین یعنی بہکاتے ہین اور انکو اپنا عذاب ایذا دینے والا کر اور انکو تکلیف دے اے معبود برحق یہ دعا قبول کر نقل کیا اسکو نسائی ابن حبان حاکم نے وَيُعَلِّمُ مَنْ أَسْلَمَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي وَاهْدِنِي وَارْزُقْنِي ع و اور اُس شخص کو جو مسلمان ہو یہ دعا سکھا دے اللہم اغفرلی الخ یا اللہ مجھکو بخش اور مجھپر رحم کر اور مجھکو سیدھی راہ دکھا اور مجھکو رزق عنایت کر نقل کیا اسکو ابو عوانہ نے فَإِذَا رَجَعَ مِنْ سَفَرِهٖ يُكَبِّرُ عَلٰى كُلِّ شَرَفٍ مِّنَ الْأَرْضِ ثَلَاثَ تَكْبِيْرَاتٍ ثُمَّ يَقُوْلُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ آئِبُوْنَ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ سَاجِدُوْنَ سَائِحُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ صَدَقَ اللّٰهُ وَعْدَهٗ وَنَصَرَ عَبْدَهٗ وَهَزَمَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهٗ خ م د ت س اور جب اپنے سفر جہاد سے پھرے تو زمین کی ہر بلندی پر اللہ اکبر تین بار کہے پھر یہ پڑھے لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ الملک ولہ الحمد وہو علی کل شئی قدیر اسکا ترجمہ پہلے گذر چکا آئبون تائبون الخ یعنے ہم پھرنے

سفر سے لوٹنے کا بیان

والے ہین توبہ کرنے والے ہین بندگی کرنے والے ہین سجدہ کرنے والے ہین چلنے والے ہین یعنی جہاد کی راہ مین اپنے پروردگار کے واسطے تعریف کرنے والے اللہ تعالےٰ نے اپنا وعدہ سچا کیا اور اپنے بندہ کی فتح کی یعنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور کفار کے گروہون کو تنہا شکست دی نقل کیا اس کو بخاری مسلم ابو داؤد ترمذی نسائی نے فَإِذَا أَشْرَفَ عَلٰى بَلْدَةٍ آئِبُوْنَ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ وَلَا يَزَالُ يَقُوْلُهَا حَتّٰى يَدْخُلَ بَلْدَةً خ م س اور جب اپنے شہر کے نزدیک آوے تو یون کہے آئبون تائبون عابدون لربنا حامدون یعنی ہم پھرنے والے ہین توبہ کرنے والے بندگی کرنے والے اپنے پروردگار کی حمد کرنے والے ہین اور ان کلمات کو برابر کہتا رہے یہانتک کہ اپنے شہر مین داخل ہو نقل کیا اسکو بخاری مسلم نسائی نے وَإِذَا دَخَلَ عَلٰى أَهْلِهٖ قَالَ تَوْبًا تَوْبًا لِرَبِّنَا أَوْبًا لَا يُغَادِرُ عَلَيْنَا حَوْبًا أ ط ی أَوْبًا أَوْبًا لِرَبِّنَا تَوْبًا لَا يُغَادِرُ عَلَيْنَا حَوْبًا ر ص اور جب اپنے گھر والون پر داخل ہو تو یون کہے توبا توبا الخ یعنی مین توبہ کرتا ہون توبہ اپنے پروردگار کے سامنے ایسی حالت مین کہ سفر سے پھرنے والا ہون ایسی توبہ کہ ہمپر گناہ نہ چھوڑے۔ نقل کیا اسکو احمد طبرانی ابن سنی نے اور ایک روایت میں یون آیا ہے اوبا اوبا الخ یعنے میں پھرتا ہوں سفر سے ایسی طرح پھرنا کہ توبہ کرنے والا ہوں اپنے پروردگار کے سامنے ایسی توبہ کہ ہمپر کوئی گناہ نہ چھوڑے

نقل کیا اسکو بزار ابو یعلی نے وَمَنْ نَزَلَ بِهٖ غَمٌّ اَوْ کَرْبٌ اَوْ اَمْرٌ مُّهِمٌّ فَلْيَقُلْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْعَظِيْمُ الْحَلِيْمُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ
رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَرَبُّ الْاَرْضِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ خ مد ت س ق
اور جسپر کوئی غم یا سختی یا مشکل کام واقع ہو تو چاہیے کہ یہ دعا کہے لاآلہ الا اللہ الخ یعنی کوئی معبود نہین سوائے اللہ بزرگ بردبار کے
کوئی معبود نہین سوا خدا کے جو بڑے عرش کا مالک ہے کوئی معبود نہین سوا خدا کے جو آسمانون اور زمین کا پروردگار ہے نقل کیا
اسکو بخاری مسلم ترمذی نسائی ابن ماجہ نے اور ایک روایت مین یون ہے لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ
الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَرَبُّ الْاَرْضِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ خ کوئی معبود نہین سوا اللہ بردبار
کریم کے کوئی معبود نہین سوا اللہ کے جو عرش بریں کا مالک ہی کوئی معبود نہین سوا اللہ کے جو آسمانون کا پروردگار اور زمین کا پروردگار
اور عرش کریم کا پروردگار ہے نقل کیا اسکو بخاری نے لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْعَظِيْمُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ الْعَرْشِ
الْعَظِيْمِ ثُمَّ يَدْعُوْ بَعْدَ ذٰلِكَ عو ابو عوانہ کی روایت مین اسی دعا کے صرف دو صیغہ ہین لاآلہ الا اللہ الحلیم العظیم لا الہ
الا اللہ رب العرش العظیم پھر ان کلمات کے بعد دعا مانگے یعنی جو کچھ چاہے اور ایک روایت مین دعا اسطرح ہے لَآ اِلٰهَ اِلَّا
اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَتَبَارَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ مص س حب مس وَالْحَمْدُ
لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ س حب مس کوئی معبود نہین سوا اللہ بردبار کریم کے مین پاکی بیان کرتا ہون اللہ کی اور
اللہ بہت برکت والا بڑے عرش کا مالک ہے نقل کیا اسکو ابن ابی شیبہ نسائی ابن حبان حاکم نے اور بعض روایت
مین یہ جملہ بھی زیادہ آیا ہے والحمد للہ رب العالمین یعنی سب تعریف اللہ کو ہے جو عالمونکا پروردگار ہے نقل کیا اسکو ابن
حبان حاکم نے لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ اَلْحَمْدُ
لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ عِبَادِكَ صحیح السند لابن ابی عاصم فی کتاب الدعاء
ایک روایت مین دعا اس طرح ہے نہین ہے کوئی معبود سوا اللہ بردبار کریم کے مین پاکی بیان کرتا ہون خدا کی جو ساتون
آسمانون کا پروردگار اور بڑے تخت کا مالک ہے سب تعریف اللہ کو ہے جو عالمونکا پروردگار ہے یا اللہ مین تیری پناہ
مانگتا ہون تیرے بندون کی بُرائی سے مصنف کہتے ہین کہ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے اُسکو ابن ابی عاصم نے اپنی کتاب مین
جسکا نام دعا ہے نقل کیا ہے حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ خ ت س اللہ ہمکو کافی ہے اور وہ اچھا کارساز ہے
نقل کیا اسکو بخاری ترمذی نسائی نے حَسْبِيَ اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ مخ اللہ مجھکو کافی ہے اور وہ اچھا کارساز ہے
نقل کیا اسکو بخاری نے ف ابن عباسؓ سے منقول ہے کہ حضرت ابراہیم علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام کو جب آگ مین
ڈالا اُنہون نے یہی کلمہ پڑھا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی یہی کلمہ پڑھا جب لوگون نے آپ سے عرض کیا ان
الناس قد جمعوا لکم فاخشوہم یعنی کفار تمسے لڑنے کو جمع ہوئے ہین تو اُنسے ڈرو اور ایک روایت مین آیا ہے کہ جب حضرت
ابراہیم علیہ السلام کو آگ میں ڈالنے لگے تو اُنکا آخری قول یہ تھا حسبی اللہ ونعم الوکیل کذا ذکرہ الفخر اور انیس المنقطعین

ہین عبداللہ بن بریدہ سے مروی ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی نماز صبح کے بعد دس کلمہ پڑھے تو اللہ تعالیٰ کو
اُنکے ساتھ کافی پائیگا اُن مین سے پانچ دنیا کے لئے ہین اور پانچ آخرت کے لئے وہ الفاظ یہ ہین حسبی اللہ لدینی حسبی اللہ لما
اہمنی حسبی اللہ لمن بغی علی حسبی اللہ لمن حسدنی حسبی اللہ لمن کادنی بسوء حسبی اللہ عند الموت حسبی اللہ عند المسألۃ فی القبر حسبی اللہ عند
المیزان حسبی اللہ عند الصراط حسبی اللہ عند الحوض حسبی اللہ لا الٰہ الا ہو علیہ توکلت والیہ انیب اَللّٰہُ اَللّٰہُ رَبِّیْ لَا اُشْرِكُ
بِهٖ شَيْئًا د س ق مس طس اللہ تعالیٰ میرا پروردگار ہے مین اُسکا شریک نہین کرتا کسی چیز کو نقل کیا اِسکو ابوداؤد و نسائی
ابن ابی شیبہ نے اور طبرانی نے اوسط مین اَللّٰہُ رَبِّیْ لَا اُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ کطب اللہ میرا پروردگار ہے مین اُسکا
شریک نہین کرتا کسی چیز کو یہ الفاظ تین بار کہے نقل کیا اِسکو طبرانی نے دعا مین ف آخری کلام حضرت عمر بن عبدالعزیز کا
موت کے وقت یہی تھا فخر اَللّٰہُ اَللّٰہُ رَبِّیْ لَا اُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا اَللّٰہُ اَللّٰہُ رَبِّیْ لَا اُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا حب ان
الفاظ کو ابن حبان نے دو بار نقل کیا بہ تکرار لفظ مبارک اللہ کے اور معنی وہی ہین جو گذرے تَوَكَّلْتُ عَلَى الْحَيِّ الَّذِيْ
لَا يَمُوْتُ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ يَكُنْ لَّهٗ شَرِيْكٌ فِي الْمُلْكِ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ وَلِيٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَ
كَبِّرْهُ تَكْبِيْرًا مس مین نے بھروسہ کیا اُس زندہ پر جو نہ مریگا اور سب تعریف اُس خدا کو ہے جس نے فرزند
نہین بنایا کسی کو اور نہ اُس کا کوئی شریک بادشاہت مین اور نہ اُس کے لئے کوئی دوست ذلت سے بچانے والا
اور اُس کی بڑائی کر بہت سی بڑائی نقل کیا اُسکو حاکم نے اَللّٰهُمَّ رَحْمَتَكَ اَرْجُوْ فَلَا تَكِلْنِيْ اِلٰى نَفْسِيْ طَرْفَةَ عَيْنٍ
وَّاَصْلِحْ لِيْ شَاْنِيْ كُلَّهٗ د حب ط مص لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ د حب مص ی یا اللہ مین تیری
مہربانی کی امید رکھتا ہون تو مجھکو میرے نفس کے حوالے پلک مارنے تک مت کر اور میرے لئے سب کام یعنی میرے دین اور دنیا کے
کام درست کر نقل کیا اسکو ابوداؤد و ابن حبان طبرانی ابن ابی شیبہ نے اور ایک روایت مین لا الٰہ الا اللہ انت زیادہ آیا
ہے نقل کیا اسکو ابوداؤد و ابن حبان ابن ابی شیبہ ابن سنی نے ف یہہ جو فرمایا کہ مجھ کو میرے نفس کے حوالے
مت کر یہ اسلئے ہے کہ مین عاجز ہون حاجت روائی کی قدرت نہین رکھتا اور نہ اپنے حق مین اچھا برا جانتا ہون تو
اپنے فضل سے تو ہی متکفل میرے کامونکا ہو فخر يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِيْثُ مس ی اے زندہ
اے خبرگیری کرنیوالے مین تیری رحمت سے فریاد کرتا ہون۔ نقل کیا اِسکو حاکم ابن سنی نے وَيُكَرِّرُ وَهُوَ سَاجِدٌ
يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ س مس اور بار بار کہے یاحی یاقیوم ایسے حال مین کہ سجدہ کرنے والا ہو نقل کیا اس کو نسائی حاکم
نے لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ی یہ آیت بھی پڑھے لا الٰہ الا انت الخ یعنی کوئی معبود
نہین سوا تیرے پاکی بیان کرتا ہون مین بیشک ظالمون مین سے ہون نقل کیا اِسکو ابن سنی نے لَمْ يَدْعُ بِهَا رَجُلٌ
مُسْلِمٌ فِيْ شَيْءٍ قَطُّ اِلَّا اسْتَجَابَ اللّٰهُ لَهٗ ت س مس ا ر ص جس کسی مرد مسلمان نے کسی بارہ مین
کبھی اس آیت سے دعا مانگی ہے تو اللہ تعالیٰ نے اُسکی دعا قبول ہی فرمائی ہے یعنی روائے حاجت اور رفع ملمات کے لئے

بذریعہ اس آیت کے دعا مانگنی مقبول ہوتی ہے نقل کیا اسکو ترمذی نسائی حاکم احمد بزار ابو یعلی نے **ف** مولانا عبد العزیز رح نے سورہ
نون کی تفسیر آیہ لولا ان تدارکہ نعمۃ من ربہ الآیہ کے ذیل مین لکھا ہے کہ معتبر مشائخ سے منقول ہے کہ ہر غم و اندوہ کے لئے اس
آیہ کا پڑھنا تریاق مجرب ہے اور اسکے پڑھنے کے دو طور مین ایک یہ کہ سوالاکھ بار بہیئت اجتماعی ایک مجلس مین پڑھی جاوے
دوسرے یہ کہ ایک شخص تنہا اس آیت کو نماز عشا کے بعد تاریک مکان مین بیٹھ کر با طہارت قبلہ رو ہو کر تین سو بار پڑھے اور پانی
کا پیالہ بھر کر اپنے پاس رکھ لے اور لمحہ لمحہ اُس پانی مین اپنا ہاتھ ڈالکر اپنے مونہہ اور بدن پر ملتا رہے تین دن یا سات دن
یا چالیس دن تک اسیطرح پڑھے انتہا۔ اور بستان ابو اللیث مین نقل کیا ہے حضرت امام جعفر صادق سے انہون نے
فرمایا کہ مین تعجب کرتا ہون ایسے شخص سے جو چار چیزون مین مبتلا ہو اور چار چیزون سے غافل رہے اوّل تعجب اُس شخص سے
ہے کہ غم مین مبتلا ہو اور اُس کا تدارک اس آیت کے پڑھنے سے نکرے لا آلہ الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین کیونکہ اللہ تعالے
اپنی کتاب مین فرماتا ہے فاستجبنا لہ ونجیناہ من الغم وکذلک ننجی المؤمنین یعنی یونس نے جب یہ آیت پڑھی تو ہمنے اُسکی دعا قبول کی اور
اُسکو غم سے نجات دی اور اسیطرح ہم مومنون کو نجات دیتے ہین یعنی جسوقت وہ فریاد و دعا کرین تو ہم اُنکو غم سے نجات دین
دوم اُس شخص سے تعجب ہے کہ وہ کسی چیز سے ڈرتا ہو تو وہ یہ آیت کیون نہین پڑھتا حسبی اللہ ونعم الوکیل کیونکہ اللہ تعالی فرماتا ہے
وقالوا حسبنا اللہ ونعم الوکیل فانقلبوا بنعمۃ من اللہ وفضل لم یمسسہم سوء یعنی صحابہ رض نے کہا کہ اللہ ہمکو کافی ہے اور وہ اچھا کارساز ہے
تو بدر سے مراجعت کی خدا کی طرف سے نعمت اور فضل لیکر اُنکو کچھ برائی نہ پہونچی یعنی سلامتی اور فائدہ تجارت کے ساتھ پھرے اور
آسیب زخم وغیرہ سے محفوظ رہے۔ سوم اُس شخص سے تعجب ہے کہ لوگون کے مکر سے خوف رکھتا ہو وہ اِس آیت کو کیون نہین پڑھتا
وافوض امری الی اللہ ان اللہ بصیر بالعباد کیونکہ اللہ تعالی اس آیت کے بعد فرماتا ہے فوقاہ اللہ سیأت ما مکروا یعنی فرعون کا چچازاد بھائی
سمعان نام پوشیدہ ایمان رکھتا تھا جب اُسکی قوم نے تنبیہ کی تو اُس نے آیہ افوض امری آخر تک پڑھی۔ یعنی مین
سونپتا ہون اپنا معاملہ اللہ کو کہ خدائے تعالیٰ بندون کے حال کا بینا ہے تو خدائے تعالیٰ نے اسکو اُن لوگون کے مکر سے
بچالیا۔ چہارم اُس شخص سے تعجب ہے کہ جنت کی خواہش رکھے اور یہ کلمات نہ کہے ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ کیونکہ اللہ تعالے
فرماتا ہے ولولا اذ دخلت جنتک قلت ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ ان ترن انا اقل منک مالا وولدا فعسی ربی ان یؤتین
خیرا من جنتک یعنی ایک مومن نے کافر سے کہا کہ جب تو اپنے باغ مین آیا کیون نہ کہا جو اللہ چاہے وہی ہے ہونے والا مجھکو
اپنے مال کے محافظت کی قوت نہین بجز اللہ کی مدد کے اگر تو مجھے دیکھتا ہے کہ مین تجھ سے مال اور اولاد مین کمتر ہون
تو امید ہے کہ مجھکو میرا رب تیرے باغ سے بہتر عنایت کرے۔ یہ قصہ سورہ کہف مین مفصل مذکور ہے اُسکی تفسیر مین
دیکھنا چاہیئے یہان کتاب کے طول کے خوف سے اسیقدر پر اکتفا کیا وَمَا قَالَ عَبْدٌ اَصَابَہٗ ھَمٌّ اَوْحُزْنٌ اَللّٰھُمَّ
اِنِّیْ عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ وَابْنُ اَمَتِكَ نَاصِيَتِیْ بِيَدِكَ مَاضٍ فِیْ حُكْمِكَ عَدْلٌ فِیْ قَضَآءِكَ اَسْئَلُكَ
بِكُلِّ اسْمٍ ھُوَ لَكَ سَمَّيْتَ بِهٖ نَفْسَكَ اَوْ اَنْزَلْتَهٗ فِیْ كِتَابِكَ اَوْ عَلَّمْتَهٗ اَحَدًا مِّنْ خَلْقِكَ

اَوِاسْتَأْثَرْتَ بِهٖ فِیْ عِلْمِ الْغَیْبِ عِنْدَكَ اَنْ تَجْعَلَ الْقُرْاٰنَ رَبِیْعَ قَلْبِیْ وَنُوْرَ بَصَرِیْ وَجِلَاءَ حُزْنِیْ وَذَهَابَ هَمِّیْ اِلَّا اَذْهَبَ اللّٰهُ هَمَّهٗ وَاَبْدَلَ مَكَانَ حُزْنِهٖ فَرَحًا حب مس اص رمص ط اور جس کسی بندہ نے جسکو فکر یا غم لاحق ہوا ہو یہ دعا پڑھے اللہم انی عبدک سے ذہاب ہمی تک اللہ تعالی اُس کا غم دور کر دیتا ہے اور اُسکے غم کے عوض خوشی عنایت فرماتا ہے اور دعا کے معنی یہ ہین یا اللہ مین تیرا بندہ ہون اور تیرے بندہ کا بیٹا ہون اور تیری لونڈی کا بیٹا ہون میری پیشانی کے بال تیرے قبضۂ قدرت مین ہین تیرا حکم میرے باب مین جاری ہے یعنی تیرے حکم کو توقف نہین تو جو چاہے سو کرے میرے معاملہ مین تیری تقدیر عدل ہے مین تجھسے سوال کرتا ہون بذریعہ ہر ایک نام کے جو تیرے لئے مخصوص ہے اور اس سے تو نے اپنی ذات کا نام رکھا ہے یا تو نے اُسکو اپنی کتاب مین نازل فرمایا یا تو نے اُسکو اپنی مخلوق مین سے کسیکو سکھلایا ہے یا وحی یا الہام کے طور پر بدون کتاب مین ذکر کرنیکے یا تو نے اُسکو اپنے نزدیک علم غیب مین پسند کیا ہے یعنی کسیکو تیرے سوا اطلاع نہین ہوئی ایسے نام کے ذریعہ سے مین یہ مانگتا ہون کہ تو قرآن بزرگ کو میرے دل کی بہار اور میری آنکھون کی روشنی کرے اور اُسکو میرے غم کے دور کرنے اور میرے فکر کے جاتے رہنے کا باعث فرماوے نقل کیا اسکو ابن حبان حاکم احمد ابو یعلی بزار ابن ابی شیبہ طبرانی نے مَنْ كَانَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ كَانَتْ لَهٗ دَوَاءً مِنْ تِسْعَةٍ وَتِسْعِيْنَ دَاءً اَيْسَرُهَا الْهَمُّ مس ط جو کوئی یہ کلمات کہے لاحول ولا قوۃ الا باللہ نہین گناہون سے بچنا اور نہ قوت عبادت پر مگر اللہ کی مدد سے تو یہ کلمات اُسکے حق مین ننانوے بیماریون کی دوا ہوتے ہین جنمین سے ادنی غم ہے۔ روایت کیا اسکو حاکم طبرانی نے ف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لاحول ولا قوۃ الا باللہ بہت کہا کرو اسلیئے کہ یہ کلمات جنت کے خزانہ مین سے ہین اور جو کوئی انکو بہت پڑھتا ہے تو اللہ اُسکی طرف رحمت کی نظر فرماتا ہے اور جب خدا نے اُس کی طرف نظر کی تو دنیا اور آخرت کی خیر اُسکو حاصل ہوئی اور فرمایا کہ اسکو بہت کہو کیونکہ یہ کلمہ ننانوے قسم کے ضررون کو دفع کرتا ہے جنمین سے ادنی غم ہے اور مکحول سے مروی ہے کہ جو کوئی لاحول ولا قوۃ الا باللہ و لا ملجا من اللہ الا الیہ کہتا ہے تو اللہ تعالی اُسپر سے ستر دروازے ضرر کے بند کر دیتا ہے جنمین سے ادنی احتیاج ہے کذا فی وظائف النبی مَنْ لَزِمَ الْاِسْتِغْفَارَ د ق حب مَنْ اَكْثَرَ مِنَ الْاِسْتِغْفَارِ س جَعَلَ اللّٰهُ لَهٗ مِنْ كُلِّ ضِيْقٍ مَخْرَجًا وَّمِنْ كُلِّ هَمٍّ فَرَجًا وَّرَزَقَهٗ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ د س ق حب جو کوئی استغفار کی مداومت لازم کرے یہ الفاظ ابو داود و ابن ماجہ ابن حبان نے نقل کئے ہین اور نسائی نے یون روایت کیا کہ جو کوئی بہت پڑھے استغفار تو اللہ تعالی اُسکے لئے ہر تنگی سے نکلنا اور ہر غم سے رہائی دیتا ہے اور اُسکو روزی پہنچاتا ہے ایسی جگہہ سے کہ اُسکو گمان نہو نقل کیا اسکو ابو داود نسائی ابن ماجہ ابن حبان نے وَتَقَدَّمَ مَا تَقُوْلُ مَنْ نَزَلَ بِهٖ كَرْبٌ اَوْ شِدَّةٌ عِنْدَ سَمَاعِهِ الْمُؤَذِّنَ مس اور پہلے گذری یعنی اذان کی دعاؤن مین وہ دعا جس کو غم زدہ یا سختی کشیدہ مؤذن کی اذان سننے کے وقت پڑھے نقل کیا اسکو حاکم نے فقیر کہتا ہے کہ پیشتر گذر چکا ہے کہ غمزدہ منتظر اذان کا رہے جب مؤذن اذان کہے

تو اُسکا جواب اُنہین الفاظ سے دے اور بعد اذان ختم ہونیکے اللہم رب ہذہ الدعوۃ الصلوٰۃ المستجاب لہا آخر دعا تک پڑھکر اپنے مقصود کی دعا کرے وَاِنْ تَوَقَّعَ بَلَاءً اَوْ اَمْرًا فَهُوَ لَا اَوْ وَقَعَ فِيْ اَمْرٍ عَظِيْمٍ قَالَ حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ عَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلْنَا ت مص اور اگر توقع کسی بلا یا کسی کام دہشتناک کی ہو یا کسی بڑے معاملہ مین مبتلا ہو تو یہ کلمات پڑھے حسبنا اللہ ونعم الوکیل علی اللہ توکلنا یعنی اللہ ہمکو کافی ہے اور وہ اچھا کارساز ہے ہمنے اللہ ہی پر بھروسہ کیا نقل کیا اسکو ترمذی نے ابن ابی شیبہ نے وَاِنْ اَصَابَتْهُ مُصِيْبَةٌ فَلْيَقُلْ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ اَللّٰهُمَّ عِنْدَكَ اَحْتَسِبُ مُصِيْبَتِيْ فَأْجُرْنِيْ فِيْهَا وَاَبْدِلْنِيْ مِنْهَا خَيْرًا ت س ق اور اگر کسیکو مصیبت پہونچے تو چاہیے کہ یون کہے انا للہ الخ یعنی ہم اللہ ہی کے ملک مین اور ہم اُسیکی طرف پھرنے والے ہین یا اللہ مین اپنی مصیبت کا ثواب تیرے پاس سے مانگتا ہون تو مجھکو اُسمین ثواب عنایت فرما اور اُس سے بہتر مجھکو بدلہ دے یعنی جو چیز کہ جاتی رہی اور مصیبت کا سبب ہوئی اُسکے عوض اچھی چیز عنایت فرما نقل کیا اسکو ترمذی نسائی ابن ماجہ نے اور ایک روایت مین یہ دعا اسطرح ہے اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ اَللّٰهُمَّ اْجُرْنِيْ فِيْ مُصِيْبَتِيْ وَاخْلُفْ لِيْ خَيْرًا مِّنْهَا م یعنی ہم اللہ ہی کی ملک ہین اور ہم اُسیکی طرف پھرنے والے ہین یا اللہ مجھکو میری مصیبت مین ثواب دے اور میرے لئے اس سے بہتر عوض دے نقل کیا اسکو مسلم نے **ف** انا للہ وانا الیہ راجعون مین اس بات کا اشارہ ہے کہ اگر اُسکی تقدیر پہ راضی ہونگے تو ثواب پاوینگے ورنہ مستحق عذاب ہونگے۔ اس آیت مین اقرار اپنی عاجزی اور تسلیم اور رضا کا ہے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی مصیبت مین ان کلمات کو پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ فوت ہوئی چیز کے عوض مین اُس سے بہتر اُسکو عنایت فرماتا ہے چنانچہ جب حضرت ام سلمہؓ کا خاوند مرا تو اُنہون نے اس آیت کو پڑھنا چاہا پھر خیال کیا کہ مجھے اس خاوند سے بہتر کون شوہر ملیگا مگر باتباع سرور عالم یہ کلمات پڑھے پھر وہ حضرت کے نکاح مین آئین جو افضل بشر ہین۔ مجر وَاِذَا خَافَ اَحَدًا اَللّٰهُمَّ اكْفِنَاهُ بِمَا شِئْتَ صحیح رَوَاهُ اَبُوْ نُعَيْمٍ فِي الْمُسْتَخْرَجِ عَلٰى مُسْلِمٍ اور جب کسی سے ڈرے یعنی کسی ظالم سے تو یون کہے اللہم اکفناہ بما شئت یعنی یا اللہ تو ہمکو اُس سے کفایت کر جسطرح تو چاہے یعنی اُسکا ڈر ہمسے دفع کر جس تدبیر سے تو چاہے مصنف کہتا ہے یہ حدیث صحیح ہے۔ ابو نعیم نے اُسکو اپنی کتاب مین جسکا نام مستخرج علی مسلم ہے نقل کیا ہے **ف** جب سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو بکرؓ کے ساتھ مکہ سے ہجرت کی تو ایک کافر سراقہ نام نے تعاقب کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہی دعا پڑھی اُسکا گھوڑا پیٹ تک زمین مین دھنس گیا ع اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَعُوْذُ بِكَ مِنْ شُرُوْرِهِمْ وَنَدْرَأُ بِكَ فِيْ نُحُوْرِهِمْ هو یا اللہ ہم تیری پناہ مانگتے ہین دشمنون کی برائی سے اور ہم اُنکی شر دفع کرتے ہین تیری مدد سے ایسے حال مین کہ تجھکو اُنکے مقابلہ مین کرتے ہین یعنی اس غرض سے کہ تو اُنکو ہم سے دفع کرے نقل کیا اسکو ابو عوانہ نے **فقیر** کہتا ہے کہ مترجم نے ندرا بک فی نحورہم کی جو ترکیب لکھی ہے کہ ندرا بک کو جدا جملہ اور فی نحورہم کو اُسکا حال ڈالا ہے کسی شرح مین نظر سے نہین گذرا بلکہ صاحب مفاتیح نے ندرا بک کے معنی نجعلک لکھے ہین اور صاحب حرز ثمین نے لکھا ہے کہ لفظ بک تین بار موحدہ زائدہ سے اور ندرا بک کے معنے نجعلک

ظالم سے ڈرنیکا بیان

کے ہیں جیسے دوسری روایت میں آیا ہے غرضکہ معنی نذرأبک فی نحورہم کے یہ ہیں کہ ہم تجھکو اُنکی آڑ کرتے ہیں کہ تو اُن کو دفع کرے واللہ اعلم اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَجْعَلُكَ فِیْ نُحُوْرِهِمْ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شُرُوْرِهِمْ عو یا اللہ میں تجھکو اُن کے مقابل کرتا ہوں اور تیری پناہ مانگتا ہوں اُن کی بُرائی سے نقل کیا اُس کو ابو عوانہ نے وَاِنْ خَافَ سُلْطَانًا اَوْ ظَالِمًا فَلْيَقُلْ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَعَزُّ مِنْ خَلْقِهٖ جَمِيْعًا اَللّٰهُ اَعَزُّ مِمَّا اَخَافُ وَاَحْذَرُ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ الَّذِیْ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْمُمْسِكُ السَّمَآءَ اَنْ تَقَعَ عَلَى الْاَرْضِ اِلَّا بِاِذْنِهٖ مِنْ شَرِّ عَبْدِكَ فُلَانٍ وَجُنُوْدِهٖ وَاَتْبَاعِهٖ وَاَشْيَاعِهٖ مِنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اَللّٰهُمَّ كُنْ لِّیْ جَارًا مِّنْ شَرِّهِمْ جَلَّ ثَنَآؤُكَ وَعَزَّ جَارُكَ وَلَاۤ اِلٰهَ غَيْرُكَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ط مو مص مرط اور اگر بادشاہ سے یا کسی ظالم سے ڈرے تو یہ دعا اللہ اکبر سے غیرک تک تین بار پڑھے اس کے معنے یہ ہیں اللہ بہت بڑا ہے اللہ اپنی سب مخلوق سے غالب تر ہے اللہ اُس چیز سے غالب تر ہے جس سے میں ڈرتا ہوں اور پرہیز کرتا ہوں میں پناہ مانگتا ہوں اُس اللہ کی کہ کوئی معبود سوا اُس کے نہیں وہ آسمانوں کو تھامنے والا ہے اس بات سے کہ زمین پر گر پڑیں مگر اُس کی اجازت سے تیری پناہ مانگتا ہوں تیرے فلاں بندہ کی بُرائی سے یعنی فلاں کی جگہ اس بندہ کا نام لے اور اُس کے لشکروں کی اور تابعداروں کی اور گروہوں کی بُرائی سے خواہ اُس کے گروہ جن سے ہوں یا انسان سے یا اللہ تو میرا محافظ ہو اُن کی بُرائی سے تیری تعریف بڑی ہے اور تیری پناہ پکڑنے والا غالب ہے اور کوئی معبود نہیں سوا تیرے نقل کیا اس کو طبرانی نے مرفوعاً اور موقوفاً ابن ابی شیبہ اور ابن مردویہ اور طبرانی نے اور دوسری روایتوں میں ڈر کے لئے یہ اگلی دعائیں بھی آئی ہیں جونسی چاہے اُن میں سے پڑھے اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَعُوْذُبِكَ اَنْ يَّفْرُطَ عَلَيْنَا اَحَدٌ مِّنْهُمْ اَوْ اَنْ يَّطْغٰی مو می یا اللہ ہم تیری پناہ مانگتے ہیں اس سے کہ اُن میں سے کوئی ہم پر زیادتی کرے یا ظلم کرے نقل کیا اُسکو موقوفاً دارمی نے اَللّٰهُمَّ اِلٰهَ جِبْرَئِيْلَ وَمِيْكَآئِيْلَ وَاِسْرَافِيْلَ وَاِلٰهَ اِبْرَاهِيْمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ عَافِنِیْ وَلَا تُسَلِّطَنَّ اَحَدًا مِّنْ خَلْقِكَ عَلَیَّ بِشَیْءٍ لَّا طَاقَةَ لِیْ بِهٖ مو مص اے اللہ جبرئیل و میکائیل و اسرافیل کے معبود اور اے ابراہیم اور اسمٰعیل اور اسحاق کے معبود مجھکو عافیت دے یعنی سب ظاہری اور باطنی بلاؤں سے اور مجھپر کسی کو اپنی مخلوق سے غالب مت کر ایسی چیز سے کہ مجھکو اُس کی طاقت نہو نقل کیا اسکو موقوفاً ابن ابی شیبہ نے رَضِيْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ نَّبِيًّا وَّبِالْقُرْاٰنِ حَكَمًا وَّاِمَامًا مو مص میں راضی ہوا اللہ کے رب ہونے سے اور اسلام کے دین ہونے سے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نبی ہونے سے اور قرآن کے حاکم اور امام ہونے سے یعنی قرآن کا حکم مانتا ہوں اور اسپر عمل کرتا ہوں نقل کیا اسکو موقوفاً ابن ابی شیبہ نے ف تفسیر درمنثور میں ہے کہ عوف بن مالک اشجعی کے بیٹے کو مشرکوں نے قید کیا اور اُس کو باندھ کر بھوکا رکھا اُس نے اپنے باپ کو لکھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہو کر میری تنگی اور سختی کا حال عرض کر دیا اُنھوں نے جب آپ کی خدمت میں اپنے بیٹے کا حال عرض کیا آپ نے فرمایا کہ تم اُس کو لکھ بھیجو کہ اللہ سے ڈرے اور اُسی پر بھروسہ کرے اور صبح شام یہ آیت پڑھا کرے لقد جاءکم رسول من انفسکم عزیز علیہ ما عنتم حریص علیکم بالمؤمنین رؤف رحیم فان تولوا فقل حسبی اللہ لا الہ الا ہو علیہ توکلت وہو رب العرش العظیم جب یہ خط اُنکو گیا اور اُنھوں نے یہ آیت پڑھی اللہ تعالےٰ

نے قید سے رہائی دی پھر اُن کے جنگل میں جاکر اُن کے اونٹ اور بکریاں ہانک لائے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ
جانور حلال ہیں یا حرام آپنے فرمایا کہ حلال ہیں اور اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی ومن یتق اللہ یجعل لہ مخرجا ویرزقہ من حیث
لا یحتسب یعنی جو کوئی اللہ سے ڈرتا ہے تو اُس کے لئے اللہ نکلنے کی جگہ کرتا ہے اور اُس کو روزی ایسی جگہ سے دیتا ہے کہ وہ
گمان بھی نہیں رکھتا۔ اور ابن عباس رضنے کہا کہ جو کوئی یہ آیۃ بادشاہ کے پاس پڑھے جس کے ظلم سے خائف ہو یا موج
کے وقت جس سے ڈوبنے کا ڈر ہو یا درندہ جانور کے پاس تو ان چیزوں میں سے کوئی اُس کو ضرر نکریگی اور ایک دوسری
روایت میں آیا ہے کہ عوف بن مالک نے اپنے بیٹے کے مقید ہونے کا حال جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت
میں بیان کرکے عرض کیا کہ اُس کی والدہ بیقرار ہے اب مجھکو کیا حکم ہے آپنے فرمایا کہ میں تجھکو اور اُس کی ماں کو حکم کرتا ہوں
کہ لاحول ولا قوۃ الا باللہ بہت پڑھو اُن کی بی بی نے کہا کہ آپنے خوب فرمایا اور دونوں نے اُسکے پڑھنے کی کثرت کی
آخرکار دشمن اُنکے بیٹے سے غافل ہوئے اور وہ اُن کا ریوڑ ہانک لایا اُسوقت یہ آیت اُتری ومن یتق اللہ آخر تک اور حیوۃ الحیوان
میں لکھا ہے کہ جو کوئی اپنے مقتول ہونے یا عذاب وغیرہ سے ڈر رکھتا ہو تو ایک بکرا یا مینڈھا فربہ قربانی کے قابل لاکر
ایک خالی مکان میں قبلہ رُخ کرکے ذبح کرے اور ذبح کے وقت یوں کہے اللّٰھم ھٰذا لک فدائی فتقبل منی اور ایک گڑھا کھودے
کہ خون اُسی میں جمع ہو پھر خون کو خاک سے بند کردے کہ پاؤں کے نیچے نہ آوے اور اُس جانور کے گوشت کے چھ ٹکڑے
کرکے فقیروں مسکینوں کو دے اور خود نہ کھائے اور نہ وہ لوگ کھاویں جنکا نفقہ اُسپر واجب ہے انشاء اللہ جس بلا سے
ڈرتا ہے دفع ہوجائیگی اور وہ جانور اُس کا بدلا ہوجائیگا یہ ترکیب مجرب ہے کذا فی فتح المبین وَ اِنْ خَافَ شَیْطَانًا
اَوْ غَیْرَہٗ فَلْیَقُلْ اَعُوْذُ بِوَجْہِ اللّٰہِ الْکَرِیْمِ وَ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّامَّاتِ الَّتِیْ لَا یُجَاوِزُھُنَّ بَرٌّ وَّلَا فَاجِرٌ مِّنْ
شَرِّ مَا خَلَقَ وَ ذَرَاَ وَ بَرَاَ وَ مِنْ شَرِّ مَا یَنْزِلُ مِنَ السَّمَآءِ وَ مِنْ شَرِّ مَا یَعْرُجُ فِیْھَا وَ مِنْ شَرِّ مَا ذَرَاَ فِی الْاَرْضِ
وَ مِنْ شَرِّ مَا یَخْرُجُ مِنْھَا وَ مِنْ شَرِّ فِتَنِ اللَّیْلِ وَ النَّھَارِ وَ مِنْ شَرِّ کُلِّ طَارِقٍ اِلَّا طَارِقًا یَّطْرُقُ بِخَیْرٍ
یَا رَحْمٰنُ ؕ طب س ط مص حص اور اگر کسی شیطان سے ڈرے خواہ وہ جن ہو یا انسان یا اُسکے سوا کسی
اور چیز سے یا حیوانات موذیات سے تو چاہیے کہ یہ دعا پڑھے اعوذ بوجہ اللہ الخ یعنی میں پناہ مانگتا ہوں خدا کے بزرگ
ذات کی اور خدا کے پورے کلموں کی جن سے تجاوز نہیں کرتا نیک اور بد اُس چیز کی بُرائی سے جو اُسنے پیدا کی اور پھیلائی اور
بلا تفاوت بنائی اور اُس چیز کی بُرائی سے جو آسمان سے اُترتی ہے اور اُس چیز کی بُرائی سے جو آسمان میں چڑھتی ہے اور اُس چیز کی
بُرائی سے جو زمین میں پیدا کی اور اُس چیز کی بُرائی سے جو زمین سے نکلتی ہے اور رات اور دن کے فتنوں کی بُرائی سے اور رات
کے ہر حادثہ کی بُرائی سے یعنی چور وغیرہ سے مگر جو حادثہ کہ بھلائی کے ساتھ آوے یا رحمٰن یعنی مجھپر رحم کر نقل کیا اسکو احمد طبرانی
نسائی طبرانی ابن ابی شیبہ ابو یعلی نے ف کلمات اللہ سے مراد اللہ تعالیٰ کی کتابیں اور نام و صفات ہیں کوئی اُن کی
تاثیرات سے خارج نہیں مثلاً مومن کو جنت کا وعدہ کیا ہے اور کافر کو دوزخ کا بلا شک یوں ہی ہوگا ع وَاِذَا تَغَوَّلَتْ لَکُمُ
الْغِیْلَانُ نَادٰی بِالْاَذَانِ م ر مص اور جب چھلاوے ظاہر ہوں تو اذان پکار کر کہے نقل کیا اسکو مسلم

شیطان وغیرہ سے امان

بزار ابن شیبہ نے وَقِرَاءَةُ اٰيَةِ الْكُرْسِيِّ ت مص اور پکار کر پڑھے آیۃ الکرسی نقل کیا اسکو ترمذی ابن ابی شیبہ
نے وَمَنْ فَزِعَ فَلْيَقُلْ اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّةِ مِنْ غَضَبِهٖ وَشَرِّ عِبَادِهٖ وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِيْنِ
وَاَنْ يَّحْضُرُوْنِ د ت س اور جو کوئی ڈرے یعنی سوتے یا جاگتے میں کسی چیز سے خائف ہو تو یہ دعا پڑھے
اعوذ بکلمات اللہ الخ یعنی میں پناہ مانگتا ہوں خدا کے پورے کلموں کی اُس کے غصہ یعنی عذاب سے اور اُس کے بندوں کی
بُرائی سے اور شیطانوں کے وسوسوں سے اور اس بات سے کہ شیطان میرے پاس آویں نقل کیا اسکو ابوداؤد و ترمذی
نسائی نے وَمَنْ غَلَبَهٗ اَمْرٌ فَلْيَقُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ د س ی اور جسکو کوئی کام دبالے یعنی ایسا
امر پیش ہو کہ اُس کا علاج نہیں جانتا تو وہ یوں کہے حسبی اللہ ونعم الوکیل یعنی اللہ مجھکو کافی ہے اور وہ اچھا کارساز ہے نقل
کیا اس کو ابوداؤد و نسائی ابن سنی نے وَمَنْ وَقَعَ لَهٗ مَا لَا يَخْتَارُهٗ فَلَا يَقُلْ لَوْ اَنِّيْ فَعَلْتُ كَذَا وَكَذَا وَلٰكِنْ
لِيَقُلْ بِقَدَرِ اللّٰهِ وَمَا شَاءَ فَعَلَ م س ق سے اور جس شخص کو ایسی چیز پیش آوے
کہ اُس کو ناخوش معلوم ہو تو یوں نہ کہے کہ اگر میں ایسا اور ایسا کرتا تو یہ بُرائی نہ ہوتی بلکہ یوں کہے کہ یہ امر خدا کے
حکم سے واقع ہوا اور جو کچھ اُس نے چاہا وہ کیا۔ نقل کیا مسلم نسائی ابن ماجہ ابن سنی نے ف یعنی یوں اعتقاد
نہ کرے کہ اگر میں یوں کرتا تو یہ بات واقع نہ ہوتی مثلاً کوئی شخص گھر سے نکلا اور کسی نے اُسکو ستایا تو یہ اعتقاد نہ کرے کہ
اگر گھر سے نہ نکلتا تو ستایا نہ جاتا اور یہ نہی تنزیہی ہے اور بعضوں نے اسکو نہی تحریمی کہا ہے فحز فقیر کہتا ہے کہ وجہ
اسکی ممانعت کی یہ ہے کہ اس سے یہ وہم ہوتا ہے کہ تدبیر تقدیر کے معارض ہو سکتی ہے اور یہ عمل شیطانی ہے چنانچہ حدیث
میں ارشاد فرمایا کہ لفظ لو عمل شیطان کو کھولتا ہے مگر یہ اُسی صورت میں ہے کہ تقدیر کے مقابلہ کے لئے کہا جائے اور اگر
خیر کے فوت ہونے پر ذکر کرے تو کچھ مضائقہ نہیں چنانچہ حج وداع کی حدیث میں ہے لو استقبلت من امری الحدیث
وَاِنِ اسْتَصْعَبَ عَلَيْهِ اَمْرٌ قَالَ اَللّٰهُمَّ لَا سَهْلَ اِلَّا مَا جَعَلْتَهٗ سَهْلًا وَاَنْتَ تَجْعَلُ الْحَزْنَ سَهْلًا اِذَا
شِئْتَ حب ی اور اگر کسی پر کوئی کام دشوار ہو جاوے تو یہ دعا پڑھے اللہم لا سہل الخ یعنی یا اللہ کوئی چیز آسان
نہیں مگر جس کو تو نے آسان کیا اور تو ہی دشوار کو آسان کرتا ہے جب چاہے نقل کیا اسکو ابن حبان ابن سنی نے وَمَنْ
كَانَتْ لَهٗ حَاجَةٌ اِلَى اللّٰهِ اَوْ اِلٰى اَحَدٍ مِّنْ بَنِيْ اٰدَمَ فَلْيَتَوَضَّأْ وَلْيُحْسِنْ وُضُوْءَهٗ ثُمَّ لْيُصَلِّ رَكْعَتَيْنِ
ثُمَّ يُثْنِيْ عَلَى اللّٰهِ وَيُصَلِّيْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلْيَقُلْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ
سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ اَسْئَلُكَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِكَ وَ
عَزَائِمَ مَغْفِرَتِكَ وَالْغَنِيْمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ وَّالْعِصْمَةَ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ وَّالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ اِثْمٍ
م س ت اور جس کسی کو حاجت ہو اللہ کی طرف یا بنی آدم سے کسی کی طرف تو اُسکو چاہیے کہ اچھی طرح وضو کرے یعنی مسنون
طور پر کرے اور منہیات سے بچے پھر دوگانہ نماز پڑھے پھر اللہ کی تعریف کرے اور پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجے اور یہ
دعا پڑھے لا الہ الا اللہ الحلیم الکریم الخ یعنی کوئی معبود نہیں سوائے خدا بردبار کریم کے پاک ہے اللہ بڑے عرش کا مالک

(۱) نماز حاجت

سب تعریف اللہ کو ہے جو عالموں کا پروردگار ہے الٰہی میں تجھ سے مانگتا ہوں تیری رحمت کی واجب کرنیوالی خصلتیں اور
تیری بخشش کے واجب کرنے والے عمل اور مانگتا ہوں ہر نیکی سے غنیمت یعنی پوری نیکی اور ہر گناہ سے بچاؤ اور ہر گناہ سے
سلامتی نقل کیا اُس کو حاکم ترمذی نے ف جملہ والعصمۃ من کل ذنب فقط حاکم نے روایت کیا ہے اور والغنیمۃ من کل بر
فقط ترمذی کی روایت میں ہے اور ایک عبارت میں اس دعا کے بعد یہ عبارت بھی زیادہ آئی ہے لَا تَدَعْ لِيْ ذَنْبًا اِلَّا
غَفَرْتَهٗ وَلَا هَمًّا اِلَّا فَرَّجْتَهٗ وَلَا حَاجَةً هِيَ لَكَ رِضًى اِلَّا قَضَيْتَهَا يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ف مت چھوڑ
میرا کوئی گناہ جس کو تو نہ بخشے اور نہ کوئی غم چھوڑ جسکو دور نکرے اور نہ کوئی ایسی حاجت کہ تجھکو پسند ہو جسکو تو پوری نکرے یعنی ایسی حاجت
کو پورا کر جو تیری خوشی کا سبب ہو ورنہ باز رکھ اے سب مہربانوں سے زیادہ مہربان نقل کیا اسکو ترمذی نے وَمَنْ كَانَتْ لَهٗ
ضَرُوْرَةٌ فَلْيَتَوَضَّأْ فَيُحْسِنْ وُضُوْءَهٗ ت س ق مس وَيُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ س ثُمَّ يَدْعُوْا
اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْأَلُكَ وَاَتَوَجَّهُ اِلَيْكَ بِنَبِيِّكَ نَبِيِّ الرَّحْمَةِ يَا مُحَمَّدُ اِنِّيْ اَتَوَجَّهُ بِكَ اِلٰى رَبِّيْ فِيْ حَاجَتِيْ
هٰذِهٖ لِتُقْضٰى لِيْ اَللّٰهُمَّ فَشَفِّعْهُ فِيَّ ت س ق مس اور جسکو کوئی ضرورت ہو اللہ تعالیٰ کی طرف یا کسی آدمی
کی طرف حاجت ہو تو اچھی طرح وضو کرے نقل کیا اس کو ترمذی نسائی ابن ماجہ حاکم نے اور دو رکعتیں پڑھے نقل کیا اس کو
نسائی نے یعنی دوگانہ پڑھنا فقط نسائی کی روایت میں ہے اور باقی میں سب متفق ہیں پھر یوں دعا کرے اللھم انی اسألک
الخ یعنی یا اللہ میں تجھ سے مانگتا ہوں اپنی حاجت اور تیری طرف متوجہ ہوتا ہوں بذریعہ تیرے پیغمبر محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے
کہ نبی رحمت ہیں یا محمد صلے اللہ علیہ وسلم میں متوجہ ہوتا ہوں آپ کے ذریعہ سے اپنے پروردگار کیطرف اپنی اس حاجت میں
تاکہ میرے حق میں وہ حاجت روا کی جاوے الٰہی تو انکی شفاعت میرے باب میں قبول فرما نقل کیا اس کو ترمذی نسائی ابن
ماجہ حاکم نے ف حدیث شریف میں آیا ہے کہ ایک اندھے نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہو کر عرض کیا کہ یا
رسول اللہ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ مجھکو اس مرض سے عافیت دے آپنے فرمایا اگر تو چاہے تو میں دعا کروں اور چاہے تو
نابینائی پر صبر کر کہ تیرے حق میں صبر کرنا بہتر ہے اُس نے عرض کیا دعا ہی کیجئے آپنے خود دعا نہیں فرمائی بلکہ اسکو وضو کیلئے
حکم فرمایا اور ارشاد کیا کہ یہ دعا پڑھے اُس نے یہی دعا پڑھی اور بینا ہو گیا کذا فی المشکوٰۃ اور جامع صغیر میں حضرت جابرؓ سے
روایت ہے کہ اگر اس دعائے ذیل کے ساتھ کسی چیز کی دعا کی جائے جو مشرق اور مغرب کے درمیان ہو بشرطیکہ دعا وند کو
جمعہ کی ساعت مقبول میں کیجائے تو ضرور مقبول ہو گی دعا یہ ہے لا الٰہ الا انت یا حنان یا منان بدیع السموات والارض یا
ذا الجلال والاکرام اور درمنثور میں حضرت علی مرتضیٰ رضہ سے مروی ہے کہ اُنھوں نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی کسی حاجت
کا ارادہ کرے تو چاہئے کہ پنجشنبہ کی صبح کو اُس کی طلب میں جاوے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ الٰہی میری امت
کو برکت دے پنجشنبہ کے دن کی صبح میں اور جب اپنے مکان سے نکلے تو آخر سورۂ آل عمران ان فی خلق السموات سے آخر تک
اور سورۂ قدر اور سورۂ فاتحہ پڑھے کیونکہ ان سورتوں میں دنیا اور آخرت کی حاجت روائیاں ہیں فقیر کہتا ہے کہ یہاں مترجم
نے ایک حاشیہ فارسی عبارت میں لکھا ہے اُسکا خلاصہ ہم رفاہِ عام کے لئے اردو میں ترجمہ کئے دیتے ہیں اول مترجم نے

اندھے کے بارہ میں جو حدیث مشکوٰۃ میں وارد ہے اُس کے الفاظ بعینہٖ نقل کئے اُس کے بعد یہ لکھا کہ مقصود اس حدیث کا
یہ ہے کہ دعا میں تقرب الی اللہ بذریعۂ پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کے حاصل کرے اور یہ اعتقاد نکرے کہ جب اس ندا اور
خطاب میں پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کا وسیلہ بارگاہ خداوندی میں کروں گا تو آپ میری آواز سنیں گے کیونکہ دور
کی آواز کا سننا علم غیب سے متعلق ہے اور وہ مخصوص خدا کی ذات کو ہے کہ قرآن کی آیتیں اس کی شاہد ہیں بلکہ اس
خطاب کو ایسا سمجھنا چاہیئے جیسا التحیات میں السلام علیک ایہا النبی کہتے ہیں کہ وہاں مقصود پکارنے سے آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم کا سننا نہیں بلکہ حکایت معراجی کا یاد کرنا مراد ہے اور اس ندا اور خطاب کو امر تعبدی سمجھنا
چاہیئے جیسا طیبی وغیرہ نے اس کی تصریح کی ہے اسی طرح اس حدیث میں بھی ندا امر تعبدی ہے علاوہ ازین یہ
حدیث اعتقاد کے باب میں قابل استدلال نہیں کیونکہ اس کا ایک راوی عثمان بن خالد متروک الحدیث ہے اور راوی
متروک الحدیث کی نقل حجت کے قابل فقہا اور محدثین کے نزدیک نہیں ہوتی چنانچہ نووی کی تقریب اور اسکی شرح

دعاء حفظ قرآن

تدریب الراوی میں یہ مسئلہ مصرح ہے وَمَنْ اَرَادَ حِفْظَ الْقُرْاٰنِ فَاِذَا كَانَتْ لَيْلَةُ الْجُمُعَةِ فَاِنِ اسْتَطَاعَ
اَنْ يَّقُوْمَ فِيْ ثُلُثِ اللَّيْلِ الْاٰخِرِ فَلْيَقُمْ فَاِنَّهَا سَاعَةٌ مَّشْهُوْدَةٌ وَّالدُّعَاءُ فِيْهَا مُسْتَجَابٌ فَاِنْ لَّمْ
يَسْتَطِعْ فَفِيْ وَسَطِهَا فَاِنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَفِيْ اَوَّلِهَا فَيُصَلِّيْ اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ اور جو کوئی قرآن کا یاد کرنا چاہے تو جب جمعہ
کی رات ہو پس اگر اُٹھ سکے آخر کی تہائی رات میں تو اس وقت اٹھے کیونکہ وہ ایسی ساعت ہے کہ اسمیں فرشتے حاضر ہوتے ہیں اور اس میں دعا مقبول
ہوتی ہے اور اگر نہ ہو سکے یعنی اُس وقت نہ اُٹھ سکے تو آدھی رات کو اُٹھے اور اگر یہ نہ کر سکے تو اول رات میں اُٹھے اور چار
رکعتیں پڑھے يَقْرَأُ فِي الْاُوْلٰى الْفَاتِحَةَ وَسُوْرَةَ يٰسٓ وَفِي الثَّانِيَةِ الْفَاتِحَةَ وَحٰمٓ الدُّخَانُ وَفِي
الثَّالِثَةِ الْفَاتِحَةَ وَالٓمٓ تَنْزِيْلُ السَّجْدَةُ وَفِي الرَّابِعَةِ الْفَاتِحَةَ وَتَبَارَكَ الَّذِيْ بِيَدِهِ الْمُلْكُ
پہلی رکعت میں الحمد اور سورہ یٰس اور دوسری میں الحمد اور سورہ حم الدخان اور تیسری میں الحمد اور الم تنزیل یعنی سورہ سجدہ اور
چوتھی میں الحمد اور سورہ ملک پڑھے ف نفلوں میں ہر دوگانہ جدی نماز کا حکم رکھتا ہے تو تقدیم تاخیر یعنی سورہ دخان
کو پہلے پڑھنا اور سورہ سجدہ کو پیچھے پڑھنا مضائقہ نہیں لیک ہی دوگانہ میں تقدیم تاخیر مکروہ ہے دوسرے یہ کہ نفلوں میں
تقدیم تاخیر مکروہ نہیں چاہے ایک ہی دوگانہ میں ہو۔ فَاِذَا فَرَغَ مِنَ التَّشَهُّدِ فَلْيَحْمَدِ اللّٰهَ وَلْيُحْسِنِ الثَّنَاءَ عَلَى
اللّٰهِ وَلْيُصَلِّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلْيُحْسِنْ وَعَلٰى سَائِرِ النَّبِيِّيْنَ وَلْيَسْتَغْفِرْ لِلْمُؤْمِنِيْنَ
وَالْمُؤْمِنَاتِ وَلِاِخْوَانِهِ الَّذِيْنَ سَبَقُوْهُ بِالْاِيْمَانِ اور جب التحیات کے پڑھنے سے فراغت پاسے یعنی سلام
پھیر چکے تو چاہیئے کہ اللہ تعالے کی تعریف کرے اور اللہ کی ثنا اچھی بیان کرے اور پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجے اچھی طرح
پر اور سب پیغمبروں پر درود بھیجے اور مومن مردوں اور عورتوں کے لئے بخشش مانگے اور اپنے اُن بھائیوں کے لئے بخشش
مانگے جو ایمان میں اُس پر سبقت لیگئے ہیں یعنی صحابہ اور تابعین کے لئے ف خدا کی اچھی ثنا یہ ہے کہ اخلاص کے ساتھ
اُس کے اسماء حسنیٰ اور صفات کاملہ سے ہو اور درود اچھی طرح یہ ہے کہ اُس میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اوصاف بیان کرے

عمل کرنے کے کیونکہ کوئی میری مدد نہیں کرتا امر حق پر سوا تیرے اور کوئی حق کو نہیں دیتا سوا تیرے اور نہیں ہے بچنا گناہ سے
اور نہ قوت عبادت پر بجز اللہ بلند مرتبہ بزرگ قدر کی مدد کے یہاں تک دعا ختم ہوئی اس عمل کو تین جمعہ یا پانچ یا سات جمعہ
کرے اللہ کے حکم سے مقبول ہوگا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قسم ہے اُس ذات کی جس نے مجھکو حق لیکر بھیجا کہ اس
عمل کے مقبول ہونے نے کبھی کسی ایمان دار سے خطا نہیں کی یعنی یہ دعا مسلمان سے مقبول ہی ہوتی ہے نقل کیا اسکو
ترمذی حاکم نے ف حدیث شریف میں آیا ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ حضرت علی مرتضیٰ رضہ نے جناب سرورِ عالم کی خدمت
میں عرض کیا کہ یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں قرآن شریف میرے دل سے محو ہوا جاتا ہے یاد نہیں رہتا
آپ نے فرمایا کہ میں تجھکو ایسا کچھ کلمہ نہ سکھاؤں جن کے سبب سے اللہ تعالیٰ تجھے بھی فائدہ دے اور جس کو تو سکھا دے اُسکو بھی مفید
ہوں اور تیرے سینے میں جو چیز تو سیکھے ثابت رہے حضرت علی رضہ نے عرض کیا بہتر تب آپ نے یہ حدیث فرمائی اذا کان
لیلۃ الجمعۃ الخ پھر اس حدیث کے راوی یعنی ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ پانچ یا سات جمعوں کے بعد حضرت علیؓ حاضر ہوئے
اور عرض کیا یا رسول اللہ اس سے پہلے میں چار آیتیں یاد کرتا تھا اور جب اُنکو پڑھتا تو یاد نہ رہتی تھیں اور اب چالیس
آیتیں یاد کرتا ہوں اور جب پڑھتا ہوں تو گویا قرآن میری آنکھوں کے سامنے ہوتا ہے اور میں حدیث سنتا تھا پھر
جب دوبارہ پڑھتا تو بھول جاتا اور اب میں جو حدیث سنتا ہوں اور پھر تکرار کرتا ہوں تو ایک حرف بھی ناقص نہیں ہوتا
کذا فی الترمذی امام شافعیؒ نے ایک عمل حافظہ کا خوب لکھا ہے یا اللہ ہم سبکو اُس پر عمل نصیب کر وہ عمل یہ ہے شعر شکوت
الی وکیع سوء حفظی ٭ فادسانی الی ترک المعاصی ٭ فان العلم فضل من اللہ ٭ وفضل اللہ لا یعطی لعاص ٭ یعنی امام شافعیؒ
فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے استاد وکیع سے اپنے حافظہ کی بُرائی کا شکوہ کیا اُنھوں نے مجھکو گناہوں کے چھوڑنے
کی نصیحت کی کیونکہ علم اللہ تعالیٰ کا فضل ہے اور اللہ کا فضل گنہگار کو عطا نہیں ہوتا وَ اِذَا اَخْطَاَ اَوْ اَذْنَبَ فَاَحَبَّ
اَنْ یَّتُوْبَ اِلَی اللّٰهِ فَلْیَمُدَّ یَدَیْهِ اِلَی اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ ثُمَّ یَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَتُوْبُ اِلَیْكَ مِنْهَا لَا
اَرْجِعُ اِلَیْهَا اَبَدًا فَاِنَّهٗ یُغْفَرُ لَهٗ مَا لَمْ یَرْجِعْ فِیْ عَمَلِهٖ ذٰلِكَ مس اور جب کوئی چوک کر گناہ کرے یا قصداً جرم کرے اور
پھر یہ چاہے کہ خدا کے سامنے توبہ کرے تو چاہئے کہ یہ عمل کرے یعنی اپنے دونوں ہاتھ خدائے عزوجل کیطرف پھیلائے اور پھر
یوں کہے اللھم انی اتوب الیک منہا لا ارجع الیہا ابداً یعنی یا اللہ میں تیرے سامنے توبہ کرتا ہوں گناہ سے میں اُنکی طرف
کبھی نہ پھرونگا کیونکہ اس دعا کے پڑھنے سے اُس کا گناہ بخشا جاتا ہے بشرطیکہ وہ اپنے اُس کام میں دوبارہ قدم نہ رکھے
یعنی جس امر سے توبہ کی ہے وہ بخشا جائیگا اور اگر پھر دوبارہ وہی گناہ کرے تو اُس کے لئے جُدی توبہ چاہئے نقل کیا اسکو حاکم نے
مَا مِنْ رَجُلٍ یُذْنِبُ ذَنْبًا ثُمَّ یَقُوْمُ فَیَتَطَهَّرُ ثُمَّ یُصَلِّیْ رَكْعَتَیْنِ ثُمَّ یَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ لِذٰلِكَ الذَّنْبِ
اِلَّا غُفِرَ لَهٗ عه حب ی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی آدمی گناہ کرے پھر اُٹھے یعنی توبہ کے
ارادہ سے طہارت کرے یعنی غسل یا وضو کرے پھر دوگانہ پڑھے پھر خدا تعالیٰ سے اپنے اُس گناہ کی بخشش چاہے تو اُسکی بخشش ہی
کی جاتی ہے نقل کیا اسکو چاروں نے اور ابن حبان اور ابن سنی نے وَجَآءَ رَجُلٌ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

فَقَالَ وَاذُنُوبَاهُ وَاذُنُوبَاهُ فَقَالَ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قُلِ اَللّٰهُمَّ مَغْفِرَتُكَ اَوْسَعُ مِنْ ذُنُوبِیْ وَرَحْمَتُكَ اَرْجٰی عِنْدِیْ مِنْ عَمَلِیْ فَقَالَهَا ثُمَّ قَالَ عُدْ فَعَادَ ثُمَّ قَالَ عُدْ فَعَادَ فَقَالَ ثُمَّ فَقَدْ غَفَرَ اللهُ لَكَ مس اور ایک شخص پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اور عرض کیا کہ ہائے میرے گناہ وائے میرے گناہ آپنے اُس کو فرمایا کہ یہ دعا پڑھ اللّٰھم مغفرتک اوسع من ذنوبی ورحمتک ارجی عندی من عملی یعنی یا اللہ تیری بخشش زیادہ وسیع ہے بہ نسبت میرے گناہوں کے اور تیری رحمت کی مجھکو بہت توقع ہے بہ نسبت اپنے عمل کے اُس شخص نے ان کلمات کو پڑھا پھر آپ نے فرمایا کہ ان کو دوبارہ پڑھ اُسنے دوبارہ پڑھا پھر آپنے فرمایا پھر پڑھ اسنے پھر پڑھا آپنے فرمایا کہ کھڑا ہوجا اللہ تعالیٰ نے تیرے گناہ معاف کئے نقل کیا اس کو حاکم نے ف یہی مضمون کسی شاعر نے لکھا ہے ؎ گنہ ما بود فزوں ز قیاس ✤ عفوت افزوں تر از گناہ ہمہ ✤ قطرۂ زآب رحمت تو بس است ✤ شستن نامہ سیاہ ہمہ ✤ فحر اِنَّ اللهَ یَبْسُطُ یَدَهٗ بِاللَّیْلِ لِیَتُوْبَ مُسِیْٓئُ النَّهَارِ وَیَبْسُطُ یَدَهٗ بِالنَّهَارِ لِیَتُوْبَ مُسِیْٓئُ اللَّیْلِ حَتّٰی تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا م مس اللہ تعالیٰ اپنی رحمت کا ہاتھ رات کو پھیلاتا ہے تاکہ دن میں گناہ کرنیوالا توبہ کرے اور اپنا ہاتھ دن کو پھیلاتا ہے تاکہ رات کا گنہگار توبہ کرے اور یہی حال رہیگا جب تک آفتاب اپنے مغرب سے نکلے یعنی جب توبہ کے دروازے بند ہوجائینگے اور توبہ کچھ فائدہ نہ دے گی نقل کیا اسکو مسلم اور حاکم نے وَجَآءَهٗ رَجُلٌ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللهِ اَحَدُنَا یُذْنِبُ قَالَ یُكْتَبُ عَلَیْهِ قَالَ ثُمَّ یَسْتَغْفِرُ مِنْهُ وَیَتُوْبُ قَالَ یُغْفَرُ لَهٗ وَیُتَابُ عَلَیْهِ قَالَ فَیَعُوْدُ فَیُذْنِبُ قَالَ یُكْتَبُ عَلَیْهِ قَالَ ثُمَّ یَسْتَغْفِرُ مِنْهُ وَیَتُوْبُ قَالَ یُغْفَرُ لَهٗ وَیُتَابُ عَلَیْهِ وَلَا یَمَلُّ حَتّٰی تَمَلُّوْا طس ط اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک شخص نے حاضر ہوکر عرض کیا یا رسول اللہ ہم میں سے ایک شخص گناہ کرتا ہے یعنی اُسکا کیا حال ہے آپنے فرمایا کہ گناہ اُسپر لکھ لیا جاتا ہے اُس نے عرض کیا کہ وہ اُس گناہ سے بخشش چاہتا ہے اور توبہ کرتا ہے یعنی اگر بعد گناہ کے توبہ کرے تو کیا حال ہے آپنے فرمایا کہ اُسکا گناہ بخشا جاتا ہے اور اُس کی توبہ مقبول ہوتی ہے اُس نے عرض کیا کہ وہ شخص دوبارہ گناہ کا ارادہ کرتا ہے اور مرتکب گناہ ہوتا ہے یعنی اس صورت میں کیا لازم آتا ہے آپنے فرمایا کہ اُسپر لکھ لیا جاتا ہے اُس نے عرض کیا کہ پھر اُس گناہ سے بخشش مانگتا ہے اور توبہ کرتا ہے آپ نے فرمایا کہ اُسکا گناہ بخشا جاتا ہے اور اُس کی توبہ مقبول ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ بخشش کرنے سے نہیں تھکتا یہانتک کہ تم بخشش چاہنے سے تھک جاؤ نقل کیا اس کو طبرانی نے اوسط میں اور کبیر میں ف بعض روایت میں آیا ہے کہ بائیں طرف کا فرشتہ اعمال لکھنے والا چھ سات ساعت تک توقف کرتا ہے اگر اس عرصہ میں مجرم نے توبہ کرلی تو وہ نہیں لکھتا ورنہ لکھتا ہے اور تھکنے سے یہ مراد ہے کہ تم توبہ کرنے اور بخشش چاہنے سے مت تھکو اگر توبہ توڑ دو تو پھر توبہ کرو کہ اللہ تعالیٰ تمہاری توبہ قبول فرماتا ہے اور کسی نے کیا اچھا کہا ہے ؎ باز آ باز آ ہر آنچہ ہستی باز آ ✤ گر کافر و گبر و بت پرستی باز آ ✤ این درگہ ما درگہ نومیدی نیست ✤ صد بار اگر توبہ شکستی باز آ ✤ فحر وَاِذَا قُحِطُوا الْمَطَرَ فَلْیَجْثُوْا عَلَی الرُّكَبِ ثُمَّ لْیَقُوْلُوْا یَا رَبِّ یَا رَبِّ عو اور جب لوگوں میں مینہ کی خشکی ہو یعنی

دعا طلب باران

مینہ نہ برسے تو چاہیے کہ دو زانو بیٹھیں یارب یارب کہین نقل کیا اسکو ابو عوانہ نے وَ دُعَاءُ الْاِسْتِسْقَاءِ اَللّٰهُمَّ اسْقِنَا
اَللّٰهُمَّ اسْقِنَا اَللّٰهُمَّ اسْقِنَا خ اور مینہ مانگنے کی دعا یہ ہے اللہم اسقنا تین بار یعنی یا اللہ ہمکو پانی پلا نقل کیا اسکو بخاری نے
ف حدیث شریف مین آیا ہے جسکا خلاصہ یہ ہے کہ ایک شخص نے جمعہ کے دن اثناء خطبہ مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کیخدمت مین عرض کیا کہ یا رسول اللہ ہمارے مواشی وغیرہ قحط سے ہلاک ہوگئے دعا کیجئے کہ مینہ برسے آپنے منبر ہی پر دست
مبارک اٹھاکر یہ دعا کی اللہم اسقنا تین بار اسیوقت ایک ابر نمودار ہوا اور ایسی بارش ہوئی کہ دوسرے جمعہ تک آفتاب نہ نکلا ابر مینہ
برستا رہا پھر اسی شخص نے دوسرے جمعہ مین خطبہ کی حالت مین عرض کیا کہ یا رسول اللہ ہمارے مواشی وغیرہ مینہ کی کثرت
سے ہلاک ہوئے جاتے ہین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ اٹھاکر دعا کی اللہم حوالینا ولا علینا یعنی خدایا ہمارے گردنواح
مین برسے اور ہمپر نہ برسے اس دعا سے مینہ کھل گیا فحہ اَللّٰهُمَّ اَغِثْنَا اَللّٰهُمَّ اَغِثْنَا اَللّٰهُمَّ اَغِثْنَا م مسلم نے دعاء بارش کی ان الفاظ
سے نقل کی ہے اللہم اغثنا تین بار یعنی یا اللہ ہمپر مینہ برسا وَاِنْ کَانَ اِمَامًا خَرَجَ اِذَا بَدَا حَاجِبُ الشَّمْسِ فَقَعَدَ عَلَی
الْمِنْبَرِ فَکَبَّرَ وَحَمِدَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ ثُمَّ قَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ مَالِكِ یَوْمِ الدِّیْنِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ
یَفْعَلُ مَا یُرِیْدُ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْغَنِیُّ وَنَحْنُ الْفُقَرَآءُ اَنْزِلْ عَلَیْنَا الْغَیْثَ وَاجْعَلْ مَا اَنْزَلْتَ
عَلَیْنَا قُوَّةً وَّبَلَاغًا اِلٰی حِیْنٍ ثُمَّ یَرْفَعُ یَدَیْهِ حَتّٰی یَبْدُوَ بَیَاضُ اِبْطَیْهِ ثُمَّ یُحَوِّلُ اِلَی النَّاسِ ظَهْرَهٗ وَیُحَوِّلُ
رِدَاءَهٗ وَهُوَ رَافِعٌ یَدَیْهِ ثُمَّ یُقْبِلُ عَلَی النَّاسِ وَیَنْزِلُ فَیُصَلِّیْ رَکْعَتَیْنِ د حب مس اور اگر دعا
مانگنے والا بادشاہ یا اسکا نائب یعنی قاضی وغیرہ ہو تو جنگل کو نکلے جب کہ آفتاب کا کنارہ ظاہر ہو اور منبر پر بیٹھ کر اللہ اکبر کہے
اور خدائے عزوجل کی تعریف کرے پھر یہ دعا پڑھے الحمد للہ رب العالمین سے بلاغا الی حین تک جسکے معنی یہ ہین کہ تعریف اس
اللہ کو شایان ہے جو عالمونکا پروردگار بخشنے والا مہربان جزا کے دن کا مالک ہے کوئی معبود نہین سوا اللہ کے وہ کرتا ہے
جو چاہتا ہے الٰہی تو ہی معبود ہے کہ کوئی معبود برحق سوا تیرے نہین تو توانگر ہے اور ہم محتاج ہم پر مینہ برسا اور جو کچھ تو نے
ہمپر اتارا یعنی رزق اور مینہ اسکو طاعت کی قوت کا سبب کر اور مطلب کے پہونچنے کا باعث ایک مدت دراز تک کر یعنی اسکے
سبب سے ہم مدت تک فائدہ اٹھائین پھر اپنے دونون ہاتھ اٹھادے یہانتک کہ اسکے بغل کی سفیدی ظاہر ہو یعنی خوب
اونچے کرے پھر آدمیون کی طرف اپنی پیٹھ پھیرے یعنی دعا کیلئے قبلہ رو ہوجاوے اور اپنی چادر کو پلٹے اور ہاتھ اپنے اٹھائے
رکھے پھر آدمیونکی طرف منہ کرے اور منبر سے اتر کر دوگانہ پڑھے نقل کیا اسکو ابوداؤد و ابن حبان حاکم نے ف چادر اسطرح الٹے
کہ داہنا سرا بائین طرف ہوجاوے اور بایان داہنی طرف اور اندر کا رخ باہر اور باہر کا اندر ہکذا فی سفر السعادة اور پہلی رکعت مین الحمد
کے بعد سورہ اعلی اور دوسری مین غاشیہ عید اور جمعہ کی طرح پڑھے اور امام اعظم کے نزدیک یہ جماعت سے سنت نہین
مگر صاحبین کے نزدیک مسنون ہے کہ جماعت سے دو رکعت ادا کرے اور خطبہ بھی پڑھے اور حنفی مذہب مین فتوی اسی پر ہے کذا
ذکر النفع اور دعائے طلب باران مین مستحب یہ ہے کہ لوگ اپنے گناہون سے توبہ کرین اور آپس مین صلح کرین اور نکلنے سے پہلے

پیاپے تین روزے رکھین اور ہر روز صدقہ دین اور چوتھے دن روزے سے پیادہ اور برہنہ پا پرانے کپڑون مین ذلیل صورت فروتنی
کرنے والے سر جھکا کے روتے ہوئے یا بسورتے نکلین اور مومن مردون اور عورتون کے لئے دعا کرین اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجین
اور استغفار بہت پڑھین اور آیت الکرسی پڑھین اور امام خطبہ اور دعا کے درمیان استغفار پڑھتا جاوے اور یہ بھی پڑھے اللھم
ربنا آتنا فی الدنیا الآیۃ لا آلہ الا اللہ رب العرش العظیم لا آلہ الا اللہ رب السموات والارض ورب العرش الکریم اللھم اسقنا الغیث ولا تجعلنا من القانطین
اور دعا پکار کر بھی کرے اور آہستہ بھی اور ہاتھون کی پیٹھ دعا کے وقت کبھی زمین کی طرف کرے کبھی آسمان کی طرف اور دعا کے شروع
اور ختم مین حمد اور ثنا اللہ تعالیٰ کی اور درود وسلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ہو کذا فی وظائف النبی **فقیر** کہتا ہے کہ فقہا نے چادر کے
پلٹنے کا یہ طور لکھا ہے کہ بائین طرف کے نیچے کا سرا داہنے ہاتھ مین پکڑ کر پشت کی طرف سے گھما کر داہنے شانہ پر ڈالے اس ترکیب سے
چادر اسی طرح پلٹ جائیگی جیسے مترجم نے بیان کیا ہے اَللّٰھُمَّ اسْقِنَا غَیْثًا مُغِیْثًا مَرِیًّا مُرِیْعًا نَافِعًا غَیْرَ ضَآرٍّ عَاجِلًا **دمص**
غَیْرَ اٰجِلٍ د رَاٰیتُ **مص** دعاے طلب باران یہ ہے اللھم اسقنا الخ یعنی یا اللہ ہم پر مینہ برسا فریاد کو پہونچنے والا مقدار مین بہت
اور ارزانی کرنے والا نافع ہو ضرر نکرے جلد برسنے والا۔ نقل کیا اسکو ابوداؤد وابن ابی شیبہ نے نہ دیر کرنے والا
اسکو ابوداؤد نے نقل کیا نہ تاخیر کرنے والا ابن ابی شیبہ کی روایت مین ہے **ف** یعنی ابوداؤد کی روایت مین لفظ
غیر آجل اس دعا مین آیا ہے اور ابن ابی شیبہ نے آجل کے عوض رائث نقل کیا ہے معنی دونون کے ایک ہین ع۔ اَللّٰھُمَّ
اسْقِ عِبَادَکَ وَبَھَائِمَکَ وَانْشُرْ رَحْمَتَکَ وَاَحْیِ بَلَدَکَ الْمَیِّتَ د ایک دعا یہ ہے اللھم اسق عبادک الخ الٰہی
اپنے بندون کو پانی دے اور اپنے جانورون کو اور اپنی رحمت پھیلا اور اپنے مردہ شہر کو زندہ کر یعنی سر سبز کر نقل
کیا اسکو ابوداؤد نے اَللّٰھُمَّ اَنْزِلْ عَلٰی اَرْضِنَا زِیْنَتَھَا وَسَکَنَھَا **عو** یا اللہ ہماری زمین پر اسکا سنگار اُتار یعنی سبزہ
اور پھول و بوٹا اور اسکا چین نازل کر۔ نقل کیا اسکو ابوعوانہ نے **ف** یعنی جو چیز زمین والون کے چین کا باعث ہو
اسکو نازل کر مقصود یہ ہے کہ اُنکے مطالب پورے کر تا کہ اُنکے دل تسکین اور چین پاوین **فحنہ** اَللّٰھُمَّ ضَاحَتْ
جِبَالُنَا وَاغْبَرَّتْ اَرْضُنَا وَھَامَتْ دَوَابُّنَا مُعْطِیَ الْخَیْرَاتِ مِنْ اَمَاکِنِھَا وَمُنْزِلَ الرَّحْمَۃِ مِنْ مَعَادِنِھَا
وَمُجْرِیَ الْبَرَکَاتِ عَلٰی اَھْلِھَا بِالْغَیْثِ الْمُغِیْثِ اَنْتَ الْمُسْتَغْفَرُ الْغَفَّارُ فَنَسْتَغْفِرُکَ لِلْجَامَّاتِ مِنْ ذُنُوْبِنَا
وَنَتُوْبُ اِلَیْکَ مِنْ عَوَامِّ خَطَایَانَا اَللّٰھُمَّ فَاَرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَیْنَا مِدْرَارًا وَّ اَفْصِلْ بِالْغَیْثِ وَاکِفًا
مِنْ تَحْتِ عَرْشِکَ حَیْثُ یَنْفَعُنَا وَیَعُوْدُ عَلَیْنَا ایک دعا یہ ہے جس کا ختم ممرع النبات پر آگے
آویگا اور شروع یہان سے ہے اللھم ضاحت یعنی یا اللہ کھل گئے ہمارے پہاڑ یعنی گھاس کے نہونے سے اور خاک اُڑتی
ہے ہماری زمین مین اور بہت پیاسے ہوئے ہمارے جانور اے دینے والے بھلائیون کے اُنکی جگہون سے اور اے رحمت یعنی
مینہ کے اُتارنے والے اُسکی کانون سے اور اے برکت کے جاری کرنیوالے برکت والون پر یعنی جو لوگ برکت کے لائق ہین یہ
سب باتین کرنے والے بسبب مینہ برسانے نافع کے تو بخشش مانگا گیا ہے بہت بخشش مانگا گیا ہے بہت بخشنے والا

ہم تجھسے بخشش چاہتے ہین اپنے خاص گناہونکی یعنی جو گناہ خاص ہمسے ہوئے نہ دوسرون سے اور ہم تیرے سامنے توبہ کرتے ہین اپنے
عام گناہونسے یعنی جو مشترک ہین ہم مین اور دوسرون مین الٰہی بھیج زور کا مینہ لگاتار اور کفایت کر یعنی ہمارا مطلب پورا کر اُس مینہ
سے کہ جو تیرے عرش کے نیچے سے ہو ایسی طرح کہ ہمکو نفع دے اور اُسکا نفع ہمپر دوبارہ ہو **ف** یعنی نالون مین اور کھیتون
مین برساکہ اب بھی نافع ہو اور آگے کو کام آوے اور من تحت عرشک ظرف ارسل کا ہے یعنی مینہ کو عرش کے نیچے سے بھیج اور
بالغیث المغیث متعلق معطی اور منزل اور مجری کا ہے **مخ** غَیْثًا عَامًّا طَبَقًا غَبَقًا مُجَلِّلًا غَدَقًا خِصْبًا رَاتِعًا مُمْرِعَ النَّبَاتِ
عو برسا ایسا مینہ کہ عام ہو یعنی سب جگہ برسے ساری زمین کو ڈہانکنے والا یعنی سبزہ اور پانی سے مقدار مین زیادہ ارزانی والا کھانے
کی چیزون کا اُگانے والا سبزہ کا جمانے والا نقل کیا اسکو ابو عوانہ نے **ف** کہتا ہے کہ مصنف نے اپنی شرح مین لکھا ہے کہ طبق بالتحریک
وہ مینہ کہ روئے زمین کو ڈہانک لے یعنی عام بکثرت ہو اور غبق بمعجمہ و موحدہ مفتوحتین مین نے نہین دیکھا کہ کسی نے اُسکو ذکر کیا ہو
ظاہر یہ بھی بمعنی کثیر عظیم کے ہے اور ہو سکتا ہے کہ ماخوذ غبوق سے ہو جو شام کو پی جاتی ہے پھر تجرید کر کے اُسکے معنی ساقی کے
لیلئے ہون اور مجلل بصیغہ اسم فاعل از تفعیل سے یہ غرض ہے کہ زمین کو اپنے پانی اور سبزہ سے ڈہانک لے اور غدق بفتحتین بڑی
بوندونکا مینہ مقدار مین زیادہ اور خصب بکسر معجمہ سے یہ غرض کہ ایسا مینہ جس سے ارزانی حاصل ہو اور راتع رتع سے ہے بمعنی وسعت
ارزانی اور مقصود یہ کہ اُس سے گھاس اُگے جسکو مواشی چریں اور ممرع بالضم میم اولی و کسر راء بمعنی کثرت سے اُگانیوالا کذا فی الحرز وَاسْتَسْقَى
عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَمَا زَادَ عَلَى الْاِسْتِغْفَارِ **مص** اور حضرت عمر بن خطاب نے مینہ مانگا تو استغفار پر کوئی چیز نہ بڑہائی یعنی نماز نہ
پڑھی نقل کیا اسکو ابن ابی شیبہ نے وَاِذَا رَاٰى سَحَابًا مُقْبِلًا اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا اُرْسِلَ بِهٖ اَللّٰهُمَّ سَيْبًا نَافِعًا فَاِنْ كَشَفَهُ
اللّٰهُ وَلَمْ يُمْطِرْ حَمِدَ اللّٰهَ عَلٰى ذٰلِكَ **د س ق** اور جب ابر آتا ہوا دیکھے تو یہ دعا پڑھے اللہم انا نعوذ سے نافعا تک یعنی یا اللہ ہم
تیری پناہ مانگتے ہین اُس چیز کی بُرائی سے جسکے لئے یہ ابر بھیجا گیا ہے یا اللہ اُس ابر کو جاری اور نفع دینے والا کر دے پھر اگر
اللہ تعالیٰ بادل کو کھول دے اور مینہ نہ برسائے تو اُسپر الحمد للہ کہے نقل کیا اسکو ابو داود و نسائی ابن ماجہ نے **فقیر** کہتا ہے
وجہ شکر کرنیکی یہ ہے کہ خیر اسی بات مین ہے جسکو اللہ تعالیٰ بہتر سمجھے شاید اس ابر مین کوئی خرابی تھی جب اللہ تعالیٰ نے
وہ خرابی رفع کر دی اُسکے دفع پر شکر ضرور ہوا گویا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابر کو معاینہ فرما کر یہ آیۃ یاد کی ہو گی فلما راوہ
عارضا مستقبل اودیتہم قالوا ہذا عارض ممطرنا الآیۃ کذا فی الحرز وَاِذَا رَاَى الْمَطَرَ اَللّٰهُمَّ صَيِّبًا نَافِعًا **خ** اور جب مینہ دیکھے تو
یون کہے اللہم صیبا نافعا یعنی یا اللہ کر اس مینہ کو بہت برسنے والا نفع دینے والا نقل کیا اسکو بخاری نے اَللّٰهُمَّ سَيْبًا
نَافِعًا مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلَاثًا **مص** یا اللہ اس مینہ کو جاری نفع دینے والا کر ان کلمات کو دو یا تین بار پڑھے نقل کیا اس
کو ابن ابی شیبہ نے فَاِذَا كَثُرَ وَخِيْفَ الضَّرَرُ اَللّٰهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا اَللّٰهُمَّ عَلَى الْاٰكَامِ وَالْاٰجَامِ وَ
الظِّرَابِ وَالْاَوْدِيَةِ وَمَنَابِتِ الشَّجَرِ **خ م** پس اگر مینہ بہت ہو اور ضرر کا خوف ہو تو یہ دعا پڑھے اللہم حوالینا الخ
یعنی یا اللہ مینہ برسا ہمارے آس پاس اور ہمپر مت برسا یا اللہ مینہ کو برسا ٹیلون اور نیستان اور پہاڑون اور نالون اور درختون

ابر و باران دیکھنے کا بیان

گرجنے کا بیان

اُگنے کی جگھون پر نقل کیا اِسکو بخاری مسلم نے وَاِذَا سَمِعَ الرَّعْدَ وَالصَّوَاعِقَ اَللّٰهُمَّ لَا تَقْتُلْنَا بِغَضَبِكَ وَلَا تُهْلِكْنَا بِعَذَابِكَ
وَعَافِنَا قَبْلَ ذٰلِكَ ت س مس اور جب گرجنا کڑکنا سنے تو یہ دعا پڑھے اللّٰہم لا تقتلنا الخ یا اللہ ہمکو ہلاک مت کر اپنے غضب سے
اور نہ اپنے عذاب سے اور ہمکو عافیت دے اُس سے پہلے یعنی عذاب کے واقع ہونیسے پہلے نقل کیا اِسکو ترمذی نسائی حاکم نے ف
رعد ایک فرشتہ کا نام ہے جو بادل پہ متعین ہے گرجنا اُسکی آواز ہے اور بجلی اُسکا کوڑا کذا فی الجلالین سُبْحَانَ الَّذِیْ یُسَبِّحُ الرَّعْدُ
بِحَمْدِهٖ وَالْمَلَائِكَةُ مِنْ خِيْفَتِهٖ مو طا یا یہ آیۃ پڑھے سبحان الذی الآیۃ یعنی پاک ہے وہ اللہ جسکی پاکی رعد بیان کرتا ہے اُسکی تعریف

آندھی چلنے کا بیان

سے اور سب فرشتے پاکی بیان کرتے ہین اُسکے خوف سے یہ روایت موقوفًا موطا مین ہے وَاِذَا هَاجَتِ الرِّيْحُ اِسْتَقْبَلَهَا
بِوَجْهِهٖ وَجَثَا عَلٰى رُكْبَتَيْهِ وَيَدَيْهِ طب ط اور جب آندھی چلے تو اُسکی طرف متوجہ ہو یعنی جدھر سے آتی ہو اُدھر کو مونھ کرے
اور اپنے گھٹنون اور ہاتھون کے بل بیٹھے یعنی تواضع کی صورت پر دو زانو بیٹھے نقل کیا اِسکو طبرانی نے دعا مین اور کبیر مین وَقَالَ
اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ خَيْرَهَا وَخَيْرَ مَا فِيْهَا وَخَيْرَ مَا اُرْسِلَتْ بِهٖ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا فِيْهَا وَشَرِّ مَا اُرْسِلَتْ بِهٖ م
ت س طب اور یہ دعا پڑھے اللہم انی اسئلک الخ یعنی یا اللہ مین تجھ سے مانگتا ہون اُسکی بھلائی اور اُس چیز کی بھلائی
جو اُسمین ہے یعنی جنات اور اسچیز کی بھلائی جسکے لئے یہ بھیجی گئی یعنی اُسکے فائدے اور تیری پناہ مانگتا ہون اُسکی برائی اور اسچیز کی برائی
سے جو اسمین ہے اور اُس چیز کی برائی سے جسکے لئے یہ آندھی بھیجی گئی نقل کیا اِسکو مسلم ترمذی نسائی طبرانی نے دعا مین اَللّٰهُمَّ
اجْعَلْهَا رِيَاحًا وَلَا تَجْعَلْهَا رِيْحًا اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا رَحْمَةً وَلَا تَجْعَلْهَا عَذَابًا طب ط یا اللہ اس آندھی کو ہوائین کر دے
اور اس کو ریح مت کر یا اللہ اسکو رحمت کر اور اسکو عذاب مت کر نقل کیا اِسکو طبرانی نے دعا مین اور کبیر مین ف ریاح جمع ریح کی
ہے بمعنی ہوائین تو جب ہوائین ہر طرف سے بہت چلتی ہین ابر اُٹھتا ہے اور مینہ برستا ہے جو ارزانی کا باعث ہوتا ہے اور
جب آندھی چلتی ہے تو ایسی مفید نہین ہوتی اور ابن عباس رض سے منقول ہے کہ ریاح کا استعمال رحمت کے لئے آتا ہے اور

تاریک آندھی کا بیان

ریح کا عذاب کے لئے مگر بعض علمار نے اسپر اعتراض کیا ہے وَاِنْ جَآءَ مَعَ الرِّيْحِ ظُلْمَةٌ تَعَوَّذَ بِالْمُعَوِّذَتَيْنِ د اور اگر
آندھی کے ساتھ اندھیرا آوے تو پناہ مانگے قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس پڑھکر یعنی یہ دونوں سورتین پڑھے
نقل کیا اِسکو ابو داؤد نے اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْئَلُكَ مِنْ خَيْرِ هٰذِهِ الرِّيْحِ وَخَيْرِ مَا فِيْهَا وَخَيْرِ مَا اُمِرَتْ بِهٖ وَنَعُوْذُ
بِكَ مِنْ شَرِّ هٰذِهِ الرِّيْحِ وَشَرِّ مَا فِيْهَا وَشَرِّ مَا اُمِرَتْ بِهٖ ت س یا اللہ ہم تجھ سے مانگتے ہین بھلائی اس آندھی
کی اور بھلائی اُس چیز کی جو اسمین ہے یعنی جنات وغیرہ اور بھلائی اس چیز کی جسکا حکم اس آندھی کو ہوا ہے اور ہم پناہ مانگتے
ہین اس آندھی کی برائی اور اُس چیز کی برائی سے جو اُسمین ہے اور اُس چیز کی برائی سے جسکا اِسکو حکم ہوا نقل کیا اِسکو ترمذی نسائی
نے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا اُمِرَتْ بِهٖ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا اُمِرَتْ بِهٖ حص یا اللہ مین تجھسے مانگتا
ہون بھلائی اُس چیز کی جسکا حکم اس آندھی کو ہوا اور تیری پناہ مانگتا ہون اس چیز کی برائی سے جسکا حکم اُسکو ہوا نقل کیا اِسکو
ابو یعلی نے اَللّٰهُمَّ لَقْحًا لَا عَقِيْمًا حب طس یا اللہ اس آندھی کو بار آور کر یعنی ابر لانے والی اور مفید اور اِسکو بانجھ مت کر

مرغون کی آواز کا بیان

گدھے کی آواز کا بیان

کتے کی آواز کا بیان

سورج یا چاند گہن کا بیان

چاند دیکھنے کا بیان

یعنی جس سے ضرر آوے نہ کچھ فائدہ ہو نقل کیا اِسکو ابن حبان اور طبرانی نے اوسط مین وَاِذَا سَمِعَ صِيَاحَ الدِّيكَةِ فَلْيَسْئَلِ اللّٰهَ مِنْ فَضْلِهٖ خ مُ دَ تِ س اور جب مرغون کی آواز سنے تو چاہیے کہ اُس سے اُسکا فضل مانگے نقل کیا اِسکو بخاری مسلم ابوداؤد ترمذی نسائی نے ف اس حدیث کا تتمہ یہ ہے فانہا رأت ملکا کیونکہ انہون نے فرشتہ دیکھا ہے مقصود یہ ہے کہ مرغ فرشتہ کو دیکھکر آواز کرتے ہین تو امید ہے کہ اگر دعا کرنیوالا اسوقت دعا کرے اور فرشتہ آمین کہے تو اُسکی دعا مقبول ہو اور اس سے معلوم ہوا کہ صلحا کے پاس حاضر ہونیکے وقت دعا کرنا اور اُنکے ذریعہ سے برکت مانگنا مستحب ہے ع وَاِذَا سَمِعَ نَهِيقَ الْحَمِيرِ فَلْيَتَعَوَّذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ خ مُ دَ تِ س مُسْ اور جب گدھون کی آواز سنے تو چاہیئے کہ پناہ مانگے اللہ کی شیطان مردود سے یعنی اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم کہے کیونکہ گدھا شیطان کو دیکھ آواز کرتا ہے نقل کیا اسکو بخاری مسلم ابوداود ترمذی نسائی حاکم نے وَكَذٰلِكَ اِذَا سَمِعَ نُبَاحَ الْكِلَابِ دَ س مُسْ اور اسیطرح جب کتون کا بھونکنا سنے یعنی اُسوقت بھی اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم کہے نقل کیا اِسکو ابوداود نسائی حاکم نے ف کُتا بھی شیطان اور اُسکے لشکر کو دیکھ کر آواز کرتا ہے کذا ذکرہ الفخر وَاِذَا رَاَى الْكُسُوفَ فَلْيَدْعُ اللّٰهَ وَلْيُكَبِّرْ وَلْيُصَلِّ وَلْيَتَصَدَّقْ خ مُ دَ س اور جب گہن کو دیکھے سورج کا ہو یا چاند کا ہو تو چاہیئے کہ اللہ تعالی سے دعا مانگے اور اللہ اکبر کہے اور نماز پڑھے اور صدقہ دے نقل کیا اِسکو بخاری مسلم ابوداؤد نسائی نے ف حدیثون سے معلوم ہوتا ہے کہ کسوف اور خسوف دونون کے ایک ہی معنے ہین سورج گہن کو بھی کسوف خسوف کہتے ہین اور چاند گہن کو بھی مگر فقہا اور لغت والون نے فرق بیان کیا ہے کہ خسوف چاند گہن کو اور کسوف سورج گہن کو کہتے ہین حنفیون کے نزدیک سورج گہن کے وقت دو رکعت نماز جماعت سے بڑی قرات کے ساتھ بدون خطبہ کے پڑھے اور چاند گہن مین جماعت نہین اکیلے اکیلے نماز پڑھ لین اِسلئے کہ رات کو جماعت کا ہونا دشوار ہے اور صدقہ دے یعنی فقیرون محتاجون کو کچھ للہ دے یا غلام آزاد کرے یا اور کسی قسم کی خیرات کرے۔ بست نجا وغیرہ نہ دے کہ اسمین ہندون کی مشابہت ہوتی ہے نعوذ باللہ منہا فخر۔ وَاِذَا رَاَى الْهِلَالَ اَللّٰهُ اَكْبَرُ مِجی اور جب پہلی رات کا چاند دیکھے تو اللہ اکبر کہے۔ نقل کیا اِسکو دارمی نے اَللّٰهُمَّ اَهِلَّهٗ عَلَيْنَا بِالْيُمْنِ وَالْاِيْمَانِ وَالسَّلَامَةِ وَالْاِسْلَامِ وَالتَّوْفِيقِ لِمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰى رَبِّيْ وَرَبُّكَ اللّٰهُ تِ حِب مِجی اور یہ دعا پڑھے اللھم اہلہ الخ یا اللہ ہمکو چاند دکھا برکت کے ساتھ اور ایمان کے ثابت رہنے اور سلامتی اور اسلام کے ساتھ اور جس چیز کو تو دوست اور پسند رکھتا ہے اُسکی توفیق دینے کے ساتھ اے چاند میرا پروردگار اور تیرا پروردگار اللہ تعالےٰ ہے نقل کیا اِسکو ترمذی ابن حبان دارمی نے هِلَالُ خَيْرٍ وَّرُشْدٍ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ مِنْ خَيْرِ هٰذَا الشَّهْرِ وَخَيْرِ الْقَدْرِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهٖ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ طـ یہ چاند بھلائی اور ہدایت کا ہے یا اللہ مین تجھ سے مانگتا ہون اس مہینہ کی بھلائی اور تقدیر کی بھلائی یعنی جو چیز اس مہینہ مین رزق وغیرہ سے مقدر ہے اُسکی بھلائی چاہتا ہون اور تیری پناہ مانگتا ہون اس مہینہ کی برائی سے اس دعا کو تین بار پڑھے یعنی اللھم سے لیکر نقل کیا اِسکو طبرانی نے اَللّٰهُمَّ

اَرْزُقْنَا خَیْرَہٗ وَنَصْرَہٗ وَبَرَکَتَہٗ وَفَتْحَہٗ وَنَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّہٖ وَشَرِّ مَا بَعْدَہٗ مو مص یا اللہ مجھکو اس مہینے
کی بھلائی اور اُسکی مدد اور اُسکی برکت اور اُسکی فتح اور اُسکا نور یعنی ہدایت نصیب کر اور ہم تیری پناہ مانگتے ہین اُسکی
برائی اور اُس مہینے کی برائی سے جو اس مہینے کے بعد ہون نقل کیا اِسکو موقوفا ابن ابی شیبہ نے وَاِذَا نَظَرَ اِلَی الْقَمَرِ
فَلْیَقُلْ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شَرِّ ھٰذَا تِ مس مس اور جب پورے چاند کو دیکھے تو یون کہے اعوذ باللہ من شر ہذا
یعنی مین پناہ مانگتا ہون اللہ کی اسکے برائی سے نقل کیا اِسکو ترمذی نسائی حاکم نے ف اُسکو برائی سے یعنی جس وقت اسکو
گہن لگے اور اس سے پناہ مانگنے کا سبب یہ ہی کہ اللہ تعالیٰ کی نشانیون مین سے ہے اور حادثون کے واقع ہونیسے ڈراتا ہے چنانچہ
حدیث شریف مین آیا ہے کہ جب سورج گہن ہوتا تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم گھبرا کر کھڑے ہو جاتے اس خوف سے کہ جب آفتاب
اور چاند باوجود اِس روشنی کے ایک ساعت مین تاریک ہو گئے تو ایسا نہو کہ ایمان اور اعمال کا نور دلون سے چھن جائے

لیلة القدر کا بیان

ع وفخر وَاِذَا رَاٰی لَیْلَۃَ الْقَدْرِ فَلْیَقُلْ اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّیْ ت س ق مس اور جب کوئی
لیلة القدر کو دیکھے یعنی اُسکی علامتیں سوجھین تو چاہیے کہ یون پڑھے اللہم انک الخ یعنی یا اللہ تو بہت معاف کرنیوالا ہے
اور معاف کرنیکو دوست رکھتا ہے تو مجھ سے میرے گناہ معاف کر نقل کیا اِسکو ترمذی نسائی ابن ماجہ حاکم نے وَاِذَا نَظَرَ وَجْھَہٗ

آئینہ دیکھنے کا بیان

فِی الْمِرْاٰتِ اَللّٰھُمَّ اَنْتَ حَسَّنْتَ خَلْقِیْ فَحَسِّنْ خُلُقِیْ حب ھی اور جب آئینہ مین اپنا منہہ دیکھے تو یہ دعا پڑھے اللہم انت الخ
یا اللہ تو نے میری صورت اچھی بنائی تو میری عادت بھی اچھی کر نقل کیا اِسکو ابن حبان دارمی نے یا یہ دعا پڑھے اَللّٰھُمَّ کَمَا حَسَّنْتَ خَلْقِیْ
فَاَحْسِنْ خُلُقِیْ وَحَرِّمْ وَجْھِیْ عَلَی النَّارِ بَر یا اللہ جیسی تو نے میری صورت اچھی بنائی میری عادت کو اچھا کر اور میری ذات
کو آگ پر حرام کر نقل کیا اس کو بزار نے یا یہ دعا پڑھے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ سَوّٰی خَلْقِیْ وَاَحْسَنَ صُوْرَتِیْ وَزَانَ مِنِّیْ
مَا شَانَ مِنْ غَیْرِیْ ی سب تعریف اُس خدا کو ہے جس نے میرے اعضا برابر پیدا کئے اور میری صورت اچھی بنائی
اور میرے بدن مین سے وہ عضو ستھرا بنایا جو دوسرے کے بدن مین معیوب بنایا یعنی بعضون کو مثلاً لنگڑا کانا پیدا کیا
اور مجھے ان عیبوں سے صاف رکھا. نقل کیا اِسکو بزار نے یا یہ دعا پڑھے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ سَوّٰی خَلْقِیْ فَعَدَّلَہٗ
وَصَوَّرَ صُوْرَۃَ وَجْھِیْ فَاَحْسَنَھَا وَجَعَلَنِیْ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ طس ی سب تعریف اُس خدا کو ہے جس نے
میری صورت کو درست کیا اور اُسکو معتدل بنایا اور ہیئت میرے چہرے کی بنائی اور مجھکو مسلمانون مین سے کیا نقل کیا اِسکو

سلام کرنیکا بیان

طبرانی نے اوسط مین اور ابن سنی نے وَاِذَا سَلَّمَ عَلٰی اَحَدٍ فَلْیَقُلِ السَّلَامُ عَلَیْکُمْ خ م س اور اگر کوئی کسی
کو سلام کرے تو اِس طرح کہے السلام علیکم یعنی تم پر سلامتی ہو نقل کیا اِسکو بخاری مسلم نسائی نے ف معنی السلام علیک
کے یہ ہین کہ سلام اللہ تعالیٰ کا نام ہے تو یہ مراد ہے کہ اللہ کی محافظت تمہارے ساتھ رہے یا تم سب آفات سے سلامت رہو اور
ضمیر جمع کی اس لئے ہے کہ محافظ فرشتون پر بھی سلام ہو جائے اور سلام کرنیکا ادب یہ ہے کہ سلام کرنیکے وقت جھکے
نہین چنانچہ حضرت شیخ عبد الحق رحمہ اللہ نے بعض علما سے جھکنے کو قریب کفر کے لکھا ہے اور بیان کیا ہی کہ اگرچہ اکثر علما اور

صلحا اس رسم مین گرفتار ہین مگر اُنکے فعل پر اعتماد اور اُنکی حرص اس باب مین نکرنی چاہیئے اور سید جمال الدین نے بھی جھکنے کو مکروہ لکھا ہے اور سلام کرنا سنت ہے لیکن یہ سنت فرض سے افضل ہے اور سلام کا جواب دینا فرض کفایہ ہے یعنی مجلس مین سے ایک بھی جواب دیگا تو اورون کے ذمہ سے جواب اتر جائیگا ورنہ سب گنہگار ہونگے کذا ذکر الفخر من شرح المشکوۃ اور حدیث شریف مین فضیلت سلام علیک کی بہت آئی ہے آیا ہے کہ جب حضرت آدم علیہ السلام پیدا ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے اُنکو فرمایا کہ ان فرشتون سے سلام علیک کرو اور سلام کا جواب سنو کہ وہ تمہارا اور تمہاری اولاد کا تحفہ ہوگا یعنی ملنے کے وقت سلام علیک کرنا ایک دوسرے کا تحفہ ہے اُنہون نے فرشتون سے السلام علیکم کہا فرشتون نے جواب مین کہا وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ اور ایک شخص نے سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ اسلام کی کونسی خصلتین بہتر ہین آپنے فرمایا کہ کھانا کھلانا اور تیرا سلام کہنا ایسے شخص کو کہ تو اُسکو پہچانے یا نہ پہچانے اور نیز مسلمان کا مسلمان پر حق اسبات کو فرمایا کہ اسکو سلام کرے اور دخول جنت کا باعث سلام کرنیکو فرمایا اور ایک صحابی نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ایک شخص کی کھجور میرے باغ مین ہے اُسکے آنے سے مجھے ایذا ہوتی ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس کھجور والے کو کہلا بھیجا کہ اپنا درخت ہمارے ہاتھ بیچ ڈال اُسنے انکار کیا آپنے فرمایا کہ مفت ہبہ کر دے اُسنے اِسکو بھی نہ مانا آپنے فرمایا کہ جنت مین اِسکے عوض کھجور لینا اُسنے یہ بھی نہ مانا آپنے فرمایا کہ تجھ سے زیادہ کوئی بخیل نہین مگر وہ شخص کہ سلام کرنے مین بخل کرے یعنی آپسمین سلام علیک نہ کرے کذا فی المشکوۃ تو کمال نادانی ہے کہ بیہانگی رسم کیلئے ایسے ثواب کو ترک کر کے ایسا بخیل بنے اور ایسی دعا سے باز رہے اور انصاف تو کرو کہ اگر حلال خور کہے میانجی سلامت رہو تو نہین چڑھتے اور نوکر چہ مثلاً سلام علیک کرے تو چڑھ جاتے ہین وہی دعا تو ہے فقط اتنا فرق ہے کہ السلام علیکم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے الفاظ سے بولا گیا تو معلوم ہوا کہ رسول مقبول ہی کی سنت سے بیزاری ہے کہ انکی دعا کے الفاظ کو بھی پسند نہین کرتے ہمکو اور تمکو اس بُرائی سے اللہ بچاوے اور خواب غفلت سے بیدار کرے اور اُنکے اتباع کی محبت دے۔ اور مفاتیح الصلوۃ مین کشاف اور توضیح اور روضۃ العلما اور ضیاء المعنوی اور زبدۃ المسائل اور فتاوے قنیہ اور جامع الفتاویٰ اور فتاویٰ ظہیریہ اور تیسیر اور لطائف الاشارات اور فتاویٰ صوفیہ وغیرہا سے نقل کیا ہے کہ خطبہ کے وقت سلام کرنا مکروہ ہے اور سلام کرنے والا گنہگار ہوتا ہے سننے والے اُس کے سلام کا جواب نہ دین اور مکروہ ہے پکار کر سلام کرنا ایسے شخص کو جو قرآن پڑھتا ہو لیکن پڑھنے والا اسکے سلام کا جواب دے اور قرآن سننے والے پر بھی سلام کرنا مکروہ ہے اور سلام کرنے والا اُس پر سلام کرنیسے گنہگار ہوتا ہے لیکن وہ جواب دے اور روایت حدیث اور تذکرہ علم کے وقت بھی سلام کرنا مکروہ ہے لیکن جب کوئی سلام کرے تو اُسکو جواب دینا چاہیئے۔ اور نیز اذان اور تکبیر کے وقت جب لوگ اذان اور تکبیر کے جواب دینے مین مشغول ہون سلام کرنا مکروہ ہے اور سلام کرنے والا گنہگار ہوتا ہے لیکن لوگ اُسکا جواب دین اور ایسے شخص پر جو پاخانہ مین ہے سلام کرنا مکروہ ہے اُسکے جواب دینے مین اختلاف ہے۔ امام اعظم رح کے نزدیک دل سے جواب دے نہ زبان سے اور ابو یوسف کہتے ہین کہ مطلق جواب نہ دے اور امام محمد رح کا قول ہے

کہ حاجت سے فارغ ہونیکے بعد جواب دے اور نماز پڑھنے والے پر سلام کرنا مکروہ ہے اور سلام کرنے والا گنہگار ہوتا ہے اُسکے سلام کا جواب نہ دے اور سائل پر سلام کرنا مکروہ ہے اور اگر خود سائل سلام کرے تو اُسکا جواب دینا واجب نہین ۔ اور قاضی پر فصل قضایا کے وقت سلام مکروہ ہے اور اُسپر اُسکا جواب بھی واجب نہین اور اُستاد پر پڑھانے کی حالت مین مکروہ ہے اور اگر کوئی کرے تو بھی اُسکا جواب واجب نہین اور شطرنج اور نرد وغیرہ کھیلنے والے پر اور مبتدع یعنی رافضی خارجی پر اور ملحدون اور زندیقون اور مسخرون پر اور جھوٹی کہانیان کہنے والون پر اور بیہودہ گوؤن اور گالیان دینے والون اور نیاوین لگانے والون پر اور جھوٹون پر اور اُن لوگون پر جو بازار مین اپنے معاملہ مین مشغول ہون اور بازارون مین کھانے والون پر اور کافرون پر ان سب پر سلام کرنا مکروہ ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو کوئی سلام سے پہلے کچھ کلام کرے تو اُس کا جواب مت دو ۔ اور چلنے والا بیٹھون پر سلام کرے اور چھوٹا بڑے پر اور سوار پیادے پر اور گھوڑے کا سوار ٹٹو کے سوار پر ۔ اور جب آدمی اپنے گھر مین جاوے تو گھر والون پر سلام کرے کہ برکت کا موجب ہے اور اگر ایسے مکان مین جاوے جہان کوئی نہین تو یون کہے السّلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین کیونکہ فرشتے اُسکا جواب دینگے اور بڑی برکت ہوگی اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ دَتِسَمِیْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ دَتِسَمِیْ وَبَرَکَاتُہٗ دَتِسَمِیْ ایک صیغہ سلام کا یہ ہے السلام علیک یعنی تجھپر سلامتی ہو نقل کیا اِسکو ابوداؤد ترمذی نسائی دارمی نے ورحمۃ اللہ یعنی اور خدا کی رحمت یہ لفظ بھی اِن چارون کی روایت مین آیا ہے وبرکاتہ اور اُسکی برکتین یہ بھی سلام کے ساتھ ان ہی چارون نے نقل کیا ہے ۔ السّلام علیکم کے ساتھ ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کو بھی ملالے کہ ہر ایک کی دس دس نیکیان لکھی جاتی ہین یعنی فقط السلام علیکم مین دس نیکیان ہونگی اور رحمۃ اللہ کے ساتھ بیس اور برکاتہ کے ساتھ تیس اسیطرح رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کذا فی المشکوۃ فَاِذَا رَدَّ السَّلَامَ وَعَلَیْکُمُ السَّلَامُ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ ع مَ سَ حِبْ اور جب سلام کا جواب دے یعنی مسلمان کو تو یون کہے وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ یعنی اور تمپر سلامتی ہو اور خدا کی رحمت اور اُسکی برکتین ہون نقل کیا اِسکو صحاح ستہ مین اور ابن مردویہ نسائی ابن حبان نے ف اسیطرح جواب دینا افضل ہے اور ادنی درجہ وعلیک السلام یا وعلیکم السلام ہے اور اگر بدون واو کے بھی جواب دے تب بھی جواب ادا ہوجاتا ہے فحر وَعَلٰی اَھْلِ الْکِتَابِ عَلَیْكَ مُ تِ سَ اَوْ وَعَلَیْكَ خ مُ دَتِ سَ اور اگر سلام کا جواب کافر کتابی یعنی یہود و نصاریٰ کو دے تو فقط علیک کہے نقل کیا اِسکو مسلم ترمذی نسائی نے یا وعلیک کہے واو کے ساتھ نقل کیا اسکو بخاری مسلم ابوداود ترمذی نسائی نے وَاِذَا اَبْلَغَ سَلَامًا مِنْ اٰخَرِ فَلْیَقُلْ وَعَلَیْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ ع اور جب کسیکو کسی کی طرف سے کوئی شخص سلام پہونچاوے تو سننے والا یون کہے وعلیہ السلام الخ یعنی اور اُسپر سلام ہو اور خدا کی رحمت اور اسکی برکتین نقل کیا اِسکو صحاح ستہ مین اَوْ وَعَلَیْكَ وَعَلَیْهِ السَّلَامُ یا یہ الفاظ کہے وعلیک وعلیہ السلام یعنی تجھپر اور اُسپر بھی سلام ہو نقل کیا اِسکو نسائی نے ف جو کوئی کیسی طرف سے سلام پہونچائے تو اسس پر بھی سلام پہونچانا مستحب اور ادا کرنا

۱۲ اور گانا بجانے والون پر اور کبوتر اُڑانے والون پر

فحر وَاِذَا عَطَسَ فَلْيَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ خ د س عَلٰى كُلِّ حَالٍ د ت س مس ق اور جب کوئی چھینکے تو الحمد للہ کہے
نقل کیا اِسکو بخاری ابوداود و نسائی نے اور علی کل حال یعنی ہر حالت مین ابوداود و ترمذی نسائی حاکم ابن ماجہ کی روایت مین زیادہ
آیا ہے یعنی الحمد للہ علی کل حال کہے اور ایک روایت مین الفاظ ہین اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيْهِ مُبَارَكًا عَلَيْهِ
كَمَا يُحِبُّ رَبُّنَا وَيَرْضٰى د ت س سب تعریف خدا کو ہے بہت سی تعریف پاکیزہ جسمین اور جسپر برکت کی گئی ہو
جیسے ہمارا پروردگار چاہے اور پسند کرے نقل کیا اِسکو ابوداود و ترمذی نسائی نے **فقیر** کہتا ہے کہ ضمیر فیہ اور علیہ
کی بظاہر دونوں حمد کی طرف راجع ہین اور حمد مین برکت اسکی ذات کے لحاظ سے ہے اور حمد پر برکت اُسکے آثار کے
لحاظ سے ہی کذا فی الحرز اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ د ت س حب ایک روایت مین چھینکنے کے بعد یہ الفاظ ہین اَلْحَمْدُ
لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ نقل کیا اِسکو ابوداود و ترمذی نسائی ابن حبان نے **ف** چھینکنے کے بعد اسطرح حمد کرنا بہتر ہے صرف الحمد للہ کہنا
اُسکا ادنیٰ درجہ ہے اور یہ حمد کرنا مستحب ہے اور چھینکنے والے کا جواب یرحمک اللہ کہنا سننے والون پر واجب کفایہ ہے یعنی
اگر مجلس کے لوگون مین سے کوئی بھی جواب دیگا تو اورون کے ذمہ سے ادا ہو جائیگا نہین تو سب گنہگار ہونگے فحر وَلْيَقُلْ لَهُ يَرْحَمُكَ
اللّٰهُ خ د س ت مس ق اور چھینکنے والے کو کہا جائے یرحمک اللہ یعنی خدا تجھپر رحم کرے نقل کیا اِسکو بخاری ابوداود
نسائی ترمذی حاکم ابن ماجہ نے وَلْيَرُدَّ عَلَيْهِ يَهْدِيْكُمُ اللّٰهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ خ د س ت مس ق اور چاہیئے کہ یرحمک اللہ
کہنے والے کو یون جواب دیا جاوے یعنی چھینکنے والا کہے یہدیکم اللہ ویصلح بالکم یعنی تمکو اللہ ہدایت کرے اور تمہارا حال درست
فرماوے نقل کیا اِسکو بخاری ابوداود و نسائی ترمذی حاکم ابن ماجہ نے یا چھینکنے والا اسطرح جواب دے يَغْفِرُ اللّٰهُ لِيْ وَلَكُمْ د ت
س حب یعنی اللہ تعالیٰ مجھکو اور تمکو بخشے نقل کیا اِسکو ابوداود و ترمذی نسائی ابن حبان نے اور ایک روایت مین لی ولکم کی جگہ یون
آیا ہے لَنَا وَلَكُمْ س ق مس یعنی ہمکو اور تمکو اللہ بخشے نقل کیا اِسکو نسائی ابن ماجہ حاکم نے یا چھینکنے والا جواب الجواب
یون کہے يَرْحَمُنَا اللّٰهُ وَاِيَّاكُمْ وَيَغْفِرُ لَنَا وَلَكُمْ **مو طا** خدا ہمپر اور تمپر رحم کرے اور ہمکو اور تمکو بخشے یہ روایت موقوفًا
موطا مین ہے وَاِنْ كَانَ كِتَابِيًّا قِيْلَ لَهُ يَهْدِيْكُمُ اللّٰهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ ت د س مس اور اگر چھینکنے والا کتابی یعنی
یہودی یا نصرانی ہو تو اُسکے جواب مین یون کہا جاوے یہدیکم اللہ الخ یعنی خدا تمکو ہدایت کرے اور تمہارا حال درست کرے نقل کیا
اِسکو ترمذی ابوداود و نسائی حاکم نے وَمَنْ قَالَ عِنْدَ كُلِّ عَطْسَةٍ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ عَلٰى كُلِّ حَالٍ مَا كَانَ لَمْ يَجِدْ وَجَعَ
الضِّرْسِ وَالْاُذُنِ اَبَدًا **مو مص** اور جو کوئی ہر چھینکنے کے وقت یون کہے الحمد للہ رب العالمین علی کل حال جسکے معنی
اوپر بیان ہوئے تو جبتک جیتا رہیگا ڈاڑھ اور کان کا درد کبھی نہ پاویگا نقل کیا اِسکو موقوفًا ابن ابی شیبہ نے **ف** ملا علی
قاری حنفی رحمہ اللہ نے لکھا ہے ماکان خبر یا خبر من قال کی ہے اور بعضون نے اِسکو متعلق پہلے جملہ کا لکھا ہے جو چھینکنے والے
کے مقولہ کا تتمہ ہے اور من قال کی خبر یا خبر لم یجد ہے **فقیر** کہتا ہے کہ مترجم نے ترجمہ بموجب قول ملا علی قاری کے کیا ہے اور
دوسری صورت کے بموجب یہ معنی ہوئے کہ جو کوئی ہر چھینک کے وقت الحمد للہ رب العالمین علی کل حال کہا کرے جب کبھی ہو تو ڈاڑھ اور کان کا

درود کبھی نہیں پاویگا وَاِذَا طَنَّتْ اُذُنُہٗ فَلْیَذْکُرِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَلْیُصَلِّ عَلَیْہِ وَلْیَقُلْ ذَکَرَ اللّٰہُ بِخَیْرٍ مَنْ
ذَکَرَنِیْ طا ی اور جب کسی کا کان بھن بھناوے تو چاہیئے کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو یاد کرے اور اُنپر درود بھیجے اور یون کہے
کہ اللہ تعالیٰ یاد کرے بھلائی سے اُسکو جسنے مجھے یاد کیا۔ نقل کیا اِسکو طبرانی ابن سنی نے ف ولیصل کا عطف تفسیری ہی
یعنی یاد کرنیکا بیان ہے کہ یاد یون کرے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجے فخ فقیر کہتا ہے کہ اس حدیث مین فی الجملہ اشارہ ہے
کہ کان کا بھنبھنانا اسبات کی علامت ہے کہ اُسکو کسی نے یاد کیا ہوگا اور جملہ ذکر اللہ الخ لفظون مین خبریہ ہے اور معنون مین انشائیہ
کذا فی الحرز وَاِذَا بُشِّرَ بِمَا یَسُرُّہٗ فَلْیَحْمَدِ اللّٰہَ خ م د س ق اور جب کوئی مژدہ دیا جاے ایسی بات سے جو اُسکو خوش کرے
تو الحمد للہ کہے نقل کیا اِسکو بخاری مسلم ابوداود نسائی ابن ماجہ نے اَوْ حَمِدَ وَکَبَّرَ خ م یا الحمد للہ اور اللہ اکبر کہے نقل کیا اِسکو
بخاری مسلم نے اَوْ سَجَدَ لِلّٰہِ شُکْرًا مس أ یا اللہ کے واسطے شکر کا سجدہ کرے نقل کیا اِسکو حاکم احمد نے ف مطالب المومنین
مین کہ مذہب حنفی کی فقہ کی کتاب ہے لکھا ہے کہ فتویٰ اسپر ہے کہ لوگون کو سجدۂ شکر سے منع نہ کیا جاوے کیونکہ اسمین کمال خشوع
اور خضوع اور عبادت ہے فخ فقیر کہتا ہے کہ سجدۂ شکر امام شافعیؒ اور احمد کے نزدیک مسنون ہے اور امام ابو حنیفہ کہتے ہین
کہ واجب اور مسنون نہین اور بدعت بھی نہین لیکن مباح ہے اور امام محمدؒ سے منقول ہے کہ جب آدمی کو کوئی مژدۂ نعمت یا رفع نعمت
کا پہونچے تو ہم اس سجدہ کو مستحب سمجھتے ہین اور جو کہ علما کہ صرف سجدۂ شکر کو اکیلا مکروہ کہتے ہین اکیلے رکوع یا اکیلے قیام پر قیاس کرکے نیکی رو سے
تو اُنکے نزدیک اس حدیث کے یہ معنی ہین کہ اللہ کیلئے دوگانہ شکر ادا کرے سجدہ سے مراد نماز ہے جیسے اس آیت مین یا مریم اقنتی
لربک واسجدی یعنی اے مریم اطاعت کر اپنے رب کی اور نماز پڑھ کذا فی المحیط ملخصا وَاِذَا رَاٰی مِنْ نَفْسِہٖ اَوْ مَالِہٖ مَا یُعْجِبُہٗ۔
فَلْیَدْعُ بِالْبَرَکَۃِ س ق مس اور جب آدمی اپنی ذات مین یا مال مین ایسی چیز دیکھے جو اُسکو اچھی
معلوم ہو تو برکت کی دعا کرے یعنی یون کہے اللہم بارک فیہ تاکہ نظر نہ لگ جاوے نقل کیا اِسکو نسائی ابن ماجہ حاکم
نے وَاِذَا اَرَادَ نُمُوَّ مَالِہٖ قَالَ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَرَسُوْلِکَ وَعَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَعَلَی
الْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ حب اور جب اپنے مال کا بڑھنا چاہے تو یہ درود پڑھے اللہم صل علی محمد الخ یعنی یا اللہ
تو رحمت بھیج محمد صلے اللہ علیہ وسلم پر جو تیرے بندے اور رسول ہین اور مومن مردون اور مومن عورتون پر اور مسلمان
مردون اور مسلمان عورتون پر نقل کیا اِسکو ابو یعلی نے وَاِذَا رَاٰی اَخَاہُ الْمُسْلِمَ یَضْحَکُ قَالَ اَضْحَکَ اللّٰہُ سِنَّکَ خ
م س اور جب کوئی اپنے بھائی مسلمان کو دیکھے کہ وہ ہنستا ہے تو اُسکو یوں کہے کہ خدا تعالیٰ تیرے دانت ہنساوے
یعنی ہمیشہ خوش رکھے نقل کیا اِسکو بخاری مسلم نسائی نے وَاِذَا اَحَبَّ اَخَاہُ فَلْیُعْلِمْہُ ذٰلِکَ ی س د حب
اور جب اپنے بھائی مسلمان کو دوست رکھے تو چاہیئے کہ اُسکو خبر کر دے یعنی اپنی محبت سے کیونکہ وہ بھی محبت کریگا اور دوستی
کی رعایت سے دعا وغیرہ مین اُسکا لحاظ رکھیگا نقل کیا اسکو ابن سنی نسائی ابوداود ابن حبان نے فَاِذَا قَالَ لَہٗ اُحِبُّکَ فِی
اللّٰہِ قَالَ اَحَبَّکَ الَّذِیْ اَحْبَبْتَنِیْ لَہٗ س د حب ی اور جب کوئی اُس سے کہے کہ مین تجھکو فی اللہ دوست

کان بجنے کا بیان — خوشخبری سننے کا بیان — اچھی چیز دیکھنے کا بیان — مال بڑھنے کا بیان — مسلمان کو ہنستے دیکھنے کا بیان — دوستی کا بیان

رکھتا ہون تو اُسکو یون کہے کہ تجھکو وہ شخص دوست رکھے جسکے لئے تو نے مجھے دوست رکھا نقل کیا اسکو نسائی ابوداود ابن سنی نے
فقیر کہتا ہے کہ فی اللہ مین فی کے معنی لاجل کے ہین یعنی دوستی صرف خدا کیواسطے بیان کرے کوئی غرض دوسری نہو کذا فی الحرز
وَاِذَا قَالَ لَہٗ غَفَرَ اللّٰہُ لَکَ قَالَ وَلَکَ س اور جب کوئی اُس سے کہے کہ اللہ تجھے بخشے تو وہ اُسکے جواب مین کہے اور تجھے
بھی بخشے نقل کیا اسکو نسائی نے وَاِذَا قِیْلَ لَہٗ کَیْفَ اَصْبَحْتَ قَالَ اَحْمَدُ اللّٰہَ اِلَیْکَ ط اور جب کوئی اُس سے پوچھے کہ تو نے
صبح کیونکر کی یعنی تیرا کیا حال ہے تو جواب مین کہے کہ مین تعریف کرتا ہون اللہ کی تیرے پاس پہونچنے تک یعنی اسوقت تک
خیر وعافیت سے ہون نقل کیا اسکو طبرانی نے وَاِذَا نَادَاہُ رَجُلٌ رَدَّ عَلَیْہِ لَبَّیْکَ ی اور جب کوئی اُسکو پکارے تو جواب
یون دے کہ مین حاضر ہون نقل کیا اسکو ابن سنی نے وَاِذَا صُنِعَ اِلَیْہِ فَقَالَ لِفَاعِلِہٖ جَزَاکَ اللّٰہُ خَیْرًا فَقَدْ اَبْلَغَ
فِی الثَّنَاءِ ت س حب اور جب اُسپر کچھ احسان کیا جاوے یعنی کوئی اگر کسی پر احسان کرے مثلاً علم وغیرہ سکھا دے
اور وہ احسان کرنیوالے سے یہ کلمات کہے جزاک اللہ خیرا یعنی اللہ تجھکو بہتر بدلہ عنایت کرے تو کہنے والے نے تعریف
مین مبالغہ کیا اور اُسکا حق ادا کردیا نقل کیا اسکو ترمذی نسائی ابن حبان نے بعض بزرگون نے کہا ہے کہ تعریف کرنے
مین حد سے زیادتی نکرے مثلاً اگر فاسق سے فائدہ ہو تو ولی اور صالح نہ کہنے لگے بلکہ یون کہے کہ اللہ تعالےٰ تمکو جزائے خیر دے اور اگر بیکجہت
سے تکلیف پہونچے تو اُسکو بُرا نہ کہنے لگے اُسکے حق مین یون کہے یغفر اللہ لہ ولنا یعنی اللہ اُسکو اور ہمکو بخشے فحش وَاِذَا عَرَضَ عَلَیْہِ
اَخُوْہُ مِنْ اَہْلِہٖ وَمَالِہٖ قَالَ بَارَکَ اللّٰہُ فِیْ اَہْلِکَ وَمَالِکَ خ ت س ی اور جب اُسکا بھائی مسلمان اپنے اہل
اور مال کو اُسکے سامنے پیش کرے یعنی اس غرض سے کہ میرے پاس اسقدر ہے تو جو چاہے سو لے لے تو اُسکو یون جواب دے
کہ اللہ تعالےٰ تیرے اہل اور مال مین برکت دے نقل کیا اسکو بخاری ترمذی نسائی ابن سنی نے فقیر کہتا ہے کہ اسمین اشارہ
حدیث کے ایک قصہ کی طرف ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار اور مہاجرین مین بھائی چارہ کیا تو جس انصار کو
عبدالرحمن ابن عوف رضہ کا بھائی بنایا تھا اُسنے اپنی بیبیان اور مال حضرت عبدالرحمن رضہ کے سامنے کیا اور کہا کہ ان ازواج
مین سے جو پسند ہو اسکو مین طلاق دون تم بعد عدت نکاح کر لینا اور مال سے جو پسند ہو وہ لے لو انہون نے جواب مین
یہی کہا کہ خدا تجھکو تیرے اہل اور مال مین برکت کرے مجھکو بازار بتا دو کہ وجہ معیشت خرید وفروخت سے کر لون وَاِذَا
اسْتَوْفٰی دَیْنَہٗ قَالَ اَوْفَیْتَنِیْ اَوْفَی اللّٰہُ بِکَ خ م ت س ق وَفَّی اللّٰہُ بِکَ خ اَوْفَاکَ اللّٰہُ م
اور جب قرضدار سے اپنا قرض پورا لے لے تو اُسکو یون کہے تو نے میرا قرض پورا ادا کیا اللہ تعالیٰ تجھکو پورا ثواب
عنایت کرے نقل کیا اسکو بخاری مسلم ترمذی نسائی ابن ماجہ نے اور بخاری نے وفی اللہ بک نقل کیا ہے اور مسلم نے
اوفاک اللہ روایت کیا ہے اور معنے سب کے ایک ہین وَاِذَا رَاٰی مَا یُحِبُّ قَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ بِنِعْمَتِہٖ تَتِمُّ
الصّٰلِحٰتُ وَاِنْ رَاٰی مَا یَکْرَہُ قَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ حَالٍ ق مس ی اور جب ایسی چیز دیکھے کہ جس کو
دوست رکھتا ہے مثلاً بیمار کا اچھا ہونا اور مال ہاتھ لگنا اور دعا کا قبول ہونا وغیرہ تو یون کہے الحمد للہ سے صالحات تک

یعنی سب تعریف اُس خدا کو ہے کہ اُسکے انعام سے اچھے عمل پورے ہوتے ہین اور اگر ایسی چیز دیکھے جسکو برا جانتا ہے تو یون کہے
الحمد للہ علی کل حال نقل کیا اسکو ابن ماجہ حاکم ابن سنی نے مَا اَنْعَمَ اللّٰہُ عَلٰی عَبْدٍ مِنْ نِعْمَةٍ فَقَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اِلَّا وَقَدْ اَدّٰی
شُکْرَهَا جب کسی بندہ پر اللہ تعالیٰ نے انعام کیا یعنی اُسکو کوئی نعمت دی اور اُس نے ایک بار الحمد للہ کہا تو اُسنے اُس نعمت کا
شکر ادا کیا ف یعنی جو شکر نعمت کے مقابلہ مین واجب ہوجاتا ہے اسکے عہدہ سے بری ہوجاتا ہے اور مستحق لَئِن شَکَرْتُم لَاَزِیدَنَّکُم
کا ہوتا ہے یعنی اگر تم شکر کروگے تو مین اپنی نعمت تمکو زیادہ دونگا فحر فَاِنْ قَالَهَا الثَّانِیَةَ جَدَّدَ اللّٰہُ لَهٗ ثَوَابَهَا اور اگر اُس نے
دوبارہ الحمد للہ کہا تو اللہ تعالیٰ اُسکو ثواب اُس شکریہ کا از سر نو دیتا ہے ف اسلئے کہ ایک دفعہ کے کہنے مین شکر نعمت
ادا کرچکا تھا دوبارہ کہنا اس سے زیادہ ہوا اس کا ثواب بھی جدا ہوگا فَاِنْ قَالَهَا الثَّالِثَةَ غَفَرَ اللّٰہُ لَهٗ ذُنُوْبَهٗ مس اور
اگر تیسری بار الحمد للہ کہا تو اللہ تعالیٰ اُسکے گناہ بخشدیتا ہے نقل کیا اسکو حاکم نے مَا اَنْعَمَ اللّٰہُ عَلٰی عَبْدٍ نِعْمَةً فَقَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ
الْعَالَمِیْنَ اِلَّا کَانَ قَدْ اُعْطِیَ خَیْرًا مِمَّا اَخَذَ ی اللہ تعالیٰ نے جب کسی بندہ کو کوئی نعمت دی اور اُسنے یہ الفاظ کہے الحمد للہ رب
العالمین تو بندہ دیا جاتا ہے ایسی نعمت جو اُس نعمت سے بہتر ہے جو اُسنے لی نقل کیا اسکو ابن سنی نے ف یعنی جو نعمت
ہاتھ لگی تھی اُس سے بہتر یہ نعمت ان الفاظ کہنے کی ہوئی اور بڑی نعمت ملی کیونکہ نعمت فانی چیز ہے اور اُسکا ثواب باقی اور حمد کی
توفیق ایسی نعمت ہے کہ دنیا کی کوئی نعمت اُسکو نہین پہونچتی فحر وَاِذَا ابْتُلِیَ بِالدَّیْنِ قَالَ اَللّٰهُمَّ اکْفِنِیْ بِحَلَالِكَ عَنْ
حَرَامِكَ وَاَغْنِنِیْ بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ ت مس اور جب کوئی قرض مین مبتلا ہو تو یہ دعا پڑھے اللهم اکفنی الخ
یعنی یا اللہ تو مجھکو کفایت کر اپنی حلال روزی دیکر اپنے حرام سے یعنی حرام کی حاجت نہ پڑے اور مجھکو بے پروا کر اپنے فضل
سے اپنے سوا دوسرے شخص سے نقل کیا اسکو ترمذی حاکم نے ف روایت ہے کہ ایک مکاتب غلام نے حضرت علی مرتضی کی
خدمت مین آکر عرض کیا کہ مین کتابت سے عاجز ہون میری مدد کیجئے اُنہون نے فرمایا کہ مین تجھکو ایسے کلمات سکھا دیتا ہون کہ مجھکو آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم سے پہونچے ہین اگر تجھپر بڑے پہاڑ کے برابر قرض ہوگا تب بھی اللہ تعالیٰ اُسکو ادا کردیگا پھر یہی دعا اللهم
اکفنی آخر تک سکھائی کذا فی المشکوٰۃ اور ایک روایت مین ادائے دین کے لئے آیا ہے کہ جمعہ کی نماز کے بعد ستر بار یہ دعا پڑھے
اللهم اغننی بحلالک عن حرامک وبطاعتک عن معصیتک وبفضلک عمن سواک ع اَللّٰهُمَّ فَارِجَ الْهَمِّ كَاشِفَ الْغَمِّ
مُجِیْبَ دَعْوَةِ الْمُضْطَرِّیْنَ رَحْمٰنَ الدُّنْیَا وَرَحِیْمَهَا اَنْتَ تَرْحَمُنِیْ فَارْحَمْنِیْ بِرَحْمَةٍ تُغْنِیْنِیْ بِهَا عَنْ
رَحْمَةِ مَنْ سِوَاكَ مس مو ایک دعا یہ ہے اللهم فارج الهم الے اللہ فکر کے دور کرنے والے غم کے کھولنے والے لاچارون
کی دعا قبول کرنیوالے یعنی اگرچہ کافر بدکار ہون دنیا والون کے بخشش کرنے والے اور دنیا والون کے مہربان یعنی مسلمان
دنیا دارون پر تو ہی مہربانی کرتا ہے تو ہی مجھپر رحم کریگا تو مجھپر ایسی رحمت سے رحم کر کہ تو مجھکو اُس رحمت کے سبب سے
بے نیاز کردے اُن لوگون کی رحمت سے جو تیرے سوا ہین نقل کیا اسکو حاکم اور ابن مردویہ نے ف یعنی حقیقت مین
جو کوئی کسی پر مہربانی کرتا ہے تو تیری طرف سے ہوتی ہے تو جب تو ہی مہربانی کرنے والا ٹھیرا تو بواسطہ اپنی مخلوق کے مجھپر

مہربانی کرکہ کسی کا محتاج نہ ہون ۔ اور مضطر اسکو کہتے ہین کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی وسیلہ نہ رکھتا ہو اور زندگی سے بیزار ہو۔
فحز اَللّٰھُمَّ مَالِکَ الْمُلْکِ تُؤْتِی الْمُلْکَ مَنْ تَشَآءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْکَ مِمَّنْ تَشَآءُ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ بِیَدِکَ الْخَیْرُ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ رَحْمٰنَ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ تُعْطِیْھِمَا مَنْ تَشَآءُ وَتَمْنَعُ مِنْھُمَا مَنْ تَشَآءُ اِرْحَمْنِیْ رَحْمَۃً تُغْنِیْنِیْ بِھَا عَنْ رَحْمَۃِ مَنْ سِوَاکَ صط ایک دعا یہ ہے اللہم مالک الملک الخ یا اللہ ملک کے مالک تو دیتا ہے ملک جسکو چاہے اور چھین لیتا ہے ملک جس سے چاہے اور دیتا ہے عزت جسکو چاہے اور دیتا ہے ذلت جسکو چاہے تیری ہی قبضہ مین ہے بھلائی تو ہر چیز پر قادر ہے اے دنیا اور آخرت کے رحمٰن تو دیتا ہے دنیا اور آخرت جسکو چاہے اور روک لیتا ہے اُن دونون سے جسکو چاہے تو مجھپر وہ رحم کر جسکے سبب سے تو مجھ کو بے پروا کردے اُن لوگون کی رحمت سے جو تیرے سوا ہین نقل کیا اسکو طبرانی نے صغیر مین وَتَقَدَّمَ مَا یَقُوْلُ اِذَا اَصْبَحَ وَاِذَا اَمْسٰی د اور پہلے گذری وہ دعا ادائے دین کی جو صبح اور شام کو پڑھے جسکو ابوداؤد نے نقل کیا یعنی صبح اور شام کی دعاؤن مین ایک دعا ادائے دین کی بیان ہو چکی ہے جسکی ابتدا یہ ہے اللہم انی اعوذ بک من الھم الخ وَاِذَا اَخَذَہٗ اِعْیَاءٌ مِّنْ شُغْلٍ اَوْ طَلَبَ زِیَادَۃَ قُوَّۃٍ فَلْیُسَبِّحْ عِنْدَ نَوْمِہٖ ثَلٰثًا وَّثَلٰثِیْنَ وَلْیَحْمَدْ ثَلٰثًا وَّثَلٰثِیْنَ وَلْیُکَبِّرْ اَرْبَعًا وَّثَلٰثِیْنَ اَوْمِنْ کُلٍّ ثَلٰثًا وَّثَلٰثِیْنَ اَوْ مِنْ اِحْدٰھُنَّ اَرْبَعًا وَّثَلٰثِیْنَ مَرَّۃً خ م د س ت حب ا ط اور جب کسی کو کسی کام سے ماندگی پکڑلے یعنی کسی بڑے کام کو کرنیسے تھک جاوے یا قوت کا زیادہ ہونا چاہے تو اپنے سونے کے وقت تینتیس ٣٣ بار سبحان اللہ اور تینتیس ٣٣ بار الحمد للہ اور چونتیس بار اللہ اکبر پڑھے یا ان مین سے ہر ایک تینتیس بار پڑھے یا ان مین سے کوئی سا کلمہ چونتیس ٣٤ بار پڑھے یعنی بدون تعیین اللہ اکبر کے ایک کو چونتیس بار اور باقی دو کو تینتیس بار پڑھے نقل کیا اسکو بخاری مسلم ابوداود نسائی ترمذی ابن حبان احمد طبرانی نے اَوْمِنْ کُلٍّ دُبُرَ کُلِّ صَلٰوۃٍ عَشْرًا وَعِنْدَ النَّوْمِ ثَلٰثًا وَّثَلٰثِیْنَ وَالتَّکْبِیْرُ اَرْبَعًا وَّثَلٰثِیْنَ ا یا ہر ایک یعنی سبحان اللہ الحمد للہ اللہ اکبر ہر فرض کے بعد دس دس بار پڑھے اور سونے کے وقت تینتیس دفعہ اور اللہ اکبر چونتیس دفعہ نقل کیا اسکو احمد نے ف صحیح یہ ہے کہ سوتے وقت اللہ اکبر کو سبحان اللہ اور الحمد للہ سے پہلے پڑھے اور چونتیس دفعہ پڑھے اور حدیث شریف کا خلاصہ یہ ہے کہ حضرت فاطمہ زہرا نے اپنے ہاتھون مین گٹے پڑجانیکا چکی پیسنے کے سبب سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین عرض کرایا اور خادم مانگا آپ نے فرمایا کہ مین خادم سے بہتر چیز بتاتا ہون پھر یہ کلمات سکھائے اور فرمایا کہ اے فاطمہ دنیا کی محنت اور مشقت سہل ہے بہرحال گذر جاتی ہے خدا کی بندگی اور تقویٰ کر اور اپنے گھر والون کی خدمت بجا لا تو حضرت فاطمہ زہرا اور حضرت علی مرتضیٰ ان کلمات کا پڑھنا کبھی نہ چھوڑتے تھے کذا ذکرہ الفخر اور ملا علی قاری نے اس عمل کو مجرب لکھا ہے وَمَنِ ابْتُلِیَ بِالْوَسْوَسَۃِ فَلْیَسْتَعِذْ بِاللّٰہِ وَلْیَنْتَہِ خ م د س اور جو شخص مبتلا ہو وسوسہ مین یعنی اعتقاد دین وسوسہ ہوتا ہو یا بدن کے اعمال مین تو چاہیے کہ اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم پڑھے اور وسوسے سے باز رہے نقل کیا اسکو بخاری مسلم ابوداود نسائی نے ف یعنی وسوسہ سے جسطرح ہو سکے باز رہے میرک شاہ نے کہا کہ اگر اعوذ پڑھنے سے وسوسہ نجاوے تو اٹھ کھڑا ہو اور کسی دوسرے کام مین

مشغول ہو جاوے شریعت مین وسوسہ نفس اور شیطان کی باتون کو کہتے ہین جنسے بری فکر دل مین آوے اور گناہ کا باعث ہو اچھی فکر کو الہام کہتے ہین اور وسوسہ دو قسم کا ہے ایک مجبوری دوسرا اختیاری مجبوری وہ ہے جو بے اختیار ناگہان نفس مین آجاوے اُسکو حادث کہتے ہین اس قسم کا وسوسہ اس امت مرحومہ کو معاف ہے اور پہلی سب امتون کو بھی معاف تھا پھر جب یہ وسوسہ دل مین ٹھیرے اور خلجان پیدا کرے تو اُسکو خاطر کہتے ہین وہ بھی اس امت کو معاف ہے اور اختیاری وسوسہ وہ ہے کہ وسوسہ دل مین آکر باقی رہے اور اُسپر دوام اور اصرار ہو اور ہمیشہ دل مین خلجان ہو اور اُسکے کرنیکی خواہش اور لذت اور محبت دل مین پیدا ہو اس قسم کو ہّم کہتے ہین یہ بھی خاص اس امت مرحومہ کو معاف ہے اور اُسپر مواخذہ نہین اور بدون عمل کے نامہ اعمال مین لکھا نہین جاتا بلکہ قصد کے بعد اگر اپنے آپ کو روکے تو اُسکے عوض نیکی لکھی جاتی ہے اور ایک قسم اور ہے اُسکا نام عزم ہے یعنی نفس کی بات کو ٹھیرانا اور اُسپر دل کا پختہ ارادہ ہونا کہ کوئی مانع اُسکے کرنیسے نہو اگر سامان سر دست موجود ہو تو بیشک وہ کام کر گذرے ایسی قسم پر مواخذہ ہے لیکن کرنیکی نسبت سے کم یعنی جبتک دل ہی دل مین ہے گناہ کم ہے اور جب اُس کام کو کریگا زیادہ گنہگار ہوگا کذا ذکرہ العلی والفخر من شرح المشکوٰۃ اور یہ تقسیم اُن افعال مین ہے جو اعضا سے واقع ہوتے ہین مثلاً زنا وغیرہ کا وسوسہ اگر ہوگا تو اُن اقسام پر منقسم ہوگا اور جو عمال دل سے متعلق ہین مثلاً عقائد فاسدہ یا حسد وغیرہ اس تقسیم مین داخل نہین اُنکے خلجان اور استمرار پر بھی مواخذہ ہوتا ہے کذا فی المرقات اَوْ لِیَقُلْ اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ وَرُسُلِہٖ مر یا یہ کلمات کہے آمنت باللہ ورسلہ یعنی مین ایمان لایا اللہ پر اور اُسکے رسولون پر ۔ نقل کیا اِسکو مسلم نے یا یہ پڑھے اَللّٰہُ اَحَدٌ اَللّٰہُ الصَّمَدُ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ ثُمَّ لِیَتْفُلْ عَنْ یَسَارِہٖ ثَلٰاثًا وَّیَسْتَعِذْ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ د س ی وَمِنْ فِتْنَتِہٖ س ی اللہ ایک ہے اللہ بے نیاز ہے نہ اُسنے کسیکو جنا نہ وہ کسی سے پیدا ہوا اور اُسکے جوڑ کا کوئی نہین پھر اِن کلمات کو پڑھ کر اپنی بائین طرف تین بار تھوکے اور اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم پڑھے نقل کیا اِسکو ابو داود ونسائی ابن سنی نے اور نسائی نے اعوذ کے بعد ومن فتنتہ زیادہ روایت کیا ہے یعنی شیطان کے فتنہ سے بھی پناہ مانگتا ہون ف شیطان کے دفع مین تھوکنا بہت اثر رکھتا ہے فحہ وَاِنْ کَانَتِ الْوَسْوَسَۃُ فِی الْاَعْمَالِ فَاِنَّ ذٰلِکَ شَیْطَانٌ یُقَالُ لَہٗ خِنْزِبٌ فَلْیَتَعَوَّذْ بِاللّٰہِ مِنْہُ وَلْیَتْفُلْ عَنْ یَسَارِہٖ ثَلٰثًا مر مص اور اگر وسوسہ عملون مین ہو یعنی نماز وضو وغیرہ مین تو ایسا وسوسہ ڈالنے والا شیطان ہے جسکو خنزب کہتے ہین اسوقت آدمی کو چاہیئے کہ اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم پڑھے اور اپنے بائین طرف تین بار تھوکے ۔ نقل کیا اِسکو مسلم ابن ابی شیبہ نے وَمَنْ غَضِبَ فَقَالَ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ ذَھَبَ عَنْہُ مَا یَجِدُ خ مر د س اور جو کوئی غصہ ہو اور اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم کہے تو اُس سے وہ چیز جاتی رہتی ہے جسکو معلوم کرتا ہے یعنی غصہ موقوف ہو جاتا ہے نقل کیا اِسکو بخاری مسلم ابو داود نسائی نے وَمَنْ کَانَ حَدَّ اللِّسَانِ فَاحِشَہٗ لَازِمَ الْاِسْتِغْفَارَ لِحَدِیْثِ حُذَیْفَۃَ ؓ شَکَوْتُ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ذَرَبَ لِسَانِیْ فَقَالَ اَیْنَ اَنْتَ مِنَ الْاِسْتِغْفَارِ اِنِّیْ لَاَسْتَغْفِرُ

دفع غصہ کا بیان

بدزبانی کا بیان

مجلس میں آنیکا بیان

اللّٰہِ فِی کُلِّ یَوْمٍ مِائَۃَ مَرَّۃٍ س ق مس مص ی اور جو شخص تیز زبان یعنی بدزبان ہو تو وہ استغفار پڑھنا اپنے اوپر لازم کرے بوجہ حدیث حذیفہ بن یمان رضی صحابی کے جو روایت کرتے ہین کہ مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین اپنی تیز زبانی کا شکوہ کیا آپنے فرمایا کہ تو استغفار سے کدہر ہے یعنی استغفار کیون نہین پڑہتا کہ اُس سے ظاہر و باطن کی بلائین دفع ہوتی ہین مین اللہ سے ہر دن مین سو بار استغفار کرتا ہون نقل کیا اسکو نسائی ابن ماجہ حاکم ابن ابی شیبہ ابن سنی نے **فقیر** کہتا ہے کہ حرز ثمین مین ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے استغفار کی وجہ یا تو یہی کہ امت کے لئے چاہتے تھے یا اپنی عبادت مین تقصیر کے سبب یا اپنی حقیقت سے غافل ہو کر فی الحال کے مرتبہ پہ قانع ہونیکی جہت سے انتہی ملخصًا وَمَنِ انْتَهٰی اِلٰی مَجْلِسٍ فَلْیُسَلِّمْ فَاِنْ بَدَا لَہٗ اَنْ یَجْلِسَ فَلْیَجْلِسْ ثُمَّ اِذَا قَامَ فَلْیُسَلِّمْ د ت س اور جو شخص کسی مجلس مین آوے تو چاہیئے کہ السلام علیکم کہے اور اگر اسکے دل مین آوے کہ وہان بیٹھے تو بیٹھ جائے پھر جب اُٹھے تو السلام علیکم کہے نقل کیا اسکو ابوداود ترمذی نسائی نے **ف** اس سلام کو سلام رخصت کہتے ہین اور یہ دونون سلام سنت ہین اور اُنکا جواب دینا واجب فخر وَکَفَّارَۃُ الْمَجْلِسِ اَنْ یَّقُوْلَ قَبْلَ اَنْ یَّقُوْمَ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَکَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِکَ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ اَسْتَغْفِرُکَ وَاَتُوْبُ اِلَیْکَ د ت س حب مس ط مص ثَلٰثَ مَرَّاتٍ د حب اور مجلس کے گناہونکا دور کرنیوالا یہ قول ہے جسکو اُٹھنے سے پہلے کہے سبحان اللہ وبحمدہ سے اتوب الیک تک یعنی مین پاکی بیان کرتا ہون اللہ کی وابستہ اُسکی حمد سے یا اللہ مین تیری پاکی کہتا ہون وابستہ تیری حمد سے مین گواہی دیتا ہون اسبات کی کہ کوئی معبود نہین سوا تیرے مین تجھ سے بخشش چاہتا ہون اور تیرے سامنے توبہ کرتا ہون نقل کیا اسکو ابوداود ترمذی نسائی ابن حبان حاکم طبرانی ابن ابی شیبہ نے اور ابوداود و ابن حبان نے اس دعا کو تین بار پڑہنا نقل کیا ہے **ف** آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص کسی مجلس مین بیٹھے اور اُس سے بہت لغو کلام سرزد ہون پھر اُٹھنے سے پہلے وہ یہ دعا پڑھے تو جو کچھ اُس سے اُس مجلس مین واقع ہوا ہو گا وہ بخشا جائیگا اور ایک روایت مین آیا ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے یا کسی مجلس مین بیٹھتے تو یہ دعا پڑھتے سبحانک اللہم وبحمدک آخر تک حضرت عائشہ رضی نے اسکا فائدہ پوچھا آپنے فرمایا کہ اگر آدمی اس دعا کو اچھی طرح گفتگو کرنیکے بعد پڑھتا ہے تو ان کلمات سے اُسپر مہر ہو جاتی ہے یعنی اس دعا کے پڑھنے سے اچھے کلام کا ثواب ثابت رہتا ہے کسی گناہ سے ضائع نہین ہوتا اور اگر بری باتون کے بعد پڑھتا ہے تو اُسکے پڑھنے سے اُن باتون کا گناہ بخشا جاتا ہے یہ دونون روایتین مشکوٰۃ کے باب الدعوات فی الاوقات مین مذکور ہین عَمِلْتُ سُوْءًا وَظَلَمْتُ نَفْسِیْ فَاغْفِرْ لِیْ فَاِنَّہٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّآ اَنْتَ س مس یا اُٹھنے سے پہلے یہ دعا پڑھے عملت سوء الی آخرہ یعنی مین نے برائی کی اور اپنی جان پر ظلم کیا تو مجھکو بخش کہ گناہونکو کوئی نہین بخشتا سوا تیرے نقل کیا اسکو نسائی حاکم نے مَا جَلَسَ قَوْمٌ مَجْلِسًا لَمْ یَذْکُرُوا اللّٰہَ فِیْہِ وَلَمْ یُصَلُّوْا عَلٰی نَبِیِّهِمْ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلَّا کَانَ عَلَیْهِمْ تِرَۃٌ فَاِنْ شَآءَ عَذَّبَهُمْ وَاِنْ شَآءَ غَفَرَ لَهُمْ د ت س حب مس جو لوگ کسی مجلس مین بیٹھے اور اسمین اللہ کی یاد نہ کی اور اپنے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم پہ درود نہ بھیجا تو یہ مجلس اُنکے حق مین حسرت ہوگی یعنی قیامت کو

بازار مین جانیکی دعا اور اسکا بیان

تو اگر خدا چاہیگا اُنکو عذاب کریگا اور اگر چاہیگا اُنکو بخشدیگا نقل کیا اِسکو ابوداود و ترمذی نسائی ابن حبان حاکم نے وَمَنْ دَخَلَ السُّوْقَ فَقَالَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ حَيٌّ لَّا يَمُوْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ كَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ اَلْفَ اَلْفِ حَسَنَةٍ وَمَحٰى عَنْهُ اَلْفَ اَلْفِ سَيِّئَةٍ وَرَفَعَ لَهٗ اَلْفَ اَلْفِ دَرَجَةٍ وَبَنٰى لَهٗ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ ت ق مس ت ی اور جو کوئی بازار مین آوے اور یہ دعا پڑھے لاآلہ الااللہ سے کل شئی قدیر تک تو اللہ تعالیٰ اُسکے لئے دس لاکھ نیکیان لکھتا ہے اور اُس سے دس لاکھ برائیان دور کرتا ہے اور اُسکے لئے دس لاکھ درجے بلند کرتا ہے نقل کیا اسکو ترمذی ابن ماجہ حاکم ابن سنی نے اور اُسکے لئے ایک گھر بہشت مین بناتا ہے نقل کیا اِسکو ترمذی ابن سنی نے **ف** اس قدر ثواب کا سبب یہ ہے کہ بازار غفلت کا مقام اور شیطانون کے تسلط کی جگہہ ہے ایسی جگہہ مین اللہ تعالےٰ کے ذکر سے زیادہ ثواب پاتا ہے **فحہ** وَاِذَا دَخَلَهٗ اَوْ خَرَجَ اِلَيْهِ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ خَيْرَ هٰذِهِ السُّوْقِ وَخَيْرَ مَا فِيْهَا وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا فِيْهَا اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ اَنْ اُصِيْبَ فِيْهَا يَمِيْنًا فَاجِرَةً اَوْ صَفْقَةً خَاسِرَةً مس ی اور جب بازار مین داخل ہو یا یون فرمایا کہ گھر سے بازار جانیکو نکلے تو یہ دعا پڑھے بسم اللہ اللہم انی اسالک الخ یعنی بازار مین آیا یا گھر سے نکلا اللہ کے نام سے یا اللہ مین تجھ سے مانگتا ہون اس بازار کی بھلائی اور اُس چیز کی بھلائی جو اس مین ہے یعنی معاملات اور تجارات اور مین تیری پناہ مانگتا ہون اُسکی برائی اور اُس چیز کی بُرائی سے جو اُسمین ہے یا اللہ مین تیری پناہ مانگتا ہون اس بات سے کہ بازار مین جھوٹی قسم کھاؤن یا ٹوٹے کا معاملہ کرون نقل کیا اِسکو حاکم ابن سنی نے يَا مَعْشَرَ التُّجَّارِ اَيَعْجِزُ اَحَدُكُمْ اِذَا رَجَعَ مِنْ سُوْقِهٖ اَنْ يَّقْرَأَ عَشْرَ اٰيَاتٍ فَيَكْتُبُ اللّٰهُ لَهٗ بِكُلِّ اٰيَةٍ حَسَنَةً **ط** آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے گروہ تاجران کیا تم مین سے کوئی اپنے بازار سے لوٹنے کے وقت اسبات سے عاجز ہے کہ دس آیتین پڑھ لے اور اللہ تعالیٰ اُسکے لئے ہر آیت کے بدلے ایک نیکی لکھ لے نقل کیا اِسکو طبرانی نے **ف** یہ ثواب اُن نیکیون کے سوا ہے کہ ہر حرف کے عوض دس نیکیان لکھی جاتی ہین یعنی وہ بھی ثواب حاصل ہوگا اور اُسکے سوا یہ بھی اور دس آیتین جس سورت مین سے چاہے پڑھے **فحہ** وَاِذَا رَاٰى بَاكُوْرَةَ ثَمَرٍ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْ ثَمَرِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِيْ مَدِيْنَتِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِيْ صَاعِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِيْ مُدِّنَا م ت س ق جب نیا پھل دیکھے تو یہ دعا پڑھے اللہم بارک لنا الخ یعنی اے اللہ تو ہمکو برکت دے ہمارے میوے مین اور ہمکو برکت دے ہمارے شہر مین یعنی رزق کی فراخی اور اسلام کے غلبے سے شہر مین برکت کر اور ہمکو برکت دے ہمارے صاع مین اور ہمکو برکت دے ہمارے مد مین نقل کیا اسکو مسلم ترمذی نسائی ابن ماجہ نے **ف** صاع اور مد عرب کے دو پیمانونکا نام ہے صاع مین قریب ساڑھے تین سیر کے انگریزی سیر سے غلہ آتا ہے اور مد مین قریب سیر بھر کے اور پیمانون کی برکت سے رزق کی فراخی مقصود ہے **فحہ** فَاِذَا اُتِيَ بِشَيْءٍ مِّنْهُ دَعَا اَصْغَرَ وَلِيْدٍ يَّرَاهُ حَاضِرًا فَيُعْطِيْهِ ذٰلِكَ م ت س ق اور جب اُس کے

نیا پھل دیکھنے کا بیان

پاس کچھ نیا میوہ آوے تو چھوٹا بچہ جو موجود ہو وہ میوہ اُسکو حوالہ کرے نقل کیا اُسکو مسلم ترمذی نسائی ابن ماجہ نے وَمَنْ رَاٰی
مُبْتَلًی فَقَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ عَافَانِیْ مِمَّا ابْتَلَاکَ بِہٖ وَفَضَّلَنِیْ عَلٰی کَثِیْرٍ مِّمَّنْ خَلَقَ تَفْضِیْلًا لَمْ یُصِبْہُ ذٰلِکَ الْبَلَاءُ
ت ق طس اور جو کوئی کسی گرفتار بلا کو دیکھے یعنی خواہ دنیا کی بلا مین گرفتار ہو یا دین کی مثلاً بیمار کو دیکھے یا گنہگار کو تو یہ
دعا پڑھے الحمد للہ الذی سے تفضیلا تک یعنی تعریف ہے اُس خدا کو جسنے مجھکو عافیت دی اُس بلا سے جس مین تجھ کو مبتلا کیا
اور مجھکو بزرگی دی بہتون پر اُنمین سے جنکو اُسنے پیدا کیا تو یہ بلا اُسکو نہ لگیگی نقل کیا اِسکو ترمذی ابن ماجہ اور طبرانی نے اوسط
مین یَقُوْلُ ذٰلِکَ فِیْ نَفْسِہٖ مُوْتِ یہ دعا اپنے دل مین پڑھے. نقل کیا اِسکو موقوفاً ترمذی نے **ف** علما رحمہم اللہ نے
لکھا ہے کہ اگر گناہ کے مبتلا کو دیکھے تو یہ دعا پکار کر پڑھے تاکہ وہ شخص شرمندہ ہو کر شاید اس گناہ سے باز آوے اور اگر بیماری کے مبتلا
کو دیکھے یا جانے کہ پکار کر کہنے مین مجھے ضرر ہوگا تو دعا آہستہ پڑھے کہ وہ بیمار بھی رنجیدہ نہ ہو اور پڑھنے والے کو بھی کوئی ضرر نہ پہونچے فحص
وَاِذَا ضَاعَ لَہٗ شَیْئًا اَوْ اَبَقَ اَللّٰھُمَّ رَادَّ الضَّالَّۃِ وَھَادِیَ الضَّلَالَۃِ اَنْتَ تَھْدِیْ مِنَ الضَّلَالَۃِ اُرْدُدْ عَلَیَّ ضَالَّتِیْ بِقُدْرَتِکَ وَ
سُلْطَانِکَ فَاِنَّھَا مِنْ عَطَائِکَ وَفَضْلِکَ حط اور جبکسی کی کوئی چیز جاتی رہے یا غلام لونڈی جانور بھاگ جاوے تو یہ دعا پڑھے
اللھم راد الضالۃ الخ یا اللہ گم ہوئی چیز کے پھیر لانے والے اور بھٹکے ہوئے کے راہ دکھانے والے تو ہی گمراہی سے ہدایت کرتا ہے
پھیر لا مجھ پر میری کھوئی ہوئی چیز اپنی قدرت اور قوت سے کیونکہ وہ چیز تیری ہی عطا اور تیرے ہی فضل سے ہے نقل کیا
اِسکو طبرانی نے اَوْ یَتَوَضَّأُ وَیُصَلِّیْ رَکْعَتَیْنِ وَیَتَشَہَّدُ وَیَقُوْلُ بِسْمِ اللّٰہِ یَا ھَادِیَ الضَّالِّ وَرَادَّ الضَّالَّۃِ
اُرْدُدْ عَلَیَّ ضَالَّتِیْ بِعِزَّتِکَ وَسُلْطَانِکَ فَاِنَّھَا مِنْ عَطَائِکَ وَفَضْلِکَ مُوْ مُصْ یا گم ہوئی چیز کا مالک وضو کرے
اور دوگانہ پڑھے اور التحیات پڑھے یعنی نماز کے بعد یہ دعا پڑھے بسم اللہ الخ یعنے شروع کرتا ہون اللہ کے نام سے اے
ہدایت کرنے والے گمراہ کے اور پھیر لانیوالے کھوئی ہوئی چیز کے میری گم ہوئی چیز میرے پاس پھیر لا اپنے غلبہ
اور قوت سے کیونکہ وہ چیز تیری ہی بخشش اور فضل سے ہے نقل کیا اس کو موقوفاً ابن ابی شیبہ نے **ف** آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہوا ہے کہ گم ہوئی اور چوری گئی چیز کے لئے لاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم کی کثرت
کرے کیونکہ جو کوئی اس کلمہ کو دعا کی شرائط اور قبولیت کے یقین سے بوجہ اتباع آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پڑھیگا تو کھوئی
ہوئی چیز اور چوری گئی چیز انشاء اللہ بطفیل اُسکے حبیب کے اوسکو ضرور ملجائیگی اور پہلے علما سے منقول ہے کہ اس مطلب کے لئے سورہ
عادیات اور سورہ تبت یدا کی کثرت کرے کذا فی وظائف النبی وَلَا یَتَطَیَّرُ فَاِنْ فَعَلَ فَکَفَّارَتُہٗ اَنْ یَقُوْلَ اَللّٰھُمَّ لَا خَیْرَ
اِلَّا خَیْرُکَ وَلَا طَیْرَ اِلَّا طَیْرُکَ وَلَا اِلٰہَ غَیْرُکَ آ کط اور شگون بد کسی چیز سے نہ لے اور اگر ایسا کرے یعنی
فال بد لے اور گمان اُسکے دل مین وہم گذرے تو اُس کا بدلہ یہ ہے کہ یہ دعا پڑھے اللھم لاخیر الخ یعنی یا اللہ کوئی بھلائی
نہین سوا تیری بھلائی کے اور کوئی برائی نہین سوا تیری برائی کے یعنی نیک اور بد تیرے ہی قبضہ اور اختیار میں ہیں شگون
بد کو اسمین کچھ دخل نہین اور کوئی معبود برحق نہین سوا تیرے. نقل کیا اسکو احمد اور طبرانی نے **ف** فال نیک یعنی شریعت میں

مبتلا کے دیکھنے کا بیان

بدفالی کا بیان

جائز ہے بلکہ سنت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فال نیک لیتے تھے مثلاً کوئی شخص سامنے آیا آپنے اُسکا نام پوچھا اگر اُسنے مفلح یا نجیح یا اسطرح کا کوئی اور نام بتایا تو خوش ہوتے اور اُسکو فلاح کی دلیل لیتے لیکن فال بد سے منع فرمایا اور ارشاد کیا الطیرۃ شرک یعنی فال بد لینی شرک ہے اور فال بد جانورون کی آواز یا اُڑ جانے سے شگون بد لینا جیسے اِن ملکون مین کُتے کے رونے یا بلی کے آگے نکل جانے یا ننگے سر عورت کے آگے نکل جانیکو منحوس جانتے ہین یا چھینک ہو جانیکو بُرا سمجھتے ہین تو ان چیزون کو یہ جاننا کہ ہمکو اس کام مین ضرر پہونچیگا یا کام نہو گا کفر اور شرک ہے اس سے پرہیز کرنا بہت ضرور ہے فحز وَاِذَا رَاَیْتُمْ مِنَ الطِّیَرَۃِ شَیْئًا تَکْرَھُوْنَہٗ فَقُوْلُوْا اور جب تم فال بد سے ایسی چیز دیکھو جسکو بُرا جانو تو دعائے ذیل پڑھو **ف** یعنی جن چیزونسے لوگ شگون بد لیتے ہین اگر تمہارے دل مین شاید اُس سے وہم ہو تو اپنے کام سے باز مت رہو اور خدا پر توکل کر کے وہ کام شروع کر دو اور یہ دعا پڑھو کہ اسکے شر سے محفوظ رہو اَللّٰھُمَّ لَا یَاْتِیْ بِالْحَسَنَاتِ اِلَّا اَنْتَ وَلَا یَذْھَبُ بِالسَّیِّئَاتِ اِلَّا اَنْتَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِکَ **مص د** یا اللہ نیکیان کوئی نہین لاتا سوا تیرے اور برائیان کوئی دور نہیں کرتا سوا تیرے اور نہیں ہے بچنا گناہون سے اور نہ قوت عبادت کی بجز تیری مدد کے نقل کیا اسکو ابن ابی شیبہ ابو داود نے

نظر بد لگنے کا بیان

وَمَنْ اُصِیْبَ بِعَیْنٍ رَقٰی بِقَوْلِہٖ بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰھُمَّ اَذْھِبْ حَرَّھَا وَبَرْدَھَا وَوَصَبَھَا ثُمَّ قَالَ قُمْ بِاِذْنِ اللّٰہِ **س ق مس کا** اور جس کسی کو نظر لگ جاوے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد سے جھاڑے بسم اللہ اللھم اذہب حرہا وبردہا ووصبہا یعنی مین اللہ کے نام سے منتر پڑھتا ہون یا اللہ تو دور کر نظر کی گرمی اور اُسکی سردی اور اُسکی تکلیف کو پھر اُس مبتلا کو کہے کہ اُٹھ کھڑا ہو اللہ کے حکم سے نقل کیا اسکو نسائی ابن ماجہ حاکم طبرانی نے **ف** علما نے لکھا ہے کہ قم باذن اللہ کہنا خاص حضرت ہی کو کہنا درست تھا دوسرے کو درست نہین لیکن اگر کہنے والا ولی ہو تو مضائقہ نہین اور سب علمائے حقانی اس پر متفق ہین کہ نظر کی تاثیر حق ہے بموجب العین حق کے اور رقیہ اُن کلمات کو کہتے ہین کہ پڑھی جائین یعنی قرآن کی آیتین اور دعائیں شفا کے لئے اور رقیہ یعنی منتر مین بھی اللہ تعالیٰ نے تاثیر رکھی ہے مگر کلام اللہ کی آیتون اور حدیث کی دعاؤن اور خدا کے اسماء و صفات سے منتر کرنا جائز اور مشروع ہے اور اُنکے سوا اور الفاظ سے بھی درست ہے بشرطیکہ اُن کے معنی معلوم ہون اور دین شریعت کے مخالف نہون ورنہ جائز نہین فحز **فقیر** کہتا ہے کہ ایک منتر نظر بد کا دوسری روایت مین آیا ہے اور دفع نظر کے لئے بہت مجرب ہے وہ یہ ہے بسم اللہ حبس حابس وشہاب قابس وشی یابس رددت عین العائن الیہ والی احب الناس الیہ فارجع البصر ہل تریٰ من فطور ثم ارجع البصر کرتین ینقلب الیک البصر خاسئا وہو حسیر اسکو پانی پر پڑھکے چھینٹا دے یا کاغذ پر لکھکر گلے مین ڈالے وَاِنْ کَانَتْ دَابَّۃً نَفَثَ فِیْ مَنْخِرِہَا الْاَیْمَنِ اَرْبَعًا وَّفِی الْاَیْسَرِ ثَلٰثًا وَّقَالَ لَا بَاْسَ اَذْھِبِ الْبَاْسَ رَبَّ النَّاسِ اِشْفِ اَنْتَ الشَّافِیْ لَا یَکْشِفُ الضُّرَّ اِلَّا اَنْتَ **مو مص** اور اگر جس کو نظر لگی ہو وہ جانور ہو تو اُسکے داہنے نتھنے مین چار

بار اور بائین مین تین بار دم کرے اور یہ دعا پڑھے لاباس الخ یعنی کچھ ڈر نہین بیماری کو دور کر اے لوگون کے پروردگار شفا دے
توہی ہے شفا دینے والا کوئی ضرر کو دور نہین کرتا سوا تیرے نقل کیا اسکو موقوفا ابن ابی شیبہ نے **ف** حدیث کی عبارت سے
معلوم ہوتا ہے کہ پہلے دم کرے پھر پھونکے مگر یہ مقصود نہین بلکہ مراد یہ ہے کہ پھونکنے کا ارادہ کرے تو دعائے مذکور کو پڑھکر دم
کرے **مح** وَاِنْ اُصِیْبَ اَحَدٌ بِلَمَمٍ مِنَ الْجِنِّ وَضَعَهُ بَیْنَ یَدَیْهِ وَعَوَّذَهُ بِالْفَاتِحَةِ وَآلٓمٓ اِلَی الْمُفْلِحُوْنَ وَاِلٰهُکُمْ اِلٰهٌ
وَّاحِدٌ الْاٰیَةَ وَاٰیَةِ الْکُرْسِیِّ وَلِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ اِلٰی اٰخِرِ الْبَقَرَةِ وَشَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ الْاٰیَةَ وَاِنَّ رَبَّکُمُ
اللّٰهُ الَّذِیْ فِی الْاَعْرَافِ الْاٰیَةَ وَتَعَالَی اللّٰهُ اِلٰی اٰخِرِ الْمُؤْمِنُوْنَ وَعَشْرٍ مِنْ اَوَّلِ الصّٰفّٰتِ اِلٰی لَازِبٍ وَثَلٰثِ اٰیَاتٍ مِنْ
اٰخِرِ الْحَشْرِ وَاِنَّهٗ تَعَالٰی الْاٰیَةَ مِنَ الْجِنِّ وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ وَالْمُعَوِّذَتَیْنِ **مس ق** اور جس کسی کو جن کا آسیب
پہونچے اُس کو اپنے سامنے بٹھاوے اور اُس پر یون منتر کرے کہ الحمد پڑھے اور شروع سورۂ بقر مفلحون تک
اور الٰہکم الٰہ واحد آخر آیت تک اور آیت الکرسی اور للہ ما فی السموات وما فی الارض آخر سورۂ بقر تک اور آیۂ شہد اللہ انہ آخر تک
اور آیۂ ان ربکم اللہ الذی جو سورۂ اعراف مین ہے آخر تک اور فتعالی اللہ آخر سورہ مؤمنون تک اور دس آیتین شروع سورۂ صافات
کی لفظ لازب تک اور تین آیتین آخر سورۂ حشر کی یعنی پہلی ہو اللہ الذی سے العزیز الحکیم تک اور آیۂ انہ تعالی جد ربنا آخر تک
سورۂ جن مین سے اور قل ہو اللہ احد تمام سورہ اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس ساری پڑھے نقل کیا
اِسکو حاکم ابن ماجہ احمد نے **ف** حدیث شریف مین آیا ہے کہ ایک اعرابی نے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر
ہوکر عرض کیا کہ میرا بیٹا بیمار ہے* اُسنے عرض کیا کہ اُسکو آسیب ہوگیا ہے آپنے اُسکو بلاکر اُسپر یہی آیتین پڑھین تو وہ ایسی
طرح اُٹھ کھڑا ہوا گویا کچھ کبھی مرض نہ رکھتا تھا کذا ذکرہ علی اور جنات کی تاثیر حق ہے اور اہل حق کا مذہب یہی ہے اور آدمی
اُنپر ذکر اللہ تعالی اور دعا اور تعوذ اور درود پڑھنے سے غالب رہتا ہے اور بڑی عمدہ چیز دفع جنات کیلئے جو اکثر آزمانے والون نے آزمائی
ہے آیت الکرسی ہے اور ابن مسعود رضؓ سے روایت ہے کہ مین ایکبار سرور عالم کے ساتھ راہ مین جاتا تھا کہ ایک آسیب والے
کو دیکھکر مین پاس گیا اور مین نے اُسکے کان مین کچھ پڑھا وہ شخص ہوشیار ہوگیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے
پوچھا کہ تونے کیا پڑھا تھا مین نے عرض کیا کہ افحسبتم انما خلقناکم عبثا آخر آیت تک پڑھا تھا آپنے فرمایا کہ قسم ہے اُس
خدا کی جسکے قبضہ مین میری جان ہے کہ اگر کوئی ہوشیار اس آیت کو پہاڑ پر پڑھے تو وہ بھی خوف خدا سے گر پڑے کذا ذکرہ النفخ
اور جو آیتین کہ حدیث مین مذکور ہوئین ہم سب لکھے دیتے ہین تاکہ طالب کو آسانی ہو سب سے اول سورۂ فاتحہ ہے
اُسکے لکھنے کی حاجت نہین اکثر مسلمانون کو یاد ہوتی ہے اُسکے بعد یہ آیتین ہین الٓمٓ ذلک الکتاب لاریب فیہ ہدی للمتقین
الذین یؤمنون بالغیب ویقیمون الصلوۃ ومما رزقنہم ینفقون والذین یؤمنون بما انزل الیک وما انزل من قبلک وبالآخرۃ
ہم یوقنون اولئک علی ہدی من ربہم واولئک ہم المفلحون۔ الٰہکم الٰہ واحد لا الٰہ الا ہو الرحمن الرحیم اللہ لا الٰہ الا ہو الحی القیوم لا تاخذہ
سنۃ ولا نوم لہ ما فی السموات وما فی الارض من ذا الذی یشفع عندہ الا باذنہ یعلم ما بین ایدیہم وما خلفہم ولا یحیطون بشیء من علمہ

الا بما شاء وسع کرسیہ السموات والارض ولا یؤدہ حفظہما وہو العلی العظیم ۔ للہ ما فی السموات وما فی الارض وان تبدوا ما فی انفسکم او تخفوہ یحاسبکم
بہ اللہ فیغفر لمن یشاء ویعذب من یشاء واللہ علی کل شیئ قدیر آمن الرسول بما انزل الیہ من ربہ والمؤمنون کل آمن باللہ وملائکتہ وکتبہ
ورسلہ لا نفرق بین احد من رسلہ وقالوا سمعنا واطعنا غفرانک ربنا والیک المصیر لا یکلف اللہ نفسا الا وسعہا لہا ما کسبت وعلیہا ما اکتسبت
ربنا لا تواخذنا ان نسینا او اخطانا ربنا ولا تحمل علینا اصرا کما حملتہ علی الذین من قبلنا ربنا ولا تحملنا ما لا طاقۃ لنا بہ واعف عنا واغفر لنا
وارحمنا انت مولٰنا فانصرنا علی القوم الکافرین ۔ شہد اللہ انہ لا آلہ الا ہو والملائکۃ والو العلم قائما بالقسط لا آلہ الا ہو العزیز الحکیم ۔
ان ربکم اللہ الذی خلق السموات والارض فی ستۃ ایام ثم استوی علی العرش یغشی اللیل النہار یطلبہ حثیثا والشمس والقمر والنجوم مسخرات
بامرہ الا لہ الخلق والامر تبارک اللہ رب العالمین فتعالی اللہ الملک الحق لا آلہ الا ہو رب العرش الکریم ومن یدع مع اللہ الہا آخر لا برہان
لہ بہ فانما حسابہ عند ربہ انہ لا یفلح الکافرون وقل رب اغفر وارحم وانت خیر الراحمین ۔ والصّٰفّٰت صفا فالزّٰجرٰت زجرا فالتّٰلیات
ذکرا ان الہکم لواحد رب السموات والارض وما بینہما ورب المشارق انا زیّنّا السماء الدنیا بزینۃ الکواکب وحفظا من کل
شیطان مارد لا یسمعون الی الملاء الاعلی ویقذفون من کل جانب دحورا ولہم عذاب واصب الا من خطف الخطفۃ فاتبعہ
شہاب ثاقب فاستفتہم اہم اشد خلقا ام من خلقنا انا خلقناہم من طین لازب ۔ ہو اللہ الذی لا آلہ الا ہو عالم الغیب
والشہادۃ ہو الرحمٰن الرحیم ہو اللہ الذی لا آلہ الا ہو الملک القدوس السلام المؤمن المہیمن العزیز الجبار المتکبر سبحان اللہ عما
یشرکون ہو اللہ الخالق البارئ المصور لہ الاسماء الحسنیٰ یسبح لہ ما فی السموات والارض وہو العزیز الحکیم ۔ وانہ تعالیٰ جد ربنا ما اتخذ
صاحبۃ ولا ولدا وانہ کان یقول سفیہنا علی اللہ شططا بعد انکے سورۂ اخلاص اور سورۂ فلق اور سورۂ ناس ہین یہ بھی اکثرون کو
یاد ہوتی ہین اسلیئے نہین لکھی گئین اور خصائص الکبریٰ مین بیہقی سے روایت ہے منقول ابو دجانہ سے کہ ابو دجانہ کہتے ہین
کہ مین رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین شکوہ لیگیا اور عرض کیا یا رسول اللہ جسوقت مین بچھونے پر لیٹتا ہون
تو اپنے گھر مین یکایک چکی کی سی آواز اور شہد کی مکھی کی سی بھنبھناہٹ سنتا ہون اور بجلی کی سی چمک دیکھتا ہون جب مینے گھبرا کر اپنا
سر ڈرتے ہوئے اٹھایا تو دفعۃ مجھکو ایک سایہ سیاہ اونچا لٹکتا ہوا نظر آیا وہ میرے گھر کے صحن مین لمبا ہوتا جاتا تھا مینے اُسکا قصد کیا
اور اُسکی جلد کو ہاتھ لگایا تو اُسکی کھال سیہ کی کھال کیطرح تھی اُسنے میرے مونہہ پر آگ کا سا شعلہ پھینکا جس سے مجھے گمان ہوا کہ اُسنے مجھے
پھونک دیا ۔ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تیرے گھر کا رہنے والا یعنی جن اے ابو دجانہ برا ہے پھر آپنے فرمایا کہ دوات اور کاغذ میرے
پاس لاؤ اور جب یہ سامان آیا تو آپنے قلم اور کاغذ حضرت علی بن ابیطالب کو دیا اور فرمایا کہ لکھو بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ہذا کتاب من
محمد رسول رب العالمین الی من طرق الدار من العمار والزوار والسائحین الا طارق یطرق بخیر یا رحمٰن اما بعد فان لنا ولکم فی الحق سعۃ
فان تک عاشقا مولعا او فاجرا مقتحما او داعیا حقا مبطلا ہذا کتاب اللہ ینطق علینا وعلیکم بالحق انا کنا نستنسخ ما کنتم تعملون ورسلنا
یکتبون ما تمکرون اترکوا صاحب کتابی ہذا وانطلقوا الی عبدۃ الاصنام والی من یزعم ان مع اللہ الہا آخر لا آلہ الا ہو کل
شیئ ہالک الا وجہہ لہ الحکم والیہ ترجعون تغلبون حم لا تنصرون حم عسق تفرق اعداء اللہ وبلغت حجۃ اللہ ولا حول ولا قوۃ الا

باللہ فسیکفیکہم اللہ وہو السمیع العلیم ابو دجانہ کہتے ہین کہ مین اُس نامہ کو اپنے گھر سے لے آیا اور مین اُسکو اپنے سر کے نیچے رکھکر سو یا اور
جب مین جاگا تو ایک چلانے والے کی آواز سنی کہ یون کہتا ہے اے ابو دجانہ قسم ہے لات و عزیٰ کی ہمکو ان کلمون نے پھونک
دیا پس اگر اس نامہ والے کے طفیل سے تو ہمپر سے یہ نامہ اُٹھالیگا تو ہم تیرے گھر مین کبھی نہ آئین گے اور نہ تیرے ہمسایہ مین
غرضکہ صبح ہوئی اور مین نے نماز صبح رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پڑھی اور جو کچھ مینے جنات سے سنا تھا اُسکی آپکو اطلاع
دی آپنے فرمایا کہ اے ابو دجانہ ہٹا لے عذاب کو اُن لوگون پر سے قسم ہے اُس ذات کی جسنے مجھے حق پر بھیجا ہے کہ وہ اُسکا رنج
و عذاب قیامت تک پائینگے وَيَرْقِي الْمَعْتُوهَ بِالْفَاتِحَةِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ غُدْوَةً وَعَشِيَّةً كُلَّمَا خَتَمَهَا جَمَعَ بُزَاقَهُ ثُمَّ تَفَلَهُ
دس اور دیوانہ کو جھاڑے سورۂ فاتحہ پڑھکر تین دن تک صبح اور شام جب الحمد تمام کرے تو اپنا تھوک جمع کرکے دیوانہ
پر تھوکے نقل کیا اِسکو ابو داؤد نسائی نے ف علاقہ بن صحار صحابی رض روایت کرتے ہین کہ ہم ایکدفعہ آنحضرت صلے اللہ علیہ
وسلم کے پاس سے رخصت ہوکر اپنے وطن کو آتے تھے کہ عرب کے ایک محلے پر وارد ہوئے انہون نے کہا کہ تم آنحضرت صلی اللہ
کے پاس سے بہت خیر و برکت لائے ہو ہم مین ایک شخص دیوانہ ہے تم اُسکا کچھ علاج دعا سے یا دوا سے کرو پھر اُسکو بندہا ہوا
لائے مین نے تین روز تک صبح اور شام یہی عمل کیا وہ بالکل اچھا ہوگیا اُنہون نے اُسکے عوض مجھے کچھ اجرت دی مین نے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اُسکا حکم پوچھا آپنے فرمایا کہ جو کوئی جھوٹے عمل پر عوض لیتا ہے برا کرتا ہے تو کچھ فکر نہ کر
کہ تونے افسون حق پر لیا لذا ذکر الفخر وَيُنْفَى اللَّدِيغُ بِالْفَاتِحَةِ ع سَبْعَ مَرَّاتٍ ت اور بچھو کے کاٹے کو سورۂ فاتحہ سے
جھاڑے نقل کیا اِسکو صحاح ستہ مین سات بار پڑھکر جھاڑے نقل کیا اِسکو ترمذی نے وَلَدَغَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَقْرَبٌ وَهُوَ يُصَلِّي فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ لَعَنَ اللّٰهُ الْعَقْرَبَ لَا تَدَعُ مُصَلِّيًا وَلَا غَيْرَهُ ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ وَمِلْحٍ فَجَعَلَ يَمْسَحُ عَلَيْهَا
وَيَقْرَأُ قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ وَقُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَقُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ صحط اور پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کو
بچھو نے کاٹا ایسی حالت مین کہ آپ نماز پڑھتے تھے جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا اللہ بچھو کو لعنت کرے کہ یہ نمازی
کو چھوڑے نہ غیر نمازی کو پھر آپنے پانی اور نمک منگایا اور ڈنک کی جگہ دونو کو ملنے لگے اور سورۂ کافرون اور سورۂ فلق اور سورۂ ناس پڑھتے تھے
نقل کیا اِسکو طبرانی نے صغیر مین عَرَضْنَا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُقْيَةً مِنَ الْحُمَةِ فَأَذِنَ لَنَا فِيْهَا وَقَالَ إِنَّمَا هِيَ مِنْ
مَوَاثِيقِ الْجِنِّ بِسْمِ اللّٰهِ شَجَّةٌ قَرْنِيَّةٌ مِلْحَةُ بَحْرٍ قَفْطَا طس عبد اللہ بن زید کہتے ہین کہ ہمنے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے
سامنے ایک منتر ڈنک کا پیش کیا یعنی بچھو وغیرہ کے لئے ایک منتر جسکے معنے معلوم نہ تھے عرض کرکے اجازت چاہی آپ نے ہم کو
اجازت دی اور فرمایا یہ منتر جنات کے عہد و پیمان سے ہے یعنی جنات نے حضرت سلیمان سے عہد کیا تھا کہ اسکے پڑھنے والے
کو ضرر نہ پہونچائینگے وہ منتر یہ ہے بسم اللہ شجۃ قرنیۃ ملحۃ بحر قفطا نقل کیا اِسکو طبرانی نے اوسط مین ف علما کا اس
بات پر اتفاق ہے کہ اس منتر کے معنے معلوم نہین فقط الفاظ پڑھے جاتے ہین اور اسکے سوا دوسرا منتر کسی زبان
کا ہو ہندی یا ترکی یا عربی جب تک اُسکے معنے معلوم نہون اُسکا پڑھنا درست نہین کہ شاید کفر کے الفاظ نہ ہون - کذا

علاج بچھو سانپ کی دعا

ذکر العلی اور قہستانی نے کہا ہے کہ ہمنے اپنے مشائخ سے سنا ہے کہ اس منتر ہین مین سلام علی نوح فی العالمین بھی زیادہ کر لیا جاوے کیونکہ سانپ اور بچھو نے طوفان کے وقت حضرت نوح علیہ السلام سے عرض کیا تھا کہ ہمین کشتی مین بٹھا لیجئے ہم عہد کرتے ہین کہ جو کوئی آپکا نام یاد کریگا اور سلام علی نوح فی العالمین کہیگا تو ہم اُسکو ضرر نہ پہونچا ئینگے فحہ وَيُرْقَى الْمَحْرُوقُ بِقَوْلِهِ أَذْهِبِ الْبَاسَ رَبَّ النَّاسِ اشْفِ أَنْتَ الشَّافِي لَا شَافِيَ إِلَّا أَنْتَ س أ اور جلے ہوئے کو جھاڑے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس قول مبارک سے اذہب الباس رب الناس الخ یعنی بیماری کو دور کر اے لوگون کے پروردگار تو شفا دے کہ کوئی شفا دینے والا نہین سوا تیرے

آگ بجھانے کی دعا

نقل کیا اِسکو نسائی احمد نے وَإِذَا رَأَى الْحَرِيقَ فَلْيُطْفِئْهُ بِالتَّكْبِيرِ ص ی مجرب اور جب کوئی آگ لگی دیکھے تو چاہیئے کہ اسکو اللہ اکبر کہکر بجھا دے نقل کیا اِسکو ابویعلی ابن سنی نے مصنف کہتے ہین یہ عمل مجرب ہے فقیر کہتا ہے کہ ان دونون مین جو خشک سالی اور دفع وبا کیلئے اذان کہتے ہین اُسکی اصل یہا ہے کہ ان دونون چیزون مین گرمی اور سوزش ہوتی ہے اُسکو اذان کے اللہ اکبر کہنے سے بجھانا مقصود ہے

پیشاب بند ہونے کی دعا

وَيُرْقَى مَنِ احْتُبِسَ بَوْلُهُ أَوْ أَصَابَتْهُ حَصَاةٌ بِقَوْلِهِ رَبُّنَا اللّٰهُ الَّذِي فِي السَّمَاءِ تَقَدَّسَ اسْمُكَ أَمْرُكَ فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ كَمَا رَحْمَتُكَ فِي السَّمَاءِ فَاجْعَلْ رَحْمَتَكَ فِي الْأَرْضِ وَاغْفِرْ لَنَا حُوْبَنَا وَخَطَايَانَا أَنْتَ رَبُّ الطَّيِّبِينَ فَأَنْزِلْ شِفَاءً مِنْ شِفَائِكَ وَرَحْمَةً مِنْ رَحْمَتِكَ عَلَى هٰذَا الْوَجَعِ فَيَبْرَأُ س د مس اور جس شخص کا پیشاب بند ہو جاوے یا پتھری کی مرض مین مبتلا ہو تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ قول پڑھکر جھاڑا جاوے ربنا اللہ الذی الخ ہمارا پروردگار وہ اللہ ہی جو معبود ہے آسمان مین پاک ہے نام تیرا حکم جاری ہے آسمان اور زمین مین جس طرح کہ تیری رحمت خاص آسمان مین ہے اُسی طرح اپنی رحمت زمین مین کر اور ہمارے وہ گناہ بخش جو ہمنے جان کر کئے اور جو چوک کر کئے تو پاک لوگون کا پروردگار ہے تو اُتار اپنی شفائے خاص سے اور اپنی خاص رحمت سے اس درد پر ایسی شفا اور رحمت کہ یہ درد اچھا ہو جاوے نقل کیا اِسکو نسائی ابوداود حاکم نے ف ظاہر یہ ہے کہ لفظ فیبرأ بھی دعا مین شامل ہے فحہ وَيُدَاوِي مَنْ بِهِ قَرْحَةٌ أَوْ جُرْحٌ بِأَنْ يَضَعَ إِصْبَعَهُ السَّبَّابَةَ بِالْأَرْضِ ثُمَّ يَرْفَعُهَا قَائِلًا بِسْمِ اللّٰهِ تُرْبَةُ أَرْضِنَا بِرِيقَةِ بَعْضِنَا يُشْفَى سَقِيمُنَا أَوْ لِيُشْفَى سَقِيمُنَا بِإِذْنِ رَبِّنَا م اور جس شخص کے پھوڑا یا زخم تلوار وغیرہ کا ہو اسکا علاج یون کیا جائے کہ اپنی انگشت شہادت زمین پر رکھکر اُٹھاوے یہ کلمات پڑھتا ہو بسم اللہ تربۃ ارضنا الخ یعنی مین برکت لیتا ہون اللہ کے نام سے یہ ہمارے زمین کی مٹی ہے ہم مین سے کسی کے تھوک سے ملی ہوئی تاکہ اچھا ہو جاوے ہمارا بیمار یا یہ فرمایا کہ شفا دیا جاوے ہمارا بیمار ہمارے پروردگار کے حکم سے نقل کیا اِسکو مسلم نے ف کرمانی نے امام نووی سے نقل کیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی انگشت شہادت پر لعاب مبارک لگا کر زمین پر رکھتے کہ کچھ خاک اُسکو لگجاتی پھر اُٹھا کر زخم پر پھیرتے اور یہ کلمات دعا کے پڑھتے جاتے یہان بھی اکثر شارحون نے یہی مراد لکھی ہے

پاؤن سو جانے کی دعا

فحہ وَإِذَا خَدِرَتْ رِجْلُهُ فَلْيَذْكُرْ أَحَبَّ النَّاسِ إِلَيْهِ مو ی اور جب کسی کا پاؤن سو جاوے تو اُسکو چاہیئے کہ لوگون مین سے سب سے زیادہ پیارے کو یاد کرے نقل کیا اُسکو موقوفاً ابن سنی نے ف اپنے محبوب کو یاد کرنا اسلئے ہے کہ اُسکی یاد سے خوشی حاصل ہو تو آدمی کو

چاہیئے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو یاد کرے کہ سب سے زیادہ آپ ہی محبوب ہین ع وَمَنِ اشْتَكَى أَلَمًا أَوْ شَيْئًا فِي جَسَدِهٖ
فَلْيَضَعْ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلَى الْمَكَانِ الَّذِي يَأْلَمُ وَلْيَقُلْ بِسْمِ اللّٰهِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ وَلْيَقُلْ سَبْعَ مَرَّاتٍ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ وَقُدْرَتِهٖ
مِنْ شَرِّ مَا أَجِدُ وَأُحَاذِرُ م مه اور جو شخص درد کا یا کسی اوپری کا یعنی ورم وغیرہ کا اپنے بدن مین شکوہ کرے تو اسکو
چاہیئے کہ اپنا داہنا ہاتھ دکھتی جگہ پہ رکھکر تین بار بسم اللہ کہے اور سات بار یہ دعا پڑھے اعوذ باللہ الخ یعنی مین پناہ مانگتا
ہون اللہ کی اور اسکی قدرت کی اُس چیز کی برائی سے جسکو مین معلوم کرتا ہون اور ڈرتا ہون یعنی اسکی زیادتی سے آیندہ کو خوف
کرتا ہون نقل کیا اِسکو مسلم اور چارون نے ف عثمان بن ابی العاص رض صحابی روایت کرتے ہین کہ مین نے درد کا شکوہ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین کیا آپ نے مجھ سے یہی عمل ارشاد فرمایا مین نے اُسکو کیا اللہ تعالیٰ نے مجھکو اچھا کر دیا
فح اور لفظ الیمنی فقط ابن ابی شیبہ کی روایت مین ہے اَوْ اَعُوْذُ بِعِزَّةِ اللّٰهِ وَقُدْرَتِهٖ مِنْ شَرِّ مَا أَجِدُ سَبْعًا طا
مص یا اس دعا کو سات بار پڑھے اعوذ بعزۃ اللہ الخ یعنی مین پناہ مانگتا ہون اللہ کی عزت اور قدرت کی اُس چیز کی
برائی سے کہ مین پاتا ہون نقل کیا اِسکو موطا مین اور ابن ابی شیبہ نے اَوْ اَعُوْذُ بِعِزَّةِ اللّٰهِ وَقُدْرَتِهٖ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ مِنْ
شَرِّ مَا أَجِدُ سَبْعَ مَرَّاتٍ يَضَعُ يَدَهُ تَحْتَ اَلَمِهٖ اَ ط یا یہ دعا سات بار پڑھے اعوذ بعزت اللہ سے ما اجد تک یعنی مین
پناہ مانگتا ہون اللہ کے غالب ہونے اور ہر چیز پہ قادر ہونیکی اُس چیز کی برائی سے کہ پاتا ہون اپنا ہاتھ اپنے درد کی جگہ کے نیچے
رکھکر پڑھے یعنی گویا درد کے جاتے رہنے کا اشارہ ہے نقل کیا اِسکو احمد اور طبرانی نے اَوْ بِسْمِ اللّٰهِ اَعُوْذُ بِعِزَّةِ اللّٰهِ وَقُدْرَتِهٖ
مِنْ شَرِّ مَا أَجِدُ مِنْ وَجَعِي هٰذَا ثُمَّ يَرْفَعُ يَدَهُ ثُمَّ يُعِيْدُ ذٰلِكَ وِتْرًا هات یا یہ دعا طاق مرتبہ پڑھے بسم اللہ اعوذ سے وجعی
ہذا تک یعنی شروع کرتا ہون اللہ کے نام سے پناہ پکڑتا ہون خدا کی عزت اور اُسکی قدرت کی اُس چیز کی برائی سے کہ مین اپنے
اس درد سے پاتا ہون یعنی اس دعا کو تین بار یا پانچ بار یا سات بار پڑھے لیکن سات بار بہتر ہے پھر اپنا ہاتھ اُٹھا دے
پھر دوبارہ رکھکر یہی دعا پڑھے نقل کیا اِسکو ترمذی نے اَوْ يَقْرَأُ عَلٰى نَفْسِهٖ بِالْمُعَوِّذَاتِ وَيَنْفُثُ خ م د س ق یا درد
والا اپنے اوپر قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس پڑھے اور دم کر لے. نقل کیا اِسکو بخاری مسلم ابو داؤد نسائی
ابن ماجہ نے ف دم کرے یعنی دونون ہاتھون پر دم کر کے پھیر ہاتھ اپنے موہنہ پر اور تمام بدن پر پھیرے اسیطرح بخاری
نے کہا ہے حضرت عائشہ رض روایت کرتی ہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیماری مین یہی سورتین پڑھکر اپنے اوپر دم کیا کرتے
اور ہاتھ پھیرتے جب انتقال کی بیماری ہوئی تو مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک پر ان سورتون کو دم کر کے
بدن مبارک پر پھیرتی اور جب آپکے گھر والون مین سے کوئی بیمار ہوتا تو آپ یہی پڑھکر دم کرتے. کذا فی المشکوۃ وَمَنْ اَصَابَهٗ
رَمَدٌ اَللّٰهُمَّ مَتِّعْنِي بِبَصَرِي وَاجْعَلْهُ الْوَارِثَ مِنِّي وَاَرِنِي فِي الْعَدُوِّ ثَارِي وَانْصُرْنِي عَلٰى مَنْ ظَلَمَنِي
مص ی اور جس شخص کی آنکھین دُکھین تو یہ دعا پڑھے اللہم متعنی الخ الٰہی مجھکو فائدہ دے میری بینائی سے اور اُسکو
میرا وارث کر یعنی تا دم مرگ باقی رہے کیونکہ وارث وہی ہوتا ہے جو میت کے مرنے تک رہے اور مجھ کو دشمن مین میرا انتقام دکھا

اور مجھکو مدد دے اُس شخص پر جسنے مجھپر ظلم کیا نقل کیا اسکو حاکم ابن سنی نے **ف** میرا انتقام دکھا یعنی کوئی اگر مجھپر ظلم کرے
اُس سے عوض لون یا اُسکا عوض میرے سامنے ہو اور سوا ظالم کے کسی سے کینہ نرکھون جیسے کفر کی حالت مین جس سے دشمنی
ہوتی تھی اسکو مار ڈالتے تھے ایسی حالت نہو **فحر** وَمَنْ حَصَلَتْ لَهُ حُمّٰی یَقُوْلُ بِسْمِ اللّٰہِ الْکَبِیْرِ نَعُوْذُ بِاللّٰہِ الْعَظِیْمِ مِنْ شَرِّ (لن اعوذ)
کُلِّ عِرْقٍ نَعَّارٍ وَّمِنْ شَرِّ حَرِّ النَّارِ **مس مص** اور جسکو بخار آوے تو یہ دعا پڑھے بسم اللہ الکبیر الخ مین شروع کرتا
ہون خدائے بزرگ کے نام سے ہم پناہ مانگتے ہین اللہ تعالیٰ کی ہر جوش مارنے والی رگ کی برائی سے اور آگ کی گرمی کی برائی
سے نقل کیا اسکو حاکم ابن ابی شیبہ نے **فقیر** کہتا ہے کہ کہنہ بخارون کے لئے بعض روایت حدیث مین تعویذ ذیل آیا ہے
اُسکو لکھکر بخار والے کے گلے مین ڈالدیا جاوے خدا کے حکم سے شفا پاوے وہ تعویذ یہ ہے ۔ برارۃ من اللہ العزیز الحکیم الیٰ
ام ملدم التی تاکل اللحم وتشرب الدم وتہشم العظم اما بعد فیا ام ملدم ان کنت مؤمنۃ فبحق محمد صلی اللہ علیہ وسلم وان کنت یہودیۃ فبحق موسیٰ
الکلیم علیہ السلام وان کنت نصرانیۃ فبحق المسیح عیسیٰ بن مریم علیہ السلام ان لا اکلت لفلان ابن فلانۃ لحما ولا شربت لہ دما ولا ہشمت
لہ عظما وتحولی عنہ الیٰ من اتخذ مع اللہ الٰہا آخر لا الٰہ الا ہو العزیز الحکیم والا فانت بریۃ من اللہ واللہ بری منک وحسبنا اللہ ونعم الوکیل
ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ سیدنا محمد وآلہ واصحابہ وسلم - اس تعویذ مین فلان بن فلانۃ کی جگہ بخار زدہ اور اُسکی
مان کا نام لکھا جاتا ہے شفاء العلیل وغیرہ مین مذکور ہے وَاِنْ اَصَابَہٗ ضُرٌّ وَّسَئِمَ الْحَیٰوۃَ فَلَا یَتَمَنَّی الْمَوْتَ فَاِنْ کَانَ لَابُدَّ
فَاعِلًا فَلْیَقُلْ اَللّٰھُمَّ اَحْیِنِیْ مَا کَانَتِ الْحَیٰوۃُ خَیْرًا لِّیْ وَتَوَفَّنِیْ اِذَا کَانَتِ الْوَفَاۃُ خَیْرًا لِّیْ **خ م د ی** اور اگر کسیکو (ضرر پہونچنے سے موت کی آرزو نکرے)
ضرر بیماری وغیرہ کا پونچے اور زندگی سے عاجز ہو تو موت کی آرزو نکرے اور اگر خواہ مخواہ آرزو ہی کرے یعنی ضررون سے ناچار
ہوکر موت کی تمنا کرے تو یون کہے یا اللہ مجھکو زندہ رکھ جب تک زندگی میرے حق مین بہتر ہو اور مجھکو موت دے جسوقت کہ میرے حق
مین مرنا بہتر ہو نقل کیا اسکو بخاری مسلم ابو داؤد و ابن سنی نے **ف** دنیا کے ضرر کے باعث مثلاً بیماری محتاجی وغیرہ کے سبب سے موت
کی آرزو کرنی مکروہ ہے اور دیدار خدا تعالیٰ کے اشتیاق مین اور دنیائے فانی سے نجات کے لئے یا ضرر دین کے خوف سے موت کی تمنا
جائز ہے چنانچہ اکثر صحابہ کرام سے یہ بات واقع ہوئی ہے اور بخاری اور امام طحاوی اور دوسرے علما پرہیزگار جب کوئی بات
خلاف شرع دیکھتے تو موت مانگتے اور حدیث شریف مین بھی آیا ہے کہ آپ دعا مین فرماتے تھے کہ یا اللہ جب تو کسی قوم مین
فتنہ کا ارادہ کرے تو مجھکو نجات دے بدون اسکے کہ فتنہ مین پڑون **فحر** وَاِذَا عَادَ مَرِیْضًا قَالَ لَا بَاْسَ طَھُوْرٌ
اِنْ شَآءَ اللّٰہُ لَا بَاْسَ طَھُوْرٌ اِنْ شَآءَ اللّٰہُ **خ س** اور جب بیمار کی عیادت کرے یعنی اُسکا حال پوچھے تو یون
کہے لا باس طہور انشاء اللہ دوبار یعنی کچھ ڈر نہین یہ بیماری گناہون سے پاک کرنیوالی ہے اگر اللہ چاہے نقل کیا اسکو بخاری
نسائی نے **ف** عیادت کے آداب یہ ہین کہ خاص اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور ثواب کیلئے جاوے اور بیمار کو تسلّی دے
اور اُسکو صبر کرنیکے لئے کہے اور زندگی کا امیدوار کرے اور جو ثواب بیماری کی حدیثون مین آئے ہین اُنسے اُنکو خوش کرے اور
جانیکے وقت لا باس طہور انشاء اللہ کہے اور بیمار پر ہاتھ رکھکر دعا مین حدیث شریف کی پڑھے اور اُسکے حق مین دعا کرے اور اپنی لئے

(بیمار پرسی کا بیان اور بیماری کی دعائیں پڑھنی)

اُس سے دعا کی درخواست کرے اور اُسکے پاس کم بیٹھے اور وضو کر کے جاوے یہ سب آداب حدیثون مین آئے ہین اور عیادت
کا بڑا ثواب آیا ہے اور اُسکو افضل عبادات فرمایا اور مروی ہے کہ قیامت کو اللہ تعالیٰ بندہ سے فرمائیگا کہ اے میرے بندے مین تیرا پروردگار
ہون مین بیمار ہوا تو میری عبادت کو نہ آیا بندہ عرض کریگا کہ خداوندا تو جہان کا پروردگار ہے تیری عیادت کیسی تھی فرمائیگا کہ میرا
فلان بندہ بیمار ہوا تو نے اُسکی عیادت نہ کی اگر تو اُسکی عیادت کرتا تو مجھکو اُسکے پاس پاتا اور صحابیون مین جو کوئی بیمار ہوتا
تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اُسکی بیمار پرسی کرتے اور اُسکے پاس بیٹھتے اور اُس سے پوچھتے کہ تیرا کیا حال ہے کس چیز کو
تیرا دل چاہتا ہے اگر کسی چیز غیر مُضر کو وہ بیان کرتا تو ارشاد فرماتے اِسکو کھلاؤ اور تین بار اُسکے لئے دعا کرتے اور عیادت
کا کوئی وقت معین نہ تھا رات دن مین جب چاہتے تشریف لیجاتے اور فرماتے کہ جو شخص بھائی مسلمان کی. عیادت کو
جاتا ہے تو بہشت کے باغ مین چلتا ہے جب تک اسکے پاس جا کر بیٹھے اور جب بیٹھتا ہے تو اُسپر رحمت اُترتی ہے حتّٰی
کہ اُسمین غرق ہو جاتا ہے اور اگر اول دن مین عیادت کو جاتا ہے تو ستر ہزار فرشتے اُسکے لئے بخشش کی دعا شام تک کرتے
رہتے ہین اور اگر رات کو جاتا ہے تو ستر ہزار فرشتے صبح تک اُسکی بخشش کی دعا مانگتے ہین اور اُسکو بہشت مین میوہ کی غذا ملتی ہے
اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آنکھ دُکھنے والے کی بھی خبر کو تشریف لیجاتے . اور ایک نوجوان یہودی کی کہ آپ کا خادم
تھا اور اپنے چچا ابوطالب کی جو مشرک تھے بیمار پرسی فرمائی اور مسلمان ہونیکے لئے ارشاد فرمایا وہ خادم مسلمان ہوا اور آپ کا
چچا اس دولت سے محروم رہا اور نیز مروی ہے کہ جو شخص اچھی طرح وضو کر کے لہٖ عیادت کو جاتا ہے تو دوزخ سے
بقدر ساٹھ برس کی راہ کے دور ہوتا ہے کذا فی المشکوٰۃ او شرح الفخر بِسْمِ اللّٰہِ تُرْبَۃُ اَرْضِنَا وَرِیْقَۃُ بَعْضِنَا یُشْفٰی
سَقِیْمُنَا خ م د س ق بِاِذْنِ رَبِّنَا خ بِاِذْنِ اللّٰہِ خ بیمار پر یہ بھی پڑھے بسم اللہ الخ یعنی
شروع کرتا ہون اللہ کے نام سے یہ ہماری زمین کی مٹی اور ہم مین سے بعض کا تھوک شفا دیا جائے ہمارا بیمار نقل
کیا اِسکو بخاری مسلم ابوداود نسائی ابن ماجہ نے اور بخاری نے ایک روایت مین اسکے ساتھ باذن ربنا اور دوسری روایت
مین باذن اللہ نقل کیا ہے یعنی ہمارے پروردگار کے حکم سے ف یعنی بعض روایت مین پہلی دعا کے ساتھ باذن ربنا
اور بعض مین اُسکی جگہہ باذن اللہ زیادہ آیا ہے وَیَمْسَحُ بِیَدِہِ الْیُمْنٰی وَیَقُوْلُ اَللّٰھُمَّ اَذْھِبِ الْبَاسَ رَبَّ
النَّاسِ اشْفِہٖ وَاَنْتَ الشَّافِیْ لَا شِفَاءَ اِلَّا شِفَاءُکَ شِفَاءً لَّا یُغَادِرُ سَقَمًا خ م س اور بیمار پر داہنا ہاتھ
پھیرے یعنی اُسکی پیشانی پر یا ہاتھ پر یا اور عضو پر یہ دعا پڑھے اللھم اذہب الباس الخ یا اللہ بیماری کو دور کر اے لوگون
کے پروردگار اُسکو شفا بخش اور تو شفا دینے والا ہے کہ سوا تیری شفا کے اور کوئی شفا نہین یعنی دوا وغیرہ بدون تیری
تقدیر کے کسیکو کچھ کام نہین آتی تو بیمار کو ایسی شفا دے کہ کسی بیماری کو نہ چھوڑے. نقل کیا اِسکو بخاری مسلم نسائی نے ف
لفظ شفاءً مفعول مطلق اشفہ کا ہے یعنی وہ شفا دے کہ بالکل اچھا ہو جاوے فھ بِسْمِ اللّٰہِ اَرْقِیْکَ مِنْ کُلِّ شَیْءٍ
یُّؤْذِیْکَ وَمِنْ شَرِّ کُلِّ نَفْسٍ اَوْ عَیْنِ حَاسِدٍ اَللّٰہُ یَشْفِیْکَ بِسْمِ اللّٰہِ اَرْقِیْکَ م ت س ق بِسْمِ اللّٰہِ

أَيَسُرُّكَ أَنْ يَبْرَأَ قَالَ نَعَمْ قَالَ قُلْ يَا حَلِيمُ يَا كَرِيمُ اشْفِ فُلَانًا فَإِنَّهُ يَبْرَأُ مس موقوف اور ایک شخص حضرت علی مرتضی رض کے پاس آیا اور کہا کہ فلان شخص بیمار ہے حضرت علیؓ نے فرمایا کہ تجھے اچھا معلوم ہوتا ہے کہ وہ اچھا ہو جائے اُسنے کہا ہان آپنے فرمایا کہ یہ دعا پڑھ یا حلیم یا کریم اشف فلانا یعنی اے بردبار اے کرم والے فلان شخص کو شفا دے کہ اس دعا سے وہ اچھا ہو جاویگا نقل کیا اِسکو موقوفًا ابن ابی شیبہ نے وَأَيُّمَا مُسْلِمٍ دَعَا بِقَوْلِهِ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ أَرْبَعِينَ مَرَّةً فَمَاتَ فِي مَرَضِهِ ذٰلِكَ أُعْطِيَ أَجْرَ شَهِيدٍ وَإِنْ بَرَأَ بَرَأَ وَقَدْ غُفِرَ لَهُ جَمِيعُ ذُنُوبِهِ مس اور جو مسلمان دعا مانگے اس آیت سے لا اِلٰہ الا انت سبحانک الآیۃ یعنی کوئی معبود نہین سوا تیرے تو پاک ہے اور مین ظلم کرنیوالون مین سے ہون چالیس مرتبہ اس آیت کو پڑھے پھر اپنی اُس مرض مین مر جاوے تو اُسکو ثواب شہید کا دیا جاوے گا اور اگر بیماری سے صحت پا وے تو ایسی طرح اچھا ہو گا کہ اُسکے سب گناہ بخشے جاوینگے نقل کیا اِسکو حاکم نے ف گناہون سے گناہ مراد ہین جو اللہ تعالیٰ کے کئے ہون اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ مطلق گناہ مراد ہون اور اللہ تعالیٰ حق العباد کو کچھ عوض دیکر معاف کرا دے فقط وَمَنْ قَالَ فِي مَرَضِهِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ ثُمَّ مَاتَ لَمْ تَطْعَمْهُ النَّارُ ت س ق حب مس اور جو شخص اپنی بیماری مین یہ دعا پڑھے لا الٰہ الا اللہ سے آخر تک جسکے الفاظ کا ترجمہ کئی بار گذر چکا ہے پھر مر جاوے یعنی اُسی بیماری مین تو نہ کھائے گی اِسکو دوزخ کی آگ نقل کیا اِسکو ترمذی نسائی ابن ماجہ ابن حبان حاکم نے وَمَنْ سَأَلَ اللّٰهَ الشَّهَادَةَ بِصِدْقٍ بَلَّغَهُ اللّٰهُ مَنَازِلَ الشُّهَدَاءِ وَإِنْ مَاتَ عَلٰى فِرَاشِهِ م عه جو کوئی اللہ تعالیٰ سے سچے دل سے شہادت مانگے تو اللہ تعالیٰ اُسکو شہیدون کے مرتبہ پر پہونچاتا ہے اگرچہ وہ اپنے بستر پر مرے نقل کیا اِسکو مسلم نے اور چارون نے مَنْ طَلَبَ الشَّهَادَةَ صَادِقًا أُعْطِيَهَا وَلَوْ لَمْ تُصِبْهُ م جو کوئی مانگے شہید ہونا سچے دل سے تو اس کو شہید ہونے کا مرتبہ دیا جاتا ہے اگرچہ شہادت اُسکو نہ پہونچے یعنی دنیا مین اگرچہ شہید واقعی نہ ہو نقل کیا اِسکو مسلم نے مَنْ قَاتَلَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فُوَاقَ نَاقَةٍ فَقَدْ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ وَمَنْ سَأَلَ اللّٰهَ الْقَتْلَ مِنْ نَفْسِهِ صَادِقًا ثُمَّ مَاتَ أَوْ قُتِلَ كَانَ لَهُ أَجْرُ شَهِيدٍ عه جو کوئی اللہ کی راہ مین لڑے اتنی دیر جتنی اونٹنی کے دو بار دوہنے کے درمیان توقف ہوتا ہے تو اُسکے لئے بہشت واجب ہوتی ہے جو شخص اللہ سے اپنا مارا جانا نہ دل سے سچ سچ مانگے پھر مرے یا مارا جاوے یعنی جہاد کے سوا کسی اور جگہہ تو اُسکو شہید کا ثواب ہو گا نقل کیا اِسکو چارون نے ف دودہ دوہنے مین تھوڑی دیر ٹھہر جاتے ہین تاکہ دودہ اُتر آوے پھر دوہنا شروع کرتے ہین اِس ٹھہرنیکو فواق کہتے ہین یہان مراد تھوڑی دیر ہے یعنی اسقدر بھی اگر جہاد کریگا تو یہ ثواب پاویگا کذا ذکر الفخر اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِي شَهَادَةً فِي سَبِيلِكَ وَاجْعَلْ مَوْتِي بِبَلَدِ رَسُولِكَ خ حضرت عمر فاروق رض نے یہ دعا کی اللہم ارزقنی الخ یعنی آلٰہی مجھکو نصیب کر اپنی راہ مین شہید ہونا اور میری موت اپنے رسول

شہادت مانگنے کا بیان

فِی الْمَهْدِیِّیْنَ وَاخْلُفْهُ فِیْ عَقِبِهٖ فِی الْغَابِرِیْنَ وَاغْفِرْ لَنَا وَلَهٗ یَا رَبَّ الْعَالَمِیْنَ وَافْسَحْ لَهٗ فِیْ قَبْرِهٖ وَنَوِّرْ لَهٗ فِیْهِ م د س

ق اور جب کوئی شخص میت کی آنکھ بند کرے تو اپنے نفس کیلیے دعاے خیر کرے یعنی اپنے خاتمہ بخیر ہونے کی دعا مانگے کیونکہ فرشتے آمین کہتے ہین اُس دعا پر کہ آنکھ بند کرنے والا کہتا ہے پھر یون کہے یا اللہ تو فلانے شخص کو بخش (یہان اُس میت کا نام لے) اور اُسکا درجہ ہدایت یافتون مین بلند کر اور اُسکا نائب یعنی کارساز ہو اُسکے اہل وعیال مین جو اُسکے پس ماندہ ہین اور ہمکو اور اُسکو بخشدے اے عالمون کے پروردگار اور اُسکے لئے اُسکی قبر مین فراخی کر اور اُسکے لئے اُسکی قبر مین روشنی کر نقل کیا اِسکو مسلم ابوداود ونسائی ابن ماجہ نے ف احتمال ہے کہ اپنے لئے جدی دعا کرے اور اُسکے بعد میت کے لئے یہ الفاظ کہے اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ لفظ فیقول دعا کا بیان ہو یعنی آنکھ بند کرنے والا اسطرح دعا کرے تو اغفر لنا مین کہنے والا بھی شریک ہوگیا فحر وَلْیَقُلْ اَهْلُهٗ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیْ وَلَهٗ وَاَعْقِبْنِیْ مِنْهُ عُقْبٰی حَسَنَةً م ع ہ اور چاہئے کہ اُسکے گھر والے یون کہین یعنی ہر ایک دعا مانگے اللہم اغفر لی الخ یا اللہ تو مجھکو اور اُسکو بخش اور مجھکو اُس کا بدلا اچھا دے نقل کیا اِسکو مسلم اور [illegible] نے وَلْیَقْرَأْ عَلَیْهِ سُوْرَةَ یٰسٓ س د ق حب م س اور چاہئے کہ کوئی شخص میت پر سورہ یٰس پڑھے نقل کیا اُسکو نسائی ابوداود ابن ماجہ ابن حبان حاکم نے ف بعضون کے نزدیک میت سے مراد شخص قریب المرگ ہے اور مشائخ کا عمل بھی اسی پر ہے اور بعض کہتے ہین کہ مردہ مراد ہے یہ سورۃ اُسکے گھر مین یا اُسکی قبر پر پڑھے کتاب در النظم مین روایت کیا ہے مجھکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ روایت پہونچی کہ جو کوئی سورہ یٰس مسلمان پر مرنیکے بعد پڑھتا ہے تو اللہ تعالی ہر حرف کے عوض فرشتہ بھیجتا ہے جو میت کے آگے صف باندھ کر کھڑے ہوتے ہین اور اللہ تعالی سے اُسکے لئے رحمت وبخشش مانگتے ہین اور اُسکے جنازے اور دفن مین حاضر رہتے ہین اور جب مسلمان پر یہہ سورہ جانکنی کے وقت پڑھے تو ملک الموت اُسکی روح اسوقت قبض کرتا ہے کہ اللہ تعالی کی خوشنودی اُس سے معلوم کرتا ہے فحر وَیَقُوْلُ صَاحِبُ الْمُصِیْبَةِ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْنَ اَللّٰهُمَّ اْجُرْنِیْ فِیْ مُصِیْبَتِیْ وَاخْلِفْ لِیْ خَیْرًا مِّنْهَا م اور مصیبت والا یعنی میت کے پس ماندون مین سے ہر ایک یہ دعا پڑھے انا للہ الخ یعنی ہم اللہ کی ملک ہین اور ہمکو اسی کی طرف پھرنا ہے آلہی تو مجھکو میری مصیبت مین ثواب دے اور مجھکو اُس کے عوض بہتر عنایت فرما نقل کیا اِسکو مسلم نے وَاِذَا مَاتَ وَلَدُ الْعَبْدِ قَالَ اللّٰهُ لِمَلٰٓئِكَتِهٖ قَبَضْتُمْ وَلَدَ عَبْدِیْ فَیَقُوْلُوْنَ نَعَمْ فَیَقُوْلُ مَاذَا قَالَ عَبْدِیْ فَیَقُوْلُوْنَ حَمِدَكَ وَاسْتَرْجَعَ فَیَقُوْلُ اِبْنُوْا لِعَبْدِیْ بَیْتًا فِی الْجَنَّةِ وَسَمُّوْهُ بَیْتَ الْحَمْدِ حب ی اور جب کسی مسلمان بندہ کا لڑکا مرتا ہی تو اللہ تعالی اپنے فرشتونکو فرماتا ہی کہ تمنے میرے بندہ کے فرزند کی روح قبض کی وہ عرض کرتے ہین کہ ہان اللہ تعالی فرماتا ہی کہ میرے بندہ نے کیا کہا وہ عرض کرتے ہین کہ اُسنے تیری تعریف کی اور آیۃ انا للہ پڑھی اللہ تعالی فرماتا ہی کہ تم میری بندہ کیلیے بہشت مین بڑا گھر بناو اور اُسکا نام بیت الحمد رکھو یعنی اسلیے کہ شکر اور تسلیم کے عوض ملا نقل کیا اِسکو ترمذی ابن حبان ابن سنی نے فَاِذَا عَزّٰی اَحَدًا یُسَلِّمُ وَیَقُوْلُ اِنَّ لِلّٰهِ مَا اَخَذَ وَلِلّٰهِ مَا اَعْطٰی وَكُلٌّ عِنْدَهٗ بِاَجَلٍ مُّسَمًّی فَلْتَصْبِرْ وَلْتَحْتَسِبْ خ م د س ق اور جب کوئی شخص کسی کی تعزیت کرے یعنی اُسکو تسلی دلاوے تو اُس سے

سلام علیک کرکے یون کہے اللہ ہی کے لئے ہے جو اُسنے لے لیا یعنی اگر اُسنے اپنی امانت لیلی تو جزع اور فزع بیجا ہے اور اللہ ہی کے لئے ہے جو کچھ اُسنے دیا اور ہر چیز اُسکے علم کے نزدیک ایک وقت مقرر تک ہے تو تمکو لازم ہے کہ صبر کرو اور ثواب طلب کرو نقل کیا اِسکو بخاری مسلم ابو داود نسائی ابن ماجہ نے **ف** ایک حدیث مین صیغہ فلتصبر ولتحتسب مونث غائب کے ہین اور اس کتاب مین یہ دونون صیغہ حاضر کے ہین اور لام اور ت انپر ایسے آئے جیسے کلام اللہ کی ایک قرأت مین فلتفرحوا صیغہ حاضر پر مین حدیث کا قصہ یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک صاحبزادی زینب رضی اللہ عنہا نے آپکی خدمت مین عرض کرا بھیجا کہ میرا بیٹا حالت نزع مین ہے آپ تشریف لائیے آپنے سلام فرما بھیجا اور یہی ارشاد فرمایا ان للہ ما اخذ الخ اور حدیث شریف مین بیماری اور مصیبت اور ماتم پرسی کا ثواب بہت آیا ہے اور نوحہ کرنے پر وعید وارد ہے ہم اُن حدیثون کے مضمون یہان بیان کرتے ہین۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص کو اللہ تعالی بھلائی پہونچایا چاہتا ہے تو اُسکو مصیبت مین مبتلا کرتا ہے اور فرمایا کہ جس مسلمان کو رنج یا دکھ یا فکر یا اندوہ یا ایذا یا غم پہونچتا ہے یہانتک کہ اگر کانٹا بھی لگتا ہے تو اللہ تعالی اُسکے سبب سے اُسکے گناہ دور کرتا ہے اور فرمایا کہ جس مسلمان کو بیماری سے یا بیماری کے سوا کسی اور چیز سے ایذا پہونچے تو اللہ تعالی اُسکی بُرائیان ایسی دور کرتا ہے جیسے درخت اپنے پتے گراتا ہے اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہین کہ مین نے کسی کو نہین دیکھا کہ اُسپر درد کی سختی بہ نسبت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زیادہ ہوئی ہو اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مومن کی مثال ایسی ہے جیسے تازہ کھیتی کی نالی کہ ہوا اُسکو کبھی اِدھر ڈالتی ہے کبھی اُدھر کبھی کھڑا کر دیتی یعنی مومن کبھی اچھا رہتا ہے کبھی بلا مین مبتلا ہو جاتا ہے اور منافق کی مثال ایسی ہے جیسے صنوبر کا درخت کہ قائم اور ثابت رہے اور کوئی آسیب اُسکو نہ پہونچے یہانتک کہ دفعۃً اُکھڑ جائے یعنی منافق کو امراض اور مصیبت بہت نہین ہوتی کہ اُسکے گناہون کا کفارہ ہو اور اُم سائب صحابیہ رضی اللہ عنہا کے یہان حضرت تشریف لیگئے اور اُنسے پوچھا کہ کیون کانپتی ہو اُسنے کہا کہ مجھکو تپ چڑھی ہے خدا اسکو برکت نہ دے آپنے فرمایا کہ تپ کو بُرا نہ کہو کیونکہ وہ بنی آدم کے گناہ دور کرتی ہے جیسے بھٹی لوہے کا میل دور کرتی ہے اور فرمایا کہ جب بندہ بیمار ہوتا ہے یا سفر کرتا ہے تو اُسکے لئے ثواب ویسا ہی لکھا جاتا ہے جیسے تندرست اور مقیم ہونے کی صورت مین تھا یعنی اگر بیماری یا سفر مین کوئی عمل اس سے فوت ہوا جو پہلے کیا کرتا تھا تو اُسکا ثواب اُسکو بدستور ملیگا اور فرمایا کہ سوائے شہید فی سبیل اللہ کے سات اور شہید ہین اول جو دریا مین مرے۔ دوم جو ڈوب کر مرے سوم ذات الجنب والا چہارم پیٹ کی مرض سے مرے پنجم جو جلکر مرے ششم جو دبکر مرے ہفتم جو عورت حمل سے مرے یہ سب شہید ہین اور فرمایا کہ بندہ کو رنج یا اُس سے زیادہ اور کم جو کبھی پہونچتا ہے کہ جب وہ گناہ کرتا ہے اور بہت سے گناہ ایسے بھی ہین جنکو اللہ تعالی معاف کر دیتا ہے یعنی اُنکے عوض کوئی تکلیف نہین دیتا پھر آپنے یہ آیت پڑھی وما اصابکم من مصیبۃ فبما کسبت ایدیکم ویعفو عن کثیر یعنی تمکو جو مصیبت پہونچتی ہے تو اُس چیز کے سبب سے ہے جسکو تمہارے ہاتھون نے کمایا اور بہت سی چیزون کو معاف کر دیتا ہے اور کسی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ زیادہ سخت مصیبت کن لوگون پر ہوتی ہے آپنے فرمایا کہ انبیا پر پھر جو اُنسے کم ہین مصیبت مین بھی اُنسے کم ہوتے ہین آدمی پر مصیبت اُسکے دین کے موافق ہوتی ہے اگر دین مین سخت ہوگا تو اُسکی مصیبت بھی سخت ہوگی اور اگر دین مین ڈھیلا ہوگا تو بلا بھی کم ہوگی اور دیندار ہمیشہ مبتلائے بلا رہتا ہے یہان تک

کہ زمین پر ایسی طرح چلتا ہے کہ اُسکے ذمہ کوئی گناہ باقی نہین رہتا یعنی مصیبت کے سبب سے اُسکے گناہ معاف ہو جاتے ہین اور فرمایا کہ بڑا
ثواب بڑی بلا پر ہوتا ہے اور خدائے عزوجل جب کسی قوم کو دوست رکھتا ہے تو اُنکو مصیبت مین مبتلا کرتا ہے اس حال مین
جو کوئی بلا سے راضی ہو تو اُسکو مولیٰ کی رضا حاصل ہوگی اور جو شخص خفا ہو اُس سے مولا بھی ناراض رہیگا اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ جب اپنے بندے
سے بھلائی کا ارادہ کرتا ہے تو دنیا مین اُسکے لئے تکلیف جلد دیتا ہے اور جب اپنے بندے سے بڑائی کیا چاہتا ہے تو دنیا مین
اُسکے گناہ پر عذاب نہین دیتا یہانتک کہ اُسکو قیامت کے دن پورا عذاب دیگا اور فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ کے علم مین کسی بندہ کو
کوئی مرتبہ جنت مین ملتا ہے اور وہ بندہ اپنے عمل کے سبب اُس مرتبے پر نہین پہونچ سکتا تو اللہ تعالیٰ اُسکو اُسکے بدن یا
مال یا اولاد کی مصیبت مین مبتلا کرتا ہے پھر صبر عنایت فرماتا ہے یہانتک کہ اُسکو اُسی مرتبے پر پہونچا دیتا ہے جو اللہ تعالےٰ کے علم مین
اُسکو ملنا تھا اور فرمایا کہ جسوقت مصیبت والونکو ثواب عنایت ہوگا تو تندرستی والے قیامت مین یہ چاہینگے کہ کاش ہمارے چمڑے
دنیا مین مقراضون سے کاٹے جاتے یعنی اگر ہمپر مصیبت پڑتی تو ہمکو بھی ثواب ایسا ہی ملتا اور فرمایا کہ مومن جب بیمار ہوتا ہے
پھر اللہ تعالیٰ اُسکو اُس مرض سے عافیت دیتا ہے تو یہ مرض اُسکے اگلے گناہون کا کفارہ ہو جاتا ہے اور آئندہ کے لئے نصیحت
ہوتی ہے اور منافق جب بیمار ہو کر عافیت پاتا ہے تو اُسکا حال اونٹ کا سا ہی کہ مالک نے اُسکا زانو باندھا اُسکے بعد چھوڑ دیا تو اُسکو
یہ نہین معلوم کہ کیون باندھا تھا اور کیون چھوڑا یعنی مومن غفلت سے ہوشیار ہو جاتا ہے کہ گناہون کے سبب سے مجھے تکلیف
ہوئی تھی آیندہ کو باز رہون اور منافق کو ذرا بھی پروا نہین ہوتی کہ کیون بیمار ہوا اور کیون اچھا ہوا بیماری کا بیان ہو چکا اب تعزیت
اور نوحہ کا بیان ہوتا ہے تعزیت کرنی ثواب ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی مصیبت زدہ کی تعزیت کرے اور اُسکو
تسلی دلادے تو اُسکو بھی ثواب مصیبت پر صبر والے کا سا ہوگا تو آدمی کو چاہئے کہ مصیبت زدہ کے پاس جاکر اُس کو تسلی دے
اور مصیبت کا ثواب اور اُسپر صبر کرنیکا اجر بیان کرے یہان کی عورتون کی طرح نہ پیٹے نہ بیان کر کے رووے کہ بہت
گناہ ہے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی اپنے رخسارے پیٹے اور گریبان پھاڑے اور ایام کفر کی مانند
بیان کرے یعنی واویلا اور ہائے وائے کرے تو وہ شخص ہم مین سے نہین اور ابو موسیٰ صحابی رضؓ بیماری مین بیہوش ہوئے
اُنکی بیٹی آواز سے روتی ہوئی آئی پھر ابو موسیٰ رضؓ کو افاقہ ہوا اُنہوں نے اپنی بیٹی سے کہا کہ تجھ کو معلوم نہین کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مین بیزار ہون ایسی عورت سے کہ مصیبت مین سر منڈا دے اور چلا دے اور اپنے
کپڑے پھاڑے اور مروی ہے کہ چار خصلتین ایسی ہین کہ اسکو اکثر لوگ نہین چھوڑتے اول فخر کرنا حسب
پر دوسرے طعن کرنا نسب مین تیسرے مینہ کی توقع کرنی ستارون سے یعنی فلان ستارہ اگر فلان برج مین آویگا
تو مینہ برسیگا چہارم میت پر نوحہ کرنا یعنی اُسکی صفات بیان کر کے رونا اور فرمایا کہ جب عورت نوحہ کرنے والی اپنی موت سے
پہلے اس فعل سے توبہ نکرے تو قیامت کے دن کھڑی کیجاویگی ایسے حال مین کہ اُسکے بدن پر قطران کا کرتا ہوگا اور
ایک کرتا کھجلی کا یعنی اُسپر خارش مسلط کردی جاویگی جسپر قطران ملینگے تاکہ ایذا زیادہ ملے معاذ اللہ منہا۔ اور قطران دوا سیاہ بدبو دار

درخت اہیل کی ہے جسکو ہوبیر کہتے ہین یعنی اُسکا تیل اور خارشتی اونٹون پر ملتے ہین آگ اُسمین بہت سرایت کرتی ہے اور جلد بھڑکتی ہے کذا فی البیضاوی والقاموس وغیر ہما۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک عورت کی قبر پہ گذرے کہ وہ قبر پر رو رہی تھی آپنے فرمایا کہ اللہ سے ڈر اور صبر کر اُس عورت نے آپکو نہ پہچانا اور کہا کہ مجھسے الگ ہو تجھپر میری سی مصیبت نہین پڑی جب لوگون نے اُسکو جتایا کہ یہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم تھے تو وہ آپکے دروازے پر آئی اور وہان دربان نپائے آپکی خدمت مین عرض کیا کہ مینے آپکو پہچانا نہ تھا اب جو ارشاد ہو بجا لاؤن آپنے فرمایا کہ صبر تو پہلے ہی صدمہ کے وقت تھا یعنی اب مفید نہین اول ہی صبر کرنا تھا آخر کو تو صبر آہی جاتا ہے اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ مین جس اپنے بندے مؤمن کا محبوب بیٹا ساری دنیا سے پیارا قبض کرتا ہون پھر وہ اُسپر ثواب طلب کرتا ہے یعنی صبر کرنیسے تو میرے پاس اُسکی جزا جنت کے سوا اور کچھ نہین اور فرمایا کہ جس میت پر نوحہ کیا جاتا ہے اُس میت کو نوحہ کی وجہ سے قیامت مین عذاب کیا جائیگا اور عبداللہ بن رواحہ رض صحابی بیہوش ہوئے اُنکی بہن نے رونا اور واجبلاہ کہنا شروع کیا یعنی ہائے میرے پہاڑ اور اس سے یہ مقصود ہے کہ اُنکی تعریف کرکے روتی تھیں جب اُنکو افاقہ ہوا تو اُنہون نے بہن سے کہا کہ تو جو کچھ کہتی تھی مجھ سے پوچھا جاتا تھا کہ تو ایسا ہی ہے جب اُنکا انتقال ہوا تو اُنکی بہن نے اتنا صبر کیا کہ روئی بھی نہین اور نیز فرمایا کہ جب کوئی مردہ مرتا ہے اور اُسپر رونیوالا کھڑا ہو کر کہتا ہے واجبلاہ واسیداہ یا اور کوئی کلمہ اسیطرح کا کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ اُسپر دو فرشتے مقرر کرتا ہے تو وہ میت کے سینے مین گھونسے مارتے ہین اور کہتے ہین کہ کیا تو ایسا ہی تھا۔ اور فرمایا کہ میت پر آنکھ کا فعل اور دل کا فعل اللہ کیطرف سے ہے یعنی رونا اور غم کرنا خدا کیطرف سے اور اُسکی رحمت ہی اور ہاتھ اور زبان کا فعل یعنی پیٹنا یا بیان کرنا یہ شیطان کیطرف سے ہے کذا فی المشکوٰۃ وکَتَبَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلٰی مُعَاذٍ یُعَزِّیْہِ فِیْ ابْنٍ لَّہٗ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ مِنْ مُّحَمَّدٍ رَّسُوْلِ اللّٰہِ اِلٰی مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ سَلَامٌ عَلَیْکَ فَاِنِّیْ اَحْمَدُ اِلَیْکَ اللّٰہَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعْظَمَ اللّٰہُ لَکَ الْاَجْرَ وَاَلْھَمَکَ الصَّبْرَ وَرَزَقَنَا وَاِیَّاکَ الشُّکْرَ فَاِنَّ اَنْفُسَنَا وَاَمْوَالَنَا وَاَھْلِیْنَا وَاَوْلَادَنَا مِنْ مَّوَاھِبِ اللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ الْھَنِیْئَۃِ وَعَوَارِیْہِ الْمُسْتَوْدَعَۃِ یُمَتِّعُ بِھَا اِلٰٓی اَجَلٍ مَّعْدُوْدٍ وَیَقْبِضُھَا لِوَقْتٍ مَّعْلُوْمٍ ثُمَّ افْتَرَضَ عَلَیْنَا الشُّکْرَ اِذَآ اُعْطِیَ وَالصَّبْرَ اِذَا ابْتُلِیَ اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے معاذ بن جبل کو ایک نامہ لکھا جسمین اُنکے بیٹے کے مرنے پر اُنکی تعزیت فرماتے تھے وہ نامہ اسطرح پر تھا جسکو مترجم نے تین ٹکڑے کرکے بیان کیا ہے بسم اللہ الرحمن الرحیم سے فکان قد والسلام تک اُسکا ترجمہ یہ ہے مین شروع کرتا ہون اللہ کے نام سے جو بخشنے والا ہے مہربان یہ خط ہے محمد رسول اللہ کی جانب سے معاذ بن جبل کو کہ تجھپر سلام ہو مین تعریف پہنچاتا ہون تیرے پاس اُس اللہ کی کہ کوئی معبود برحق سوا اُسکے نہین بعد حمد کے مین یہ دعا کرتا ہون تیرے حق مین کہ اللہ تعالیٰ تجھکو بہت ثواب دے اس مصیبت پہ اور تیرے دل مین صبر ڈالے اور ہمکو اور تجھکو شکر نصیب کرے کیونکہ ہماری جانین اور ہمارے مال اور ہمارے اہل اور اولاد خدائے عزوجل کی عمدہ بخششون سے ہین اور اُسکی عاریت رکھی ہوئی چیزون مین سے یعنی جب وہ چاہے اُنکو ہٹا لے ہم لوگ

ایک مدت معین تک بہرہ مند ہوتے ہین اور وہ انکو وقت مقرر پر لے لیتا ہے پھر اُسنے ہمپر شکر فرض کیا ہے جسوقت کہ مبتلا کرتا ہی
ف تفسیر بحر العلوم مین ایک حدیث قدسی نقل کی ہے کہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا کہ جو شخص میری بلا پر صبر نکرے اور میری نعمتون کا شکر نہ
کرے اور میرے حکم پر راضی نہو تو اُسکو چاہیئے کہ میرے سوا کوئی اور پروردگار طلب کرے ؎ بخشی سر ز حکم یار متاب ٭ کار نا بالغ
است شور و خروش ٭ ہیچ دانی کہ صدق چیست بحق ٭ ارہ بر سر نہند و تو خاموش ٭ اور ایک بزرگ نے کیا خوب بات لکھی ہے کہ آدمی
کے تمام احوال اور اوقات چار چیزون سے خالی نہین نعمت ہے یا بلا طاعت ہے یا معصیت تو بندہ کو نعمت پر شکر کرنا چاہیئے
اور بلا پر صبر اور طاعت پر توفیق اسیکی طرف سے جاننی چاہیئے اور معصیت مین توبہ کرنی چاہیئے۔ فحہ فَكَانَ ابْنُكَ مِنْ مَوَاهِبِ اللهِ
الْهَنِيَّةِ وَعَوَارِيِّهِ الْمُسْتَوْدَعَةِ مَتَّعَكَ بِهِ فِي غِبْطَةٍ وَسُرُورٍ وَقَبَضَهُ مِنْكَ بِاَجْرٍ كَبِيْرٍ اِلصَّلٰوةُ وَالرَّحْمَةُ وَالْهُدٰى تو تیرا بیٹا
اللہ کی عمدہ بخششون اور اُسکی سونپی ہوئی امانتون مین سے تھا تجھکو اُس سے فائدہ مند کیا اچھے حال مین کہ لوگ اُسپر رشک کرتے
تھے اور مسرت مین اور اُسنے اُسکو تیرے پاس سے اُٹھا لیا بڑے ثواب کے بدلہ مین جو دعا اور رحمت اور ہدایت ہے **ف**
یعنی جیسے اللہ تعالےٰ نے اس آیت مین ارشاد فرمایا وبشر الصابرین الذین اذا اصابتہم مصیبۃ قالوا انا للہ وانا الیہ راجعون اولئک
علیہم صلوات من ربہم ورحمۃ واولئک ہم المہتدون یعنی اور خوشخبری سنا اُن صبر کرنے والون کو کہ جب اُنکو کوئی مصیبت پہونچتی ہے
تو یون کہتے ہین کہ ہم اللہ کی ملک ہین اور ہمکو اسی کی طرف پھرنا ہے اُنہین لوگون پر ہے اُنکے پروردگار کی دعا اور رحمت اور یہی
لوگ مین راہ پانیوالے اِنِ احْتَسَبْتَ فَاصْبِرْ وَلَا يُحْبِطْ جَزَعُكَ اَجْرَكَ فَتَنْدَمَ وَاعْلَمْ اَنَّ الْجَزَعَ لَا يَرُدُّ شَيْئًا وَلَا يَدْفَعُ
حُزْنًا وَمَا هُوَ نَازِلٌ فَكَانَ قَدْ وَالسَّلَامُ **مس صر** اگر تو ثواب چاہے تو صبر کر اور چاہیئے کہ بیصبری کرنی تیرا ثواب
تلف نکرے پھر تو پشیمان ہو یعنی اسلئے کہ صبر کیون نہ کیا کہ ثواب مفت ہاتھ سے دیا اور جان لے کہ بیصبری کرنا کسی چیز کو
ہٹا نہین لاتا اور نہ غم کو دور کرتا ہے یعنی بیصبری سے مردہ واپس نہین آتا اور نہ غم جاوے اور جو چیز اُترنے والی ہے یعنی بلا اور حوادث
مقدر تو اُسکو یہ خیال کر کہ گویا واقع ہوئی یعنی جزع اور فزع بیفائدہ ہے اور تجھپر سلام ہو نقل کیا اِسکو حاکم اور ابن مردویہ نے
ف جتنا جزع فزع زیادہ ہوگا غم بھی زیادہ ہوتا جائیگا فائدہ اسی مین ہے کہ مصیبت سے اپنا دھیان ہٹا کر ثواب کا امیدوار رہے
اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ تعزیت کا خط لکھنا مستحب ہے اور خط کے اول و آخر مین سلام لکھنا بھی مستحب ہی جیسے ملاقات کے شروع
مین اور رخصت کے وقت سلام مستحب ہے **فقیر** کہتا ہی کہ مصنف نے اپنی شرح مین لکھا ہے کہ لفظ فکان بفتح فا و کاف و ہمزہ و سکون
نون ہے اور لفظ قد کے بعد فعل محذوف ہے یعنی وقع یا نزل اور حرز ثمین مین ہے کہ فکان نون مشدد کو مخفف کر لیا ہے
اصل مین وکانہ قد وقع تھا ابن جوزی نے اس حدیث کو موضوعات مین لکھا ہے اور محدثین نے اسکو حسن یا ضعیف بیان کیا
ہے اور اعمال مین حدیث ضعیف پر عمل کرنا بالاتفاق جائز ہے انتہی وَلَمَّا تُوُفِّيَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَزَّتْهُمُ
الْمَلَائِكَةُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ اِنَّ فِي اللّٰهِ عَزَاءً مِّنْ كُلِّ مُصِيْبَةٍ وَخَلَفًا مِّنْ كُلِّ فَائِتٍ
فَبِاللّٰهِ فَثِقُوْا وَاِيَّاهُ فَارْجُوْا فَاِنَّمَا الْمَحْرُوْمُ مَنْ حُرِمَ الثَّوَابَ وَالسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ **مس**

اور جب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال ہوا تو صحابہ اور اہل بیت کو فرشتون نے اسطرح تعزیت کی کہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ
اللہ تعالی کے یہان تسلی ہے ہر مصیبت سے یعنی وہی صبر اور تسلی دینے والا ہے ہر مصیبت پر اور اُسکے یہان عوض ہے ہر فوت ہونے
والی چیز کا تو تم اللہ ہی پر اعتماد کرو اور اُسی سے امید رکھو کیونکہ محروم وہ ہے جو ثواب سے محروم رہے اور تمپر سلام ہو اور اللہ کی رحمت
اور برکتین. نقل کیا اِسکو حاکم نے **ف** محروم وُہی ہے جو ثواب سے محروم ہو یعنی دنیا کی مصیبت کچھ مصیبت نہین اسلیے اُسکا ثواب آخرت
مین موجود ہے بلکہ حقیقی مصیبت یہ ہے کہ آدمی مصیبت پر صبر نکرے اور ثواب سے محروم رہے فَحْوَ دَخَلَ رَجُلٌ اَشْهَبُ
اللِّحْيَةِ جَسِيْمٌ صَبِيْحٌ فَتَخَطّٰى رِقَابَهُمْ فَبَكٰى ثُمَّ الْتَفَتَ اِلَى الصَّحَابَةِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ فَقَالَ اِنَّ فِي اللّٰهِ عَزَاءً مِّنْ كُلِّ مُصِيْبَةٍ
وَّعِوَضًا مِّنْ كُلِّ فَائِتٍ وَّخَلَفًا مِّنْ كُلِّ هَالِكٍ فَاِلَى اللّٰهِ فَاَنِيْبُوْا وَاِلَيْهِ فَارْغَبُوْا وَنَظَرُهٗ اِلَيْكُمْ فِي الْبَلَاءِ فَانْظُرُوْا فَاِنَّمَا
الْمُصَابُ مَنْ لَّمْ يُجْبَرْ وَانْصَرَفَ فَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ وَّعَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا هٰذَا الْخَضِرُ عَلَيْهِ السَّلَامُ **مُسْ** اور ایک آدمی سفید
ڈاڑھی والا فربہ خوبصورت گھر والون کے پاس آیا یعنی سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے وفات کے دن اور صحابہ کی گردنون پر
سے پھاند گیا یعنی ازدحام کی وجہ سے جب آگے جانے کو راہ نپائی تو گردنون کے اوپر سے پھاند کر آگے بڑھا اور رویا پھر صحابہ رض
کی طرف متوجہ ہوا اور کہا کہ اللہ کے یہان تسلی ہے ہر مصیبت پر اور عوض ہے ہر فوت ہونیوالی چیز کا اور نائب ہے ہر ہلاک ہونے
والیکا تو اللہ ہی کی طرف رجوع کرو اور اُسی کے ثواب کی رغبت کرو اور مبتلائے بلا کرنے مین اُسکی نظر تمہاری طرف ہے یعنی وہ
اپنے علم قدیم سے تمہارے دلکی باتون کو ہر حال مین جانتا ہے تو فکر کرو اور ہوشیار رہو کہ کسطرح صبر کرتے ہو اور کیا کہتے ہو
کیونکہ مصیبت زدہ وہی ہے جسکو مصیبت پر بدلہ نہ دیا جائے اور ثواب سے محروم رہے یہ کہکر وہ شخص چلا گیا حضرت ابوبکر رض اور حضرت
علی رض نے کہا کہ یہ شخص حضرت خضر علیہ السلام تھے نقل کیا اِسکو حاکم نے وَمَنْ رَفَعَ الْمَيِّتَ عَلَى السَّرِيْرِ اَوْ حَمَلَهٗ فَلْيَقُلْ بِسْمِ اللّٰهِ
مَوْ مُصْ اور جو شخص کہ میت کو چارپائی پر رکھے یا اُسکو زمین سے اُٹھاوے تو چاہیے کہ بسم اللہ کہے نقل کیا
اسکو موقوفا ابن ابی شیبہ نے وَاِذَا صَلّٰى عَلَيْهِ كَبَّرَ ثُمَّ قَرَاَ الْفَاتِحَةَ ثُمَّ صَلّٰى عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
ثُمَّ قَالَ اَللّٰهُمَّ عَبْدُكَ وَابْنُ اَمَتِكَ كَانَ يَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ وَحْدَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ وَ
يَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ اَصْبَحَ فَقِيْرًا اِلٰى رَحْمَتِكَ وَاَصْبَحْتَ غَنِيًّا عَنْ عَذَابِهٖ تَخَلّٰى مِنَ
الدُّنْيَا وَاَهْلِهَا اِنْ كَانَ زَاكِيًا فَزَكِّهٖ وَاِنْ كَانَ مُخْطِيًا فَاغْفِرْ لَهٗ اَللّٰهُمَّ لَا تَحْرِمْنَا اَجْرَهٗ وَلَا تُضِلَّنَا
بَعْدَهٗ **مُسْ** اور جب مردہ پر نماز پڑھے تو اللہ اکبر کہے پھر الحمد پڑھے پھر نبی صلے اللہ علیہ وسلم
پر درود بھیجے یعنے دوسری دفعہ اللہ اکبر کے بعد اور بہتر یہ ہے کہ نماز کا درود پڑھے پھر پڑھے
یعنے تیسری دفعہ اللہ اکبر کے بعد یہ دعا پڑھے اللہم عبدک. الی لیفنیا اللہ یہ تیرا بندہ ہے اور تیری لونڈی
کا بیٹا یہ گواہی دیتا تھا کہ کوئی معبود تیرے سوا نہین تو اکیلا ہے کوئی تیرا شریک نہین اور یہ بھی گواہی دیتا
تھا کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم تیرے بندے اور رسول ہین یہ تیری رحمت کا محتاج ہوا یعنی

جنازہ اٹھانے اور نماز جنازہ کا بیان

ولا تفتنا بعدہ

اگرچہ ہمیشہ تیرا محتاج تھا مگر اب اس بیکسی اور تنہائی مین زیادہ محتاج ہوا اور تو اُسکے عذاب سے بے پروا ہے وہ دنیا سے اور دنیا والوں سے علیحدہ ہوا اگر یہ شخص گناہوں سے پاک ہے تو اسکی پاکی زیادہ کر یعنی ثواب کامل کے دینے سے اور درجات کے بلند کرنے سے اور اگر گنہگار ہے تو اسکی بخشش کر یا اللہ تو ہمکو اُسکے ثواب سے محروم مت کر اور نہ ہمکو اُسکے پیچھے گمراہ کر یعنی بوجہ بصیری کے نقل کیا اسکو حاکم نے **ف** جنازہ کی نماز پڑھنی فرض کفایہ ہے اور صحت نماز کی شرط میت کا مسلمان ہونا اور پاک ہونا اور جنازہ کا سامنے موجود ہونا ہے یعنی ہمارے نزدیک غائب شخص پر نماز درست نہین اور نماز کے ارکان قیام اور تکبیرین ہین اور امام شافعی کے نزدیک الحمد پڑھنا واجب ہے اور امام اعظم رح اور امام مالک رح کے نزدیک الحمد کا پڑھنا نماز جنازہ مین نہین اگر ثنا کے قصد سے پڑھے تو جائز ہے امام اعظم رح کے نزدیک تکبیر تحریمہ کے بعد سبحانک اللہم آخر تک پڑھے کذا ذکر الفخر اور بعض روایتون مین بجائے پہلی دعا کے تیسری تکبیر کے بعد یہ دعا پڑھنی آئی ہے اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لَهٗ وَارْحَمْهُ وَعَافِهٖ وَاعْفُ عَنْهُ وَاَكْرِمْ نُزُلَهٗ وَوَسِّعْ مُدْخَلَهٗ وَاغْسِلْهُ بِالْمَآءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّهٖ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الْاَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ وَاَبْدِلْهُ دَارًا خَيْرًا مِّنْ دَارِهٖ وَاَهْلًا خَيْرًا مِّنْ اَهْلِهٖ وَزَوْجًا خَيْرًا مِّنْ زَوْجِهٖ وَاَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ وَاَعِذْهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ النَّارِ م ت س ق مص یا اللہ تو اسکو بخش اور اُسپر رحم کر اور اُسکو عافیت دے اور اُسکی تقصیریں معاف کر اور اُسکی مہمانی اچھی کر یعنی بہت ثواب اور جنت دے اور اُسکی قبر فراخ کر اور اُسکو پانی اور برف اور اولے سے پاک کر یعنی طرح طرح کی بخششیں اور رحمتین کر اور اُسکو گناہوں سے صاف کر جیسے سفید کپڑے کو میل سے صاف کیا اور اُسکو گھر کے عوض اُسکے گھر سے بہتر بدلا دے اور اُسکے اہل سے بہتر اہل یعنی خادم وغیرہ عنایت کر اور بی بی اُسکی بی بی سے بہتر مرحمت کر اور اُسکو بہشت مین داخل کر اور قبر کے عذاب اور دوزخ کے عذاب سے اُسکو پناہ دے نقل کیا اسکو مسلم ترمذی نسائی ابن ماجہ ابن ابی شیبہ نے اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا وَصَغِيْرِنَا وَكَبِيْرِنَا وَذَكَرِنَا وَاُنْثَانَا وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا اَللّٰھُمَّ مَنْ اَحْيَيْتَهٗ مِنَّا فَاَحْيِهٖ عَلَى الْاِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّيْتَهٗ مِنَّا فَتَوَفَّهٗ عَلَى الْاِيْمَانِ اَللّٰھُمَّ لَا تَحْرِمْنَا اَجْرَهٗ وَلَا تُضِلَّنَا بَعْدَهٗ د ت س اجب مس اور ایک دعا یہ ہے اللہم اغفر لحینا الخ یا اللہ تو ہمارے زندون کو بخش اور ہمارے مردون کو اور ہمارے چھوٹون کو اور ہمارے بڑون کو اور ہمارے مردون کو اور ہماری عورتون کو اور ہمارے حاضر شخصون کو اور ہمارے غائب لوگون کو یا اللہ تو ہم مین سے جسکو زندہ رکھے تو اس کو اسلام پر زندہ رکھ اور جسکو ہم مین سے موت دے تو اُسکو ایمان پر مار یا اللہ ہم کو اُسکے ثواب سے محروم مت کر اور نہ ہمکو اس کے پیچھے گمراہ کر نقل کیا اسکو ابوداود ترمذی نسائی احمد ابن حبان حاکم نے اَللّٰھُمَّ اَنْتَ رَبُّهَا وَاَنْتَ خَلَقْتَهَا وَاَنْتَ هَدَيْتَهَا لِلْاِسْلَامِ وَاَنْتَ قَبَضْتَ رُوْحَهَا وَاَنْتَ اَعْلَمُ بِسِرِّهَا وَعَلَانِيَتِهَا جِئْنَا شُفَعَاءَ فَاغْفِرْ لَهٗ د س لہا س لہ د ایک دعا یہ ہے اللہم انت ربہا یعنی یا اللہ تو اس روح کا پروردگار ہے تو نے ہی اسکو پیدا کیا اور تو نے ہی اُسکو اسلام کی راہ دکھائی اور تو نے ہی اُسکی روح کو قبض کیا یعنی تیرے ہی حکم سے اُسکی روح کو قبض کیا یعنی تیرے ہی حکم سے روح قبض ہوئی اور تو ہی

دفن کرنے اور زیارت قبور کا بیان

زیادہ جانتا ہے اُسکے باطن اور ظاہر کو ہم حاضر ہوئے ہین سفارش کرنیوالے کہ تو بخشدے اُسکو روایت کیا اِسکو ابوداود و نسائی
نے۔ نسائی نے بعد لفظ فاغفر کے لہا ضمیر مؤنث کی روایت کی ہے اور ابوداود نے لہ ضمیر مذکر اَللّٰھُمَّ اِنَّ فُلَانَ بْنَ فُلَانٍ
فِیْ ذِمَّتِكَ وَحَبْلِ جِوَارِكَ فَقِهٖ مِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ النَّارِ وَاَنْتَ اَھْلُ الْوَفَاءِ وَالْحَمْدِ اَللّٰھُمَّ فَاغْفِرْلَهٗ وَ
ارْحَمْهُ اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ د ق ایک دعا یہ ہے اللھم ان فلان الخ یا اللہ فلان بیٹا فلان کا تیرے عہد اور تیری
ہمسائگی کے امن مین ہے یعنی ایمان لانے کی وجہ سے تیری پناہ اور حفاظت مین مرا ہے تو اُسکو قبر کی آزمایش اور دوزخ کے عذاب سے
بچا تو ہی وفا والا ہے یعنی اپنا وعدہ پورا کرتا ہے اور تو ہی لائق حمد کے ہے یا اللہ تو اُسکو بخش اور اُسپر رحم کر کہ تو بخشنے والا اور
مہربان ہے نقل کیا اسکو ابوداود و ابن ماجہ نے اَللّٰھُمَّ عَبْدُكَ وَابْنُ اَمَتِكَ اِحْتَاجَ اِلٰی رَحْمَتِكَ وَاَنْتَ غَنِیٌّ عَنْ
عَذَابِهٖ اِنْ كَانَ مُحْسِنًا فَزِدْ فِیْ اِحْسَانِهٖ وَاِنْ كَانَ مُسِیْئًا فَتَجَاوَزْ عَنْهُ مس۔ ایک دعا یہ ہے یا اللہ یہ تیرا بندہ ہے
اور تیری لونڈی کا بیٹا تیری رحمت کا محتاج ہوا اور تو اُسکے عذاب سے بے پروا ہے اگر یہ نیک تھا تو اسکی نیکی مین زیادتی کر
اور اگر گنہگار تھا تو اُس سے درگذر فرما نقل کیا اسکو حاکم نے اَللّٰھُمَّ عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ كَانَ يَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ
وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ وَاَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّیْ اِنْ كَانَ مُحْسِنًا فَزِدْ فِیْ اِحْسَانِهٖ وَاِنْ كَانَ مُسِیْئًا فَاغْفِرْلَهٗ
وَلَا تَحْرِمْنَا اَجْرَهٗ وَلَا تَفْتِنَّا بَعْدَهٗ حب ایک دعا یہ ہے یا اللہ یہ تیرا بندہ ہے اور تیرے بندے کا بیٹا ہے یہ گواہی
دیتا تھا کہ کوئی معبود سوا خدا کے نہین اور یہ کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم تیرے بندے اور رسول ہین اور تو میری نسبت اُسکا حال
زیادہ جانتا ہے اگر یہ شخص نیک تھا تو اسکی نیکی مین افزونی کر اور اگر گنہگار تھا تو اُسکو بخشدے اور ہمکو اُسکے ثواب سے محروم مت کر
اور نہ ہمکو اُسکے پیچھے فتنہ مین ڈال نقل کیا اسکو ابن حبان نے وَاِذَا وَضَعَهٗ فِیْ قَبْرِهٖ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ وَعَلٰی سُنَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ
صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ د ت س حب اور جب مردہ کو اُسکی قبر مین رکھے تو بسم اللہ وعلی سنة رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کہے یعنی خدا کے نام سے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے طریق پر اُسکو دفن کرتا ہون نقل کیا اِسکو ابوداود و ترمذی
نسائی ابن حبان نے یا یون کہے بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَعَلٰی مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ مس یعنی اُسکو رکھتا ہون اللہ کے نام اور
اُسکے حکم سے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے دین پر نقل کیا اسکو حاکم نے مِنْهَا خَلَقْنٰكُمْ وَفِیْهَا نُعِیْدُكُمْ وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ
تَارَةً اُخْرٰی بِسْمِ اللّٰهِ وَفِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَعَلٰی مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ مس اور دفن کیوقت یون کہے منہا خلقناکم الخ یعنی ہمنے تمکو
زمین سے پیدا کیا تمہاری اصل کو کہ حضرت آدم علیہ السلام ہین اور زمین ہی مین ہم پھیر تمکو لیجاوین گے یعنی مرنیکے بعد اور اُسی
سے ہم کو دوبارہ نکالینگے یعنی قیامت کو مین دفن کرتا ہون اللہ کے نام اور اللہ کی راہ مین اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم
کے دین پر نقل کیا اِسکو حاکم نے ف فتاوی عالمگیری مین لکھا ہے کہ مستحب ہے کہ مٹی ڈالنے کے وقت تین لپ
بھر کر سرہانے کی طرف سے قبر مین ڈالے اول لپ مین منہا خلقناکم کہے اور دوسرے مین وفیہا نعیدکم اور تیسری مین
ومنہا نخرجکم تارة اخری اور شاید یہ بھی آیا ہو مگر یہان یہ مقصود ہے کہ مردہ کو قبر مین رکھنے کے وقت یہ دعا پڑھے فَاِذَا فَرَغَ

مِنْ دَفْنِهٖ وَقَفَ عَلَى الْقَبْرِ فَقَالَ اسْتَغْفِرُوْا اللّٰهَ لِاَخِيْكُمْ وَاسْئَلُوْا لَهٗ بِالتَّثْبِيْتِ فَاِنَّهُ الْاٰنَ يُسْئَلُ دمس رسنی
اور جب میت کے دفن سے فراغت ہو تو قبر کے پاس کھڑا ہو کر حاضرون سے کہے کہ الله سے بخشش مانگو اپنے بھائی کے لئے اور اُسکے
حق مین دعا کرو کہ ثابت رہے یعنی منکر ونکیر کے جواب مین کیونکہ وہ اب پوچھا جائیگا نقل کیا اِسکو ابو داود حاکم بزار بیہقی نے ف اس
حدیث سے معلوم ہوا کہ زندونکا دعا کرنا مردونکو مفید ہوتا ہے اور اہل سنت وجماعت کا مذہب بھی یہی ہے کہ زندون کے دعا کرنے اور ثواب
کی نیت سے صدقہ دینے مین مُردونکو نفع ہے اور اس باب مین بہت سی حدیثین آئی ہین فحسا ویقرأ علی القبر بعد الدفن اوّل سورۃ البقرۃ
وخاتمتها سنی اور قبر پر دفن کے بعد شروع سورہ بقر کا اور اُسکا اخیر پڑھے نقل کیا اِسکو بیہقی نے ف اور بعض روایت مین آیا ہے
کہ شروع سورہ بقر یعنی الم سے مفلحون تک قبر کے سرہانے پڑھے اور آمن الرسول خاتمہ سورۃ تک پائینتی کذا فی المشکوۃ وَاِذَا زَارَ الْقُبُوْرَ فَلْيَقُلْ
اَلسَّلَامُ عَلٰی اَهْلِ الدِّيَارِ اَوِ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ اَهْلَ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَاِنَّا اِنْ شَآءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَلَاحِقُوْنَ نَسْاَلُ
اللّٰهَ لَنَا وَلَكُمُ الْعَافِيَةَ مرس ق اَنْتُمْ لَنَا فَرَطٌ وَنَحْنُ لَكُمْ تَبَعٌ س اور جب کوئی شخص قبرون کی زیارت کرے تو یون
کہے السلام علی اہل الدیار الخ یعنی سلام ہو مکان والون پر یعنی قبر والون پر یا سلام ہو تمپر اے گھر والو یعنی مومن اور مسلمان
اور ہم اگر خدا نے چاہا تمہارے ساتھ ملنے والے ہین ہم الله سے اپنے لئے اور تمہارے لئے عافیت مانگتے ہین نقل کیا اسکو مسلم
نسائی ابن ماجہ نے اور نسائی کی ایک روایت مین یہ بھی زیادہ آیا ہے کہ تم ہمارے پیشرو ہو اور ہم تمہارے پیچھے آنیوالے فقیر
کہتا ہے کہ مصنف نے اپنی شرح مین کہا کہ موت یقینی چیز ہے اُسکے لئے انشاء الله یا تو حصول برکت کے لئے ذکر کیا ہے یا اس
آیت پر عمل کو وَلَا تَقُوْلَنَّ لِشَیْءٍ اِنِّیْ فَاعِلٌ ذٰلِكَ غَدًا اِلَّا اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ انتہی اَلسَّلَامُ عَلٰی اَهْلِ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُسْلِمِيْنَ
وَيَرْحَمُ اللّٰهُ الْمُسْتَقْدِمِيْنَ مِنَّا وَالْمُسْتَاْخِرِيْنَ وَاِنَّا اِنْ شَآءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَلَاحِقُوْنَ مرس ق زیارت قبور کی ایک دعا یہ ہے
السلام علی الخ سلام ہو ایمان وارون اور مسلمانون کے گھر والون پر اور الله رحم کرے ہم مین سے اگلون پر اور پچھلون پر یعنی
مُردون اور زندون پر اور ہم اگر الله نے چاہا تمہارے ساتھ ضرور ملین گے نقل کیا اِسکو مسلم نسائی ابن ماجہ نے اور ایک دعا یہ ہے
اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ دَارَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِيْنَ وَاَتَاكُمْ مَا تُوْعَدُوْنَ غَدًا مُّؤَجَّلُوْنَ وَاِنَّا اِنْ شَآءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَاحِقُوْنَ مرس تمپر
سلام ہو اے مومن قوم کے گھر والو اور تمہارے پاس وہ ثواب اور عذاب آیا جسکا وعدہ تمکو فردائے قیامت مین کیا جاتا تھا
تم ڈھیل دیے گئے یعنی مدت عمر تک اور ہم اگر خدا نے چاہا تمہارے ساتھ ملینگے نقل کیا اسکو مسلم نسائی نے فقیر کہتا ہے کہ اتٰکم
بصیغہ ماضی ہے اور مراد اُس سے زمانہ آیندہ ہے اور غدا ظرف ہے توعدون کا اور مؤجلون خبر مبتدا محذوف کی یعنی انتم اور معنی یہ ہوئے
کہ جو کچھ تمسے ثواب وعذاب کا وعدہ ہے قیامت مین تمکو ملیگا تمکو بلحاظ اجر ملنے کے ڈھیل دی گئی کذا فی الحرز اور ایک دعا یہ
ہے اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ دَارَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِيْنَ وَاِنَّا اِنْ شَآءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَاحِقُوْنَ د تمپر سلام ہو اے مومن قوم کے
گھر والو اور ہم اگر خدا نے چاہا تمہارے ساتھ ملینگے نقل کیا اسکو ابو داؤد نے اور ایک دعا یہ ہے اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا اَهْلَ
الْقُبُوْرِ يَغْفِرُ اللّٰهُ لَنَا وَلَكُمْ اَنْتُمْ سَلَفُنَا وَنَحْنُ بِالْاَثَرِ ت تمپر سلام ہو اے قبر والو خدا ہمکو اور تمکو بخشے تم ہمسے پہلے

پہونچے اور ہم تمہارے پیچھے پہونچتے ہین نقل کیا اسکو ترمذی نے ف زیارت کے آداب یہ ہین کہ قبلہ کی طرف پشت کرے اور قبر کیطرف مونہہ کرکے کھڑا ہو اور سلام مذکورۂ بالا کہے کوئی سا صیغہ ہو اور قبر کو ہاتھ نہ لگاوے اور نہ بوسہ دے اور نہ قبر کے سامنے جھکے جیسے یہانکے لوگ سلام کرتے مین جھکتے ہین اور ناک گھسنی اور سجدۂ قبر کو نہ کرے اور نہ اسکے گرد پھرے کہ یہ نصاریٰ کی عادت ہے چنانچہ شیخ عبدالحق نے بھی یہی لکھا ہے اور فتویٰ اسپر ہے کہ قبر پہ قرآن پڑھنا مکروہ نہین اور مستحب ہے کہ سات بار قل ہو اللہ پڑھے اور بعض روایت مین آیا ہے کہ گیارہ بار قل کھڑے ہو کر پڑھے پھر بیٹھے اور قبر کی زیارت جمعہ کے دن افضل ہے خصوصًا اول وقت مین اور بعض روایت مین آیا ہے کہ جو کوئی زیارت کے وقت سورۂ یٰس پڑھے تو مقبرہ کے مردون کو اُسدن عذاب مین تخفیف ہوتی ہے اور جتنے مردہ مقبرہ مین ہین اُتنی قدر نیکیان پڑھنے والے کو لکھی جاینگی اور ایک بار سورۂ فاتحہ اور تین بار قل ہو اللہ پڑھنا بھی بعضون نے لکھا ہے کذا ذکر الفخر اور سورۂ الکاثر پڑھے پھر یہ دعا پڑھے آنس اللہ وحشتکم ورحم غربتکم وکفر سیاٰتکم وتقبل حسناتکم ربنا اغفر لنا ولاخواننا الذین سبقونا بالایمان ولا تجعل فی قلوبنا غلا للذین آمنوا ربنا انک رؤف رحیم۔ ربنا اغفر لنا ولوالدینا ولمشائخنا ولاستاذنا ولاحفادنا ولاخواننا ولاخواتنا ولاعمامنا وعماتنا ولاخوالنا وخالاتنا ولسائر اقاربنا واصحابنا واحبابنا ولمن لہ حق علینا ولجمیع المؤمنین والمؤمنات والمسلمین والمسلمات الاحیاء منہم والاموات انک مجیب الدعوات ورافع الدرجات اللہم اغفر لاہل البقیع المعلی۔ بعد اسکے یہ پڑھے اللہم صل علی روح محمد فی الارواح وصل علی جسد محمد فی الاجساد وصل علی قبر محمد فی القبور وصل علی تربۃ محمد فی التراب وصل علی جمیع الانبیاء والمرسلین وعلی الملائکۃ المقربین وعلی عبادک الصالحین وعلی اہل طاعتک اجمعین ربنا توفنا مسلمین والحقنا بالصالحین وادخلنا الجنۃ آمین برحمتک یا ارحم الراحمین والحمد للہ رب العالمین۔ یہ وہ دعا ہے کہ حرمین شریفین زادہما اللہ شرفا مین زیارت قبور کیوقت پڑھتے ہین ع

اَلذِّكْرُ الَّذِیْ وَرَدَ فَضْلُهٗ غَیْرُ مَخْصُوْصٍ بِوَقْتٍ وَّلَا سَبَبٍ وَّلَا مَكَانٍ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ هِیَ اَفْضَلُ الذِّكْرِ یہ اُس ذکر کا بیان ہے جسکی فضیلت حدیثون مین بدون خصوصیت کسی وقت اور سبب کے وارد ہوئی ہے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ کلمۂ لا الٰہ الا اللہ یعنی محمد رسول اللہ کے ساتھ سب ذکرون سے افضل ہے نقل کیا اسکو ترمذی نے ف وقت کی خصوصیت جیسے کھانے وغیرہ کیوقت اور مکان کی خصوصیت جیسے حج مین یا عرفات مین غرض یہ کہ وہ دعائین مذکور ہونگی کہ آدمی جسوقت اور جس جگہ پڑھے وَهِیَ اَفْضَلُ الْحَسَنَاتِ اَسْعَدُ النَّاسِ بِشَفَاعَتِیْ یَوْمَ الْقِیَامَةِ مَنْ قَالَهَا خَالِصًا مِّنْ قَلْبِهٖ اَوْ نَفْسِهٖ خ اور کلمۂ توحید سب نیکیون سے بہتر ہے نقل کیا اسکو احمد نے میری شفاعت سے قیامت کے دن سب لوگون مین زیادہ بہرہ ور وہ ہوگا جس نے اس کلمہ کو اپنے خالص دلسے کہا ہوگا یا یہ فرمایا کہ خالص اپنی جان سے کہا ہوگا نقل کیا اسکو بخاری نے یَخْرُجُ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَهَا وَفِیْ قَلْبِهٖ وَزْنُ شَعِیْرَةٍ مِّنْ خَیْرٍ اَوْ اِیْمَانٍ وَیَخْرُجُ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَهَا وَفِیْ قَلْبِهٖ وَزْنُ بُرَّةٍ مِّنْ خَیْرٍ اَوْ مِنْ اِیْمَانٍ وَیَخْرُجُ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَهَا وَفِیْ قَلْبِهٖ وَزْنُ ذَرَّةٍ مِّنْ خَیْرٍ اَوْ مِنْ اِیْمَانٍ خ مرت دوزخ سے نکلیگا وہ شخص جسنے اس کلمہ کو کہا ہوگا اور اُسکے دل مین جو کے برابر نیکی ہوگی یعنی ایمان یا فرمایا جو کے برابر ایمان ہوگا اور دوزخ سے نکلیگا وہ شخص جسنے اس کلمہ کو کہا ہوگا اُسکے دل مین خیر یا ایمان یا گیہون کے برابر ہوگا اور دوزخ سے نکلیگا وہ شخص جسنے اس کلمہ کو کہا ہوگا اور اُسکے دل مین ذرہ

اوس ذکر کا بیان جو کسی وقت اور سبب پر مخصوص نہیں

(منزل سوم ختم ہوا ابتدا منزل چہارم شروع ... برائے جمعرات)

کے برابر خیر یا ایمان ہوگا نقل کیا اسکو بخاری مسلم ترمذی نے **ف** مراد یہ ہے کہ جسکے دل مین تھوڑا سا بھی ایمان ہوگا اور کلمۂ توحید پڑھیگا
تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت سے دوزخ سے نکلیگا **فخ** مَا مِنْ عَبْدٍ قَالَهَا ثُمَّ مَاتَ عَلٰى ذٰلِكَ اِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ وَاِنْ زَنٰى وَ
اِنْ سَرَقَ وَاِنْ زَنٰى وَاِنْ سَرَقَ وَاِنْ زَنٰى وَاِنْ سَرَقَ **م** کوئی بندہ ایسا نہیں کہ یہ کلمہ پڑھے پھر اسی اعتقاد پر مرے کہ بہشت
مین داخل نہ ہو اگرچہ اُسنے زنا کیا ہو اگرچہ اُسنے چوری کی ہو ان الفاظ وان زنٰی وان سرق کو تین بار فرمایا نقل کیا اسکو مسلم نے
ف حدیث سے معلوم ہوا کہ مومن دوزخ مین ہمیشہ نہین رہیگا اگرچہ بے توبہ مرے بلکہ اپنے کردار کی سزا پا کر آخر کو بہشت مین
داخل ہوگا اور کافر ہمیشہ دوزخ مین رہیگا اور یہ بھی معلوم ہوا کہ گناہ سے اصل ایمان نہین جاتا اگرچہ ایمان کے کمال مین نقصان آجاوے
یہی مذہب ہے اہل سنت وجماعت کا **فخ** جَدِّدُوْا اِيْمَانَكُمْ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَكَيْفَ نُجَدِّدُ اِيْمَانَنَا قَالَ اَكْثِرُوْا مِنْ قَوْلِ لَا اِلٰهَ
اِلَّا اللّٰهُ **اَط** پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنا ایمان نیا کرو صحابہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ہم اپنا ایمان کیونکر
نیا کرین آپنے فرمایا کہ زیادہ کہا کرو کلمۂ لا الٰہ الا اللہ یعنی اس کلمہ سے ایمان مین قوت اور تازگی آتی ہے نقل کیا اسکو احمد طبرانی نے
لَيْسَ لَهَا دُوْنَ اللّٰهِ حِجَابٌ حَتّٰى تَخْلُصَ اِلَيْهِ **ت** اس کلمہ کو خدا کے نزدیک کوئی پردہ نہین یہانتک کہ اُس تک پہونچ جاوے
یعنی کوئی چیز اُسکے پہونچنے کو نہین روکتی جلد مقبول ہو جاتا ہے نقل کیا اسکو ترمذی نے قَوْلُهَا لَا يَتْرُكُ ذَنْبًا وَلَا يُشْبِهُهَا
عَمَلٌ **مس** اس کلمۂ طیبب کا کہنا کوئی گناہ نہین چھوڑتا اور کوئی عمل اُسکے مشابہ نہین ہے نقل کیا اسکو حاکم نے
وَلَوْ اَنَّ اَهْلَ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَالْاَرْضِيْنَ السَّبْعِ فِيْ كِفَّةٍ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فِيْ كِفَّةٍ مَالَتْ بِهِمْ **حب س**
اگر ساتون آسمان والے اور ساتون زمین والے ایک پلہ مین ہون اور لا الٰہ الا اللہ کا ثواب دوسرے پلڑے مین تو
بھی ثواب والا پلڑا اُنسے بھاری ہوگا نقل کیا اسکو ابن حبان نسائی بزار نے مَا قَالَهَا عَبْدٌ قَطُّ مُخْلِصًا اِلَّا فُتِحَتْ
لَهٗ اَبْوَابُ السَّمَآءِ حَتّٰى تُفْضِيَ اِلَى الْعَرْشِ مَا اجْتُنِبَتِ الْكَبَآئِرُ **ت س مس** کوئی بندہ اس کلمۂ طیبب کو کبھی اخلاص
سے نہین کہتا کہ اُسکے لئے آسمان سے دروازہ نہ کھولین یعنی اُسکی قبولیت اور چڑھنے کے واسطے یہانتک کہ پہونچتا ہے
عرش تک بشرطیکہ کبیرہ گناہون سے اجتناب کیا جاوے نقل کیا اسکو ترمذی نسائی حاکم نے **ف** کبیرہ گناہون سے
اجتناب کیا جاوے یعنی کلمہ کہنے والے نے بڑے گناہ نہ کئے ہون یا کئے ہون تو اُنسے توبہ کر لی ہو اور مقصود یہ ہے کہ قبولیت
اور ثواب اس کلمہ کا جب ہی حاصل ہوتا ہے کہ آدمی کبیرہ گناہون سے بچے بفحواے اس ارشاد خداوندی کے اِنَّمَا يَتَقَبَّلُ اللّٰهُ مِنَ
الْمُتَّقِيْنَ یعنی اللہ تعالےٰ عمل کو صرف پرہیزگارون ہی کے قبول کرتا ہے **ع** لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ
وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ مَنْ قَالَهَا عَشْرَ مَرَّاتٍ كَانَ كَمَنْ اَعْتَقَ اَرْبَعَةَ اَنْفُسٍ مِّنْ وُّلْدِ اِسْمٰعِيْلَ **خ م**
ت س اَوْ مَرَّةً كَعِتْقِ نَسَمَةٍ **اَمْصْ** جو کوئی لا الٰہ الا اللہ سے قدیر تک دس بار پڑھے تو وہ ایسا ہوگا جیسے وہ شخص کہ چار
بردے حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی اولاد سے آزاد کرے نقل کیا اسکو بخاری مسلم ترمذی نسائی احمد نے اور جو کوئی کلمۂ مذکور ایک بار پڑھے تو اُسکا ثواب ایک بردہ کے
آزاد کرنیکے برابر ہوگا نقل کیا اسکو احمد ابن ابی شیبہ نے مِائَةَ مَرَّةٍ كَانَتْ لَهٗ عِدْلَ عَشْرِ رِقَابٍ وَّكُتِبَتْ لَهٗ مِائَةُ حَسَنَةٍ وَّمُحِيَتْ عَنْهُ

مِائَةُ سَيِّئَةٍ وَكَانَتْ لَهُ حِرْزًا مِّنَ الشَّيْطَانِ وَلَمْ يَأْتِ اَحَدٌ بِاَفْضَلَ مِمَّا جَاءَ بِهِ اِلَّا اَحَدٌ عَمِلَ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ
عوٓ اور جو کوئی اوپر کا کلمہ سو بار پڑھے تو اس کلمہ کا ثواب اُس شخص کیلیئے دس بردوں کے آزاد کرنیکے ثواب کے برابر ہوگا
اور اُسکے لیئے سو نیکیاں لکھی جاوینگی اور سو گناہ اُسکے مٹائے جاوینگے اور یہ کلمہ اُسکے لئے شیطان سے پناہ ہوگا اور کوئی
شخص بہتر اُسکے عمل سے نہ لائیگا یعنی قیامت کو بجز اُس شخص کے جس نے اُس سے زیادہ عمل کیا ہو یعنی جسنے سو بار سے زیادہ پڑھا ہوگا
وہ سو بار والے سے افضل ہوگا نقل کیا اِسکو ابو عوانہ نے هِيَ الَّتِي عَلَّمَهَا نُوحٌ ابْنَهُ فَاِنَّ السَّمٰوٰاتِ لَوْ كَانَتْ فِي كِفَّةٍ لَرَجَحَتْ
بِهَا وَلَوْ كَانَتْ حَلْقَةً لَقَصَمَتْهَا مص یہ وہ کلمہ ہے کہ حضرت نوح علیہ السلام نے اپنے بیٹے کو سکھایا اور ایسا کلمہ ہے
کہ اگر سب آسمان ایک پلڑے میں ہوں اور یہ کلمہ ایک پلڑے میں تو یہی بھاری ہوگا اور اگر آسمان حلقہ ہوں تو یہ انکو ملادے
نقل کیا اِسکو ابن ابی شیبہ نے ف یعنی اگر بالفرض سب آسمان بطور کڑے کے ہوں اور اس کلمہ کا ثواب اُس کڑے
پر رکھا جائے تو بوجھ کے سبب سے کڑا لچک کر اُسکے دونو کنارہ ملجاویں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی
ہر روز سو بار لا الہ الا اللہ الملک الحق المبین پڑھے تو اُسکو فقر سے امن ہوگا اور قبر کی وحشت میں اُنس اور اُسکے لئے جنت
کے دروازے کھولے جاوینگے کذا فی شرح الصدور لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ كَلِمَتَانِ اِحْدٰهُمَا لَيْسَ لَهَا نِهَايَةٌ دُوْنَ
الْعَرْشِ وَالْاُخْرٰى تَمْلَاُ مَا بَيْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ ط لا الہ الا اللہ اور اللہ اکبر دو کلمے ہیں اُنمیں کا ایک یعنی لا الہ الا اللہ
اِسکو عرش سے اسطرف انتہا نہیں یعنی عرش ہی تک پہونچتا ہے اور مقبول ہوتا ہے اور دوسرا یعنی اللہ اکبر بھر دیتا ہے
آسمان اور زمین کے درمیان کو یعنی اپنے ثواب اور نور سے نقل کیا اِسکو طبرانی نے وَهُمَا مَعَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا
بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ مَا عَلَى الْاَرْضِ اَحَدٌ يَّقُوْلُهَا اِلَّا كُفِّرَتْ عَنْهُ خَطَايَاهُ وَلَوْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ سَ
اور یہ دونوں کلمے ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم کے ساتھ یہ فضیلت رکھتے ہیں کہ روئے زمین پر جو کوئی ان
تینوں کو کہے تو اُسکے گناہ اُسکے ذمہ سے دور کئے جاتے ہیں اگرچہ سمندر کے جھاگ کے برابر ہوں یعنی بہت ہوں
نقل کیا اُسکو ترمذی نسائی نے مَا مِنْ اَحَدٍ يَّشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ اِلَّا حَرَّمَهُ اللّٰهُ عَلَى النَّارِ حدیث
مُعَاذٍ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَفَلَا اُخْبِرُ النَّاسَ فَيَسْتَبْشِرُوْا قَالَ اِذًا يَّتَّكِلُوْا وَاَخْبَرَ بِهَا مُعَاذٌ عِنْدَ مَوْتِهِ تَأَثُّمًا
خ م جو گواہی دے اس بات کی کہ لا الہ الا اللہ اور اس بات کی کہ محمد رسول اللہ تو اللہ تعالیٰ اُسکو آگ دوزخ پر حرام کرتا ہے یہ حدیث
معاذ ابن جبل رضی اللہ عنہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے اور سننے کے بعد عرض کیا کہ یا رسول اللہ کیا میں لوگوں کو اسکی خبر نہ دوں
کہ وہ خوش ہو جاویں آپنے فرمایا کہ اگر ابھی تو خبر دیگا تو اسی کے پڑھنے پر تکیہ کرینگے یعنی تیری شہادت پر تکیہ کر کے دوسرے
عمل چھوڑ دینگے ابھی کہنا مصلحت نہیں لوگوں کو عمل کرنے دے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے اس بشارت کی خبر اپنے مرنیکے نزدیک سنائی گناہ
سے بچنے کے لئے نقل کیا اسکو بخاری مسلم نے ف یعنی جب دیکھا کہ لوگ عمل کرنے پر مستعد ہیں اور علم کا چھپانا گناہ ہے کیونکہ چھپانے والیکو آگ کی
لگام دیجائیگی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابتدای اسلام میں اس بشارت دینے سے منع فرمایا تھا کہیں پھر بھی منع نہو چونکہ مجتہد تھے یہ اجتہاد کر کے خبر نہ دی

اور انجام کو گناہ سے بچنے کیلئے خبر دی کذا ذکر الفخر اور ملا علی قاری نے لکھا ہے کہ اس حدیث کے ظاہر سے یہ شبہ پڑتا ہے کہ اکثر حدیثون
سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ گنہگار موحد کلمہ گو بھی دوزخ مین داخل ہونگے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت سے نجات پاوینگے
اور اس حدیث سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ بالکل دوزخ مین نجاوینگے اس شبہ کے کئی جواب مین ہمنے اختصار کے لئے ایک
پر اکتفا کیا وہ یہ ہے کہ کلمے کہنے سے مقصود یہان یہ ہے کہ کلمہ کہا اور اُسکے حق بھی ادا کئے یعنی ممنوع باتون سے بچا اور
احکام کو بجالایا اور اسی وجہ سے کہ اس حدیث کے معنے ظاہر نہ تھے حضرت معاذ رضہ نے پہلے خبر نہ دی تھی مَنْ شَهِدَ بِهَا كَذَٰلِكَ
حَرَّمَهُ اللّٰهُ عَلَى النَّارِ مدت جو کوئی گواہی دے اس کلمہ کے اخلاص کے ساتھ تو اللہ تعالیٰ اُسکو حرام کریگا آگ پر نقل
کیا اسکو مسلم ترمذی نے وَحَدِيْثُ الْبِطَاقَةِ الَّتِي تَثْقُلُ بِالتِّسْعَةِ وَالتِّسْعِيْنَ سِجِلًّا كُلُّ سِجِلٍّ مَدُّ الْبَصَرِ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ
اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ق حب مس اور پرچہ کاغذ کی وہ حدیث ہے کہ یہ پرچہ بھاری
ہو گا ننانوے مکتوب سے یعنی اعمالناموں سے جنمین برائیان لکھی ہونگی اور ہر مکتوب اسکا اتنا ہو گا کہ جہانتک نظر کام کرے
یعنی زمین سے آسمان تک کہ لکھا ہوا اُس پرچہ مین اشہدان لا الٰہ الا اللہ واشہدان محمداً عبدہٗ ورسولہ مشہور ہے نقل کیا اسکو ابن
ماجہ ابن حبان حاکم نے ف حدیث البطاقۃ مبتدا ہے اور لفظ مشہور اُسکی خبر محذوف ہے وہ حدیث یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ایک شخص کو مخلوق کے سامنے نکالیگا اور اُسکے آگے ننانوے مکتوب اتنے لمبے کہ
جتنی نظر کام کرے پھیلائیگا پھر فرمائیگا کہ تو انمین سے کچھ انکار کرتا ہے آیا اعمالنامے لکھنے والون نے تجھپر ظلم کیا ہے بندہ عرض
کریگا کہ میرے پاس کچھ عذر نہین اللہ تعالیٰ فرمائیگا کہ تیری ایک نیکی ہمارے پاس ہے تجھپر آج ظلم نہوگا اسوقت ایک پرچہ کاغذ
نکالا جائیگا جسمین لکھا ہوگا اشہدان لا الٰہ الا اللہ واشہدان محمداً عبدہٗ ورسولہ پھر اللہ تعالیٰ فرمائیگا کہ اپنے اعمال پہ حاضر ہو یعنی اس
پرچہ کو اُنکے برابر رکھ وہ عرض کریگا اے پروردگار اس پرچہ کی اُن مکتوبون کے مقابلہ مین جو گناہون سے بھرے ہین کیا حقیقت
ہے اللہ تعالیٰ فرمائیگا کہ تجھپر آج ظلم نکیا جائیگا یعنی یہ پرچہ بہت عالیشان ہے اسکو تول غرض کہ سب گناہون کے مکتوب ایک پلہ مین
رکھی جائینگی اور یہ پرچہ دوسرے پلہ مین تو وہ نامے ہلکے ہونگے اور یہ پرچہ بھاری پڑیگا کیونکہ اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ کوئی چیز
برابر نہین وہ سب سے بھاری ہے کذا فی المشکوٰۃ مَنْ قَالَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَاَنَّ عِيْسٰى عَبْدُ اللّٰهِ
وَابْنُ اَمَتِهٖ وَكَلِمَتُهٗ اَلْقَاهَا اِلٰى مَرْيَمَ وَرُوْحٌ مِّنْهُ وَاَنَّ الْجَنَّةَ حَقٌّ وَّالنَّارَ حَقٌّ اَدْخَلَهُ اللّٰهُ مِنْ اَيِّ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ الثَّمَانِيَةِ شَاءَ مخ
س جو کوئی یہ دعا پڑھے اشہدان لا الٰہ الا اللہ والنار حق تک تو اللہ تعالیٰ اُسکو بہشت مین داخل کریگا بہشت کے آٹھ دروازون
مین سے جس دروازہ سے چاہے دعا کا ترجمہ یہ ہے کہ مین گواہی دیتا ہون اسکی کہ کوئی معبود نہین سوائے خدا کے وہ اکیلا ہے اور
یہ کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم اُسکے بندے اور رسول ہین اور یہہ کہ عیسےٰ علیہ السلام اللہ کے بندے اور اوس کی لونڈی
کے بیٹے ہین اور اُس کا کلمہ جس کو مریم کی طرف ڈالا اور روح ہین اُس کی طرف سے اور یہہ کہ بہشت
حق ہے اور دوزخ حق ہے نقل کیا اس کو مسلم بخاری نسائی نے ف خواہ بدون

عذاب کے اپنے فضل وکرم سے بہشت مین داخل کریگا یا گناہون پر عذاب دینے کے بعد **فصل** **عن** عبادۃ بن الصامت قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من شَهِدَ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ

لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَاَنَّ عِيْسٰى عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهٗ وَابْنُ اَمَتِهٖ وَكَلِمَتُهٗ اَلْقٰهَا اِلٰى مَرْيَمَ وَرُوْحٌ مِّنْهُ

وَاَنَّ الْجَنَّةَ حَقٌّ وَّالنَّارَ حَقٌّ اَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ عَلٰى مَا كَانَ مِنْ عَمَلٍ اَوْ مِنْ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ الثَّمَانِيَةِ اَيِّهَا شَاءَ **خ م**

س جو کوئی گواہی دے اس بات کی کہ کوئی معبود سوا اللہ کے نہین وہ اکیلا ہے کوئی اسکا شریک نہین اور اس بات کی کہ محمد صلی اللہ

علیہ وسلم اُسکے بندے اور رسول ہین اور اس بات کی کہ عیسی علیہ السلام اُسکے بندے اور رسول اور اُسکی لونڈی کے بیٹے اور اُسکا

کلمہ ہین جسکو مریم کی طرف ڈالا اور اُسکی طرف سے روح ہین اور اس بات کی کہ بہشت حق ہے اور دوزخ حق ہے تو اللہ تعالی اُسکو

بہشت مین داخل کریگا جس عمل پر کہ وہ شخص ہو یعنی خواہ نیک عمل پہ ہو یا بدعمل پر یا یہ فرمایا کہ بہشت کے آٹھ دروازون مین سے جس دروازہ

سے چاہیگا نقل کیا اسکو بخاری مسلم نسائی نے **ف** بعض روایت مین جملہ اخیر علی ما کان من عمل پر زیادہ آیا ہے اسلیے مصنف نے

لفظ اوسی اختلاف روایت بیانکے بیان کیا اور غرض یہ ہے کہ داخل کریگا اللہ تعالی بہشت مین کسی عمل پہ ہو بہشت کے آٹھون دروازون

مین سے جسمین سے وہ چاہیگا اور حضرت عیسی کو کلمہ اسلیے کہا کہ کُن کے کہنے سے بدون باپکے پیدا ہوئے ہین **فصل** **عن** ابی ہریرۃ قال کان رسول اللہ صَلَّى

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ اَعَزَّ جُنْدَهٗ وَنَصَرَ عَبْدَهٗ وَغَلَبَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهٗ فَلَا

شَيْءَ بَعْدَهٗ **خ م س** پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کبھی یہ دعا پڑھا کرتے تھے لا الہ الا اللہ الخ یعنی کوئی معبود نہین سوا

اللہ کے وہ اکیلا ہے اُسنے اپنے لشکر کو غالب کیا اور اپنے بندہ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مدد کی اور تنہا کافرون

کے گروہ پر غالب ہوا یعنی غزوہ خندق مین بغیر آدمیون کے لڑے ہوئے فتح ہوئی تو کوئی چیز باقی نہیں اُسکے پیچھے نقل

کیا اسکو بخاری مسلم نسائی نے **ف** ترجمہ فلا شیٔ بعدہ کا موافق ترجمہ شیخ فخر الدین کے معنے کیا ہے اور ملا علی قاری نے

دوسرے معنے مناسب لکھے ہین کہ عارف کی نظر مین کوئی چیز سوا اُسکے وجود اور حاصل ہونے اُسکے مشہود اور دیکھنے

اُسکے کرم وجود کے نہین یہ سب اُسی سے ہین اور اُسکی طرف پھر جائینگے تو توکل اور اعتماد اُسی پر چاہیے کیونکہ نفع اور

ضرر اُسکے سوا کسی سے نہین ہو سکتا تو مدد بھی اُسی سے مانگنا چاہیے انتہی **حدیث** الاعرابی **عن** سعد قال جاء اعرابی الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال عَلِّمْنِيْ كَلَامًا اَقُوْلُهٗ

قَالَ قُلْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ اَللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيْرًا وَّالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا وَّسُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَارْحَمْنِيْ وَاهْدِنِيْ وَارْزُقْنِيْ **م** یہ حدیث

اعرابی کے حال کی ہے یعنی اس حدیث کا مصنف نے پتہ بتلایا کہ اُس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا

کہ مجھکو کوئی ایسا کام سکھا دو کہ جسکے پڑھنے کی مداومت کرون آپنے فرمایا کہ یہ دعا پڑھا کر لا الہ الا اللہ سے آخر تک اسکے معنے یہ ہین

کہ کوئی معبود نہین سوا اللہ کے وہ اکیلا ہی کوئی اُسکا شریک نہین اللہ بہت بڑا ہے بندگی کی راہ سے اور تعریف بہت اللہ ہی کیلیے اور اللہ

پاک ہے جو پروردگار ہے عالمون کا نہین بچنا گناہون سے اور نہ قوت عبادت پہ مگر اللہ غالب حکمت والیکی مدد سے یا اللہ تو مجھکو بخش اور مجھپر رحم کر اور مجھکو راہ

اور مجھکو رزق دے نقل کیا اسکو مسلم نے **ف** جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے شروع دعا کا لا الہ الا اللہ سے العزیز الحکیم تک فرمایا تو اعرابی نے عرض کیا کہ یہ ذکر

میرے رب کا ہے اسمین میرے لئے کیا ہے آپنے فرمایا اسکے ساتھ پڑھ اللھم اغفرلی آخر تک کذا فی المشکوٰۃ مَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰہِ
وَبِحَمْدِہٖ مَرَّۃً کُتِبَتْ لَہٗ عَشْرًا وَمَنْ قَالَھَا عَشْرًا کُتِبَتْ لَہٗ مِائَۃً وَمَنْ قَالَھَا مِائَۃً کُتِبَتْ لَہٗ اَلْفًا وَمَنْ زَادَ زَادَہُ اللّٰہُ ت
س جو کوئی سبحان اللہ وبحمدہ ایک بار کہے یعنی مین پاکی بیان کرتا ہون اللہ کی وابستہ اسکی حمد سے تو اسکے لئے دس نیکیان لکھی
جاتی ہین اور جو کوئی ان کلمات کو دس بار کہے اسکے لئے سو نیکیان لکھی جاتی ہین جو کوئی انکو سو بار کہے اسکے لئے ہزار نیکیان لکھی
جاتی ہین اور جو کوئی زیادہ کہے اللہ تعالی اسکو ثواب زیادہ دیگا یعنی دس گنے حساب سے ثواب بڑھتا جائیگا نقل کیا اسکو
ترمذی نسائی نے مَنْ قَالَھَا مِائَۃَ مَرَّۃٍ حُطَّتْ خَطَایَاہُ وَاِنْ کَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ عمو جو کوئی سبحان اللہ وبحمدہ
کو سو بار کہے اسکے گناہ دور کئے جاتے ہین اگرچہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہون نقل کیا اسکو ابو عوانہ نے وَھِیَ اَحَبُّ الْکَلَامِ
اِلَی اللّٰہِ مُ ت س مص اور یہ کلمہ یعنی سبحان اللہ وبحمدہ سب کلامون مین سے اللہ کو بہت پیارا ہے نقل کیا اسکو مسلم
ترمذی نسائی ابن ابی شیبہ نے وَھِیَ اَفْضَلُ الْکَلَامِ الَّذِی اصْطَفَی اللّٰہُ لِمَلَائِکَتِہٖ م عو اور یہ کلمہ وہ کلام افضل ہے جسکو
اللہ تعالی نے اپنے فرشتون کے لئے چن لیا ہے نقل کیا اسکو مسلم ابو عوانہ نے وَھِیَ الَّتِیْ اَمَرَ نُوْحٌ بِھَا اِبْنَہٗ فَاِنَّھَا صَلٰوۃُ
الْخَلْقِ وَبِھَا یُرْزَقُ الْخَلْقُ مص اور یہ کلمہ وہ ہے کہ حضرت نوح علیہ السلام نے اسکی مداومت کا حکم کیا اپنے بیٹے سام
کو کیونکہ یہ کلمہ سب مخلوقات کی عبادت اور خلق کی تسبیح ہے اور اسکی برکت سے مخلوق کو روزی ملتی ہے نقل کیا اسکو ابن
ابی شیبہ نے مَنْ قَالَھَا غُرِسَتْ لَہٗ شَجَرَۃٌ فِی الْجَنَّۃِ ز جو کوئی اس کلمہ کو پڑھے اسکے لئے ایک درخت بہشت مین لگایا
جاتا ہے نقل کیا اسکو بزار نے مَنْ ھَالَہُ اللَّیْلُ اَنْ یُّکَابِدَہٗ اَوْ بَخِلَ بِالْمَالِ اَنْ یُّنْفِقَہٗ اَوْ جَبُنَ عَنِ الْعَدُوِّ اَنْ یُّقَاتِلَہٗ
فَلْیُکْثِرْ مِنْھَا فَاِنَّھَا اَحَبُّ اِلَی اللّٰہِ مِنْ جَبَلِ ذَھَبٍ یُّنْفِقُہٗ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ طب جسکو رات اس بات سے ڈراوے کہ اسکو
رنج مین ڈالیگی یعنی اگر بیماری وغیرہ کے سبب سے شب کی سختی اور محنت کا خوف ہو یا کوئی مال کا بخل کرے اسکے خرچ کرنے سے
یا بزدل ہو دشمن سے اسکے ساتھ لڑنے سے تو اسکو چاہیئے کہ سبحان اللہ وبحمدہ بہت پڑھے یعنی یہ سب باتین اسکے پڑھنے
سے دفع ہو جائینگی کیونکہ یہ کلمہ اللہ کو بہت پیارا ہے سونے کے پہاڑ سے جسکو تو خدا کی راہ مین صرف کرے نقل کیا اسکو
طبرانی نے اَحَبُّ الْکَلَامِ اِلَی اللّٰہِ سُبْحَانَ رَبِّیْ وَبِحَمْدِہٖ عمو کلام مین سے بہت پیارا اللہ کو یہ کہنا ہے سبحان ربی وبحمدہ نقل
کیا اسکو ابو عوانہ نے مَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ نَبَتَ لَہٗ غَرْسٌ فِی الْجَنَّۃِ ا جو کوئی سبحان اللہ العظیم کہے اسکے لئے ایک
درخت بہشت مین اگتا ہے نقل کیا اسکو احمد نے مَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ وَبِحَمْدِہٖ غُرِسَتْ لَہٗ نَخْلَۃٌ فِی الْجَنَّۃِ ت س
حب مس مص جو کوئی سبحان اللہ العظیم وبحمدہ کہے اسکے لئے خرما کا ایک درخت بہشت مین لگایا جاتا ہے نقل کیا
اسکو ترمذی نسائی ابن حبان حاکم ابن ابی شیبہ نے ف لفظ العظیم کا ابن ابی شیبہ کی روایت مین ہے فَاِنَّھَا عِبَادَۃُ الْخَلْقِ
وَبِھَا تُقْطَعُ اَرْزَاقُھُمْ ز کیونکہ یہ کلمہ سبحان اللہ وبحمدہ خلق کی عبادت ہے یعنی سب چیزین زبان حال یا قال سے اسکی
تسبیح اور تحمید مین مشغول ہین اور اسی کلمہ کی برکت سے انکے رزق معین کئے جاتے ہین نقل کیا اسکو بزار نے کَلِمَتَانِ خَفِیْفَتَانِ عَلَی اللِّسَانِ ثَقِیْلَتَانِ فِی الْمِیْزَانِ

حَبِيبَتَانِ اِلَى الرَّحْمٰنِ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ خ م ت مص دو کلمہ ہین زبان پر ہلکے ترازو
مین بھاری رحمان کو پیارے یعنی اُنکا پڑھنے والا اللہ کو پیارا ہے وہ دونون کلمے یہ ہین سبحان اللہ وبحمدہٖ سبحان اللہ العظیم نقل
کیا اُسکو بخاری مسلم ترمذی ابن ابی شیبہ نے مَنْ قَالَهَا مَعَ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الْعَظِيْمَ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ كُتِبَتْ كَمَا قَالَهَا ثُمَّ عُلِّقَتْ
بِالْعَرْشِ لَا يَمْحُوْهَا ذَنْبٌ عَمِلَهٗ صَاحِبُهَا حَتّٰى يَلْقَى اللّٰهَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مَخْتُوْمَةً كَمَا قَالَهَا ز اور جو کوئی ان کلمون یعنی سبحان اللہ
وبحمدہٖ سبحان اللہ العظیم کو اس صیغۂ استغفر اللہ العظیم واتوب الیہ پڑھے تو یہ کلمات لکھے جاتے ہین جسطرح اُسنے کہا ہو یعنی بلا کم وبیش پھر
لٹکائے جاتے ہین عرش مین یعنی بزرگی اور حفاظت کے لئے اُنکو کوئی گناہ نہین مٹاتا جو اُنکا پڑھنے والا کرے یہانتک کہ قیامت
کے روز وہ اللہ سے ملیگا اسی طرح کہ وہ کلمات سربمہر ہونگے جیسے اُسنے کہے تھے یعنی اُسی طرح محفوظ ہونگے بدون کسی تبدیل کے
نقل کیا اسکو بزار نے ف اسمین اشارہ ہے اس بات کا کہ ان کلمات کا پڑھنے والا کفر سے محفوظ رہتا ہے کیونکہ سوائے
کفر کے کوئی گناہ اگرچہ کبیرہ ہو عمل کو نابود نہین کرتا ع وَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِجُوَيْرِيَةَ وَقَدْ خَرَجَ مِنْ عِنْدِهَا
بُكْرَةً حِيْنَ صَلَّى الصُّبْحَ وَهِيَ فِيْ مَسْجِدِهَا ثُمَّ رَجَعَ بَعْدَ اَنْ اَضْحٰى وَهِيَ جَالِسَةٌ مَا زِلْتِ عَلَى الْحَالِ الَّتِيْ فَارَقْتُكِ عَلَيْهَا قَالَتْ
نَعَمْ قَالَ لَقَدْ قُلْتُ بَعْدَكِ اَرْبَعَ كَلِمَاتٍ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ وَلَوْ وُزِنَتْ بِمَا قُلْتِ مُنْذُ الْيَوْمِ لَوَزَنَتْهُنَّ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ عَدَدَ
خَلْقِهٖ وَرِضٰى نَفْسِهٖ وَزِنَةَ عَرْشِهٖ وَمِدَادَ كَلِمَاتِهٖ م ع ہ عو اور پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے ام المؤمنین جویریہ رض کو کہا جسوقت
آپ اُنکے پاس سے صبح کی نماز پڑھکر اُنکے گھر سے باہر نکلے اور جویریہ اپنے مصلے پر تسبیح پڑھتی رہین پھر آپ وقت چاشت کے
بعد واپس تشریف لائے اور وہ بدستور بیٹھی تھین آپنے پوچھا کہ تو برابر اُسی حال پر رہی جسپر مین نے تجھکو چھوڑا تھا یعنی صبح سے اب تک
بیٹھی ہوئی ذکر کرتی رہی ہو جویریہ نے عرض کیا ہان آپنے فرمایا کہ مین نے تجھسے جدا ہونے کے بعد چار کلمے تین بار ایسے کہے ہین
کہ اگر وہ تیری پڑھائی کے ساتھ جو اس دن کے شروع سے تونے کی ہے تولے جائین تو وہ کلمات تیرے ذکر سے بھاری ہونگے
وہ یہ ہین سبحان اللہ وبحمدہٖ الخ یعنی مین پاکی بیان کرتا ہون وابستہ اُسکی حمد سے بقدر تعداد اُسکی خلق کے اور موافق اُسکی
ذات کی رضا کے برابر اُسکے عرش کے وزن کے اور مطابق اُسکے کلمون کی مقدار کے نقل کیا اسکو مسلم نے اور چارون نے اور ابو عوانہ نے
ف علماء رحمہم اللہ نے لکھا ہے کہ اسطرح کے ذکر مین ثواب بہت ہوتا ہے اگرچہ مقدار مین کم ہو چنانچہ وارد ہوا ہے کہ جب
بندہ لا الٰہ الا اللّٰہ عدد خلقہ کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرشتون کو فرماتا ہے کہ اس بندہ کے لئے لا الٰہ الا اللہ کہنا مخلوقات کی تعداد کے برابر
لکھو اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس ثواب اور فضیلت کی تمنا بندہ اللہ تعالےٰ سے رکھتا ہے اسکو اپنے نامۂ اعمال
مین بدون عمل کے پائیگا تو اُسکا سبب پوچھیگا حکم ہوگا کہ یہ عمل تیری تمنا کرنیکا ہے کذا ذکر الفخر عن الطیبی اور بعض روایت مین
چار کلمے اس طرح آئے ہین۔ سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ خَلْقِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ رِضٰى نَفْسِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ زِنَةَ عَرْشِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ
مِدَادَ كَلِمَاتِهٖ م س مص عو سبحان اللہ عدد خلقہ سبحان اللہ رضا نفسہ سبحان اللہ زنۃ عرشہ سبحان اللہ مداد
کلماتہ اس روایت مین پہلے کلمہ پر وبحمدہٖ نہین ہے اور باقی تین جگہہ لفظ سبحان اللہ زیادہ ہے نقل کیا اسکو مسلم نسائی ابن ابی

شیبہ ابوعوانہ نے وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَذٰلِكَ س اور الحمد للہ اسیطرح ہے نقل کیا اسکو نسائی نے ف یعنی الحمد للہ چارون جگہہ
ملادے اور یون کہے الحمد للہ عدد خلقہ الحمد للہ رضاء نفسہ الحمد للہ زنۃ عرشہ الحمد للہ مداد کلماتہ کذا ذکر النھر اور ایک روایت
میں چار کلمے یون آئے ہین سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ عَدَدَ خَلْقِهٖ وَرِضٰى نَفْسِهٖ وَزِنَةَ
عَرْشِهٖ وَمِدَادَ كَلِمَاتِهٖ س اِس صیغہ مین وبحمدہ کے بعد لا الہ الا اللہ واللہ اکبر پہلے صیغہ کی نسبت زیادہ آیا ہے نقل کیا
اسکو نسائی نے وَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِامْرَأَةٍ دَخَلَ عَلَيْهَا وَبَيْنَ يَدَيْهَا نَوًى اَوْ حَصًى تُسَبِّحُ بِهٖ
اَلَا اُخْبِرُكِ بِمَا هُوَ اَيْسَرُ عَلَيْكِ مِنْ هٰذَا اَوْ اَفْضَلُ فَقَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ فِي السَّمَاءِ وَ
سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ فِي الْاَرْضِ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا بَيْنَ ذٰلِكَ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا هُوَ خَالِقٌ
وَاللّٰهُ اَكْبَرُ مِثْلَ ذٰلِكَ اور پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک عورت کو یعنی اپنی کسی بیٹی کو جسکے پاس آپ آئے تھے اور اسکے
سامنے کھجور کی گٹھلیان یا کنکریان تھین جنسے وہ تسبیح گنتی تھی ارشاد فرمایا کہ مین تجھکو کیا ایسی چیز نہ بتاؤن جو تجھپر
اس سے بہت آسان ہو یا فرمایا بہت بہتر ہو پھر آپنے فرمایا کہ وہ آسان تسبیح یہ ہے سبحان اللہ عدد ما خلق الخ یعنی
پاکی ہے اللہ کو موافق اس چیز کی تعداد کے جسکو اُسنے آسمان مین پیدا کیا اور پاکی ہے اللہ کو بقدر اُس چیز کے شمار کے کہ درمیان
زمین اور آسمان کے ہے اور پاکی ہے اللہ کو بقدر شمار اس چیز کے جسکو وہ پیدا کرنیوالا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے اللہ اکبر اسی طرح پڑھا ف یعنی اللہ اکبر عدد ما خلق آخر تک پڑھا جسطرح سبحان اللہ عدد ما خلق آخر تک فرمایا تھا کسی راوی
نے اختصار کے لئے کہدیا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تفصیل سے ہی فرمایا ہوگا اور الحمد للہ وغیرہ کو بھی اسی پر قیاس
کر لیجیو وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ مِثْلَ ذٰلِكَ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مِثْلَ ذٰلِكَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ مِثْلَ ذٰلِكَ د ت س حب
مس اور الحمد کو پڑھا اسیطرح اور لا الہ الا اللہ کو اسیطرح اور لا حول ولا قوۃ الا باللہ کو اسیطرح نقل کیا اسکو ابو داود ترمذی نسائی
ابن حبان حاکم نے وَدَخَلَ عَلٰى صَفِيَّةَ وَبَيْنَ يَدَيْهَا اَرْبَعَةُ اٰلَافِ نَوَاةٍ تُسَبِّحُ بِهِنَّ فَقَالَ قَدْ سَبَّحْتُ مُنْذُ
وَقَفْتُ عَلٰى رَاْسِكِ اَكْثَرَ مِنْ هٰذَا قَالَتْ عَلِّمْنِيْ قَالَ قُوْلِيْ سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ د مس اور پیغمبر صلی اللہ
علیہ وسلم حضرت ام المؤمنین صفیہ رض کے پاس آئے اور اُنکے آگے چار ہزار کھجور کی گٹھلیان تھین جنسے وہ تسبیح پڑھتی تھین
آپنے فرمایا کہ مین نے جسوقت سے کہ تیرے سر پر کھڑا ہوا ایسی تسبیح پڑھی کہ اس سے بہت ہی یعنی تھوڑی سی دیر مین میری تسبیح
کا ثواب زیادہ ہے بہ نسبت تیرے پڑھنے کے صفیہ رض نے عرض کیا کہ وہ تسبیح مجھی سکھاؤ آپنے فرمایا کہ وہ تسبیح یہ ہے
سبحان اللہ عدد ما خلق یعنی پاکی ہے اللہ کو بقدر اس چیز کے شمار کے جسکو اسنے پیدا کیا نقل کیا اسکو ابو داود حاکم نے وَقَالَ
لِاَبِیْ اُمَامَةَ اَلَا اُعَلِّمُكَ شَيْئًا هُوَ اَفْضَلُ مِنْ ذِكْرِكَ اللّٰهَ اللَّيْلَ مَعَ النَّهَارِ وَالنَّهَارَ مَعَ اللَّيْلِ سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا
خَلَقَ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ مِلْءَ مَا خَلَقَ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ كُلِّ شَيْءٍ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ مِلْءَ كُلِّ شَيْءٍ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا اَحْصٰى كِتَابُهٗ
وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ مِلْءَ مَا خَلَقَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَدَدَ كُلِّ شَيْءٍ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَدَدَ مَا اَحْصٰى كِتَابُهٗ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ

وَسُبْحَانَ اللّٰهِ مِلْءَ مَا اَحْصٰى كِتَابُهٗ

وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ مِلْءَ كُلِّ شَيْءٍ

مِلْأَ مَا أَحْصٰى كِتَابُهٗ رَطٌ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابودرداء رضی صحابی کو فرمایا کہ مین تجھکو کچھ سکھاتا ہون یعنی ذکر جامع کہ وہ
بہتر ہے اللہ تعالیٰ کے ذکر کرنے سے رات دن مین اور دن رات مین وہ یہ ہے سبحان اللہ عدد ما خلق آخر تک یعنی پاکی ہے اللہ
کو بقدر اُس چیز کے شمار کے جو اُسنے پیدا کی اور پاکی ہے اللہ کو بقدر اُس چیز کے بھرنیکے جو اُسنے پیدا کی اور پاکی ہے اللہ کو
ہر چیز کے شمار کے برابر اور پاکی ہے اللہ کو ہر چیز کے بھرنیکے برابر اور پاکی ہے اللہ کو بقدر اُس چیز کے شمار کے جو اُسکی کتاب یعنی لوح
محفوظ نے جمع کیا کہ اُسمین سب کچھ لکھا ہے اور پاکی ہے اللہ کو اُس چیز کے بھرنیکے برابر جو اُسکی کتاب مین جمع ہے اور تعریف ہے اللہ کو
اُس چیز کے شمار کے برابر * کہ اُس کی کتاب نے جمع کیا اور تعریف ہی اللہ کو اُس چیز کے بھرنیکے
برابر جو اُسکی کتاب مین ہے نقل کیا اِسکو بزار طبرانی نے وَقَالَ لِاَبِیْ اُمَامَةَ اَلَا اُخْبِرُكَ بِاَكْثَرَ وَاَفْضَلَ مِنْ ذِكْرِكَ اللَّيْلَ
مَعَ النَّهَارِ وَالنَّهَارَ مَعَ اللَّيْلِ اَنْ تَقُوْلَ سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ سُبْحَانَ اللّٰهِ مِلْءَ مَا خَلَقَ سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا فِي الْاَرْضِ وَالسَّمَآءِ وَسُبْحَانَ
اللّٰهِ مِلْءَ مَا فِي الْاَرْضِ وَالسَّمَآءِ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا اَحْصٰى كِتَابُهٗ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ مِلْءَ مَا اَحْصٰى كِتَابُهٗ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ
عَدَدَ كُلِّ شَيْءٍ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ مِلْءَ كُلِّ شَيْءٍ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ مِثْلَ ذٰلِكَ س حب مس اور پیغمبر صلے اللہ
علیہ وسلم نے حضرت ابوامامہ رضی کو فرمایا کہ مین تجھکو نہ بتاؤن ایک ایسا ذکر جو بہت اور افضل یعنی ثواب اور کیفیت مین تیرے ذکر
کرنے سے رات اور دن اور دن رات مین ہو وہ یہ ہے کہ تو یون کہے سبحان اللہ عدد ما خلق آخر تک یعنی پاکی ہے اللہ کو اُس چیز کے شمار
کے برابر جو اُسنے پیدا کی پاکی ہے اللہ کو اُس چیز کے بھرنے کی برابر جو اُسنے پیدا کی پاکی ہے اُس چیز کی تعداد کے برابر جو زمین اور آسمان مین
ہے اور پاکی ہے اللہ کو اُس چیز کے بھرنیکے برابر کہ زمین اور آسمان مین ہے اور پاکی ہے اللہ کو اُس چیز کے شمار کے برابر جسکو اُسکی کتاب نے جمع
کیا اور پاکی ہے اللہ کو اُس چیز کے بھرنے کی برابر جو اُسکی کتاب مین ہے اور پاکی ہے اللہ کو ہر چیز کی گنتی کے برابر اور پاکی ہے اللہ
کو ہر چیز کے بھرنیکے برابر اور الحمد للہ اسیطرح پڑھا یعنی جہان سبحان اللہ تھا ساری دعا مین اُسکی جگہ الحمد للہ پڑھا نقل کیا
اِسکو نسائی ابن حبان حاکم نے وَكَذَا اَوْرَدَهٗ كَطِ اِلَّا اَنَّهٗ قَالَ مَوْضِعَ سُبْحَانَ اللّٰهِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ثُمَّ قَالَ وَتُسَبِّحُ مِثْلَ ذٰلِكَ
وَتُكَبِّرُ مِثْلَ ذٰلِكَ وَكَذَا اَوْرَدَهٗ اَسْوَى التَّكْبِيْرِ اور اسیطرح طبرانی نے اُسکو روایت کیا مگر اس نے سبحان اللہ کی جگہ
الحمد للہ کہا ہے پھر کہا کہ سبحان اللہ اسیطرح پڑھے اور اللہ اکبر اسیطرح پڑھے اور ایسیکے مانند احمد نے روایت کیا ہے
بجز اللہ اکبر کہنے کے وَقَالَتْ سَلْمٰى اُمُّ بَنِيْ اَبِيْ رَافِعٍ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَخْبِرْنِيْ بِكَلِمَاتٍ وَلَا تُكْثِرْ
عَلَيَّ فَقَالَ قُوْلِيْ عَشْرَ مَرَّاتٍ اَللّٰهُ اَكْبَرُ يَقُوْلُ اللّٰهُ هٰذَا لِيْ وَقُوْلِيْ سُبْحَانَ اللّٰهِ عَشْرَ
مَرَّاتٍ يَقُوْلُ اللّٰهُ هٰذَا لِيْ وَقُوْلِي اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ يَقُوْلُ اللّٰهُ قَدْ فَعَلْتُ فَتَقُوْلِيْنَ
عَشْرَ مَرَّاتٍ وَيَقُوْلُ قَدْ فَعَلْتُ طَ اور سلمی نے جو ابورافع کی اولاد کی مان ہین آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین عرض کیا کہ یا رسول اللہ مجھ کو چند کلمے بتا دیجئے اور بہت نہ
بتائیے یعنی تھوڑے ہون کہ یاد ہو سکین آپ نے فرمایا کہ دس بار اللہ اکبر کہنا اللہ تعالے

* جو اسنے پیدا کی اور تعریف ہے اللہ کو اس چیز کے بھرنے کی برابر جو اسنے پیدا کی اور تعریف ہے اللہ کو ہر چیز کے شمار کے برابر اور تعریف ہے اللہ کو ہر چیز کے بھرنے کے برابر اور تعریف ہے اللہ کو اس چیز کے شمار کے برابر

فرمایگا کہ یہ میرے لئے ہی اور پھر سبحان اللہ دس بار کہنا تو اللہ تعالےٰ فرمایگا یہ میرے لئے ہی یعنی بڑائی اور پاکی خاص مجھ
ہی کو ہے نہ کسی دوسرے کو اور کہنا اللھم اغفرلی یعنی یا اللہ تو مجھکو بخش اللہ تعالیٰ فرمایگا کہ مین نے تجھکو بخشا تو تو اس لفظ
کو دس بار کہیگی اور ہر بار اللہ تعالیٰ فرمایگا کہ مین نے تجھ کو بخشا نقل کیا اسکو طبرانی نے ف ابو رافع حضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کے غلام آزاد تھے اور انکی بی بی سلمی حضرت فاطمہ رض کی اولاد اور حضرت ابراہیم کی دائی جنائی تھین کذا ذکر الفخر
اَفْضَلُ الْكَلَامِ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ تَمْلَآنِ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ يَمْلَأُ الْمِيْزَانَ مُرت اور سبحان
اللہ والحمد کا کہنا زمین و آسمان کے درمیان کو بھر دیتا ہے یعنی ثواب سے اور فقط الحمد للہ کہنا اعمال کی ترازو کو بھر دیتا ہے نقل
کیا اسکو مسلم ترمذی نے ف سبحان اللہ کے یہ معنی ہین کہ اللہ تعالیٰ سب عیبوں سے پاک ہے اور الحمد للہ کے یہ معنی
کہ اللہ بہت بڑا ہے اور لاحول ولا قوۃ الا باللہ کے یہ معنی کہ گناہون سے پھرنا نہیں ہے اور نہین ہے قوت طاعت پر مگر اللہ
کی محافظت اور مدد سے یہان ان الفاظ کے معنی لکھدیئے کہ آگے ترجمہ مذکور نہین ہوا اَحَبُّ الْكَلَامِ اِلَى اللّٰهِ اَرْبَعٌ
سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ لَا يَضُرُّكَ بِاَيِّهِنَّ بَدَاْتَ مُرت بہت پیارا کلام اللہ کو چار کلمات
ہین سبحان اللہ اور الحمد للہ اور لا الٰہ الا اللہ اور اللہ اکبر تجھکو ضرر نہین کرتا ان مین سے جس کلمہ سے ابتدا کرے یعنی تقدیم
و تاخیر ایک کی دوسرے پر مضر نہین مگر اولےٰ یہی ہے کہ حدیث کی ترتیب کے موافق پڑھے نقل کیا اسکو مسلم ترمذی نے
وَهِيَ اَفْضَلُ الْكَلَامِ بَعْدَ الْقُرْاٰنِ وَهِيَ مِنَ الْقُرْاٰنِ اور یہ چارون کلمے بہترین کلام ہین قرآن کے بعد اور یہ کلمات
قرآن ہی کے ہین یعنی اگرچہ سب اکٹھے ایک جگہ قرآن مین مذکور نہین لیکن علیحدہ علیحدہ سب مذکور ہین نقل کیا اسکو احمد نے
مَنْ قَالَهَا كُتِبَ لَهٗ بِكُلِّ حَرْفٍ عَشْرُ حَسَنَاتٍ ط جو کوئی انکو پڑھے اسکے لئے ہر حرف کے بدلے دس نیکیان لکھی جاتی
ہین نقل کیا اسکو طبرانی نے لَاَنْ اَقُوْلَهَا اَحَبُّ اِلَيَّ مِمَّا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ مُرت س مُص عو پیغمبر صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرا ان کلمات کو کہنا مجھ کو بہت پیارا ہے اس چیز سے جس پر آفتاب نکلا ہے یعنی دنیا کی سب چیزون سے
پیارا ہے نقل کیا اسکو مسلم ترمذی نسائی ابن ابی شیبہ ابو عوانہ نے اِنَّ الْجَنَّةَ طَيِّبَةُ التُّرْبَةِ عَذْبَةُ الْمَاءِ وَاَنَّهَا قِيْعَانٌ
وَاَنَّ غِرَاسَهَا هٰذِهٖ ت بہشت کی مٹی اچھی ہے اور پانی میٹھا اور وہ ہموار میدان ہین اسکے درخت یہ کلمات ہین
نقل کیا اسکو ترمذی نے ف یعنی جو کوئی ایک کلمہ انمین سے پڑھے ایک درخت جنت مین بویا جاتا ہے آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شب معراج کو مین نے حضرت ابراہیم علیہ السلام سے ملاقات کی انہون نے کہا اے محمد اپنی امت
کو میری طرف سے سلام کہنا اور یہ کہنا ان الجنۃ طیبۃ التربۃ الخ مختصرا اور ایک روایت مین اسقدر زیادہ آیا ہے يُغْرَسُ لَكَ
بِكُلِّ وَاحِدَةٍ شَجَرَةٌ فِي الْجَنَّةِ ق مس طس تیرے لئے بدلے ہر ایک کلمے کے ایک درخت
بہشت مین بویا جاتا ہے نقل کیا اسکو ابن ماجہ حاکم نے اور طبرانی نے اوسط مین خُذُوْا جُنَّتَكُمْ مِنَ النَّارِ قُوْلُوْا
هٰذِهٖ ت تم آتش دوزخ سے اپنی سپر بناؤ یعنی ان کلمات کو کہو ف یعنی وہ سپر یہ ہے کہ تم ان چار کلمون کو کہو چنانچہ راوی نے

صلوٰۃ التسبیح کا بیان

[illegible]

لفظ یعنی سے مقصود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بیان کیا فَاِنَّھُنَّ یَاْتِیْنَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ مُجَنِّبَاتٍ وَّمُعَقِّبَاتٍ کیونکہ یہ کلمہ قیامت کے دن داہنے بائین اور پیچھے آئینگے **ف** یعنی اپنے پڑھنے والیکی محافظت کیلئے سب طرف سے بطور فوج کے ہوکر اسکو بہشت مین لیجائینگے وَھُنَّ الْبَاقِیَاتُ الصَّالِحَاتُ **س مس صط طس** اور یہ کلمات تفسیر باقیات صالحات کی ہین نقل کیا اِسکو نسائی حاکم نے اور طبرانی نے صغیر اور اوسط مین **ف** یعنی قرآن مجید مین جو آیا ہے والباقیات الصالحات خیر عند ربک ثوابا وخیر املا مراد باقیات صالحات سے یہی کلمات ہین اور معنی آیۃ کے یہ ہین اور باقی رہنے والی نیکیان تیرے پروردگار کے نزدیک ثواب مین بہتر اور آرزو رکھنے مین اچھے ہین وَکُلُّ تَسْبِیْحَۃٍ صَدَقَۃٌ وَّکُلُّ تَحْمِیْدَۃٍ صَدَقَۃٌ وَّکُلُّ تَھْلِیْلَۃٍ صَدَقَۃٌ وَّکُلُّ تَکْبِیْرَۃٍ صَدَقَۃٌ **م د ق** اور ہر سبحان اللہ کہنا صدقہ ہے اور ہر الحمد للہ کہنا صدقہ ہے اور ہر لا الٰہ الا اللہ کہنا صدقہ ہے اور ہر اللہ اکبر کہنا صدقہ ہے یعنی اُنکے پڑھنے کا ثواب صدقہ کا سا ہے نقل کیا اِسکو مسلم ابو داود و ابن ماجہ نے وَھُنَّ اللَّوَاتِیْ یُقَلْنَ فِیْ صَلٰوۃِ التَّسْبِیْحِ وَذٰلِکَ اَنَّہٗ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعَمِّہِ الْعَبَّاسِ یَا عَبَّاسُ یَا عَمَّاہُ اَلَا اُعْطِیْکَ اَلَا اَمْنَحُکَ اَلَا اَحْبُوْکَ اَلَا اَفْعَلُ بِکَ عَشْرَ خِصَالٍ اور یہ وہ کلمات ہین کہ صلوۃ التسبیح مین پڑھے جاتے ہین اور اُنکا بیان یہ ہے - - - - - کہ پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے چچا حضرت عباس رض کو فرمایا کہ اے عباس اے میرے چچا کیا مین تجھکو نہ دون کیا مین تجھکو عطا نکرون کیا تمکو مین اجازت نہ دون دس خصلتون کی **ف** دس خصلتون سے مراد دس دس بار تسبیح کہنا ہے ہر رکن نماز مین سوا قیام کے اور بعضی نے کہا کہ دس خصلتون سے اشیائے ذیل مراد ہین اول چار رکعتین پڑھنی دوسرے ہر رکعت مین فاتحہ پڑھنی تیسرے سورہ کا ملانا چوتھے قیام مین پندرہ بار تسبیح کہنا پانچوین رکوع مین دس بار کہنا چھٹے قومہ مین اُسکا دس بار کہنا ساتوین پہلے سجدہ مین اُسکا دس بار کہنا آٹھوین دونون سجدون کے درمیان جلسہ مین دس بار کہنا نوین دوسرے سجدہ مین دس بار کہنا۔ دسوین جلسۂ استراحت مین یعنی دوسرے سجدے کے بعد دس بار کہنا تو یہ معنے بہت مناسب ہین بنظر سیاق حدیث کے اور بعض علما نے دس خصلتون سے دس طرح کے گناہ دور ہونے مراد لئے ہین جیسے کہ حدیث مین مذکور ہین تو یہ معنے ہوئے کہ الیسی چیز بتاتا ہون کہ دس طرح کے گناہ بخشے جاوین لیکن اس توجیہ مین تکلف ہے فحشا **فقیر** کہتا ہے کہ اعطیک اور امنحک اور احبوک سب کے معنی ایک ہین اور یہ الفاظ قریب المعنی تاکید کیلئے بیان فرمائے اور افعل بک کے معنی آمرک یعنی تجھکو اجازت دون اور عشر خصال مفعول ہے سب پہلے افعال کا ہے اور خصال جمع خصلت کی ہے اسکے معنی یہان خلقی خاصیت کے نہین بلکہ یہان مراد الیسی بات سے ہے جسکی طرف انسان کو حاجت پڑے کذا فی الحرز اور یہ جو مترجم نے ذکر کیا کہ دس طرح کے گناہ جو حدیث مین مذکور ہین یعنی اسی حدیث مین جو ارشاد ہے اولہ وآخرہ سے سرہ وعلانیتہ تک کل دس اقسام ہوئے اور بعضون نے کہا ہے کہ عشر خصال سے دس بار تسبیح کہنا مراد ہے کہ سوائے قیام کے سب جگہہ دس دس دفعہ کہے جاتے ہین کذا فی شرح المشکوۃ اِذَا اَنْتَ فَعَلْتَ ذٰلِکَ غَفَرَ اللّٰہُ لَکَ ذَنْبَکَ اَوَّلَہٗ وَاٰخِرَہٗ قَدِیْمَہٗ وَحَدِیْثَہٗ خَطَأَہٗ وَعَمَدَہٗ صَغِیْرَہٗ وَکَبِیْرَہٗ سِرَّہٗ وَعَلَانِیَتَہٗ عَشْرُ خِصَالٍ اَنْ تُصَلِّیَ

اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ تَقْرَأُ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ وَسُوْرَةً جسوقت توان دس خصلتوں کو کریگا اللہ تعالیٰ تیرے گناہ بخشیگا پہلے اور پچھلے پرانے اور نئے چوک کے اور دانستہ چھوٹے اور بڑے چھپے اور کھلے وہ دس خصلتین یہ ہین کہ چار رکعتین پڑھو ہر رکعت مین الحمد اور کوئی سی سورۃ **ف** ابن عباس رض سے منقول ہے کہ چار سورتین یہ ہین کہ سورۃ تکاثر اور عصر اور کافرون اور اخلاص پڑھے اور بعض روایت مین اذا زلزلت اور والعادیات اور اذا جاء اور قل ہو اللہ آئی ہین فَاِذَا فَرَغْتَ مِنَ الْقِرَاءَةِ فِي اَوَّلِ رَكْعَةٍ وَّاَنْتَ قَائِمٌ قُلْتَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ خَمْسَ عَشْرَةَ مَرَّةً ثُمَّ تَرْكَعُ فَتَقُوْلُهَا وَاَنْتَ رَاكِعٌ عَشْرًا ثُمَّ تَرْفَعُ رَاْسَكَ مِنَ الرُّكُوْعِ فَتَقُوْلُهَا عَشْرًا ثُمَّ تَهْوِيْ سَاجِدًا فَتَقُوْلُهَا عَشْرًا ثُمَّ تَرْفَعُ رَاْسَكَ مِنَ السُّجُوْدِ فَتَقُوْلُهَا ثُمَّ تَسْجُدُ فَتَقُوْلُهَا عَشْرًا ثُمَّ تَرْفَعُ رَاْسَكَ مِنَ السُّجُوْدِ فَتَقُوْلُهَا عَشْرًا قَبْلَ اَنْ تَقُوْمَ فَذٰلِكَ خَمْسٌ وَّسَبْعُوْنَ مَرَّةً فِي كُلِّ رَكْعَةٍ تَفْعَلُ ذٰلِكَ فِي اَرْبَعِ رَكَعَاتٍ اور جب تو پہلی رکعت مین قرأت سے فارغ ہو اور تو کھڑا ہی رہے تو کہو سبحان اللہ والحمد للہ ولا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر پندرہ بار پھر رکوع کر اور ان کلمات کو رکوع مین دس بار پڑھ یعنی سبحان ربی العظیم کہنے کے بعد پھر تو اپنا سر رکوع سے اٹھا اور ان کلمون کو دس بار کہہ یعنی سمع اللہ لمن حمدہ کے بعد پھر سجدہ مین جا اور ان کلمون کو دس بار کہہ یعنی سبحان ربی الاعلیٰ کہنے کے بعد پھر اپنا سر سجدہ سے اٹھا اور ان کلمون کو دس بار کہہ پھر دوسرا سجدہ کر اور ان کلمون کو دس بار پڑھ پھر اپنا سر سجدہ سے اٹھا اور ان کلمون کو کھڑا ہونے سے پہلے دس بار کہہ تو یہ تسبیحات ہر رکعت مین چھتہر ہوئین چارون رکعت مین یہی فعل کر اِنِ اسْتَطَعْتَ اَنْ تُصَلِّيَهَا فِي كُلِّ يَوْمٍ مَرَّةً فَافْعَلْ فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَفِي كُلِّ جُمُعَةٍ مَرَّةً فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَفِي كُلِّ شَهْرٍ مَّرَّةً فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَفِي كُلِّ سَنَةٍ مَرَّةً فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَفِي عُمُرِكَ مَرَّةً **دق مس حب** اگر تجھ سے ہو سکے کہ ہر دن مین ایکبار اس نماز کو پڑھے تو پڑھ اور اگر ہر روز نہ پڑھ سکے تو ہر ہفتہ مین ایکبار پڑھ اور اگر ہفتہ مین نہ پڑھ سکے تو ہر مہینے مین ایکبار پڑھ اور اگر ہر مہینے مین نہ پڑھ سکے - - -

- - - تو ہر برس مین ایکبار پڑھ اور اگر ہر برس مین بھی نہ پڑھ سکے تو تمام عمر مین ایکبار پڑھ نقل کیا اسکو ابوداؤد ابن ماجہ حاکم ابن حبان نے **ف** مین نے استاد یگانہ آفاق مولنا محمد اسحٰق صاحب زادہ اللہ شرفا سے سنا کہ یہ تسبیحات قعدون مین التحیات سے پہلے پڑھے بخلاف دوسرے ارکان کے کہ انمین انکے ذکر دن کے بعد پڑھے اور جلال الدین سیوطی رح نے لکہا ہے کہ قعدۂ اخیر مین التحیات کے بعد سلام پھیرنے سے پہلے یہ دعا پڑھے اللہم انی اسألک توفیق اہل الہدیٰ واعمال اہل الیقین ومناصحۃ اہل التوبۃ وعزم اہل الصبر وجد اہل الخشیۃ وطلب اہل الرغبۃ وتعبد اہل الورع وعرفان اہل العلم حتی اخافک اللہم انی اسألک مخافۃ تحجزنی عن معاصیک حتی اعمل بطاعتک عملا استحق بہ رضاک حتی اناصحک بالتوبۃ خوفا منک وحتی اخلص لک النصیحۃ حیاء منک وحتی اتوکل علیک فی الامور کلہا وحسن الظن بک سبحان خالق النور ربنا اتمم لنا نورنا واغفر لنا انک علی کل شیٴ قدیر برحمتک یا ارحم الراحمین یعنی یا الٰہی مین تجھ سے مانگتا ہون ہدایت والونکی توفیق اور یقین والونکے اعمال اور توبہ والونکی خیرخواہی یعنی خلاص اور صبر والونکا قصد مصمم اور ڈر والونکی کوشش اور رغبت والونکی طلب اور

پرہیزگارون کی عبادت اور عالمون کی معرفت یہانتک کہ مین تجھ سے ملون یا اللہ مین تجھ سے مانگتا ہون ایسا خوف کہ مجھ کو
تیری نافرمانی سے باز رکھے اور یہانتک کہ مین ایسے عمل کرون تیری طاعت کے جنکے سبب سے مین تیری خوشنودی کے لائق ہون
اور یہانتک کہ تجھ سے ڈر کر خالص توبہ تیرے سامنے کرون اور یہانتک کہ تیرے لئے خالص اخلاص تجھ سے حیا کرکے
کرون اور یہانتک کہ سب باتون مین تجھ ہی پر بھروسہ کرون اور تجھ سے مانگتا ہون تجھپر نیک گمان رکھنا پاک ہے نور کا
پیدا کرنیوالا اے ہمارے پروردگار ہمارے لئے ہمارا نور پورا کر اور ہمکو بخش کہ تو ہر چیز پر قادر ہے اپنی رحمت سے یا ارحم الراحمین یہ دعا
طبرانی نے بھی اوسط مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس نماز مین خالق النور تک سلام سے پہلے پڑھنی نقل کی ہے اور عبد العزیز
بن داؤد رحمہ اللہ نے لکھا ہے کہ جو کوئی جنت کا ارادہ کرے تو اپنے اوپر صلوٰۃ التسبیح کا پڑھنا لازم کرے اور ابوعثمان زاہد نے کہا
ہے کہ مین نے کوئی چیز سختی اور غم کے دفع کرنیکے لئے صلوٰۃ التسبیح کے برابر نہین دیکھی اور اکثر ائمہ اور بزرگونکا عمل اسپر رہا ہے
اور جمعہ کے روز دوپہر ڈھلے اس نماز کا پڑھنا مستحب ہے اور اگر اسمین سجدۂ سہو کی احتیاج پڑے تو اُن سجدون مین تسبیحات
نہ پڑھے کیونکہ شمار تین سو سے زیادہ ہو جائیگا مخدوع فقیر کہتا ہے احیاء العلوم مین لکھا ہے کہ تکبیر تحریمہ کے بعد ثنا پڑھے پھر
قراءت سے پہلے ان تسبیحات کو پندرہ بار پڑھے اور قراءت کے بعد دس بار پھر ہر رکن مین دس دس بار پڑھے اور دوسرے
سجدہ کے بعد بیٹھکر تسبیحات نہ پڑھے اور نہ التحیات کے قعدون مین اور یہی صورت بہتر ہے اور اسی کو عبد اللہ بن مبارک نے اختیار
کیا ہے اور اگر تسبیح کے بعد لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم بھی زیادہ کرے تو بہتر ہے کہ بعض روایات مین بھی آیا ہے کذا فی
الحرز ﴿مع﴾ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ فَاِنَّهُنَّ الْبَاقِيَاتُ الصَّالِحَاتُ وَهُنَّ يَحْطُطْنَ الْخَطَايَا كَمَا تَحُطُّ الشَّجَرَةُ
وَرَقَهَا وَهُنَّ مِنْ كُنُوْزِ الْجَنَّةِ ﴿ط﴾ اور یہ کلمات یعنی سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر ان الفاظ کیساتھ ولا حول ولا قوۃ
الا باللہ تفسیر آیہ الباقیات الصالحات کے ہین یعنی باقیات الصالحات سے مراد یہی پانچون کلمے ہین اور یہ پانچون کلمات گناہون
کو ایسا جھاڑتے ہین جیسے درخت اپنے پتون کو جھاڑتا ہے اور یہ کلمات جنت کے خزانون مین سے ہین نقل کیا اسکو طبرانی نے
ف یعنی گنج بہشت کے حاصل ہونے کے اسباب ہین یا اُنکے پڑھنے والون کو دنیا کے خزانہ کے برابر جنت مین ثواب
ملیگا بلکہ اُسکے مقابلہ مین یہانکے خزانون کی کیا حقیقت ہے کذا ذکر الفخر تُجْزِئُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَنْ لَا يَسْتَطِيْعُهٗ ﴿مص﴾
یہ کلمات قائم مقام قرآن کے ہوتے ہین اُس شخص کے حق مین کہ قرآن نہ پڑھ سکے نقل کیا اسکو ابن ابی شیبہ نے وَكَذٰلِكَ
﴿مع﴾ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْنِيْ وَارْزُقْنِيْ وَعَافِنِيْ وَاهْدِنِيْ تُجْزِئُ مِنَ الْقُرْاٰنِ لِمَنْ لَا يَسْتَطِيْعُهٗ مَنْ اَخَذَهٗ فَقَدْ
مَلَاَ يَدَهٗ مِنَ الْخَيْرِ ﴿د س﴾ اور اسیطرح یہ کلمات اللهم ارحمنی وارزقنی وعافنی واہدنی کے ساتھ قائم مقام قرآن
کے ہوتے ہین اُس شخص کو جو قرآن نہ پڑھ سکے جسنے یہ کلمات یاد کئے اُسنے اپنا ہاتھ نیکی سے بھر لیا. نقل کیا اسکو
ابوداؤد و نسائی نے وَهُنَّ اَيْضًا بِغَيْرِ الدُّعَاءِ ﴿مع﴾ وَتَبَارَكَ اللّٰهُ يَقْبِضُ عَلَيْهِنَّ مَلَكٌ فَضَمَّهُنَّ تَحْتَ جَنَاحِهٖ
وَصَعِدَ بِهِنَّ لَا يَمُرُّ بِهِنَّ عَلٰى جَمْعٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ اِلَّا اسْتَغْفَرُوْا لِقَائِلِهِنَّ حَتّٰى يُحَيَّى بِهِنَّ

وَجْهُ الرَّحْمٰنِ حم ق مس اور یہ کلمات بدون دعا کے یعنی اللہم ارحمنی الخ کے اور لفظ تبارک اللہ کے ساتھ یہ فضیلت رکھتی
ہین کہ اُنپر ایک فرشتہ مقرر ہوتا ہے کہ وہ ان الفاظ کو اپنے پرون مین جمع کرتا ہے یعنی احتیاط کے لئے اور آسمان پر اُنکو لے چڑھتا
ہے جبن کسی فرشتون کی جماعت پر وہ گذرتا ہے تو وہ فرشتے اُن کلمات کے پڑھنے والیکے حق مین بخشش مانگتے ہیں یہانتک کہ اللہ
تعالیٰ کی ذات اُن کلمون سے تعریف کی جاتی ہے یعنی اُن کو خدا کی درگاہ مین عرض کرتے ہین تاکہ اُسکی رحمت اور خوشنودی
اُنکے پڑھنے والے پر متوجہ ہو نقل کیا اسکو موقوفاً حاکم نے إِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰى مِنَ الْكَلَامِ أَرْبَعًا سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ
وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ فَمَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ كُتِبَ لَهُ عِشْرُونَ حَسَنَةً وَحُطَّتْ عَنْهُ عِشْرُونَ سَيِّئَةً
وَمَنْ قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ فَمِثْلُ ذٰلِكَ وَمَنْ قَالَ اللّٰهُ أَكْبَرُ فَمِثْلُ ذٰلِكَ وَمَنْ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ فَمِثْلُ ذٰلِكَ وَمَنْ
قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ مِنْ قِبَلِ نَفْسِهِ كُتِبَ لَهُ ثَلٰثُوْنَ حَسَنَةً وَحُطَّتْ عَنْهُ ثَلٰثُوْنَ سَيِّئَةً س امس
ذ اللہ تعالیٰ نے آدمی کے کلام سے چار کلمے چن لئے ہین وہ یہ ہین سبحان اللہ والحمد للہ ولا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر تو جو کوئی سبحان اللہ
کہے اُسکے لئے بیس نیکیاں لکھی جاتی ہین اور اُسکے بیس گناہ دور کئے جاتے ہین اور جو کوئی الحمد للہ کہے تو اُسکا ثواب بھی
ایسا ہی ہوگا اور جو شخص اللہ اکبر کہے تو اُسکا ثواب بھی اسیطرح ہے اور جو کوئی لا الٰہ الا اللہ کہے تو اُسکا ثواب بھی اُسی جیسا ہے اور
جو کوئی الحمد للہ رب العالمین اپنے دل سے کہے یعنی از خود بدون ریا اور کسیکے جبر کرنیکے کہے تو اُسکے لئے تیس نیکیاں لکھی
جاتی ہین اور اُسکے تیس گناہ دور کئے جاتے ہین نقل کیا اسکو نسائی احمد حاکم بزار نے أَمَا يَسْتَطِيْعُ أَحَدُكُمْ أَنْ يَعْمَلَ كُلَّ
يَوْمٍ مِثْلَ أُحُدٍ عَمَلًا قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَنْ يَسْتَطِيْعُ ذٰلِكَ قَالَ كُلُّكُمْ يَسْتَطِيْعُهُ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَاذَا
قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ أَعْظَمُ مِنْ أُحُدٍ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ أَعْظَمُ مِنْ أُحُدٍ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ أَعْظَمُ مِنْ أُحُدٍ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ
أَعْظَمُ مِنْ أُحُدٍ ر ط پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے صحابہ رضہ سے فرمایا کہ تم مین سے کسی کو یہ طاقت نہین کہ
ہر روز کوہ احد کے برابر عمل کر لے یعنی اُس عمل کا ثواب کوہ احد کی برابر ہو صحابہ رضہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ایسا کون کر سکتا ہے
آپنے فرمایا کہ تم مین سے ہر ایک کر سکتا ہے اُنہون نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ وہ کیا عمل ہے آپنے فرمایا سبحان اللہ کہنے کا ثواب
کوہ احد سے بہت بڑا ہے اور لا الٰہ الا اللہ کہنے کا ثواب اُحد سے بہت زیادہ ہے اور الحمد للہ کہنے کا ثواب احد سے بہت بڑا ہی اور اللہ اکبر
کہنے کا ثواب احد سے بہت زیادہ ہی نقل کیا اسکو بزار طبرانی نے سُبْحَانَ اللّٰهِ مِائَةً تَعْدِلُ مِائَةَ رَقَبَةٍ مِنْ وُلْدِ إِسْمٰعِيْلَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ
مِائَةً تَعْدِلُ مِائَةَ فَرَسٍ مُسْرَجَةٍ مُلْجَمَةٍ يُحْمَلُ عَلَيْهَا فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ مِائَةً تَعْدِلُ مِائَةَ بَدَنَةٍ مُقَلَّدَةٍ
مُتَقَبَّلَةٍ س ق مس ط مص تخر بمکۃ ط سو بار سبحان اللہ کہنے کا ثواب برابر اُس ثواب کے ہے
کہ سو بردہ اولاد اسماعیل علیہ السلام سے آزاد کرے اور سو بار الحمد للہ کہنے کا ثواب برابر اُس ثواب کے ہے کہ سو گھوڑون
زین کسے لگام دیئے ہوئے پر غازیان راہ خدا کو سوار کیا جاوے یعنی جہاد کے لئے اور سو بار اللہ اکبر کہنے کا ثواب اُس ثواب
کے برابر ہے کہ سو اونٹ گلو بند پڑے ہوئے مقبول کو قربانی کیا جاوے نقل کیا اسکو نسائی ابن ماجہ حاکم طبرانی ابن ابی شیبہ نے

اور طبرانی کی ایک روایت مین یہی ہے کہ وہ اونٹ مکہ مین ذبح کئے جاوین یعنی یہ بہت فضیلت رکھتا ہے ایسا ہی ثواب کہنے والا پایگا
ف قلادہ اسکو کہتے ہین کہ قربانی کے جانور کے گلے مین کوئی چیز باندہ دیتے ہین تاکہ قربانی کی علامت ہو لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ يَمْلَأُ
مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ س ق مس اط لا الہ الا اللہ کا ثواب بھر دیتا ہے آسمان وزمین کے درمیان نقل کیا اسکو
نسائی ابن ماجہ حاکم احمد طبرانی نے بَخٍ بَخٍ بِخَمْسٍ مَا اَثْقَلَهُنَّ فِي الْمِيْزَانِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ
وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَالْوَلَدُ الصَّالِحُ يُتَوَفّٰى لِلْمَرْءِ الْمُسْلِمِ فَيَحْتَسِبُهُ س حب مس ر اط - بہت اچھی بہت عمدہ ہین
پانچ چیزین کیا ہی بھاری ہین میزان اعمال مین یعنی چار کلمات کا کہنا لا الہ الا اللہ اور سبحان اللہ اور الحمد للہ اور اللہ اکبر اور پانچوین
بات مرد مسلمان کے نیکبخت بیٹے کا مرنا کہ اسپر ثواب چاہے یعنی صبر اور شکر اور راضی بقضا ہو نیسے نقل کیا اسکو نسائی
ابن حبان حاکم بزار احمد طبرانی نے اِنَّ مِمَّا تَذْكُرُوْنَ مِنْ جَلَالِ اللّٰهِ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ
يَنْعَطِفْنَ حَوْلَ الْعَرْشِ لَهُنَّ دَوِيٌّ كَدَوِيِّ النَّحْلِ تُذَكِّرُ بِصَاحِبِهَا اَمَا يُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّكُوْنَ اَوْلَا يَزَالَ
مَنْ يُّذَكِّرُ بِهٖ ق مس جن چیزون سے تم اللہ کی بزرگی بیان کرتے ہو انمین سے یہ کلمات ہین سبحان اللہ اور
لا الہ الا اللہ اور الحمد للہ یہ کلمات عرش کے گرد پھرتے ہین انکی بھن بھناہٹ شہد کی مکھی کی طرح ہوتی ہے اللہ تعالی کو اپنے پڑھنے والے
کا حال یاد دلاتے ہین تم مین سے کوئی یہ نہین چاہتا کہ کوئی چیز ایسی ہو یا ہمیشہ ہو کہ اسکی یاد دلاتی رہے نقل کیا اسکو ابن ماجہ حاکم
نے اِسْتَكْثِرُوْا مِنَ الْبَاقِيَاتِ الصَّالِحَاتِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
س حب تم بہت پڑھو باقی رہنے والی نیکیان جو یہ ہین اللہ اکبر اور لا الہ الا اللہ اور سبحان اللہ اور الحمد للہ اور لا حول ولا قوۃ الا باللہ
نقل کیا اسکو نسائی ابن حبان نے قُلْ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ فَاِنَّهَا كَنْزٌ مِّنْ كُنُوْزِ الْجَنَّةِ ع ا ر ط کہا کر لا حول
ولا قوۃ الا باللہ کیونکہ یہ کلمے خزانہ ہے بہشت کے خزانون مین سے نقل کیا اس کو صحاح ستہ مین اور احمد بزار
طبرانی نے بَابٌ مِّنْ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ اط س یہ کلمہ دروازہ ہے بہشت کے دروازون مین سے نقل
کیا اسکو احمد طبرانی نسائی نے غِرَاسُ الْجَنَّةِ حب اط یہ کلمہ بہشت کا درخت ہے یعنی اسکے پڑھنے سے بہشت
مین درخت لگتا ہے نقل کیا اسکو ابن حبان احمد طبرانی نے وَتَقَدَّمَ اَنَّهَا دَوَاءٌ مِّنْ تِسْعَةٍ وَّتِسْعِيْنَ دَاءً
اَيْسَرُهَا الْهَمُّ مس ط اور پہلے یہ حدیث گذر چکی کہ کلمۂ لا حول ننانوے بیماریون کی دوا ہے جن مین سے
ادنی غم ہے اسکو حاکم طبرانی نے نقل کیا ہے كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُهَا فَقَالَ اَتَدْرِيْ
مَا تَفْسِيْرُهَا قُلْتُ اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ لَا حَوْلَ عَنْ مَعْصِيَةِ اللّٰهِ اِلَّا بِعِصْمَةِ اللّٰهِ وَلَا قُوَّةَ عَلٰى
طَاعَةِ اللّٰهِ اِلَّا بِعَوْنِ اللّٰهِ ز ابن مسعود رض کہتے ہین کہ مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھا کہ مینے یہ کلمہ یعنی
لا حول ولا قوۃ الا باللہ پڑھا آپنے فرمایا کہ تو جانتا ہے کہ اس کلمہ کے کیا معنی ہین مین نے عرض کیا کہ اللہ اور اسکا رسول زیادہ
جانتے ہیں آپنے فرمایا کہ اسکے یہ معنی ہین کہ نہین ہے پھرنا اللہ کی نافرمانی سے بجز اللہ کی محافظت کے اور نہین ہے اللہ کی

طاعت پر قوت بجز اللہ کی مدد کے نقل کیا اسکو بزار نے وَهِيَ مَعَ وَلَا مَنْجَا مِنَ اللهِ اِلَّا اِلَيْهِ اَنْزَ مِنْ كُنُوْزِ الْجَنَّةِ س
ز اور یہ کلمہ لاحول کا ان الفاظ کے ساتھ ولا منجأ من اللہ الا الیہ یعنی اور نہین ٹھکانا اللہ سے مگر اسیکی طرف ایک خزانہ ھی
جنت کے خزانون سے نقل کیا اسکو نسائی بزار نے **ف** یعنی نجات کی جگہ خدا کے عذاب سے کوئی نہین بجز اسیکی طرف
کے جیسے یہ ہندی کی مثل ہے ان بچہ کو مارے تو بچہ مان ہی مان پکارے مَنْ قَالَ رَضِيْتُ بِاللهِ رَبًّا وَّ بِالْاِسْلَامِ دِيْنًا
وَّ بِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَسُوْلًا نَّبِيًّا وَّجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ س مر د مص جو کوئی کہے رضیت باللہ سے رسولا
نبیا تک اُسکے لئے جنت واجب ہوتی ہے اِسکے معنے یہ ہین کہ مین راضی ہوا اللہ کے پروردگار ہونے سے اور اسلام
کے دین ہونیسے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے رسول اور پیغمبر ہونیسے نقل کیا اسکو نسائی مسلم ابو داود ابن ابی شیبہ نے
مَنْ قَالَ اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ اِنِّيْ اَعْهَدُ اِلَيْكَ فِيْ هٰذِهِ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا اَنِّيْ
اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ وَحْدَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ فَاِنَّكَ اِنْ تَكِلْنِيْ اِلٰى
نَفْسِيْ تُقَرِّبْنِيْ مِنَ الشَّرِّ وَتُبَاعِدْنِيْ مِنَ الْخَيْرِ وَاِنِّيْ اِنْ اَثِقُ اِلَّا بِرَحْمَتِكَ فَاجْعَلْ لِّيْ عِنْدَكَ عَهْدًا تُوَفِّيْنِيْهِ
يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ اِلَّا قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ لِمَلٰٓئِكَتِهٖ اِنَّ عَبْدِيْ عَهِدَ عِنْدِيْ
عَهْدًا فَاَوْفُوْهُ اِيَّاهُ فَيُدْخِلُهُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ الْجَنَّةَ جو کوئی یہ دعا اللہم رب السموت سے لاتخلف المیعاد تک پڑھے اللہ
عزوجل قیامت کے دن اپنے فرشتون کو فرمائیگا کہ میرے بندے نے مجھ سے ایک عہد کیا ہے اُسکو وہ عہد پورا کرو اور
اُسکو اللہ عزوجل بہشت مین داخل کریگا اور دعا کے معنی یہ ہین یا اللہ آسمانون اور زمین کے پروردگار اے جاننے والے
چھپے اور ظاہر کے مین عہد کرتا ہون تیرے سامنے اس دنیا کی زندگی مین اس بات کا کہ مین گواہی دیتا ہون یہ کہ
کوئی معبود نہین سوا تیرے تو اکیلا ہے کوئی تیرا شریک نہین اور یہ کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم تیرے بندہ اور رسول
ہین تو اگر مجھکو میرے نفس کے حوالہ کریگا اپنی توفیق و عنایت مجھ سے بند کریگا تو نفس مجھ کو برائی سے نزدیک
کریگا یعنی اسلئے کہ وہ ہوا و حرص سے بھرا ہوا ہے تو برائی ہی کریگا اور مجھ کو بھلائی سے دور کر دیگا اور
مین تکیہ نہین کرتا مگر تیری رحمت پر تو تو میرے واسطے اپنے پاس ایک عہد کر لے یعنی طاعتون کے قبول کرنے
اور بخشش کرنیکا اور بہشت مین داخل کرنیکا جسکو تو قیامت کے دن پورا کرے کیونکہ تو اپنے وعدہ کو خلاف نہیں کرتا
ف لفظ الا عبارت الا قال اللہ مین زائد ھی چنانچہ ترجمہ اسی کے موافق کیا گیا یا پہلی عبارت مین کلمہ نفی مقدر ہو اور یہ استثنا اسی مقدر سے
ہو گویا اصل یون تھی کہ اس فعل کو کوئی بندہ نہین کہتا مگر کہ اللہ تعالی یون فرمائیگا فی ع قَالَ سُهَيْلٌ فَاَخْبَرْتُ الْقَاسِمَ ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ عَوْنًا
اَخْبَرَنِيْ بِكَذَا وَكَذَا فَقَالَ مَا فِيْ اَهْلِنَا جَارِيَةٌ اِلَّا وَهِيَ تَقُوْلُ هٰذَا فِيْ خِدْرِهَا سہیل اس حدیث کے راوی کہتے ہین
جو تبع تابعین مین سے ہین کہ مینے قاسم بن عبد الرحمن سے کہا جو بڑے تابعی ہین کہ عوف نے کہ وہ بھی تابعی ہین مجھے خبر دی اس طرح کی قاسم نے
جواب دیا کہ ہماری گھر کی کوئی ایسی لڑکی نہین جو یہ دعا اپنے پردہ مین نہ پڑھتی ہو یعنی یہ حدیث صحیح ھی اور ہمارے خورد و بزرگ مین مشہور ھے نقل کیا اسکو احمد

وَلَمَّا جَلَسَ الرَّجُلُ وَقَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيْهِ كَمَا يُحِبُّ رَبُّنَا وَيَرْضٰى فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَقَدِ ابْتَدَرَهَا عَشَرَةُ اَمْلَاكٍ كُلُّهُمْ حَرِيْصٌ عَلٰى اَنْ يَّكْتُبُوْهَا فَمَا دَرَوْا كَيْفَ يَكْتُبُوْنَهَا
اِلٰى ذِي الْعِزَّةِ فَقَالَ اكْتُبُوْهَا كَمَا قَالَ عَبْدِيْ ‌حِبُّ مُسُ اور جب وہ شخص معہود پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کے
پاس بیٹھا اور اُسنے یہ کلمات کہے الحمد للہ سے یرضیٰ تک جسکے معنی یہ ہین کہ سب تعریف خدا کو ہے بہت سی تعریفین پاکیزہ
بابرکت جسطرح پر کہ ہمارا پروردگار دوست رکھے اور راضی ہو تو پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم ہے اُس ذات کی جسکے قبضہ
مین میری جان ہے کہ ان الفاظ کی طرف دس فرشتے دوڑے کہ سب اُنکے ثواب لکھنے کے آرزومند تھے اور انکو معلوم نہ
ہوا کہ اسکا ثواب کیونکر لکھین یہانتک کہ انکو اللہ تعالیٰ کے پاس اُٹھا لیگئے خدائے عزوجل نے فرمایا کہ انکو اسیطرح پر لکھو
جیسے میرے بندے نے کہا ہے یعنی صدق و اخلاص سے نقل کیا اسکو ابن حبان حاکم نے **ف** مراد یہ ہے کہ اُسکے
الفاظ جون کے تون لکھ رکھو اور اُنکا ثواب لکھنے کے درپے نہو کیونکہ اُنکا ثواب میرے فضل و کرم پر موقوف ہے جتنا
چاہونگا دونگا کذا ذکر الفخر اور ابو یعلی اور قاضی ایوب نے اپنے سنن مین اور ابو الحسن قطان نے مطولات مین اور ابن سنی نے کتاب عمل الیوم
واللیلہ مین اور ابن منذر اور ابن ابی حاتم اور ابن مردویہ نے حضرت عثمان بن عفان رضہ سے روایت کیا ہے کہ انہون نے کہا
کہ مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اس ارشاد خداوندی کا مطلب پوچھا لہ مقالید السموات والارض یعنی اسیکی ہین کنجیان
آسمانون اور زمین کی آپنے مجھکو ارشاد فرمایا کہ اے عثمان تونے مجھ سے ایسی بات پوچھی کہ تجھ سے پہلے کسی نے اُس کو مجھ سے
نہین پوچھا آسمانون اور زمین کی کنجیان یہ کلمات ہین لا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر اور سبحان اللہ اور الحمد للہ اور استغفر اللہ الذی
لا الٰہ الا هو اور هو الاول والآخر والظاہر والباطن یحیی ویمیت وهو حی لا یموت بیدہ الخیر وهو علی کل شئ قدیر یعنی جیسے
کنجی سے خزانہ کھلتا ہے اور تصرف مین آتا ہے ویسے ہی انکے پڑھنے والے کو آسمانون اور زمین کی برکتین حاصل
ہوتی ہین اور معنی پہلے چار کلمات کے گذر گئے اور استغفر اللہ سے آخر تک کے یہ معنی ہین کہ مین بخشش مانگتا ہون اللہ سے
کہ کوئی معبود اُسکے سوا نہین وہی اول ہے وہی آخر وہی ظاہر وہی باطن ہے جلاتا ہے اور مارتا ہے اور وہ ایسا زندہ ہے
کہ نہ مریگا اُسی کے ہاتھ مین بھلائی ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے پھر فرمایا اے عثمان جو کوئی اس دعا کو ہر روز سو بار پڑھے
تو اُسکے سبب سے اُسکو دس چیزین عنایت ہوتی ہین اول یہ کہ اُسکے گذشتہ گناہ بخشے جاتے ہین دوسرے یہ کہ اُسکے لئے آگ سے نجات لکھی
جاتی ہے تیسری یہ کہ اُسکے ساتھ دو فرشتے مقرر ہوتے ہین کہ رات دن مین اُسکی محافظت آفتون اور بلاؤن سے کرین چوتھے یہ کہ اُسکو ڈھیرون
ثواب ملتا ہے پانچوین یہ کہ اُسکو ثواب ایسے شخص کا ہوتا ہے جو دس بردے حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی اولاد مین سے آزاد کرے ساتوین
یہ کہ اُسکے لئے ایک مکان بہشت مین بنایا جاتا ہے آٹھوین یہ کہ اُسکو حور عین ملتی ہین نوین یہ کہ اُسکے سر پر وقار کا تاج رکھا جاویگا دسوین
یہ کہ اُسکے اہل بیت کے ستر آدمیون کے حق مین سفارش مقبول ہوگی اے عثمان اگر تو کر سکے تو کسی دن اُسکو ناغہ نکر اسکے سبب سے تجھ
کو مراد ملیگی مراد پانیوالون کے ساتھ اور اسکے سبب سے تو اولین و آخرین پر سبقت لیجائیگا اور چھٹی بات اصل نسخہ مین رہ گئی ہے شاید راوی بھول گیا یا کاتب

استغفار کا بیان

اور ابن مردویہ نے ابن عباسؓ سے یون روایت کیا ہے کہ حضرت عثمان رضؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوئے
اور عرض کیا کہ مقالید السموات والارض مجھکو بتائیے آپنے فرمایا کہ وہ یہ ہین سبحان اللہ والحمد للہ ولا آلہ الا اللہ واللہ اکبر ولا حول ولا
قوۃ الا باللہ العلی العظیم ہو الاول والآخر والظاہر والباطن بیدہ الخیر یحیی ویمیت وہو علی کل شئی قدیر جو کوئی اِسکو دس بار صبحکو
اور دس بار شام کو پڑھے تو اے عثمان اللہ تعالی اُسکو چھ چیزین عنایت فرماتا ہے اوّل محفوظ رہنا ابلیس اور اُسکے لشکر سے
دوسرے دیا جانا قنطار یعنی تودہ ثواب کا بہشت مین سوم نکاح ہونا حور بڑی آنکھون والی سے چہارم بخشا جانا اُسکے گناہ کا پنجم
اسکا ساتھ ہونا حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کے اُنکے قبہ مین ششم حاضر ہونا بارہ فرشتون کا اسکے مرنے کے وقت تاکہ اسکو
خوشخبری دین رضائے حق کی اور اُسکو اُسکی قبر سے آراستہ کر کے موقف مین لیجائین اور اگر قیامت کے اہوال مین سے کچھ اُسکو
معلوم ہو تو وہ یہ کہین کہ تو خوف مت کر کیونکہ تو امن والے لوگون مین سے ہے پھر اللہ تعالی اس سے آسان حساب لیگا پھر اُسکو
جنت کا حکم کیا جائیگا تو فرشتے اُسکو موقف سے بناؤ کر کے جنت مین لیجائینگے جیسے دلہن کو لیجاتے ہین یہانتک کہ خدا کے
حکم سے اُسکو بہشت مین داخل کرینگے اور لوگ ابھی شدت حساب ہی مین ہونگے کذا فی الدر المنثور ۰ وَتَقَدَّمَ سَیِّدُ الاِسْتِغْفَا
رِ خ س اور سید الاستغفار کا بیان پہلے گذرا یعنی صبح کی دعاؤن مین جسکو بخاری نسائی نے روایت کیا **فقیر** کہتا ہے کہ
صبح کی دعاؤن مین دعائے سید الاستغفار کو نام لیکر ذکر نہین کیا بلکہ اس نام کی قید سے دعائے مذکورات دن کے وظیفہ مین
مذکور ہے اور وہان بھی بخاری اور نسائی سے منقول اِنِّی لَاَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ **ص** وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ فِی الْیَوْمِ سَبْعِیْنَ
مَرَّۃً **ص کطس** پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مین بخشش چاہتا ہون اللہ سے نقل کیا اسکو ابو یعلی نے اور اسکے
سامنے توبہ کرتا ہون دن مین ستر بار نقل کیا اِسکو ابو یعلی اور طبرانی نے اوسط مین **ف** یعنی ابو یعلی حدیث کے شروع
مین دو روایتین رکھتا ہے ایک مین فقط استغفر اللہ ہے اور دوسری مین واتوب الیہ بھی ہے اور حدیث کا اخیر دونوں روایتون
مین فی الیوم سبعین مرۃ ہے کذا ذکر الفخر اَکْثَرَ مِنْ سَبْعِیْنَ مَرَّۃً **خ س ق کطس** توبہ اور استغفار ستر بار سے زیادہ
کرتا ہون نقل کیا اِسکو بخاری نسائی ابن ماجہ نے اور طبرانی نے اوسط مین مِائَۃَ مَرَّۃٍ **طس مص** ہر روز توبہ استغفار
سو بار کرتا ہون نقل کیا اِسکو طبرانی نے اوسط مین اور ابن ابی شیبہ نے تُوْبُوْا اِلٰی رَبِّکُمْ فَاِنِّیْ اَتُوْبُ اِلَیْہِ فِی الْیَوْمِ مِائَۃَ
مَرَّۃٍ **عو** آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ رضؓ کو فرمایا کہ اپنے پروردگار کے سامنے دن مین سو بار توبہ کرتا ہون نقل کیا اسکو
ابو عوانہ نے مَا اَصَرَّ مَنِ اسْتَغْفَرَ وَاِنْ عَادَ فِی الْیَوْمِ سَبْعِیْنَ مَرَّۃً **د** گناہ پر اصرار نہین کیا جس شخص نے کہ مغفرت
چاہی اگرچہ دن مین ستر بار وہی گناہ کیا ہو نقل کیا اِسکو ابو داؤد نے **ف** گناہ پر اصرار کرنا بُرا ہے کیونکہ اصرار کے باعث
صغیرہ گناہ کبیرہ ہو جاتا ہے اور گناہ کبیرہ پر اصرار کرنا قریب کفر کے ہے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو کوئی
گناہ پر توبہ اور استغفار کرے اور اُس سے شرمندہ ہو خواہ صغیرہ گناہ ہو یا کبیرہ تو اصرار کی حد سے باہر ہو جاتا ہے اسلئے
کہ اصرار کنندہ وہی ہے کہ گناہ کی مغفرت اللہ سے اور اپنے گناہ سے شرمندہ نہو **مسلم** اِنَّہٗ لَیُغَانُ عَلٰی قَلْبِیْ وَاِنِّیْ لَاَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ

فِي الْيَوْمِ مِائَةَ مَرَّةٍ **م د س** آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے دل پر پردہ ہو جاتا ہی اور مین اللہ تعالی سے دن مین سو بار
بخشش مانگتا ہون نقل کیا اسکو مسلم ابو داؤد نسائی نے **ف** آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دوست رکھتے تھے کہ دل مبارک ہر وقت
جناب باری مین حاضر رہے اور کسیوقت غافل نہو لیکن بوجہ مباح چیزون مین مشغول ہونیکے مثلاً کھانے پینے اور ازواج سے اختلاط
کرنے اور ایسے ہی اور چیزون سے جو فی الجملہ غفلت ہو جاتی تھی اسکو اپنی نسبت پردہ اور گناہ جانکر استغفار کرتے تھے اور
علمانے لیغان کے اور معنی بھی لکھے ہین اور اکثر نے یہ لکھا ہے کہ یہ لفظ متشابہات سے ہے اسکا علم اللہ اور رسول ہی کو معلوم ہے
فحر وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ أَخْطَأْتُمْ حَتَّى تَمْلَأَ خَطَايَاكُمْ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ ثُمَّ اسْتَغْفَرْتُمُ اللهَ لَغَفَرَ لَكُمْ
وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَوْ لَمْ تُخْطِئُوا لَجَاءَ اللهُ بِقَوْمٍ يُخْطِئُونَ ثُمَّ يَسْتَغْفِرُونَ فَيَغْفِرُ لَهُمْ **احص** آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم ہے اُس ذات کی جسکے قبضہ مین میری جان ہے کہ اگر تم اتنے گناہ کرو کہ تمہارے
گناہ آسمان و زمین کے درمیان کو بھر دین پھر تم اللہ سے استغفار کرو تو وہ تمہارے گناہ بخشدیگا اور قسم ہے اُس ذات
کی جسکے قبضہ مین محمد کی جان ہے کہ اگر تم گناہ نکرو تو خدا تعالی ایک دوسری قوم کو لاوے جو گناہ کرے اور اُسکے بعد اللہ سے
بخشش چاہین اللہ انکی مغفرت کرے نقل کیا اسکو احمد ابو یعلی نے **ف** اس حدیث سے مغفرت اور وسعت رحمت الہی کا
بیان مقصود ہے یعنی وہ ایسا بخشنے والا ہے کہ اپنے نام غفور کے معنی ظاہر کرنیکو جس صورت مین کہ تم گناہ نکرو دوسری
مخلوق پیدا کرے جو گناہ کرین اُنپر صفت مغفرت کی ظاہر کرے اور غرض اس سے یہ ہے کہ لوگ توبہ کرنیکی رغبت کرین
نہ یہ کہ رغبت گناہ پر کرین اسلئے کہ گناہ سے تو اُسنے منع کیا ہے اور رسول مقبول کو اسی لئے بھیجا ہے **فحر** وَالَّذِي نَفْسِي
بِيَدِهِ لَوْ لَمْ تُذْنِبُوا لَذَهَبَ اللهُ بِكُمْ وَلَجَاءَ بِقَوْمٍ يُذْنِبُونَ فَيَسْتَغْفِرُونَ اللهَ فَيَغْفِرُ لَهُمْ **م**
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قسم ہے اُس ذات کی جسکے قبضہ مین میری جان ہے کہ اگر تم گناہ نکرو تو اللہ تمکو
لیجاوے اور دوسری قوم کو لاوے جو گناہ کرین اور اللہ سے بخشش چاہین اور اللہ انکو بخشے نقل کیا اسکو مسلم نے
مَنِ اسْتَغْفَرَ اللهَ غَفَرَ اللهُ لَهُ **ت س** جو کوئی اللہ سے بخشش چاہے اللہ تعالی اُسکو بخشتا ہے نقل کیا اسکو ترمذی نسائی
نے مَنْ أَحَبَّ أَنْ تَسُرَّهُ صَحِيفَتُهُ فَلْيُكْثِرْ فِيهَا مِنَ الْاِسْتِغْفَارِ **طس** جو کوئی یہ چاہے کہ اُس کو اُس کا
نامۂ اعمال خوش کرے تو چاہئیے کہ اُسمین بہت استغفار درج کرے نقل کیا اِس کو طبرانی نے اوسط مین مَا مِنْ مُسْلِمٍ
يَعْمَلُ ذَنْبًا إِلَّا وَقَفَ الْمَلَكُ الْمُوَكَّلُ بِإِحْصَاءِ ذُنُوبِهِ ثَلَاثَ سَاعَاتٍ فَإِنِ اسْتَغْفَرَ اللهَ مِنْ ذَنْبِهِ ذٰلِكَ فِي
شَيْءٍ مِنْ تِلْكَ السَّاعَاتِ لَمْ يُوقِفْهُ عَلَيْهِ وَلَمْ يُعَذَّبْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ **مس** جو کوئی مسلمان کوئی گناہ
کرتا ہے تو فرشتہ جو اُسکے گناہون کے لکھنے پر معین ہے تین ساعت تک ٹھیرا رہتا ہے یعنی تھوڑا توقف کرتا ہی اور گناہ نامۂ
اعمال مین نہین لکھتا تو اگر وہ شخص گناہگار اللہ تعالی سے اپنے اُس گناہ کی بخشش ان تین ساعتون کے اندر چاہے تو فرشتہ اُسکو
اُس گناہ پر آگاہ نکریگا یعنی آخرت مین جبکہ ہر کسیکو اُسکے گناہ دکھائے جاوینگی اور قیامت کے دن اُس گناہ پر عذاب ندیا جائیگا نقل کیا اسکو

[illegible]

أغْوِي بَنِي آدَمَ مَا دَامَتِ الْأَرْوَاحُ فِيهِمْ فَقَالَ لَهُ رَبُّهُ بِعِزَّتِي وَجَلَالِي لَا أَبْرَحُ أَغْفِرُ لَهُمْ مَا اسْتَغْفَرُونِي
احص شیطان نے اپنے پروردگار عزجل سے عرض کیا کہ تیری عزت اور بزرگی کی قسم ہے کہ مین بنی آدم کو ہمیشہ
گمراہ کرونگا جب تک اُن مین جان رہیگی اُسکے پروردگار نے اُسکو فرمایا کہ قسم ہے اپنی عزت اور بزرگی کی کہ مین برابر
بخشتا رہونگا اُنکو جب تک کہ مجھسے بخشش چاہین گے۔ نقل کیا اِسکو احمد ابو یعلی نے وَتَقَدَّمَ حَدِيثُ الرَّجُلِ
الَّذِي جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ وَاذُنُوبَاهُ مس اور اُس شخص کی حدیث پہلے گذری
یعنی صلوٰۃ التوبہ مین جو پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین آیا اور اُسنے عرض کیا کہ ہائے میرے گناہ یعنی آپنے اُسکو
بھی استغفار کے لئے فرمایا تھا اس حدیث کو حاکم نے نقل کیا ہے مَا مِنْ حَافِظَيْنِ يَرْفَعَانِ إِلَى اللهِ فِي يَوْمٍ
صَحِيفَةً فَيَرَى فِي أَوَّلِ الصَّحِيفَةِ وَفِي آخِرِهَا اِسْتِغْفَارًا إِلَّا قَالَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى قَدْ غَفَرْتُ لِعَبْدِي مَا بَيْنَ
طَرَفَيِ الصَّحِيفَةِ سر کرام کاتبین جب اللہ تعالیٰ کے پاس کسی دن کسیکا نامۂ اعمال پیش کرتے ہین اور اللہ تعالیٰ
اعمالنامہ کے شروع مین اور آخر مین استغفار دیکھتا ہے تو اللہ تعالیٰ بابرکت فرماتا ہے کہ مین نے اپنے بندہ کی وہ
خطائین کہ اعمالنامہ کے دونون طرفون کے درمیان مین ہین بخشدین یعنی آج کے سب گناہ استغفار کے سبب سے مین
نے بخشدیئے نقل کیا اِسکو بزار نے ف ایک فرشتہ آدمی کے داہنے طرف ہے جو نیکیان لکھتا ہے اور ایک بائین
طرف داہنی طرف والا بائین طرف والے پر سردار ہے جب بندہ نیکی کرتا ہے داہنی طرف والا دہ چند لکھتا ہے اور جب
بُرائی کرتا ہے تو بائین طرف والا داہنی طرف والے سے اجازت چاہتا ہے وہ کہتا ہے ذرا ٹھیر جا شاید یہ استغفار کرے
جب تین بار اجازت چاہ لیتا ہے اور بندہ استغفار بھی نہین کرتا تو داہنی طرف والا اجازت دیتا ہے کہ اب لکھ فخر مَنِ
اسْتَغْفَرَ لِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ كَتَبَ اللهُ لَهُ بِكُلِّ مُؤْمِنٍ وَمُؤْمِنَةٍ حَسَنَةً ط جو کوئی بخشش چاہے مومن مردون
اور مومن عورتون کے لئے تو اللہ تعالیٰ اُسکے لئے ہر مومن مرد اور مومن عورت کے بدلے مین ایک ایک نیکی لکھتا ہے نقل کیا
اِسکو طبرانی نے وَتَقَدَّمَ مَنْ لَزِمَ الْاِسْتِغْفَارَ وَمَنْ أَكْثَرَ مِنْهُ جَعَلَ اللهُ لَهُ مِنْ كُلِّ ضِيقٍ مَخْرَجًا الْحَدِيثَ دس
ق حب اور پہلے غم کی دعاؤن مین یہ حدیث گذری کہ جو کوئی استغفار پڑھنے کی مداومت کرے اور جو کوئی اسکو بہت
پڑھے تو اللہ تعالیٰ اسکے لیے ہر تنگی سے نکلنے کی راہ کر دیتا ہے آخر حدیث تک جسکو ابوداؤد نسائی ابن حبان نے نقل کیا ہے وَ
تَقَدَّمَ مَنِ اسْتَغْفَرَ لِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ كُلَّ يَوْمٍ الْحَدِيثَ ط اور پہلے ہو چکی یعنی سونیکے وقت کی دعاؤن مین یہ حدیث کہ جو
کوئی بخشش چاہے مومن مردون اور مومن عورتون کیلئے ہر روز آخر حدیث تک جسکو طبرانی نے نقل کیا ہے وَتَقَدَّمَ حَدِيثُ الرَّجُلِ الَّذِي
جَاءَهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ أَحَدُنَا يُذْنِبُ فَقَالَ يُكْتَبُ عَلَيْهِ قَالَ ثُمَّ يَسْتَغْفِرُ قَالَ يُغْفَرُ لَهُ
طنس ط اور پہلے گذری یعنی نماز توبہ کے بیان مین اُس شخص کی حدیث کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آکر عرض کیا کہ
یا رسول اللہ ہم مین سے ایک شخص گناہ کرتا ہے آپنے فرمایا کہ اُسپر لکھا جاتا ہے اُسنے کہا کہ پھر وہ بخشش چاہتا ہے اس گناہ سے آپنے فرمایا کہ اُسکا گناہ بخشا

اس حدیث کو طبرانی نے اوسط اور کبیر مین نقل کیا ہے یَقُوْلُ اللّٰہُ تَعَالٰی یَا ابْنَ اٰدَمَ اِنَّکَ مَا دَعَوْتَنِیْ وَرَجَوْتَنِیْ غَفَرْتُ لَکَ عَلٰی مَا کَانَ مِنْکَ وَلَا اُبَالِیْ یَا ابْنَ اٰدَمَ لَوْ بَلَغَتْ ذُنُوْبُکَ عَنَانَ السَّمَآءِ ثُمَّ اسْتَغْفَرْتَنِیْ غَفَرْتُ لَکَ یَا ابْنَ اٰدَمَ لَوْ اَتَیْتَنِیْ بِقُرَابِ الْاَرْضِ خَطَایَا ثُمَّ لَقِیْتَنِیْ لَا تُشْرِکُ بِیْ شَیْئًا لَاَتَیْتُکَ بِقُرَابِھَا مَغْفِرَۃً ت اللہ تعالی فرماتا ہے کہ اے آدم کے بیٹے تو جب تک مجھسے دعا کریگا اور مجھسے امید رکھیگا مین تجھ کو بخشونگا تو کسی حالت پر ہو اور مین پروا نہین رکھتا اے ابن آدم اگر تیرے گناہ بلندی آسمان تک پہونچین پھر تو مجھ سے بخشش چاہے تو مین تیری مغفرت کرونگا اے ابن آدم اگر تو میرے پاس زمین بھر کر گناہ لاوے پھر مجھ سے ملے اسطرح پر کہ میرے ساتھ شریک نکرتا ہو کسیکو تو مین لاؤنگا تیرے لئے زمین بھر کر بخشش نقل کیا اسکو ترمذی نے اِنَّ عَبْدًا اَصَابَ ذَنْبًا فَقَالَ رَبِّ اَذْنَبْتُ ذَنْبًا فَاغْفِرْہُ لِیْ فَقَالَ رَبُّہٗ اَعَلِمَ عَبْدِیْ اَنَّ لَہٗ رَبًّا یَغْفِرُ الذَّنْبَ وَیَاْخُذُ بِہٖ غَفَرْتُ لِعَبْدِیْ ثُمَّ مَکَثَ مَا شَآءَ اللّٰہُ ثُمَّ اَصَابَ ذَنْبًا فَقَالَ رَبِّ اَذْنَبْتُ ذَنْبًا اٰخَرَ فَاغْفِرْہُ لِیْ فَقَالَ اَعَلِمَ عَبْدِیْ اَنَّ لَہٗ رَبًّا یَغْفِرُ الذَّنْبَ وَیَاْخُذُ بِہٖ غَفَرْتُ لِعَبْدِیْ ثُمَّ مَکَثَ مَا شَآءَ اللّٰہُ ثُمَّ اَصَابَ ذَنْبًا فَقَالَ رَبِّ اَذْنَبْتُ ذَنْبًا اٰخَرَ فَاغْفِرْہُ لِیْ فَقَالَ اَعَلِمَ عَبْدِیْ اَنَّ لَہٗ رَبًّا یَغْفِرُ الذَّنْبَ وَیَاْخُذُ بِہٖ غَفَرْتُ لِعَبْدِیْ ثَلٰثًا فَلْیَعْمَلْ مَا شَآءَ **خ م س** ایک بندہ اللہ کے بندون مین سے گناہ کو پہونچا اور اُسنے کہا کہ اے میرے پروردگار مین نے گناہ کیا تو اُسکو میرے لئے بخشدے اُسکے پروردگار نے فرشتون سے کہا کہ آیا میرے بندے نے جانا کہ اُسکا کوئی رب ہے جو گناہ بخشتا ہے اور گناہ پر پکڑتا ہے مین نے اپنے بندے کو بخشدیا پھر وہ بندہ کسی مدت تک جو اللہ تعالی کو منظور تھی گناہ سے ٹھیرا رہا پھر اُسنے کوئی گناہ کیا اور کہا کہ اے میرے رب مین نے گناہ کیا تو اُسکو بخشدے اللہ تعالی نے فرمایا کیا میرے بندہ نے جانا کہ اُسکا کوئی رب ہے کہ گناہ بخشتا ہے اور گناہ پر مواخذہ کرتا ہے مین نے اپنے بندے کو بخشدیا پھر بندہ جس مدت تک اللہ نے چاہا ٹھیرا پھر گناہ کیا اور کہا اے میرے رب مین نے گناہ کیا تو اُسکو معاف کر اللہ تعالے نے فرمایا کہ کیا میرے بندہ نے جانا کہ اُسکا کوئی رب ہے جو گناہ بخشتا ہے اور اسپر مواخذہ کرتا ہے مین نے اپنے بندہ کو بخشدیا تین بار ایسا ہی ہوا پھر وہ بندہ جو چاہے عمل کرے نقل کیا اسکو بخاری مسلم نسائی نے **ف** لفظ ثلاثا سے راوی نے تکرار کا بیان کیا یعنی سوال وجواب بندہ اور اللہ تعالی کا حدیث مین تین بار ہے اور فلیعمل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جب تک بندہ استغفار کرتا رہے جو چاہے کیا کرے بشرطیکہ اپنے گناہ سے ندامت کرتا رہے یہ بیان استغفار کی فضیلت کا ہے اور اُسکی تاثیر گناہون کی بخشش مین اور عنایت آلہی کا کمال ظاہر کرنا ہے نہ یہ کہ گناہون کے لئے اجازت دینی فخ وع طُوْبٰی لِمَنْ وَجَدَ فِیْ صَحِیْفَتِہٖ اِسْتِغْفَارًا کَثِیْرًا **ف** خوشحالی ہے اُسکو جو اپنے نامۂ اعمال مین استغفار بہت پائے نقل کیا اس کو ابن ماجہ نے وَتَقَدَّمَ حَدِیْثُ الَّذِیْ شَکٰی اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ذَرَبَ لِسَانِہٖ فَقَالَ اَیْنَ اَنْتَ مِنَ الْاِسْتِغْفَارِ **مص ی** اور پہلے گذری اُس شخص کی حدیث جس نے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کی

خدمت مین اپنی زبان کی تیزی کا شکوہ کیا تو آپ نے اُسکو فرمایا کہ تو استغفار سے کہان ہے یعنی کیون غافل ہے نقل کیا اس حدیث کو ابن ابی شیبہ اور ابن سنی نے وَکَیْفِیَّۃُ الْاِسْتِغْفَارِ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ مَوْمُ اور طریق استغفار پڑھنے کا یہ ہے کہ کہے استغفر اللہ استغفر اللہ یعنی مین بخشش چاہتا ہون اللہ سے دو بار نقل کیا اسکو موقوفاً مسلم نے ف کرر کہنے سے مراد کثرت ہے نہ صرف دو بار کہنا مقصود یہ ہے کہ کثرت سے بخشش چاہے کذا ذکر الفخر مَنْ قَالَ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ غُفِرَ وَاِنْ کَانَ قَدْ فَرَّ مِنَ الزَّحْفِ دَتِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ حِبْ مَوْطِ جو کوئی یہ الفاظ پڑھے استغفر اللہ سے واتوب الیہ تک جسکے یہ معنی ہین کہ مین بخشش چاہتا ہون اُس اللہ سے کہ کوئی معبود سوا اسکے نہین وہ زندہ ہے اور توانا اور مین توبہ کرتا ہون اسکے سامنے تو اُسکی بخشش کی جاتی ہے اگرچہ بھاگا ہو کافرون کی لڑائی سے کہ وہ گناہ کبیرہ ہے نقل کیا اسکو ابو داود و ترمذی نے اس دعا کو تین بار پڑھے نقل کیا اسکو ترمذی اور ابن حبان نے مرفوعاً اور طبرانی نے موقوفاً خَمْسَ مَرَّاتٍ غُفِرَ لَہٗ وَاِنْ کَانَ عَلَیْہِ مِثْلُ زَبَدِ الْبَحْرِ حُصْ جو کوئی اس استغفار کو پانچ بار پڑھے تو اُسکی بخشش کیجاتی ہے اگرچہ اُسپر گناہ سمندر کے جھاگ کے برابر ہون نقل کیا اسکو ابن ابی شیبہ نے وَاِنْ کُنَّا لَنَعُدُّ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی الْمَجْلِسِ الْوَاحِدِ رَبِّ اغْفِرْ لِیْ وَتُبْ عَلَیَّ اِنَّکَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ مِائَۃَ مَرَّۃٍ عہ حِبْ اور ہم یعنی اصحاب گنا کرتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس دعا کو ایک ہی مجلس مین سو بار رب اغفر لی سے الرحیم تک یعنی اے میرے پروردگار تو مجھکو بخش اور میری توبہ قبول کر بیشک تو ہی ہے توبہ قبول کرنیوالا مہربان یعنی یہ دعا اکثر زبان مبارک پر جاری ہوتی نقل کیا اسکو چارون نے اور ابن حبان نے وَمَا اَحْسَنَ قَوْلَ الرَّبِیْعِ بْنِ خُثَیْمٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ لَا یَقُلْ اَحَدُکُمْ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ فَیَکُوْنَ ذَنْبًا وَکَذِبًا بَلْ یَقُوْلُ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ وَتُبْ عَلَیَّ اور ربیع بن خثیم تابعی رضی اللہ عنہ نے کیا اچھی بات کہی ہے کہ کوئی تم مین سے یون نہ کہے یعنی غفلت دل کے ساتھ کہ استغفر اللہ واتوب الیہ مین بخشش چاہتا ہون اللہ سے اور اُسکے سامنے توبہ کرتا ہون کیونکہ یہ کہنا گناہ اور جھوٹ ہوگا بلکہ یون کہے اللہم اغفر لی وتب علی یعنی یا اللہ تو مجھکو بخش اور میری توبہ قبول کر یعنی اپنی رحمت اور توفیق طاعت دینے سے ف اسلئے کہ توبہ اور استغفار کے مقام مین جو ندامت اور حضور کا وقت ہے غفلت کرنا حقیقت مین بے حسی اور بے ادبی ہے اور لفظ استغفر اللہ آخر تک مغفرت کی طلب اور توبہ کرنیکی خبر دینی ہے جب حقیقت مین طلب نہ ہوگی تو یہ کہنا جھوٹ ہوا اور گناہ سے یہان گناہ شرعی مراد نہین بلکہ طریقت کی تقصیر اور بے ادبی اور مقام حضور سے غفلت مراد ہے کیونکہ اہل طریقت غفلت کو معصیت سمجھتے ہین خصوص توبہ اور استغفار کے مقام مین کہ خشوع اور خضوع کا وقت ہے کذا ذکر الفخر اور ملا علی قاری نے بھی لکھا ہے کہ یہ گناہ شرعی نہین بلکہ مقربان درگاہ کی نسبت تقصیر ہے جیسے اس قول مین حسنات الابرار سیئات المقربین یعنی اچھے لوگون کی نیکیان مقربون کی برائیان ہوتی ہین اور سبکی رحمہ سے منقول ہے کہ استغفار مین فائدہ بہر حال فائدہ ہے لیکن حضور قلب کے ساتھ نور علی نور ہے اور کمال اسکے چھوڑ دینے سے گناہ لازم نہین آتا

کیونکہ سب علما کا اسپر اجماع ہے کہ جو کوئی اللہ کو یاد کرے یا زبان سے استغفار پڑھے بدون حضور قلب کے تو وہ گنہگار نہین
ہوتا بلکہ اپنے بعض اعضا کے اعتبار سے عابد ہی ہوتا ہے۔ تمام ہوئی تقریر ملا علی قاری کی۔ اب سنئے کہ لفظ تب علی تک
ربیع کا کلام تمام ہوا اُسکے بعد جو نووی نے کتاب الاذکار مین ربیع کا قول نقل کرکے شبہ کیا ہے کہ استغفر اللہ کی کراہت اور
اُسکے جھوٹ ہونے پر مین واقف نہین ہوا تو اسکا جواب مصنف آگے دیتا ہے جسکا شروع ولیس کما فہم ہے فَحْرٌ وَلَيْسَ كَمَا
فَهِمَ بَعْضُ اَئِمَّتِنَا اَنَّ الْاِسْتِغْفَارَ عَلٰى هٰذَا الْوَجْهِ يَكُوْنُ كِذْبًا بَلْ هُوَ ذَنْبٌ فَاِنَّهٗ اِذَا اسْتَغْفَرَ عَنْ قَلْبٍ
لَاهٍ لَا يَسْتَحْضِرُ طَلَبَ الْمَغْفِرَةِ وَلَا يَلْجَاءُ اِلَى اللّٰهِ بِقَلْبِهٖ فَاِنَّ ذٰلِكَ ذَنْبٌ عِقَابُهُ الْحِرْمَانُ وَهٰذَا الْقَوْلُ
رَابِعَةَ اِسْتِغْفَارُنَا يَحْتَاجُ اِلَى اِسْتِغْفَارٍ كَثِيْرٍ وَاَمَّا اِذَا قَالَ اَتُوْبُ اِلَى اللّٰهِ وَلَمْ يَتُبْ
فَلَا شَكَّ اَنَّهٗ كِذْبٌ اور قول ربیع کے معنے وہ نہین جو ہمارے بعض پیشواؤن نے یعنی نووی نے سمجھے ہین کہ اسطرح
استغفار یعنی لفظ استغفر اللہ جھوٹ ہوتا ہے یعنی فقط ان الفاظ سے ذکر کرنا جھوٹ نہین ہے کہ اُسپر اعتراض وارد ہو بلکہ مین کہتا ہون
کہ وہ صورت اسوجہ گناہ ہے کہ جب کہنے والا دل غافل سے بخشش چاہے کہ دل کو مغفرت چاہنے کے لئے حاضر نکرے اور دل
سے اللہ کی طرف التجا کرے تو یہ صورت گناہ ہے جسکی سزا یہ ہے کہ استغفار کے مقبول ہونیسے محروم ہے اور یہ صورت ایسی ہے جیسے
حضرت رابعہ کا قول ہے کہ ہمارا استغفار یعنی دل کی غفلت کے ساتھ بہت سے استغفار کا محتاج ہے اور جس صورت مین کہ زبان سے
کہا توب الی اللہ یعنی اللہ کی طرف رجوع کرتا ہون اور دل سے رجوع نکیا تو بیشک یہ کہنا جھوٹ ہوا ف مصنف کے قول کا حاصل یہ ہے
کہ ربیع کے قول کو یعنی گناہ اور کذب کو لف ونشر پر محمول کیا کہ استغفار کے غفلت سے پڑھنے مین گناہ لازم آتا ہے اور توبہ کے
غفلت سے کہنے مین جھوٹ لازم آتا ہے کیونکہ مومن مغفرت کا طالب ہمیشہ ہوتا ہے اگرچہ غفلت کے سبب بعض وقت مین اُسکو
خبر نہو تو غافل شخص جو مغفرت مانگتا ہے وہ سچا ہے کیونکہ واقع مین طلب اُسکے ساتھ رہتی ہے اگرچہ اُسوقت حاضر نہو اس سے
معلوم ہوا کہ استغفر اللہ کہنے مین جھوٹ نہ ہوگا بلکہ غفلت کا گناہ ہوگا اور اتوب الیہ کو غفلت سے کہنے مین جھوٹا ہوگا کیونکہ یہ بیان
اپنے رجوع کرنیکا ہے اور رجوع کبھی ہوتا ہے اور کبھی نہین ہوتا تو نووی نے جو مطلق جھوٹ لازم آنا سمجھ کر اعتراض کیا تھا وہ دور ہو
گیا واللہ اعلم فحر وَاَمَّا الدُّعَاءُ بِالْمَغْفِرَةِ وَالتَّوْبَةِ فَاِنَّهٗ وَاِنْ كَانَ غَافِلًا فَقَدْ يُصَادِفُ وَقْتًا فَتُقْبَلُ فَمَنْ اَكْثَرَ طَرْقَ
الْبَابِ يُوْشِكُ اَنْ يَّلِجَ وَيُوْضِحُ ذٰلِكَ اِكْثَارُهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَجْلِسِ الْوَاحِدِ مِنْهُ مِائَةَ مَرَّةٍ وَقَطْعُهٗ لِمَنْ
قَالَ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ بِالْمَغْفِرَةِ وَاِنْ كَانَ قَدْ فَرَّ مِنَ الزَّحْفِ مَرَّةً اَوْ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ اسکا یہ معنی ہے کہ دعا
کرنا بخشش اور توبہ کے لئے یعنی اللہم اغفرلی وتب علی کہکر دعا کرنا اگرچہ کہنے والا غافل ہو مگر بعض اوقات ایسا موقع
ملجاتا ہے یعنی اوقات قبولیت مین سے کہ اُسکی دعا مقبول ہوتی ہے کیونکہ جو شخص دروازہ بہت کھٹکھٹاتا ہے وہ کبھی نہ کبھی
اُسکے اندر جائیگا اور اللہم اغفرلی وتب علی کے پڑھنے کو جو بہتر کہا ہے اُسکا بہتر ہونا اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم
ایک ہی مجلس مین اسی صیغہ کو سو بار فرماتے تھے اور نیز اس وجہ سے کہ آپنے اُس شخص کے حق مین جسنے استغفر اللہ و

اتوب الیہ کہا تھا حکم قطعی اُسکی بخشش کا کیا اگرچہ وہ بھاگا ہو صف جہاد سے ایک بار یا تین بار **ف** بالمغفرۃ متعلق قطعہ
کا ہی یعنی قطعًا اور جزمًا حکم اُسکی بخشش کا کیا یہ بھی اسپر دلالت کرتا ہے کہ استغفر اللہ و اتوب الیہ کہنا گناہ نہین **فقیر** کہتا ہے
کہ مرۃ اور ثلاث مرات متعلق فر من الزحف کے ہو سکتا ہے یعنی یہ گناہ کبیرہ اُسنے ایک دفعہ کیا ہو یا تین دفعہ تب بھی اُسکے
حق مین قطعی مغفرت کا حکم ہوا اور یہ بھی احتمال ہے کہ متعلق من قال کے ہو یعنی اُس شخص نے لفظ استغفر اللہ و اتوب الیہ
کو ایک دفعہ کہا تھا یا تین دفعہ تو اُسکی مغفرت کا حکم ہوا واللہ اعلم فَهَا قَدْ كُشِفَ لَكَ الْغِطَاءُ فَاخْتَرْ لِنَفْسِكَ مَا يَخْلُو لَوْ فِي
كِتَابِ الزُّهْدِ عَنْ لُقْمَانَ عَوِّدْ لِسَانَكَ بِاللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي فَإِنَّ لِلّٰهِ سَاعَاتٍ لَا يَرُدُّ فِيهِنَّ سَائِلًا ۹ تو ہوشیار ہو کر تیرے
لئے پردہ یعنی حقیقت حال کھل گئی اپنے نفس کے لئے جو تجھ اچھی معلوم ہو اُسکو اختیار کر یعنی چاہے استغفر اللہ و اتوب الیہ کہہ
یا اللہم اغفرلی و تب علی اور کتاب الزہد مین حضرت لقمان سے روایت ہے کہ انہون نے اپنے بیٹے کو کہا کہ اپنی زبان پر
اللہم اغفرلی کہنے کی عادت ڈال کیونکہ خدا تعالی کی کچھ ایسی ساعتین ہین جنمین وہ سائل کو محروم نہین کرتا یعنی جب زبان سے ہر وقت
طلب مغفرت نکلیگی تو کسیوقت مقبول ہی ہو جاویگی فَضْلُ الْقُرْاٰنِ الْعَظِيْمِ وَسُوَرٍ مِّنْهُ وَاٰيَاتٍ۔ یہ بیان قرآن مجید کی
فضیلت اور اُسکی بعض سورتون اور آیتون کی فضیلت کا ہے اِقْرَؤُا الْقُرْاٰنَ فَاِنَّهٗ يَاْتِيْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شَفِيْعًا لِّاَصْحَابِهٖ
م آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قرآن مجید کو پڑھو کیونکہ وہ قیامت کے دن اپنے پڑھنے والونکا سفارشی ہو کر آویگا
نقل کیا اسکو مسلم نے يَقُوْلُ اللّٰهُ سُبْحَانَهٗ مَنْ شَغَلَهُ الْقُرْاٰنُ عَنْ ذِكْرِيْ وَمَسْئَلَتِيْ اَعْطَيْتُهٗ اَفْضَلَ مَا اُعْطِيَ
السَّائِلِيْنَ وَفَضْلُ كَلَامِ اللّٰهِ عَلٰى سَائِرِ الْكَلَامِ كَفَضْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى عَلٰى خَلْقِهٖ **ت** **مى** اللہ تعالی فرماتا ہے
کہ جس کسیکو قرآن میرے ذکر اور مجھ سے سوال کرنیسے باز رکھتا ہے تو مین اسکو اُس چیز سے بہتر دیتا ہون جو دوسرے
مانگنے والون کو دیتا ہون اور اللہ تعالی کے کلام کی فضیلت دوسرے کلامون سے ایسی ہے جیسے اللہ تعالی کی بزرگی اُسکی
سب مخلوق پر ہے نقل کیا اسکو ترمذی دارمی نے **ف** حدیث کے پہلے جملے کے یہ معنی ہین کہ جو کوئی قرآن مجید کی تلاوت مین
مشغول رہا اور کچھ ذکر اور دعا مجھ سے نہ کی تو اُسکو مین دعا کرنے والون سے زیادہ دونگا من کان للہ کان اللہ لہ یعنی
جو اللہ کا ہو رہتا ہے اللہ اُسکا کارساز ہوتا ہے **مح** تَعَلَّمُوا الْقُرْاٰنَ وَاقْرَؤُهُ فَاِنَّ مَثَلَ الْقُرْاٰنِ لِمَنْ تَعَلَّمَهٗ فَقَرَاَهٗ وَقَامَ بِهٖ
كَمَثَلِ جِرَابٍ مَّحْشُوٍّ مِّسْكًا يَفُوْحُ رِيْحُهٗ فِيْ كُلِّ مَكَانٍ وَمَثَلُ مَنْ تَعَلَّمَهٗ فَيَرْقُدُ وَهُوَ فِيْ جَوْفِهٖ كَمَثَلِ جِرَابٍ اُوْكِيَ
عَلٰى مِسْكٍ **ت** **س** **ق** **حب** قرآن کو سیکھو اور اُسکو پڑھو یعنی تلاوت کی مداومت کرو اور اسپر عمل کرو کہ تلاوت کا اصلی
مقصود اُسکے بموجب عمل کرنا ہی کیونکہ قرآن کی مثال اُس شخص کے حق مین جو اسکو سیکھ کر پڑھتا ہے اور اسپر عمل کرتا ہے یا رات
کو اُسکو نوافل مین پڑھتا ہے اُس تھیلی کی مثال ہے جو مشک سے بھری ہو کہ تمام مکان مین اُسکی خوشبو کی لپٹ جاتی ہو اور
مثال اُس شخص کی جو قرآن کو سیکھے اور سو رہے یا اُسپر عمل کرنے سے غافل ہو اور قرآن اُسکے دل مین ہو اُس تھیلی کی طرح
ہے جس مین مشک ہو اور اُسکا مونہہ بند کر دیا جاوے یعنی اس غرض سے کہ خوشبو نہ پھیلے۔ **نقل** کیا اس کو ترمذی

قرآن شریف کی فضیلت اور اُسکی بعض سورتون اور آیتون کی فضیلت

نسائی ابن ماجہ ابن حبان نے **ف** قاری کا سینہ مشک کی تھیلی کی طرح ہے اور قرآن مشک کی مانند تو اگر قاری نے قرآن پڑھا
تو اُسکی برکت پڑھنے اور سننے والے تک پہونچی اور جسنے سنا اُسکو ثواب حاصل ہوا اور اگر سیکھا اور نہ پڑھا تو اُسکی برکت نہ اُسکو پہونچی
نہ دوسرے کو **ح** مَنْ قَرَأَ حَرْفًا مِنْ كِتَابِ اللهِ فَلَهُ حَسَنَةٌ وَالْحَسَنَةُ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا لَا أَقُولُ الٓمّٓ حَرْفٌ أَلِفٌ
حَرْفٌ وَلَامٌ حَرْفٌ وَمِيمٌ حَرْفٌ **ت** جو کوئی ایک حرف کلام مجید کا پڑھے تو اُسکو ایک نیکی ہے اور نیکی دس نیکیون
کے برابر ہوتی ہے یعنی ثواب مین مین یہ نہین کہتا کہ سارا الم ایک حرف ہے بلکہ الف ایک حرف اور لام ایک حرف اور میم
ایک حرف ہے یعنی الم کہنے مین تیس نیکیان ہوتین نقل کیا اِسکو ترمذی نے لَا حَسَدَ إِلَّا فِي اثْنَيْنِ رَجُلٌ آتَاهُ اللهُ
الْقُرْآنَ فَهُوَ يَقُومُ بِهِ آنَاءَ اللَّيْلِ وَآنَاءَ النَّهَارِ وَرَجُلٌ آتَاهُ اللهُ مَالًا فَهُوَ يُنْفِقُهُ آنَاءَ اللَّيْلِ وَآنَاءَ النَّهَارِ
خ م رشک صرف دو شخصون مین ہے یعنی یہ رشک کرنا کہ مین بھی ایسا ہی ہو جاؤن کسی پر نہ چاہیے صرف دو شخصون
پر ہو ایک وہ جسکو اللہ تعالی نے قرآن دیا یعنی حافظ کیا کہ وہ اُسکی خدمت کرتا ہی رات کے وقتوں مین اور دن کے وقتوں مین اور دوسرا وہ شخص
جسکو اللہ نے مال دیا کہ وہ خرچ کرتا ہے رات کے وقتون مین اور دن کے وقتون مین نقل کیا اسکو بخاری مسلم نے **ف**
دوسری روایت مین یون آیا ہے کہ اُسکو خرچ کرتا ہے راہ حق مین اور اُسکی خوشنودی مین تو اگر کوئی شخص اسراف کے طور
پر خرچ کرے تو اُسپر رشک درست نہین حاصل حدیث یہ ہے کہ کسی نعمت والے کو دیکھکر رشک نہ کرنا چاہیے مگر اُس نعمت
والے پر جسکی نعمت اللہ سے نزدیک کرے اور اسی حکم مین داخل ہین شہید اور مجاہد وغیرہ کہ انکے درجون کی بھی آرزو
جائز ہے **ح** يُقَالُ لِصَاحِبِ الْقُرْآنِ اقْرَأْ وَارْتَقِ وَرَتِّلْ كَمَا كُنْتَ تُرَتِّلُ فِي الدُّنْيَا فَإِنَّ مَنْزِلَتَكَ عِنْدَ
آخِرِ آيَةٍ تَقْرَأُهَا **ت** قرآن پڑھنے والے سے کہا جائیگا کہ پڑھ اور چڑھ یعنی بہشت کے درجون پر اور ٹھہر ٹھہر کر پڑھ جیسے تو دنیا مین
ٹھہر کر پڑھتا تھا یعنی بے تکلف اور تجوید کے ساتھ کیونکہ تیرا مرتبہ اُس آخر آیت کے پاس ہے جسکو تو پڑھیگا نقل کیا اسکو
ابوداود ترمذی نے **ف** صاحب قرآن وہ ہے کہ قرآن کی تلاوت اور اُسپر عمل کرے اور بعض نے کہا جو قرآن کے معانی
جانتا ہو اور اُسکا حافظ ہو اور منقول ہے کہ بہشت کے درجات شمار مین قرآن کی آیتون کے برابر ہین تو جو کوئی تمام قرآن
آہستہ تجوید کے ساتھ پڑھیگا وہ بہشت کے اوپر کے درجہ جو اُسکے حال کے لائق ہو چڑھیگا اور جسنے تھوڑا تجوید سے پڑھا
اور تھوڑا بدون تجوید کے وہ اُسیقدر چڑھیگا جتنا تجوید سے پڑھا ہو مصنف نے لکھا ہے کہ اس حدیث مین دلیل ہے کہ جو
حافظ توقف اور تجوید سے پڑھنے مین اُسکو بہشت مین اعلے درجہ ملیگا حاصل یہ ہے کہ تجوید اور ترتیل اور قرآن کے معنی غور کرنا
بڑا رتبہ رکھتا ہے **ع** و **ح** الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَهُوَ مَاهِرٌ بِهِ مَعَ السَّفَرَةِ الْكِرَامِ الْبَرَرَةِ وَالَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَيَتَتَعْتَعُ
فِيهِ وَهُوَ عَلَيْهِ شَاقٌّ لَهُ أَجْرَانِ **خ م** جو شخص کہ قرآن پڑھتا ہے اور وہ اُس سے خوب واقف ہے وہ نیکی لکھنے
والون فرشتون کے ساتھ ہوگا جو بزرگ اور اچھے ہین اور جو شخص کہ قرآن پڑھتا ہے اور اس مین اٹکتا ہے اور
قرآن اُسپر مشکل ہوتا ہے تو اُسکو دوہرا ثواب ہوتا ہے نقل کیا اسکو بخاری مسلم نے **ف** ماہر کے معنی یہ ہین کہ اُستاد

کامل حفظ اور تجوید اور تلاوت مین ہو اور پڑھنا اُسپر یاد کے سبب سے گران نہ ہو تو ایسا شخص آخرت مین اُن رتبون مین ہوگا جہان
ملائکہ اور انبیا ہونگے اور اٹک کر پڑھنے والے کو دوہرا ثواب اسطرح ہے کہ ایک تلاوت کا ثواب دوسرا مشقت کا اور ماہر کا ثواب
بلاشبہ اس سے زیادہ ہوگا کیونکہ وہ انبیا اور فرشتون کے ساتھ ہوگا لیکن تعب اور مشقت کے اعتبار سے غیر ماہر کو
بھی ثواب ملیگا غرضکہ مقصود طالب کا تسلی کرنا ہے اُسکی مشقت اور ریاضت پر فحز اَلْفَاتِحَةُ اَعْظَمُ سُوْرَةٍ مِّنَ
الْقُرْاٰنِ هِيَ السَّبْعُ الْمَثَانِيْ وَالْقُرْاٰنُ الْعَظِيْمُ خ د س ق سورہ فاتحہ یعنی الحمد قرآن کی بڑی سورت ہے وہ سات
آیتون کی ہے جو مکرر پڑھی جاتی ہین اور قرآن مجید ہے نقل کیا اسکو بخاری ابو داؤد نسائی ابن ماجہ نے ف سورہ
فاتحہ کا نام کلام اللہ مین سبع مثانی الخ قرآن عظیم آیا ہے سبع اسلئے کہ سات آیتون کی ہے اور مثانی یعنی مکرر اسلئے کہ نماز مین
بار بار پڑھی جاتی ہے اور اسکو قرآن عظیم مبالغہ کے طور پر فرمایا ہے کیونکہ اسرار اور معانی سارے قرآن کے مجمل طور پر اس سورہ مین
ہین فحز اُعْطِيْتُ فَاتِحَةَ الْكِتٰبِ مِنْ تَحْتِ الْعَرْشِ مس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھکو سورہ الحمد عرش کے
نیچے سے عطا ہوئی یعنی لٹکتی تھی اور یہ ارشاد اُسکی بزرگی سے کنایہ ہے نقل کیا اسکو حاکم نے بَيْنَا جِبْرَئِيْلُ قَاعِدٌ عِنْدَ النَّبِيِّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ نَقِيْضًا مِّنْ فَوْقِهٖ فَرَفَعَ رَأْسَهٗ فَقَالَ هٰذَا مَلَكٌ نَزَلَ اِلَى الْاَرْضِ لَمْ يَنْزِلْ
قَطُّ اِلَّا الْيَوْمَ فَسَلَّمَ وَقَالَ اَبْشِرْ بِنُوْرَيْنِ اُوْتِيْتَهُمَا لَمْ يُؤْتَهُمَا نَبِيٌّ قَبْلَكَ فَاتِحَةُ الْكِتٰبِ وَخَوَاتِيْمُ سُوْرَةِ
الْبَقَرَةِ لَنْ تَقْرَاَ بِحَرْفٍ مِّنْهُمَا اِلَّا اُعْطِيْتَهٗ م س اس اثنا مین کہ جبرئیل علیہ السلام پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس
بیٹھے تھے جبرئیل نے ایک آواز اپنے اوپر سے سنی اور اپنا سر اُٹھایا اور کہا کہ یہ آواز والا ایک فرشتہ ہے جو زمین پر اترا ہے اور آج کے
سوا کبھی نہین اُترا اُس فرشتے نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام کیا اور کہا مژدہ لیجئے دو نورون کا جو آپ کو دیئے گئے
یعنی یہ دو سورتین اپنے پڑھنے والے کیلئے قیامت کو نور ہونگی اور راہ کی آفات سے بچائینگی اور تمسے پہلے کسی نبی کو وہ نور نہین
دیا گیا ایک اُنمین سے سورہ فاتحہ ہے دوسرا خاتمہ سورہ بقر کا آپ اُنمین سے کوئی حرف نہ پڑھینگے کہ اُسکا ثواب آپکو نہ ملے نقل کیا
اسکو مسلم نسائی نے ف آپکو ثواب نہ ملے یا یہ کہ دعا جو اُنمین ہے وہ مقبول نہ ہو یعنی جو دعا سورہ فاتحہ اور آخر بقرہ مین ہے مثلا اہدنا الصراط
المستقیم اور ربنا لا تواخذنا اور سوای اُنکے وہ مقبول ہوگی اس تقدیر پر حرف سے مراد کلمات ہین جو آیتون مین واقع ہوئے ہین بمعنی اسبب
اور ہولی مین اور خاتمہ سورہ بقرہ کا بعضون نے آمن الرسول سے لکھا ہے اور کعب احبار اور مصنف نے للہ ما فی السموات سے آخر تک
فحز اَلْبَقَرَةُ یہ بیان سورہ بقر کی فضیلت کا ہے اِنَّ الشَّيْطَانَ يَفِرُّ مِنَ الْبَيْتِ الَّذِيْ يُقْرَاُ فِيْهِ الْبَقَرَةُ م
ت ن س شیطان بھاگتا ہے اُس گھر مین سے جس گھر مین سورۃ بقرہ پڑھی جاتی ہے نقل کیا اس کو مسلم ترمذی نسائی
نے فقیر کہتا ہے کہ سورہ بقر کا پڑھنا گھر مین دفع شیطان و آسیب کے لئے اسطرح ہے کہ چار آدمی گھر کے چارون
کونون مین کھڑے ہو کر ایسی طرح اس سورۃ کو پڑھین کہ ایک کی آواز دوسرے تک پہونچے اسکو ہمنے مجرب پایا
اِقْرَءُوْهَا فَاِنَّ اَخْذَهَا بَرَكَةٌ وَتَرْكَهَا حَسْرَةٌ وَلَا يَسْتَطِيْعُهَا الْبَطَلَةُ م سورہ بقرہ کو پڑھو کیونکہ اسکا پڑھنا

اور اُسپر عمل کرنا برکت ہے اور اُسکا چھوڑنا حسرت کا سبب ہوگا یعنی قیامت مین حب پڑھنے والون کو ثواب ملیگا اور
اُسکی طاقت نہیں رکھتے سحر کرنیوالے نقل کیا اِسکو مسلم نے ف بطلہ سے مراد ساحر اور کاہل وجو ہین یعنی ساحر اور باطل
کام والے اور سُست آدمی اسکے پڑھنے اور سیکھنے کی توفیق نہین پاتے فحہ لِكُلِّ شَيْءٍ سَنَامٌ وَسَنَامُ الْقُرْاٰنِ الْبَقَرَةُ تِ
مُسْ حِبْ ہر چیز کے لئے ایک بلندی ہے اور قرآن کی بلندی سورۂ بقرہ ہے یعنی ثواب مین سب سے بڑی نقل کیا
اسکو ترمذی حاکم ابن حبان نے مَنْ قَرَأَهَا لَيْلًا لَمْ يَدْخُلِ الشَّيْطَانُ بَيْتَهُ ثَلٰثَ لَيَالٍ وَمَنْ قَرَأَهَا نَهَارًا لَمْ
يَدْخُلِ الشَّيْطَانُ بَيْتَهُ ثَلٰثَ اَيَّامٍ حِبْ جو کوئی سورۂ بقر رات کو پڑھے تو شیطان اُسکے گھر مین تین رات داخل
نہین ہوتا اور جو کوئی اسکو دن مین پڑھے تو شیطان اُسکے گھر مین تین دن داخل نہین ہوتا یعنی واقعی نہین داخل ہوتا
یا تسلط نہین پاتا۔ نقل کیا اسکو ابن حبان نے اُعْطِيْتُ الْبَقَرَةَ مِنَ الذِّكْرِ الْاَوَّلِ مُسْ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھکو سورۂ بقر ذکر اول یعنی لوح محفوظ سے عنایت ہوئی۔ نقل کیا اِسکو حاکم نے ف یا ذکر اول سے
اللہ تعالی کی کتابین مثلاً توریت انجیل وغیرہ مراد ہون فحہ اَلْبَقَرَةُ وَاٰلُ عِمْرَانَ یہ بیان سورۂ بقر اور آل عمران کی فضیلت
کا ہے اِقْرَءُوا الزَّهْرَاوَيْنِ الْبَقَرَةَ وَاٰلَ عِمْرَانَ فَاِنَّهُمَا تَاْتِيَانِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ كَاَنَّهُمَا غَمَامَتَانِ اَوْ كَاَنَّهُمَا غَيَابَتَانِ
اَوْ كَاَنَّهُمَا فِرْقَانِ مِنْ طَيْرٍ صَوَافَّ تُحَاجَّانِ عَنْ اَصْحَابِهِمَا مُ دو چمکتی ہوئی سورتون کو پڑھو کہ سورۂ بقر اور آل
عمران ہین کیونکہ یہ دونوں قیامت کو ایسی آوینگی گویا دو ابر کے ٹکڑے ہین یا گویا دو سایبان ہین یا گویا دو ٹکڑیان پرند جانورون
کی ہین صف باندھے ہوئے یہ دونوں اپنے پڑھنے والون کی طرف سے جھگڑینگی نقل کیا اسکو مسلم نے ف آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ سورۂ فاتحہ اور آیت الکرسی اور آل عمران کی آیتین شہد اللہ سے ان الدین عند اللہ الاسلام تک
اور قل اللہم مالک الملک سے بغیر حساب تک ایسی ہین کہ اُنمین اور اللہ تعالی کے درمیان حجاب نہین اور وہ جناب باری مین
عرض کرتی ہین کہ خداوندا ہمکو زمین پر اُتار اور اُس شخص پر جو تیری نافرمانی کرتا ہے اللہ تعالی فرماتا ہے کہ مین اپنی قسم کھاتا ہون
کہ میرے بندون مین سے جو کوئی تمکو ہر نماز کے بعد پڑھیگا اُسکی خوابگاہ جنت کیجائیگی وہ کسی عمل پر ہو اور اسکو حظیرۃ القدس
مین ساکن کرونگا اور اُسکی طرف اپنی خفیہ رحمت سے ہر روز ستر بار نظر کرونگا اور ہر روز اُسکی ستر حاجتین پوری کرونگا جنمین
سے ادنی مغفرت ہی اور اُسکو ہر دشمن اور حاسد سے محفوظ رکھونگا اور اُنسے اُسکی مدد کرونگا کذا فی معالم التنزیل اٰيَةُ
الْكُرْسِيِّ آیت الکرسی کی فضیلت کا بیان هِيَ اَعْظَمُ اٰيَةٍ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ یہ آیۃ سب آیات سے قرآن مجید
مین بڑھ کر ہے یعنی ثواب کے اعتبار سے نقل کیا اسکو مسلم ابو داود نے هِيَ سَيِّدَةُ اٰيِ الْقُرْاٰنِ ت
حِبْ مُسْ یہ آیۃ قرآن کی آیتون مین اشرف ہے یعنی اسوجہ سے کہ اُسمین اسما و صفات الٰہی ہین نقل کیا
اِسکو ترمذی ابن حبان حاکم نے لَا تَضَعُهَا عَلٰى مَالٍ وَلَا وَلَدٍ فَيَقْرَبُكَ شَيْطَانٌ حِبْ تو اِس آیت
کو کسی مال اور اولاد پر نہ پڑھیگا یعنی اُسپر دم نہ کریگا بالکھڑنہ لٹکائیگا کہ پھر شیطان تیرے نزدیک ہو یعنی اُسکے رکھنے سے

شیطان مال اور اولاد کے پاس نہین آئیگا اور اپنا تصرف نکریگا نقل کیا اِسکو ابن حبان نے آلْآیَتَانِ اٰمَنَ الرَّسُوْلُ اٰخِرُ
الْبَقَرَۃِ لَا تُقْرَاٰنِ فِیْ دَارٍ ثَلٰثَ لَیَالٍ فَیَقْرَبُهَا شَیْطَانٌ ن س حب مُس دو آیتین آمن الرسول
سے سورۂ بقرہ کے آخر تک ایسی ہین کہ نہ پڑھی جائین کسی گھر مین تین بار کہ پھر شیطان اُس گھر کے پاس پھٹکے نقل کیا
اسکو ترمذی نسائی ابن حبان حاکم نے اِنَّ اللّٰہَ خَتَمَ الْبَقَرَۃَ بِاٰیَتَیْنِ اَعْطَانِیْهِمَا مِنْ کَنْزِہِ الَّذِیْ تَحْتَ عَرْشِہٖ فَتَعَلَّمُوْهُنَّ
وَعَلِّمُوْهُنَّ نِسَاۗءَكُمْ وَاَبْنَاۗءَكُمْ فَاِنَّهَا صَلٰوۃٌ وَّقُرْاٰنٌ وَّدُعَاۗءٌ مُس اللہ تعالیٰ نے سورۂ بقر کو ختم کیا دو آیتون سے
جو مجھکو دی ہین اپنے اُس خزانہ سے جو عرش کے نیچے ہے یعنی اپنے خزانۂ رحمت سے تو تم اُنکو سیکھو اور اپنی عورتون اور اپنے
بیٹون کو سکھاؤ یعنی سب گھر والون کو سکھاؤ کیونکہ وہ آیتین رحمت ہین اور قرآن یعنی اُسکا ٹکڑا اور دعا ہین نقل کیا اسکو حاکم نے
اَلْاَنْعَامُ اسمین سورۂ انعام کی فضیلت کا بیان ہے لَمَّا نَزَلَتْ سَبَّحَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ثُمَّ
قَالَ لَقَدْ شَیَّعَ هٰذِہِ السُّوْرَۃَ مِنَ الْمَلٰٓئِکَۃِ مَا سَدَّ الْاُفُقَ مُس جب سورۂ انعام اُتری آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے سبحان اللہ کہا یعنی خوشی کی وجہ سے پھر فرمایا کہ اس سورۃ کے ساتھ اتنے فرشتے آئے کہ آسمان کے کنارہ کو ڈھانک لیا
نقل کیا اِسکو حاکم نے اَلْکَهْفُ سورۂ کہف کی فضیلت کا بیان مَنْ قَرَاَهَا یَوْمَ الْجُمُعَۃِ اَضَآءَ لَهٗ مِنَ النُّوْرِ مَا
بَیْنَ الْجُمُعَتَیْنِ مُس جو کوئی سورۂ کہف کو جمعہ کے دن پڑھے روشن ہوتا ہے یعنی اُسکا دل اُسکے لئے نور سے یعنی اس
سورۃ کے نور سے اِس جمعہ سے آیندہ جمعہ تک نقل کیا اسکو حاکم نے مَنْ قَرَاَهَا لَیْلَۃَ الْجُمُعَۃِ اَضَآءَ لَهٗ مِنَ النُّوْرِ فِیْمَا بَیْنَهٗ
وَبَیْنَ الْبَیْتِ الْعَتِیْقِ مَوْ مِیْ جو کوئی اِسکو جمعہ کی رات مین پڑھے روشن ہوتا ہے اُسکے لئے نور پڑھنے والے سے لیکر
خانہ کعبہ تک یعنی اِسکو بہت نور حاصل ہوگا نقل کیا اِسکو موقوفاً دارمی نے مَنْ قَرَاَهَا کَمَا اُنْزِلَتْ کَانَتْ لَهٗ نُوْرًا مِّنْ مَّقَامِهٖ
اِلٰی مَکَّۃَ وَمَنْ قَرَاَ بِعَشْرِ اٰیَاتٍ مِّنْ اٰخِرِهَا فَخَرَجَ الدَّجَّالُ لَمْ یُسَلَّطْ عَلَیْہِ س مُس جو کوئی سورۂ کہف کو ایسی
طرح پڑھے جیسے اُتری ہے یعنی ترتیل و تجوید سے بے کم و بیش پڑھے تو اسکے لئے ایک روشنی ہوگی پڑھنے والے کی
پڑھائی کی جگہ سے مکہ معظمہ تک اور جو شخص دس آیتین آخر سورۂ کہف سے یعنی و عرضنا جہنم سے آخر تک پڑھے اور اسکے بعد دجال
نکلے تو دجال کو اُس شخص پر تسلط نہوگا نقل کیا اِسکو نسائی حاکم نے مَنْ قَرَاَ سُوْرَۃَ الْکَهْفِ کَانَتْ لَهٗ نُوْرًا یَّوْمَ
الْقِیٰمَۃِ مِنْ مَّقَامِهٖ اِلٰی مَکَّۃَ وَمَنْ قَرَاَ بِعَشْرِ اٰیٰتٍ مِّنْ اٰخِرِهَا ثُمَّ خَرَجَ الدَّجَّالُ لَمْ یَضُرَّهٗ طس
جو کوئی سورۂ کہف پڑھے اُسکو قیامت کے دن نور ہوگا اُسکی جگہہ سے مکہ تک یعنی جسقدر مسافت پڑھنے والے اور
مکہ مین دنیا مین ہوگی اسقدر وہان نور ہوگا اور جو کوئی دس آیتین آخر سورہ کہف کی پڑھے پھر دجال نکلے تو اسکو ضرر نکریگا
نقل کیا اسکو طبرانی نے اوسط مین فقیر کہتا ہے کہ مصنف نے اپنے شرح مین شروع آیتون کا و عرضنا جہنم سے کیا
ہے اور ظاہر یہ ہے کہ شروع آیت افحسب الذین کفروا سے ہو تا کہ شمار پورا ہو جائے اور یہی مناسب معلوم ہوتا ہے
تو جو کوئی ان آیات کے معنی سمجھیگا فتنۂ دجال سے محفوظ رہے گا کیونکہ ان مین عجیب مضامین ہین مثلاً افحسب الذین کفروا

ان تتخذوا عبادی من دونی اولیاء وغیرہ کذا فی حرز ثمین مَنْ حَفِظَ عَشْرَ اٰیٰتٍ مِّنْ اَوَّلِهَا عُصِمَ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ مر
د ت س جو کوئی دس آیتین اول سورہ کہف کی یعنی شروع سے من امرنا رشدا تک یاد کرے بچایا جائیگا فتنہ دجال کے
سے نقل کیا اسکو مسلم ابو داود و ترمذی نسائی نے مَنْ حَفِظَ عَشْرَ اٰیٰتٍ مر د مَنْ قَرَأَ الْعَشْرَ الْاَوَاخِرَ مِنَ الْكَهْفِ
عُصِمَ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ مر د س جو کوئی دس آیتین یاد کرے۔ یہ الفاظ مسلم ابو داود نے بیان کئے یعنی انکی
روایت مین شروع حدیث کا من حفظ ہے اور دوسری روایت مین شروع حدیث اسطرح ہے من قرأ العشر الاواخر یعنی جو کوئی
دس آیتین آخر سورہ کہف کی پڑھیگا محفوظ رہیگا دجال کے فتنہ سے نقل کیا اسکو مسلم ابو داود و نسائی نے مَنْ قَرَأَ ثَلٰثَ اٰیٰتٍ مِّنْ
اَوَّلِ الْكَهْفِ عُصِمَ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ ت جو کوئی تین آیتین شروع سورہ کہف کی پڑھے بچایا جائیگا دجال کے فتنہ سے
نقل کیا اسکو ترمذی نے مَنْ اَدْرَكَ الدَّجَّالَ فَلْيَقْرَأْ عَلَيْهِ فَوَاتِحَهَا الحدیث مر عه جو کوئی دجال کو پاوے تو چاہیے کہ
اسپر سورہ کہف کی شروع آیتین یعنی تین یا دس آیتین پڑھے آخر حدیث تک جسکو مسلم اور چارون نے نقل کیا ہے فَاِنَّهَا جِوَارٌ لَّكُمْ جوار له
مِنْ فِتْنَتِهٖ د کیونکہ وہ آیتین تمہاری نگہبان ہین دجال کے فتنہ سے نقل کیا اسکو ابو داود نے وَاُعْطِيْتُ طٰهٰ و
الطّٰوَاسِيْنَ وَالْحَوَامِيْمَ مِنْ اَلْوَاحِ مُوْسٰى مس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھکو سورہ طٰہٰ اور جنکے شروع مین
طٰس ہے یعنی سورہ نمل وغیرہ اور جنکے شروع مین حٰم ہے موسیٰ علیہ السلام کی تختیون سے عنایت ہوئی ہین نقل کیا اسکو حاکم نے ف
یعنی یہ سورتین توریت سے ہی ہین جو زبرجد کی تختیون پر لکھی ہوئی اتری تھین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حم سات سورتین
ہین اور دوزخ کے دروازہ بھی سات تو ہر ایک حم ایک ایک دروازہ پر کھڑی ہو جائیگی اور جناب باری مین عرض کریگی کہ الٰہی
اس دروازہ میں ایسے شخص کو داخل مت کر جو مجھپر ایمان لایا اور مجھکو پڑھا اور فرمایا ہر درخت کا ایک پھل ہوتا ہے اور قرآن کے
پھل حم والی سورتین ہین یہ باغ ہرے بھرے گھنے ہین جو چاہے کہ جنت کے باغون مین میوہ کھاوے وہ ان سورتون
کو پڑھے تو صبحکو گناہ بخشتا ہوا اٹھیگا اور جو کوئی الم تنزیل سجدہ اور سورہ ملک رات دن مین پڑھے گویا اُسنے لیلۃ القدر کو پایا
یعنی اُس رات کے جاگنے کا ثواب ملیگا کذا فی الدر المنثور اور جو کوئی حم الدخان جمعہ کی رات مین پڑھے تو اسکی مغفرت ہوتی ہے اور جنت
مین اُسکے لئے ایک گھر بنایا جاتا ہے کذا فی وظائف النبی قَلْبُ الْقُرْاٰنِ يٰسٓ لَا يَقْرَؤُهَا رَجُلٌ يُّرِيْدُ اللّٰهَ وَالدَّارَ الْاٰخِرَةَ
اِلَّا غُفِرَ لَهٗ اِقْرَؤُوْهَا عَلٰى مَوْتَاكُمْ س د ق حب قرآن کا دل سورہ یٰس ہے جو کوئی اسکو پڑھے کہ اللہ اور آخرت
کے گھر کو چاہتا ہو یعنی صرف اللہ کی خوشی اور جنت مطلوب ہو تو اُسکی بخشش ہوتی ہے اسکو اپنے مُردون پر پڑھو نقل کیا
اسکو نسائی ابو داود و ابن ماجہ ابن حبان نے ف قرآن کا دل یعنی اُسکا خلاصہ کیونکہ قیامت کا ذکر مفصل اور توحید
وغیرہ کا بیان اسمین مذکور ہے اور اسکو موتی پر پڑھے تاکہ اُنپر ثواب پہونچے یا موتی سے مراد قریب المرگ ہون اُنپر پڑھے
سے یہ غرض کہ قیامت وغیرہ کا ذکر سنین اور اُنکے معانی سمجھین اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اس سورہ کی خاصیت یہی ہو کہ اُس
وقت کا پڑھنا مفید ہو چنانچہ بعض علما نے کہا ہے کہ اس سورہ کو جس مطلب کے لئے پڑھو مفید ہوتی ہے جیسے آنحضرت صلی اللہ

علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی اسکو خوف مین پڑھے مامون ہو جائے بھوکا پڑھے تو سیر ہوئیگا پڑھے تو کپڑا ملے پیاسا پڑھے
تو پانی ملے اور نیز فرمایا کہ جو کوئی یٰس پڑھے اُسکو دس قرآن شریف پڑھنے کا ثواب لکھا جاتا ہے کذا ذکرہ علی اور وعدہ مغفرت
اور رحمت الٰہی کا جمعہ کی رات مین اسکو پڑھنے پر وارد ہوا ہے کذا فی وظائف النبی اَلْفَتْحُ سورۂ انا فتحنا کی فضیلت کا بیان
هِيَ اَحَبُّ اِلَيَّ مِمَّا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ خ س ت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سورۂ فتح مجھکو بہت پیاری
ہے اُس چیز سے جسپر آفتاب نکلا یعنی دنیا اور اُسکی چیزون سے زیادہ محبوب ہے نقل کیا اسکو بخاری نسائی ترمذی نے
تَبَارَكَ الْمُلْكُ سورۂ ملک کی فضیلت کا بیان ثَلٰثُوْنَ اٰيَةً شَفَعَتْ لِرَجُلٍ حَتّٰى غُفِرَ لَهٗ حب عه مس
تیس آیتون یعنی سورۂ ملک نے ایک شخص کی سفارش کی یہانتک کہ وہ بخشا گیا نقل کیا اسکو ابن حبان اور چارون نے اور
حاکم نے يَسْتَغْفِرُ لِصَاحِبِهَا حَتّٰى يُغْفَرَ لَهٗ حب یہ سورہ بخشش مانگتی ہے اپنے پڑھنے والیکے لئے یہانتک کہ
بخشا جاتا ہے نقل کیا اسکو ابن حبان نے وَدِدْتُّ اَنَّهَا فِيْ قَلْبِ كُلِّ مُؤْمِنٍ مس آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ مین اس بات کو دوست رکھتا ہون کہ سورۂ ملک ہر مومن کے دل مین ہو یعنی اُسکو یاد ہو اور پڑھتا رہے نقل کیا اسکو
حاکم نے يُؤْتَى الرَّجُلُ فِيْ قَبْرِهٖ فَتُؤْتٰى رِجْلَاهُ فَتَقُوْلُ لَيْسَ لَكُمْ سَبِيْلٌ كَانَ يَقْرَأُ بِيْ سُوْرَةَ الْمُلْكِ ثُمَّ يُؤْتٰى
مِنْ صَدْرِهٖ مِنْ بَطْنِهٖ ثُمَّ يُؤْتٰى مِنْ رَاْسِهٖ كُلٌّ يَقُوْلُ ذٰلِكَ فَهِيَ تَمْنَعُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَهِيَ فِي التَّوْرٰىةِ
مَنْ قَرَأَهَا فِيْ لَيْلَةٍ فَقَدْ اَكْثَرَ وَاَطْيَبَ موقس عذاب کے فرشتے آدمی کے پاس اُسکی قبر مین آتے ہین یعنی
دفن کے بعد سوال کے لئے تو اُسکے پاؤن کی طرف سے آتے ہین یعنی اول پاؤن کی جانب سے سوال شروع کرتے ہین تو پاؤن
کہتے ہین کہ تمکو میرے تعرض کی کوئی راہ نہین کیونکہ یہ شخص میرے سبب سے یعنی نماز مین مجھپر کھڑا ہو کر سورۂ ملک پڑھتا
تھا پھر فرشتے سینے کی طرف سے پیٹ کی جانب سے آتے ہین پھر سر کی طرف سے آتے ہین ہر ایک عضو یہی کہتا ہے تو
یہ سورۂ ملک فرشتون کو عذاب قبر سے روکتی ہے اور یہی سورۃ توریت مین اس فضیلت سے مذکور ہے کہ جو کوئی اُسکو کسی رات مین
پڑھے تو اُسنے بہت نیکیان اور بہت اچھا کام کیا نقل کیا اسکو موقوفا حاکم نے اِذَا زُلْزِلَتْ رُبُعُ الْقُرْاٰنِ ت اذا زلزلت
قرآن کی چوتھائی ہے یعنی ثواب مین نقل کیا اسکو ترمذی نے ف اسلئے کہ قرآن مین توحید اور نبوت اور معاش اور
آخرت کا احوال ہے اور اس سورہ مین آخرت کا بیان اچھی طرح ہے اس اعتبار سے قرآن کی چوتھائی کے برابر ہوئی اور بعضون نے
یہ معنی لکھے ہین کہ اسکا ثواب قرآن کی چوتھائی کے اصل کے برابر ہوتا ہے یعنی بدون مضاعف کرنیکے جو اصل ثواب ہوتا ہے اُسکے
برابر فهي تَعْدِلُ نِصْفَ الْقُرْاٰنِ ت مس وہ سورہ آدھے قرآن کے برابر ہے نقل کیا اسکو ترمذی حاکم نے ف
اسلئے کہ قرآن مین دنیا اور آخرت کا ذکر ہے اور اس صورت مین آخرت کا خوب ذکر ہے تو اس لحاظ سے آدھے قرآن کے برابر ہوئی یا اسکا
ثواب آدھے قرآن کے اصل ثواب کے برابر ہے فقال یا رسول اللہ اَقْرِئْنِيْ سُوْرَةً جَامِعَةً فَاَقْرَاَهٗ اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ حَتّٰى فَرَغَ مِنْهَا
فَقَالَ الَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا اَزِيْدُ عَلَيْهَا اَبَدًا ثُمَّ اَدْبَرَ الرَّجُلُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفْلَحَ الرُّوَيْجِلُ مَرَّتَيْنِ د س مس حب ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ

علیہ وسلم کی خدمت مین عرض کیا کہ یا رسول اللہ مجھکو پڑہاؤ ایک سورۂ جامع یعنی جسمین دین و دنیا کے سب مطلب ہون آپنے اسکو
اذا زلزلت الارض پڑہائی یہانتک کہ اُس سے فارغ ہوئے اُس شخص نے کہا کہ قسم ہے اُس ذات کی جسنے تمکو حق کے
ساتھ بھیجا مین اُس سے کبھی زیادہ نکرونگا یعنی یہی سورہ مجھے کافی ہے پھر اُسنے پیٹھ پھیری پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ یہ شخص مطلب یاب ہوا یہ الفاظ دوبار فرمائے نقل کیا اِسکو ابوداؤد نسائی حاکم ابن حبان نے ف اس سورہ کا
سب مطالب کو شامل ہونا اس لحاظ سے کہ فمن یعمل مثقال ذرۃ آخر تک مین سب کچھ کرنا نہ کرنا مذکور ہے اور آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی بعد مغرب کے جمعہ کی شب مین دو رکعت پڑھے اور ہر رکعت مین سورۂ فاتحہ ایکبار اور سورۂ اذا
زلزلت پندرہ بار پڑھے اللہ تعالی اُسپر جان کنی آسان کرے اور عذاب قبر سے اُسکو پناہ دے اور پل صراط سے اُسکو گذرنا
قیامت کے دن آسان کرے کذا فی شرح الصدور اَلْکَافِرُوْنَ رُبُعَ الْقُرْاٰنِ ت سورۂ کافرون قرآن کی چوتھائی کے
برابر ہے نقل کیا اِسکو ترمذی نے تَعْدِلُ رُبُعَ الْقُرْاٰنِ ت مس وہ سورہ قرآن کی چوتھائی کے برابر ہے نقل کیا
اسکو ترمذی حاکم نے ف قرآن مین ذکر توحید اور نبوت اور احکام اور قصص کا ہے اس سورہ مین توحید خوب مذکور ہے
اس لحاظ سے چوتھائی ہوئی یا اُسکا ثواب چوتھائی قرآن کے اصل ثواب کی مانند ہے فجر نِعْمَ السُّوْرَتَانِ هُمَا
يُقْرَاٰنِ فِي الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ اَلْكَافِرُوْنَ وَالْاِخْلَاصُ حب دو سورتین اچھی ہین جو فجر کی سنتون مین پڑہی
جاتی ہین دو سورتین قل یا اور قل ہو اللہ ہین نقل کیا اسکو ابن حبان نے اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ رُبُعُ الْقُرْاٰنِ ت سورہ
اذا جاء قرآن کی چوتھائی ہے نقل کیا اِسکو ترمذی نے ف قرآن مین اگلون اور پچھلون کا قصہ مذکور ہے اور امر اور نہی اور
اس سورہ مین آیندہ کا قصہ مذکور ہے اس سبب سے چوتھائی ہوئی یا اُسکا ثواب چوتھائی قرآن کے اصل ثواب کے
برابر ہے فجر قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ثُلُثُ الْقُرْاٰنِ خ م ت ق قل ہو اللہ تہائی قرآن کی ہے نقل کیا اسکو
بخاری مسلم ترمذی ابن ماجہ نے تَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْاٰنِ خ د ت مس وہ سورہ تہائی قرآن کے برابر ہے نقل
کیا اِسکو بخاری ابوداؤد ترمذی حاکم نے ف قرآن مین قصّے ہین اور احکام اور توحید اور اس سورہ مین توحید خوب مذکور
ہے تو اس لحاظ سے قرآن کی تہائی ہوئی یا اُسکا ثواب تہائی قرآن کے اصل ثواب کے برابر ہے فجر وَقَالَ عَنْ رَجُلٍ كَانَ
يَقْرَاُ بِهَا لِاَصْحَابِهٖ فِي الصَّلٰوةِ اَخْبِرُوْهُ اَنَّ اللّٰهَ يُحِبُّهٗ خ م س اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسوقت ایک
شخص کا ذکر ہوا جو اپنے یارون کی امامت کے وقت نماز مین قل ہو اللہ پڑھا کرتا تھا کہ اُسکو خبر دو کہ اللہ تعالی اُسکو دوست رکھتا
ہے نقل کیا اِسکو بخاری مسلم نسائی نے ف ایک صحابی ہر نماز مین الحمد کے بعد قل ہو اللہ پڑھا کرتے لوگون نے آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کی خدمت مین عرض کیا آپنے فرمایا کہ اُس سے اسکا سبب پوچھو لوگون نے اُنسے پوچھا تو انہون نے کہا کہ یہ رحمن کی صفت ہے
مین اسکو دوست رکھتا ہون آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حال سنکر فرمایا کہ اس سے کہو کہ اللہ تعالی بھی تجھکو دوست رکھتا ہے کذا ذکر الفخر وَقَالَ لِرَجُلٍ
كَانَ يُلَازِمُ قِرَاءَتَهَا مَعَ غَيْرِهَا فِي الصَّلٰوةِ حُبُّكَ اِيَّاهَا اَدْخَلَكَ الْجَنَّةَ خ ت اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو جو ہمیشہ اور

ساتھ قل ہو اللہ بھی نماز مین پڑھا کرتا تھا ارشاد فرمایا کہ تیرا اس سورۃ کو دوست رکھنا تجھکو جنت مین داخل کریگا نقل کیا اسکو
بخاری ترمذی نے **ف** ایک صحابی ہر نماز مین جب امامت کرتے تو قل ہو اللہ پڑھتے اُسکے بعد اور سورہ بھی پڑھتے لوگون نے
اُنسے کہا کہ یہ کیا بات ہے کہ تم اس سورہ پر بس نہین کرتے اسیکو پڑھو یا دوسری ہی پڑھو جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اُنکے محلہ
مین تشریف لیگئے تو لوگون نے یہ بات آپکی خدمت میں عرض کی آپنے اُنسے سبب پوچھا انہوں نے عرض کیا کہ مین اسکو
دوست رکھتا ہون تب آپنے ارشاد فرمایا کہ اسکو تیرا دوست رکھنا تجھے جنت مین داخل کریگا **خ** وَسَمِعَ رَجُلًا يَقْرَأُهَا
فَقَالَ وَجَبَتِ الْجَنَّةُ أَيْ لَهُ **مُرَّت كَطَاس مُس** اور پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو سنا کہ قل ہو اللہ
پڑھتا تھا آپنے فرمایا کہ بہشت واجب ہوئی راوی کہتے ہین یعنی اُسکے لئے نقل کیا اسکو مسلم ترمذی نے اور موطا مین اور نسائی
حاکم نے وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهٖ إِنَّهَا لَتَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْاٰنِ **خ دس** آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قسم ہے
اُس ذات کی جسکے قبضہ مین میری جان ہے کہ قل ہو اللہ تہائی قرآن کے برابر ہے نقل کیا اسکو بخاری ابوداود نسائی نے
مَنْ اَرَادَ اَنْ يَّنَامَ عَلٰى فِرَاشِهٖ فَنَامَ عَلٰى يَمِيْنِهٖ ثُمَّ قَرَأَ مِائَةَ مَرَّةٍ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ اِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيٰمَةِ
يَقُوْلُ الرَّبُّ يَا عَبْدِيْ اُدْخُلْ عَلٰى يَمِيْنِكَ الْجَنَّةَ **ت** جوکوئی چاہے کہ اپنے بستر پر سووے پھر اپنی داہنی کروٹ پر لیٹ کر سو
بار قل ہو اللہ پڑھے تو جب قیامت کا دن ہوگا پروردگار اُسکو فرمائیگا کہ اے میرے بندے اپنی داہنی طرف سے بہشت مین
داخل ہو نقل کیا اسکو ترمذی نے **ف** اسلئے کہ داہنی طرف کے محل اور باغ وغیرہ بائین طرف سے افضل ہین کذا ذکرہ الفخر اور
جوکوئی دس بار قل ہو اللہ پڑھے اُسکے لئے ایک محل بہشت مین بنتا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے **ف**رمایا ہے کہ میرے پاس
جبرئیل ؑ اچھی صورت سے ہشاش بشاش آئے اور کہا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالی تمکو سلام کے بعد فرماتا ہے کہ ہر چیز کا ایک
نسب ہے اور میرا نسب قل ہو اللہ احد ہے جوکوئی میرے پاس تیری امت کا شخص السلام آویگا جسنے قل ہو اللہ احد اپنی عمر مین ہزار بار
پڑھی ہوگی تو مین اسکو نجات کا نشان دونگا اور اُسکے آگے میرا عرش ہوگا اور اُسکی شفاعت ایسے ستر آدمیوں کے حق مین قبول کرونگا
جنپر عذاب واجب ہو گیا ہوگا اور فرمایا کہ جوکوئی سفر کا ارادہ کرے اور اپنی گہر کے دروازہ کے دونون بازو پکڑکر گیارہ بار قل ہو اللہ احد پڑھے تو اللہ تعالی
اُسکا نگہبان رہتا ہے یہانتک کہ سفر سے پھر آوے اور حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوہ تبوک
مین تھے کہ ایکدن آفتاب نہایت روشن کہ ویسا کبھی نہین دیکھا تھا نکلا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اُس سے تعجب کیا اور حضرت جبرئیل سے
کہ جو آئے پوچھا کہ اس روشنی کا سبب کیا ہے اُنہون نے کہا اسکا یہ سبب ہے کہ معاویہ بن معاویہ لیثی نے آج مدینہ طیبہ مین انتقال کیا اللہ تعالی
نے اُنکے جنازہ پر ستر ہزار فرشتون کو بھیجا کہ اُنکی نماز پڑھین آپنے پوچھا کہ اس توقیر کا کیا سبب ہے جبرئیل علیہ السلام نے کہا کہ یہ
شخص قل ہو اللہ احد کھڑے اور بیٹھے اور چلتے اور اوقات شبا روزی مین بہت پڑھتا تھا تم بھی اسکو بہت پڑھو کہ یہ سورہ تمہارے
رب کا نسب ہے اور جو کوئی اسکو پچاس بار پڑھے اللہ تعالی اُس کے پچاس ہزار درجے بلند کرے اور اُسکی پچاس ہزار برائیان دور کرے
اور اُسکے لئے پچاس ہزار نیکیان لکھے اور جتنا کوئی زیادہ پڑھے اتنا ہی اللہ تعالی اُسکو ثواب زیادہ دے کذا فی الدر المنثور۔ اور

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی قل ہو اللہ احد اپنے مرض موت مین پڑھے تو اپنی قبر کے فتنہ سے محفوظ رہیگا اور قبر کے بھینچنے سے مامون اور قیامت کے دن فرشتے اُسکو اپنی ہتیلیون پر اٹھا لینگے یہانتک کہ اُسکو پل صراط سے پار کرین اور جنت مین لیجائین کذا فی شرح الصدور اَلْفَلَقُ وَالنَّاسُ قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس کی فضیلت کا بیان اَلَا اُعَلِّمُکَ خَیْرَ سُوْرَتَیْنِ قُرِئَتَا د س پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے عقبہ صحابی رض کو ارشاد فرمایا کہ مین تجھکو دو اچھی سورتین نہ بتادون جو پڑھی جاتی ہین نقل کیا اسکو ابوداود نسائی نے ف اچھی سے مراد یہ ہے کہ پناہ مانگنے کیلئے بہتر ہین اور وہ دونون سورتین قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس ہین ع اِقْرَأْ بِهِمَا وَلَنْ تَقْرَأَ بِمِثْلِهِمَا س حب ان دونون سورتون کو پڑھ تو ہرگز نہ پڑھیگا ان دونون جیسی یعنے تعوذ کے حق مین اور کچھ ان سورتون کے برابر نہین نقل کیا اِسکو نسائی ابن حبان نے وَکَانَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَتَعَوَّذُ مِنَ الْجَانِّ وَعَیْنِ الْاِنْسَانِ حَتّٰی - - - - - - - - - - -
نَزَلَتِ الْمُعَوِّذَتَانِ اَخَذَ بِهِمَا وَتَرَكَ مَاسِوٰهُمَا ت س ق اور پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم پناہ مانگا کرتے جن سے اور آدمی کی نظر سے یعنی اور دعائین پڑھکر یہانتک کہ سورۂ فلق اور سورۂ ناس اُترین جب یہ دونون اُترین تو آپنے پناہ کیلئے ان دونون کو اختیار کیا اور انکے سوا دوسری دعاؤن کو چھوڑ دیا نقل کیا اِسکو ترمذی نسائی ابن ماجہ نے مَاسَأَلَ سَائِلٌ وَلَا اسْتَعَاذَ مُسْتَعِیْذٌ بِمِثْلِهِمَا مص نہ مانگا کسی مانگنے والے نے اور نہ پناہ پکڑی کسی پناہ چاہنے والے نے ان دونون سورتون جیسی کی ساتھ یعنی سوال اور پناہ مانگنے مین کوئی انکی مثل نہین نقل کیا اِسکو ابن ابی شیبہ نے اِقْرَأْ بِهِمَا كُلَّمَا نِمْتَ وَكُلَّمَا قُمْتَ مص پڑھ ان دونونکو جب تو سووے اور جب تو اُٹھے نقل کیا اِسکو ابن ابی شیبہ نے اِقْرَأْ بِاَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ فَاِنَّكَ لَنْ تَقْرَأَ بِسُوْرَةٍ اَحَبَّ اِلَی اللّٰهِ وَاَبْلَغَ عِنْدَهٗ مِنْهَا فَاِنِ اسْتَطَعْتَ اَنْ لَّا تَفُوْتَكَ فَافْعَلْ مص قل اعوذ برب الفلق کو پڑھا کر کیونکہ تو کوئی سورہ ایسی نہ پڑھیگا جو اللہ کے نزدیک اسکی نسبت زیادہ پیاری ہو اور زیادہ پہونچنی والی اور خوب کامل اُسکے نزدیک ہو یعنی تعوذ کے حق مین تو اگر تجھ سے یہ ہوسکے کہ اُسکا پڑھنا تجھ سے ناغہ نہ ہو یعنی اُسکی مداومت نماز وغیرہ مین اگر ہوسکے تو کر نقل کیا اِسکو حاکم نے لَنْ تَقْرَأَ شَیْئًا اَبْلَغَ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ی تو ہرگز نہ پڑھیگا کوئی سورہ جو خوب کامل ہو خدا کے نزدیک بہ نسبت قل اعوذ برب الفلق کے نقل کیا اسکو ابن سنی نے اَلَمْ تَرَ اٰیَاتٍ نُزِّلَتِ اللَّیْلَةَ لَمْ یُرَ مِثْلُهُنَّ قَطُّ الْفَلَقَ وَالنَّاسَ م ت س عجیب آیتین ہین کہ آجکی رات اُتری ہین تو نے اُن جیسی کبھی نہ دیکھی ہوگی وہ آیتین سورۂ فلق اور سورۂ ناس ہین نقل کیا اِسکو مسلم ترمذی نسائی نے ف الم تر تعجب کے لئے آتا ہے اِسلئے اُسکا لفظی ترجمہ نہین کیا گیا اور جو شخص قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس پڑھتا ہی تو کوئی چیز باقی نہین رہتی کہ یون نہ کہتی ہو کہ الٰہی تو اس شخص کو میری برائی سے محفوظ رکھ اور جسنے سورۂ الحمد پڑھی گویا کلام اللہ کی چوتھائی پڑھی اور جو کوئی سورۂ تکاثر پڑھتا ہے گویا ہزار آیتین پڑھتا ہی کذا فی الدر المنثور فی فضائل خواتیم اور جو کوئی جمعہ کی نماز کے سلام پھیرنے کے بعد نماز کی ہیئت پر بیٹھا ہوا سورۂ فاتحہ اور اخلاص اور فلق اور ناس سات سات بار پڑھی تو اللہ تعالے اُسکے اگلے پچھلے گناہ معاف کرتا ہے اور اُسکو ہر مومن کے شمار کے موافق ثواب عنایت

فرماتا ہے اور ایک روایت مین بعد ان سورتون کے سات بار یہ دعا پڑھنی بھی مذکور ہے اللھم یا غنی یا حمید یا مبدئ یا معید یا رحیم یا ودود اکفنی بحلالک عن حرامک وبطاعتک عن معصیتک واغننی بفضلک عمن سواک ۔ تو جو کوئی اسپر مواظبت کرے اللہ تعالی اُسکو اپنی خلق سے غنی کرے اور اسکو ایسی جگہ سے روزی دے کہ جہان سے اُسکو گمان بھی نہ ہو ۔ اور ابن سنی نے حضرت عائشہ رض سے روایت کیا کہ پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی بعد نماز جمعہ کے سورۂ اخلاص اور سورۂ فلق اور سورۂ ناس سات سات بار پڑھے تو اللہ تعالی اُسکو اُنکے وجہ سے دوسرے جمعہ تک ہر بُرائی سے پناہ دیتا ہے کذا فی وظائف النبی ۔ اور قرآن کے بعض فضائل اور بعض سورتون کے جو مصنف نے بیان نہین کئے ہم مشکوٰۃ وغیرہ سے چنکر لکھتے ہین کہ لوگون کو مفید ہون ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارے دلونکو زنگ لگجاتا ہے جیسے لوہے کو پانی لگنے سے زنگ آجاتا ہے صحابہ نے عرض کیا کہ اُسکا جلا کرنا کیا ہے آپنے فرمایا کہ موت کا بہت یاد کرنا اور قرآن کی تلاوت اور فرمایا کہ جو کوئی قرآن پڑھے اور اُسپر عمل کرے تو اُسکے ماں باپ کو قیامت کے دن ایسا تاج پہنایا جاویگا جسکی روشنی آفتاب کی روشنی سے جو دنیا کے گھرون مین ہو بہت اچھی ہوگی تو اگر آفتاب کی روشنی تمہارے گھرون مین ہو تو اُس شخص کا خیال کرنا چاہئے جسنے قرآن پر عمل کیا ہو یعنی جب اُسکے ماں باپونکا یہ درجہ ہوا تو خود اُسکا کیا درجہ ہوگا اور فرمایا کہ جسنے قرآن پڑھا اور اُسکو یاد کیا اور اُسکے حلال کو حلال جانا اور اُسکے حرام کو حرام یعنی اُسپر عمل کیا تو اللہ تعالی اُسکو بہشت مین داخل کریگا اور اُسکی سفارش اُسکے گھر والون مین سے ایسے دس شخصون کے حق مین قبول فرمائیگا کہ سب کے لئے دوزخ واجب ہوئی ہوگی ۔ اور فرمایا کہ جو شخص قرآن کو پڑھے اور پھر اُسکو بھول جاوے تو وہ اللہ تعالے سے قیامت کے دن ایسی صورت سے ملیگا کہ اُسکا ہاتھ کٹا ہوا ہوگا اور فرمایا کہ جس شخص نے قرآن کے حرام کو حلال جانا وہ قرآن پر ایمان نہین لایا اور فرمایا کہ اے قرآن والو تکیہ نکرو قرآن پر یعنی اُسکے معانی مین فکر کرنے اور اُسکے اسرار جاننے سے غافل نہو صرف اُسکے الفاظ پر بھروسہ مت کرو اور فرمایا کہ قرآن کو اوقات شبا روزی مین جیسا چاہئے ویسا پڑھو یعنی اُسکے پڑھنے مین چار باتین چاہئین اول لفظون کو درست پڑھنا دوم معانی کا سمجھنا سوم معانی کا مقصود معلوم کرنا چہارم اسکے موافق عمل کرنا جب اسطرح سے پڑھو تو پڑھنے کا حق ادا ہو اور فرمایا کہ قرآن کو ظاہر کرو یعنی تین طرح سے ظاہر ہوتا ہے اول پڑھنا دوم عمل کرنا سوم تعظیم کرنا ۔ اور فرمایا کہ قرآن کو بآواز خوش پڑھو اور جو مضمون اُسمین ہے اُسکو سوچو یعنی جو آیتین اُسمین تنبیہ اور وعید اور خوف کی ہین اُنمین بہت غور کرو کہ تمکو نجات ملے اور فرمایا کہ قرآن کے ثواب مین جلدی نکرو یعنی اسکا بدلہ دنیا مین نہ چاہو کیونکہ آخرت مین اُسکا بڑا ثواب ہے اور فرمایا کہ سورۂ فاتحہ مین ہر بیماری کی شفا ہے اور جو کوئی سورۂ آل عمران کو جمعہ کے دن پڑھے اُسپر فرشتے رات تک رحمت بھیجتے ہین اور فرمایا کہ جمعہ کے دن سورۂ ہود پڑھو ۔ اور فرمایا کہ جو کوئی سورۂ یٰس صبحکو پڑھتا ہے اسکی سب حاجتین روا کیجاتی ہین اور جو کوئی اُسکو اللہ تعالی کی خوشنودی کیلئے پڑھتا ہے اُسکے پیشتر کے گناہ بخشے جاتے ہین اور فرمایا ہر چیز کی ایک زینت ہے اور قرآن کی زینت سورۂ رحمٰن ہے اور جو کوئی سورۂ واقعہ ہر رات مین پڑھے تو اُسکو فاقہ کبھی نہ پہنچے اور ابن مسعود اپنے بیٹون کو حکم کیا کرتے کہ اس سورہ کو ہر شب پڑھا کرین اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دوست

رکھتے تھے سورہ سبح اسم ربک الاعلی کو اور فرمایا کہ جو کوئی شب کو سورہ حم دخان پڑھے تو صبح کرتا ہے ایسی کیفیت سے کہ اُسکے لیے ستر ہزار فرشتے بخشش مانگتے ہین اور جو کوئی ہر روز دوسو بار قل ہو اللہ پڑھے تو اُسکے پچاس برس کے گناہ دور کیے جاتے ہین بشرطیکہ اُسپر قرض نہو یعنی بندونکا حق بخشا نہین جاتا اور فرمایا کہ جسکے دل مین کچھ بھی قرآن نہ ہو اُسکا دل اُجاڑ گھر کی طرح ہے اور جامع صغیر مین روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم مین سے کوئی یہ بات دوست رکھے کہ اپنے رب سے کلام کرے تو اُسکو چاہیئے کہ قرآن کی تلاوت کرے اور قرآن کی تلاوت سب عبادتون سے افضل ہے اور جیسے اُسکے پڑھنے سے اللہ تعالی کی نزدیکی حاصل ہوتی ہے دوسری چیز سے ویسی نہین ہوتی انتہی۔ اور جب کلام اللہ پڑھنا شروع کرے تو پہلے اعوذ پڑھے اور یہ جانے کہ مین اپنے رب سے مناجات کرتا ہون اور پڑھنے مین رووے اگرچہ تکلف کیساتھ ہو اور جب آیۂ رحمت پر پہونچے تو خوش ہو اور دعا کرے اور اگر آیۂ عذاب پر پہونچے تو ڈرے اور پناہ مانگے اور جو آداب کہ شروع کتاب یعنی آداب الذکر مین مذکور ہوئے اُنکو بجا لاوے اور آخر سورۂ فاتحہ کے اور نیز سورۂ بقرہ کے آخر مین آمین کہے اور فبای آلاء ربکما تکذبان کے جواب مین کہے لابشیء من نعمک ربنا نکذب فلک الحمد اور سورۂ قیامہ کے آخر مین بلی کہے اور سورۂ مرسلات کے آخر مین آمنت باللہ اور سورہ اعلی کے شروع مین سبحان ربی الاعلی اور سورۂ تین کے آخر مین بلی وانا علی ذلک من الشاہدین کہے اور سورۂ ضحی سے آخر قرآن تک کی سورتون مین تکبیر کہنا مسنون ہے یعنی ختم سورہ کے بعد لا الہ الا اللہ واللہ اکبر کہے اور جب قرآن ختم کرے تو الحمد اور شروع سورہ بقر کا مفلحون تک پڑھے یہ مضمون وظائف النبی کے مضمون کا خلاصہ ہے اگر کسیکو مفصل دیکھنا ہو تو اُسمین یا قرأت کی دوسری کتاب مین دیکھے وَالْاَدْعِیَۃُ الَّتِیْ ھِیَ غَیْرُ مَخْصُوْصَۃٍ بِوَقْتٍ وَّلَا سَبَبٍ اور یہ بیان اُن دعاؤن کا ہے جو کسی وقت اور سبب کے ساتھ مخصوص نہین ف بلکہ مشتمل ہین تمام اوقات اور حالات اور دین و دنیا کے مطالب کو

جو دعائین کسی وقت اور سبب سے موقوف نہین

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْکَسَلِ وَالْھَرَمِ وَالْمَغْرَمِ وَالْمَاْثَمِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ عَذَابِ النَّارِ وَفِتْنَۃِ النَّارِ وَفِتْنَۃِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَشَرِّ فِتْنَۃِ الْغِنٰی وَشَرِّ فِتْنَۃِ الْفَقْرِ وَمِنْ شَرِّ فِتْنَۃِ الْمَسِیْحِ الدَّجَّالِ اَللّٰھُمَّ اغْسِلْ خَطَایَایَ بِمَاءِ الثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّ قَلْبِیْ مِنَ الْخَطَایَا کَمَا یُنَقَّی الثَّوْبُ الْاَبْیَضُ مِنَ الدَّنَسِ وَبَاعِدْ بَیْنِیْ وَبَیْنَ خَطَایَایَ کَمَا بَاعَدْتَّ بَیْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ ع یا اللہ مین تیری پناہ مانگتا ہون کاہلی سے اور زیادہ بوڑھا ہونے سے اور قرض سے اور گناہ سے یا اللہ مین تیری پناہ مانگتا ہون آگ کے عذاب اور آگ کے فتنہ سے یعنی ایسے امتحان سے جو دخول دوزخ کا موجب ہو یا داروغۂ دوزخ کے سوال سے اور پناہ مانگتا ہون فتنۂ قبر سے یعنی منکر نکیر کے جواب مین حیران رہنے سے اور پناہ مانگتا ہون عذاب قبر سے اور توانگری کے فتنہ کی بُرائی سے یعنی فسق و فجور اور اسراف اور مال حرام کمانے سے اور پناہ مانگتا ہون محتاجگی کے فتنہ کی بُرائی سے یا اللہ میرے گناہ پاک کر برف اور اولے کے پانی سے اور میرا دل گناہون سے پاک کر جیسے سفید کپڑا میل سے پاک کیا جاتا ہے اور دور ہی ڈال مجھ مین اور میرے گناہون مین جیسے تو نے فاصلہ کیا مشرق اور مغرب مین نقل کیا اسکو صحاح ستہ مین اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْکَسَلِ وَالْجُبْنِ وَالْھَرَمِ

وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ خ مُ دَ تِ حِب مُسْ صَطْ
یا اللہ مین تیری پناہ مانگتا ہون عاجزی اور کاہلی اور نامردی اور زیادہ بوڑہا ہونیسے اور تیری پناہ مانگتا ہون قبر کے عذاب سے
اور تیری پناہ مانگتا ہون زندگی اور موت کے فتنے سے نقل کیا اِسکو بخاری مسلم ابو داود ترمذی ابن حبان حاکم نے
اور طبرانی نے صغیر مین وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ الْقَسْوَةِ وَالْغَفْلَةِ وَالْعَيْلَةِ وَالذِّلَّةِ وَالْمَسْكَنَةِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ الْفَقْرِ
وَالْكُفْرِ وَالْفُسُوْقِ وَالشِّقَاقِ وَالسُّمْعَةِ وَالرِّيَاءِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ الصَّمَمِ وَالْبَكَمِ وَالْجُنُوْنِ وَالْجُذَامِ وَسَيِّئِ الْاَسْقَامِ
حِب مُسْ صَطْ ابن حبان اور حاکم نے اور طبرانی نے صغیر مین دعاء مذکورہ بالا مین یہ بھی زیادہ نقل کیا ہے واعوذ
بک الخ یعنی اور مین تیری پناہ مانگتا ہون سنگدلی اور غفلت سے یعنی اوا ر طاعت مین اور فقر اور فاقہ اور ذلت اور محتاجی سے
اور پناہ مانگتا ہون اُس محتاجی سے کہ بیصبری کے ساتھ ہو اور کفر اور نافرمانی اور مخالفت سے یعنی حق اور اہل دین کی
مخالفت سے اور شہرت اور نمود سے یعنی لوگونکے سنانے دکھانے کو عبادت کرنیسے اور تیری پناہ مانگتا ہون بہرا ہونے اور
گونگا ہونے اور دیوانہ ہونے سے اور جذام اور تمام بُری بیماریون سے اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحُزْنِ وَالْعَجْزِ وَالْكَسَلِ
وَالْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَضَلَعِ الدَّيْنِ وَغَلَبَةِ الرِّجَالِ خ د تِ سُ یا اللہ مین تیری پناہ مانگتا ہون فکر و غم اور عاجزی اور کاہلی اور
نامردی اور بخل اور قرضہ کے بوجھ سے اور آدمیون کے دبانے سے نقل کیا اِسکو بخاری ابو داود ترمذی نسائی نے فقیر کہتا ہے کہ
غلبہ کی اضافت فاعل کیطرف بھی ہو سکتی ہے اور مفعول کیطرف بھی یعنی مین لوگونکو دباؤن یا لوگ مجھکو دباوین اور مقصود یہ ہی کہ
پناہ مانگتا ہون ظالم یا مظلوم ہونیسے اور کرمانی نے کہا کہ یہ دعاء الفاظ جامعہ سے ہے کیونکہ رذائل تین قسم کے ہین نفسانی اور بدنی
اور خارجی جیسے نفسانی تو تین ہین عقلی اور غضبی اور شہوانی تو فکر و غم متعلق قوت عقلی سے ہی اور نامردی قوت غضبی سے اور بخل قوت شہوانی
سے اور عجز اور کسل بدنی رذائل ہین اور قرضہ کا بوجھ اور آدمیون سے دبنا یہ خارجی رذائل ہین اور اوپر کی چیزین فکر وغیرہ نفسانی ہین
کذا فی الحرز ملخصاً اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْبُخْلِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ اَنْ اُرَدَّ اِلٰى اَرْذَلِ الْعُمُرِ وَاَعُوْذُبِكَ
مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ خ تِ سُ یا اللہ مین تیری پناہ مانگتا ہون بخیلی سے تیری پناہ مانگتا ہون نامردی سے
اور تیری پناہ مانگتا ہون اسبات سے کہ پہیر اجاؤن زیادہ خوار عمر کو اور تیری پناہ مانگتا ہون دنیا کے فتنہ سے یعنی دنیا کی سب بلاؤن سے کہ بیماری اور
گناہ وغیرہ ہین اور تیری پناہ مانگتا ہون قبر کے عذاب سے نقل کیا اسکو بخاری ترمذی نسائی نے اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَ
الْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَالْهَرَمِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ اَللّٰهُمَّ اٰتِ نَفْسِىْ تَقْوٰهَا وَزَكِّهَا اَنْتَ خَيْرُ مَنْ زَكّٰهَا اَنْتَ وَلِيُّهَا وَمَوْلٰهَا اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ عِلْمٍ لَّا يَنْفَعُ وَ
قَلْبٍ لَّا يَخْشَعُ وَمِنْ نَفْسٍ لَّا تَشْبَعُ وَمِنْ دَعْوَةٍ لَّا يُسْتَجَابُ لَهَا م تِ سَ مُصْ یا اللہ مین تیری پناہ مانگتا ہون عاجزی اور کاہلی اور نامردی اور
بخل اور بہت بوڑہا ہونے اور قبر کے عذاب سے یا اللہ تو میرے نفس کو اسکی پرہیزگاری عنایت کر اور تو اسکو پاک کر تو اُن شخصون کا بہتر ہے جو نفس کو پاک
کرتے ہین تو اُسکا کارساز اور مددگار ہے یا اللہ مین تیری پناہ مانگتا ہون ایسے علم سے جو فائدہ نہ دے یعنی دین کا علم نہو یا بے عمل ہو اور ایسے دل سے پناہ مانگتا
ہون جو اللہ سے نہ ڈرے اور ایسے نفس سے پناہ مانگتا ہون جو سیر نہو یعنی اللہ کے دیئے پر قانع نہو اور دنیا کا حریص ہو اور ایسی دعا سے پناہ مانگتا ہون

اور امر اور نہی فرمایا ع۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَسُوْٓءِ الْعُمُرِ وَفِتْنَةِ الصَّدْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ
دس ق حب یا اللہ میں پناہ مانگتا ہون نامردی اور بخیلی اور عمر کی برائی سے یعنی زندگی مین اعمال صالح نہون یا
معیشت کی تنگی ہو اور پناہ مانگتا ہون سینہ کے فتنہ سے یعنی عقائد فاسدہ وغیرہ سے اور قبر کے عذاب سے نقل کیا اسکو
ابوداود نسائی ابن ماجہ ابن حبان نے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِعِزَّتِكَ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ اَنْ تُضِلَّنِیْ اَنْتَ
الْحَیُّ الَّذِیْ لَا یَمُوْتُ وَالْجِنُّ وَالْاِنْسُ یَمُوْتُوْنَ مخ س یا اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں تیرے غلبہ کی کہ کوئی
معبود سوا تیرے نہین اس بات سے کہ تو مجھکو گمراہ کرے تو وہ زندہ ہے جو نہ مریگا اور جن اور آدمی سب مرینگے
نقل کیا اسکو بخاری مسلم نسائی نے اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَعُوْذُبِكَ مِنْ جَهْدِ الْبَلَآءِ وَدَرْكِ الشَّقَآءِ وَسُوْٓءِ الْقَضَآءِ
وَشَمَاتَةِ الْاَعْدَآءِ خ یا اللہ ہم تیری پناہ مانگتے ہین بلا کی مشقت اور بدبختی کے پالینے اور بری تقدیر سے اور دشمنون
کے خوش ہونے سے یعنی ہماری مصیبت پر نقل کیا اسکو بخاری نے ف حضرت عمرؓ سے منقول ہے کہ بلا کی مشقت
مال کی قلت اور اولاد کی کثرت ہے اور بری تقدیر سے مراد وہ برائی ہے کہ تقدیر سے حاصل ہو مخ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ
بِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَمِلْتُ وَمِنْ شَرِّ مَا لَمْ اَعْمَلْ م د س ق یا اللہ مین تیری پناہ مانگتا ہون اس چیز کی برائی سے جو
مین نے کی یعنی گناہ سے اور پناہ مانگتا ہون اسچیز کی برائی سے جو مین نے نہین کی یعنی آیندہ کو کوئی کام تیری مرضی کے
خلاف نکرون نقل کیا اسکو مسلم ابوداود نسائی ابن ماجہ نے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَلِمْتُ وَمِنْ شَرِّ مَا لَمْ اَعْلَمْ
س مص یا اللہ مین تیری پناہ مانگتا ہون اسچیز کی برائی سے جنکو مین جانتا ہون یعنی دنیا اور دین کے امور اور اسچیز کی برائی سے
جنکو مین نہین جانتا نقل کیا اسکو نسائی ابن ابی شیبہ نے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ زَوَالِ نِعْمَتِكَ وَتَحَوُّلِ عَافِیَتِكَ
وَفُجَآءَةِ نِقْمَتِكَ وَجَمِیْعِ سَخَطِكَ م د س یا اللہ مین تیری پناہ مانگتا ہون تیرے نعمت کے جلتے رہنے اور تیری عافیت کے
بدل جانیسے اور تیرے عذاب ناگہانی سے اور تیرے سب غصون سے نقل کیا اسکو مسلم ابوداود نسائی نے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ
اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ سَمْعِیْ وَمِنْ شَرِّ بَصَرِیْ وَمِنْ شَرِّ لِسَانِیْ وَمِنْ شَرِّ قَلْبِیْ وَمِنْ شَرِّ
مَنِیِّیْ ت د س مس یا اللہ مین تیری پناہ مانگتا ہون اپنی سماعت کی برائی سے یعنی بری اور جھوٹی باتین نہ سنون
اور اپنی بینائی کی برائی سے یعنے گناہ کی چیز نہ دیکھون اور اپنی زبان
کی برائی سے یعنی کلام بیہودہ اور فحش نہ بکون اور اپنے دل کی برائی سے یعنی عقائد باطلہ اور حسد وغیرہ نرکھون اور اپنی منی کی برائی سے
یعنی زناہ کرنیسے نقل کیا اسکو ترمذی ابوداود نسائی حاکم نے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْفَقْرِ وَالْفَاقَةِ وَالذِّلَّةِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ اَنْ
اَظْلِمَ اَوْ اُظْلَمَ د س ق مس یا اللہ مین تیری پناہ مانگتا ہون فقر اور فاقہ سے اور ذلیل ہونیسے اور تیری پناہ مانگتا ہون اس بات سے
کہ مین کسی پر ظلم کرون یا کوئی مجھپر ظلم کرے نقل کیا اسکو ابوداود نسائی ابن ماجہ حاکم نے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ التَّرَدِّیْ وَاَعُوْذُ
بِكَ مِنَ الْغَرَقِ وَالْحَرَقِ وَالْهَرَمِ وَاَعُوْذُبِكَ اَنْ یَّتَخَبَّطَنِیَ الشَّیْطَانُ عِنْدَ الْمَوْتِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ اَنْ اَمُوْتَ فِیْ سَبِیْلِكَ

مُدْبِرًا وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ اَنْ اَمُوْتَ لَدِیْغًا د س مس یا اللہ مین تیری

پناہ مانگتا ہون مکان کے گرنے سے یعنی دبکر نہ مرون اور تیری پناہ مانگتا ہون بلند جگہہ سے گر پڑنے سے اور تیری پناہ
مانگتا ہون ڈوبنے اور جلنے اور زیادہ بوڑھے ہونیسے اور تیری پناہ مانگتا ہون اس بات سے کہ شیطان مجھکو مرتے وقت
حیران کرے یعنی وسوسہ ڈال کر گمراہ کرے اور تیری پناہ مانگتا ہون اس بات سے کہ تیری راہ مین پیٹھ پھیر کر مرون
یعنی جہاد سے بھاگ کر اور تیری پناہ مانگتا ہون اس بات سے کہ زہردار جانورون کے کاٹنے سے مرون نقل کیا اسکو
ابوداؤد و نسائی حاکم نے **ف** ڈوبکر یا جلکر وغیرہ سے مرنا اگرچہ شہادت کا حکم رکھتا ہے لیکن اس سے پناہ اسلئے مانگی
کہ وہ وقت نازک ہوتا ہے مبادا بیصبری کرے اور شیطان قابو پاکر گمراہ کر دے۔ **ف** اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ مُنْكَرَاتِ
الْاَخْلَاقِ وَالْاَعْمَالِ وَالْاَهْوَاۤءِ ت حب مس وَالْاَدْوَاۤءِ ت یا اللہ مین تیری پناہ مانگتا ہون
برے اخلاق اور اعمال بد اور بری خواہشون سے نقل کیا اسکو ترمذی ابن حبان حاکم نے اور ترمذی کی ایک روایت
مین والادواء بھی ہے یعنی بری بیماریون سے اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْئَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا سَاَلَكَ مِنْهُ نَبِيُّكَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَنَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا اسْتَعَاذَ مِنْهُ نَبِيُّكَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنْتَ الْمُسْتَعَانُ وَعَلَيْكَ
الْبَلَاغُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ت یا اللہ ہم تجھ سے مانگتے ہین اس چیز کی بھلائی کہ تجھ سے تیرے پیغمبر محمد
صلی اللہ علیہ وسلم نے مانگی اور تجھ سے پناہ مانگتے ہین اس چیز کی برائی سے جس سے تیرے پیغمبر محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے پناہ مانگی
اور تجھ سے مدد مانگی گئی ہے اور تجھ ہی پر کفایت ہے یعنی تو ہی سب کو کافی ہے اور نہین ہے پھر جانا گناہ ہونسے اور نہ قوت عبادت
پر مگر اللہ کی مدد سے نقل کیا اسکو ترمذی نے **ف** ابو امامہ صحابی کہتے ہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بہت سی دعا
پڑھی جو مجھے یاد نہ رہی مین نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپنے بہت سی دعا کی کہ مجھکو یاد نہ رہی آپ نے فرمایا کہ مین تجھکو ایسی دعا بتاتا ہون
کہ اسمین سب دعائین آجائین پھر آپنے اللهم انا نسالك آخرتک تعلیم فرمائی کہ یہ جامع ہے **ف** اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ جَارِ السُّوْءِ
فِیْ دَارِ الْمُقَامَةِ فَاِنَّ جَارَ الْبَادِيَةِ يَتَحَوَّلُ س حب مس یا اللہ مین تیری پناہ مانگتا ہون برے ہمسایہ سے سکونت
کے گھر مین کیونکہ جنگل کا ہمسایہ یعنی سفر کا ہمسایہ بدل جاتا ہے یعنی آدمی سفر سے دوسری جگہہ چلا جاتا ہے تو ایسے ہمسایہ کی برائی
سہل ہے مشکل اسی ہمسایہ کی برائی ہے جو ہمیشہ پاس رہے نقل کیا اسکو نسائی ابن حبان حاکم نے اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الْكُفْرِ
وَالدَّيْنِ س حب مس مین پناہ مانگتا ہون اللہ کی کفر اور قرض سے نقل کیا اسکو نسائی ابن حبان حاکم نے
اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ غَلَبَةِ الدَّيْنِ وَغَلَبَةِ الْعَدُوِّ وَشَمَاتَةِ الْاَعْدَاۤءِ مس حب یا اللہ مین تیری پناہ مانگتا
ہون بہت قرضدار ہونیسے اور دشمن کے غالب ہونیسے اور دشمنون کے خوش ہونیسے نقل کیا اسکو حاکم ابن حبان نے اَللّٰهُمَّ
اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ وَقَلْبٍ لَا يَخْشَعُ وَدُعَاۤءٍ لَا يُسْمَعُ وَنَفْسٍ لَا تَشْبَعُ مس مص وَمِنَ الْجُوْعِ فَاِنَّهٗ
بِئْسَ الضَّجِيْعُ مس مص وَمِنَ الْخِيَانَةِ فَبِئْسَتِ الْبِطَانَةُ وَمِنَ الْكَسَلِ وَالْبُخْلِ وَالْجُبْنِ وَمِنَ
الْهَرَمِ وَمِنْ اَنْ اُرَدَّ اِلٰى اَرْذَلِ الْعُمُرِ وَمِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَفِتْنَةِ الْمَحْيَا

وَالْمَمَاتِ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْئَلُكَ عَزَائِمَ مَغْفِرَتِكَ وَمُنْجِيَاتِ اَمْرِكَ وَالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ اِثْمٍ وَالْغَنِيْمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ وَالْفَوْزَ
بِالْجَنَّةِ وَالنَّجَاةَ مِنَ النَّارِ مس یا اللہ مین تیری پناہ مانگتا ہون ایسے علم سے جو مفید نہ ہو اور ایسے دل سے جو خوف نکرے
اور ایسی دعا سے جو مقبول نہو اور ایسے نفس سے کہ سیر نہو نقل کیا اِسکو حاکم ابن ابی شیبہ نے اور تیری پناہ مانگتا ہون
بھوک سے کہ وہ بری ہمخواب ہے یعنی اُسکے سبب سے حضور اور خاطر جمعی مین فرق آتا ہے اور بھوک کے ضعف سے عبادات
سے رکتا ہے نقل کیا اسکو حاکم ابن ابی شیبہ نے اور پناہ مانگتا ہون مین خیانت سے کہ بری خصلت دلکی ہے اور کاہلی اور بخیلی اور
نامردی اور بہت بوڑھا ہونے سے اور اس بات سے کہ خوار زندگی کیطرف پھیر اجاؤن اور دجال کے فتنے اور قبر کے عذاب
اور زندگی اور موت کے فتنے سے یا اللہ ہم تجھ سے مانگتے ہین ایسے عمل کہ تیری بخشش کو لازم کرین اور مانگتے ہین ایسے
عمل کہ تیرے حکم سے نجات دین یعنی تیرے حکم کی بجا آوری کے عہدہ سے خلاصی دین اور مانگتے ہین ہر گناہ سے محفوظ
رہنا اور ہر نیکی سے غنیمت یعنی بہرہ وافی پانا اور مانگتے ہین بہشت کو پہونچنا اور آگ سے نجات پانا نقل کیا اسکو حاکم نے
اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ عِلْمًا نَافِعًا وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ حب یا اللہ مین تجھ سے مانگتا ہون علم نافع اور
تیری پناہ مانگتا ہون ایسے علم سے جو نفع نہ دے نقل کیا اِسکو ابن حبان نے اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ وَعَمَلٍ
لَا يُرْفَعُ وَقَلْبٍ لَا يَخْشَعُ وَقَوْلٍ لَا يُسْمَعُ حب مس مص یا اللہ مین تیری پناہ مانگتا ہون اُس علم سے کہ نفع
ندے اور اُس عمل سے کہ آسمان پر اُٹھایا نجائے یعنی قبول نہو بوجہ باطل ہونیکے یا اخلاص نہ ہونیکے اور پناہ مانگتا ہون
اُس دل سے کہ نہ ڈرے اور اُس دعا سے کہ مقبول نہو نقل کیا اسکو ابن حبان حاکم ابن ابی شیبہ نے اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَعُوْذُ
بِكَ اَنْ نَرْجِعَ عَلٰى اَعْقَابِنَا اَوْ نُفْتَنَ عَنْ دِيْنِنَا م خ م یا اللہ ہم تیری پناہ مانگتے ہین اس بات سے کہ اپنی ایڑیون
کے بل پھرین یعنی ایمان کے بعد مرتد ہو جائین یا فتنہ مین ڈالے جائین اپنے دین سے یعنی دین مین قصور آجائے
نقل کیا اسکو موقوفاً بخاری مسلم نے نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ النَّارِ نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الْفِتَنِ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا
بَطَنَ نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ عو م ہم پناہ مانگتے ہین اللہ کی آگ کے عذاب سے اور پناہ مانگتے ہین اللہ کی اُن
فتنون سے جو ظاہر ہوئے اور جو پوشیدہ ہین یعنی آیندہ کو ظاہر ہون ہم پناہ مانگتے ہین اللہ کی دجال کے فتنے سے نقل کیا
اسکو ابو عوانہ نے اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ وَمِنْ قَلْبٍ لَا يَخْشَعُ وَمِنْ نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ وَمِنْ دُعَاءٍ لَا
يُسْمَعُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ هٰؤُلَاءِ الْاَرْبَعِ مس طس یا اللہ مین تیری پناہ مانگتا ہون اس علم سے کہ نفع ندے
اور اس دل سے کہ خوف نکرے اور اُس نفس سے کہ سیر نہو اور اس دعا سے کہ مقبول نہو یا اللہ مین تیری پناہ مانگتا ہون ان چارون
سے نقل کیا اسکو ابن ابی شیبہ نے اور طبرانی نے اوسط مین اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ ذُنُوْبِيْ وَخَطَايَايَ وَعَمْدِيْ طس یا اللہ تو
بخشدے سب گناہ میرے جو مین نے چوک کر کئے ہین اور جو جان کر کئے ہین نقل کیا اسکو طبرانی نے اوسط مین
اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ وَقَلْبٍ لَا يَخْشَعُ وَنَفْسٍ لَا تَشْبَعُ ط یا اللہ مین تیری پناہ مانگتا ہون

اُس دعا سے کہ مقبول نہو اور اُس دل سے کہ خوف نکرے اور اُس نفس سے کہ سیر نہو نقل کیا اسکو طبرانی نے اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَعُوْذُ
بِکَ مِنَ الْکَسَلِ وَالْھَرَمِ وَفِتْنَةِ الصَّدْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ طب یا اللہ مین تیری پناہ مانگتا ہون کاہلی اور بہت بوڑہا ہونے اور
سینہ کے فتنے سے یعنی بری عقائد اور کینہ اور حسد وغیرہ سے اور قبر کے عذاب سے نقل کیا اسکو طبرانی نے اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَعُوْذُ بِکَ
مِنْ یَوْمِ السُّوْءِ وَمِنْ سَاعَةِ السُّوْءِ وَمِنْ صَاحِبِ السُّوْءِ وَمِنْ جَارِ السُّوْءِ فِی دَارِ الْمُقَامَةِ طب یا اللہ مین تیری پناہ مانگتا
ہون برے دن سے یعنی جس دین و دنیا کی برائی واقع ہو اور پناہ مانگتا ہون بری رات سے اور بری ساعت سے جسمین
تیری یاد سے غافل ہون اور پناہ مانگتا ہون برے ساتھی سے یعنی جو اچھی صلاح نہ دے اور پناہ مانگتا ہون برے ہمسایہ
سے سکونت کے گھر مین نقل کیا اسکو طبرانی نے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْبَرَصِ وَالْجُنُوْنِ وَالْجُذَامِ وَسَیِّئِ الْاَسْقَامِ د س مص
یا اللہ مین تیری پناہ مانگتا ہون برص سے اور دیوانگی سے اور جذام سے اور بری بیماریون سے نقل کیا اسکو ابو داؤد نسائی
ابن ابی شیبہ نے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الشِّقَاقِ وَالنِّفَاقِ وَسُوْءِ الْاَخْلَاقِ د یا اللہ مین تیری پناہ مانگتا ہون
مخالفت اور نفاق سے اور بری عادتون سے نقل کیا اسکو ابو داؤد نے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْجُوْعِ فَاِنَّهٗ بِئْسَ
الضَّجِیْعُ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْخِیَانَةِ فَاِنَّھَا بِئْسَتِ الْبِطَانَةُ د یا اللہ مین پناہ مانگتا ہون بھوک سے کہ وہ بری ہمخواب ہے
اور تیری پناہ مانگتا ہون خیانت سے کہ وہ بری رفیق پنہانی ہے نقل کیا اسکو ابو داؤد نے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ
الْاَرْبَعِ مِنْ عِلْمٍ لَّا یَنْفَعُ وَمِنْ قَلْبٍ لَّا یَخْشَعُ وَمِنْ نَفْسٍ لَّا تَشْبَعُ وَمِنْ دُعَاءٍ لَّا یُسْمَعُ د یا اللہ مین پناہ
مانگتا ہون چار چیزون سے ایسے علم سے جو نفع نہ دے اور ایسے دل سے جو خوف نکرے اور ایسے نفس سے جو سیر نہو
اور ایسی دعا سے کہ مقبول نہو نقل کیا اسکو ابو داؤد نے اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا
عَذَابَ النَّارِ خ م د س یا اللہ اے ہمارے پروردگار ہمکو دے دنیا مین بھلائی یعنی عافیت وغیرہ اور آخرت مین
بھلائی یعنی بخشش اور جنت اور بچا ہمکو آگ کے عذاب سے نقل کیا اسکو بخاری مسلم ابو داود نسائی نے اَللّٰھُمَّ
اغْفِرْ لِیْ خَطِیْئَتِیْ وَجَھْلِیْ وَاِسْرَافِیْ فِیْ اَمْرِیْ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّیْ خ م مص یا اللہ بخش میرے وہ گناہ جو مین
نے چوک کر کئے ہین اور نادانی سے کئے ہین اور میری زیادتی کو میرے کام مین اور وہ گناہ بخش جسکو تو بہت جانتا ہے بہ نسبت
میرے نقل کیا اسکو بخاری مسلم ابن ابی شیبہ نے اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ جِدِّیْ وَھَزْلِیْ وَخَطَایَ وَعَمْدِیْ وَکُلُّ ذٰلِکَ
عِنْدِیْ خ م یا اللہ تو بخش میرے وہ گناہ جو قصداً کئے ہین اور جو ہنسی سے کئے ہین اور جو چوک کر کئے
اور جو جانکر کئے ہین اور یہ سب میرے پاس موجود ہین یعنی یہ جملہ اپنی عاجزی اور اپنے گناہون کا اقرار ہے نقل کیا
اسکو بخاری مسلم نے اور ایک روایت مین یہ جملہ بھی زیادہ آیا ہے اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ وَاَنْتَ عَلٰی
کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ خ م تو آگے کرنے والا ہے یعنی رحمت اور بخشش مین جسکو چاہے آگے کر دے اور تو پیچھے کرنے والا
ہے یعنی اپنی رحمت سے جسکو چاہے پیچھے کر دے اور تو ہر چیز پر قادر ہے نقل کیا اسکو بخاری مسلم نے اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ

لِي جِدِّي وَهَزْلِي وَخَطَائِي وَعَمَدِي وَكُلُّ ذٰلِكَ عِنْدِي م س یا اللہ میرے وہ گناہ بخش جو مین نے قصداً کیئے اور جو ہنسی سے کیئے اور جو چوک کر کیئے اور جو جانکر کیئے اور یہ سب میرے پاس موجود ہین نقل کیا اسکو ابن ابی شیبہ نے اَللّٰهُمَّ اغْسِلْ عَنِّي خَطَايَايَ بِمَاءِ الثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّ قَلْبِي مِنَ الْخَطَايَا كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الْأَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ وَبَاعِدْ بَيْنِي وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ خ م یا اللہ دہو مجھ سے میرے گناہون کو برف اور اولے کے پانی سے اور میرے دلکو گناہون سے ایسا پاک کر جیسا تو نے سفید کپڑے کو میل سے پاک کیا اور دوری ڈال مجھ مین اور میرے گناہون مین جیسا تو نے فاصلہ کیا پورب اور پچھم مین نقل کیا اسکو بخاری مسلم نے اَللّٰهُمَّ مُصَرِّفَ الْقُلُوبِ صَرِّفْ قُلُوبَنَا عَلٰى طَاعَتِكَ م س یا اللہ اے دلون کے پھیرنیوالے ہمارے دلون کو پھیر دے اپنی طاعت پر نقل کیا اسکو مسلم نسائی نے اَللّٰهُمَّ اهْدِنِي وَسَدِّدْنِي م یا اللہ تو مجھ کو دین کی راہ دکھا اور مجھ کو راہ مستقیم پہ استقامت دے نقل کیا اسکو مسلم نے اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْهُدٰى وَالسَّدَادَ م یا اللہ مین تجھ سے مانگتا ہون ہدایت اور راہ راست پر ٹھیرنا نقل کیا اسکو مسلم نے اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْهُدٰى وَالتُّقٰى وَالْعَفَافَ وَالْغِنٰى م ت ق یا اللہ مین تجھ سے مانگتا ہون ہدایت اور پرہیزگاری اور پارسائی اور خلق سے بے پروائی اور دلکی توانگری نقل کیا اسکو مسلم ترمذی ابن ماجہ نے اَللّٰهُمَّ أَصْلِحْ لِي دِينِيَ الَّذِي هُوَ عِصْمَةُ أَمْرِي وَأَصْلِحْ لِي دُنْيَايَ الَّتِي فِيهَا مَعَاشِي وَأَصْلِحْ لِي آخِرَتِي الَّتِي فِيهَا مَعَادِي وَاجْعَلِ الْحَيٰوةَ زِيَادَةً لِي فِي كُلِّ خَيْرٍ وَاجْعَلِ الْمَوْتَ رَاحَةً لِي مِنْ كُلِّ شَرٍّ م یا اللہ درست کر میرا دین جو بچاؤ ہے میرے کام کا اور درست کر میری دنیا جسمین میری زندگی ہے اور درست کر میری آخرت جسمین میری بازگشت ہے اور زندگی کو میرے لئے ہر نیکی مین زیادتی کا سبب کر یعنی جسمین نیکی بہت کرون اور موت کو میرے حق مین ہر برائی سے راحت کر نقل کیا اسکو مسلم نے ف دین کو کام کا بچاؤ اسلئے کہا کہ تمام امور کی درستی دین کی درستی سے ہوتی ہے اور نفس اور مال مین بچاؤ اسی سے حاصل ہوتا ہے اور گناہون سے بچنے اور عذاب آخرت سے محفوظ رہنے کا باعث بھی ایمان کامل ہوتا ہے اور دنیا کی اصلاح وجہ معیشت کے حاصل ہونے سے اور عبادت کی توفیق سے ہوتی ہے اور اصلاح آخرت خاتمہ بخیر ہونے سے ہوتی ہے اور موت کو میرے حق مین ہر برائی سے راحت کر اسکے یہ معنی کہ اگر ایسا فتنہ ظاہر ہو جو میرے گناہ کرنے اور ایمان سے نکل جانیکا باعث ہو تو مجھکو اس سے پیشتر وفات دے تاکہ راحت پاؤن فحزا اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي وَعَافِنِي وَارْزُقْنِي م واهْدِنِي م یا اللہ تو مجھکو بخش اور تو مجھپر رحم کر اور تو مجھکو عافیت دے اور تو مجھکو روزی دے نقل کیا اسکو مسلم نے اور مسلم کی ایک روایت مین اس دعا کے بعد یہ بھی آیا ہے واہدنی یعنی مجھکو سیدھی راہ دکھا رَبِّ أَعِنِّي وَلَا تُعِنْ عَلَيَّ وَانْصُرْنِي وَلَا تَنْصُرْ عَلَيَّ وَامْكُرْ لِي وَلَا تَمْكُرْ عَلَيَّ وَاهْدِنِي وَيَسِّرِ الْهُدٰى لِي وَانْصُرْنِي عَلٰى مَنْ بَغٰى عَلَيَّ رَبِّ اجْعَلْنِي لَكَ ذَكَّارًا لَكَ شَكَّارًا لَكَ رَهَّابًا لَكَ مِطْوَاعًا لَكَ مُخْبِتًا إِلَيْكَ أَوَّاهًا

مُنِيبًا رَبِّ تَقَبَّلْ تَوْبَتِي وَاغْسِلْ حَوْبَتِي وَاَجِبْ دَعْوَتِي وَثَبِّتْ حُجَّتِي وَسَدِّدْ لِسَانِي وَاهْدِ قَلْبِي
وَاسْلُلْ سَخِيمَةَ صَدْرِي ع ہ حب مس مص اے میرے پروردگار تو میری مدد کر یعنی اپنے ذکر اور
اور شکر کی اور اچھی عبادت کی توفیق دے اور دشمنوں کی مدد نکر میرے ضرر پر یعنی جو دشمن کہ مجھکو تیری طاعت سے روکے خواہ شیطان
ہو یا انس و جن انکو مجھپر غالب مت کر اور تو مجھہ کو ان پر مدد دے یعنی نفس اور شیطان اور سب
دشمنوں پر مجھکو غالب کر اور انکو مجھپر مدد نہ دے اور میرے لئے انپر مکر کر اور انکے لئے مجھپر مکر مت کر اور مجھہ کو
سیدھی راہ دکہا اور سیدھی راہ چلنا میرے حق مین آسان کر اور مجھکو مدد دے اس شخص پر جسنے مجھپر ظلم کیا اے میرے پروردگار
مجھکو ایسا کر دے کہ ہو جاؤن تجھکو بہت یاد کرنیوالا تیرا بہت شکر کرنیوالا تجھسے بہت ڈرنیوالا تیری طاعت بہت کرنیوالا تیرے سامنے بہت فروتنی کرنیوالا
بہت آہ و نالہ کرنیوالا بہت توبہ کرنیوالا اے میرے پروردگار تو میری توبہ قبول کر اور میرے گناہ کو دھو ڈال اور میری دعا پذیرا کر اور
میری دلیل ثابت رکھ یعنی ایمان کو یا منکر نکیر کے جواب مین ثابت رکھ اور میری زبان سیدھی کر یعنی سوا
حق اور سچی بات کے اور کچھ زبان پر نہ آوے اور میرے دل کو راہ دکھا اور میرے سینہ سے کینہ نکال دے نقل
کیا اسکو چارون نے اور ابن حبان حاکم ابن ابی شیبہ نے **ف** مکر فریب کو کہتے ہین اور اللہ کے مکر سے یہان بلا ڈالنا
بھیجنا دشمنان دین پر ہے ایسی جگہہ سے کہ وہ گمان بھی نہ کرین فحہ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَارْضَ عَنَّا وَتَقَبَّلْ
مِنَّا وَاَدْخِلْنَا الْجَنَّةَ وَنَجِّنَا مِنَ النَّارِ وَاَصْلِحْ لَنَا شَأْنَنَا كُلَّهُ ق د یا اللہ تو ہمکو بخش اور ہمپر رحم کر اور ہمسے راضی ہو
یعنی اپنی طاعت کی ہمکو توفیق دے کہ تیری رضامندی کا باعث ہو اور ہمسے قبول کر ہمارے اعمال اور ہمکو بہشت مین داخل
کر اور ہمکو آگ سے نجات دے اور ہمارے سب کام درست کر نقل کیا اسکو ابن ماجہ ابوداود نے اَللّٰهُمَّ اَلِّفْ بَيْنَ
قُلُوبِنَا وَاَصْلِحْ ذَاتَ بَيْنِنَا وَاهْدِنَا سُبُلَ السَّلَامِ وَنَجِّنَا مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّورِ وَجَنِّبْنَا الْفَوَاحِشَ
مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَبَارِكْ لَنَا فِي اَسْمَاعِنَا وَاَبْصَارِنَا وَقُلُوبِنَا وَاَزْوَاجِنَا وَذُرِّيَّاتِنَا وَتُبْ عَلَيْنَا
اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ وَاجْعَلْنَا شَاكِرِينَ لِنِعْمَتِكَ مُثْنِينَ بِهَا قَابِلِيهَا وَاَتِمَّهَا عَلَيْنَا د حب مس
ط یا اللہ ہمارے دلوں مین الفت ڈال یعنی تاکہ آپسمین دوستی رکھین اور اصلاح کر ہمارے درمیان اور ہمکو سلامتی
کی راہین دکھا اور ہمکو کفر کے اندھیرون سے نجات دے ایمان کی روشنی کی طرف اور ہمکو گناہون سے بچا جو ان
مین سے ظاہر ہوئے یعنی جو ہو چکے ہین انکو بخشدے اور جو انمیں سے چھپے ہین ابھی نہین ہوئے انسے محفوظ
رکھ اور ہمکو برکت دے ہماری سماعتون اور بینائیون اور دلون اور بیبیون اور اولاد مین اور ہماری توبہ قبول کر کیونکہ
تو ہی ہے توبہ قبول کرنیوالا مہربان اور ہمکو اپنی نعمت کا شکر گذار اور اسپر تعریف کرنیوالا کر اور ہمکو اس نعمت کا قبول کرنیوالا کر اور اس نعمت کو ہمپر تمام کر نقل
کیا اسکو ابوداود و ابن حبان حاکم طبرانی نے اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْئَلُكَ الثَّبَاتَ فِي الْاَمْرِ وَاَسْئَلُكَ عَزِيمَةَ الرُّشْدِ وَاَسْئَلُكَ
شُكْرَ نِعْمَتِكَ وَحُسْنَ عِبَادَتِكَ وَاَسْئَلُكَ لِسَانًا صَادِقًا وَقَلْبًا سَلِيمًا وَاَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا

مَا تَعْلَمُ وَاَسْئَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا تَعْلَمُ اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ ت حب مس مص یا اللہ مین تجھ سے مانگتا ہون ثابت رہنا دین کے معاملہ مین اور مانگتا ہون تجھ سے پختہ ہدایت یعنی ہدایت کو اپنے ذمہ لازم سمجھون اُسکو رخصت نجانون اور تجھ سے مانگتا ہون تیری نعمت کا شکر اور تیری عبادت کو اچھی طرح کرنا اور تجھ سے مانگتا ہون سچی زبان اور چنگا دل یعنی بُرے عقائد اور برے اخلاق سے پاک اور تیری پناہ مانگتا ہون اُس چیز کی بُرائی سے جسکو تو جانتا ہے یعنی جسکی برائی تجھے معلوم ہو اور تجھ سے مانگتا ہون اُسچیز کی بھلائی جسکی بھلائی تو جانتا ہے اور تجھسے بخشش چاہتا ہون اُس گناہ کی جسکو تو جانتا ہے یعنی اور میں نہین جانتا بیشک تو ہی ہے چھپی باتون کا جاننے والا نقل کیا اِسکو ترمذی ابن حبان حاکم ابن ابی شیبہ نے اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّيْ مس اَلَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ یا اللہ تو بخش وہ گناہ جو مین نے پہلے کئے اور جو مین نے پیچھے کئے اور جو مین نے پوشیدہ کئے اور جو مین نے ظاہر کئے اور وہ گناہ جنکو تو بہت جانتا ہے بہ نسبت میرے نقل کیا اس کو حاکم احمد نے اور احمد کی ایک روایت مین لا الہ الا انت بھی زیادہ آیا ہے یعنی کوئی معبود نہیں سوا تیرے اَللّٰهُمَّ اقْسِمْ لَنَا مِنْ خَشْيَتِكَ مَا تَحُوْلُ بِهٖ بَيْنَنَا وَبَيْنَ مَعَاصِيْكَ وَمِنْ طَاعَتِكَ مَا تُبَلِّغُنَا بِهٖ جَنَّتَكَ وَمِنَ الْيَقِيْنِ مَا تُهَوِّنُ بِهٖ عَلَيْنَا مَصَائِبَ الدُّنْيَا یا اللہ ہمکو نصیب کر اپنے خوف سے اُسقدر جس سے تو ہم مین اور اپنی نافرمانیون کے درمیان حائل ہو یعنی اُس ڈر کے سبب سے ہم تیرے گناہو نسے بچیں اور ہمکو اپنی طاعت سے اُسقدر نصیب کر جسکے سبب سے تو اپنی بہشت مین ہمکو پہونچاوے اور ہمکو یقین اُسقدر نصیب کر جسکے سبب سے تو ہمپر دنیا کی مصیبتین آسان کر دے ف یعنی تو اپنی ذات اور صفات پر اور رسول مقبول کے ارشاد پر ایسا یقین دے کہ دنیا کی سختیان ہمپر آسان ہون مثلا جسکو اللہ کی رزاقی کا یقین ہوگا وہ ہرگز فکر نکریگا اور اسی پر بھروسہ کریگا یا جو کوئی اس بات کا یقین کریگا کہ آخرت کی مصیبتین زیادہ سخت ہین اور دنیا کی مصیبتین ناپائدار ہین تو یہیں کی مصیبتین آسان ہو جائینگی تو ایسا یقین ہمکو عطا فرما آمین یارب العالمین مجز وَمَتِّعْنَا بِاَسْمَاعِنَا وَاَبْصَارِنَا وَقُوَّتِنَا مَا اَحْيَيْتَنَا وَاجْعَلْهُ الْوَارِثَ مِنَّا اور ہمکو فائدہ مند کر ہماری سماعتون اور ہماری بینائیون اور ہماری قوت سے جب تک تو ہمکو زندہ رکھے اور فائدہ مندی کو ہمارا وارث کر ف یعنی اُسکو باقی رکھ اُن لوگون مین جو ہمارے ہون یا اُسکو باقی رکھ ہماری آخر عمر تک ع فقیر کہتا ہے کہ ضمیر مفعول لفظ واجعلہ کے راجع کرنے مین کئی قول ہین ایک یہ کہ راجع ہے فعل متعنا کے مصدر کیطرف جیسے مترجم نے ترجمہ کیا اور ایک قول یہ ہے کہ سمع اور بصر وغیرہ ہر ایک کی طرف راجع ہے اور اس قول کی مؤیدہ حدیث ہے جو آگے آویگی متعنی بسمعی و بصری واجعلہما الخ کہ ضمیر تثنیہ سمع اور بصر کی طرف راجع ہے قاضی عیاض نے اسکو ترجیح دی ہے اور معنی وہی ہین جو علی نے لکھے ہین وَاجْعَلْ ثَارَنَا عَلٰى مَنْ ظَلَمَنَا وَانْصُرْنَا عَلٰى مَنْ عَادَانَا وَلَا تَجْعَلْ مُصِيْبَتَنَا فِيْ دِيْنِنَا وَلَا تَجْعَلِ الدُّنْيَا اَكْبَرَ هَمِّنَا وَلَا مَبْلَغَ عِلْمِنَا وَلَا غَايَةَ رَغْبَتِنَا وَلَا تُسَلِّطْ عَلَيْنَا مَنْ لَا يَرْحَمُنَا ت س

نکرین اور ہماری مدد کر اُس شخص کے مقابلہ مین جسنے ہمسے دشمنی کی اور ہماری مصیبت ہماری دین مین مت کر یعنی ایسی چیز
مین مبتلا مت کر جو ہمارے دین کے نقصان کا باعث ہو اور دنیا کو ہمارا بہت بڑا غم مت کر اور نہ ہمارے علم کی
نہایت اور نہ ہماری نہایت رغبت اور نہ ہمپر ایسے شخص کو مسلط مت کر کہ جو ہمپر رحم نہ کرے نقل کیا اسکو ترمذی نسائی
حاکم نے **ف** دنیا کو ہمارا بہت بڑا غم مت کر یعنی تمام و کمال دنیا کے فکر و تدبیر مین نہ ہین بلکہ غم اور فکر سب امور آخرت کا
ہو کذا ذکر الفخر مشکوٰۃ مین روایت ہے کہ یہ بات کم تھی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کسی مجلس سے اُٹھین اور یہ دعا اپنے
صحابہ کے سامنے نہ پڑھین یعنی اکثر اوقات مجلس مین آپ یہ دعا پڑھتے تھے **فقیر** کہتا ہے کہ ملا علی قاری نے لکھا ہے کہ
ولا غایۃ رغبتنا بعض نسخون مین زیادہ آیا ہے لیکن مصنف نے تصحیح المصابیح مین لکھا ہے کہ مین نے اس جملہ کو حدیث مین
نہین پایا اور ہم بتشدید میم غم اور قصد دونون معنون مین آتا ہے اور دونون معنے حدیث مین درست ہین ایک معنے
مترجم نے بیان کئے اور دوسری صورت مین یہ معنی ہین کہ دنیا کو ہمارا بڑا مقصود مت کر کہ مقصود بالذات اُسی کو سمجھنے
لگین اور آخرت سے غافل رہین کذا فی الحرز اَللّٰهُمَّ زِدْنَا وَلَا تَنْقُصْنَا وَاَكْرِمْنَا وَلَا تُهِنَّا وَاَعْطِنَا وَلَا تَحْرِمْنَا
وَاٰثِرْنَا وَلَا تُؤْثِرْ عَلَيْنَا وَاَرْضِنَا وَارْضَ عَنَّا ت س مس یا اللہ تو ہمکو زیادہ کر یعنی علم اور عمل اور اپنی نعمتوں مین اور
کم مت کر ہمسے اپنی نعمتین اور ہمکو بزرگ قدر کر اور ہمکو ذلیل مت کر اور ہمکو دے یعنی خیر و برکت دنیا اور آخرت کی اور ہمکو
محروم مت کر اور ہمکو ترجیح دے یعنی دشمنان دین پر غالب کر اور ہمپر کسیکو ترجیح مت دے اور ہمکو راضی کر اپنی
تقدیر پر اور ہمسے راضی ہو یعنی عبادت پر اگرچہ کم ہو نقل کیا اسکو ترمذی نسائی حاکم نے اَللّٰهُمَّ اَلْهِمْنِيْ رُشْدِيْ
وَاَعِذْنِيْ مِنْ شَرِّ نَفْسِيْ ت یا اللہ میرے دل مین ڈال میری راہ یابی اور مجھکو بچا میرے نفس کی برائی سے
نقل کیا اسکو ترمذی نے اَللّٰهُمَّ قِنِيْ شَرَّ نَفْسِيْ وَاعْزِمْ لِيْ عَلٰى رُشْدِ اَمْرِيْ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ مَا اَسْرَرْتُ وَمَا
اَعْلَنْتُ وَمَا اَخْطَأْتُ وَمَا عَمَدْتُ ۔ ۔ ۔ وَمَا جَهِلْتُ مس س حب یا اللہ مجھکو بچا میرے نفس کی برائی سے
اور حکم کر میرے لئے میرے کام کی بھلائی پر یا اللہ تو میرے وہ گناہ بخش جو مین نے پوشیدہ کئے اور جو مینے ظاہر کئے
اور جو چوک کر کئے اور جو جانکر کئے اور جو نادانی سے کئے نقل کیا اسکو حاکم نسائی ابن حبان نے اَسْأَلُ اللّٰهَ الْعَافِيَةَ
فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ت مین مانگتا ہون اللہ سے عافیت دنیا اور آخرت مین نقل کیا اسکو ترمذی نے اَللّٰهُمَّ
اِنِّيْ اَسْأَلُكَ فِعْلَ الْخَيْرَاتِ وَتَرْكَ الْمُنْكَرَاتِ وَحُبَّ الْمَسَاكِيْنِ وَاَنْ تَغْفِرَ لِيْ وَتَرْحَمَنِيْ وَاِذَا اَرَدْتَ بِقَوْمٍ
فِتْنَةً فَتَوَفَّنِيْ غَيْرَ مَفْتُوْنٍ وَاَسْأَلُكَ حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ يُّحِبُّكَ وَحُبَّ عَمَلٍ يُّقَرِّبُ اِلٰى حُبِّكَ ت مس یا اللہ مین تجھسے
مانگتا ہون بھلائیون کے کرنیکی توفیق اور برائیون کے چھوڑنے کی اور مانگتا ہون محتاجون کی دوستی کہ انکو مین دوست رکھون
یا وہ مجھے دوست رکھین اور یہ بات مانگتا ہون کہ تو مجھے بخشے اور مجھپر رحم کرے اور جب تو کسی قوم پر فتنہ چاہے تو مجھکو وفات دے
اسی طرح کہ مین فتنہ مین نہ پڑون اور تجھسے مانگتا ہون تیری محبت اور ایسے شخص کی محبت جو تجھے دوست رکھتا ہے اور مانگتا ہون

فرمایا کہ اے محمد کس چیز کے ثواب لیجانے مین فرشتے آپسمین جھگڑتے مین یعنی ایک کہتا ہی کہ مین لیجاؤن اور دوسرا کہتا ہے کہ مین لیجاؤن
پھر اللہ نے مجھے اُس بات کا علم عنایت کیا مین نے کہا کہ کفارات مین جھگڑتے ہین اللہ تعالےٰ نے فرمایا کہ کفارات کیا ہین مین نے
کہا کہ قدم رکھنا جماعتون کے حاصل کرنیکو اور نماز کے بعد مسجدون مین بیٹھنا یعنی دوسری نماز کے انتظار مین اور وضو کا پورا
کرنا سخت وقتون مین یعنی سردی وغیرہ مین ۔ فرمایا پھر کس چیزون مین جھگڑتے ہین مین نے عرض کیا درجات مین فرمایا وہ کیا
ہین مین نے کہا کہ کھانا کھلانا اور کلام نرم کرنا اور تہجد پڑھنا ایسے وقت مین کہ لوگ سوتے ہون پھر اللہ تعالےٰ نے فرمایا کہ کچھ
مانگ مین نے یہی دعا مانگی اور ایک روایت مین ہے کہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا اے محمد ہر نماز کے بعد یہ دعا پڑھا کر مگر اُس روایت
مین کچھ الفاظ اسکی نسبت کم ہین اور کچھ لفظون مین بھی فرق ہے ۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَسْئَلُكَ حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ یُّحِبُّكَ وَالْعَمَلَ
الَّذِیْ یُبَلِّغُنِیْ حُبَّكَ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ حُبَّكَ اَحَبَّ اِلَیَّ مِنْ نَّفْسِیْ وَاَھْلِیْ وَمِنَ الْمَآءِ الْبَارِدِ ت مس
یا اللہ مین تجھ سے مانگتا ہون تیری محبت اور اُس شخص کی محبت جو تجھے دوست رکھے اور اُس عمل کی محبت جو مجھکو تیری
محبت پر پہونچا دے یا اللہ تو اپنی محبت مجھکو بہت پیاری کر میری جان کی محبت اور میرے اہل کی اور ٹھنڈے پانی کی ۔
محبت سے نقل کیا اسکو ترمذی حاکم نے ف ٹھنڈے پانی کی محبت دل سے ہوا کرتی ہے تو یہ مراد ہوئی کہ تیری محبت
دل سے رکھون اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ دعا داؤد علیہ السلام کی دعاؤن مین سے ہے کذا فی المشکوٰۃ
اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنِیْ حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ یَّنْفَعُنِیْ حُبُّهٗ عِنْدَكَ اَللّٰھُمَّ فَكَمَا رَزَقْتَنِیْ مِمَّا اُحِبُّ فَاجْعَلْهُ قُوَّةً لِّیْ فِیْمَا
تُحِبُّ یا اللہ مجھکو نصیب کر اپنی محبت اور اُس شخص کی محبت جسکی محبت مجھکو تیرے پاس نفع دے یا اللہ جیسے تو نے مجھکو
وہ چیز نصیب کی جسکو مین دوست رکھتا ہون تو اُسکو میری قوت کا سبب کر اُس چیز مین جسکو تو دوست رکھتا ہے ف یعنی تو نے
جو مجھکو میری محبوب چیز یعنی مال اور عافیت وغیرہ عطا فرمائی اُنکو شکر اور اپنی طاعت کا سبب کر تا کہ مین اُنکو تیری راہ اور
خوشنودی مین صرف کرون ۔ اَللّٰھُمَّ وَمَا زَوَیْتَ عَنِّیْ مِمَّا اُحِبُّ فَاجْعَلْهُ فَرَاغًا لِّیْ فِیْمَا تُحِبُّ ت یا اللہ اور جو چیز کہ تو نے
مجھ سے باز رکھی اور نہین دی ایسی چیزون مین سے جنکو مین دوست رکھتا ہون تو اُسکو میری فراغت کا سبب اُس چیز مین کر
جسکو تو دوست رکھتا ہے نقل کیا اسکو ترمذی نے ف یعنی جو مال وغیرہ تو نے مجھکو نہین دیا تو اُسکو اپنی عبادت مین مشغول
ہونیکا سبب کر کہ بدون کسی مانع کے تیری عبادت ہی مین مشغول رہون فحر اَللّٰھُمَّ مَتِّعْنِیْ بِسَمْعِیْ وَبَصَرِیْ وَاجْعَلْهُمَا
الْوَارِثَ مِنِّیْ وَانْصُرْنِیْ عَلٰی مَنْ یَّظْلِمُنِیْ وَخُذْ مِنْهُ بِثَارِیْ ت مس ر یا اللہ تو مجھکو فائدہ مند
کر میری سماعت اور بینائی سے اور ان دونون کو میرا وارث کر یعنی باقی رکھ آخر عمر تک اور میری مدد کر اُس شخص کے مقابلہ مین
جو مجھپر ظلم کرے اور اُس سے میرا کینہ اور بدلہ لے نقل کیا اسکو ترمذی حاکم بزار نے یَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ ثَبِّتْ قَلْبِیْ
عَلٰی دِیْنِكَ ت س مس اص اے دلون کے پھیرنے والے میرا دل ثابت رکھ اپنے دین پر نقل کیا اسکو ترمذی
نسائی حاکم احمد ابو یعلی نے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ اِیْمَانًا لَّا یَرْتَدُّ وَنَعِیْمًا لَّا یَنْفَدُ وَمُرَافَقَةَ نَبِیِّنَا مُحَمَّدٍ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَعْلٰى دَرَجَةِ الْجَنَّةِ جَنَّةِ الْخُلْدِ س حب مس یا اللہ مین تجھ سے مانگتا ہون وہ
ایمان کہ متغیر نہو یعنی ثابت رہے اور مانگتا ہون وہ نعمت کہ فنا نہو یعنی بہشت کی نعمت کہ ہمیشہ باقی رہیگی اور مانگتا ہون
رفاقت اپنے نبی محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی بہشت کے بلند تر درجہ مین جسکا نام جنت الخلد ہی نقل کیا اسکو نسائی ابن حبان
حاکم نے **ف** یہ مقصود نہین کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا سا درجہ ملے بلکہ مقصود یہ ہے کہ مین توفیق اچھے عملون
کی چاہتا ہون تا کہ رفاقت اور خدمتگاری آپکی نصیب ہو آمین آمین یا رب العالمین کذا ذکر المصنف اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ
صِحَّةً فِي إِيمَانٍ وَّإِيمَانًا فِي حُسْنِ خُلُقٍ وَّنَجَاحًا تَتْبَعُهُ فَلَاحًا وَّرَحْمَةً مِّنْكَ وَعَافِيَةً وَّمَغْفِرَةً مِّنْكَ
وَرِضْوَانًا س مس یا اللہ مین تجھ سے مانگتا ہون ایمان کی صحت اور ایمان اچھی عادت کے ساتھ اور
مراد پانا جسکے پیچھے رستگاری لاوے اور مانگتا ہون تجھ سے رحمت یعنی طاعت کی توفیق اور عافیت اور تیری
بخشش اور خوشنودی نقل کیا اسکو نسائی حاکم نے اَللّٰهُمَّ انْفَعْنِي بِمَا عَلَّمْتَنِي وَعَلِّمْنِي مَا يَنْفَعُنِي وَارْزُقْنِي عِلْمًا تَنْفَعُنِي
بِهٖ مس س یا اللہ مجھکو فائدہ دے اسچیز سے جو تونے مجھے سکھائی یعنی علم پر عمل نصیب کر اور مجھکو ایسی چیز سکھا جو
مجھے فائدہ دے یعنی اسیقدر سیکھون کہ فائدہ مند ہو اور مجھ کو ایسا علم نصیب کر جس سے تو مجھے نفع دے نقل کیا اسکو
حاکم نسائی نے اَللّٰهُمَّ انْفَعْنِي بِمَا عَلَّمْتَنِي وَعَلِّمْنِي مَا يَنْفَعُنِي وَزِدْنِي عِلْمًا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى كُلِّ حَالٍ وَّ
أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ حَالِ أَهْلِ النَّارِ ت ق مص یا اللہ تو مجھکو نفع دے اسچیز سے جسکو تونے مجھے سکھایا اور
مجھ کو ایسی چیز سکھا جو مجھے نفع دے اور مجھکو علم مین زیادہ کر اللہ تعالیٰ کا شکر ہے ہر حال پر اور مین اللہ کی پناہ مانگتا ہون دوزخ والون کے
حال سے نقل کیا اسکو ترمذی ابن ماجہ ابن ابی شیبہ نے **ف** اسمین اشارہ ہے ایمان کی نعمت پر شکر کرنیکا کیونکہ اگر فرض کیجئے
کہ کوئی شخص دنیا مین تمام بلاؤن مین گرفتار رہو تو اُسکے ایمان کے سبب اُسکے حق مین دوزخ سے نجات پانا ہی نعمت ہونیکو
کافی ہے اور اسکا شکر اُسپر واجب کذا ذکر الفخر اَللّٰهُمَّ بِعِلْمِكَ الْغَيْبَ وَقُدْرَتِكَ عَلَى الْخَلْقِ أَحْيِنِي مَا عَلِمْتَ الْحَيٰوةَ
خَيْرًا لِّي وَتَوَفَّنِي إِذَا عَلِمْتَ الْوَفَاةَ خَيْرًا لِّي وَأَسْأَلُكَ خَشْيَتَكَ فِي الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ وَكَلِمَةَ الْإِخْلَاصِ فِي الرِّضٰى
وَالْغَضَبِ وَأَسْأَلُكَ نَعِيْمًا لَّا يَنْفَدُ وَقُرَّةَ عَيْنٍ لَّا تَنْقَطِعُ وَأَسْأَلُكَ الرِّضٰى بِالْقَضَاءِ وَبَرْدَ الْعَيْشِ بَعْدَ الْمَوْتِ
وَلَذَّةَ النَّظَرِ إِلٰى وَجْهِكَ وَالشَّوْقَ إِلٰى لِقَائِكَ وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ ضَرَّاءَ مُضِرَّةٍ وَّفِتْنَةٍ مُّضِلَّةٍ اَللّٰهُمَّ زَيِّنَّا بِزِيْنَةِ
الْإِيْمَانِ وَاجْعَلْنَا هُدَاةً مُّهْتَدِيْنَ س مس ا ط یا اللہ بطفیل اپنے جاننے کے غیب کی باتون کو اور بطفیل اپنی قدرت
کے مخلوق پر مجھکو زندہ رکھ جب تک تو جانے کہ میرے لئے زندگی بہتر ہے اور تو مجھکو وفات دے جب تو جانے مرنے کو
میرے حق مین بہتر اور مین تجھ سے مانگتا ہون تیرا خوف اور باطن او رظاہر مین اور مانگتا ہون کلمہ حق کہنا حالت خوشی اور
غضب مین اور تجھسے وہ نعمت مانگتا ہون کہ فنا نہو اور ایسی آنکھ کی ٹھنڈک کہ موقوف نہو اور تجھسے مانگتا ہون راضی ہونا تقدیر پر
اور زندگی کی خنکی یعنی راحت مرنے کے پیچھے یعنی برزخ اور قیامت مین اور مانگتا ہون تیرے طرف دیکھنے کی لذت یعنی آخرت

ہین اور شوق تیرے ملنے کا اور تیری پناہ مانگتا ہون ضرر کرنیوالی سختی یعنی بیماری اور فقر سے جسمین صبر نہوا اور پناہ مانگتا ہون گمراہ کرنے والے فتنہ سے یعنی مال وجاہ کی زیادتی سے جو گمراہ کرے یا اللہ ہمکو آراستہ کر ایمان کی زینت سے اور ہمکو راہ نما اور راہ یاب کر نقل کیا اسکو نسائی حاکم احمد طبرانی نے **ف** مانگتا ہون کلمہ اخلاص سے یہ مراد کہ حق ہی کہون خلق مجھ سے راضی ہو یا ناراض یا اپنی خوشی اور خفگی کی حالت مین حق کہون عوام کی طرح نہون کہ خفگی مین برا کہتے ہین اور خوشی مین خوشامد کرتے ہین اور آنکھون کی ٹھنڈک سے مراد انکی لذت ہے یا اولاد کا باقی رہنا اپنے بعد یا نماز کی مداومت اور اولی یہ ہے کہ دونون جہان کی بھلائی مراد ہو اور راہ نما اور راہ یاب کا یہ مطلب کہ جیسے اورونکو اچھی راہ بتاوین آپ بھی اسپر عمل کرین ایسے نہون کہ خود را نضیحت دیگرے را نصیحت کذا ذکر الفخر۔ ایکبار حضرت عمار صحابی رضنے نماز پڑہائی لیکن نماز مین اختصار کیا کسی نے کہا کہ تمنے نماز مین تخفیف کی اُنہون نے کہا کہ مجھے کچھ ضرر نہین کیونکہ مین نے اس نماز مین وہ دعا پڑھی ہے جسکو مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے پھر وہی دعا پڑھی۔ اللہم بعلمک الغیب الخ کذا فی النسائی اور شیخ عبد الحق رم نے لکھا ہے کہ ظاہر یہ ہے کہ التحیات کے بعد پڑھتے ہونگے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ مِنَ الْخَیْرِ کُلِّہٖ عَاجِلِہٖ وَاٰجِلِہٖ مَا عَلِمْتُ مِنْہُ وَمَا لَمْ اَعْلَمْ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنَ الشَّرِّ کُلِّہٖ عَاجِلِہٖ وَاٰجِلِہٖ مَا عَلِمْتُ مِنْہُ وَمَا لَمْ اَعْلَمْ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَسْئَلُکَ مِنْ خَیْرِ مَا سَاَلَکَ عَبْدُکَ وَنَبِیُّکَ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ مَا اَعَاذَ مِنْہُ عَبْدُکَ وَنَبِیُّکَ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَسْئَلُکَ الْجَنَّۃَ وَمَا قَرَّبَ اِلَیْھَا مِنْ قَوْلٍ اَوْ عَمَلٍ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنَ النَّارِ وَمَا قَرَّبَ اِلَیْھَا مِنْ قَوْلٍ اَوْ عَمَلٍ وَاَسْئَلُکَ اَنْ تَجْعَلَ کُلَّ قَضَآءٍ لِّیْ خَیْرًا **ق حب مس** یا اللہ مین تجھ سے مانگتا ہون تمام بھلائیان بالفعل اور آئندہ کی یعنی اس جہان مین اور اُس جہان مین جو کچھ میں اُنسے جانتا ہون اور جو کچھ نہین جانتا اور مین تیری پناہ پکڑتا ہون تمام برائیون سے اس جہان مین اور اُس جہان مین جو کچھ مجھے معلوم ہے اور جو معلوم نہین یا اللہ مین تجھ سے مانگتا ہون بھلائی اُس چیز کی جسکو تجھ سے تیرے بندے اور تیرے پیغمبر نے مانگا اور مین تیری پناہ مانگتا ہون اُس چیز کی برائی سے جس سے تیرے بندہ اور تیرے نبی نے پناہ مانگی یا اللہ مین تجھ سے بہشت مانگتا ہون اور ایسی چیز جو بہشت کے نزدیک کرے کلام ہو یا کام اور مین تیری پناہ مانگتا ہون دوزخ سے اور اُس چیز سے جو دوزخ کے نزدیک کرے قول ہو یا عمل اور مین تجھ سے مانگتا ہون اس بات کو کہ تو میرے حق مین ہر حکم کو بہتر کرے نقل کیا اسکو ابن ماجہ ابن حبان حاکم نے۔ وَاَسْئَلُکَ مَا قَضَیْتَ لِیْ مِنْ اَمْرٍ اَنْ تَجْعَلَ عَاقِبَتَہٗ رُشْدًا **مس** اور حاکم کی ایک روایت مین پہلی دعا مین یہ کلمات زیادہ آئے ہین واسالک الخ یعنی اور مین تجھ سے مانگتا ہون یہ بات کہ جو کچھ تو نے میرے لئے کسی امر کا حکم کیا تو اُسکا انجام اچھا کرے۔ اَللّٰھُمَّ اَحْسِنْ عَاقِبَتَنَا فِی الْاُمُوْرِ کُلِّھَا وَاَجِرْنَا مِنْ خِزْیِ الدُّنْیَا وَعَذَابِ الْاٰخِرَۃِ **حب مس** یا اللہ تو انجام ہمارا اچھا کر سب کامون مین اور تو ہمکو محفوظ رکھ دنیا کی رسوائی اور آخرت کے عذاب سے نقل کیا اسکو ابن حبان حاکم نے اَللّٰھُمَّ احْفَظْنِیْ بِالْاِسْلَامِ قَآئِمًا وَّاحْفَظْنِیْ بِالْاِسْلَامِ قَاعِدًا وَّاحْفَظْنِیْ بِالْاِسْلَامِ

عَلَیْہِ عَبْدُکَ اَعَاذَ مِنْہُ بِکَ عَبْدُکَ

رَاقِدًا وَّلَا تُشْمِتْ بِیْ عَدُوًّا وَّلَا حَاسِدًا اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ مِنْ كُلِّ خَيْرٍ خَزَائِنُهٗ بِيَدِكَ **مس حب**
یا اللہ تو مجھکو نگاہ رکھ اسلام پر کھڑے ہونیکی حالت مین اور مجھ کو اسلام پر نگاہ رکھ بیٹھے ہوئے اور مجھکو نگاہ رکھ اسلام
پر سوتے ہوئے اور میری مصیبت پر کسی دشمن کو خوش مت کر اور نہ کسی حاسد کو یا اللہ مین تجھ سے مانگتا ہون ہر بھلائی
جسکے خزانے تیرے قبضہ مین ہین نقل کیا اسکو حاکم ابن حبان نے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا اَنْتَ اٰخِذٌ
بِنَاصِيَتِهٖ وَاَسْاَلُكَ مِنَ الْخَيْرِ الَّذِیْ هُوَ بِيَدِكَ كُلِّهٖ **حب** یا اللہ مین تیری پناہ مانگتا ہون اس چیز کی برائی
سے جسکی پیشانی کے بال تو پکڑ رہا ہے یعنی جو تیرے قبضۂ قدرت مین ہے اور تجھسے مانگتا ہون تمام بھلائی جو تیرے
قبضہ مین ہے نقل کیا اسکو ابن حبان نے اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْئَلُكَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِكَ وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِكَ وَالسَّلَامَةَ
مِنْ كُلِّ اِثْمٍ وَّالْغَنِيْمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ وَّالْفَوْزَ بِالْجَنَّةِ وَالنَّجَاةَ مِنَ النَّارِ **مس كط** یا اللہ ہم تجھ سے مانگتے ہین وہ
اعمال کہ موجب ہون تیری رحمت کے اور لازم کرین تیری بخشش کو اور مانگتے ہین ہر گناہ سے سلامتی اور ہر نیکی سے غنیمت
اور مانگتے ہین مراد حاصل ہونی بہشت سے اور محفوظ رہنا آگ سے نقل کیا اسکو حاکم طبرانی نے اَللّٰهُمَّ لَا تَدَعْ لَنَا ذَنْبًا اِلَّا
غَفَرْتَهٗ وَلَا هَمًّا اِلَّا فَرَّجْتَهٗ وَلَا دَيْنًا اِلَّا قَضَيْتَهٗ وَلَا حَاجَةً مِّنْ حَوَائِجِ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ اِلَّا قَضَيْتَهَا
يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ **ط طب** یا اللہ ہمارا کوئی گناہ مت چھوڑ جسکو تو نہ بخشے اور نہ کوئی ایسا فکر چھوڑ جسکو تو
دور نہ کرے اور نہ کوئی قرض جسکو تو ادا نکرے اور نہ کوئی حاجت دنیا اور آخرت کی حاجتون سے جسکو تو روا نکرے اے
بہت رحم کرنیوالے رحم کرنے والون مین نقل کیا اسکو طبرانی نے کبیر مین اور کتاب الدعا مین اَللّٰهُمَّ اَعِنَّا عَلٰی ذِكْرِكَ
وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ **مس ا** یا اللہ تو ہماری مدد کر اپنے ذکر اور اپنے شکر پر اور اپنی عبادت کو اچھی
طرح کرنے پر یعنی تیری عبادت ایسی طرح کرین کہ گویا تجھے دیکھ رہے ہین نقل کیا اسکو احمد حاکم نے اَللّٰهُمَّ اَعِنِّیْ عَلٰی ذِكْرِكَ
وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ **ر** یا اللہ تو میری مدد کر اپنی ذکر کرنے اور اپنے شکر کرنے اور اپنی عبادت خوب کرنے
پر نقل کیا اسکو بزار نے اَللّٰهُمَّ قَنِّعْنِیْ بِمَا رَزَقْتَنِیْ وَبَارِكْ لِیْ فِيْهِ وَاخْلُفْ عَلٰی كُلِّ غَائِبَةٍ لِّیْ بِخَيْرٍ **مس**
یا اللہ تو مجھکو قناعت دے اس چیز پر جو تو نے مجھکو نصیب کی یعنی تھوڑی ہو یا بہت اور مجھکو اسمین برکت دے اور میری
ہر چیز غائب پر تو خلیفہ ہو خیر کے ساتھ یعنی میرے مال اور اہل کو جب میرے پاس نہون اچھی طرح رکھ نقل کیا
اسکو حاکم نے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ عِيْشَةً نَّقِيَّةً وَّمِيْتَةً سَوِيَّةً وَّمَرَدًّا غَيْرَ مُخْزٍ وَّلَا فَاضِحٍ **مس** یا اللہ مین
تجھ سے مانگتا ہون پاکیزہ زندگی اور اچھا مرنا یعنی ایمان کے ساتھ اور مانگتا ہون پھرنا جو خوار نہو اور نہ فضیحت کرنیوالا یعنی حشر کے
دن نقل کیا اسکو حاکم نے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ ضَعِيْفٌ فَقَوِّ فِیْ رِضَاكَ ضَعْفِیْ وَخُذْ اِلَی الْخَيْرِ بِنَاصِيَتِیْ وَاجْعَلِ الْاِسْلَامَ
مُنْتَهٰی رِضَائِیْ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ ضَعِيْفٌ فَقَوِّنِیْ وَاِنِّیْ ذَلِيْلٌ فَاَعِزَّنِیْ وَاِنِّیْ فَقِيْرٌ فَارْزُقْنِیْ **مس ص**
یا اللہ مین کمزور ہون تو میری ناتوانی کو اپنی خوشی کے حاصل کرنے مین قوت دے اور کھینچ میری پیشانی کے بال بھلائی کیطرف

اور اسلام کو میری نہایت رضامندی کر یعنی مقصود بالذات مجھ کو اسلام ہو نہ دنیا کے امور یا اللہ مین ضعیف ہون تو مجھ کو
قوی کر اور مین ذلیل ہون تو مجھے عزت دے اور مین محتاج ہون تو مجھکو رزق دے نقل کیا اسکو حاکم ابن ابی شیبہ نے اَللّٰھُمَّ
اَنْتَ الْاَوَّلُ فَلَا شَیْءَ قَبْلَكَ وَاَنْتَ الْاٰخِرُ فَلَا شَیْءَ بَعْدَكَ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ کُلِّ دَآبَّةٍ نَاصِیَتُهَا بِیَدِكَ وَاَعُوْذُ
بِكَ مِنَ الْاِثْمِ وَالْكَسَلِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَفِتْنَةِ الْقَبْرِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْمَاْثَمِ وَالْمَغْرَمِ اَللّٰھُمَّ نَقِّنِیْ مِنْ خَطَایَ الفقر
کَمَا نَقَّیْتَ الثَّوْبَ الْاَبْیَضَ مِنَ الدَّنَسِ اَللّٰھُمَّ بَاعِدْ بَیْنِیْ وَبَیْنَ خَطَایَایَ کَمَا بَاعَدْتَّ بَیْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ
ھٰذَا مَا سَاَلَ مُحَمَّدٌ رَبَّهٗ کطس یا اللہ تو ہی پہلے تھا کہ کوئی چیز تجھ سے پہلے نہ تھی اور تو ہی آخر ہے کہ کوئی چیز تیرے
بعد نہین مین تیری پناہ مانگتا ہون ہر زمین کے چلنے والے سے جسکے پیشانی کے بال تیرے قبضہ مین ہین یعنی جو تیرے اختیار
مین ہے اور مین تیری پناہ مانگتا ہون گناہ سے اور کاہلی اور قبر کے عذاب اور قبر کے فتنے سے اور مین تیری پناہ مانگتا ہون گناہ
کی جگہہ حاضر ہونے سے اور قرض سے یا اللہ مجھکو میرے گناہون سے ایسا پاک کر جیسے تو نے سفید کپڑے کو میل سے
پاک کیا ہے یا اللہ تو دوری ڈال مجھ مین اور میرے گناہون مین جیسے تو نے دوری کی مشرق اور مغرب مین یہ وہ دعا ہے
کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے رب سے مانگی یعنی آپنے اثناء دعا مین یہ کلمہ بھی فرمایا ہٰذا ما سال الخ نقل کیا اسکو طبرانی نے
کبیر اور اوسط مین اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ خَیْرَ الْمَسْاَلَةِ خَیْرَ الدُّعَآءِ وَخَیْرَ النَّجَاحِ وَخَیْرَ الْعَمَلِ وَخَیْرَ الثَّوَابِ وَخَیْرَ الْحَیٰوةِ
وَخَیْرَ الْمَمَاتِ وَثَبِّتْنِیْ وَثَقِّلْ مَوَازِیْنِیْ وَحَقِّقْ اِیْمَانِیْ وَارْفَعْ دَرَجَتِیْ وَتَقَبَّلْ صَلٰوتِیْ وَاغْفِرْ خَطِیْئَتِیْ
وَاَسْاَلُكَ الدَّرَجٰتِ الْعُلٰی مِنَ الْجَنَّةِ اٰمِیْنَ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ فَوَاتِحَ الْخَیْرِ وَخَوَاتِمَهٗ
وَجَوَامِعَهٗ وَاَوَّلَهٗ وَاٰخِرَهٗ وَظَاهِرَهٗ وَبَاطِنَهٗ وَالدَّرَجٰتِ الْعُلٰی مِنَ الْجَنَّةِ اٰمِیْنَ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ
اَسْاَلُكَ خَیْرَ مَا اٰتِیْ وَخَیْرَ مَا اَفْعَلُ وَخَیْرَ مَا اَعْمَلُ وَخَیْرَ مَا بَطَنَ وَخَیْرَ مَا ظَهَرَ وَالدَّرَجٰتِ
الْعُلٰی مِنَ الْجَنَّةِ اٰمِیْنَ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ اَنْ تَرْفَعَ ذِکْرِیْ وَتَضَعَ وِزْرِیْ وَتُصْلِحَ اَمْرِیْ
وَتُطَهِّرَ قَلْبِیْ وَتُحَصِّنَ فَرْجِیْ وَتُنَوِّرَ قَلْبِیْ وَتَغْفِرَ لِیْ ذَنْبِیْ وَاَسْاَلُكَ الدَّرَجٰتِ الْعُلٰی مِنَ الْجَنَّةِ
اٰمِیْنَ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ اَنْ تُبَارِكَ لِیْ فِیْ سَمْعِیْ وَفِیْ بَصَرِیْ وَفِیْ رُوْحِیْ وَفِیْ خَلْقِیْ وَفِیْ خُلُقِیْ وَفِیْ
اَهْلِیْ وَفِیْ مَحْیَایَ وَفِیْ مَمَاتِیْ وَفِیْ عَمَلِیْ وَتَقَبَّلْ حَسَنَاتِیْ وَاَسْاَلُكَ الدَّرَجٰتِ الْعُلٰی مِنَ الْجَنَّةِ
اٰمِیْنَ مس کطس یا اللہ مین تجھ سے مانگتا ہون بہتر بن سوال یعنی سوال کی چیزین اور مانگتا ہون
اچھی دعا اور اچھا مراد پانا اور اچھے عمل اور اچھا ثواب اور اچھا جینا اور اچھا مرنا اور یہ مانگتا ہون کہ تو مجھکو ثابت رکھ یعنی
اسلام پر اور بھاری کر میرے اعمال کے بوجھ یعنی میزان اعمال مین اور میرا ایمان ثابت اور استوار رکھ اور میرا درجہ
بلند کر اور میری نماز قبول کر اور میرے گناہ بخشدے اور تجھ سے مانگتا ہون بہشت کے بلند درجے تو اس دعا کو
قبول کر یا اللہ مین تجھسے مانگتا ہون بھلائی کے سرے اور اسکی انتہائین یعنی جامع بھلائیان یعنی جو دونون جہان مین نفع دین

اور بھلائی کا اول اور اُسکا آخر اور اُسکا ظاہر اور اسکا باطن اور بہشت کے بلند درجے اس دعا کو قبول فرما۔ یا اللہ مین تجھ سے
مانگتا ہون اُسچیز کی بھلائی جسکو مین لاتا ہون یعنی عبادتین اور اُسچیز کی بھلائی جو مین کرتا ہون یعنی اعضا سے اور اُسچیز کی
بھلائی جو مین کرتا ہون دل سے اور اُسچیز کی بھلائی جو پوشیدہ ہے یعنی جسکا ہونا آخرت مین مقدر ہے اور اُسچیز کی بھلائی جو ظاہر ہے
یعنی دنیا مین واقع ہوئی اور مانگتا ہون بہشت کے بلند درجے تو اس دعا کو قبول کر۔ یا اللہ مین تجھ سے مانگتا ہون یہ بات
کہ تو میرا ذکر بلند کرے اور تو میرے گناہ کا بوجھ دور کرے اور تو میرا حال اچھا کرے اور تو میرے دلکو پاک کرے اور میری
شرمگاہ کو محفوظ رکھے یعنی بدکاری سے اور تو میرے دلکو روشن کرے اور تو میرے گناہ بخشے اور مین تجھ سے مانگتا ہون
بہشت کے بلند درجے تو یہ دعا قبول کر یا اللہ مین تجھسے یہ سوال کرتا ہون کہ تو میرے لئے برکت دے میری سماعت اور میری بینائی
اور میری روح اور میری صورت اور میری سیرت اور میرے اہل وعیال اور میری حیات اور میری موت اور میرے عمل مین اور یہ کہ تو
میری نیکیان قبول کرے اور مین تجھ سے مانگتا ہون بہشت کے بلند درجے تو اس دعا کو قبول کر نقل کیا اسکو حاکم نے اور طبرانی نے
کبیر اور اوسط مین اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ اَوْسَعَ رِزْقِكَ عَلَیَّ عِنْدَ كِبَرِ سِنِّیْ وَانْقِطَاعِ عُمُرِیْ مس طس یا اللہ اپنی زیادہ فراخ
کر روزی مجھپر میرے بڑھاپے کیوقت اور میری عمر کے تمام ہونے پر۔ نقل کیا اسکو حاکم نے اور طبرانی نے اوسط مین اَللّٰهُمَّ
اغْفِرْ لِیْ ذُنُوْبِیْ وَخَطَایَایَ وَعَمْدِیْ حب یا اللہ تو بخش میرے گناہ اور چوک اور میرے گناہ دانستہ
کو نقل کیا اسکو ابن حبان نے یَا مَنْ لَا تَرَاهُ الْعُيُوْنُ وَلَا تُخَالِطُهُ الظُّنُوْنُ وَلَا يَصِفُهُ الْوَاصِفُوْنَ وَلَا تُغَيِّرُهُ
الْحَوَادِثُ وَلَا يَخْشَى الدَّوَائِرَ يَعْلَمُ مَثَاقِيْلَ الْجِبَالِ وَمَكَايِيْلَ الْبِحَارِ وَعَدَدَ قَطْرِ الْاَمْطَارِ وَعَدَدَ
وَرَقِ الْاَشْجَارِ وَعَدَدَ مَا اَظْلَمَ عَلَيْهِ اللَّيْلُ وَاَشْرَقَ عَلَيْهِ النَّهَارُ وَلَا تُوَارِیْ مِنْهُ سَمَاءٌ سَمَاءً وَلَا
اَرْضٌ اَرْضًا وَلَا بَحْرٌ مَا فِیْ قَعْرِهٖ وَلَا جَبَلٌ مَا فِیْ وَعْرِهٖ اجْعَلْ خَيْرَ عُمُرِیْ اٰخِرَهٗ وَخَيْرَ عَمَلِیْ خَوَاتِيْمَهٗ وَخَيْرَ اَيَّامِیْ
يَوْمَ اَلْقَاكَ فِيْهِ طس اے وہ شخص کہ جسکو آنکھین نہین دیکھ سکتین اور جسکی کنہ ذات وصفات کو گمان نہین پہونچ
سکتے اور جسکی تعریف وصف کرنے والے نہین کر سکتے اور جسکو حادثے نہین بدل سکتے اور جو زمانہ کی گردشون سے نہین ڈرتا
اور جو پہاڑون کے وزن اور دریاؤن کے پیمانے اور مینہ کی بوندون کی گنتی اور درخت کے پتون کی شمار جانتا ہے اور نیز اُسچیز کی
شمار جسپر رات نے اندھیرا اور دن نے روشنی کی ہے جانتا ہے یعنی دنیا کی سب چیزون سے واقف ہے اور اُس سے ایک آسمان دوسرے
آسمان کو نہین چھپا سکتا اور نہ ایک زمین دوسری زمین کو چھپا دے اور نہ دریا اسچیز کو جو اُسکے گہراؤ مین ہے اور نہ پہاڑ اُسچیز کو جو اُسکے
اندر مین یعنی کانین اور چشمے اور مقصود یہ ہے کہ یہ سب موجودات ہر حال مین اُسکے سامنے موجود ہین چیزون کے اندر اور باہر کی اشیا سب اُسکو
معلوم مین تو اے ایسے اوصاف والے میری آخر عمر کو بہتر عمر کر اور میرے آخر عمل کو بہتر عمل فرما۔ اور میرے دنون مین سے اُس دن
کو بہتر کر جسمین مین تجھ سے ملون نقل کیا اسکو طبرانی نے اوسط مین یَا وَلِیَّ الْاِسْلَامِ وَاَهْلِهٖ ثَبِّتْنِیْ بِهٖ
حَتّٰی اَلْقَاكَ طس اے اسلام اور مسلمانون کے مددگار تو مجھکو اسلام پر ثابت رکھ یہانتک کہ مین تجھ سے ملون نقل کیا

اسکو طبرانی نے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ الرِّضَآءَ بِالْقَضَاءِ وَبَرْدَ الْعَیْشِ بَعْدَ الْمَوْتِ وَلَذَّۃَ النَّظَرِ اِلٰی وَجْھِکَ
وَالشَّوْقَ اِلٰی لِقَآئِکَ فِیْ غَیْرِ ضَرَّآءَ مُضِرَّۃٍ وَّلَا فِتْنَۃٍ مُّضِلَّۃٍ **ط طس** یا اللہ مین تجھ سے مانگتا ہون
تقدیر پر راضی ہونا اور زندگی کی ٹھنڈک بعد مرنیکے اور نظر کی لذت تیرے دیکھنے سے اور شوق تجھ سے ملنے کا بدون
ایسی سخت حالت کے جو ضرر دینے والی ہو اور بدون ایسے فتنہ کے کہ گمراہ کرنے والا ہو نقل کیا اسکو طبرانی نے کبیر اور اوسط مین۔
اَللّٰھُمَّ اَحْسِنْ عَاقِبَتَنَا فِی الْاُمُوْرِ کُلِّھَا وَاَجِرْنَا مِنْ خِزْیِ الدُّنْیَا وَعَذَابِ الْاٰخِرَۃِ **ط آ** یا اللہ ہمارا انجام سب
کامون مین اچھا کر اور ہمکو دنیا کی رسوائی اور آخرت کے عذاب سے محفوظ رکھ نقل کیا احمد اور طبرانی نے مَنْ کَانَ ذٰلِکَ دُعَآؤُہٗ مَاتَ
قَبْلَ اَنْ یُّصِیْبَہُ الْبَلَآءُ **و ط** جس شخص کی یہ دعا ہو یعنی اللھم احسن الخ تو وہ شخص مرتا ہے پہلے اس سے کہ اُسکو کوئی مصیبت
پہونچے نقل کیا اسکو طبرانی نے **ف** یعنی جو کوئی اس دعا پر مداومت کرتا ہے تا دم زیست محفوظ رہتا ہے ایسی بلا سے
جو دارین کی رسوائی کا سبب ہو اور مصنف رح نے کہا کہ یہ حدیث بڑے رتبہ کی ہے اور مداومت کے لائق ہے کیونکہ یہ مجرب ہے
ع اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ غِنَایَ وَغِنَا مَوْلَایَ **آ ط** یا اللہ مین تجھ سے مانگتا ہون اپنا بے پرواہ ہونا مخلوق سے اور اپنے
دوست اور بھائی اور مددگار کا بے پرواہ ہونا نقل کیا اسکو احمد طبرانی نے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ عِیْشَۃً نَّقِیَّۃً وَّمِیْتَۃً سَوِیَّۃً
وَّمَرَدًّا غَیْرَ مُخْزِیٍّ وَّلَا فَاضِحٍ **ط** یا اللہ مین تجھ سے مانگتا ہون پاکیزہ جینا اور اچھا مرنا اور حشر مین پھرنا جو خوار اور فضیحت کرنے
والا نہ ہو نقل کیا اسکو طبرانی نے اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ وَارْحَمْنِیْ وَاَدْخِلْنِی الْجَنَّۃَ **ط** یا اللہ تو مجھکو بخش اور مجھپر رحم کر اور
مجھ کو بہشت مین داخل کر نقل کیا اسکو طبرانی نے اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لِیْ فِیْ دِیْنِیَ الَّذِیْ ھُوَ عِصْمَۃُ اَمْرِیْ وَفِیْ اٰخِرَتِیَ
الَّتِیْ اِلَیْھَا مَصِیْرِیْ وَفِیْ دُنْیَایَ الَّتِیْ فِیْھَا بَلَاغِیْ وَاجْعَلِ الْحَیٰوۃَ زِیَادَۃً لِّیْ فِیْ کُلِّ خَیْرٍ وَّاجْعَلِ الْمَوْتَ رَاحَۃً
لِّیْ مِنْ کُلِّ شَرٍّ **ط** یا اللہ تو مجھکو برکت دے میرے دین مین میرے کام کا بچاؤ ہے اور میری آخرت مین جسکی طرف
مجھے پھرنا ہے اور میری دنیا مین جسمین میرا وسیلہ ہے یعنی اعمال نجات آخرت کے وسیلہ ہین اور میری زندگی کو ہر نیکی مین زیادتی
کا سبب کر اور موت کو میرے آرام کا سبب ہر برائی سے فرما۔ نقل کیا اسکو بزار نے اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ صَبُوْرًا وَّاجْعَلْنِیْ
شَکُوْرًا وَّاجْعَلْنِیْ فِیْ عَیْنِیْ صَغِیْرًا وَّفِیْ اَعْیُنِ النَّاسِ کَبِیْرًا **ز** یا اللہ تو مجھ کو بہت صابر کر اور مجھکو بہت شاکر
کر اور مجھکو میری آنکھون مین چھوٹا کر یعنی تاکہ غرور نہ آوے اور لوگونکی آنکھون مین بڑا کر تاکہ ذلیل نہ ہون نقل کیا اسکو
بزار نے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ الطَّیِّبَاتِ وَتَرْکَ الْمُنْکَرَاتِ وَحُبَّ الْمَسَاکِیْنِ وَاَنْ تَتُوْبَ عَلَیَّ وَاِنْ
اَرَدْتَّ بِعِبَادِکَ فِتْنَۃً اَنْ تَقْبِضَنِیْ اِلَیْکَ غَیْرَ مَفْتُوْنٍ **ز** یا اللہ مین تجھسے مانگتا ہون پاکیزہ چیزین یعنی
رزق حلال یا اچھے اعمال اور مانگتا ہون بری باتونکا چھوڑنا اور محتاجونکی دوستی اور یہ کہ تو مجھکو توبہ توفیق دے یا میری توبہ
قبول کرے اور اگر تو چاہے اپنے بندون پر فتنہ یعنی کوئی بلا اتارنی چاہے تو مین یہ مانگتا ہون کہ تو مجھے اپنی طرف
اُٹھالے ایسی طرح کہ فتنے مین نہ پڑون یعنی بلا کے اترنے سے پہلے مجھکو وفات دے نقل کیا اسکو بزار نے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ

عِلْمًا نَافِعًا وَّ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عِلْمٍ لَّا يَنْفَعُ ط طس یا اللہ مین تجھ سے مانگتا ہون علم نفع دینے والا اور مین تیری پناہ مانگتا ہون اُس علم سے جو نفع نہ دے نقل کیا اسکو طبرانی نے کبیر اور اوسط مین اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ عِلْمًا نَافِعًا وَّ عَمَلًا مُتَقَبَّلًا ط طس یا اللہ مین تجھ سے مانگتا ہون علم فائدہ مند اور عمل مقبول نقل کیا اسکو طبرانی نے اوسط مین اَللّٰھُمَّ ضَعْ فِیْ اَرْضِنَا بَرَكَتَهَا وَ زِيْنَتَهَا وَ سَكَنَهَا ط طس یا اللہ تو ہمارے زمین مین اُسکی برکت اور زینت اور خاطر جمعی رکھ یعنی جو چیزین زینت کی سبب ہین وہ پیدا کر یا اُسکو تر و تازہ کر اور خاطر جمعی سے یہ مقصود ہے کہ اُسکے باشندونکی دادرسی کر کہ اُنکی خاطر جمع ہو نقل کیا اسکو طبرانی نے اوسط مین اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِاَنَّكَ الْاَوَّلُ فَلَا شَیْءَ قَبْلَكَ وَ الْاٰخِرُ فَلَا شَیْءَ بَعْدَكَ وَ الظَّاهِرُ فَلَا شَیْءَ فَوْقَكَ وَ الْبَاطِنُ فَلَا شَیْءَ دُوْنَكَ اَنْ تَقْضِیَ عَنَّا الدَّيْنَ وَ اَنْ تُغْنِيَنَا مِنَ الْفَقْرِ مص یا اللہ مین تجھ سے مانگتا ہون اس بات کے وسیلہ سے کہ تو اول ہے کوئی چیز تجھ سے پہلے نہیں اور تو آخر ہے کوئی چیز تیرے بعد نہین اور تو ظاہر ہے کوئی چیز تیرے اوپر نہین اور تو پوشیدہ ہے کوئی چیز تیرے نیچے نہین یہ مانگتا ہون کہ تو ہمارے ذمہ سے قرض ادا کرے اور تو ہمکو محتاجی سے بے پرواہ کرے نقل کیا اسکو ابن ابی شیبہ نے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْتَهْدِيْكَ لِاَرْشَدِ اَمْرِیْ وَ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِیْ حب یا اللہ مین تجھسے راہ نمائی چاہتا ہون اپنے اُس کام کی جو میرے لئے بہتر ہو اور تیری پناہ مانگتا ہون اپنے نفس کی برائی سے نقل کیا اسکو ابن حبان نے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْتَغْفِرُكَ لِذَنْبِیْ وَ اَسْتَهْدِيْكَ لِمَرَاشِدِ اَمْرِیْ وَ اَتُوْبُ اِلَيْكَ فَتُبْ عَلَیَّ اِنَّكَ اَنْتَ رَبِّیْ اَللّٰھُمَّ فَاجْعَلْ رَغْبَتِیْ اِلَيْكَ وَ اجْعَلْ غِنَایَ فِیْ صَدْرِیْ وَ بَارِكْ لِیْ فِيْمَا رَزَقْتَنِیْ وَ تَقَبَّلْ مِنِّیْ اِنَّكَ اَنْتَ رَبِّیْ مص یا اللہ مین تجھ سے بخشش چاہتا ہون اپنے گناہونکی اور تجھ سے رہنمائی چاہتا ہون اپنے حال کی مقاصد کی یعنی اپنے سب معاملات مین میانہ روی چاہتا ہون کہ کمی بیشی نہو اور تیرے سامنے توبہ کرتا ہون تو میری توبہ قبول کر کیونکہ تو ہی ہے میرا پروردگار یا اللہ تو میری رغبت اپنی طرف کر یعنی تیرے سوا دوسرے کی خواہش نرکھون اور میری بے پروائی میرے سینہ مین کر اور مجھکو برکت دے اُس چیز مین جو تو نے مجھکو دی اور مجھ سے قبول کر یعنی استغفار اور اطاعت کیونکہ تو ہی ہے میرا پروردگار نقل کیا اسکو ابن ابی شیبہ نے يَا مَنْ اَظْهَرَ الْجَمِيْلَ وَ سَتَرَ الْقَبِيْحَ يَا مَنْ لَّا يُؤَاخِذُ بِالْجَرِيْرَةِ وَ لَا يَهْتِكُ السِّتْرَ يَا عَظِيْمَ الْعَفْوِ يَا حَسَنَ التَّجَاوُزِ يَا وَاسِعَ الْمَغْفِرَةِ يَا بَاسِطَ الْيَدَيْنِ بِالرَّحْمَةِ يَا صَاحِبَ كُلِّ نَجْوٰی يَا مُنْتَهٰی كُلِّ شَكْوٰی يَا كَرِيْمَ الصَّفْحِ يَا عَظِيْمَ الْمَنِّ يَا مُبْتَدِئَ النِّعَمِ قَبْلَ اسْتِحْقَاقِهَا يَا رَبَّنَا وَ يَا سَيِّدَنَا وَ يَا مَوْلَانَا وَ يَا غَايَةَ رَغْبَتِنَا اَسْئَلُكَ يَا اَللّٰهُ اَنْ لَّا تَشْوِیَ خَلْقِیْ بِالنَّارِ مس اے وہ شخص جسنے خوبی اور نیکی ظاہر کی یعنی اپنے بندون کی اور ڈھانکی برائی اے وہ شخص کہ نہین پکڑتا گناہون کے سبب سے یعنی بمجرد اُنکے صادر ہونیکے مواخذہ نہین بلکہ توبہ کی امید پہ توقف کرتا ہے بلکہ اکثر درگذر کرتا ہے اور کسیکی پردہ دری نہین کرتا اے بہت معاف کرنیوالے اے عمدہ درگذر کرنے والے اے بخشش کے عام کرنے والے اے قدرت سے دونوں ہاتھوں کو

رحمت سے کھولنے والے یعنی بہت دینے والے اے ہر راز کے صاحب یعنی ہر ایک رازدار کا راز اور مناجات تجھے معلوم ہے اے ہر شکایت کی نہایت یعنی سب کی شکایت تو ہی سنتا ہے اے گناہوں سے اچھے درگذر کرنے والے اے بہت احسان کرنے والے اے نعمتوں کے شروع کرنے والے اُنکے مستحق ہونے سے پیشتر یعنی طاعت اور عبادت کرنے سے پیشتر نعمت عنایت کرتا ہے اے ہمارے پروردگار اے ہمارے سردار اے ہمارے مالک اے ہمارے رغبت کی انتہا یعنی تیرے برابر ہمکو کسی چیز کی رغبت نہیں ہیں تجھ سے مانگتا ہوں اے اللہ یہ بات کہ تو میری صورت کو آگ سے نہ جلادے نقل کیا اسکو حاکم نے ف منتہی کل شکوی میں اسبات کا اشارہ ہے کہ اُسکے سوا کسی سے اپنی شکایت نہ کرے جیسے حضرت یعقوب علیہ السلام نے فرمایا انما اشکو بثی وحزنی الی اللہ یعنی میں اپنے حال پہ ملال کی شکایت اور غم صرف خدا کے سامنے کرتا ہوں فخر تَمَّ نُوْرُكَ فَهَدَيْتَ فَلَكَ الْحَمْدُ عَظُمَ حِلْمُكَ فَعَفَوْتَ فَلَكَ الْحَمْدُ بَسَطْتَ يَدَكَ فَاَعْطَيْتَ فَلَكَ الْحَمْدُ رَبَّنَا وَجْهُكَ اَكْرَمُ الْوُجُوْهِ وَجَاهُكَ اَعْظَمُ الْجَاهِ وَعَطِيَّتُكَ اَفْضَلُ الْعَطِيَّةِ وَاَهْنَاهَا تُطَاعُ رَبَّنَا فَتَشْكُرُ وَتُعْصٰى رَبَّنَا فَتَغْفِرُ وَتُجِيْبُ الْمُضْطَرَّ وَتَكْشِفُ الضُّرَّ وَتَشْفِي السَّقِيْمَ وَتَغْفِرُ الذَّنْبَ وَتَقْبَلُ التَّوْبَةَ وَلَا يَجْزِيْ بِاٰلَائِكَ اَحَدٌ وَلَا يَبْلُغُ مِدْحَتَكَ قَوْلُ قَائِلٍ ص مو مص تیرا نور ہدایت پورا ہوا تو تو نے سیدھی راہ دکھائی سو تجھی کو تعریف ہے تیری بردباری زیادہ ہوئی تو تو نے بندوں کو بخشا سو تجھی کو تعریف ہے تو نے اپنی قدرت کا ہاتھ انعام سے پھیلایا اور ہر کسیکو عطا دی تو تجھی کو تعریف ہے اے ہمارے پروردگار تیری ذات مقدس سب ذاتوں سے بزرگ ہے اور تیرا رتبہ سب رتبوں سے بہت بڑا ہے اور تیری بخشش سب بخششوں سے افضل اور بہت گوارا ہے اے رب ہمارے تو اطاعت کیا جاتا ہے تو اُنکا ثواب دیتا ہے اور تو نافرمانی کیا جاتا ہے تو اے رب ہمارے تو بخشتا ہے اور تو عاجز کی دعا قبول کرتا ہے اور تو ضرر کو دور کرتا ہے اور تو بیمار کو شفا دیتا ہے اور تو گناہ کو بخشتا ہے اور تو توبہ قبول کرتا ہے اور کوئی تیری نعمتوں کا بدلہ نہیں دیتا اور تیری تعریف کو کسی کہنے والے کا قول نہیں پہونچ سکتا نقل کیا اسکو ابو یعلی نے اور موقوفاً ابن ابی شیبہ نے اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ وَرَحْمَتِكَ فَاِنَّهٗ لَا يَمْلِكُهَا اِلَّا اَنْتَ ط یا اللہ میں تجھ سے مانگتا ہوں تیرا فضل اور تیری رحمت کیونکہ رحمت کا مالک سوا تیرے کوئی نہیں نقل کیا اسکو طبرانی نے اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ مَا اَخْطَاْتُ وَمَا تَعَمَّدْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ وَمَا جَهِلْتُ وَمَا عَلِمْتُ ۲ رک ط یا اللہ تو میرے وہ گناہ بخش جو میں نے چوک کر کئے اور جو قصداً کئے اور جو پوشیدہ کئے اور جو ظاہر کئے اور جو نادانستہ کئے اور جو جان کر کئے نقل کیا اس کو احمد بزار طبرانی نے اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَظُلْمَنَا وَهَزْلَنَا وَجِدَّنَا وَخَطَاءَنَا وَعَمَدَنَا وَكُلُّ ذٰلِكَ عِنْدَنَا ا ط یا اللہ ہمارے گناہ بخشدے اور ہمارے ظلم اور ہماری بیہودگیاں اور ہمارے قصداً گناہ اور ہمارے چوک کے گناہ اور ہمارے دانستہ گناہ معاف کر اور یہ سب گناہ ہمارے پاس موجود ہیں نقل کیا اسکو احمد طبرانی نے اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ خَطَايَايَ وَعَمْدِيْ وَهَزْلِيْ وَجِدِّيْ وَلَا تَحْرِمْنِيْ بَرَكَةَ مَا اَعْطَيْتَنِيْ وَلَا تَفْتِنِّيْ فِيْمَا اَحْرَمْتَنِيْ ط س یا اللہ تو بخش میری

چوک اور میرے دانستہ گناہ اور میری بیہودگیان اور میرے قصداً گناہ اور مجھکو محروم مت کر اُس چیز کی برکت سے جو تونے مجھے دی
اور مجھ کو فتنہ مین مت ڈال اُس چیز مین جس سے تونے مجھے محروم کیا یعنی کسی چیز کے ندینے کو فتنہ کا سبب کر اُسپر بیصبری وغیرہ کرون
نقل کیا اسکو طبرانی نے اوسط مین اَللّٰھُمَّ اَحْسَنْتَ خَلْقِیْ فَاَحْسِنْ خُلُقِیْ اص یا اللہ تونے اچھی بنائی میری صورت تو اچھی
کر میری سیرت نقل کیا اسکو احمد ابو یعلی نے رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاھْدِنِی السَّبِیْلَ الْاَقْوَمَ اص اے میرے پروردگار
بخش اور رحم کر اور مجھکو سیدھی راہ دکھا یعنی دین کی نقل کیا اسکو احمد ابو یعلی نے سَلُوا اللّٰہَ الْعَفْوَ وَالْعَافِیَۃَ فَاِنَّ اَحَدًا
لَمْ یُعْطَ بَعْدَ الْیَقِیْنِ خَیْرًا مِّنَ الْعَافِیَۃِ ت س ق حب مس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ
سے بخشش اور عافیت مانگو کیونکہ کوئی شخص ایمان کے بعد کوئی چیز عافیت سے بہتر نہین دیا گیا یعنی دولت ایمان
کے بعد عافیت ہی کا درجہ ہے نقل کیا اسکو ترمذی نسائی ابن ماجہ ابن حبان حاکم نے یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ عَلِّمْنِیْ شَیْئًا اَدْعُو
اللّٰہَ بِہٖ فَقَالَ سَلْ رَبَّکَ الْعَافِیَۃَ فَمَکَثْتُ اَیَّامًا ثُمَّ جِئْتُ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ عَلِّمْنِیْ شَیْئًا اَسْاَلُہٗ رَبِّیْ عَزَّ وَ
جَلَّ فَقَالَ یَا عَمِّ سَلِ اللّٰہَ الْعَافِیَۃَ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ ط حضرت عباسؓ روایت کرتے ہین کہ مین نے
عرض کیا کہ یا رسول اللہ مجھ کو کچھ سکھاؤ کہ مین اللہ سے ان کلمات کے ساتھ دعا کرون آپنے فرمایا کہ اپنے پروردگار سے عافیت
مانگو تو مین چند روز ٹھیر رہا پھر آپکی خدمت مین حاضر ہو کر عرض کیا کہ یا رسول اللہ مجھ کو کچھ بتاؤ کہ مین اُسکو اپنے پروردگار عز وجل
سے مانگون آپنے فرمایا اے میرے چچا اللہ سے دنیا اور آخرت کی عافیت مانگو نقل کیا اسکو طبرانی نے یَا عَمِّ اَکْثِرِ الدُّعَاءَ بِالْعَافِیَۃِ
ط اے میرے چچا عافیت کی بہت دعا کر نقل کیا اسکو طبرانی نے مَا سَاَلَ اللّٰہَ الْعِبَادُ شَیْئًا اَفْضَلَ مِنْ اَنْ
یَّغْفِرَ لَھُمْ وَیُعَافِیَھُمْ ک اللہ تعالیٰ سے بندون نے کوئی چیز اس سے بہتر نہ مانگی کہ اللہ انکو بخشے اور عافیت دے یعنی بخشش
اور عافیت کا سوال سب سوالون سے بہتر ہے نقل کیا اسکو بزار نے یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَلَا تُعَلِّمُنِیْ دَعْوَۃً اَدْعُوْ بِھَا لِنَفْسِیْ
قَالَ بَلٰی قُوْلِی اللّٰھُمَّ رَبَّ النَّبِیِّ مُحَمَّدٍ اِغْفِرْ لِیْ ذَنْبِیْ وَاَذْھِبْ غَیْظَ قَلْبِیْ وَاَجِرْنِیْ مِنْ مُّضِلَّاتِ الْفِتَنِ
مَا اَحْیَیْتَنَا حضرت ام سلمہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپ مجھے ایسی دعا نہین سکھاتے جسکو مین اپنے لئے مانگوں آپنے فرمایا کہ ہان سکھاتا
ہوں یون کہو اللھم رب النبی الخ یعنی اے اللہ پروردگار پیغمبر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے تو میرے گناہ بخش اور میرے دلکا غصہ دور کر جسے غصہ
ہوتا ہے مثلا حسد وغیرہ اور بچا مجھکو گمراہ کرنے والے فتنون سے جبتک تو ہمکو زندہ رکھے نقل کیا اسکو احمد نے لَا یَقُوْلَنَّ اَحَدُکُمْ
اَللّٰھُمَّ لَقِّنِّیْ حُجَّتِیْ فَاِنَّ الْکَافِرَ یُلَقَّنُ حُجَّتَہٗ وَلٰکِنْ یَّقُوْلُ اَللّٰھُمَّ لَقِّنِّیْ حُجَّۃَ الْاِیْمَانِ عِنْدَ الْمَمَاتِ طم تم مین سے

درود شریف کی فضیلت کا بیان

کوئی یون دعا نہ مانگے کہ اللہ مجھکو میری دلیل سجھا کیونکہ کافر بھی اپنی دلیل سجھایا جاتا ہے یعنی دلیل باطل اُسکو بھی سکھاتے ہین اسلئے صرف
دلیل کی دعا نکرے بلکہ یون کہے یا اللہ مجھ کو ایمان کی دلیل سجھا یعنی کلمہ طیب وغیرہ مرنیکے وقت مجھکو نصیب کر نقل کیا اسکو طبرانی نے فضل
الصَّلٰوۃِ وَالسَّلَامِ عَلَی النَّبِیِّ عَلَیْہِ اَفْضَلُ الصَّلٰوۃِ وَالسَّلَامِ درود وسلام بھیجنے
کی فضیلت پیغمبر خدا پر کہ انپر بہتر درود وسلام ہو مَا جَلَسَ قَوْمٌ مَّجْلِسًا لَّمْ یَذْکُرُوا اللّٰہَ فِیْہِ وَلَمْ یُصَلُّوْا عَلٰی نَبِیِّھِمْ

اِلَّا کَانَ عَلَیْهِمْ حَسْرَۃً یَّوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَاِنْ دَخَلُوا الْجَنَّۃَ لِلثَّوَابِ حب ا د ت س مس جو قوم کسی مجلس مین
بیٹھی کہ اللہ کو اس مین یاد نہ کیا اور نہ اپنے نبی پر درود بھیجا تو یہ مجلس اُنپر حسرت کا سبب قیامت کے دن ہوگی اگرچہ بہشت مین
ثواب کے لئے داخل ہون نقل کیا اسکو ابن حبان احمد ابوداؤد ترمذی نسائی حاکم نے **ف** للثواب متعلق حسرت کا ہے یعنی قیامت
مین جب ذکر اور درود کا ثواب دیکھینگے تو پشیمان ہونگے اور کہینگے کہ کاش ہم اپنی تمام عمر اسی مین صرف کرتے حنفی نے لکھا ہے
کہ ظاہر حدیث سے یہ سمجھا جاتا ہے کہ ہر شخص اہل مجلس مین سے یہ دونوں کام کرے اگر ایک سے بھی رہجائیگا تو سب کو حسرت کا باعث
ہوگا اور ایک کا کرنا دوسرونکو کفایت نکریگا اور ملا علی قاری رح نے لکھا ہے کہ جو شخص نکریگا حسرت اسیکو ہوگی سبکو نہوگی اَکْثِرُوْا عَلَیَّ
مِنَ الصَّلٰوۃِ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ فَاِنَّ صَلٰوتَکُمْ مَعْرُوْضَۃٌ عَلَیَّ د س ق حب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جمعہ کے
دن مجھپر درود بہت بھیجو کیونکہ تمہارا درود بھیجنا میرے سامنے پیش ہوتا ہے نقل کیا اسکو ابوداود نسائی ابن ماجہ ابن حبان
نے **ف** اس حدیث کے یہ معنے ہین کہ مجھپر درود بہت بھیجا کرو خصوصًا جمعہ کے دن کہ تمہارا درود جب پڑھتے ہو مجھپر پیش
ہوتا ہے اور جمعہ کو بطریق اولے ہوگا اسکی فضیلت کی وجہ سے اور اُس دن کو آپ سے مناسبت ہے کیونکہ جمعہ دنونکا سردار ہے
اور آپ اولین و آخرین کے سردار ہین اور کثرت کا ادنی درجہ یہ ہے کہ اسّی یا سو بار درود بھیجے کذا ذکر الشیخ اسحق لَیْسَ یُصَلِّیْ عَلَیَّ اَحَدٌ
یَوْمَ الْجُمُعَۃِ اِلَّا عُرِضَتْ عَلَیَّ صَلٰوتُہٗ مس جو کوئی مجھپر جمعہ کے دن درود بھیجتا ہے تو اُسکا درود مجھپر پیش کیا جاتا ہے یعنی
اُسدن جلد پیش ہوتا ہے بخلاف اور دنون کے کہ شاید کچھ توقف بھی ہوتا ہو نقل کیا اسکو حاکم نے مَا مِنْ اَحَدٍ یُّسَلِّمُ
عَلَیَّ اِلَّا رَدَّ اللّٰہُ عَلَیَّ رُوْحِیْ حَتّٰی اَرُدَّ عَلَیْہِ السَّلَامَ د جو کوئی مجھپر سلام بھیجتا ہے اللہ تعالی مجھپر میری روح کو پھیر دیتا ہے
تاکہ اُس کو سلام کا جواب دون نقل کیا اسکو ابوداؤد نے **ف** اسپر یہ شبہ ہوتا ہے کہ اہل سنت کا عقیدہ یہ ہے کہ آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم عالم برزخ میں زندہ ہین اور اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ زندہ نہین ہین جواب سلام کے وقت روح
آجاتی ہے تو اس شبہ کا جواب یہ ہے کہ روح کے پھر آنے سے یہ مراد ہے کہ حضرت کی روح مبارک جو حضور جناب باری تعالے
مین مستغرق رہتی ہے اُس سے افاقہ دیکر ادھر متوجہ کرتے ہین تاکہ سلام کا جواب دین اور یہ غرض نہین کہ روح مبارک
بدن سے جدا ہے صرف جواب کے وقت آجاتی ہے فحر اَوْلَی النَّاسِ بِیْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ اَکْثَرُھُمْ عَلَیَّ صَلٰوۃً ت ث
حب قیامت کے دن سب آدمیون سے مجھ سے قریب تر وہ ہوگا جو انمین سے مجھپر درود بہت بھیجتا ہوگا یعنی اُس شخص
کا رتبہ مجھ سے زیادہ قریب ہوگا نقل کیا اسکو ترمذی ابن حبان نے اَلْبَخِیْلُ مَنْ ذُکِرْتُ عِنْدَہٗ فَلَمْ یُصَلِّ عَلَیَّ
ت س حب مس بڑا بخیل وہ ہے جسکے پاس مین ذکر کیا جاؤن یعنی میرا نام لیا جاوے اور وہ مجھپر درود نہ بھیجے
نقل کیا اسکو ترمذی نسائی ابن حبان حاکم نے اَکْثِرُوا الصَّلٰوۃَ عَلَیَّ فَاِنَّہَا زَکٰوۃٌ لَّکُمْ ص مجھپر درود بہت بھیجو کیونکہ
درود بھیجنا تمہارے حق مین زکوۃ ہے یعنی ثواب کی زیادتی اور مال کے بڑھنے اور گناہون کی پاکی کا سبب ہے نقل کیا
اسکو ابویعلی نے رَغِمَ اَنْفُ رَجُلٍ ذُکِرْتُ عِنْدَہٗ فَلَمْ یُصَلِّ عَلَیَّ ت حب ک ط خاک مین بھرے اُس شخص کی

ناک یعنی خوار اور ذلیل ہوا ایسا شخص جسکے پاس مین ذکر کیا جاؤن اور وہ مجھپر درود نہ بھیجے نقل کیا اسکو ترمذی ابن حبان بزار طبرانی نے ف اس حدیث سے بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نام مبارک مجلس مین لیا جاوے تو ہر بار درود بھیجے مگر علما نے لکھا ہے کہ ایکبار واجب ہے اور ہر بار مستحب اور افضل فحہ مَنْ ذُكِرْتُ عِنْدَهٗ فَلْيُصَلِّ عَلَيَّ س طس ص ی جسکے پاس مین ذکر کیا جاؤن تو چاہئے کہ مجھپر درود بھیجے. نقل کیا اسکو نسائی نے اور طبرانی نے اوسط مین اور ابویعلی ابن سنی نے فَاِنَّهٗ مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ وَاحِدَةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ ـ ـ ـ عَشْرًا ی ابن سنی کی روایت مین اوپر کی حدیث مین یہ جملہ بھی زیادہ آیا ہے فانہ من صلی الخ یعنی کیونکہ جو کوئی مجھپر ایک بار درود بھیجے اللہ تعالی اُسپر درود بھیجتا ہے یعنی رحمت بھیجتا ہے دس بار مَنْ ذَكَرَنِيْ فَلْيُصَلِّ عَلَيَّ ص جو کوئی مجھکو یاد کرے یعنی میرا نام لے تو چاہیئے کہ مجھ پر درود بھیجے نقل کیا اسکو ابویعلی نے اِنَّ لِلّٰهِ مَلٰٓئِكَةً سَيَّاحِيْنَ يُبَلِّغُوْنِيْ مِنْ اُمَّتِيَ السَّلَامَ س حب مس اللہ کے چند فرشتہ زمین کے پھرنے والے ہین کہ مجھکو میری امت کی طرف سے سلام پہونچاتے ہین نقل کیا اسکو نسائی ابن حبان حاکم نے ف یعنی لوگ دور ہونیکا خیال نکرین اور توجہ اور حضور دل سے غافل نہون کیونکہ جہان مجھپر درود سلام بھیجینگے مجھے پہنچ جائیگا فحہ اِنِّيْ لَقِيْتُ جِبْرَئِيْلَ فَبَشَّرَنِيْ وَقَالَ اِنَّ رَبَّكَ يَقُوْلُ مَنْ صَلّٰى عَلَيْكَ صَلَّيْتُ عَلَيْهِ وَمَنْ سَلَّمَ عَلَيْكَ سَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَسَجَدْتُ لِلّٰهِ شُكْرًا مس آ مین جبرئیل علیہ السلام سے ملا تو انہون نے مجھے خوشخبری دی اور کہا کہ تیرا پروردگار فرماتا ہے کہ جو کوئی تجھپر درود بھیجے مین اُسپر درود بھیجتا ہون اور جو کوئی تجھپر سلام بھیجے تو مین اُسپر سلام بھیجتا ہون تو مین نے اللہ کے لئے شکر کا سجدہ کیا نقل کیا اسکو حاکم احمد نے يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ جَعَلْتُ لَكَ صَلٰوتِيْ كُلَّهَا قَالَ اِذًا يُكْفٰى هَمُّكَ وَيُغْفَرُ ذَنْبُكَ اَلْحَدِيْثَ بتمامہ کفایت کیا جاویگا تو اور دیا جاویگا مقاصد دنیا اور آخرت کے ت مس آ ابی ابن کعب رض نے عرض کیا یارسول اللہ مین نے آپکے درود کے لئے تمام وقت اپنی دعا اور درود کا کردیا پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اب تیری ساری مہمات دینی اور دنیوی کفایت کی جائینگی اور ساری حاجتین پوری ہونگی اور تیرے سارے گناہ بخشے جائینگے آخر حدیث تک نقل کیا اسکو ترمذی حاکم احمد نے ف ساری حدیث یون ہے کہ ابی ابن کعب رض نے عرض کیا یارسول اللہ مین چاہتا ہون کہ آپ پر درود بھیجون تو جسوقت کو کہ مین نے اپنی دعا کے لئے معین کیا ہے اُسمین سے آپکے درود کے لئے کسقدر مقرر کرون آپنے فرمایا کہ جسقدر تو چاہے درود مین صرف کر ابی بن کعب نے عرض کیا کہ اپنے ورد کے وقت مین سے چوتھائی آپکے درود مین صرف کرون آپنے فرمایا جسقدر چاہے صرف کر لیکن اس سے زیادہ کرے تو بہتر ہے اُنہون نے عرض کیا کہ آدھا وقت درود مین صرف کرون آپنے فرمایا جسقدر تو چاہے لیکن زیادہ کرنا تیرے حق مین بہتر ہے پھر عرض کیا کہ دو تہائی صرف کرون آپنے فرمایا آپنے فرمایا کہ جسقدر تو چاہے لیکن اگر دو تہائی سے زیادہ کرے تو تیرے لئے بہتر ہوگا تب اُنہون نے عرض کیا اجعلت لک صلوتی کلہا یعنی اپنے ورد کا تمام وقت آپکے درود مین خرچ کرونگا آپنے فرمایا اذا یکفی الخ اسکا سبب یہ ہے کہ جب بندہ اپنی طلب و رغبت کو اللہ تعالی کی پسندیدہ چیز مین صرف کرتا ہے اور اُسکی رضا کو اپنے مطالب

ہوتا ہے کذا فی المشکوٰۃ وشرح الفخر مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ وَاحِدَۃً صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ عَشْرًا مُ د ت س ط جو کوئی مجھپر ایکبار
درود بھیجے تو اللہ تعالےٰ اس پر دس بار درود بھیجتا ہے نقل کیا اسکو مسلم ابو داود ترمذی نسائی طبرانی نے جَآءَ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ذَاتَ یَوْمٍ وَّالْبِشْرُ فِیْ وَجْہِہٖ فَقَالَ اِنَّہٗ جَآءَنِیْ جِبْرَئِیْلُ فَقَالَ اِنَّ رَبَّکَ یَقُوْلُ اَمَا یُرْضِیْکَ یَا مُحَمَّدُ
اَنَّہٗ لَا یُصَلِّیْ عَلَیْکَ اَحَدٌ مِّنْ اُمَّتِکَ اِلَّا صَلَّیْتُ عَلَیْہِ عَشْرًا وَلَا یُسَلِّمُ عَلَیْکَ اَحَدٌ مِّنْ اُمَّتِکَ اِلَّا سَلَّمْتُ
عَلَیْہِ عَشْرًا س حب مس مص می پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم ایک دن تشریف لائے یعنی صحابہ کے پاس اور
خوشی معلوم ہوتی تھی آپکے چہرہ مبارک پر تو آپنے فرمایا کہ میرے پاس جبرئیل علیہ السلام آئے اور یہ کہا کہ تیرا پروردگار
فرماتا ہے کہ کیا تجھ کو یہ بات خوش نہین کرتی اے محمد کہ تجھپر تیری امت مین سے جو کوئی درود بھیجے تو اُسپر مین دس بار
درود بھیجون اور جو کوئی تیری امت مین سے تجھ پر سلام بھیجے تو مین اُسپر دس بار سلام بھیجون نقل کیا اسکو نسائی ابن
حبان حاکم ابن ابی شیبہ دارمی نے مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ وَاحِدَۃً صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ عَشْرَ صَلَوَاتٍ وَّحُطَّتْ عَنْہُ عَشْرُ
خَطِیْئَاتٍ وَّرُفِعَتْ لَہٗ عَشْرُ دَرَجَاتٍ س حب مس د ط جو کوئی ایکبار مجھپر درود بھیجے اللہ تعالےٰ
اسپر دس بار درود بھیجتا ہے اور اسکے ذمہ سے دس گناہ دور کیے جاتے ہین اور اُسکے دس درجہ بہشت مین بلند کیے
جاتے ہین نقل کیا اسکو نسائی ابن حبان حاکم بزار طبرانی نے۔ اور نسائی اور طبرانی کی ایک روایت مین یہ الفاظ بھی زیادہ
آئے ہین وَکُتِبَتْ لَہٗ بِہَا عَشْرُ حَسَنَاتٍ س ط یعنی لکھی جاتی ہین اُسکے درود کے سبب سے دس نیکیان مَنْ
صَلّٰی عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاحِدَۃً صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَمَلٰٓئِکَتُہٗ سَبْعِیْنَ صَلٰوۃً اجو کوئی
درود بھیجے ایکبار پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم پر تو اللہ تعالیٰ اور اُسکے فرشتے اُسپر ستر درود بھیجتے ہین یعنی بہت بھیجتے ہین نقل کیا اسکو احمد نے
وکَیْفِیَّۃُ الصَّلٰوۃِ وَالسَّلَامِ عَلَیْہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَقَدَّمَ اور کیفیت یعنی درود اور سلام کے بھیجنے کیطرح پیغمبر
صلے اللہ علیہ وسلم پر پہلے گذر چکی یعنی التحیات کے بعد قَالَ عَلِیٌّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کُلُّ دُعَآءٍ مَّحْجُوْبٌ حَتّٰی یُصَلّٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاٰلِ مُحَمَّدٍ طس حضرت علی مرتضیٰ نے فرمایا کہ ہر دعاء کی رہتی ہے قبولیت سے یعنی قبول نہین ہوتی
یہانتک کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آل محمد پر درود بھیجا جاوے نقل کیا اسکو طبرانی نے اوسط مین وَعَنْ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ
اَنَّ الدُّعَآءَ مَوْقُوْفٌ بَیْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ لَا یَصْعَدُ مِنْہُ شَیْءٌ حَتّٰی تُصَلِّیَ عَلٰی نَبِیِّکَ ت اور حضرت عمر فاروق
سے روایت ہے کہ دعا آسمان و زمین مین ٹھیری رہتی ہے اُسمین سے کچھ اوپر نہین چڑھتی جب تک تو اپنے پیغمبر پر درود نہ
بھیجے نقل کیا اسکو ترمذی نے ف یعنی دعا کا قبول ہونا موقوف ہے درود بھیجنے پر اور درود قبول ہی ہوتا ہے تو اُسکے ذریعہ سے دعا بھی
قبول ہو جاتی ہے فخر وَقَالَ الشَّیْخُ اَبُوْ سُلَیْمَانَ الدَّارَانِیُّ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ اِذَا سَاَلْتَ اللّٰہَ حَاجَۃً فَابْدَاْ بِالصَّلٰوۃِ
عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثُمَّ ادْعُ بِمَا شِئْتَ ثُمَّ اخْتِمْ بِالصَّلٰوۃِ عَلَیْہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاِنَّ اللّٰہَ سُبْحَانَہٗ بِکَرَمِہٖ یَقْبَلُ الصَّلٰوتَیْنِ
وَہُوَ اَکْرَمُ مِنْ اَنْ یَّدَعَ مَا بَیْنَہُمَا اور شیخ سلیمان دارانی رح نے کہا ہے کہ جب تو اللہ تعالیٰ سے کوئی حاجت مانگے تو اُسکو پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کے درود سے

سے شروع کر پھر جو چاہے دعا مانگ اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے سے اپنی دعا کو ختم کر کیونکہ خدائے سبحانہ اپنے کرم سے
دونون درودون کو قبول کرتا ہے یعنی اول و آخر دعا کے درودونکو اور وہ اس سے بزرگ تر ہے کہ اُن دونون کے درمیان کی
چیز کو چھوڑ دے **ف** یعنی اول و آخر کے درود کے طفیل سے اُنکی بیچ کی دعا قبول ہو جاتی ہے اور شیخ ابو سلیمان کا نام
عبدالرحمٰن ہے شام کے بڑے اولیا اور فضلا مین سے ہین اُنکا انتقال سنہ ۲۱۵ ہجری مین ہوا کذا ذکرہ الفخر اور درود شریف
کی فضیلتین اسکے سوا اور بھی بہت ہین کہ اُنکا احاطۂ تقریر مین آنا مشکل ہی لیکن حصول سعادت کے لئے چند روایتین بیان ہوتی
ہین اللہ تعالےٰ ہم سبکو ان پر عمل نصیب کرے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی کتاب مین مجھپر درود بھیجتا ہے یعنی کتاب
مین لکھتا ہے تو اُسکے لئے فرشتے ہمیشہ بخشش مانگتے ہین جب تک کہ میرا نام اُس کتاب مین رہے اور فرمایا کہ جس نے
قرآن کی تلاوت کی اور اپنے پروردگار کی حمد بیان کی اور پیغمبر صلے اللہ پر درود بھیجا اور اپنے رب سے مغفرت چاہے تو اُسنے خیر کی جستجو
اُسکے ٹھکانے سے کی اور درود شریف کے پڑھنے سے آدمی کی محتاجی دور ہوتی ہے اور وہ لوگون سے بے پروا ہو جاتا ہی۔ جابر بن
سمرہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہین کہ اُنھون نے کہا کہ ہم رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے کہ آپکے پاس ایک آدمی آیا اور عرض کیا
یا رسول اللہ کونسا عمل اللہ سے بہت نزدیک ہے آپنے فرمایا کہ سچی بات اور امانت کا ادا کرنا اُسنے عرض کیا کہ کچھ اور بھی فرمائیے آپنے فرمایا کہ راتکو
نماز پڑھنا اور گرمی کا روزہ رکھنا اُسنے عرض کیا کہ کچھ اور زیادہ فرمائیے آپنے فرمایا کہ خدا کا ذکر زیادہ کرنا اور مجھپر درود بھیجنا کہ یہ امر فقر کو دور کرتا ہی
اور حضرت ابو ہریرہ رضی سے مروی ہے کہ اللہ کے کچھ فرشتے ہین سیر کرنیوالے جب وہ ذکر کے حلقہ پہ گذرتے ہین تو ایک دوسرے کو کہتے ہین کہ بیٹھ جاؤ اور جب
لوگ دعا کرتے ہین وہ فرشتے آمین کہتے ہین اور جب یہ لوگ درود بھیجتے ہین پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پہ تو وہ بھی اُنکے ساتھ درود بھیجتے ہین یہانتک
کہ جب وہ فراغت پاتے ہین تو بعض فرشتہ بعض کو کہتے ہین کہ ان لوگون کو مژدہ ہو کہ یہ ایسی طرح پھرتے ہین کہ اُنکی بخشش ہو گئی اور آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم کوئی چیز بھول جاؤ تو مجھ پہ درود بھیجو وہ چیز تمکو یاد آجاویگی یہ عمل مجرب ہے۔ اور حافظ اسمٰعیل نے کتاب
ترغیب مین جید اور صحیح سند سے جو عبداللہ ابن عمرو بن عاص رض تک پہونچتی ہے روایت کیا کہ انہون نے کہا کہ جس کسیکو اللہ کیطرف حاجت
ہو تو چاہیئے بدھ اور جمعرات اور جمعہ کو روزہ رکھے اور طہارت کرے یعنی غسل یا وضو اور جمعہ کی نماز کو اول وقت جاوے اور کچھ صدقہ اللہ
کے نام پر دے کم ہو یا زیادہ پھر جب جمعہ پڑھ چکے تو یہ دعا پڑھے اللّٰھم انی اسالک باسمک بسم اللہ الرحمٰن الرحیم الذی لا الٰہ الا ھو
عالم الغیب والشہادۃ ھو الرحمٰن الرحیم واسالک باسمک بسم اللہ الرحمٰن الرحیم لا الٰہ الا ھو الحی القیوم الذی لا تاخذہ سنۃ ولا نوم
الذی ملأت عظمتہ السموات والارض الذی عنت لہ الوجوہ وخشعت لہ الاصوات ووجلت القلوب من خشیتہ ان تصلی علی محمد صلے
اللہ علیہ وسلم وان تعطینی حاجتی وہی کذا فکذا یعنی لفظ کذا وکذا کی جگہہ اپنی حاجت بیان کرے تو یہ اُسکی دعا ان شاء اللہ مقبول ہو گی
اور عبداللہ بن عمرو کہتے تھے کہ یہ دعا نادانون کو مت سکھاؤ کیونکہ وہ اس سے گناہ اور قطع رحم کی دعا کرینگے اور سفیان ثوری جب
مجلس سے اُٹھنے کا ارادہ کرتے تو یون کہتے صلی اللہ وملائکتہ علی محمد وعلی انبیاء اور بعض علما نے حدیثون سے استنباط کر کے
لکھا ہے کہ درود شریف بندہ کے لئے زیادتی نور کا سبب ہے پل صراط پر اور اس بات کا سبب ہے کہ اللہ تعالی اپنے بندہ کے لئے آسمان

اور زمین والون کے درمیان مین اچھی تعریف باقی رکھے کیونکہ درود بھیجنے والا اللہ سے یہ طلب کرتا ہے کہ اپنے رسول پر تعریف کرے اور اُنکی توقیر کرے اور جزا عمل کی جنس ہوا کرتی ہے اسلیئے اُسکی تعریف باقی رہیگی اور نیز درود شریف اور درود بھیجنے والیکی ذات اور عمل اور عمر مین برکت کا سبب ہوتا ہے اور دوسری بہت سی خوبیون کا باعث ہے مثلاً رحمت خدا پہونچنا اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہمیشہ کو محبت ہونی اور سرور کائنات کا پڑھنے والے کو دوست رکھنا اور دین کی راہ کا معلوم ہونا اور دل کا زندہ ہونا اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے پڑھنے والیکے نام کا پیش ہونا اور پل صراط پہ قدم جمنا اور اُس سے پار اُترنا اور پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے کے یہ معنی کہ بندہ آپکے لئے دعا کرے اور بندہ کا دعا و سوال کرنا اپنے رب سے دو طرح پر ہے ایک یہ کہ اپنی حاجات اور مہمات اللہ تعالی سے مانگے دوسرے یہ کہ اُسکے دوست کی صفت وثنا کرے تو اس صورت مین بیشک اللہ تعالی اُسکو دوست رکھیگا اور اُسکا رسول بھی اُس سے محبت کریگا کیونکہ اُسنے اپنی حاجت نہ مانگی اور وقت دعا کو اللہ اور رسول کی محبوب چیز مین صرف کیا اور اپنی حاجات پر مقدم رکھا تو اگر درود کا فائدہ کچھ نہ ہوتا تو صرف اللہ اور رسول کی محبت ہی ہوتی تو یہی فائدہ کافی تھا مصنف حصن حصین کہتے ہین کہ درود شریف کے فوائد بیشمار اور اسکے ثمرات دنیا اور آخرت مین بے تعداد ہین خصوصًا تنگیون اور مہمات اور فکرون اور قضا حاجات کے لئے اکسیر ہے مین نے اسکا بارہا تجربہ کیا کہ اکثر خوف اور ہلاک کی جگہ مین مبتلا ہوا تو مجھکو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے ہی سے نجات ملی کذا فی المفتاح شرح المؤلف اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی مجھپر دس بار درود بھیجے گویا اُسنے ایک بردہ آزاد کیا اور فرمایا کہ مجھ پر بہت سی قومین وارد ہونگی کہ انکو مین نہ پہچانونگا مگر اُنکی کثرت درود کے باعث اور فرمایا کہ تم مین سے قیامت کے دن بڑا نجات پانے والا اُسکی دہشتون اور اُسکے مقامات سے وہ ہوگا جو تم مین سے مجھ پر بہت درود بھیجتا ہوگا اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنا گناہون کو نابود کرتا ہے بہ نسبت ٹھنڈے پانی کے آگ کو یعنی جیسے ٹھنڈا پانی آگ کو بجھاتا ہے اُس سے زیادہ درود گناہون کو مٹاتا ہے کذا فی الشفاء اور درود بھیجنا واجب ہے جب ذکر کیا جاوے اور سُنا جائے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نام مبارک اور حضرت حسن بصری فرماتے تھے کہ جسکو یہ منظور ہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حوض سے پورا پیالہ پیوے تو یہ درود پڑھا کرے اللہم صل علی محمد وعلی آلہ واصحابہ واولادہ وازواجہ وذریتہ واہل بیتہ واصہارہ وانصارہ واشیاعہ ومحبیہ وامتہ وعلینا معہم اجمعین یا ارحم الراحمین اور ایک بزرگ سے منقول ہے کہ انہونے امام شافعی کا حال اُنکے مرنے کے بعد خواب مین پوچھا انہون نے کہا کہ میرے رب نے مجھکو بخشدیا اور مجھپر رحم کیا اسوجہ سے کہ مین نے اپنے ایک رسالہ کے شروع مین اس درود کو ذکر کیا تھا اللہم صل علی محمد وعلی آل محمد کلما ذکرک وذکرہ الذاکرون وصل علی محمد وعلی آل محمد کلما غفل عن ذکرک وذکرہ الغافلون ۔ ایک بزرگ سے منقول ہے کہ کچھ لوگ کشتی مین سوار ہوئے تو ایک تیز ہوا چلی اُسنے اُنکو ہر طرف سے گھیر لیا اور دریا نے موج ماری اور طوفان ہوا تو سب گھبرا گئے اور ڈوبنا اور موت کا یقین کر لیا اسی حالت مین ایک شخص نے کچھ سوتے اور کچھ جاگتے دیکھا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اس فتنے کے دور کرنے اور نجات ملنے کے لئے اُسکو یہ درود تعلیم فرماتے ہین اور ارشاد فرماتے ہین کہ اپنے

آپنے یارون کو یہ درود سکھا کہ وہ اسکو ہزار بار پڑھیں وہ شخص کہتا ہے کہ جب مین ہوشیار ہوا تین نے لوگون کو وہ درود سکھایا اور وہ پڑھنے لگے ارادہ ہزار بار پڑھنے کا تھا لیکن تین سو بار ہی پڑھا تھا کہ نجات پائی اور موجین ٹھہر گئیں اور وہ درود یہ ہے اللھم صل علی سیدنا محمد وعلی آلہ واصحابہ صلوۃ تنجینا بہا من جمیع الاھوال والآفات وتقضی لنا بہا جمیع الحاجات وتطہرنا بہا من جمیع السیئات وترفعنا بہا عندک اعلی الدرجات وتبلغنا بہا اقصی الغایات من جمیع الخیرات فی الحیٰوۃ وبعد الممات انک علی کل شئ قدیر۔ اور ایک بزرگ سے منقول ہے کہ جو کوئی درود ذیل کو کثرت سے پڑھے تو اُسکی برکت سے خواب مین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے جمال جہان آرا سے مشرف ہو۔ اللھم صل علی محمد کما امرتنا ان نصلی علیہ اللھم صل علی محمد کما ھو اہلہ اللھم صل علی محمد کما تحب وترضی لہ اللھم صل علی روح محمد فی الارواح وعلی جسد محمد فی الاجساد وعلی قبرہ فی القبور کذا فی وظائف النبی اور حضرت شیخ عبدالحق رح نے جذب القلوب مین لکھا ہے کہ طہارت کے ساتھ درود ذیل کی ملازمت سے خواب مین رویت سید انام صلے اللہ علیہ وسلم سے مشرف ہوتا ہے۔ اللھم صل علی محمد وآلہ وسلم کما تحب وترضی لہ۔ اور مفاخر الاسلام میں ہے کہ جو کوئی جمعہ کے روز ہزار بار یہ درود پڑھے۔ اللھم صل علی محمد ن النبی الامی تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھیگا یا اپنی منزل بہشت مین دیکھے اور اگر نہ دیکھے تو پانچ جمعون تک ایسا ہی کرے خدا کے فضل سے اُسکو وہ چیز نظر آئیگی جس سے اسکو مسرت ہو اور جو کوئی جمعہ کی رات کو دوگانہ نماز پڑھے اور ہر رکعت مین بعد الحمد کے گیارہ بار آیت الکرسی اور گیارہ بار سورۂ اخلاص پڑھے اور سلام نماز کے بعد سو بار یہ درود پڑھے - - - - - - - - - - - اللھم صل علی محمد النبی الامی وآلہ وسلم تو اُسکو خواب مین زیارت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی نصیب ہوگی اگر اسکی تقدیر مین ہے تو تین جمعے سے انشاء اللہ زیادہ عرصہ نہ گذریگا۔ اور بعض فقرا نے اسکا تجربہ کیا ہے والحمد للہ اور یہ بھی روایت ہے کہ جو کوئی شب جمعہ مین دوگانہ نماز پڑھے اور ہر رکعت مین فاتحہ کے بعد پچیس بار قل ہو اللہ اور ہزار بار یہ درود پڑھے صلے اللہ علی النبی الامی تو وہ بھی سعادت دیدار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے خواب مین بہرہ مند ہوگا یہ عمل بھی مجرب ہے اور اس سعادت کے حاصل کرنے کو دوسرے طریق بھی لوگون نے بیان کئے ہین اور سب کا خلاصہ یہ ہے کہ ظاہر اور باطن میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر مین مستغرق رہے اور درود کی کثرت اور دائمی توجہ اسطرف رکھے اور مدار کار اللہ تعالی کے فضل وعنایت پر موقوف ہے واللہ الموفق اور جیسے سید کائنات علیہ افضل الصلوۃ والسلام پر درود کی کثرت جمعہ کی رات مین فضیلت رکھتی ہے اس حکم مین دوشنبہ کی رات بھی جمعہ کے شریک ہے کیونکہ دوشنبہ بھی عمدہ دنون مین سے ہے کہ اس میں بندون کے اعمال درگاہ عزت مین پیش ہوتے ہین احیاء العلوم مین ہے کہ جو کوئی شب دوشنبہ کو چار رکعتین نماز کی ادا کرے اور پہلی رکعت مین فاتحہ کے بعد سورۂ اخلاص دس بار پڑھے اور دوسری رکعت مین دس بار بڑھا دے یعنی بیس بار پڑھے اور تیسری مین تیس بار اور چوتھی میں چالیس بار اور سلام کے بعد بھی پچھتر بار سورہ اخلاص پڑھے اور اپنے لئے اور اپنے والدین کیلئے پچھتر بار استغفار پڑھے اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم پر پچھتر بار درود بھیجے اسکے بعد جو حاجت حق سبحانہ سے مانگیگا اسکو ملیگی اور درود کی فضیلت پنجشنبہ کے دن مین بھی حدیث مین وارد ہوئی ہے چنانچہ مفاخر الاسلام میں ہے کہ حدیث میں آیا ہے

کہ جو کوئی جمعرات کے دن سو بار درود پڑھے کبھی محتاج نہوگا تمام ہوا کلام شیخ کا۔ اور یہان تک فضیلت درود شریف پوری ہو چکی اب مصنف بعد ذکر کرنے دارانی کے کلام کے کہتا ہے اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔ یا اللہ تو رحمت خاص بھیج محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور تابعین محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر جیسے تو نے رحمت بھیجی ابراہیم اور تابعان ابراہیم علیہ السلام پر کہ تو تعریف کیا ہوا بزرگ ہے یا اللہ برکت بھیج محمد صلے اللہ علیہ وسلم اور تابعان محمد صلے اللہ علیہ وسلم پر جیسے تو نے برکت اُتاری ابراہیم اور تابعان ابراہیم پر کہ تو تعریف کیا ہوا بزرگ ہے اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلَیْہِ کُلَّمَا ذَکَرَہُ الذَّاکِرُوْنَ وَ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلَیْہِ کُلَّمَا غَفَلَ عَنْ ذِکْرِہِ الْغَافِلُوْنَ وَسَلِّمْ تَسْلِیْمًا کَثِیْرًا یا اللہ تو رحمت خاص بھیج اُن پر جب کبھی اُن کو یاد کرین یاد کرنے والے یا اللہ تو رحمت خاص بھیج جب کبھی اُنکے ذکر سے غفلت کرین غفلت کرنے والے یعنی ہمیشہ رحمت بھیج کیونکہ کوئی زمانہ ذاکرون اور غافلون سے خالی نہین رہتا اور سلام بھیج بہت سا سلام اَللّٰھُمَّ بِحَقِّہٖ عِنْدَکَ اِدْفَعْ عَنِ الْخَلْقِ مَا نَزَلَ بِھِمْ وَلَا تُسَلِّطْ عَلَیْھِمْ مَنْ لَّا یَرْحَمُھُمْ فَقَدْ حَلَّ بِھِمْ مَا لَا یَرْفَعُہٗ غَیْرُکَ وَلَا یَدْفَعُہٗ سِوَاکَ اَللّٰھُمَّ فَرِّجْ عَنَّا یَا کَرِیْمُ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ یا اللہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے اُس حق کے ذریعہ سے جو تیرے پاس ہے مخلوق سے دور کر وہ مصیبت کہ اُنپر اُتری ہے اور اُن پر مسلط مت کر ایسے شخص کو جو اُن پر رحم نکرے کہ اُنپر وہ مصیبت اُتری ہی جسکو کوئی سوا تیرے دور نہین کر سکتا اور نہ اُس کو کوئی سوا تیرے کھو سکے یا اللہ ہم سے سختی دور کر اے کرم والے اے سب رحم کرنے والون سے زیادہ رحیم

قَالَ مُؤَلِّفُہٗ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْجَزَرِیُّ لَطَفَ اللّٰہُ تَعَالٰی فِیْ غُرْبَتِہٖ وَاَخَذَ بِیَدِہٖ فِیْ شِدَّتِہٖ فَرَغْتُ مِنْ تَرْصِیْفِ ھٰذَا الْحِصْنِ الْحَصِیْنِ مِنْ کَلَامِ سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ یَوْمَ الْاَحَدِ بَعْدَ الظُّھْرِ الثَّانِیْ وَالْعِشْرِیْنَ مِنْ ذِی الْحِجَّۃِ الْحَرَامِ سَنَۃَ اِحْدٰی وَتِسْعِیْنَ وَسَبْعِمِائَۃٍ بِمَدْرَسَتِی الَّتِیْ اَنْشَاْتُھَا بِرَاْسِ عَقَبَۃِ الْکَتَّانِ دَاخِلَ دِمَشْقَ الْمَحْرُوْسَۃِ الَّتِیْ حَمَاھَا اللّٰہُ تَعَالٰی مِنَ الْاٰفَاتِ وَسَائِرَ بِلَادِ الْمُسْلِمِیْنَ اس کتاب کا مصنف محمد بن محمد بن محمد بن الجزری کہ خدا تعالی اُس کی غربت مین اُس پر لطف فرماوے اور سختی مین اُسکا ہاتھ پکڑے کہتا ہے کہ مین نے اس حصن حصین کی ترتیب سے جو کلام سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم سے مرتب ہوئی فراغت پائی اتوار کے دن ظہر کے بعد بائیسوین تاریخ باحرمت مہینہ ذی الحجہ سنہ ۷۹۱ ہجری مقدسہ مین اپنے اُس مدرسہ مین جس کو مین نے عقبہ کتان کے راستہ کے سرے پر بنایا تھا محفوظ دمشق کے اندر خدا تعالے اُس کو اور تمام مسلمانون کے شہرون کو آفات سے بچاوے ھٰذَا وَجَمِیْعُ اَبْوَابِ دِمَشْقَ مُغْلَقَۃٌ بَلْ مُشَیَّدَۃٌ بِالْاَحْجَارِ وَالْخَلَائِقُ یَسْتَغِیْثُوْنَ عَلَی الْاَسْوَارِ وَالنَّاسُ فِیْ جُھْدٍ عَظِیْمٍ مِّنَ الْحِصَارِ وَالْمِیَاہُ مَقْطُوْعَۃٌ وَالْاَیْدِیْ اِلَی اللّٰہِ تَعَالٰی بِالتَّضَرُّعِ مَرْفُوْعَۃٌ وَقَدْ اُحْرِقَ ظَوَاھِرُ الْبَلَدِ

وَذَهَبَ اَكْثَرُهٗ وَكُلُّ اَحَدٍ خَائِفٌ عَلٰى نَفْسِهٖ وَاَهْلِهٖ وَمَالِهٖ وَجِلٌ مِّنْ ذُنُوْبِهٖ وَسُوْءِ اَعْمَالِهٖ وَقَدْ تَحَصَّنَ بِمَا يَقْدِرُ عَلَيْهِ فَجَعَلْتُ هٰذَا حِصْنِيْ وَتَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ تَعَالٰى وَهُوَ حَسْبِيْ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ ۔ یہ تصنیف ایسے وقت مین تمام ہوئی کہ دمشق کے سب دروازے بند تھے بلکہ پتھرون سے مضبوط کئے گئے تھے اور مخلوق شہر پناہ پر جناب باری مین فریاد کرتی تھی اور لوگ بڑی مشقت مین تھے ظالمون کے محاصرہ کرنے کی وجہ سے اور پانیون کا آنا شہر کے اندر مسدود تھا اور اللہ تعالےٰ کیطرف کو عاجزی کے ساتھ ہاتھ اُٹھائے ہوئے تھے اور شہر کے گرد و نواح کو پھونک دیا گیا تھا اور اکثر کو لوٹ لیا تھا اور ہر ایک کو اپنی جان اور عیال اور مال کا خوف تھا اور اپنے گناہون سے اور شامت اعمال سے ترسان تھا اور ہر ایک نے اپنی طاقت کے موافق پناہ اختیار کی تھی مین نے اس کتاب کو اپنی پناہ بنائی اور اپنا کام خدا کو سونپا وہی مجھکو کافی ہے اور وہی اچھا کارساز ہے وَقَدْ اَجَزْتُ اَوْلَادِيْ اَبَا الْفَتْحِ مُحَمَّدًا وَّاَبَا بَكْرٍ اَحْمَدَ وَاَبَا الْقَاسِمِ عَلِيًّا وَّاَبَا الْخَيْرِ مُحَمَّدًا وَّفَاطِمَةَ وَعَائِشَةَ وَسَلْمٰى وَخَدِيْجَةَ رِوَايَتَهٗ عَنِّيْ مَعَ جَمِيْعِ مَا يَجُوْزُ لِيْ رِوَايَتُهٗ وَكَذٰلِكَ اَجَزْتُ اَهْلَ عَصْرِيْ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَحْدَهٗ اَوَّلًا وَّاٰخِرًا وَّظَاهِرًا وَّبَاطِنًا وَّصَلَوَاتُهٗ عَلٰى سَيِّدِ الْخَلْقِ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَامُهٗ اور مین نے اپنی اولاد کو اجازت دی یعنی ابو الفتح محمد اور ابو بکر احمد اور ابو القاسم علی اور ابو الخیر محمد اور فاطمہ اور عائشہ اور سلمہ اور خدیجہ کو کہ مجھ سے اس کتاب کی روایت کرین مع تمام اُن چیزون کے جنکی روایت مجھے جائز ہے اور اسی طرح مین نے اجازت دی اپنے وقت کے لوگون کو اور سب تعریف اللہ کو ہے جو اول اور آخر اور ظاہر اور باطن ہے اور اُسکی رحمتین نازل ہون مخلوق کے سردار محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور انکی آل اور اُن کے اصحاب پر اور اس کا سلام اُن سب پر ہو ف ملا علی قاری کی شرح مین متن کا آخر یہین تک ہے اور بعض نسخون مین عبارت کچھ اور بھی ہے چنانچہ ذیل کی عبارت پر نسخہ کی علامت کردی گئی ہے اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِمُؤَلِّفِهٖ وَلِكَاتِبِهٖ وَلِمَنْ قَرَأَ فِيْهِ وَلِمَنْ دَعَا لَهُمْ بِالْخَيْرِ وَلِسَائِرِ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَحْدَهٗ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّسَلَّمَ حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ نِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيْرُ یا اللہ تو بخش اس کتاب کے مصنف اور اُس کے لکھنے والے کو اور اُس شخص کو جو اُس مین پڑھے اور اُس کو جو اُن کے حق مین دعا خیر کرے اور بخش سب مسلمانون کو اور سب تعریف خدائے یگانہ کو ہے اور خدا تعالےٰ رحمت نازل فرمائے ہمارے سردار محمد صلے اللہ علیہ وسلم پر اور اُن پر سلام بھیجے اللہ تعالےٰ ہم کو کافی اور اچھا کارساز ہے وہ اچھا مالک اور اچھا مددگار ہے ۔ الحمد للہ کہ ترجمہ حصن حصین کا تمام ہوا ۔ فقط

٭٭٭

اب کتاب کا خاتمہ شروع ہوتا ہے جسمین عمدہ مضامین کی حدیثین ہین

ہر شخص کو لازم ہے کہ اِن حدیثون کا بھی جسقدر ہو سکے دیکھنا اپنے اوپر لازم کرے تاکہ نفس گناہونکی نجاست سے پاک ہو اور عبادت کا اثر اچھی طرح حاصل ہو اب جاننا چاہیئے کہ ہمنے صرف پہلی حدیث کے شروع پر قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لکھا ہے یعنی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ حدیث فرمائی ہے باقی حدیثوں کے شروع پر طوالت کے خوف سے اُسکو ذکر نہین کیا بلکہ فقط متن حدیث لکھدیا ہے. فقیر کہتا ہے کہ خاتمہ کی حدیثون کو اول مترجم نے اسطرح لکھا تھا کہ ترجمہ حدیث کا سطرون کے درمیان مندرج تھا اور ایک حدیث کو دوسری سے فقط نشان سے علیحدہ کیا تھا ہمنے وہ طرز بدل دی بلکہ اصل کتاب کی طرح اول ساری حدیث لکھی اُسکے بعد اُسکا ترجمہ پھر حرف **ف** لکھکر حاشیہ کا فائدہ درج کر دیا تاکہ ہر ایک حدیث کا مطلب بہت وضاحت سے عام فہم ہو جاوے اور چونکہ مترجم نے یہ حدیثون مشکوٰۃ سے نقل کی ہین اسلئے آخر مین کتاب کا نام نہین لکھا اگر کسیکو یہ دریافت کرنا ہو کہ یہ حدیث کونسی کتاب کی ہے تو مشکوٰۃ مین عنوان کی مطابقت سے دیکھ لے جو عنوان مترجم نے لکھا ہے وہی مشکوٰۃ مین ہے **کتاب الرقاق** یعنی اسمین ایسی حدیثین مذکور ہین جو دلکو نرم کرین **ف** جو باب مشکوٰۃ مین عربی عبارت مین ہے اُسکا ترجمہ ہندی مین بیان کیا گیا ہے جسکو کسی حدیث مین شبہ ہو تو مشکوٰۃ مین دیکھ لے قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نِعْمَتَانِ مَغْبُوْنٌ فِیْہِمَا کَثِیْرٌ مِنَ النَّاسِ اَلصِّحَّۃُ وَالْفَرَاغُ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو نعمتین ایسی ہین کہ جنمین بہت لوگ ٹوٹے مین ہین اول تندرستی دوم فراغت **فقیر** کہتا ہے کہ مطلب اسکا یہ ہے کہ بہت لوگ ان دونون نعمت کی قدر نہین جانتے اور مفت انکو رائیگان کرتے ہین اور اُنکے معاملہ مین نفس سے دھوکہ کھاتے ہین اور فراغت سے مراد یہ ہے کہ کوئی کام اور کوئی تشویش آدمی کو نہو اور مقصود یہ ہے کہ بدن کی صحت اور بیفکری بڑی نعمتین ہین اَلدُّنْیَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ وَجَنَّۃُ الْکَافِرِ دنیا مومن کا قید خانہ ہے اور کافر کا باغ **فقیر** کہتا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ مومن پر محنت ومشقت دنیا مین رہتی ہے اور کافر کو لذت وراحت اور بعض نے یہ معنی لکھے ہیں کہ مومن ہر چند نعمت وراحت مین رہے مگر اس کو ثواب آخرت کے مقابلہ مین قید خانہ سمجھیگا اور کافر ہر چند سختی اور شدت مین رہے لیکن عذاب آخرت کے مقابلہ مین اس کو جنت سمجھے گا کذا ذکرہ الشیخ حُجِبَتِ النَّارُ بِالشَّهَوَاتِ وَحُجِبَتِ الْجَنَّۃُ بِالْمَکَارِہِ دوزخ نفسانی خواہشون سے ڈھانکی گئی ہے اور جنت مشقتون سے چھپائی گئی ہے **ف** یعنی نفسانی خواہشون کے ارتکاب سے دوزخ کو پہونچتا ہے اور مشقتین جھیلنے کے باعث سے یعنی شہوات کو دور کرنے اور طاعت کی مشقتین اُٹھانے سے جنت کو پہونچتا ہے کذا ذکرہ السید تَعِسَ عَبْدُ الدِّیْنَارِ وَعَبْدُ الدِّرْہَمِ وَعَبْدُ الْخَمِیْصَۃِ اِنْ اُعْطِیَ رَضِیَ وَاِنْ لَّمْ یُعْطَ سَخِطَ تَعِسَ وَانْتَکَسَ وَاِذَا شِیْکَ فَلَا انْتُقِشَ طُوْبٰى لِعَبْدٍ اٰخِذٍ بِعِنَانِ فَرَسِہٖ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اَشْعَثَ رَاْسُہٗ مُغْبَرَّۃٍ

قَدَمَاهُ اِنْ كَانَ فِي الْحِرَاسَةِ كَانَ فِي الْحِرَاسَةِ وَاِنْ كَانَ فِي السَّاقَةِ كَانَ فِي السَّاقَةِ اِنِ اسْتَاذَنَ لَمْ يُؤْذَنْ
وَاِنْ شَفَعَ لَمْ يُشَفَّعْ ہلاک ہو دینار کا بندہ اور درم کا بندہ اور لباس کا بندہ کہ اگر دیا جائے تو راضی ہو اور نہ دیا جائے
تو ناخوش ہو ہلاک ہو اور سرنگون ہو اور جب اُسکے کانٹا لگے تو نکالا نجاسے مژدہ ہے اُس بندے کو جو اپنے گھوڑے
کی باگ اللہ کی راہ مین پکڑے ہوئے ہو اور اُسکے سر کے بال پراگندہ اور دونوں قدم خاک مین بھرے ہون اگر اُسکو اگلی
فوج مین رہنے کا حکم ہو تو اگلی فوج مین رہے اور اگر پچھلی فوج مین رہنے کا حکم ہو تو پچھلی فوج مین رہے اگر کسیکے
یہان آنیکی اجازت چاہے تو اُسکو اجازت نہ ملے اور اگر کسیکی سفارش کرے تو اسکی سفارش قبول نہ ہو **فقیر** کہتا ہے کہ پہلے جملے
مین دنیا کے کتون کا بیان ہے جو مال ملنے سے راضی اور نہ ملنے سے ناراض ایسون کے حق مین دعاءِ بد فرمائی کہ ہلاک
اور سرنگون ہون اور اُنکی ایذا کو کوئی دور نکرے اور دوسرے جملہ طوبیٰ لعبد سے ایسے لوگون کی ثنا فرمائی کہ جو دنیا اور اُسکی
زینت پر لات مار کر جہاد مین مصروف ہون اور شرع کے ایسے تابع کہ جہان حکم ہو وہان رہیں اور صورت
کے لوگون کے نزدیک ایسے ذلیل کہ لوگ انکو پاس نہ بیٹھنے دین اور نہ اُنکی سفارش قبول کرین فَوَاللّٰهِ لَا الْفَقْرَ اَخْشٰى
عَلَيْكُمْ وَلٰكِنْ اَخْشٰى عَلَيْكُمْ اَنْ تُبْسَطَ عَلَيْكُمُ الدُّنْيَا كَمَا بُسِطَتْ عَلٰى مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ فَتَنَافَسُوْهَا كَمَا تَنَافَسُوْهَا
وَتُهْلِكَكُمْ كَمَا اَهْلَكَتْهُمْ قسم ہے اللہ کی مین تمپر محتاجی کا خوف نہین رکھتا لیکن تمپر اسبات کا خوف کرتا ہون کہ دنیا
تمپر ایسی فراخ کی جائے جیسے تمسے پیشتر کے لوگون پر فراخ ہوئی پھر تم اُسمین رغبت کرو جیسے انہون نے رغبت
کی تھی اور وہ تم کو ہلاک کرے جیسے اُن کو ہلاک کیا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ
رِزْقَ اٰلِ مُحَمَّدٍ قُوْتًا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے دعا کی کہ یا اللہ اولاد محمد کا رزق قوت کر یعنی اسقدر رزق
دے کہ جس سے زندہ رہین قَدْ اَفْلَحَ مَنْ اَسْلَمَ وَرُزِقَ كَفَافًا وَقَنَّعَهُ اللّٰهُ بِمَا اٰتَاهُ اُس شخص نے نجات
پائی جو اسلام لایا اور بقدر کفایت روزی دیا گیا یعنی جس سے سوال سے باز رہے اور اللہ نے اُسے قانع کیا اُس چیز پر
کہ اُس کو عنایت کی يَقُوْلُ الْعَبْدُ مَالِيْ مَالِيْ اَنَّ مَا لَهُ مِنْ مَالِهِ ثَلٰثٌ مَا اَكَلَ فَاَفْنٰى اَوْ لَبِسَ فَاَبْلٰى اَوْ
اَعْطٰى فَاقْتَنٰى وَمَا سِوٰى ذٰلِكَ فَهُوَ ذَاهِبٌ وَتَارِكُهُ لِلنَّاسِ بندہ کہتا ہے کہ میرا مال میرا مال اُسکا مال
تو اُسکی ملک مین سے تین چیزین ہین ایک جو کھالیا اور فنا کر دیا یا پہنا اور پرانا کیا یا دیا اور آخرت کے لیے ذخیرہ کیا
اور جو ان تین باتون کے سوا ہے وہ اُسکے ہاتھ سے نکلنے والا ہے اور اُس کو لوگون کے لیے چھوڑنے والا يَتْبَعُ الْمَيِّتَ
ثَلٰثَةٌ فَيَرْجِعُ اثْنَانِ وَيَبْقٰى مَعَهُ وَاحِدٌ يَتْبَعُهُ اَهْلُهُ وَمَالُهُ وَعَمَلُهُ فَيَرْجِعُ اَهْلُهُ وَمَالُهُ وَيَبْقٰى
عَمَلُهُ تین چیزین مردہ کے ساتھ جاتی ہین اُن مین سے دو پھر آتی ہین ایک اُسکے ساتھ رہتی ہے. اُسکے ساتھ اُسکے اہل
اور مال اور عمل جاتے ہین تو اہل اور مال واپس آتے ہین اور اُسکا عمل باقی رہتا ہے اَيُّكُمْ مَالُ وَارِثِهٖ اَحَبُّ اِلَيْهِ مِنْ
مَالِهٖ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا مِنَّا اَحَدٌ اِلَّا مَالُهُ اَحَبُّ اِلَيْهِ مِنْ مَالِ وَارِثِهٖ قَالَ فَاِنَّ مَالَهُ مَا قَدَّمَ

وَمَالُ وَارِثِهٖ مَا اَخَّرَ تم مین سے ایسا کون ہے جس کو اپنے وارث کا مال اپنے مال کی نسبت بہت پیارا ہے
صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم مین سے سب کسی کو اپنا ہی مال زیادہ پیارا ہے اپنے وارث کے مال کی نسبت آپنے
فرمایا کہ اپنا مال وہ ہے جو آگے بھیجا یعنی خیرات کر کے ذخیرہ آخرت کیا اور وارث کا مال وہ ہے جو پیچھے چھوڑا یعنی مرنے کے بعد
لَيْسَ الْغِنٰى عَنْ كَثْرَةِ الْعَرَضِ وَلٰكِنَّ الْغِنٰى غِنَى النَّفْسِ توانگری اسباب کی کثرت سے نہین ہوتی لیکن توانگری
نفس کی توانگری ہے ف یعنی تھوڑے پر قانع ہونے یا علم اور عمل کے کمالات حاصل ہونے سے توانگری ہوتی ہے۔ وَعَنْ
اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَّاْخُذُ عَنِّيْ هٰٓؤُلَاۤءِ الْكَلِمَاتِ فَيَعْمَلُ بِهِنَّ اَوْ يُعَلِّمُ
مَنْ يَّعْمَلُ بِهِنَّ قُلْتُ اَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَاَخَذَ بِيَدِيْ فَعَدَّ خَمْسًا فَقَالَ اتَّقِ الْمَحَارِمَ تَكُنْ اَعْبَدَ النَّاسِ وَارْضَ
بِمَا قَسَمَ اللّٰهُ لَكَ تَكُنْ اَغْنَى النَّاسِ وَاَحْسِنْ اِلٰى جَارِكَ تَكُنْ مُؤْمِنًا وَاَحِبَّ لِلنَّاسِ مَا تُحِبُّ لِنَفْسِكَ تَكُنْ
مُسْلِمًا وَلَا تُكْثِرِ الضَّحِكَ فَاِنَّ الضَّحِكَ تُمِيْتُ الْقَلْبَ حضرت ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ اُنہون نے کہا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ باتیں مجھ سے کون لیتا ہے جو اُن پر عمل کرے یا اُن کو ایسے شخص کو سکھاوے جو ان پر عمل کرے
مین نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ مین لیتا ہون آپنے میرا ہاتھ پکڑ کر پانچ باتین شمار کین اور فرمایا کہ حرام چیزون سے پرہیز کر کہ
لوگون مین سے زیادہ عابد ہو جائیگا اور راضی ہو اُس چیز پر کہ اللہ تعالی نے تیری قسمت مین کیا کہ سب لوگون سے زیادہ توانگر ہو
جائیگا اور اپنے ہمسایہ کے ساتھ احسان کر کہ تو مومن کامل ہو جائیگا اور لوگون کے واسطے وہ بات پسند کر جو اپنے حق مین تو پسند
کرتا ہے کہ پکا مسلمان ہو جائیگا اور بہت مت ہنس کیونکہ بہت ہنسنا دل کو مارتا ہے۔ اِنَّ اللّٰهَ يَقُوْلُ ابْنَ اٰدَمَ تَفَرَّغْ
لِعِبَادَتِيْ اَمْلَاْ صَدْرَكَ غِنًى وَاَسُدَّ فَقْرَكَ وَاِنْ لَّا تَفْعَلْ مَلَاْتُ يَدَكَ شُغْلًا وَلَمْ اَسُدَّ فَقْرَكَ اللہ تعالی فرماتا ہے
اے آدم زاد تو فارغ ہو میری عبادت کے لئے مین تیرا سینہ بھر دونگا بے پروائی سے اور تیری محتاجی کو بند کرونگا اور اگر تو ایسا
نکریگا یعنی میری عبادت کے لئے فارغ نہوگا تو تیرا ہاتھ کام سے بھر دونگا اور تیری احتیاج کو بند نکرونگا ف مقصود یہ ہے کہ
دنیا کے شغلون مین مصروف رہنے سے مفلسی اور احتیاج دور نہین ہوتی اور اللہ تعالی کی عبادت مین مصروف رہنے سے آرام
اور بے پروائی دونون حاصل ہوتی ہین۔ ح۔ ذُكِرَ رَجُلٌ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعِبَادَةٍ وَّاجْتِهَادٍ
وَذُكِرَ اٰخَرُ بِرِعَةٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَعْدِلْ بِالرِّعَةِ يَعْنِي الْوَرَعَ ایک شخص کا ذکر رسول خدا صلی
اللہ علیہ وسلم کے پاس ہوا عبادت اور مشقت مین یعنی وہ شخص عبادت اور محنت بہت کرتا ہے اور دوسرے شخص کا مذکور ہوا ورع مین
یعنی پرہیزگار ہے تو پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عبادت کو برابر نکر ورع سے یعنی پرہیزگاری افضل چیز ہے قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِرَجُلٍ وَّهُوَ يَعِظُهٗ اِغْتَنِمْ خَمْسًا قَبْلَ خَمْسٍ شَبَابَكَ قَبْلَ هَرَمِكَ وَصِحَّتَكَ قَبْلَ سَقَمِكَ
وَغِنَاكَ قَبْلَ فَقْرِكَ وَفَرَاغَكَ قَبْلَ شُغْلِكَ وَحَيٰوتَكَ قَبْلَ مَوْتِكَ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک
شخص کو فرمایا کہ آپ اُس کو نصیحت فرماتے تھے کہ پانچ چیزون کو پانچ باتون سے پہلے غنیمت جان اوّل اپنی جوانی

کو اپنے بڑھاپے سے پہلے دوم اپنی تندرستی کو اپنے مرض سے پہلے سوم اپنی توانگری کو اپنی محتاجی سے پیشتر چہارم اپنی
بیکاری کو کام سے پہلے پنجم اپنی زندگی کو اپنی موت سے پہلے فقیر کہتا ہے کہ بیکاری کو شغل سے پہلے غنیمت جان اسکے
یہ معنی کہ دین کے کام سے پہلے اگر دنیا کا کوئی کام اور تشویش نہ ہو تو اُس کو غنیمت سمجھنا چاہیے اور اُس وقت مین ایسا کام
کرنا چاہیے جس سے نجات آخرت حاصل ہو۔ حق مَا يَنْتَظِرُ اَحَدُكُمْ اِلَّا غِنًى مُطْغِيًا اَوْ فَقْرًا مُنْسِيًا اَوْ مَرَضًا
مُفْسِدًا اَوْ هَرَمًا مُفَنِّدًا اَوْ مَوْتًا مُجْهِزًا اَوِ الدَّجَّالَ فَالدَّجَّالُ شَرُّ غَائِبٍ يُنْتَظَرُ اَوِ السَّاعَةَ وَالسَّاعَةُ
اَدْهٰى وَاَمَرُّ تم مین سے ہر ایک یہی انتظار کرتا ہے یعنی ہر ایک کو یہی باتین پیش آتی ہین توانگری گمراہ کرنے والی۔
یعنی خدا کی امر و نہی سے یا محتاجی بھلانے والی یعنی بھوک کے فکر مین طاعت حق بھول جاتا ہے یا بیماری بگاڑنے والی
یعنی بدن مین سُستی لاوے جس سے دین کا کام نہو سکے یا بڑھاپا بے عقل کرنے والا کہ عقل ٹھکانے نہ رہے یا موت
اچانک آنے والی جس مین فرصت توبہ کی نہ ملے یا دجال کا انتظار تو دجال برا غائب ہے جس کا انتظار کیا جائے یا قیامت
کا انتظار ہے اور قیامت نہایت سخت اور تلخ ہے ف حاصل یہ کہ آدمی فرصت کو غنیمت نہین جانتا گویا ان آفتون اور
مکروہات کا منتظر ہے یعنی فقر کی حالت مین آسایش اور سلامت حال کو غنیمت نہین گنتا اور اُسپر صبر نہین کرتا بلکہ توانگری
چاہتا ہے جو سرکش کرے اور راہِ حق سے گمراہ کرے اسی طرح توانگری کی حالت مین نعمت کا شکر نہین کرتا اور اُس کو خدا کی طرف
سے نہین پہچانتا اور نہ اُسکی عبادت کرے ایسی ہی باقی چیزون کا حال قیاس کرنا چاہیے۔ حق اَلَا اِنَّ الدُّنْيَا مَلْعُوْنَةٌ
وَمَلْعُوْنٌ مَا فِيْهَا اِلَّا ذِكْرُ اللّٰهِ وَمَا وَالَاهُ وَعَالِمٌ اَوْ مُتَعَلِّمٌ خبردار رہو کہ دنیا ملعون ہے اور جو چیز
دنیا مین ہے اُس پر لعنت ہوئی ہے مگر اللہ کا ذکر کرنا اور وہ باتین جو ذکر اللہ سے نزدیک کرین اور عالم یا
علم کا طالب لَوْ كَانَتِ الدُّنْيَا تَعْدِلُ عِنْدَ اللّٰهِ جَنَاحَ بَعُوْضَةٍ مَا سَقٰى كَافِرًا مِنْهَا شَرْبَةً
اگر دنیا اللہ کے نزدیک مچھر کے پر کے برابر ہوتی تو اللہ تعالے کافر کو اُس سے ایک گھونٹ بھی نہ پلاتا۔
فقیر کہتا ہے کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر خدا کے نزدیک دنیا کی کچھ بھی قدر ہوتی تو کافرون کو اُس سے
کچھ بہرہ نہوتا بلکہ قدر و منزلت کی چیز اپنے احباب ہی کو عنایت فرماتا مَنْ اَحَبَّ دُنْيَاهُ اَضَرَّ بِاٰخِرَتِهٖ
وَمَنْ اَحَبَّ اٰخِرَتَهٗ اَضَرَّ بِدُنْيَاهُ فَاٰثِرُوْا مَا يَبْقٰى عَلٰى مَا يَفْنٰى جو کوئی اپنی دنیا کو محبوب جانے
تو اپنی آخرت کو ضرر پہونچاتا ہے اور جو کوئی اپنی آخرت کو دوست رکھے وہ اپنی دنیا کو ضرر پہونچاتا ہے تو اختیار
کرو ایسی چیز کو جو باقی رہے یعنی آخرت کو ایسی بات پر جو فنا ہو جاوے یعنی دنیا پر آخرت کو ترجیح دو ف
کیونکہ جب دنیا کی محبت رکھے گا اُس کے حاصل کرنے کی فکر مین ڈوبا رہے گا آخرت کے فکر کے لیے
فراغت نہین پائے گا۔ حق لُعِنَ عَبْدُ الدِّيْنَارِ وَلُعِنَ عَبْدُ الدِّرْهَمِ ملعون ہوا دینار کا
بندہ اور ملعون ہوا درم کا بندہ فقیر کہتا ہے کہ لعن جملہ خبریہ ہو سکتا ہے اُسکے بموجب یہ ترجمہ ہے جو بیان

ہوا اور ہوسکتا ہے کہ جملہ انشائیہ بمعنی دعا کے ہو یعنی بندۂ دنیا اور درم رانده درگاه ہو کہ نیکی اور رحمت سے دور پڑی
حق مَا ذِئْبَانِ جَائِعَانِ اُرْسِلَا فِي غَنَمٍ بِاَفْسَدَ لَهَا مِنْ حِرْصِ الْمَرْءِ عَلَى الْمَالِ وَالشَّرَفِ لِدِيْنِهٖ دد
بھوکے بھیڑیے جو کسی ریوڑ میں چھوڑی جاین وہ اُس ریوڑ کی اتنی تباہی نہین کرتے جتنی آدمی کی حرص مال اور شرف
پر اُسکے دین کو تباہ کرتی ہے ف لدینہ متعلق افسد کا ہے یعنی جیسے مال اور شرف کی حرص دین مین تباہی ڈالتی ہے ویسی
تباہی بھیڑیے ریوڑ مین بھیڑ بکریون کی تباہی نہین کرتے غرض یہ کہ حرص کا فساد بہت ہوتا ہے۔ حق لَا تَتَّخِذُوا الضَّيْعَةَ
فَتَرْغَبُوْا فِي الدُّنْيَا باغ اور کھیتی کو مت حاصل کرو کہ اُس کے سبب سے دنیا مین رغبت کروگے مَا اَنْفَقَ مُؤْمِنٌ مِنْ
نَفَقَةٍ اِلَّا اُجِرَ فِيْهَا اِلَّا نَفَقَتَهٗ فِي هٰذَا التُّرَابِ کوئی مومن کچھ خرچ نہین کرتا کہ اُس مین اُس کو ثواب نہ ملتا ہو بجز اُسکے
خرچ کرنے کے اس مٹی مین یعنی مکان بنانے مین خرچ کرنے کا ثواب کچھ نہین ملتا ف مکان سے یہ مراد ہے کہ حاجت سے
زائد اور فخر کے لیے بنائے اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يَوْمًا وَنَحْنُ مَعَهٗ فَرَاٰى قُبَّةً مُشْرِفَةً
فَقَالَ مَا هٰذِهٖ قَالَ اَصْحَابُهٗ هٰذِهٖ لِفُلَانٍ رَجُلٍ مِنَ الْاَنْصَارِ فَسَكَتَ وَحَمَلَهَا فِي نَفْسِهٖ حَتّٰى لَمَّا
جَاءَ صَاحِبُهَا فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فِي النَّاسِ فَاَعْرَضَ عَنْهُ صَنَعَ ذٰلِكَ مِرَارًا حَتّٰى عَرَفَ الرَّجُلُ الْغَضَبَ
فِيْهِ وَالْاِعْرَاضَ عَنْهُ فَشَكٰى ذٰلِكَ اِلٰى اَصْحَابِهٖ وَقَالَ وَاللّٰهِ اِنِّيْ لَاُنْكِرُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ فَلَمْ يَرَهَا قَالَ مَا فَعَلَتِ الْقُبَّةُ قَالُوْا شَكٰى اِلَيْنَا صَاحِبُهَا اِعْرَاضَكَ فَاَخْبَرْنَاهُ
قَالُوا الْخَبَرَ فَرَاٰى قُبَّتَكَ فَرَجَعَ الرَّجُلُ اِلٰى قُبَّتِهٖ فَهَدَمَهَا حَتّٰى سَوَّاهَا بِالْاَرْضِ فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
..... فَهَدَمَهَا فَقَالَ اَمَا اِنَّ كُلَّ بِنَاءٍ وَبَالٌ عَلٰى صَاحِبِهٖ اِلَّا مَا لَا اِلَّا مَا لَا يَعْنِيْ اِلَّا مَا لَا بُدَّ مِنْهُ
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ایک روز نکلے اور ہم آپکے ساتھ تھے آپنے ایک روز اونچا برج دیکھا اور ارشاد فرمایا کہ یہ
کیا ہے یعنی کس نے بنایا ہے آپکے اصحاب نے عرض کیا کہ یہ فلان شخص انصاری کا ہے آپ چپ ہو رہے اور اس
بات کو اپنے دل مین رکھا یہان تک کہ اُسکا بنانے والا آیا اور لوگون مین آپ پر سلام کیا تو آپ نے اُس سے موہنہ
پھیر لیا اُس شخص نے یہ امر کئی دفعہ کیا یعنی کئی بار سلام کیا اور آپنے موہنہ پھیر لیا یہان تک کہ اُس شخص نے آپ مین غصہ
اور اپنے طرف سے روگردانی معلوم کی اُسنے اس بات کی آپکے مقرب یارون سے شکایت کی اور کہا کہ بخدا مین رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو غصہ دیکھتا ہون لوگون نے کہا کہ آپ نکلے تھے اور تیرا برج دیکھا تھا یعنی بظاہر یہی وجہ خفگی کی
ہوئی وہ شخص اپنے برج پر گیا اور اُس کو ڈھا ڈالا یہان تک کہ اُس کو زمین کے ہموار کردیا پھر رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم ایک
روز نکلے تو اُس برج کو نہ دیکھا آپنے ارشاد فرمایا کہ وہ برج کیا ہوا لوگون نے عرض کیا کہ اُسکے بنانے والے نے ہم سے آپکے
منہ پھیر لینے کی شکایت کی تھی ہم نے اُس کو خبر دی یعنی اس برج کی اسلیئے اُسنے اُس کو ڈھا دیا آپنے فرمایا کہ آگاہ ہو ہر
عمارت اپنے بنانے والے پر وبال ہے بجز اُس عمارت کے کہ نہ اس لفظ کو دو دفعہ فرمایا اور مقصود یہ ہے بجز اس عمارت کے
نہ چارہ ہو اُس سے یعنی جو عمارت رہنے کی ضرورت کے لیئے ہو اُسکے سوا بلا ضرورت بنوانا وبال ہوتا ہو لَيْسَ لِابْنِ آدَمَ

حق سوی ھذہ الخصال بیت یسکنہ وثوب یواری بہ عورتہ وجلف الخبز والماء آدمزاد کا
حق ان باتون کے سوا اور کسی چیز مین نہین ایک گھر جس مین رہے اور ایک کپڑا جس سے اپنی برہنگی چھپاوے اور خشک
روٹی یعنی بدون سالن کے اور ایک پانی جاء رجل فقال یا رسول اللہ دلنی علی عمل اذا انا عملتہ احبنی
اللہ واحبنی الناس قال ازھد فی الدنیا یحبک اللہ وازھد فیما عند الناس یحبک الناس ایک شخص آیا اور
عرض کیا یا رسول اللہ مجھکو ایسا عمل بتایئے کہ جب مین اُسے کرون تو اللہ مجھے دوست رکھے اور لوگ مجھے دوست رکھین آپنے
فرمایا کہ دنیا مین بے رغبتی کر اللہ تجھے دوست رکھیگا اور ان چیزون مین جو لوگون کے پاس ہین بے رغبتی کر یعنی کسی کے مال کی
رغبت مت کر لوگ تجھے دوست رکھینگے نام علی حصیر فقام وقد اثر فی جسدہ فقال ابن مسعود یا رسول اللہ لو
امرتنا ان نبسط لک ونعمل فقال مالی وللدنیا وما انا والدنیا الا کراکب استظل تحت شجرۃ ثم راح
وترکھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک بوریئے پر سوئے اور اُٹھے ایسی کیفیت سے کہ آپکے جسم مین بوریئے کے نشان ہو گئے
تھے ابن مسعودؓ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ کاش آپ ہم کو فرماتے کہ ہم آپکے لئے بچھونا بچھاتے اور کوئی بات کرتے آپنے فرمایا
کہ مجھکو دنیا سے کیا سروکار میرا اور دنیا کا ایسا حال ہے جیسے کوئی سوار کہ کسی درخت کے نیچے سایہ لے پھر اُس کو چھوڑ کر چلا
جاوے **ف** کوئی بات کرتے یعنی جو آپکی راحت اور لذت کا سبب ہوتی جیسے دنیا کی آسائش کی چیزین ہین۔ سیدؐ قال اغبط
اولیائی عندی لمؤمن خفیف الحاذ ذو حظ من الصلوۃ احسن عبادۃ ربہ واطاعہ فی السر وکان غامضا
فی الناس لا یشار الیہ بالاصابع وکان رزقہ کفافا فصبر علی ذلک ثم نقد بیدہ فقال عجلت منیتہ
قلت بواکیہ قل تراثہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے دوستون مین سے میرے نزدیک رشک کے
لائق وہ مؤمن ہے جو سبکبار ہو یعنی مال اور عیال کم رکھتا ہو نماز سے بڑے حصے والا ہو جس نے اپنے رب کی عبادت اچھی
کی اور اُس کی فرمانبرداری پوشیدگی مین بجالایا اور لوگون مین مشہور نہو اکہ انگلیون سے اُس کی طرف اشارہ نہ کیا جاتا ہو
اور اُس کا رزق احتیاج کے موافق تھا جسپر اُسنے صبر کیا پھر اپنے ہاتھ پر ہاتھ مارا اور ارشاد فرمایا کہ اُس کی موت جلد آئی ہو اور
اُس پر رونے والیان کم ہون اُسکی میراث کم رہی ہو **ف** نقد پرکھنے کو کہتے ہین یہان یہ غرض ہے کہ تعجب اور تقلیل
کے طور پر ایک انگلی کو دوسری پر مارا جیسے روپیہ پرکھنے مین مارتے ہین حق عرض علی ربی لیجعل لی بطحاء مکۃ
ذھبا فقلت لا یا رب ولکن اشبع یوما واجوع یوما فاذا جعت تضرعت الیک وذکرتک واذا
شبعت حمدتک وشکرتک مجھپر میرے رب نے یہ امر ظاہر کیا کہ میرے لئے بطحاء مکہ کو سونا بنادے مین نے عرض کیا کہ یا رب ایسا
نکر لیکن ایسا کر کہ ایک روز شکم سیر ہون اور ایک روز بھوکا رہون تو جب مین بھوکا رہون تیرے سامنے گڑگڑاؤن اور تجھکو یاد کرون
اور جب مین شکم سیر ہون تو تیری حمد کرون اور تیرا شکر کرون **ف** البطحاء اُس زمین کو کہتے ہین جسمین سنگریزے ہون اور مکہ کی زمین
ایسی ہی ہے حق من اصبح منکم امنا فی سربہ معافا فی جسدہ عندہ قوت یومہ فکانما حیزت لہ الدنیا بحذا

جو کوئی تم مین سے صبح کرے اس طرح کہ اپنے نفس مین امن ہو اور اپنے بدن مین عافیت کے ساتھ اُس کے پاس ایک دن کی غذا ہو تو گویا اُس کے لیے دنیا سر بسر جمع ہو گئی مَا مَلَأَ آدَمِیٌّ وِعَاءً شَرًّا مِّنْ بَطْنٍ بِحَسْبِ ابْنِ آدَمَ اُكُلَاتٌ يُقِمْنَ صُلْبَهٗ فَاِنْ كَانَ لَا مُحَالَةَ فَثُلُثٌ طَعَامٌ وَّثُلُثٌ شَرَابٌ وَّثُلُثٌ لِّنَفْسِهٖ آدمی نے کوئی برتن نہین بھرا زیادہ بُرا پیٹ سے یعنی پیٹ کو ناکو ناک بھرنا نہایت بُرا ہے آدم زاد کو چند لقمہ کافی ہین جو اُسکی پیٹھ سیدھی رکھین تو اگر پیٹ بھرنا ضروری ہی ہو تو تہائی پیٹ کھانیکے لیے رکھے اور تہائی پانی کے لیے اور تہائی اپنا سانس لینے کے لیے سَمِعَ رَجُلًا يَتَجَشَّأُ فَقَالَ اَقْصِرْ مِنْ جُشَاءِكَ فَاِنَّ اَطْوَلَ النَّاسِ جُوْعًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَطْوَلُهُمْ شِبَعًا فِي الدُّنْيَا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو ڈکار لیتے سُنا آپنے فرمایا کہ اپنی ڈکار کم کر یعنی کم کھا کہ بہت کھانے سے ڈکار آتی ہی کیونکہ لوگون مین سے زیادہ بھوکا قیامت کے دن وہ ہوگا جو اُن مین سے زیادہ شکم سیر دنیا مین ہوگا یعنی جو دُنیا مین پیٹ زیادہ بھریگا وہی آخرت مین زیادہ بھوکا رہیگا۔ اِنَّ لِكُلِّ اُمَّةٍ فِتْنَةً وَّفِتْنَةُ اُمَّتِي الْمَالُ ہر امت کے لیے ایک آزمایش ہو اور میری اُمت کی آزمایش مال ہو یعنی اللہ تعالیٰ اُن کو تو انگر اسلیے کرتا ہے کہ اُن کو جانچے کہ حد استقامت پر رہتے ہین یا نہین جَقْ يُجَاءُ بِابْنِ آدَمَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ كَاَنَّهٗ بَذَجٌ فَيُوْقَفُ بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ فَيَقُوْلُ لَهٗ اَعْطَيْتُكَ وَخَوَّلْتُكَ وَاَنْعَمْتُ عَلَيْكَ فَمَا صَنَعْتَ فَيَقُوْلُ رَبِّ جَمَعْتُهٗ وَثَمَّرْتُهٗ وَتَرَكْتُهٗ اَكْثَرَ مَا كَانَ فَارْجِعْنِيْ اٰتِكَ بِهٖ كُلِّهٖ فَاِذَا عَبْدٌ لَّمْ يُقَدِّمْ خَيْرًا فَيُمْضٰى بِهٖ اِلَى النَّارِ آدمی کو قیامت کے دن لایا جائیگا گویا کہ وہ بکری کا بچہ ہے یعنی ضعف اور حقارت کے سبب سے اور اللہ تعالیٰ کے سامنے کھڑا کیا جائیگا تو اللہ تعالےٰ اُس کو فرمائیگا کہ مین نے تجھکو مال دیا تھا اور تجھکو مالک کیا تھا اور تجھپر انعام کیا تھا تو تو نے کیا کیا وہ عرض کرے گا کہ اے میرے پروردگار مین نے اُس کو جمع کیا اور بڑھایا اور جسقدر تھا اُس سے مین نے اُس کو زیادہ چھوڑا تو اب مجھکو دنیا مین پھیر تاکہ مین اُس سب کو تیرے پاس لاؤن اللہ تعالیٰ اُس سے ارشاد فرمائیگا کہ مجھکو دکھلا جو تو نے کوئی بھلائی آگے بھیجی پھر وہ یہی کہیگا یارب مین نے اُس کو اکٹھا کیا اور اُس کو بڑھایا اور جسقدر تھا اُس سے زیادہ چھوڑا یا تو مجھکو پھیر کہ تیرے سامنے سب حاضر کرون غرضکہ اُسکے حال سے ظاہر ہوگا کہ وہ ایسا بندہ ہے جسنے کوئی خیر آگے نہین بھیجی تو اُس کو دوزخ مین لیجانے کا حکم کیا جائیگا لَا تَزُوْلُ قَدَمَا ابْنِ آدَمَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ حَتّٰى يُسْئَلَ عَنْ خَمْسٍ عَنْ عُمُرِهٖ فِيْمَا اَفْنَاهُ وَعَنْ شَبَابِهٖ فِيْمَا اَبْلَاهُ وَعَنْ مَالِهٖ مِنْ اَيْنَ اكْتَسَبَهٗ وَفِيْمَا اَنْفَقَهٗ وَمَاذَا عَمِلَ فِيْمَا عَلِمَ ابن آدم کے دونون پاؤن قیامت کے دن اپنی جگہ سے نہ ہلین گے یہان تک کہ پانچ باتون سے پوچھا جائے اول اُس کی عمر کا حال کہ اُس کو کس چیز مین فنا کیا دوم اُس کی جوانی کا حال کہ کس چیز مین صرف کی سوم اُس کے مال کا حال کہ اُس کو کہان سے کمایا چہارم اُس کو کس چیز مین صرف کیا پنجم اپنے علم کے بموجب کیا عمل کیا مَا زَهَدَ عَبْدٌ فِي الدُّنْيَا اِلَّا اَنْبَتَ اللّٰهُ الْحِكْمَةَ فِيْ قَلْبِهٖ وَاَنْطَقَ بِهَا لِسَانَهٗ وَبَصَّرَهٗ عَيْبَ الدُّنْيَا وَدَاءَهَا وَدَوَاءَهَا وَاَخْرَجَهٗ مِنْهَا سَالِمًا اِلٰى دَارِ السَّلَامِ جو بندہ دنیا مین بے رغبتی کرتا ہے تو اللہ تعالےٰ اُسکے دل مین دانائی پیدا کرتا ہو اور اُس کی زبان سے دانائی بلکواتا ہے

فیقول اللہ اے عبدی ما قدّمت فیقول ربّ جمعتہ وثمّرتہ وترکتہ اکثر ما کان فارجعنی اٰتک بہ کلہ ۱۲

اور اُس کو دنیا کا عیب اور دنیا کا مرض اور اُس کا علاج دکھاتا ہے اور اُس کو دنیا سے صحیح سالم بہشت کی طرف نکالتا ہے ف
دنیا کے مرض سے مقصود اخلاق بد مثل حسد کینہ وغیرہ کے ہین۔ ح قَالَ قَدْ أَفْلَحَ مَنْ أَخْلَصَ اللّٰهُ قَلْبَهُ لِلْإِيمَانِ وَجَعَلَ
قَلْبَهُ سَلِيمًا وَلِسَانَهُ صَادِقًا وَنَفْسَهُ مُطْمَئِنَّةً وَخَلِيقَتَهُ مُسْتَقِيمَةً وَجَعَلَ أُذُنَهُ مُسْتَمِعَةً وَعَيْنَهُ نَاظِرَةً فَأَمَّا
الْأُذُنُ فَقِمْعٌ وَأَمَّا الْعَيْنُ فَمُقِرَّةٌ لِمَا يُوعِي الْقَلْبُ وَقَدْ أَفْلَحَ مَنْ جُعِلَ قَلْبُهُ وَاعِيًا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ نجات پائی اُس شخص نے جس کا دل اللہ تعالے نے خالص کیا ایمان کے لئے اور اُس کے دل کو سالم بنایا یعنی اخلاق
بد سے اور اُس کی زبان کو سچی اور اُس کے نفس کو اطمینان والا اور اُسکی طبیعت کو سیدھی بنایا اور اُس کے کان کو حق بات
کا سننے والا اور اُس کی آنکھ کو صانع کی دلیلین دیکھنے والی بنائی تو کان تو ایک قیف ہے باقی رہی آنکھ وہ ٹھیرانے والی
اُس بات کی ہے جس کو دل نگاہ رکھتا ہے اور نجات پائی اُس شخص نے جس کا دل نگہبان امور شرع کا بنایا گیا ف
کان قیف ہے یعنی جیسے قیف سے عرق وغیرہ شیشہ مین پہونچتا ہے ایسی ہی بات کان سے دل مین پہونچتی ہے اور آنکھ
ٹھیرانے والی ہے یعنی آنکھ کی راہ سے بھی بہت چیزین دل مین جاتی ہین اور اُس مین ثابت رہتی ہین۔ ح إِذَا رَأَيْتَ
اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يُعْطِي الْعَبْدَ مِنَ الدُّنْيَا عَلَى مَعَاصِيهِ مَا يُحِبُّ فَإِنَّمَا هُوَ اسْتِدْرَاجٌ ثُمَّ تَلَا رَسُولُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا نَسُوا مَا ذُكِّرُوا بِهِ فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ أَبْوَابَ كُلِّ شَيْءٍ حَتّٰى إِذَا فَرِحُوا بِمَا أُوتُوا أَخَذْنَاهُمْ
بَغْتَةً فَإِذَا هُمْ مُبْلِسُونَ ○ جب تو دیکھے کہ اللہ عز وجل کو کہ وہ کسی بندہ کو دنیا مین سے اُس کی محبوب چیزین باوجود اُسکی
نافرمانیون کے عنایت فرماتا ہے سو یہ امر صرف ڈھیل دینی ہے پھر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھی فلما نسوا
ما ذکروا بہ الآیہ یعنی جب کافر بھولے وہ باتین جن سے اُن کو نصیحت کی گئی تو ہم نے اُنپر ہر چیز کے دروازے کھول دیے
یہان تک کہ جب وہ خوش ہوئے اُن چیزون سے جو اُن کو دی گئین ہم نے اُن کو یکایک پکڑا تو اُس وقت حیران نا امید ہوگئے
إِنَّ رَجُلًا مِّنْ أَهْلِ الصُّفَّةِ تُوُفِّيَ وَتَرَكَ دِينَارًا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيَّةٌ قَالَ ثُمَّ
تُوُفِّيَ آخَرُ فَتَرَكَ دِينَارَيْنِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيَّتَانِ ایک شخص نے اہل صفہ مین سے
وفات پائی اور ایک اشرفی چھوڑی تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ ایک داغ ہے راوی کہتے ہین کہ پھر دوسرا
شخص مرا اور اُسنے دو اشرفیان چھوڑین تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ دو داغ ہین ف یہ ارشاد زاہد اور
فقرا کے حق مین ہے کہ دعوی فقیری کرین اور مال رکھین جھوٹے دعوے کی یہی سزا ہے کہ اُس مال سے اُن کو داغا جائے لیکن اگر مال
جمع کرے اور اُسکی زکوٰۃ ادا کرتا رہے تو ممنوع نہین۔ ح وَعَنْ مُعَاوِيَةَ أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى خَالِهِ أَبِي هَاشِمِ بْنِ عُتْبَةَ يَعُودُهُ
فَبَكَى أَبُو هَاشِمٍ فَقَالَ مَا يُبْكِيكَ يَا خَالِ أَوَجَعٌ يُشْئِزُكَ أَمْ حِرْصٌ عَلَى الدُّنْيَا قَالَ كَلَّا وَلٰكِنْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَهِدَ إِلَيْنَا عَهْدًا لَمْ آخُذْ بِهِ قَالَ وَمَا ذَالِكَ قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ إِنَّمَا يَكْفِيكَ مِنْ جَمِيعِ الْمَالِ
خَادِمٌ وَمَرْكَبٌ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَإِنِّي أُرَانِي قَدْ جَمَعْتُ اور حضرت امیر معاویہؓ سے مروی ہے کہ اپنے ماموں ابو ہاشم

ابن عتبہ رضہ کے پاس گئے کہ اُنکی بیمار پرسی کرتے تھے تو ابو ہاشم راوی امیر معاویہ رضہ نے کہا اے ماموں تم کیوں روتے ہو کیا کوئی درد ہے جو تم کو بیقرار کرتا ہے یا دنیا کی حرص ہے اُنہوں نے کہا یوں تو ہرگز نہیں ولیکن رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم گروہ صحابہ کو ایک وصیت کی تھی جسپر میں نے عمل نہیں کیا امیر معاویہ رضہ نے کہا کہ وہ کیا وصیت تھی اُنہوں نے کہا کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو سُنا کہ یوں ارشاد فرماتے تھے کہ مال کے جمع کرنے سے تجھکو یہ کافی ہو کہ ایک خادم اور ایک سواری اللہ کی راہ میں یعنی جہاد کے لئے ہو اور میں اپنے آپکو دیکھتا ہوں کہ میں نے بہت سا مال جمع کیا عَنْ اُمِّ الدَّرْدَاءِ قَالَتْ قُلْتُ لِاَبِي الدَّرْدَاءِ مَالَكَ لَا تَطْلُبُ كَمَا يَطْلُبُ فُلَانٌ فَقَالَ اِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ اَمَامَكُمْ عَقَبَةً كَؤُدًا لَا يَجُوْزُهَا الْمُثْقِلُوْنَ فَاُحِبُّ اَنْ اَتَخَفَّفَ لِتِلْكَ الْعَقَبَةِ ام درداء سے مروی ہے کہ اُنہوں نے کہا کہ میں نے ابو درداء یعنی اپنے شوہر سے پوچھا کہ تجھے کیا ہوا ہے کہ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں مانگتا جیسے فلان شخص مانگتا ہے ابو درداء نے کہا میں نے رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا ہو کہ فرماتے تھے کہ تمہارے آگے ایک سخت گھاٹی ہے جس کو بوجھل آدمی پار نہوں گے اسلئے میں دوست رکھتا ہوں کہ اُس گھاٹی کے لئے ہلکا پھلکا رہوں۔ ف سخت گھاٹی سے مراد مرنا اور قبر میں رہنا پھر حشر ہونا پھر قیامت کے خوف ہیں هَلْ مِنْ اَحَدٍ يَمْشِي عَلَى الْمَاءِ اِلَّا ابْتَلَّتْ قَدَمَاهُ قَالُوْا لَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ كَذٰلِكَ صَاحِبُ الدُّنْيَا لَا يَسْلَمُ مِنَ الذُّنُوْبِ کیا کوئی ایسا ہے جو پانی پر چلے اور اس کے دونوں پاؤں نہ بھیگیں صحابہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ایسا کوئی نہیں آپنے فرمایا کہ یہی حال دنیا دار کا ہے کہ گناہوں سے سالم نہیں رہتا ف اس حدیث میں تونگری سے خوف دلایا اور فقر کی رغبت دلائی مَنْ طَلَبَ الدُّنْيَا حَلَالًا اِسْتِعْفَافًا عَنِ الْمَسْئَلَةِ وَسَعْيًا عَلٰى اَهْلِهِ وَتَعَطُّفًا عَلٰى جَارِهِ لَقِيَ اللّٰهَ تَعَالٰى يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَوَجْهُهٗ مِثْلُ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ وَمَنْ طَلَبَ الدُّنْيَا حَلَالًا مُكَاثِرًا مُفَاخِرًا مُرَائِيًا لَقِيَ اللّٰهَ تَعَالٰى وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ جو کوئی دنیا کو طلب کرے وجہ حلال سے سوال سے بچنے کو اور اپنے گھر والوں کی خبر گیری کو اور اپنے ہمسایہ پر سلوک کرنے کو تو وہ قیامت کے دن اللہ تعالی سے اس حال میں ملے گا کہ اُس کا چہرہ چودھویں رات کا سا چاند ہوگا اور جو کوئی دنیا کو طلب کرے وجہ حلال سے کہ مال کا جمع کرنے والا اور فخر کرنے والا اور نمود کرنے والا ہو تو وہ اللہ سے ایسی طرح ملے گا کہ خدا تعالی اُسپر خشمناک ہو اَلدُّنْيَا دَارُ مَنْ لَا دَارَ لَهٗ وَمَالُ مَنْ لَا مَالَ لَهٗ وَلَهَا يَجْمَعُ مَنْ لَا عَقْلَ لَهٗ دنیا اُس شخص کا گھر ہی جس کا گھر آخرت میں نہو اور اُس کا مال ہو جسکا مال آخرت میں نہو اور اُس کو وہی جمع کرتا ہے جس کو عقل نہو ف یعنی عاقل کو مناسب نہیں کہ گھر اور مال دنیا میں تیار کرے جس کا گھر اور مال آخرت میں ہو سید الحمر مجماع الاثم والنساء حبائل الشیطان وحب الدنیا رأس كل خطيئة قال وسمعته يقول اخروا النساء حيث اخرهن الله تعالى شراب گناہوں کا مٹھ ہی یعنی سب گناہ اسمیں جمع ہیں اور عورتیں شیطان کے پھندے ہیں اور دنیا کی محبت ہر گناہ کی جڑ ہو۔ راوی کہتے ہیں اور میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو سُنا کہ فرماتے

تھے عورتون کو پیچھے ڈالو کیونکہ اللہ تعالی نے اُن کو پیچھے ڈالا **ف** یعنی ذکر مین اور مرتبہ مین اور شہادت اور جماعت
مین تو تم بھی کسی بات مین اُنکو مقدّم مت کرو۔ سید اِنَّ اَخْوَفُ مَا اَتَخَوَّفُ عَلٰی اُمَّتِیَ الْھَوٰی وَطُوْلُ الْاَمَلِ
فَاَمَّا الْھَوٰی فَیَصُدُّ عَنِ الْحَقِّ وَاَمَّا طُوْلُ الْاَمَلِ فَیُنْسِی الْاٰخِرَۃَ وَھٰذِہِ الدُّنْیَا مُرْتَحِلَۃٌ ذَاھِبَۃٌ
وَھٰذِہِ الْاٰخِرَۃُ مُرْتَحِلَۃٌ قَادِمَۃٌ وَلِکُلِّ وَاحِدَۃٍ مِنْھُمَا بَنُوْنَ فَاِنِ اسْتَطَعْتُمْ اَنْ لَّا تَکُوْنُوْا مِنْ
بَنِی الدُّنْیَا فَافْعَلُوْا فَاِنَّکُمُ الْیَوْمَ فِیْ دَارِ الْعَمَلِ وَلَا حِسَابَ وَاَنْتُمْ غَدًا فِیْ دَارِ الْاٰخِرَۃِ وَلَا عَمَلَ
جس بات سے کہ مین اپنی امت پر زیادہ ڈرتا ہون وہ خواہش نفسانی اور آرزو حیات کی درازی ہی خواہش نفسانی تو امر
حق سے روکتی ہے اور آرزوئے حیات کا زیادہ ہونا آخرت کو بھلاتا ہے اور یہ دنیا کوچ کرنے والی جانے والی ہے اور یہ آخرت
کوچ کرنے والی آرہی ہے اور ان دونون مین سے ہر ایک کے تابعدار ہین تو اگر تم سے یہ ہو سکے کہ دنیا کے تابعدارون مین سے
نہو تو ایسا کرو کیونکہ تم آج عمل کے گھر مین ہو اور کچھ حساب نہین اور تم کل کو آخرت کے گھر مین ہوگے اور وہان عمل نہوگا۔
اَلَا اِنَّ الدُّنْیَا عَرَضٌ حَاضِرٌ یَّاْکُلُ مِنْہُ الْبَرُّ وَالْفَاجِرُ اَلَا وَاِنَّ الْاٰخِرَۃَ اَجَلٌ صَادِقٌ وَیَقْضِیْ فِیْھَا
مَلِکٌ قَادِرٌ اَلَا وَاِنَّ الْخَیْرَ کُلَّہٗ بِحَذَافِیْرِہٖ فِی الْجَنَّۃِ اَلَا وَاِنَّ الشَّرَّ کُلَّہٗ بِحَذَافِیْرِہٖ فِی النَّارِ اَلَا فَاعْمَلُوْا
وَاَنْتُمْ مِّنَ اللّٰہِ عَلٰی حَذَرٍ وَّاعْلَمُوْا اَنَّکُمْ مَعْرُوْضُوْنَ عَلٰی اَعْمَالِکُمْ فَمَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّۃٍ خَیْرًا یَّرَہٗ وَمَنْ
یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّۃٍ شَرًّا یَّرَہٗ آگاہ ہو کہ دنیا موجود اسباب ہی جس سے نیک اور بد کھاتے ہین آگاہ ہو کہ آخرت ایک
سچا وقت ہی جس مین بادشاہ قادر حکم کریگا آگاہ ہو کہ بھلائیان سب کی سب بہشت مین اکٹھی ہین آگاہ ہو کہ تمام برائیان دوزخ
مین اکٹھی ہین آگاہ ہو اور عمل کرو ایسی حالت مین کہ اللہ سے خوف کرتے رہو اور جان لو کہ تم اپنے اعمال پر پیش کئے
جاؤگے تو جو کوئی ایک ذرہ بھر بھلائی کرے گا وہ اُس کو دیکھ لے گا اور جو کوئی ذرہ کی برابر برائی کریگا وہ اُس کو دیکھ لے گا۔
ف اللہ سے ڈرتے رہو یعنی حساب اور عذاب اور بندگی کے مقبول ہونے کا خوف رکھو۔ سید مَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ اِلَّا
وَبِجَنْبَتَیْھَا مَلَکَانِ یُنَادِیَانِ یُسْمِعَانِ الْخَلَائِقَ غَیْرَ الثَّقَلَیْنِ یَا اَیُّھَا النَّاسُ ھَلُمُّوْا اِلٰی رَبِّکُمْ مَا قَلَّ وَکَفٰی
خَیْرٌ مِّمَّا کَثُرَ وَاَلْھٰی جب آفتاب نکلتا ہی تو اسکے دونو طرف دو فرشتہ پکارتے ہین تمام خلائق کو سوا جن اور انسان کے سناتے ہین
یعنی یہ آواز لے لوگو اپنے پروردگار کی طرف آؤ جو مال کہ کم ہو اور کفایت کرے اُس مال کی نسبت بہتر ہی جو بہت ہو اور اللہ کی یاد سے
غافل کرے اِذَا مَاتَ الْمَیِّتُ قَالَتِ الْمَلَائِکَۃُ مَا قَدَّمَ وَقَالَ بَنُوْ اٰدَمَ مَا خَلَّفَ جب کوئی آدمی مرتا ہے تو فرشتے
کہتے ہین کہ آگے کیا بھیجا اور بنی آدم یعنی وارث کہتے ہین کہ پیچھے کیا چھوڑا **ف** یعنی فرشتونکی نظر نیک اعمال پر ہوتی ہی اور لوگونکی نظر
مال پر سح قِیْلَ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَیُّ النَّاسِ اَفْضَلُ قَالَ کُلُّ مَخْمُوْمِ الْقَلْبِ صَدُوْقِ اللِّسَانِ قَالُوْا
صَدُوْقُ اللِّسَانِ نَعْرِفُہٗ فَمَا مَخْمُوْمُ الْقَلْبِ قَالَ ھُوَ التَّقِیُّ النَّقِیُّ لَا اِثْمَ عَلَیْہِ وَلَا بَغْیَ وَلَا غِلَّ وَلَا حَسَدَ رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین عرض کیا گیا کہ کونسا آدمی افضل ہی آپنے فرمایا کہ ہر ایک دل کا پاک زبان کا سچا صحابہ نے عرض کیا کہ زبان کے

سچے کو ہم جانتے ہین لیکن مخموم القلب کیا ہے آپنے فرمایا کہ وہ ایسا آدمی ہی جو پاک متقی ہو کہ اُسپر کوئی گناہ نہو نہ ظلم نہ کینہ
نہ حسد اَرْبَعٌ اِذَا كُنَّ فِيْكَ فَلَا عَلَيْكَ مَا فَاتَكَ الدُّنْيَا حِفْظُ اَمَانَةٍ وَصِدْقُ حَدِيْثٍ وَحُسْنُ خَلِيْقَةٍ وَ
عِفَّةٌ فِي طُعْمَةٍ چار باتین ہین کہ جب تجھ مین ہون تو تجھ کو دنیا کے فوت ہونے سے کچھ ضرر نہین ایک امانت کی محافظت
دوم بات کا سچ کہنا سوم عادت کا اچھا ہونا چہارم پرہیزگاری لقمہ مین ف دنیا کے فوت ہونے سے اس لئے ضرر
نہوگا کہ بہشت کی نعمتین ہاتھ لگین گی اور لقمہ مین پرہیزگاری سے یہ مراد ہی کہ حرام اور حاجت سے زیادہ نہو اور بہت نہ
کھاوے. بیدوحق قَالَ بَلَغَنِيْ اَنَّهٗ قِيْلَ لِلُقْمَانَ الْحَكِيْمِ مَا بَلَغَ بِكَ مَا نَرٰى يَعْنِي الْفَضْلَ قَالَ صِدْقُ الْحَدِيْثِ
وَاَدَاءُ الْاَمَانَةِ وَتَرْكُ مَا لَا يَعْنِيْ امام مالک نے کہا کہ مجھکو یہ خبر پہونچی ہے کہ کسی نے لقمان حکیم سے کہا کہ تجھکو کس چیز
نے اِس مرتبہ پر پہونچایا جو ہم دیکھتے ہین یعنی فضیلت پر لقمان نے کہا کہ بات کے سچ کہنے اور امانت کے ادا کرنے اور بیفائدہ
بات چھوڑنے نے مجھکو اس درجہ پر پہونچایا تَجِيْءُ الْاَعْمَالُ فَتَجِيْءُ الصَّلٰوةُ فَتَقُوْلُ يَا رَبِّ اَنَا الصَّلٰوةُ فَيَقُوْلُ اِنَّكِ
عَلٰى خَيْرٍ فَتَجِيْءُ الصَّدَقَةُ فَتَقُوْلُ يَا رَبِّ اَنَا الصَّدَقَةُ فَيَقُوْلُ اِنَّكِ عَلٰى خَيْرٍ ثُمَّ يَجِيْءُ الصِّيَامُ فَيَقُوْلُ يَا رَبِّ
اَنَا الصِّيَامُ فَيَقُوْلُ اِنَّكَ عَلٰى خَيْرٍ ثُمَّ تَجِيْءُ الْاَعْمَالُ عَلٰى ذٰلِكَ يَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى اِنَّكَ عَلٰى خَيْرٍ ثُمَّ يَجِيْءُ
الْاِسْلَامُ فَيَقُوْلُ يَا رَبِّ اَنْتَ السَّلَامُ وَاَنَا الْاِسْلَامُ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى اِنَّكَ عَلٰى خَيْرٍ بِكَ الْيَوْمَ اٰخُذُ وَبِكَ
اُعْطِيْ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى فِيْ كِتَابِهٖ وَمَنْ يَّبْتَغِ غَيْرَ الْاِسْلَامِ دِيْنًا فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْهُ وَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ اعمال
آوینگے یعنی شفاعت کے لیے قیامت مین تو نماز آویگی اور کہیگی اے میرے پروردگار مین نماز ہون یعنی مجھکو شفاعت کا
رتبہ ہی تو اللہ تعالی فرمائیگا کہ تو بھلائی پر ہے یعنی تو خوب ہے لیکن صرف تو ہی کفایت نہین کرتی پھر صدقہ آویگا اور عرض کریگا
کہ یارب مین صدقہ ہون ارشاد فرمائیگا کہ تو بھلائی پہ ہے پھر روزہ آویگا اور عرض کریگا کہ یارب مین روزہ ہون ارشاد
کریگا کہ تو بھلائی پر ہی پھر اور اعمال اسطرح آئین گے اللہ تعالی فرمائیگا کہ تو بھلائی پر ہے پھر اسلام آویگا اور عرض کریگا
کہ یارب تو عیبون سے سالم ہے اور مین اسلام ہون تو اللہ تعالی فرمائیگا کہ تو بھلائی پر ہی آج مین تجھی سے مواخذہ کرونگا
اور تیرے ہی ذریعہ سے دونگا یعنی جاہ کیا چاھتا ہی اللہ تعالی اپنے قرآن مجید مین فرماتا ہی ومن یبتغ غیر الاسلام الآیۃ یعنی جو کوئی سوائے
اسلام کے کوئی دین ڈھونڈے تو ہرگز اُس سے مقبول نہوگا اور وہ شخص آخرت مین نقصان والون سے ہوگا جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عِظْنِيْ وَاَوْجِزْ فَقَالَ اِذَا قُمْتَ فِيْ صَلٰوتِكَ فَصَلِّ صَلٰوةَ مُوَدِّعٍ وَلَا تَكَلَّمْ بِكَلَامٍ تَعْتَذِرُ
مِنْهُ غَدًا وَاَجْمِعِ الْاِيَاسَ مِمَّا فِيْ اَيْدِي النَّاسِ ایک شخص پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین آیا اور عرض کیا کہ مجھکو نصیحت فرمایئے
اور مختصر فرمایئے آپنے فرمایا کہ جب تو اپنی نماز مین کھڑا ہو تو ایسی طرح اُس کو ادا کر جیسے رخصت کرنے والیکی نماز ہو اور ایسے کلام مت بول
جس سے توکل کو عذر کرے اور دل مین ناامیدی ٹھان لے اس مال سے جو لوگون کے قبضہ مین ہی یعنی اُنکے مال کی طمع نکر ف
رخصت کرنیوالے کیطرح نماز پڑھ یعنی جو ماسوی اللہ کو چھوڑنے والا ہو اور کل سے مراد روز قیامت پروردگار کے سامنے ہی حق تَذَكَّرَ رَسُوْلُ

اللہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَمَنْ یُّرِدِ اللّٰہُ اَنْ یَّھْدِیَہٗ یَشْرَحْ صَدْرَہٗ لِلْاِسْلَامِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ اِنَّ النُّوْرَ اِذَا دَخَلَ الصَّدْرَ انْفَسَحَ فَقِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ھَلْ لِتِلْکَ مِنْ عَلَمٍ یُعْرَفُ بِہٖ قَالَ نَعَمْ اَلتَّجَافِیْ
مِنْ دَارِ الْغُرُوْرِ وَالْاِنَابَۃُ اِلٰی دَارِ الْخُلُوْدِ وَالْاِسْتِعْدَادُ لِلْمَوْتِ قَبْلَ نُزُوْلِہٖ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھی
ومن یرد اللہ الآیۃ یعنی جس کسی کو خدا چاہے کہ اس کو دین کی راہ دکھائے تو اُس کا سینہ اسلام کے لیے کھول دیتا ہے اور آپ نے
فرمایا کہ نور جب سینہ مین داخل ہوتا ہے تو سینہ کھل جاتا ہے کسی نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ آیا اس حال کی کوئی علامت ہے
جس سے پہچانا جاوے آپ نے فرمایا ہان یہ پہچان ہے کہ فریب کے گھر یعنی دنیا سے دور ہونا اور ہمیشگی کے گھر کی طرف رجوع کرنا اور موت
کا مستعد رہنا اُسکے آنے **پیشتر ف** سینہ کھل جاتا ہے یعنی نفس اُس کو قبول کرتا ہے اور بُری باتون سے پاک وصاف ہو جاتا ہے
حق وَاِذَا رَاَیْتُمُ الْعَبْدَ یُعْطٰی زُھْدًا فِی الدُّنْیَا وَقِلَّۃَ مَنْطِقٍ فَاقْتَرِبُوْا مِنْہُ فَاِنَّہٗ یُلَقَّی الْحِکْمَۃَ جب تم کسی بندہ کو
دیکھو کہ دنیا مین بے رغبتی اور کم بولنا اُس کو دیا جاتا ہے تو اُس کے پاس ہو کیونکہ اُس کو حکمت سکھائی جاتی ہے **ف** حکمت
سے مراد اچھے افعال اور صدق مقال ہے۔ حق **باب دوسرا درویشون کی فضیلت کے بیان مین** رُبَّ (٢)
اَشْعَثَ اَغْبَرَ مَدْفُوْعٍ بِالْاَبْوَابِ لَوْ اَقْسَمَ عَلَی اللّٰہِ لَاَبَرَّہٗ بہت سے شخص پراگندہ بال غبار آلودہ دروازون سے
دھکے دیئے ہوئے ہوتے ہین اگر قسم کھائین اللہ پر تو اللہ ان کو سچا کرتا ہے **فقیر** کہتا ہے کہ اس حدیث کے دو معنی ہین اول یہ کہ
اگر وہ لوگ کچھ خدا سے سوال کرین اور خدا کو قسم دین کہ یہ کام کر یا یہ چیز دے تو اللہ اُن کا سوال پورا کرتا ہے اور اُنکی دعا رد نہین
کرتا اور دوسرے یہ معنی ہین کہ اگر وہ لوگ خدا کی قسم کھائین کہ یہ کام یون ہوگا یا ایسا نہوگا تو اللہ تعالی اُن کو اس قسم مین سچا
کرتا ہے اور اُنکی قسم ہی کے بموجب ہو جاتا ہے اور یہی معنی ظاہر ہین اور حدیث انس بن نضیر رض کے موافق ہین کہ اُنھون نے
قسم کھائی تھی کہ بخدا اُس عورت کا دانت نہ ٹوٹیگا اور ایسا ہی ہوا۔ حق۔ اور مختصر قصہ اس حدیث کا یہ ہے کہ ایک عورت نے
دوسری کا دانت توڑ دیا تھا اور وہ شریف تھی حضرت نے قصاص کا حکم فرمایا لوگون نے اُسکی شرافت کی جہت سے سفارش
کی آپ نے سفارش منظور نفرمائی اور فرمایا کہ اگر فاطمہ زہرا بھی ایسا کرتین تو بھی یہی سزا ہوتی انس بن نضیر رض نے قسم کھائی کہ بخدا اسکا
دانت ٹوٹیگا انجام کو مدعیون نے دیت پر صلح کر لی اور دانت نہ ٹوٹا اِطَّلَعْتُ فِی الْجَنَّۃِ فَرَاَیْتُ اَکْثَرَ اَھْلِھَا الْفُقَرَاءَ وَ
اِطَّلَعْتُ فِی النَّارِ فَرَاَیْتُ اَکْثَرَ اَھْلِھَا النِّسَاءَ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مین نے جنت مین جھانکا تو اُسکے اکثر رہنے والے
مین نے درویش دیکھے اور دوزخ مین جھانکا تو اکثر رہنے والی مین نے عورتین دیکھین مَا شَبِعَ اٰلُ مُحَمَّدٍ مِنْ خُبْزِ الشَّعِیْرِ یَوْمَیْنِ مُتَتَابِعَیْنِ حَتّٰی
قُبِضَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سیر نہوئے گھر والے محمد صلعم کے جَو کی روٹی سے دو دن پے در پے یہان تک کہ رسول خدا صلعم وفات ہوئے
اِنَّہٗ مَرَّ بِقَوْمٍ بَیْنَ اَیْدِیْھِمْ شَاۃٌ مَصْلِیَّۃٌ فَدَعَوْہُ فَاَبٰی اَنْ یَّاْکُلَ وَقَالَ خَرَجَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنَ الدُّنْیَا وَلَمْ
یَشْبَعْ مِنْ خُبْزِ الشَّعِیْرِ حضرت ابو ہریرہ رض ایک قوم پر گذرے جنکے سامنے بھونی ہوئی بکری رکھی تھی اُنھون نے ابو ہریرہ رض کو بُلایا ابو ہریرہ نے اُسکے کھانے سے
انکار کیا اور اپنا یہ عذر بیان کیا کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم دنیا سے نکلے اور جَو کی روٹی سے کبھی سیر نہوئے قَالَ دَخَلْتُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

فَإِذَا هُوَ مُضْطَجِعٌ عَلَى رِمَالِ حَصِيرٍ لَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ فِرَاشٌ قَدْ أَثَّرَ الرِّمَالُ بِجَنْبِهِ مُتَّكِئًا عَلَى وِسَادَةٍ مِنْ أَدَمٍ حَشْوُهَا
لِيفٌ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ ادْعُ اللّٰهَ فَلْيُوَسِّعْ عَلَى أُمَّتِكَ فَإِنَّ فَارِسَ وَالرُّومَ قَدْ وُسِّعَ عَلَيْهِمْ وَهُمْ لَا يَعْبُدُونَ اللّٰهَ فَقَالَ أَوَفِي هٰذَا أَنْتَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ
أُولٰئِكَ قَوْمٌ عُجِّلَتْ لَهُمْ طَيِّبَاتُهُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي رِوَايَةٍ أَمَا تَرْضٰى أَنْ تَكُونَ لَهُمُ الدُّنْيَا وَلَنَا الْآخِرَةُ
حضرت عمر فاروق رضہ کہتے ہین کہ مین رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس داخل ہوا تو دیکھا کہ آپ ایک برگ خرما سے بُنے ہوئے بوریئے پر لیٹے ہوئے ہین کہ آپکے اور اُسکے بیچ مین بچھونا نہ تھا آپ کے پہلو مین بوریئے کے پٹھون نے نشان کر دیئے تھے آپ ایک چمڑے کے تکیے پر جس کا بھراؤ پوست خرما تھا سہارا دیئے تھے مین نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ اللہ سے دعا کرین کہ آپکی امت پر فراخی کرے کیونکہ فارس اور روم کو فراخی عنایت ہوئی حالانکہ وہ اللہ کی عبادت نہین کرتے آپنے فرمایا کہ اے ابن خطاب کیا تو اسی فکر مین ہے یہ لوگ وہی ہین جنکو اُنکی لذتین دنیا کی زندگی مین جلد دی گئی ہین اور ایک روایت مین یون ہے کہ آپنے فرمایا کہ تو کیا اس بات سے راضی نہین کہ اُن لوگون کو دنیا ہو اور ہم کو آخرت قَالَ لَقَدْ رَأَيْتُ سَبْعِينَ مِنْ أَصْحَابِ الصُّفَّةِ مَا مِنْهُمْ رَجُلٌ عَلَيْهِ رِدَاءٌ إِمَّا إِزَارٌ وَإِمَّا كِسَاءٌ قَدْ رَبَطُوا فِي أَعْنَاقِهِمْ فَمِنْهَا مَا يَبْلُغُ نِصْفَ السَّاقَيْنِ وَمِنْهَا مَا يَبْلُغُ الْكَعْبَيْنِ فَيَجْمَعُهُ بِيَدِهِ كَرَاهِيَةَ أَنْ تُرٰى عَوْرَتُهُ ابو ہریرہ رضہ کہتے ہین کہ مین نے ستر صحابی صفہ والے ایسے دیکھے کہ اُن مین سے کوئی ایسا نہ تھا جسپر چادر ہو یا فقط تہ بند تھا یا فقط کملی کہ اپنی گردنون مین باندھتے تھے اُن مین سے کوئی آدھی پنڈلیون تک پہونچتی اور کوئی ٹخنون تک پہونچتی اور اُس کو اپنے ہاتھ سے اکٹھا کئے رہتا اس بات کے مکروہ جاننے کو کہ اسکی برہنگی سوجھے ف کچھ لوگ فقراء مہاجرین سے ایسے تھے جن کے پاس گھر اور مال اور اولاد نہ تھی اور توکل پر رات گذارتے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صفہ مین اور صفہ ایک پٹی ہوئی سایہ دار جگہ مسجد کے اندر تھی یہ لوگ ستر آدمی تھے کبھی کم و بیش ہو جاتے تھے اور اللہ کے مہمان کہلاتے تھے جہاد اور ذکر اللہ کرتے اور قرآن پڑھتے اور حدیثین یاد کرتے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اُن کے پاس بیٹھنے کا حکم تھا آپ اُنسے فرماتے کہ مین بھی تم مین سے ایک ہون۔ حج يَدْخُلُ الْفُقَرَاءُ الْجَنَّةَ قَبْلَ الْأَغْنِيَاءِ بِخَمْسِ مِائَةِ عَامٍ نِصْفُ يَوْمٍ فقراء جنت مین تو نگرون سے پانسو برس پہلے داخل ہون گے جو آدھا دن ہے ف یعنی قیامت کے بعض مواضع کا ہزار برس کا دن ہوگا اُس کا آدھا پانسو برس حج قَالَ ابْغُونِي فِي ضُعَفَائِكُمْ فَإِنَّمَا تُرْزَقُونَ أَوْ تُنْصَرُونَ بِضُعَفَائِكُمْ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھکو اپنے ضعیفون مین تلاش کرو کیونکہ تم کو روزی ملتی ہے یا تم کو مدد ملتی ہے تمہاری ضعیفون کے ذریعہ سے ف اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ مجھکو ضعیفون کا پاس خاطر زیادہ منظور ہے جان سے ہمیشہ اُنکے ساتھ ہون اور بعض اوقات تن سے بھی تو تم اُنکے حقوق نگاہ رکھو کہ میری رضامندی اُس مین پاؤ گے۔ سید لَا تَغْبِطَنَّ فَاجِرًا بِنِعْمَةٍ فَإِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا هُوَ لَاقٍ بَعْدَ مَوْتِهِ إِنَّ لَهُ عِنْدَ اللّٰهِ قَاتِلًا لَا يَمُوتُ يَعْنِي النَّارَ رشک مت کر کسی بدکار پر نعمت کا کیونکہ تو نہین جانتا کہ وہ کس چیز سے ملنے والا ہے اپنے مرنے کے بعد اُس کو تو خدا کے پاس ایک مارنے والا ہے کہ نہ مریگا یعنی آگ

ف مقصود یہ ہے کہ فاجر کا انجام عذاب سخت ہے کہ کبھی فنا نہوگا تو اُسپر رشک کرنا اچھا نہین حق إِذَا أَحَبَّ اللّٰهُ عَبْدًا حَمَاهُ الدُّنْيَا كَمَا يَظَلُّ أَحَدُكُمْ يَحْمِي سَقِيمَهُ الْمَاءَ جب اللہ تعالی کسی بندہ کو دوست رکھتا ہے تو اُس کو دنیا سے روکتا ہے جیسے تم مین سے کوئی اپنے بیمار کو پانی سے روکے رہتا ہے یعنی استسقا والے کو اِثْنَتَانِ يَكْرَهُهُمَا ابْنُ آدَمَ يَكْرَهُ الْمَوْتَ وَالْمَوْتُ خَيْرٌ لِلْمُؤْمِنِ مِنَ الْفِتْنَةِ وَيَكْرَهُ قِلَّةَ الْمَالِ وَقِلَّةُ الْمَالِ أَقَلُّ لِلْحِسَابِ دو چیزین ہین جن کو آدمی برا جانتا ہی ایک موت کو حالانکہ موت مومن کے حق مین فتنہ سے بہتر ہے دوم برا جانتا ہے مال کی کمی کو اور مال کا کم ہونا حساب کی کمی کا باعث ہی شَكَوْنَا إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجُوعَ فَرَفَعْنَا عَنْ بُطُونِنَا عَنْ حَجَرٍ حَجَرٍ فَرَفَعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَطْنِهِ حَجَرَيْنِ ابو طلحہ انصاری کہتے ہین کہ ہم نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے بھوک کی شکایت کی اور اپنے پیٹ کھولکر ایک ایک پتھر دکھایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنا پیٹ کھولکر دو پتھر دکھلائے **ف** یعنی ہر ایک نے بھوک کے مارے اپنے پیٹ پر پتھر باندھ لئے تھے کہ کھڑے ہونے اور رستہ چلنے کی قوت ہو اور غرض یہ کہ اُن کو دکھایا کہ مین تم سے اس باب مین زیادہ ہون اسپر صبر کرنا چاہیے حق خَصْلَتَانِ مَنْ كَانَتَا فِيهِ كَتَبَهُ اللّٰهُ شَاكِرًا صَابِرًا مَنْ نَظَرَ فِي دِينِهِ إِلَى مَنْ هُوَ فَوْقَهُ فَاقْتَدَى بِهِ وَنَظَرَ فِي دُنْيَاهُ إِلَى مَنْ هُوَ دُونَهُ فَحَمِدَ اللّٰهَ عَلَى مَا فَضَّلَهُ اللّٰهُ عَلَيْهِ كَتَبَهُ اللّٰهُ شَاكِرًا صَابِرًا وَمَنْ نَظَرَ فِي دِينِهِ إِلَى مَنْ هُوَ دُونَهُ وَنَظَرَ فِي دُنْيَاهُ إِلَى مَنْ هُوَ دُونَهُ فَأَسِفَ عَلَى مَا فَاتَهُ مِنْهُ لَمْ يَكْتُبْهُ اللّٰهُ شَاكِرًا وَلَا صَابِرًا جس شخص مین دو خصلتین ہون اللہ تعالی اُس کو شکر گذار صابر لکھتا ہے یعنی جو شخص کہ اپنے دین مین اپنے سے زیادہ کو دیکھے اور اُسکی پیروی کرے اور اپنی دنیا مین اپنے سے کمتر کو دیکھے اور اللہ کی حمد کرے اس بات پر کہ اللہ نے اُس کو اُس کم پر فضیلت دی تو ایسے شخص کو اللہ تعالے شاکر صابر لکھتا ہے اور جو کوئی اپنے دین مین اپنے سے کمتر شخص کو دیکھے اور اپنی دنیا مین اپنے سے زیادہ کو دیکھے اور افسوس کرے اُس چیز پر جو اُس کو نہ ملی تو ایسے شخص کو اللہ نہ شاکر لکھے نہ صابر **ف** یعنی جب دین کی بات کرے تو اپنے سے افضل کو دیکھنا چاہیئے کہ مین نے یہ کام کیا ہے فلان شخص مجھ سے زیادہ کرتا ہی تب صابر شاکر لکھا جائیگا اور عجب و تکبر نہ آئیگا اور اگر دنیا کی تکلیف وغیرہ دیکھے تو اپنے سے کم رتبہ کو دیکھے کہ اسکی نسبت پھر بھی اچھا ہون وہ تو مجھ سے زیادہ مصیبت مین گرفتار ہے تو اس بات سے صبر آجائیگا اور اسکے خلاف کرنے مین غرور اور حسد پیدا ہوگا قَالَ أَمَرَنِي خَلِيلِي بِسَبْعٍ أَمَرَنِي بِحُبِّ الْمَسَاكِينِ وَالدُّنُوِّ مِنْهُمْ وَأَمَرَنِي أَنْ أَنْظُرَ إِلَى مَنْ هُوَ دُونِي وَلَا أَنْظُرَ إِلَى مَنْ هُوَ فَوْقِي وَأَمَرَنِي أَنْ أَصِلَ الرَّحِمَ وَإِنْ أَدْبَرَتْ وَأَمَرَنِي أَنْ لَا أَسْأَلَ أَحَدًا شَيْئًا وَأَمَرَنِي أَنْ أَقُولَ بِالْحَقِّ وَإِنْ كَانَ مُرًّا وَأَمَرَنِي أَنْ لَا أَخَافَ فِي اللّٰهِ لَوْمَةَ لَائِمٍ وَأَمَرَنِي أَنْ أُكْثِرَ مِنْ قَوْلِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ فَإِنَّهُنَّ مِنْ كَنْزٍ تَحْتَ الْعَرْشِ ابو ذر رض کہتے ہین کہ مجھکو میرے دوست یعنی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سات باتون کا حکم کیا ایک[1] مجھکو حکم کیا مساکین کے دوست رکھنے اور اُن سے قریب ہونے کا اور ایک[2] مجھکو یہ حکم کیا کہ اپنے سے کمتر کو دیکھون یعنی دنیا کے باب مین اور اپنے سے زیادہ کو نہ دیکھون اور ایک[3] مجھکو یہ حکم کیا کہ صلۂ رحم کرون یعنی رشتہ دارون

سے سلوک کرون اگرچہ وہ قطع قرابت کرین اور ایکؔ مجھکو یہ حکم کیا کہ کسی سے کچھ نہ مانگون اور ایکؔ مجھکو یہ حکم کیا کہ حق بات کہون اگرچہ تلخ ہو اور ایکؔ مجھکو یہ حکم کیا کہ دین خدا کے معاملے مین کسی ملامتگر کی ملامت سے نہ ڈرون اور ایکؔ مجھکو یہ حکم کیا کہ لاحول ولاقوۃ الا باللہ زیادہ کہا کرون کیونکہ یہ کلمہ عرش کے نیچے کے خزانہ مین سے ہے حُبِّبَ اِلَیَّ الطِّیْبُ وَالنِّسَآءُ وَجُعِلَتْ قُرَّۃُ عَیْنِیْ فِی الصَّلٰوۃِ مجھکو محبوب کردی گئی خوشبو اور عورتین اور کی گئی ہے میری راحت نماز مین۔۔۔۔اِیَّاکَ وَالتَّنَعُّمَ فَاِنَّ عِبَادَ اللّٰہِ لَیْسُوْا بِالْمُتَنَعِّمِیْنَ اپنے آپکو دور رکھ آرام طلبی سے کیونکہ اللہ کے بندہ آرام طلب نہین ہوتے یعنی جو اللہ کی عبادت مین مشغول ہین وہ تن آسانی نہین کرتے مَنْ رَضِیَ مِنَ اللّٰہِ بِالْیَسِیْرِ مِنَ الرِّزْقِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ بِالْقَلِیْلِ مِنَ الْعَمَلِ جو کوئی اللہ سے راضی ہو تھوڑے سے رزق پر تو اللہ اُس سے راضی ہوتا ہے تھوڑے سے عمل پر مَنْ جَاعَ اَوِ احْتَاجَ فَکَتَمَہُ النَّاسَ کَانَ حَقًّا عَلَی اللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ اَنْ یَّرْزُقَہٗ رِزْقَ سَنَۃٍ مِّنْ حَلَالٍ جو کوئی بھوکا ہو یا محتاج ہو اور لوگون سے اس بات کو چھپاوے تو خدای عزوجل پر حق ہوگا کہ اُس کو ایک برس کا رزق وجہ حلال سے روزی کرے اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ عَبْدَہُ الْمُؤْمِنَ الْفَقِیْرَ الْمُتَعَفِّفَ اَبَا الْعِیَالِ اللہ تعالی اپنے بندہ مومن کو دوست رکھتا ہے جو فقیر اور پارسا اور کنبہ والا ہو اِسْتَسْقٰی یَوْمًا عُمَرُ فَجِیْءَ بِمَاءٍ قَدْ شِیْبَ بِعَسَلٍ فَقَالَ اِنَّہٗ لَطَیِّبٌ لٰکِنِّیْ اَسْمَعُ اللّٰہَ عَزَّ وَجَلَّ نَعٰی عَلٰی قَوْمٍ شَہَوَاتِہِمْ فَقَالَ اَذْہَبْتُمْ طَیِّبٰتِکُمْ فِیْ حَیٰوتِکُمُ الدُّنْیَا وَاسْتَمْتَعْتُمْ بِہَا فَاَخَافُ اَنْ تَکُوْنَ حَسَنَاتُنَا عُجِّلَتْ لَنَا فَلَمْ یَشْرَبْہُ ایکروز حضرت عمر فاروق رضؓ نے پانی مانگا تو آپکے پاس پانی شہد ملا ہوا لائے اُنہون نے فرمایا کہ یہ عمدہ چیز ہے لیکن مین خدائے عزوجل کو سنتا ہون کہ اُس نے ایک قوم پر اُنکی خواہشون کا عیب کیا ہے اور فرمایا ہے اذہبتم طیبا تکم فی حیاتکم الدنیا واستمتعتم بہا یعنی تم اپنی خواہشون کو اپنی دنیا کی زندگی مین لے چکے اور اُنسے تم فائدہ اُٹھا چکے تو مین اس بات سے ڈرتا ہون کہ ہماری نیکیون کا ثواب ہمکو جلد دیا جائے اور آپنے اُس پانی کو نہ پیا۔

ف یعنی جیسے کافرون کو اللہ تعالی فرمایگا کہ دنیا ہی مین فائدہ اُٹھا چکے تو مُبادا ہماری نیکیون کے عوض یہ نعمتین دنیا دی ہو جائین اور ہم وہان کے ثواب سے محروم رہین اسلئے وہ شہد شربت نہ پیا قَالَ مَا شَبِعْنَا مِنْ تَمْرٍ حَتّٰی فَتَحْنَا خَیْبَرَ حضرت ابن عمرؓ کہتے ہین کہ ہم کھجورون سے شکم سیر نہوئے یہانتک کہ ہمنے خیبر کو فتح کیا **باب سوم امل اور حرص کا بیان** امل کے معنی اُس چیز کی اُمید رکھنی جسکو دل چاہے مثلاً عمر کا زیادہ ہونا اور مالدار ہونا۔ سیدؔ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَہْرَمُ ابْنُ اٰدَمَ وَیَشِبُّ مِنْہُ اثْنَانِ الْحِرْصُ عَلَی الْمَالِ وَالْحِرْصُ عَلَی الْعُمُرِ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آدمی بوڑھا ہوتا ہے اور اُسکی دو چیزین جوان ہوتی ہین ایک مال پر حرص کرنا دوم عمر پر حرص کرنا اَعْذَرَ اللّٰہُ اِلٰی امْرِءٍ اَخَّرَ اَجَلَہٗ حَتّٰی بَلَغَہٗ سِتِّیْنَ سَنَۃً اللہ تعالے نے اُس شخص کا عذر دور کردیا جسکی اجل مین تاخیر کی یہان تک کہ اُس کو ساٹھ برس تک پہونچایا۔

ف یعنی جب اتنی عمر کو پہونچ گیا اور پھر بھی توبہ نہ کی اور مرگیا تو اُس کا کچھ عذر سُنا نہ جائیگا کیونکہ جوانی مین توقع بڑھاپے کی تھی اور بڑھاپے مین سوائے مرنے کے کیا توقع ہوگی۔ حق لَوْ کَانَ لِابْنِ اٰدَمَ وَادِیَانِ مِنْ مَّالٍ لَابْتَغٰی ثَالِثًا وَلَا یَمْلَاُ جَوْفَ ابْنِ اٰدَمَ اِلَّا التُّرَابُ وَیَتُوْبُ اللّٰہُ عَلٰی مَنْ تَابَ اگر آدمی کے پاس دو نالے

مال سے کے ہون تو تیسرے کو چاہے گا اور آدمی کے پیٹ کو کوئی چیز نہین بھرتی بجز مٹی کے یعنی مٹی مین جانے تک حرص
نہین جاتی اور اللہ توبہ قبول کرتا ہے اُس شخص کی جو توبہ کرے یعنی حرص سے قَالَ اَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ بِبَعْضِ جَسَدِیْ فَقَالَ کُنْ فِی الدُّنْیَا کَاَنَّکَ غَرِیْبٌ اَوْ عَابِرُ سَبِیْلٍ وَعُدَّ نَفْسَکَ مِنْ اَہْلِ الْقُبُوْرِ
حضرت ابن عمر رض کہتے ہین کہ رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے میرا بعض بدن پکڑا اور فرمایا کہ دنیا مین رہ ایسی طرح کہ گویا
تو مسافر ہے یا راہ کا گذرنے والا اور اپنے نفس کو قبر والون مین شمار کر ف یعنی مخلوق سے علاقہ قطع کرنے اور اپنی لذتون
کو چھوڑنے کے سبب سے اپنے آپکو مردہ کی طرح جان ۔ح قَالَ مَرَّ بِنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَنَا وَاُمِّیْ نُطَیِّنُ
شَیْئًا فَقَالَ مَا ہٰذَا یَا عَبْدَ اللّٰہِ قُلْتُ شَیْءٌ نُصْلِحُہٗ قَالَ الْاَمْرُ اَسْرَعُ مِنْ ذٰلِکَ ابن عمر رض کہتے ہین کہ رسول خدا صلی
اللہ علیہ وسلم ہمپر گذرے اور مین اور میری ماں گھر کو گارا لگا رہے تھے آپنے فرمایا کہ اے عبد اللہ یہ کیا ہے مین نے عرض کیا کہ دیوار ہی
کہ جسکی ہم مرمت کرتے ہین آپنے فرمایا کہ امر زیادہ جلد ہے اس سے ف یعنی اجل اور دنیا سے گذرنا اسکے ڈھہنے سے زیادہ جلد ہے
اور غرض یہ کہ آخرت کی اصلاح اور مرمت دنیوی امور مین مشغول ہونے سے بہتر ہے ۔ح اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
کَانَ یُہْرِیْقُ الْمَاءَ فَیَتَیَمَّمُ بِالتُّرَابِ فَاَقُوْلُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّ الْمَاءَ مِنْکَ قَرِیْبٌ یَقُوْلُ مَا یُدْرِیْنِیْ لَعَلِّیْ لَا
اَبْلُغُہٗ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم پیشاب کرتے پھر مٹی سے تیمم کرتے ابن عباس رض کہتے ہین کہ مین عرض کرتا کہ یا رسول اللہ پانی
آپسے نزدیک ہی تو آپ فرماتے کہ مجھے کیا معلوم ہو کہ شاید پانی تک نہ پہونچون ف یعنی عمر وفا نکرے اور فرصت نہ پاؤن کہ پانی تک
پہونچون اور وضو کرون ۔ح قَالَ ہٰذَا ابْنُ اٰدَمَ وَہٰذَا اَجَلُہٗ وَوَضَعَ یَدَہٗ عِنْدَ قَفَاہُ ثُمَّ بَسَطَ فَقَالَ وَثَمَّ اَمَلُہٗ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ آدمی ہے اور یہ اُس کی موت ہے اور اپنا ہاتھ اپنی گدی کے پاس رکھا پھر ہاتھ پھیلایا
یعنی دور کیا اور فرمایا اُس جگہ اُس کی آرزو ہے یعنی فاصلہ پر ف مقصود یہ ہو کہ اجل نزدیک ہو اور آرزو دور و دراز
اَعْمَارُ اُمَّتِیْ مَا بَیْنَ السِّتِّیْنَ اِلَی السَّبْعِیْنَ وَاَقَلُّہُمْ مَنْ یَّجُوْزُ ذٰلِکَ میری امت کی عمرین ساٹھ سے
لے کر ستر برس تک ہین اور اُن مین سے کم ایسے شخص ہین کہ اس سے تجاوز کرین اَوَّلُ صَلَاحِ ہٰذِہِ الْاُمَّۃِ
اَلْیَقِیْنُ وَالزُّہْدُ وَاَوَّلُ فَسَادِہَا الْبُخْلُ وَالْاَمَلُ اس امت کی درستی اول یقین ہے اور زہد اور اُس کا
اول بگاڑ بخل ہے اور آرزو ف یعنی اس بات کا یقین ہو کہ اللہ تعالے رازق اور رزق کا کفیل ہے جس کو
اس بات کا یقین ہوگا وہ بخل نہ کرے گا اور جو کوئی زہد یعنی دنیا سے بے رغبتی کریگا تو آرزو نکرے گا بعید
لَیْسَ الزُّہْدُ فِی الدُّنْیَا بِلُبْسِ الْغَلِیْظِ وَالْخَشِنِ وَاَکْلِ الْجَشِبِ اِنَّمَا الزُّہْدُ فِی الدُّنْیَا
قِصَرُ الْاَمَلِ دنیا مین بے رغبتی موٹا کپڑا پہننے اور گزی کا لباس پہننے اور روکھی روٹی کھانے سے
نہین بلکہ دنیا مین بے رغبتی آرزو کا کم کرنا ہے سَمِعْتُ مَالِکًا وَسُئِلَ اَیُّ شَیْءٍ الزُّہْدُ فِی الدُّنْیَا قَالَ
طِیْبُ الْکَسْبِ وَقِصَرُ الْاَمَلِ زید بن حصین کہتے ہین کہ مین نے امام مالک رح سے سنا اس حال مین کہ اُنسے کسی نے

پوچھا کہ دنیا مین زہد کیا چیز ہی اُنھون نے فرمایا کہ حلال کمائی اور آرزو کا کم ہونا **باب چہارم مال اور عمر کو طاعت کے لئے دوست رکھنے کا بیان** قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الْعَبْدَ التَّقِیَّ الْغَنِیَّ الْخَفِیَّ

رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالے دوست رکھتا ہے بندہ متقی غنی گوشہ نشین کو یعنی جو مخلوق سے علیحدہ ہوکر خدا کی عبادت کرے اَنَّ رَجُلاً قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَیُّ النَّاسِ خَیْرٌ قَالَ مَنْ طَالَ عُمُرُہٗ وَحَسُنَ عَمَلُہٗ قَالَ فَاَیُّ النَّاسِ شَرٌّ قَالَ مَنْ طَالَ عُمُرُہٗ وَسَآءَ عَمَلُہٗ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ کونسا آدمی بہتر ہے آپنے فرمایا کہ جسکی عمر زیادہ ہو اور اُس کے عمل اچھے ہون اُسنے عرض کیا کہ کونسا آدمی بُرا ہے آپنے فرمایا کہ جس کی عمر زیادہ اور اُس کے عمل بُرے ہون یَقُوْلُ ثَلٰثٌ اُقْسِمُ عَلَیْھِنَّ وَاُحَدِّثُکُمْ حَدِیْثًا فَاحْفَظُوْہُ فَاَمَّا الَّذِیْ اُقْسِمُ عَلَیْھِنَّ فَاِنَّہٗ مَا نَقَصَ مَالُ عَبْدٍ مِّنْ صَدَقَۃٍ وَلَا ظُلِمَ عَبْدٌ مَّظْلِمَۃً صَبَرَ عَلَیْھَا اِلَّا زَادَہُ اللّٰہُ بِھَا عِزًّا وَلَا فَتَحَ عَبْدٌ بَابَ مَسْئَلَۃٍ اِلَّا فَتَحَ اللّٰہُ عَلَیْہِ بَابَ فَقْرٍ وَاَمَّا الَّذِیْ اُحَدِّثُکُمْ فَاحْفَظُوْہُ فَقَالَ اِنَّمَا الدُّنْیَا لِاَرْبَعَۃِ نَفَرٍ عَبْدٍ رَزَقَہُ اللّٰہُ مَالًا وَّعِلْمًا فَھُوَ یَتَّقِیْ فِیْہِ رَبَّہٗ وَیَصِلُ رَحِمَہٗ وَیَعْمَلُ لِلّٰہِ فِیْہِ بِحَقِّہٖ فَھٰذَا بِاَفْضَلِ الْمَنَازِلِ وَعَبْدٍ رَزَقَہُ اللّٰہُ عِلْمًا وَلَمْ یَرْزُقْہُ مَالًا فَھُوَ صَادِقُ النِّیَّۃِ یَقُوْلُ لَوْ اَنَّ لِیْ مَالًا لَعَمِلْتُ بِعَمَلِ فُلَانٍ فَاَجْرُھُمَا سَوَآءٌ وَعَبْدٌ رَزَقَہُ اللّٰہُ مَالًا وَلَمْ یَرْزُقْہُ عِلْمًا فَھُوَ یَتَخَبَّطُ فِیْ مَالِہٖ بِغَیْرِ عِلْمٍ لَا یَتَّقِیْ فِیْہِ رَبَّہٗ وَلَا یَصِلُ فِیْہِ رَحِمَہٗ وَلَا یَعْمَلُ فِیْہِ بِحَقٍّ فَھٰذَا بِاَخْبَثِ الْمَنَازِلِ وَعَبْدٌ لَمْ یَرْزُقْہُ اللّٰہُ مَالًا وَّلَا عِلْمًا فَھُوَ یَقُوْلُ لَوْ اَنَّ لِیْ مَالًا لَعَمِلْتُ فِیْہِ بِعَمَلِ فُلَانٍ فَھُوَ نِیَّتُہٗ فَوِزْرُھُمَا سَوَآءٌ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ تین باتین ہین جن پر یعنی اُن کے حق ہونے پرمین قسم کھاتا ہون اور ایک حدیث تم سے بیان کرتا ہون کہ تم اُس کو یاد رکھو جن باتون پر مین قسم کھاتا ہون وہ تو یہ ہین کہ کسی بندہ کا مال صدقہ سے کم نہیں ہوتا اور کوئی بندہ کسی طرح کا ظلم نہین کیا جاتا کہ اس پر وہ صبر کرے مگر اللہ تعالے اُس کے سبب سے اُسکی عزت بڑھاتا ہے اور کوئی بندہ سوال کا دروازہ نہین کھولتا کہ اللہ تعالے اُسپر محتاجی کا دروازہ نہ کھولے اور رہی وہ حدیث جسکو مین بیان کرتا ہون اور تم اس کو یاد رکھو اُس کو یون فرمایا کہ دنیا چار ہی آدمیون کے لیے ہی ایک وہ بندہ جس کو اللہ نے مال اور علم دیا تو وہ اُسمین اپنے پروردگار سے ڈرتا ہی اور صلہ رحم کرتا ہے اور اللہ کے واسطے مال مین اُسکا حق ادا کرتا ہی تو یہ شخص افضل مرتبہ کا ہے اور دوسرا وہ بندہ جس کو اللہ نے علم دیا اور مال نہ دیا اور وہ نیت کا سچا ہی یون کہتا ہے کہ اگر میرے پاس مال ہوتا تو مین بھی فلان شخص کا سا کام کرتا تو ان دونون شخصون کا ثواب برابر ہے اور تیسرا وہ بندہ جس کو اللہ نے مال دیا اور علم نہ دیا اور وہ اپنے مال میں بے جانے بوجھے جا بیجا خرچ کرتا ہی اس مین اپنے رب سے نہین ڈرتا اور نہ اپنے قرابتیون سے سلوک کرے اور نہ موافق حق کے اسمین عمل کرے تو یہ شخص نہایت بُری مرتبہ کا ہے اور چوتھا وہ بندہ کہ اللہ نے نہ اُس کو مال دیا نہ علم اور وہ یون کہتا ہے کہ اگر میرے پاس مال ہوتا تو مین اُسمین فلان شخص یعنی تیسرے بندہ کا سا کام کرتا تو یہ شخص بدنیت ہے اور ان دونون کا

گناہ برابر ہے **ف** صدقہ دینے سے مال کم نہین ہوتا یعنی مال کی برکت صدقہ دینے سے کم نہین ہوتی یعنی اُس کا ثواب قیامت کو سات
سو حصہ بلکہ زیادہ ملتا ہے اور یہ بھی احتمال ہے کہ یہ مراد ہے کہ بندہ کے مال کا نقصان للہ دینے سے نہین رہتا بلکہ للہ دینا مال
کی زیادتی کا سبب ہوتا ہے ط اور یہ جو فرمایا کہ مال اور علم دیا یعنی اچھی طرح خرچ کرنے کی سمجھ عنایت کی۔ سیدا اِنَّ اللّٰہَ تَعَالیٰ
اِذَا اَرَادَ بِعَبْدٍ خَیْرًا اِسْتَعْمَلَہٗ فَقِیْلَ کَیْفَ یَسْتَعْمِلُہٗ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ یُوَفِّقُہٗ لِعَمَلٍ صَالِحٍ قَبْلَ الْمَوْتِ اللہ تعالیٰ
جب کسی بندہ پر بھلائی چاہتا ہے تو اُس سے کام لیتا ہے آپکی خدمت مین عرض کیا گیا کہ اُس سے کیسے کام لیتا ہے آپنے فرمایا
کہ اُس کو توفیق عنایت کرتا ہے اچھے کام کی موت سے پہلے اَلْکَیِّسُ مَنْ دَانَ نَفْسَہٗ وَعَمِلَ لِمَا بَعْدَ الْمَوْتِ وَالْعَاجِزُ مَنْ اَتْبَعَ
نَفْسَہٗ ھَوَاھَا وَتَمَنّٰی عَلَی اللّٰہِ دانا وہ شخص ہے جو حساب لیتا رہے اپنے نفس سے اور ثواب بعد موت کے لئے عمل کرے اور احمق
وہ ہے کہ اپنے نفس کو اُس کی خواہش کا تابع کرے اور اللہ سے آرزو رکھے **ف** یعنی گناہ کرتا رہے اور جنت کی طمع رکھے معروف کرخی نے
فرمایا ہے کہ جنت کا طلب کرنا بدون عمل کے بھی ایک گناہ ہے اور شفاعت کی امید رکھنی بلا وجہ غرور کی ایک قسم اور رحمت کی امید
رکھنی ایسے شخص کو کہ طاعت بجا نہ لاوے جہل اور حمق ہے اور عمر بن منصور نے اپنے کسی بھائی کو لکھا کہ تو صبح اُٹھتے ہی اپنی عمر کی
درازی چاہتا ہے اور اللہ سے بہت سی آرزوئین باوجود اپنی بدکرداری کے رکھتا ہے تو یہ بات صرف ٹھنڈا لوہا پیٹنا ہے۔ حق
یُنَادِیْ مُنَادٍ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ اَیْنَ اَبْنَآءُ السِّتِّیْنَ وَھُوَ الْعُمُرُ الَّذِیْ قَالَ اللّٰہُ تَعَالیٰ اَوَلَمْ نُعَمِّرْکُمْ مَّا یَتَذَکَّرُ
فِیْہِ مَنْ تَذَکَّرَ وَجَآءَکُمُ النَّذِیْرُ ایک پکارنے والا یعنی فرشتہ قیامت کے دن پکاریگا کہ کہان ہین ساٹھ برس کی عمر والے اور
یہ وہ ہی عمر ہے جسکے حق مین اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا اولم نعمرکم مایتذکر فیہ من تذکر وجاءکم النذیر یعنی کیا ہم نے تم کو عمر نہ دی
تھی اسقدر کہ نصیحت قبول کر سکے اسمین جو کوئی نصیحت مانے اور آیا تم کو ڈرانے والا یعنی بڑھاپا اِنَّ عَبْدًا لَّوْ خَرَّ عَلٰی وَجْھِہٖ مِنْ یَوْمِ
وُلِدَ اِلٰی اَنْ یَّمُوْتَ ھَرَمًا فِیْ طَاعَۃِ اللّٰہِ لَحَقَّرَہٗ فِیْ ذٰلِکَ الْیَوْمِ وَلَوَدَّ اَنَّہٗ رُدَّ اِلَی الدُّنْیَا کَیْمَا یَزْدَادَ مِنَ الْاَجْرِ وَالثَّوَابِ
اگر کوئی بندہ اپنے منہ کے بل گرے جس دن سے کہ پیدا ہوا یہان تک کہ بوڑھا ہو کر مرے اللہ تعالےٰ کی طاعت مین تو قیامت کے دن
اُس کو بھی کم جانے گا اور یہ بات دوست رکھیگا کہ دنیا مین پھیرا جاوے تاکہ زیادہ اجر و ثواب حاصل کرے **ف** یعنی اگر بالفرض بندہ
اپنے پیدا ہونے کے وقت سے بڑھاپے اور مرنے کے وقت تک سجدہ اور نماز مین پڑا رہے تب بھی قیامت مین اس طاعت کو حقیر جانیگا

حق **باب پنجم توکل اور صبر کا بیان**۔ **ف** توکل کے معنی ہین اپنی عاجزی کو ظاہر کرنا اور اللہ پر بھروسہ رکھنا۔ حق قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ مِنْ اُمَّتِیْ سَبْعُوْنَ اَلْفًا بِغَیْرِ حِسَابٍ ھُمُ الَّذِیْنَ لَا یَسْتَرْقُوْنَ وَلَا یَتَطَیَّرُوْنَ
وَعَلٰی رَبِّھِمْ یَتَوَکَّلُوْنَ رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت مین سے بہشت مین ستر ہزار بے حساب داخل ہونگے وہ وہ لوگ ہین
کہ نہ منتر پڑھواتے ہین اور نہ بُرا شگون لیتے ہین اور اپنے رب پر بھروسہ کرتے ہین **ف** اور بعض روایت مین آیا ہے کہ ستر ہزار اور
ہر ایک کیساتھ ستر ستر ہزار داخل ہونگے اور منتر نہین پڑھواتے اسکے یہ معنی کہ جو منتر قرآن و حدیث مین نہین آیا اور جسمین شرک کا خوف ہے اس سے
پرہیز کرتے ہین اور بُرا شگون نہین لیتے یعنی کام اور رسمین جاہلیت کی ترک کرتے ہین۔ حق عَجَبًا لِاَمْرِ الْمُؤْمِنِ اِنَّ اَمْرَہٗ

كُلَّهٗ لَهٗ خَيْرٌ وَّلَيْسَ ذٰلِكَ لِاَحَدٍ اِلَّا لِلْمُؤْمِنِ اِنْ اَصَابَتْهُ سَرَّآءُ شَكَرَ فَكَانَ خَيْرًا لَّهٗ وَاِنْ اَصَابَتْهُ ضَرَّآءُ
صَبَرَ فَكَانَ خَيْرًا لَّهٗ عجب ہے مومن کے حال سے کہ اُسکے سب کام اُس کے حق مین بہتر ہین اور یہ بات کسی کے لیے
بجز مومن کے نہین اگر اُس کو خوشی پہونچے شکر کرے تو یہ اُسکے حق مین بہتر ہوگا اگر اس کو ضرر پہونچے تو صبر کرے یہ اُس کے
حق مین بہتر ہوگا اَلْمُؤْمِنُ الْقَوِيُّ خَيْرٌ وَّاَحَبُّ اِلَى اللّٰهِ مِنَ الْمُؤْمِنِ الضَّعِيْفِ وَفِيْ كُلٍّ مُّؤْمِنٍ خَيْرٌ وَّاحْرِصْ عَلٰى
مَا يَنْفَعُكَ وَاسْتَعِنْ بِاللّٰهِ وَلَا تَعْجِزْ وَاِنْ اَصَابَكَ شَيْءٌ فَلَا تَقُلْ لَوْ اَنِّيْ فَعَلْتُ كَذَا كَانَ كَذَا وَكَذَا وَلٰكِنْ
قُلْ قَدَّرَ اللّٰهُ وَمَا شَآءَ فَعَلَ فَاِنَّ لَوْ تَفْتَحُ عَمَلَ الشَّيْطَانِ مومن قوی یعنی اعتقاد ایمان اور توکل مین بہتر اور زیادہ
پیارا ہے اللہ کو ضعیف مومن سے اور ہر مسلمان مین بھلائی ہے حرص اُس بات کی کر جو تجھکو نفع دے یعنی دین کے معاملہ مین اور
اللہ سے مدد مانگ اور عمل کرنے سے مت تھک اور اگر تجھکو کوئی مصیبت پہونچے تو یہ مت کہہ کہ اگر مین ایسا کرتا تو ایسا
اور ایسا ہوتا بلکہ یون کہہ کہ اللہ نے مقدر کیا اور اُسنے جو چاہا سو کیا کیونکہ لفظ لو شیطان کا عمل کھولتا ہے ف یعنی وسوسہ کا
باعث ہوتا ہے اور پشیمانی سے کہتا ہے تو اگر یہ بات تقدیر کے مقابلے مین شک کر کے کہے تو منع ہے اور نہین تو ممنوع نہین
کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کی خوشی کے لئے فرمایا ہے لو استقبلت من امری ما استدبرت الحدیث یعنی اگر مین پہلے
سے جانتا اپنے معاملے مین اس بات کو جسے پیچھے معلوم کیا لوگون کا حلال ہونا احرام حج سے تو مین بھی ہدی نہ لاتا تاکہ حلال
ہو جاتا۔ حق لَوْ اَنَّكُمْ تَتَوَكَّلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ حَقَّ تَوَكُّلِهٖ لَرَزَقَكُمْ كَمَا يَرْزُقُ الطَّيْرَ تَغْدُوْ خِمَاصًا وَّتَرُوْحُ بِطَانًا اگر تم
اللہ پر توکل کرتے اُس پر توکل کا حق تو وہ تم کو ایسی طرح رزق دیتا جیسے پرندون کو رزق دیتا ہے کہ صبحکو بھوکے نکلتے ہین اور
شام کو گھونسلون مین پیٹ بھر کر جاتے ہین ف حق توکل یہ ہے کہ یقیناً جانے کہ اللہ تعالی کے سوا کوئی کچھ نہین کر سکتا تو
اس سے کسب کرنا منع نہوا بلکہ اسکی تعلیم ہوئی رزاق اللہ کو جانے اور کسب کو اُس کا وسیلہ نہ یہ کہ کسب کو رزق مین مؤثر سمجھے
سیا اَيُّهَا النَّاسُ لَيْسَ مِنْ شَيْءٍ يُّقَرِّبُكُمْ اِلَى الْجَنَّةِ وَيُبَاعِدُكُمْ مِنَ النَّارِ اِلَّا قَدْ اَمَرْتُكُمْ بِهٖ وَلَيْسَ شَيْءٌ يُّقَرِّبُكُمْ
مِنَ النَّارِ وَيُبَاعِدُكُمْ مِنَ الْجَنَّةِ اِلَّا قَدْ نَهَيْتُكُمْ عَنْهُ وَاِنَّ الرُّوْحَ الْاَمِيْنَ نَفَثَ فِيْ رُوْعِيْ اَنَّ نَفْسًا لَّنْ تَمُوْتَ
حَتّٰى تَسْتَكْمِلَ رِزْقَهَا اَلَا فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَجْمِلُوْا فِي الطَّلَبِ وَلَا يَحْمِلَنَّكُمُ اسْتِبْطَآءُ الرِّزْقِ اَنْ تَطْلُبُوْهُ بِمَعَاصِي اللّٰهِ فَاِنَّهٗ
لَا يُدْرَكُ مَا عِنْدَ اللّٰهِ اِلَّا بِطَاعَتِهٖ اے لوگو جو چیزین کہ تم کو جنت سے نزدیک اور دوزخ سے دور کرین اُنکا مین نے تم کو حکم کیا اور جو چیزین
کہ تم کو دوزخ سے قریب اور جنت سے دور کرین اُنسے تم کو منع کر چکا اور روح امین یعنی جبرئیل علیہ السلام نے میرے دل مین پھونکا یعنی پوشیدہ وحی لائے
کہ کوئی نفس ہرگز نہ مریگا یہان تک کہ اپنا رزق لیلے آگاہ ہو اللہ سے ڈرو اور میانہ روی طلب مین کرو اور تمکو رزق کا دیر کر کے پہونچنا اس بات کا
باعث نہو کہ تم اُس کو اللہ کی نافرمانیون سے طلب کرو کیونکہ جو چیز اللہ کے پاس ہے یعنی رزق حلال وہ ہاتھ نہین آتی بجز اسکی طاعت کے
ف کوئی نفس نہ مریگا اس جملہ کا یہ مطلب کہ آدمی صبر کرے کیونکہ بدون پورا کرنے رزق مقدر کے مرنیکا نہین اور طلب مین میانہ روی کرو یعنی
زیادتی نکرو یہ مجمل بیان ہوا آگے اُس کی شرح ہے یعنی اگر رزق حلال پہونچنے مین دیر ہو تو رزق حرام مت طلب کرو اَلزَّهَادَةُ فِي الدُّنْيَا لَيْسَتْ

بتحريم الحلال ولا باضاعة المال ولكن الزهادة في الدنيا ان لا تكون بما في يديك اوثق بما في يدي الله
وان تكون في ثواب المصيبة اذا انت اصبت بها ارغب فيها لو انها ابقيت لك دنیا میں بے رغبتی حلال کے
حرام کرنے سے نہیں یعنی صرف لذات اور شہوات کے ترک کرنے سے نہیں اور نہ مال کے کھو دینے سے بلکہ دنیا میں بے رغبتی اسطرح
ہے کہ تو اپنے قبضہ کی چیز پر زیادہ اعتماد کرنے والا نسبت اللہ کے قبضے کی چیز کے نہو اور یہ کہ تو مصیبت کے ثواب میں جب تجھکو کوئی
مصیبت پہونچے زیادہ راغب ہو بہ نسبت اسکے کہ وہ مصیبت تیری لیے باقی رکھی جاتی یعنی تجھکو نہ پہونچتی **ف** یعنی مومن جب گناہ کرتا ہی
اور دنیا میں اُسکے بدلے مصیبت میں گرفتار ہوتا ہے اور صبر کرتا ہے تو آخرت میں ثواب پاتا ہے اور اگر گناہ کے بدلہ دنیا میں مصیبت
نہیں پہونچتی تو وہ گناہ باقی رہتا ہے اور آخرت میں اُسکی سزا ملتی ہے اور حاصل یہ ہے کہ تیری رغبت مصیبت میں ثواب کے لیے زیادہ ہو
بہ نسبت تیری رغبت کے ہونے میں۔ ط وسید قال كنت خلف رسول الله صلى الله عليه وسلم يوما فقال يا
غلام احفظ الله يحفظك احفظ الله تجده تجاهك واذا سألت فاسأل الله واذا استعنت فاستعن
بالله واعلم ان الامة لو اجتمعت على ان ينفعوك بشيء لم ينفعوك الا بشيء قد كتبه الله لك
ولو اجتمعوا على ان يضروك بشيء لم يضروك الا بشيء قد كتبه الله عليك رفعت الاقلام وجفت
الصحف ابن عباس رض کہتے ہیں کہ میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے ایکدن سوار تھا آپنے فرمایا اے لڑکے اللہ کا
حق نگاہ رکھ یعنی اُسکی رضا طلب کر اللہ تجھکو محفوظ رکھیگا یعنی دنیا اور آخرت کی بُرائیوں سے اللہ کو نگاہ رکھ تو اُس کو اپنے
سامنے پاویگا یعنی تیری محافظت اور مدد کریگا جدھر تو متوجہ ہوگا اور تیرے کام آسان کریگا اور جب تو مانگے تو اللہ سے مانگ اور جب تو
مدد چاہے تو اللہ سے چاہ اور جان رکھ کہ اگر تمام لوگ اس بات پر متفق ہوں کہ تجھکو کچھ نفع دیں تو وہ تجھکو اُسی چیز کا فائدہ دینگے جو اللہ
نے تیرے لیے مقدر کی ہے اور اگر وہ سب اس بات پر اتفاق کریں کہ تجھکو کچھ ضرر پہونچائیں تو تجھکو کچھ ضرر نہ پہونچا سکینگے بجز ایسی بات کے
جس کو اللہ نے تجھپر مقدر کی ہے اُٹھائے گئے قلم اور خشک کیے گئے صحیفے یعنی تقدیر کا لکھنا تمام ہو چکا اُس میں تغیر و تبدل نہیں
ہو سکتا من سعادة ابن ادم رضاه بما قضى الله له ومن شقاوة ابن ادم تركه استخارة الله ومن شقاوة
ابن ادم سخطه بما قضى الله له آدمی کی نیک بختی سے ہے اس بات پر راضی ہونا جو اللہ نے اسکے لئے مقدر کی ہے اور آدمی
کی بدبختی میں سے ہے ترک کرنا اللہ سے خیر چاہنے کو اور آدمی کی بدبختی سے ہے اُس کا خفا ہونا اُس بات پر جو اللہ نے مقدر کی ہے
ف یعنی اللہ تعالی سے بھلائی مانگنا ترک نہ کرے یہ بات بُری ہے بلکہ اُس سے بہتری کی دعا کرے کہ جو کچھ میرے حق
میں بہتر ہو وہ کر سید انه غزا مع النبي صلى الله عليه وسلم قبل نجد فلما قفل رسول الله صلى الله عليه وسلم
قفل معه فادركتهم القائلة في واد كثير العضاه فنزل رسول الله صلى الله عليه وسلم وتفرق الناس
يستظلون بالشجر فنزل رسول الله صلى الله عليه وسلم تحت سمرة فعلق بها سيفه ونمنا نومة فاذا رسول
الله صلى الله عليه وسلم يدعونا واذا عنده اعرابي فقال ان هذا اخترط على سيفي وانا نائم

فَاسْتَيْقَظْتُ وَهُوَ فِيْ يَدِهٖ صَلْتًا قَالَ مَنْ يَّمْنَعُكَ مِنِّيْ فَقُلْتُ اللّٰهُ ثَلٰثًا وَلَمْ يُعَاقِبْهُ وَجَلَسَ حضرت جابرؓ
نے جہاد کیا ہمراہ رکاب پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کے نجد کی جانب مین جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مراجعت فرمائی تو
جابر بھی آپکے ساتھ پھرے اُن لوگون کو دوپہر ایک میدان مین ہوئی جس مین کیکر بہت تھے رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم اُترے
اور لوگ متفرق ہوے کہ درختون کا سایہ لیتے تھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک کیکر کے نیچے اُتر کر اپنی
تلوار اُس مین لٹکا دی اور ہم ایک نیند سوئے یکایک رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم ہمکو پکارتے تھے اور دیکھا کہ اُنکے
پاس ایک گنوار تھا آپنے فرمایا کہ اس شخص نے مجھپر میری تلوار سونتی اور مین سوتا تھا تو مین جاگا اور تلوار اُس کے ہاتھ مین
کھچی ہوئی تھی اس شخص نے کہا کہ مجھ سے تم کو کون بچاویگا مین نے اس سے کہا کہ اللہ بچاوے گا تین بار یہی سوال اور جواب
ہوا اور آپنے اُس کو سزا نہ دی اور اُٹھ بیٹھے اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنِّيْ لَاَعْلَمُ اٰيَةً لَوْ اَخَذَ
النَّاسُ بِهَا لَكَفَتْهُمْ وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا وَّيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا کہ مین ایک ایسی آیت جانتا ہون کہ اگر لوگ اُس پر عمل کرین تو وہ آیت اُن کو کافی ہو وہ یہ ہے وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ
يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا وَّيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ یعنے جو کوئی اللہ سے ڈرے تو اللہ اُس کے لئے نجات کی جگہ کرتا ہے
اور اُس کو ایسی جگہ سے رزق دیتا ہے کہ نہ گمان نہین کرتا تھا یعنی اگر لوگ تقوی کرین تو یہ آیت اُن کو طلب رزق اور اُس کے
اسباب کی مشقت سے کافی ہو چنانچہ بعض مشائخ کا قول ہے کہ ہر قوم کا ایک حرفہ ہے اور ہمارا حرفہ تقوی اور توکل ہے حق كَانَ اَخَوَانِ
عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْاٰخَرُ يَحْتَرِفُ فَشَكَا الْمُحْتَرِفُ اَخَاهُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ وَكَانَ اَحَدُهُمَا يَاْتِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَعَلَّكَ تُرْزَقُ بِهٖ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین دو بھائی تھے اُن مین سے ایک پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے
پاس آتا اور دوسرا پیشہ کرتا اُس پیشہ والے بھائی نے اپنے بھائی کی شکایت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین کی
آپنے فرمایا کہ شاید تجکو اُس کی برکت سے رزق ملتا ہو اِنَّ قَلْبَ ابْنِ اٰدَمَ بِكُلِّ وَادٍ شُعْبَةٌ فَمَنْ اَتْبَعَ قَلْبَهُ الشُّعَبَ
كُلَّهَا لَمْ يُبَالِ اللّٰهُ بِاَيِّ وَادٍ اَهْلَكَهٗ وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ كَفَاهُ الشُّعَبَ كُلَّهَا آدمی کے دل کے لئے ہر میدان
مین ایک شاخ ہے یعنی دل مین اسباب معیشت کی طرح طرح کی فکرین ہین تو جو کوئی اپنے دل کو ہر طرح کے فکرون کے
پیچھے لگا دیگا تو اللہ تعالی پروانہ کرے گا کہ کس میدان مین اُسکو ہلاک کرے اور جو کوئی اللہ پر توکل کرے تو اللہ تعالی اُس کو
سب فکرون سے کافی ہوگا. ف یعنی اُسکی ہر طرح کی حاجتین اُسپر آسان کریگا قَالَ رَبُّكُمْ عَزَّ وَجَلَّ لَوْ اَنَّ عَبِيْدِيْ لَوْ
اَطَاعُوْنِيْ لَاَسْقَيْتُهُمُ الْمَطَرَ بِاللَّيْلِ وَاَطْلَعْتُ عَلَيْهِمُ الشَّمْسَ بِالنَّهَارِ وَلَمْ اُسْمِعْهُمْ صَوْتَ الرَّعْدِ تمہارے
پروردگار عز وجل نے فرمایا کہ اگر میرے بندے میری اطاعت کرین تو مین اُن پر رات کو مینہ برساؤن اور دن کو اُنپر آفتاب نکالون
اور اُن کو گرجنے کی آواز نہ سناؤن فقیر کہتا ہے کہ مطلب حدیث کا یہ ہے کہ اگر بالفرض سب لوگ طاعت جیسی کہ چاہیئے بجا لاوین تو ہم
اور سلامتی خالص اُن کو عنایت کیجائے جس مین خوف ہلاک اور آفت کا نہو حق دَخَلَ رَجُلٌ عَلٰى اَهْلِهٖ فَلَمَّا رَاٰى مَا بِهِمْ مِنَ الْحَاجَةِ

إِلَى الْبَرِّيَّةِ فَلَمَّا رَأَتِ امْرَأَتُهُ قَالَتْ إِلَى الرَّحَى فَوَضَعَتْهَا وَإِلَى التَّنُّورِ فَسَجَرَتْهُ ثُمَّ قَالَتِ اللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا
فَنَظَرَتْ فَإِذَا الْجَفْنَةُ قَدِ امْتَلَأَتْ قَالَ وَذَهَبَتْ إِلَى التَّنُّورِ فَوَجَدَتْهُ مُمْتَلِئًا قَالَ فَرَجَعَ الزَّوْجُ قَالَ أَصَبْتُمْ
بَعْدِي شَيْئًا قَالَتِ امْرَأَتُهُ نَعَمْ مِنْ رَبِّنَا وَقَامَ إِلَى الرَّحَى فَذَكَرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَمَا
إِنَّهُ لَوْ لَمْ يَرْفَعْهَا لَمْ تَزَلْ تَدُورُ إِلَى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ ایک شخص اپنے گھر والون مین آیا اور جب اُنکی حاجت دیکھی تو جنگل کو نکلا
یعنی گھبراکر جب اُسکی بی بی نے دیکھا یعنی شوہر کا کلیجا ماتو چکی کی طرف اُٹھی اور اُس کو تیار کیا اور تنور پر جاکر اُس کو جھونکا پھر کہا
یا اللہ تو ہم کو رزق دی پھر اُس نے نظر کی تو دیکھا کہ کونڈا بھر گیا تھا ابو ہریرہ رضہ کہتے ہین کہ وہ عورت تنور کے پاس گئی تو اُسکو
روٹیون سے بھرا پایا راوی کہتے ہین کہ اُس کا شوہر واپس آیا اور کہا کہ میرے پیچھے تم کو کچھ ملا اُسکی بی بی نے کہا کہ ہان ہماری
پروردگار کے یہان سے اور شوہر چکی کے پاس کھڑا ہوا اور اُس کو اُٹھالیا یہ حال پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا گیا
آپنے فرمایا کہ آگاہ ہو کہ اگر وہ شخص چکی کو نہ اُٹھاتا تو قیامت تک برابر پھرتی رہتی إِنَّ الرِّزْقَ لَيَطْلُبُ الْعَبْدَ كَمَا يَطْلُبُهُ أَجَلُهُ
رزق بندہ کو طلب کرتا ہی جیسے اُسکی اجل اُس کو طلب کرتی ہے **فقیر** کہتا ہی کہ اسی مضمون کو مثنوی مولانا روم مین بیان کیا ہے
س ہان توکل کن مجنبان پا و دست ؛ رزق تو بر تو ز تو عاشق تر است ؛ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْكِي نَبِيًّا مِنَ الْأَنْبِيَاءِ ع ضَرَبَهُ قَوْمُهُ فَأَدْمَوْهُ وَهُوَ يَمْسَحُ الدَّمَ عَنْ وَجْهِهِ وَيَقُولُ اللّٰهُمَّ
اغْفِرْ لِقَوْمِي فَإِنَّهُمْ لَا يَعْلَمُونَ حضرت ابن مسعود رضہ سے روایت ہی کہ اُنھون نے کہا کہ گویا مین دیکھ رہا ہون رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم کو کہ آپ ایک نبی کا انبیا مین سے بیان کرتے تھے کہ اُن کو اُنکی قوم نے مارا اور اُن کو خون آلودہ کیا اور وہ خون اپنے چہرہ سے
پونچھتے جاتے تھے اور کہتے تھے کہ الٰہی میری قوم کو بخش دے کہ وہ نہین جانتی **باب ششم نمود اور شہرت کا بیان** یعنی عبادت
جو دکھانے اور سنانیکو کرے قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ لَا يَنْظُرُ إِلَى صُوَرِكُمْ وَأَمْوَالِكُمْ وَلٰكِنْ
يَنْظُرُ إِلَى قُلُوبِكُمْ وَأَعْمَالِكُمْ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ نہین دیکھتا تمھاری صورتون اور تمھارے مالون کو لیکن دیکھتا ہی تمھاری
دلون اور عملون کو قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى أَنَا أَغْنَى الشُّرَكَاءِ عَنِ الشِّرْكِ مَنْ عَمِلَ عَمَلًا أَشْرَكَ فِيهِ مَعِي غَيْرِي تَرَكْتُهُ وَشِرْكَهُ
وَفِي رِوَايَةٍ فَأَنَا مِنْهُ بَرِيءٌ هُوَ لِلَّذِي عَمِلَهُ اللہ تعالےٰ نے فرمایا مین سب شریکون سے زیادہ بی پروا ہون شرک سے جس نے کوئی کام
ایسا کیا جسمین میری ساتھ دوسرے کو شریک کیا مین اُس کو اُسکے شرک کے ساتھ چھوڑ دونگا اور ایک روایت مین یون ہی کہ مین اُس سے بیزار
ہون وہ عمل اُسی کا ہی جسکے لئے اُسنے کیا **ف** انا اغنی الشرکاء کے یہ معنی کہ جہان کے شرکا شرکت کے محتاج اور اُسپر راضی ہوتے ہین
بخلاف میری کہ مین اُس سے بی پروا ہون کہ شرکت کے ساتھ عبادت پر راضی ہون بلکہ خالص عبادت کو پسند کرتا ہون ۔ مَنْ سَمَّعَ
سَمَّعَ اللّٰهُ بِهِ وَمَنْ يُرَائِي يُرَائِي اللّٰهُ بِهِ جو کوئی سنائے اللہ تعالیٰ اُس کو سنا دیگا اور جو کوئی دکھائے
اللہ تعالےٰ اُس کو دکھاوے گا **ف** یعنی جو کوئی عبادت دکھانے اور سنانے کی غرض سے کرے گا اللہ تعالیٰ
قیامت مین اُس کو فضیحت اور رسوا کرے گا ۔ بید قِيلَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَأَيْتَ

الرَّجُلَ يَعْمَلُ الْعَمَلَ مِنَ الْخَيْرِ وَيَحْمَدُهُ النَّاسُ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ وَيُحِبُّهُ النَّاسُ عَلَيْهِ قَالَ تِلْكَ عَاجِلُ بُشْرَى الْمُؤْمِنِ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین عرض کیا گیا کہ فرمایئے اُس شخص کا حال کہ اچھا عمل کرتا ہی اور لوگ اُسکی تعریف اُس عمل پر کرتے ہین اور ایک روایت مین یون ہے کہ لوگ اُس کو اُس عمل پر دوست رکھتے ہین آپنے فرمایا کہ یہ حالت مؤمن کی بشارت جلد ہے **ف** یعنی مرنے سے پہلے دنیا ہی مین جزا ملے اور خلاصہ یہ کہ خالص اللہ کے لیے عمل کرنے سے اللہ تعالی دنیا اور آخرت دونون مین جزا دیتا ہے ح اِذَا جَمَعَ اللّٰهُ النَّاسَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ لِيَوْمٍ لَّا رَيْبَ فِيْهِ نَادٰى مُنَادٍ مَنْ كَانَ اَشْرَكَ فِي عَمَلٍ عَمِلَهُ لِلّٰهِ اَحَدًا فَلْيَطْلُبْ ثَوَابَهُ مِنْ عِنْدِ غَيْرِ اللّٰهِ فَاِنَّ اللّٰهَ اَغْنَى الشُّرَكَاءِ عَنِ الشِّرْكِ جب اللہ تعالے لوگون کو قیامت کے دن یعنی اُس دن کہ جسمین شک نہین جمع کریگا تو ایک پکارنے والا پکاریگا کہ جس نے اپنے کسی عمل مین اللہ کا کسی کو شریک کیا ہو تو چاہیئے کہ اُس عمل کا ثواب خدا کے سوا اُس دوسرے سے مانگے کیونکہ اللہ شریکون سے زیادہ بے پروا ہے شرک سے مَنْ سَمَّعَ النَّاسَ بِعَمَلِهِ سَمَّعَ اللّٰهُ بِهِ اَسَامِعَ خَلْقِهِ وَحَقَّرَهُ وَصَغَّرَهُ جو کوئی لوگون کو سنا دے اپنا عمل تو اللہ اُس کو سنا دیگا اپنی خلق کے کانون مین اور اُس کو حقیر کریگا اور اُس کو ذلیل کریگا مَنْ كَانَتْ نِيَّتُهُ طَلَبَ الْاٰخِرَةِ جَعَلَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى غِنَاهُ فِي قَلْبِهِ وَجَمَعَ لَهُ شَمْلَهُ وَاَتَتْهُ الدُّنْيَا وَهِيَ رَاغِمَةٌ وَمَنْ كَانَتْ نِيَّتُهُ طَلَبَ الدُّنْيَا جَعَلَ اللّٰهُ الْفَقْرَ بَيْنَ عَيْنَيْهِ وَشَتَّتَ عَلَيْهِ اَمْرَهُ وَلَا يَاْتِيْهِ مِنْهَا اِلَّا مَا كُتِبَ لَهُ جس کسی کی نیت طلب آخرت کی ہو اللہ تعالی اُسکی بے پروائی اُس کے دل مین کرتا ہی اور اُسکی پریشانی کو جمع کرتا ہی اور اُسکے پاس دنیا ذلیل ہو کر آتی ہی اور جسکی نیت طلب دنیا ہوتی ہی اللہ تعالی محتاجی کو اُسکے سامنے کرتا ہی اور اُس کا حال اُسپر پریشان کرتا ہے اور دنیا مین سے اُس کو وہی آتا ہی جو اُسکے لئے مقدر ہی **ف** یعنی طلب آخرت مین اُسکا دل غنی کر دیگا اور اُس کو ضروری رزق پر قانع کریگا اور پریشانی جمع کرنے سے یہ غرض کہ اُسکی خاطر جمع ہو جاتی ہی کیونکہ اُس کے اسباب ایسی جگہ سے مہیا ہوتے ہین کہ اُس کو معلوم نہین ہوتا اور دنیا ذلیل ہو کر آتی ہی یعنی اُسکی طلب مین وہ شخص بہت سعی کا محتاج نہین ہوتا رسید قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ بَيْنَا اَنَا فِي بَيْتِي فِي مُصَلَّايَ اِذْ دَخَلَ عَلَيَّ رَجُلٌ فَاَعْجَبَنِي الْحَالُ الَّتِي رَاٰنِي عَلَيْهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَحِمَكَ اللّٰهُ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ لَكَ اَجْرَانِ اَجْرُ السِّرِّ وَاَجْرُ الْعَلَانِيَةِ حضرت ابوہریرہ کہتے ہین کہ مین نے عرض کیا یا رسول اللہ اس اثنا مین کہ مین اپنے گھر مین اپنی جانماز پر تھا کہ ایک شخص مجھپر داخل ہوا اور جس حال پر اُسنے مجھکو دیکھا مجھے اچھا معلوم ہوا یعنی یہ فرمایئے کہ یہ ریا ہوئی یا نہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ای ابوہریرہ اللہ تعالے تجھپر رحم کرے تجھ کو دو ثواب ہین ایک ثواب پوشیدگی کا اور ایک ثواب ظاہر کا **ف** اگر عمل کو ظاہر مین اس نیت سے کرے کہ اور لوگ دیکھکر میرا اقتدا کرین گے تو اُس مین بھی ثواب ہوگا حضرت ابوہریرہ بظاہر اسی نیت سے خوش ہوئے تھے اسلیے آپکو ثواب کی بشارت دی گئی ح يَخْرُجُ فِي اٰخِرِ الزَّمَانِ رِجَالٌ يَخْتِلُوْنَ الدُّنْيَا بِالدِّيْنِ يَلْبَسُوْنَ لِلنَّاسِ جُلُوْدَ الضَّاْنِ مِنَ اللِّيْنِ اَلْسِنَتُهُمْ اَحْلٰى مِنَ السُّكَّرِ وَقُلُوْبُهُمْ قُلُوْبُ الذِّئَابِ يَقُوْلُ اللّٰهُ اَبِيْ يَغْتَرُّوْنَ اَمْ عَلَيَّ يَجْتَرِءُوْنَ فَبِيْ حَلَفْتُ لَاَبْعَثَنَّ عَلٰى

اُولٰٓئِكَ مِنْهُمْ فِتْنَةٌ تَدَعُ الْحَكِيْمَ فِيْهِمْ حَيْرَانَ اخیر زمانہ مین کچھ لوگ نکلین گے کہ دنیا کو دین سے فریب دین گے
یعنی دین کے اعمال سے دنیا والون کو فریب دیکر اُن سے طالب ہون گے پہنینگے لوگون کے رجوع کرنے کو بھیڑ کے چمڑے
نرمی ظاہر کرنے کے واسطے اُنکی زبانین شکر سے زیادہ میٹھی ہونگی اور دل اُن کے بھیڑیونکے دلونکی طرح ہون گے اللہ تعالےٰ
فرماتا ہے کہ وہ لوگ دھوکھا کھاتے ہین بلکہ مجھپر جرائت کرتے ہین مین اپنی قسم کھاتا ہون کہ اُن لوگون پر اُنھین مین سے ایسا فتنہ
بھیجونگا کہ اُن کے دانا کو حیران چھوڑے یعنی اُس کے دفع کا علاج دانشمندون سے بھی نہو سکیگا اِنَّ لِكُلِّ شَيْءٍ شِرَّةً وَلِكُلِّ
شِرَّةٍ فَتْرَةً فَاِنْ صَاحِبُهَا سَدَّدَ وَقَارَبَ فَارْجُوْهُ وَاِنْ اُشِيْرَ اِلَيْهِ بِالْاَصَابِعِ فَلَا تَعُدُّوْهُ ہر چیز کے لئے ایک
زیادتی ہی اور ہر زیادتی کے لئے سستی ہی تو اگر اُسکے عامل نے میانہ روی اور استقامت کی تو اُس کی فلاح کی امید رکھو اور اگر
اُس کی طرف انگلیون سے اشارہ کیا جاوے تو اُس کو کچھ مت شمار کرو **ف** یعنی اہل فلاح سے مت جانو اور انگلیون سے
اشارہ کیا جاوے یعنی اس غرض سے کہ زیادتی اور کمی راہ کی اختیار کی ۔ ج ق **فقیر** کہتا ہے کہ شرۃ بکسر شین وتشدید راء مہملہ و تا در
آخر حرص ونشاط کو کہتے ہین اور یہان اُس سے مراد افراط ہے اور فترۃ بفتح فا و سکون تا سستی کو کہتے ہین جس سے مراد تفریط ہے
اور مقصود حدیث یہ ہی کہ اعمال ظاہری کے اور اخلاق باطنی کے دو طرفین ہین ایک افراط یعنی زیادتی دوم تفریط یعنی کمی اور یہ دونون
صورتین بُری اور نقصان کے باعث ہین اور عمدہ اور کامل میانہ روی ہی جس کو اس اشارہ سے بیان فرمایا فان صاحبہا سدد الخ ج ق
حَسْبُ امْرِءٍ مِنَ الشَّرِّ اَنْ يُّشَارَ اِلَيْهِ بِالْاَصَابِعِ فِيْ دِيْنٍ اَوْ دُنْيَا اِلَّا مَنْ عَصَمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى آدمی کو بُرائی سے بھی کافی
ہے کہ اُسکی طرف دین کی باتون مین یا دُنیا کی باتون مین اُنگلیون سے اشارہ کیا جاوے مگر جس کو اللہ تعالی بچاوے **فقیر** کہتا ہے کہ
شہرت اور انگشت نما ہونیکی برائی دنیا مین تو ظاہر ہے کہ امن اور سلامتی سے دور پڑتا ہے اور تیر آفت کا نشانہ بنجاتا ہی اور دین مین
اُس کی بُرائی اس وجہ سے ہی کہ اُسکے باعث سے نفس کے جال مین پھنسنے اور ریاست اور امامت اور لوگونکی تعظیم کے متوقع ہونے اور
شیطان کے دامن مین آجانے کا موقع ہے ۔ ج ق قَالَ شَهِدْتُ صَفْوَانَ وَاَصْحَابَهٗ وَجُنْدُبٌ يُوْصِيْهِمْ فَقَالُوْا
هَلْ سَمِعْتَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا قَالَ
سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ سَمَّعَ سَمَّعَ اللّٰهُ تَعَالٰى بِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَمَنْ شَاقَّ شَقَّ اللّٰهُ تَعَالٰى
عَلَيْهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ قَالُوْا اَوْصِنَا فَقَالَ اِنَّ اَوَّلَ مَا يُنْتِنُ مِنَ الْاِنْسَانِ بَطْنُهٗ فَمَنِ اسْتَطَاعَ اَنْ لَّا يَاْكُلَ اِلَّا طَيِّبًا
فَلْيَفْعَلْ وَمَنِ اسْتَطَاعَ اَنْ لَّا يُحَالَ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْجَنَّةِ مِلْءُ كَفٍّ مِنْ دَمٍ اَهْرَاقَهٗ فَلْيَفْعَلْ ابو تمیمہ کہتے ہین کہ مین
حاضر ہوا صفوان اور اُس کے یارون کے پاس اور جندب اُن کو نصیحت کرتے تھے اُنہون نے جندب سے کہا کہ تو نے رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم سے کچھ سنا ہے جندب نے کہا کہ ہان مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا کہ فرماتے تھے کہ جو کوئی سُنادے
یعنی اپنے اعمال اللہ تعالی اُس کو قیامت کے دن سُنا دیگا یعنی فضیحت کریگا اور جو کوئی مشقت ڈالتا ہے یعنی دوسرون
پر یا طاقت سے زیادہ اپنے نفس پر تو اللہ تعالے اُسپر قیامت کے دن مشقت ڈالیگا لوگون نے کہا کہ ہم کو وصیت کرو جندب نے

کھا کہ آدمی میں سب سے پہلے اُس کا پیٹ سڑتا ہی تو جس سے ہو سکے کہ حلال کے سوا اور کچھ نہ کھاوے تو چاہیے کہ اُس کو کرے
اور جس سے ہو سکے کہ اُس کے اور جنت کے درمیان چلو بھر خون کا گرانا حائل نہو تو چاہیے کہ کرے ف یعنی ناحق کسی کا خون کرنا مانع
اور حائل ہے جنت میں داخل ہونے کو تو یہ مطلب ہوا کہ جو کوئی اپنے جنت میں داخل ہونے کے لئے خون ناحق نکرے تو اُسپر کاربند ہو
اور چلو بھر کی قید اس بات کا اشارہ ہی کہ تھوڑا سا بھی حائل ہوتا ہے چہ جائیکہ بہت ہو۔ سید اَنَّهٗ خَرَجَ يَوْمًا اِلَى الْمَسْجِدِ رَسُولِ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدَ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ قَاعِدًا عِنْدَ قَبْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْكِي فَقَالَ مَا يُبْكِيكَ
قَالَ يُبْكِينِي شَيْءٌ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اِنَّ يَسِيرَ
الرِّيَاءِ شِرْكٌ وَمَنْ عَادَى لِلّٰهِ تَعَالَى وَلِيًّا فَقَدْ بَارَزَ اللّٰهَ بِالْمُحَارَبَةِ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْاَبْرَارَ الْاَتْقِيَاءَ الْاَخْفِيَاءَ
الَّذِينَ اِذَا غَابُوا لَمْ يُفْتَقَدُوا وَاِنْ حَضَرُوا لَمْ يُدْعَوْا وَلَمْ يُقَرَّبُوا قُلُوبُهُمْ مَصَابِيحُ الْهُدَى يَخْرُجُونَ مِنْ كُلِّ
غَبْرَاءَ مُظْلِمَةٍ حضرت عمر فاروق رض ایکروز مسجد رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کو گئے اور معاذ بن جبل رض کو پایا کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر
شریف کے پاس بیٹھے روتے ہیں فاروق رض نے پوچھا کہ تم کو کون چیز رلاتی ہی معاذ بن جبل رض نے کہا کہ مجھکو وہ بات رلاتی ہی جسکو میں نے
رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے سُنا ہی میں نے رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ فرماتے تھے کہ تھوڑی سی نمود بھی شرک ہی
اور جس نے کسی اللہ کے ولی سے دشمنی کی تو اُسنے اللہ تعالی سے لڑائی کا مقابلہ کیا اللہ دوست رکھتا ہی نیکبختوں پرہیزگاروں پوشیدہ
حالوں کو کہ جب وہ غائب ہو جاویں تو ڈھونڈے نجائیں اور اگر موجود ہوں تو بُلائے نجائیں نہ نزدیک کیے جاویں اُن لوگوں کے
دل ہدایت کے چراغ ہیں نکلتے ہیں ہر زمین تاریک سے ف یعنی اُنکے گھر میں افلاس کے سبب اندھیرا رہتا ہی اسقدر اُن کو میسر نہیں ہوتا
کہ چراغ جلاویں۔ حق اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا صَلّٰى فِي الْعَلَانِيَةِ فَاَحْسَنَ وَصَلّٰى فِي السِّرِّ فَاَحْسَنَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى هٰذَا عَبْدِي حَقًّا
جب بندہ ظاہر میں نماز پڑھتا ہی اور اچھی طرح ادا کرتا ہی اور پوشیدگی میں پڑھتا ہی اور اچھی طرح ادا کرتا ہی تو اللہ تعالی فرماتا ہی کہ یہ میرا
بندہ ٹھیک ٹھیک ہے يَكُونُ فِي اٰخِرِ الزَّمَانِ اِخْوَانُ الْعَلَانِيَةِ اَعْدَاءُ السَّرِيرَةِ فَقِيلَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَكَيْفَ
يَكُونُ ذٰلِكَ قَالَ ذٰلِكَ بِرَغْبَةِ بَعْضِهِمْ اِلٰى بَعْضٍ وَرَهْبَةِ بَعْضِهِمْ مِنْ بَعْضٍ آخر زمانہ میں کچھ قومیں ہونگی کہ ظاہر
میں ایک دوسرے کے بھائی اور باطن میں دشمن کسی نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ کیسی ہوگا آپنے فرمایا کہ یہ اسطرح ہوگا کہ بعض
کو بعض کیطرف رغبت ہوگی اور بعض کو بعض سے خوف فقیر کہتا ہے کہ اسکا مطلب یہ ہی کہ محبت اور دشمنی دنیوی غرضوں
سے ہوگی اگر کوئی غرض کسی سے آپڑے تو رغبت کریں اور دوستی ظاہر کریں اور اگر کچھ غرض نہو یا غرض حاصل نہو تو بیگانہ
اور دشمن بنجائیں۔ حق مَنْ صَلّٰى يُرَائِي فَقَدْ اَشْرَكَ وَمَنْ صَامَ يُرَائِي فَقَدْ اَشْرَكَ وَمَنْ تَصَدَّقَ يُرَائِي فَقَدْ
اَشْرَكَ جو کوئی نماز پڑھے کہ دکھاتا ہے تو اُسنے شرک کیا اور جو کوئی روزہ رکھے دکھاوے کو اُسنے شرک کیا اور جو کوئی
خیرات کرے نمود کو اُسنے شرک کیا اَتَخَوَّفُ عَلٰى اُمَّتِي الشِّرْكَ وَالشَّهْوَةَ الْخَفِيَّةَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ
اللّٰهِ اَتُشْرِكُ اُمَّتُكَ مِنْ بَعْدِكَ قَالَ نَعَمْ اَمَا اِنَّهُمْ لَا يَعْبُدُونَ شَمْسًا وَّلَا قَمَرًا وَّلَا حَجَرًا وَّلَا وَثَنًا

وَلٰكِنْ يُرَاؤُنَ بِاَعْمَالِهِمْ وَالشَّهْوَةُ الْخَفِيَّةُ اَنْ يُّصْبِحَ اَحَدُهُمْ صَائِمًا فَتَعْرِضُ لَهٗ شَهْوَةٌ مِّنْ شَهَوَاتِهٖ فَيَتْرُكُ صَوْمَهٗ میں اپنی امت پر شرک اور پوشیدہ خواہش سے ڈرتا ہوں شداد رض کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آیا آپکی امت آپکے بعد شرک کریگی آپ نے فرمایا ہاں جان رکھو کہ وہ نہ آفتاب کو پوجیں گے نہ چاند نہ پتھر کو نہ بت کو بلکہ اپنے اعمال کو اور پوشیدہ شہوت کو دکھاویں گے اسطرح کہ انمیں سے کوئی صبح کو روزہ رکھیگا اور اُس کو کوئی خواہش اُسکی خواہشوں میں سے پیش آئیگی تو اپنا روزہ چھوڑ دے گا **ف** خواہش مراد کھانا اور جماع وغیرہ ہے حاصل یہ کہ اپنی خواہش نفسانی کو خدا کی طاعت پر ترجیح دیگا۔ سید قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَتَذَاكَرُ الْمَسِيْحَ الدَّجَّالَ فَقَالَ اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِمَا هُوَ اَخْوَفُ عَلَيْكُمْ عِنْدِيْ مِنَ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ فَقُلْنَا بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الشِّرْكُ الْخَفِيُّ اَنْ يَّقُوْمَ الرَّجُلُ فَيُصَلِّيْ فَيَزِيْدُ صَلٰوتَهٗ لِمَا يَرٰى مِنْ نَظَرِ رَجُلٍ ابو سعید رض کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہمپر نکلے اور ہم کانے دجال کا ذکر کرتے تھے آپنے فرمایا کیا میں تم کو ایسی بات نہ بتاؤں کہ وہ تمپر میرے نزدیک بہ نسبت کانے دجال کے بھی زیادہ خوفناک ہے ہم نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ہاں آپ بتا دیجیے آپنے فرمایا کہ وہ بات شرک خفی ہے اس طرح کہ آدمی کھڑا ہوکر نماز پڑھے اور پھر اپنی نماز کو زیادہ کرے جب کسی آدمی کی نظر اپنی طرف دیکھے لَوْ اَنَّ رَجُلًا عَمِلَ عَمَلًا فِيْ صَخْرَةٍ لَا بَابَ لَهَا وَلَا كُوَّةَ لَخَرَجَ عَمَلُهٗ اِلَى النَّاسِ كَائِنًا مَّا كَانَ اگر کوئی آدمی کوئی عمل ایسے غار میں کرے جسمیں نہ دروازہ ہو نہ سوراخ تو اُس کا عمل جو کچھ ہوگا لوگوں تک نکلیگا **ف** اسمیں یہ اشارہ ہے کہ اظہار عمل کی کچھ ضرورت نہیں خود بخود شائع ہو جاتا ہے تو ظاہر کرکے ناحق ریاکار کیوں ہو۔ سید مَنْ كَانَتْ لَهٗ سَرِيْرَةٌ صَالِحَةٌ اَوْ سَيِّئَةٌ اَظْهَرَ اللّٰهُ تَعَالٰى مِنْهَا رِدَاءً يُعْرَفُ بِهٖ جس کسی کی کوئی اچھی خصلت یا بری ہو تو اللہ تعالے اُس خصلت کی ایک علامت ظاہر کر دیتا ہے جس سے وہ شخص پہچانا جاتا ہے **ف** اچھی خصلت کی علامت صلاح و تقویٰ ہے تو ایسے شخص کو اظہار کی ضرورت نہیں کہ ظاہر کرکے ریا کے گناہ میں گرفتار ہو۔ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اِنِّيْ لَسْتُ كُلَّ كَلَامِ الْحَكِيْمِ اَتَقَبَّلُ وَلٰكِنِّيْ اَتَقَبَّلُ هَمَّهٗ وَهَوَاهُ فَاِنْ كَانَ هَمُّهٗ وَهَوَاهُ فِيْ طَاعَتِيْ جَعَلْتُ صَمْتَهٗ حَمْدًا لِّيْ وَوَقَارًا وَّاِنْ لَّمْ يَتَكَلَّمْ اللہ تعالے فرماتا ہے کہ میں ایسا نہیں ہوں کہ دانا کے ہر کلام کو قبول کروں لیکن میں اس کا قصد اور خواہش قبول کرتا ہوں تو اگر اُسکا قصد و خواہش میری طاعت میں ہو تو میں اُسکے سکوت کو بھی اپنی حمد اور تعظیم کر دیتا ہوں اگرچہ وہ کچھ نہ بولے **ف** اس لئے کہ اُس کے دل میں میری محبت اور حمد بیٹھی ہوئی ہے تو مدار کار نیت پر ہوا۔ حق ؛

باب ہفتم رونے اور ڈرنے کا بیان یعنی خوف خدا سے

وَاللّٰهِ لَا اَدْرِيْ وَاللّٰهِ لَا اَدْرِيْ وَاَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ مَا يُفْعَلُ بِيْ وَلَا بِكُمْ بخدا میں نہیں جانتا بخدا مجھے معلوم نہیں حالانکہ میں خدا کا رسول ہوں کہ میرے ساتھ کیا کیا جائیگا اور نہ یہ جانتا ہوں کہ تمہارے ساتھ کیا ہوگا **ف** جب عثمان بن مظعون صحابی نے انتقال کیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن پر بوسہ دیا ایک عورت نے آپکے بوسہ دینے کے سبب کہا کہ اسکی عاقبت بخیر ہوئی اُس کی تنبیہ کو آپنے یہ ارشاد فرمایا کہ غیب کی خبر کسی کو نہیں عُرِضَتْ عَلَيَّ النَّارُ فَرَاَيْتُ فِيْهَا امْرَاَةً مِّنْ بَنِيْٓ اِسْرَآئِيْلَ تُعَذَّبُ فِيْ هِرَّةٍ لَهَا

رَبَطَتْهَا فَلَمْ تُطْعِمْهَا وَلَمْ تَدَعْهَا تَأْكُلُ مِنْ خَشَاشِ الْأَرْضِ حَتّٰى مَاتَتْ جُوْعًا وَرَأَيْتُ عَمْرَو بْنَ عَامِرٍ الْخُزَاعِيَّ يَجُرُّ
قُصْبَهٗ فِي النَّارِ وَكَانَ أَوَّلَ مَنْ سَيَّبَ السَّوَائِبَ پیش کیگئی تو مین نے اسمین بنی اسرائیل کی ایک عورت کو دیکھا
کہ اپنی بلی کے باب مین عذاب دیجاتی تھی اُسنے بلی کو باندھ رکھا کہ نہ خود اُس کو کھانا کھلایا اور نہ اُس کو چھوڑا کہ زمین کے
حشرات یعنی چوہے چڑیا وغیرہ کھاتی یہان تک کہ وہ بلی بھوکی مرگئی اور مین نے عمرو بن عامر خزاعی کو دیکھا کہ اپنی آنتین
آگ مین گھسیٹ رہا تھا اور اس شخص نے سب سے پہلے سانڈ چھوڑے تھے اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ
عَلَيْهَا يَوْمًا فَزِعًا يَقُوْلُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَيْلٌ لِّلْعَرَبِ مِنْ شَرٍّ قَدِ اقْتَرَبَ فُتِحَ الْيَوْمَ مِنْ رَدْمِ يَاجُوْجَ وَمَاجُوْجَ
مِثْلُ هٰذِهٖ وَحَلَّقَ بِإِصْبَعَيْهِ الْإِبْهَامِ وَالَّتِيْ تَلِيْهَا قَالَتْ زَيْنَبُ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَفَنَهْلِكُ وَفِيْنَا
الصّٰلِحُوْنَ قَالَ نَعَمْ إِذَا كَثُرَ الْخَبَثُ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم ایکروز ڈرتے ہوئے ام المومنین زینب بنت جحش رض کے
پاس آئے فرماتے تھے لا الہ الا اللہ خرابی ہے عرب کی ایک برائی سے جو نزدیک پہونچی یعنی عنقریب فتنے ہون گے جن مین سے
پہلا مقتول ہونا حضرت عثمان غنی رض کا تھا آج یاجوج و ماجوج کی دیوار مین سے اتنا کھل گیا اور آپنے دو انگلیون کو حلقہ کرکے
یعنی انگھوٹھے اور انگشت شہادت سے ملاکر حلقہ بنایا زینب کہتی ہین کہ مین نے عرض کیا کہ یارسول اللہ آیا ہم ہلاک ہون گے حالانکہ
ہم مین نیک لوگ ہون گے آپنے فرمایا کہ جس صورت مین کہ برائیان بہت ہونگی لَيَكُوْنَنَّ مِنْ أُمَّتِيْ أَقْوَامٌ يَسْتَحِلُّوْنَ
الْخَزَّ وَالْحَرِيْرَ وَالْخَمْرَ وَالْمَعَازِفَ وَلَيَنْزِلَنَّ أَقْوَامٌ إِلٰى جَنْبِ عَلَمٍ يَرُوْحُ عَلَيْهِمْ بِسَارِحَةٍ لَهُمْ يَأْتِيْهِمْ رَجُلٌ لِحَاجَةٍ
فَيَقُوْلُوْنَ ارْجِعْ إِلَيْنَا غَدًا فَيُبَيِّتُهُمُ اللّٰهُ وَيَضَعُ الْعَلَمَ وَيَمْسَخُ اٰخَرِيْنَ قِرَدَةً وَّخَنَازِيْرَ إِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ
میری امت مین سے کچھ قومین پیدا ہونگی کہ وہ حلال جانین گی خز کو جو ایک قسم ریشمی کپڑے کی ہے اور حریر کو اور شراب اور باجون کو
اور کچھ قومین ایک پہاڑ کی طرف اُتر ینگی کہ اُنکے پاس اُن کے مواشی آئین گے ایک آدمی اُن کے پاس کسی کام کو آویگا یعنی کچھ
دودھ مانگیگا تو اُس کو کہینگے کہ ہمارے پاس کل کو پھر آنا یعنی اُسوقت سوال رد کردینگے تو اللہ تعالی رات کو اُن کو ہلاک کریگا اور پہاڑ کو
اُنپر گرا دیگا اور دوسرون کی صورت بدلیگا بندرون اور سورون سے قیامت تک ف یعنی قیامت تک اسی صورت پر باقی رہینگے
ط - إِذَا أَنْزَلَ اللّٰهُ بِقَوْمٍ عَذَابًا أَصَابَ الْعَذَابُ مَنْ كَانَ فِيْهِمْ ثُمَّ بُعِثُوْا عَلٰى أَعْمَالِهِمْ جب اللہ کسی قوم پر عذاب
نازل فرماتا ہے تو جو لوگ اُن مین ہین اُن سب پر عذاب پہونچتا ہے پھر اُٹھائے جائینگے آخرت مین اپنے عملون پر يُبْعَثُ كُلُّ عَبْدٍ
عَلٰى مَا مَاتَ عَلَيْهِ ہر ایک بندہ اُس چیز پر اُٹھایا جائیگا جسپر کہ وہ مرا ہے یعنی کفر پر یا ایمان پر مَا رَأَيْتُ مِثْلَ النَّارِ نَامَ هَارِبُهَا
وَلَا مِثْلَ الْجَنَّةِ نَامَ طَالِبُهَا مین نے کوئی چیز دوزخ جیسی سختی اور ہول مین نہین دیکھی کہ اُس سے بھاگنے والا سو رہا ہو اور نہ بھلائی مین جنت
جیسی کوئی چیز دیکھی کہ اُس کا طالب سو رہے ف یعنی جو کوئی دشمن قوی کے شر سے بھاگتا ہے تو سوتا نہین تو آگ جیسی چیز سے بھاگنے والے کو چاہیے
کہ غفلت نہ کرے اور بھاگنے مین جسقدر ہوسکے کوشش کرے یعنی طاعت کرنا اور گناہون کا چھوڑنا اپنے اوپر لازم کرے اسی طرح طالب جنت کو چاہیے
کہ اُسکے حاصل کرنے مین سعی کرے اور غافل نہو - ح إِنِّيْ أَرٰى مَا لَا تَرَوْنَ وَأَسْمَعُ مَا لَا تَسْمَعُوْنَ أَطَّتِ السَّمَاءُ وَحُقَّ

لَهَا اَنْ تَئِطَّ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ مَا فِیْهَا مَوْضِعُ اَرْبَعِ اَصَابِعَ اِلَّا وَمَلَکٌ وَاضِعٌ جَبْهَتَهٗ سَاجِدًا لِلّٰهِ وَاللّٰهِ لَوْ
تَعْلَمُوْنَ مَا اَعْلَمُ لَضَحِکْتُمْ قَلِیْلًا وَّلَبَکَیْتُمْ کَثِیْرًا وَمَا تَلَذَّذْتُمْ بِالنِّسَآءِ عَلَی الْفُرُشَاتِ وَلَخَرَجْتُمْ اِلَی الصُّعُدَاتِ
تَجْاَرُوْنَ اِلَی اللّٰهِ تَعَالٰی قَالَ اَبُوْذَرٍّ یَا لَیْتَنِیْ کُنْتُ شَجَرَةً تُعْضَدُ مین وہ چیز دیکھتا ہون جو تم نہین دیکھتے اور وہ بات سنتا
ہون جو تم نہین سنتے یعنی قیامت کے ہول اور عذاب کی شدت چرّاتا ہی آسمان اور اسُکو چرّانا شایان ہی قسم ہے اس ذات کی
کہ جس کے قبضہ مین میری جان ہی کہ آسمان مین کوئی جگہ چار انگشت کی بھی نہین جہان ایک فرشتہ اپنا ماتھا اللہ تعالیٰ کے سجدہ
کے لئے نہ رکھے ہو بخدا اگر تم جانو وہ بات جن کو مین جانتا ہون تو تم تھوڑا ہنسو اور بہت سا روؤ اور بسترون پر اپنی عورتون سے
لذت نہ اٹھاؤ اور راہون کی طرف اللہ تعالے سے فریاد کرتے ہوئے نکلجاؤ ابوذر رضہ نے کہا کہ اے کاش مین ایک درخت ہوتا
جو کاٹ دیا جاتا **ف** یعنی تاکہ گناہون مین گرفتار نہوتا حق یَقُوْلُ اللّٰهُ جَلَّ ذِکْرُہٗ اَخْرِجُوْا مِنَ النَّارِ مَنْ ذَکَرَنِیْ یَوْمًا اَوْ
خَافَنِیْ فِیْ مَقَامٍ خدای عزوجل فرمائیگا کہ دوزخ مین سے اس شخص کو نکالو جس نے مجھکو ایک وقت یاد کیا ہو یعنی اخلاص اور توحید کے
ساتھ یا مجھ سے کسی جگہ مین ڈرا ہو **ف** یعنی نفس کو گناہ کرنے سے میری خوف کی وجہ سے باز رکھا ہو حق قَالَتْ سَاَلْتُ رَسُوْلَ
اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ هٰذِہِ الْاٰیَةِ وَالَّذِیْنَ یُؤْتُوْنَ مَا اٰتَوْا وَّقُلُوْبُهُمْ وَجِلَةٌ اَهُمُ الَّذِیْنَ یَشْرَبُوْنَ الْخَمْرَ وَ
یَسْرِقُوْنَ قَالَ لَا یَا ابْنَةَ الصِّدِّیْقِ وَلٰکِنَّهُمُ الَّذِیْنَ یَصُوْمُوْنَ وَیُصَلُّوْنَ وَیَتَصَدَّقُوْنَ وَهُمْ یَخَافُوْنَ اَنْ لَّا
یُقْبَلَ مِنْهُمْ اُولٰٓئِکَ الَّذِیْنَ یُسَارِعُوْنَ فِی الْخَیْرَاتِ حضرت عائشہ رضہ کہتی ہین کہ مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
سے اس آیت کے معنی پوچھے والذین یؤتون ما اتوا وقلوبهم وجلة یعنی اور وہ لوگ کہ دیتے ہین جو چیز دیتے ہین ایسے حال مین کہ انکے
دل ڈرتے ہوتے ہین آیا یہ لوگ وہی ہین کہ شراب پیتے ہین اور چراتے ہین آپ نے فرمایا کہ نہین اے صدیق کی بیٹی بلکہ یہ وہ لوگ
ہین کہ روزہ رکھتے ہین اور نماز پڑھتے ہین اور خیرات کرتے ہین اور اس بات سے ڈرتے ہین کہ یہ عمل ان سے قبول نہ کیا جاوے
یہ وہی لوگ ہین کہ بھلائیون مین جلدی کرتے ہین **ف** آیۂ مذکورہ کی باقی یہ ہی انہم الی ربہم راجعون اولئک یسارعون فی الخیرات
وہم لہا سابقون کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا ذَهَبَ ثُلُثُ اللَّیْلِ قَامَ فَقَالَ یَا اَیُّهَا النَّاسُ اذْکُرُوا اللّٰهَ
اذْکُرُوا اللّٰهَ جَآءَتِ الرَّاجِفَةُ تَتْبَعُهَا الرَّادِفَةُ جَآءَ الْمَوْتُ بِمَا فِیْهِ جَآءَ الْمَوْتُ بِمَا فِیْهِ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم جب دو
تہائی رات کی گذرتی تو کھڑے ہوتے اور فرماتے کہ اے لوگو اللہ کو یاد کرو اللہ کو یاد کرو پہلا نفخہ آیا اسکے پیچھے دوسرا نفخہ آویگا آئی موت ان
ہولون کے ساتھ جو اسمین ہین آئی موت ان ہولون کے ساتھ جو اسمین ہین یعنی عذاب و ثواب خَرَجَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِصَلٰوةٍ فَرَاٰی
النَّاسَ کَاَنَّهُمْ یَکْتَشِرُوْنَ قَالَ اَمَا اِنَّکُمْ لَوْ اَکْثَرْتُمْ ذِکْرَ هَادِمِ اللَّذَّاتِ لَشَغَلَکُمْ عَمَّا اَرٰی الْمَوْتِ فَاَکْثِرُوْا ذِکْرَ هَادِمِ
اللَّذَّاتِ الْمَوْتِ فَاِنَّهٗ لَمْ یَاْتِ عَلَی الْقَبْرِ یَوْمٌ اِلَّا تَکَلَّمَ فَیَقُوْلُ اَنَا بَیْتُ الْغُرْبَةِ وَاَنَا بَیْتُ الْوَحْدَةِ وَاَنَا بَیْتُ التُّرَابِ
وَاَنَا بَیْتُ الدُّوْدِ فَاِذَا دُفِنَ الْعَبْدُ الْمُؤْمِنُ قَالَ لَهُ الْقَبْرُ مَرْحَبًا وَّاَهْلًا اَمَا اِنْ کُنْتَ لَاَحَبَّ مَنْ یَّمْشِیْ عَلٰی ظَهْرِیْ اِلَیَّ
فَاِذْ وُلِّیْتُکَ الْیَوْمَ وَصِرْتَ اِلَیَّ فَسَتَرٰی صَنِیْعِیْ بِکَ قَالَ فَیَتَّسِعُ لَهٗ مَدَّ بَصَرِہٖ وَیُفْتَحُ لَهٗ بَابٌ اِلَی الْجَنَّةِ وَاِذَا دُفِنَ الْعَبْدُ

اَلْفَاجِرُ اَوِ الْكَافِرُ قَالَ لَهُ الْقَبْرُ لَا مَرْحَبًا وَّلَا اَهْلًا اَمَا اِنْ كُنْتَ لَاَبْغَضَ مَنْ يَّمْشِيْ عَلٰى ظَهْرِيْ اِلَيَّ فَاِذْ وُلِّيْتُكَ الْيَوْمَ وَصِرْتَ اِلَيَّ فَسَتَرٰى صَنِيْعِيْ بِكَ قَالَ فَيَلْتَئِمُ عَلَيْهِ حَتّٰى تَخْتَلِفَ اَضْلَاعُهٗ قَالَ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاَصَابِعِهٖ فَاَدْخَلَ بَعْضَهَا فِيْ جَوْفِ بَعْضٍ وَيُقَيَّضُ لَهٗ سَبْعُوْنَ تِنِّيْنًا لَوْ اَنَّ وَاحِدًا مِّنْهَا نَفَخَ فِي الْاَرْضِ مَا اَنْبَتَتْ شَيْئًا مَّا بَقِيَتِ الدُّنْيَا فَيَنْهَشْنَهٗ وَيَخْدِشْنَهٗ حَتّٰى يُفْضٰى بِهٖ اِلَى الْحِسَابِ قَالَ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا الْقَبْرُ رَوْضَةٌ مِّنْ رِّيَاضِ الْجَنَّةِ اَوْ حُفْرَةٌ مِّنْ حُفَرِ النَّارِ

پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم ایک نماز کے لئے نکلے لوگوں کو دیکھا کہ گویا وہ ہنستے ہیں آپ نے فرمایا کہ جان رکھو اگر تم لذتوں کی ڈھانے والی یعنی موت کا بہت ذکر کرتے تو وہ تم کو اس حالت سے روکتی جسکو میں دیکھتا ہوں یعنی تم ہنسنا چھوڑ دیتے کہ لذتوں کی توڑنے والی یعنی موت کا ذکر بہت کرو کیونکہ قبر پر کوئی دن ایسا نہیں گذرتا کہ وہ یوں نہ کہتی ہو وہ کہتی ہے کہ میں غریبی کا گھر ہوں اور میں تنہائی کا گھر ہوں اور میں مٹی کا گھر ہوں اور میں کیڑوں کا گھر ہوں اور جب بندۂ مومن دفن کیا جاتا ہے تو اس سے قبر کہتی ہے کہ خوب کیا اور اپنی اہل میں آیا جان لے کہ تو میرے نزدیک ان سب لوگوں سے زیادہ محبوب تھا جو میری پشت پر چلتے ہیں اور جب میں آج تجھ پر والی ہوئی اور تو میرے پاس آیا تو تو میرا سلوک اپنے ساتھ دیکھ لینا آپ نے فرمایا کہ پھر اس کے لئے قبر نظر کے پہونچنے تک فراخ ہو جاتی ہے اور اسکے لئے ایک دروازہ بہشت کی طرف کھلتا ہے اور اگر بندہ بدکار یا کافر دفن کیا جاتا ہے تو قبر اس سے کہتی ہے کہ نہ تجھے مرحبًا نہ اھلًا جان رکھ کہ تو میرے نزدیک ان سب سے برا تھا جو میری پشت پر چلتے ہیں آج جو تجھکو میرا حوالہ ہوا اور تو میرے پاس آیا تو میرا کام اپنے ساتھ ابھی دیکھ لینا آپ نے فرمایا کہ پھر قبر اسپر ملتی ہے یہاں تک کہ اسکی پسلیاں ادھر کی ادھر ہو جاتی ہیں۔ راوی کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی انگلیوں سے ادھر کی ادھر ہونیکو بتلایا اس طرح کہ بعض انگلیوں کو بعض کے اندر داخل کیا آپ نے فرمایا اور اسکے لئے ستر اژدھے معین کئے جاتے ہیں کہ اگر ان میں سے ایک زمین پر پھنکار مارے تو زمین کوئی چیز نہ اگائے جب تک کہ دنیا باقی رہے تو یہ اژدہے اس کو کاٹتے اور ڈستے ہیں یہاں تک کہ اس کو حساب کے لئے لایا جائے۔ راوی کہتے ہیں اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قبر جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے یعنی مومن کے حق میں یا دوزخ کے گڑھوں میں سے ایک گڑھا ہے یعنی کافر کے حق میں قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَدْ شِبْتَ قَالَ شَيَّبَتْنِيْ هُوْدٌ وَّاَخَوَاتُهَا صحابہؓ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپ بوڑھے ہو گئے آپ نے فرمایا کہ مجھکو بوڑھا کر دیا سورۂ ہود اور اسکی بہنوں نے **ف** یعنی جن سورتوں میں قیامت کا احوال ہے جیسے سورۂ واقعہ اور مرسلات اور عم یتساءلون اور اذا الشمس کورت۔ سید قَالَ اِنَّكُمْ لَتَعْمَلُوْنَ اَعْمَالًا هِيَ اَدَقُّ فِيْ اَعْيُنِكُمْ مِنَ الشَّعْرِ كُنَّا نَعُدُّهَا عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمُوْبِقَاتِ يَعْنِي الْمُهْلِكَاتِ حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ تم وہ عمل کرتے ہو جو تمہاری آنکھوں میں بال سے زیادہ باریک معلوم ہوتے ہیں ہم ان عملوں کو زمانۂ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم میں موبقات یعنی ہلاک کرنے والے گنتے تھے **ف** یعنی صغیرہ گناہوں کو تم حقیر اور چھوٹا جانتے ہو اور ہم ان کو مہلکات سمجھتے تھے۔ سید قَالَ يَا عَائِشَةُ اِيَّاكِ وَمُحَقَّرَاتِ الذُّنُوْبِ فَاِنَّ لَهَا مِنَ اللّٰهِ طَالِبًا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا کہ اے عائشہؓ اپنے آپ کو چھوٹے گناہوں سے دور رکھ کیونکہ اللہ کی طرف سے اُن کا مطالبہ کرنیوالا بھی ہے یعنی ملائکہ
اَمَرَنِي رَبِّي بِتِسْعٍ خَشْيَةِ اللّٰهِ فِي السِّرِّ وَالْعَلَانِيَةِ وَكَلِمَةِ الْعَدْلِ فِي الْغَضَبِ وَالرِّضَا وَالْقَصْدِ فِي الْفَقْرِ وَ
الْغِنَا وَاَنْ اَصِلَ مَنْ قَطَعَنِي وَاُعْطِيَ مَنْ حَرَمَنِي وَاَعْفُوَ عَمَّنْ ظَلَمَنِي وَاَنْ يَّكُوْنَ صَمْتِي فِكْرًا وَّنُطْقِي ذِكْرًا
وَّنَظَرِي عِبْرَةً وَّاٰمُرَ بِالْعُرْفِ مجھکو میرے پروردگار نے نو باتوں کا حکم فرمایا اللہ سے ڈرنا پوشیدہ اور ظاہر میں اور عدل
کی بات کہنی غصہ اور خوشی میں اور میانہ روی کرنا فقیری اور تونگری میں اور یہ کہ صلہ رحم کروں ایسے شخص سے جو مجھ سے قطع رحم کرے
اور اُس شخص کو دوں جو مجھے محروم رکھے اور اُس شخص کو معاف کروں جو مجھپر ظلم کرے اور یہ کہ میرا سکوت فکر کے طور پر ہو اور میرا بولنا ذکر کے
طور پر اور میرا دیکھنا عبرت کی راہ سے اور یہ کہ میں حکم کروں اچھی باتوں کا **ف** پہلے نو باتیں فرمائیں اور دس ذکر کیں گویا امر بالمعروف
اجمال ہے تفصیل بالا کا کیونکہ اسمیں سب بھلائیاں آگئیں۔ سیدمَا مِنْ عَبْدٍ مُّؤْمِنٍ يَّخْرُجُ مِنْ عَيْنَيْهِ دُمُوْعٌ وَّاِنْ كَانَ
مِثْلَ رَاْسِ الذُّبَابِ مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ ثُمَّ يُصِيْبُ شَيْئًا مِّنْ حُرِّ وَجْهِهٖ اِلَّا حَرَّمَهُ اللّٰهُ عَلَى النَّارِ کوئی بندہ مومن
ایسا نہیں جسکی آنکھوں سے آنسو نکلیں اگرچہ مکھی کے سر کے برابر ہوں خدا تعالےٰ کے خوف کے سبب سے پھر یہ آنسو اُس کے چہرہ
میں سے کسی بہتر جگہ پر پہونچ جائیں کہ اللہ تعالیٰ اُس کو دوزخ پر حرام نکرے یعنی جو کوئی خوف خدا سے تھوڑا سا بھی روئے اور قطرہ اشک
اُسکے منھ پر رواں ہوں تو دوزخ اسپر حرام ہوتی ہے **باب ششم آدمیوں کی حالت بدلنے کا بیان** اِنَّمَا النَّاسُ
كَالْاِبِلِ الْمِائَةِ لَا تَكَادُ تَجِدُ فِيْهَا رَاحِلَةً یہی بات ہے کہ آدمی سو اونٹوں کی طرح ہیں کہ نہیں معلوم ہوتا کہ تو اُن میں سے ایک
سواری کے قابل پائے یعنی سو آدمیوں میں سے ایک بھی صالح اور واقعی آدمی نہیں ملتا جیسے کسی نے شعر کہا ہے ؎ انچہ بر جستیم و
کم دیدیم و بسیار ست و نیست ؛ نیست جز انسان درین عالم کہ بسیار ست و نیست يَذْهَبُ الصَّالِحُوْنَ الْاَوَّلُ فَالْاَوَّلُ وَ
تَبْقٰى حُفَالَةٌ كَحُفَالَةِ الشَّعِيْرِ اَوِ التَّمْرِ لَا يُبَالِيْهِمُ اللّٰهُ بَالَةً اچھے لوگ جاتے رہیں گے اول پھر اول یعنی اپنی اپنی باری سے اور باقی
رہینگے نکمے جو کی بھوسی کی طرح یا ردّی کھجور کیطرح اللہ تعالےٰ اُن کی کچھ پرواہ نکریگا **ف** یعنی کچھ قدر و عزت خدا کے یہاں نہوگی
سیداِذَا مَشَتْ اُمَّتِي الْمُطَيْطِيَاءَ وَخَدَمَتْهُمْ اَبْنَاءُ الْمُلُوْكِ اَبْنَاءُ فَارِسَ وَالرُّوْمِ سَلَّطَ اللّٰهُ شِرَارَهَا عَلٰى
خِيَارِهَا جب میری امت اکڑ کے چلیگی اور بادشاہزادے فارس اور روم کے اُنکی نوکری کرینگے تو اللہ تعالیٰ امت کے بروں کو اُس کے
اچھے لوگوں پر مسلط فرمائیگا قَالَ اِنَّا لَجُلُوْسٌ مَّعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ فَاطَّلَعَ عَلَيْنَا مُصْعَبُ بْنُ
عُمَيْرٍ مَا عَلَيْهِ اِلَّا بُرْدَةٌ لَّهٗ مَرْقُوْعَةٌ بِفَرْوٍ فَلَمَّا رَاٰهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَكٰى الَّذِي كَانَ فِيْهِ مِنَ النِّعْمَةِ
وَالَّذِي هُوَ فِيْهِ الْيَوْمَ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ بِكُمْ اِذَا غَدَا اَحَدُكُمْ فِي حُلَّةٍ وَّرَاحَ فِي حُلَّةٍ
وَوُضِعَتْ بَيْنَ يَدَيْهِ صَحْفَةٌ وَّرُفِعَتْ اُخْرٰى وَسَتَرْتُمْ بُيُوْتَكُمْ كَمَا تُسْتَرُ الْكَعْبَةُ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
نَحْنُ يَوْمَئِذٍ خَيْرٌ مِّنَّا الْيَوْمَ نَتَفَرَّغُ لِلْعِبَادَةِ وَنُكْفَى الْمُؤْنَةَ قَالَ لَا اَنْتُمُ الْيَوْمَ خَيْرٌ مِّنْكُمْ يَوْمَئِذٍ حضرت علی مرتضیٰ کہتے ہیں کہ
ہم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کیساتھ مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے کہ ہمپر مصعب بن عمیر آئے اُنکے بدن پر بجز ایک چادر کے جسمیں پوستین کے ٹکڑوں کے پیوند لگے

ہوئے تھے اور کچھ نہ تھا جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کو دیکھا تو رو پڑے اس وجہ سے کہ مصعبؓ پہلے نعمت مین تھے یعنی مکہ مین
اور وہ آج اس حال مین ہین پھر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارا کیا حال ہوگا جب تم مین سے ایک صبح کو ایک جوڑہ مین
ہوگا اور شام کو دوسرے مین یعنی دولتمند کپڑے بدلینگے اور اُس کے سامنے ایک رکابی رکھی جائیگی اور دوسری اُٹھائی جائیگی یعنی کھانے
کی کثرت کی وجہ سے اور اپنے گھرون کو چھت بند اور دیوار گیری لگاوٗگے جیسے کعبہ شریف ڈھانکا جاتا ہی صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم
اُس روز اپنی آجکی حالت سے بہتر ہون گے عبادت کیلئے فارغ ہونگے اور شقت سے بچائے جاوینگے آپ نے فرمایا کہ یہ نہین بلکہ تم آج بہتر
حالت مین ہو بہ نسبت اُس دن کی حالت کے یعنی ناز و نعمت مین پڑکر خدا کم یاد آتا ہی يَأْتِيْ زَمَانٌ عَلَى النَّاسِ الصَّابِرُ فِيْهِمْ عَلٰى
دِيْنِهٖ كَالْقَابِضِ عَلَى الْجَمْرِ ایک زمانہ لوگون پر ایسا آئیگا کہ اُنمین اپنے دین پر صبر کرنے والا چنگاری پکڑنے والے کی مانند ہوگا **ف**
یعنی فسق کے ظاہر ہونے اور مددگارون کے کم ہونے کے سبب دین پر صبر کرنا ایسا مشکل ہوگا جیسے ہاتھ مین چنگاری پکڑنی سبد
اِذَا كَانَ اُمَرَآءُكُمْ خِيَارَكُمْ وَاَغْنِيَآءُكُمْ سُمَحَآءَكُمْ وَاُمُوْرُكُمْ شُوْرٰى بَيْنَكُمْ فَظَهْرُ الْاَرْضِ خَيْرٌ لَّكُمْ مِّنْ بَطْنِهَا وَاِذَا
كَانَ اُمَرَآءُكُمْ شِرَارَكُمْ وَاَغْنِيَآءُكُمْ بُخَلَآءَكُمْ وَاُمُوْرُكُمْ اِلٰى نِسَآئِكُمْ فَبَطْنُ الْاَرْضِ خَيْرٌ لَّكُمْ مِّنْ ظَهْرِهَا جب تمہارے
سردار تم مین سے بہتر لوگ ہون اور تمہارے دولتمند سخی ہون اور تمہارے کام آپس کے مشورہ سے ہون تو زمین پر رہنا تمہارے حق مین
بہتر ہی اُسکے اندر رہنے سے اور جس وقت تمہارے سردار بدلوگ ہون اور تمہارے تونگر بخیل اور تمہارے معاملات تمہاری عورتون کے سپرد ہون تو
زمین کے اندر رہنا تمہارے حق مین بہتر ہی اُسکے اوپر رہنے سے **ف** یعنی اول صورت مین جینا بہتر ہی مرنے سے اور دوسری صورت
مین مرنا بہتر ہی جینے سے قَالَ مَا ظَهَرَ الْغُلُوْلُ فِيْ قَوْمٍ اِلَّا اَلْقَى اللّٰهُ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الرُّعْبَ وَلَا فَشَا الزِّنَا فِيْ قَوْمٍ اِلَّا
كَثُرَ فِيْهِمُ الْمَوْتُ وَلَا نَقَصَ قَوْمٌ الْمِكْيَالَ وَالْمِيْزَانَ اِلَّا قُطِعَ عَنْهُمُ الرِّزْقُ وَلَا حَكَمَ قَوْمٌ بِغَيْرِ حَقٍّ اِلَّا فَشَا فِيْهِمُ
الدَّمُ وَلَا خَتَرَ قَوْمٌ بِالْعَهْدِ اِلَّا سُلِّطَ عَلَيْهِمُ الْعَدُوُّ ابن عباسؓ کہتے ہین کہ جس قوم مین خیانت ظاہر ہوئی اللہ تعالے
اُنکے دلمین ہیبت ڈالتا ہی یعنی ڈرپوک ہو جاتے ہین اور جس قوم مین زنا ظاہر ہوا تو اُن مین موت بہت ہوتی ہی اور جس قوم نے
ناپ اور تول مین کمی کی ان سے رزق دور ہوتا ہے یعنی برکت نہین ہوتی اور جو قوم ناحق حکم کرتی ہی اُن مین خونریزی پھیلتی
ہے اور جو قوم عہد توڑتی ہی ان پر دشمن مسلط ہوتا ہے لَمَّا نَزَلَتْ وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ دَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُرَيْشًا فَاجْتَمَعُوْا فَعَمَّ وَخَصَّ فَقَالَ يَا بَنِيْ كَعْبِ بْنِ لُؤَيٍّ اَنْقِذُوْا اَنْفُسَكُمْ مِّنَ النَّارِ يَا بَنِيْ مُرَّةَ بْنِ كَعْبٍ اَنْقِذُوْا
اَنْفُسَكُمْ مِّنَ النَّارِ يَا بَنِيْ عَبْدِ شَمْسٍ اَنْقِذُوْا اَنْفُسَكُمْ مِّنَ النَّارِ يَا بَنِيْ عَبْدِ مَنَافٍ اَنْقِذُوْا اَنْفُسَكُمْ مِّنَ النَّارِ يَا بَنِيْ هَاشِمٍ
اَنْقِذُوْا اَنْفُسَكُمْ مِّنَ النَّارِ يَا بَنِيْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اَنْقِذُوْا اَنْفُسَكُمْ مِّنَ النَّارِ يَا فَاطِمَةُ اَنْقِذِيْ نَفْسَكِ مِنَ النَّارِ فَاِنِّيْ لَا
اَمْلِكُ لَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ شَيْئًا غَيْرَ اَنَّ لَكُمْ رَحِمًا سَاَبُلُّهَا بِبِلَالِهَا جب یہ آیت اُتری و انذر عشیرتک الاقربین
اور ڈرا اپنے کنبے کو جو بہت نزدیک ہین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے قریش کو پکارا وہ لوگ اکھٹے ہوئے اور
آپ نے عام پکارا اور خاص پکارا یعنی فرمایا اے اولاد کعب بن لوی کی اپنے نفسون کو آگ سے چھڑاوٗ اے

اولاد مرہ بن کعب کی اپنے نفسون کو آگ سے بچاؤ اے عبد شمس کی اولاد اپنی جانوں کو آگ سے بچاؤ اے عبد مناف کی اولاد اپنی جانون کو آگ سے بچاؤ اے بنی ہاشم اپنی جانون کو آگ سے بچاؤ اے عبد المطلب کی اولاد اپنی جانون کو آگ سے بچاؤ اے فاطمہ رض اپنی جان کو آگ سے بچا کیونکہ مین تمھارے لیے اللہ کے عذاب سے کسی چیز کا مالک نہین ہون بجز اسکے کہ ایک تم کو قرابت ہے کہ تر کرون گا اُسکی تری سے **ف** یعنی قرابت کی وجہ سے سلوک اور احسان دنیوی کرونگا اور عذاب کا علاج میرے پاس کچھ نہین مظہر اُمَّتِیْ هٰذِهٖ مَرْحُوْمَةٌ لَيْسَ عَلَيْهَا عَذَابٌ فِي الْاٰخِرَةِ عَذَابُهَا فِي الدُّنْيَا الْفِتَنُ وَالزَّلَازِلُ وَالْقَتْلُ یہ میری اُمت رحم کی ہوئی ہے کہ اُسپر آخرت مین عذاب نہوگا اُس کا عذاب دنیا مین فتنہ اور زلزلہ اور قتل ہے **ف** امت سے مراد صحابہ ہین یا وہ لوگ جنھوں نے کبیرہ گناہ نہین کیئے اُنکے لیے قتل وغیرہ صغیرہ گناہون کا کفارہ ہوجاتا ہے سید

کتاب الآداب

یعنی آداب کے مضامین کی حدیثین اور ادب اس عمل کو کہتے ہین جس کا کرنا اچھا ہے قول ہو یا فعل۔ حق

باب اول سلام کا بیان

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلَقَ اللّٰهُ اٰدَمَ عَلٰى صُوْرَتِهٖ طُوْلُهٗ سِتُّوْنَ ذِرَاعًا فَلَمَّا خَلَقَهٗ قَالَ اذْهَبْ فَسَلِّمْ عَلٰى اُولٰٓئِكَ النَّفَرِ وَهُمْ نَفَرٌ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ جُلُوْسٌ فَاسْتَمِعْ مَا يُحَيُّوْنَكَ فَاِنَّهَا تَحِيَّتُكَ وَتَحِيَّةُ ذُرِّيَّتِكَ فَذَهَبَ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَقَالُوا السَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ قَالَ فَزَادُوْهُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ قَالَ فَكُلُّ مَنْ يَّدْخُلُ الْجَنَّةَ عَلٰى صُوْرَةِ اٰدَمَ وَطُوْلُهٗ سِتُّوْنَ ذِرَاعًا فَلَمْ يَزَلِ الْخَلْقُ يَنْقُصُ بَعْدَهٗ حَتّٰى الْاٰنَ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالی نے آدم کو اپنی صفت پر پیدا کیا کہ اُن کا قد ساٹھ ہاتھ کا تھا جب اُن کو پیدا کیا تو فرمایا کہ جا اور اُن لوگون پر سلام کر اور وہ جماعت فرشتے بیٹھے ہوئے تھے اور اُن سے جواب سن جو وہ لوگ تجھکو سلام کا جواب دین کیونکہ وہ تیرا اور تیری اولاد کا سلام ہوگا حضرت آدم گئے اور کہا السلام علیکم فرشتون نے کہا السلام علیک ورحمۃ اللہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فرشتون نے اُنکے لیے لفظ ورحمۃ اللہ بڑھایا پھر آپ نے فرمایا کہ جو شخص بہشت مین داخل ہوگا وہ آدم کی صورت پر ساٹھ ہاتھ قد کا ہوگا پھر آدم کے بعد سے برابر مخلوق ابتک کم ہوتی رہی یعنی قد وقامت مین اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّ الْاِسْلَامِ خَيْرٌ قَالَ تُطْعِمُ الطَّعَامَ وَتَقْرَاُ السَّلَامَ عَلٰى مَنْ عَرَفْتَ وَمَنْ لَّمْ تَعْرِفْ ایک شخص نے رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ اسلام کی کونسی خصلت بہتر ہے آپنے فرمایا کہ یہ بہتر ہے کہ تو کھانا کھلائے اور سلام کرے ایسے شخص کو جس کو جانتا ہے اور جس کو نہین جانتا ہے یعنی آشنا اور غیر آشنا سب کو سلام کرنا بہتر ہے لِلْمُؤْمِنِ عَلَى الْمُؤْمِنِ سِتُّ خِصَالٍ يَعُوْدُهٗ اِذَا مَرِضَ وَيَشْهَدُهٗ اِذَا مَاتَ وَيُجِيْبُهٗ اِذَا دَعَاهُ وَيُسَلِّمُ اِذَا لَقِيَهٗ وَيُشَمِّتُهٗ اِذَا عَطَسَ وَيَنْصَحُ لَهٗ اِذَا غَابَ اَوْ شَهِدَ ایک مومن کے دوسرے مومن پر چھ حق ہین اُس کی خبر پوچھے جب بیمار ہو اور اُسکے جنازہ مین شریک ہو جب مرجائے اور اُس کی دعوت قبول کرے جب وہ بلاوے اور اُس پر سلام کرے جب اُس سے ملے اور اُسکی چھینک کا جواب دے جب وہ چھینکے اور اُس کی خیر خواہی کرے جس وقت مین کہ غائب ہو یا حاضر ہو **ف** چھینک کا جواب دے یعنی یرحمک اللہ کہے مگر یہ کہنا اُسوقت ہے کہ چھینکنے والے

الحمد للہ کہا ہو لَا تَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ حَتّٰی تُؤْمِنُوْا وَلَا تُؤْمِنُوْا حَتّٰی تَحَابُّوْا اَوَلَا اَدُلُّكُمْ عَلٰی شَیْءٍ اِذَا فَعَلْتُمُوْهُ
تَحَابَبْتُمْ اَفْشُوا السَّلَامَ بَيْنَكُمْ تم جنت مین داخل نہو گے یہان تک کہ ایمان لاؤ اور مؤمن نہو گے یہان تک کہ آپس مین
محبت کرو کیا مین تم کو ایسی بات نہ بتا دون کہ جب تم اُس کو کرو ایک دوسرے کے دوست ہو جاؤ وہ یہ ہی کہ آپس مین سلام کا
چرچا کرو يُسَلِّمُ الرَّاكِبُ عَلَى الْمَاشِيْ وَالْمَاشِيْ عَلَى الْقَاعِدِ وَالْقَلِيْلُ عَلَى الْكَثِيْرِ سوار سلام کرے پیادہ پر اور پیادہ سلام
کرے بیٹھے ہوے پر اور تھوڑے آدمی سلام کرین بہت کو **ف** یہ حکم اُس صورت مین ہی کہ فریقین ایک دوسرے سے ملجاوین
لیکن اگر کوئی شخص کسی کے پاس آوے تو اس آنے والے ہی پر سلام لازم ہی خواہ وہ چھوٹا ہو یا بڑا یا تھوڑے ہون یا بہت حق
اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلٰی غِلْمَانٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم چند لڑکون پر گذرے
تو آپ نے اُنپر سلام کیا لَا تَبْدَؤُا الْيَهُوْدَ وَلَا النَّصَارٰی بِالسَّلَامِ وَاِذَا لَقِيْتُمْ اَحَدَهُمْ فِيْ طَرِيْقٍ فَاضْطَرُّوْهُ اِلٰی
اَضْيَقِهٖ ابتدا ٕ سلام نکرو یہود اور نصاریٰ سے اور جب تم ملو اُن مین سے ایک کو راہ مین تو اُس کو تنگ کرو زیادہ تنگ راہ
کی طرف **ف** یعنی کافر کو راہ مین ایسا تنگ کرو اور ہٹاؤ کہ دیوار سے لگجائے تا کہ اسلام کی شوکت ظاہر ہو اور اُس کو ابتدا ٕ
سلام اسلیے منع ہی کہ پہلے سلام کرنے مین اُسکی تعظیم اور توقیر ہوتی ہی اور یہ امر ممنوع ہی۔ سید اِذَا سَلَّمَ عَلَيْكُمْ اَهْلُ الْكِتَابِ
فَقُوْلُوْا وَعَلَيْكُمْ جب تم پر اہل کتاب سلام کرین تو تم جواب مین وعلیکم کہو **فقیر** کہتا ہی کہ یہ حدیث بخاری اور مسلم کی ہی اور انھین
دونو نکی ایک روایت مین یہ ہے کہ یہ لوگ بجائے السلام کے السام کہتے ہین بدون لام کے یعنی تمپر موت ہو اسلیے جواب مین فقط
وعلیکم فرمایا یعنی تمپر ہو وہ چیز جسکے تم مستحق ہو۔ حق اِيَّاكُمْ وَالْجُلُوْسَ بِالطُّرُقَاتِ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا لَنَا مِنْ مَجَالِسِنَا
بُدٌّ نَتَحَدَّثُ فِيْهَا قَالَ فَاِذَا اَبَيْتُمْ اِلَّا الْمَجْلِسَ فَاَعْطُوا الطَّرِيْقَ حَقَّهٗ قَالُوْا وَمَا حَقُّ الطَّرِيْقِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
قَالَ غَضُّ الْبَصَرِ وَكَفُّ الْاَذٰی وَرَدُّ السَّلَامِ وَالْاَمْرُ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّهْیُ عَنِ الْمُنْكَرِ وَفِیْ رِوَايَةٍ وَاِرْشَادُ
السَّبِيْلِ وَفِیْ رِوَايَةٍ وَتُغِيْثُوا الْمَلْهُوْفَ وَتَهْدُوا الضَّالَّ تم دور رہو راہون پر بیٹھنے سے صحابہ نے عرض کیا
یا رسول اللہ بدون بیٹھے راہون کے ہمارا گذارہ نہین ہم اُن مین آپس مین باتین کرتے ہین آپنے فرمایا کہ جب تم راہ مین
نہ بیٹھنے کو نہین مانتے تو راہ کا حق ادا کیا کرو اُنھون نے عرض کیا یا رسول اللہ راہ کا حق کیا چیز ہی آپنے فرمایا کہ نیچا رکھنا آنکھ کا
یعنی غیر مشروع سے اور دور کرنا ایذا کی چیز کا یعنی پتھر کانٹے وغیرہ کا اور سلام کا جواب دینا اور اچھی بات کا حکم کرنا اور بری بات
سے منع کرنا اور ایک روایت مین یہ بھی ہی اور راہ بتانا یعنی ناواقف اور بھولے کو اور ایک روایت مین یہ ہی کہ فریاد رسی
کرو مظلوم کی اور بھولے کو راہ بتاؤ اَنَّ رَجُلًا جَاءَ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَرَدَّ عَلَيْهِ
ثُمَّ جَلَسَ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرٌ ثُمَّ جَاءَ اٰخَرُ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ فَرَدَّ عَلَيْهِ فَجَلَسَ فَقَالَ عِشْرُوْنَ ثُمَّ
جَاءَ اٰخَرُ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ فَرَدَّ عَلَيْهِ فَجَلَسَ فَقَالَ ثَلٰثُوْنَ وَفِیْ رِوَايَةٍ زَادَ ثُمَّ اَتٰی اٰخَرُ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ
وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ وَمَغْفِرَتُهٗ فَقَالَ اَرْبَعُوْنَ وَقَالَ هٰكَذَا تَكُوْنُ الْفَضَائِلُ ایک آدمی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین آیا اور کہا السلام علیکم آپنے

اُسکو جواب دیا پھر وہ بیٹھگیا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دس نیکیاں ہوئیں پھر دوسرا شخص آیا اور اُسنے کہا السلام علیکم ورحمۃ اللہ آپنے
اُس کو جواب دیا وہ بھی بیٹھ گیا تو آپنے فرمایا کہ اس کو بیس ۲۰ نیکیاں ہوئیں پھر اور شخص آیا اور اُسنے کہا السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ آپنے
اُس کو جواب دیا اور وہ بیٹھ گیا تو آپنے فرمایا کہ اُس کو تیس ۳۰ نیکیاں ہوئیں اور ایک روایت مین زیادہ آیا ہی کہ پھر ایک اور شخص آیا اور اُسنے
کہا السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ومغفرتہ تو آپنے فرمایا کہ اس کو چالیس نیکیاں ہوئیں اور فرمایا کہ ثواب کی زیادتیاں اسی طرح ہوتی
ہین یعنی جتنے الفاظ مسلمان زیادہ بولے گا اُسیقدر اس کو ثواب اور فضیلت ہوگی اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلٰی
نِسْوَۃٍ فَسَلَّمَ عَلَیْہِنَّ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کچھ عورتوں پر گذرے اور آپنے انپر سلام کیا **ف** یہ بات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
ہی کو درست تھی اور آپکے سوا دوسرا مرد اگر عورت پر سلام کرے یا عورت مرد پر تو اگر ان دونوں مین علاقہ محرمیت یا زوجیت کا
ہو تو درست ہی اور جواب کا استحقاق ثابت ہوگا اور اگر کچھ علاقہ نہین تو سلام بھی درست نہین اور نہ استحقاق جواب لیکن اگر عورت
بڑھیا ہو کہ گمان فتنہ کا نہو تو درست ہی مفاتیح وحق لَیْسَ مِنَّا مَنْ تَشَبَّہَ بِغَیْرِنَا لَا تَشَبَّہُوْا بِالْیَہُوْدِ وَلَا بِالنَّصَارٰی
فَاِنَّ تَسْلِیْمَ الْیَہُوْدِ الْاِشَارَۃُ بِالْاَصَابِعِ وَتَسْلِیْمَ النَّصَارٰی الْاِشَارَۃُ بِالْاَکُفِّ ہم مین سے نہین وہ شخص
جو مشابہت کرے ہمارے غیر کی تم یہود کی مشابہت مت کرو اور نہ نصاریٰ کی کہ یہود کا سلام کرنا اُنگلیون کا اشارہ ہے اور
نصاریٰ کا سلام کرنا ہتیلیون کا اشارہ **ف** یعنی یہود شہادت کی دو اُنگلیاں سلام کیلئے ملاتے ہین اور نصاریٰ دونون
ہتیلیون کو ملاتے ہین۔ سیہ اِذَا لَقِیَ اَحَدُکُمْ اَخَاہُ فَلْیُسَلِّمْ عَلَیْہِ فَاِنْ حَالَتْ بَیْنَہُمَا شَجَرَۃٌ اَوْ جِدَارٌ اَوْ حَجَرٌ
ثُمَّ لَقِیَہٗ فَلْیُسَلِّمْ عَلَیْہِ جب تم مین سے کوئی اپنے بھائی سے ملے تو اُس کو سلام کرے اگر دونون کے بیچ مین درخت یا دیوار
یا پتھر حائل ہو جاوے پھر اُس سے ملے تو اُس کو سلام کرے یعنی دوبارہ اِذَا دَخَلْتُمْ بَیْتًا فَسَلِّمُوْا عَلٰی اَہْلِہٖ وَاِذَا
خَرَجْتُمْ فَاَوْدِعُوْا اَہْلَہٗ بِسَلَامٍ جب تم گھر مین داخل ہو تو گھر والون کو سلام کرو اور جب باہر نکلو تو گھر والون کو رخصت
کرو سلام سے یَا بُنَیَّ اِذَا دَخَلْتَ عَلٰی اَہْلِکَ فَسَلِّمْ یَکُوْنُ بَرَکَۃً عَلَیْکَ وَعَلٰی اَہْلِ بَیْتِکَ آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نے حضرت انس رضہ کو فرمایا کہ اے میرے بیٹے جب تو اپنے گھر والون پر داخل ہو تو سلام کر یہ سلام تجھپر اور تیرے گھر والون پر
موجب برکت ہوگا اِذَا انْتَہٰی اَحَدُکُمْ اِلَی الْمَجْلِسِ فَلْیُسَلِّمْ فَاِنْ بَدَا لَہٗ اَنْ یَّجْلِسَ فَلْیَجْلِسْ ثُمَّ اِذَا قَامَ فَلْیُسَلِّمْ
فَلَیْسَتِ الْاُوْلٰی بِاَحَقَّ مِنَ الْاٰخِرَۃِ جب تم مین سے کوئی کسی مجلس مین پہونچے تو چاہیے کہ سلام کرے پھر اگر اُسکے
دل مین بیٹھنا آوے تو بیٹھ جاوے پھر جب مجلس سے اُٹھے تو سلام کرے کیونکہ پہلے مرتبہ کا سلام دوسرے کی نسبت
لائق تر نہین **ف** یعنی دونون سلام حق اور سنت ہونے مین اور ثواب وغیرہ مین برابر ہین بسید **باب دوم اذن چاہنے
کا بیان۔** **ف** جب کسی کے گھر مین داخل ہو تو سنت ہی کہ یون کہے السلام علیکم مین اندر آؤن یا پکار کے سبحان اللہ اور
اللہ اکبر پڑھے یا کھنکارے یا دستک دے شرح مسلم قَالَ فَدَخَلْتُ عَلَیْہِ وَلَمْ اُسَلِّمْ وَلَمْ اَسْتَاْذِنْ فَقَالَ النَّبِیُّ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِرْجِعْ فَقُلِ السَّلَامُ عَلَیْکُمْ ءَاَدْخُلُ کلدہ صحابی رضہ کہتے ہین کہ مین پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم

صدر ان اولی الناس باللہ من بدأہم بالسلام لوگوں مین سے اللہ کی رحمت سے قریب وہ شخص ہے کہ سلام کی ابتدا کرے

کی خدمت مین داخل ہوا اور مین نے نہ سلام کیا اور نہ اجازت چاہی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پھر جا اور یون کہہ السلام علیکم کیا
مین اندر آؤن لَا تَأْذَنُوا لِمَنْ لَمْ يَبْدَأْ بِالسَّلَامِ مت اذن دو ایسے شخص کو جو ابتدا ر سلام سے نکرے **باب سوم مصافحہ
اور معانقہ کا بیان**۔ **ف** مصافحہ کہتے ہین ہاتھ سے ہاتھ ملانا اور معانقہ گلے ملنا مصافحہ مستحب ہے ملاقات کے وقت
لیکن امرد کے اور اجنبی جوان عورت سے حرام ہے اور معانقہ سفر سے آنے کے وقت مستحب ہے قَبَّلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ وَعِنْدَهُ الْأَقْرَعُ بْنُ حَابِسٍ فَقَالَ الْأَقْرَعُ إِنَّ لِي عَشَرَةً مِنَ الْوَلَدِ مَا قَبَّلْتُ مِنْهُمْ أَحَدًا
فَنَظَرَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ مَنْ لَا يَرْحَمُ لَا يُرْحَمُ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے امام حسن بن علی رضی
کا بوسہ لیا اور آپکے پاس اقرع بن حابس صحابی موجود تھے اقرع نے کہا کہ میرے دس فرزند ہین مین نے انمین سے کسی کا بوسہ نہین لیا
رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اقرع کی طرف دیکھا پھر فرمایا کہ جو رحم نہین کرتا اسپر رحم نہین کیا جاتا مَا مِنْ مُسْلِمَيْنِ يَلْتَقِيَانِ
فَيَتَصَافَحَانِ إِلَّا غُفِرَ لَهُمَا قَبْلَ أَنْ يَتَفَرَّقَا وَفِي رِوَايَةٍ إِذَا الْتَقَى الْمُسْلِمَانِ فَتَصَافَحَا وَحَمِدَا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَاهُ
غُفِرَ لَهُمَا کوئی دو مسلمان ایسے نہین کہ آپس مین ملکر ایک دوسرے سے مصافحہ کرین تو ان دونون کے جدا ہونے سے پیشتر انکی
مغفرت نہوتی ہو اور ایک روایت مین اسطرح ہے کہ جب دو مسلمان ملین اور باہمدگر مصافحہ کرین اور اللہ کی حمد کرین اور اس سے بخشش
چاہین تو انکی مغفرت ہو جاتی ہے قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ الرَّجُلُ مِنَّا يَلْقَى أَخَاهُ أَوْ صَدِيقَهُ أَيَنْحَنِي لَهُ قَالَ لَا قَالَ
أَفَيَلْتَزِمُهُ وَيُقَبِّلُهُ قَالَ لَا قَالَ أَفَيَأْخُذُ بِيَدِهِ وَيُصَافِحُهُ قَالَ نَعَمْ ایک شخص نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ہم مین سے
ایک شخص اپنے بھائی یا اپنے دوست سے ملتا ہے کیا اسکے لیے جھکے آپنے فرمایا نہین اسنے عرض کیا کہ کیا اسکے گلے لگے اور اسکا بوسہ لے
آپنے فرمایا نہین اسنے عرض کیا کہ کیا اسکا ہاتھ پکڑکے اس سے مصافحہ کرے آپنے فرمایا ہان **ف** سلام وغیرہ کیلیے جھکنا مکروہ ہے بلکہ
بعض علما نے اس کو قریب کفر کے لکھا ہے اور لکھا ہے کہ اس بات کی ریس نکرے کہ اکثر اہل علم اور صلاح ایسا کرتے ہین کیونکہ جو کوئی ایسا کرتا ہے
برا کرتا ہے اللہ سبکو بچاوے۔ سید حق تَمَامُ عِيَادَةِ الْمَرِيضِ أَنْ يَضَعَ أَحَدُكُمْ يَدَهُ عَلَى جَبْهَتِهِ أَوْ عَلَى يَدِهِ فَيَسْأَلُهُ كَيْفَ
هُوَ وَتَمَامُ تَحِيَّاتِكُمْ بَيْنَكُمُ الْمُصَافَحَةُ بیمار کی پوری بیمار پرسی اسطرح ہے کہ تم مین سے ایک اپنا ہاتھ اسکی پیشانی یا اسکے ہاتھ پر رکھکر اس سے
پوچھے کہ تو کیسا ہے اور تمہارا پورا اسلام علیک باہمدگر مصافحہ کرنا ہے **ف** یعنی سلام کے بعد مصافحہ بھی کردکہ
سلام کا تحفہ پورا ادا ہو۔ حق قَدِمَ زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ الْمَدِينَةَ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِي
فَأَتَاهُ فَقَرَعَ الْبَابَ فَقَامَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُرْيَانًا يَجُرُّ ثَوْبَهُ وَاللّٰهِ مَا رَأَيْتُهُ
عُرْيَانًا قَبْلَهُ وَلَا بَعْدَهُ فَاعْتَنَقَهُ وَقَبَّلَهُ زید بن حارثہ مدینہ منورہ مین آئے اور رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم میرے گھر مین تھے (یہ حضرت عائشہ کا قول ہے) تو زید آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی
خدمت مین آئے اور دروازہ کھٹکھٹایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم ان کی طرف برہنہ اٹھے اپنا کپڑا کھینچتے
ہوے یعنی جلدی کے سبب کپڑا درست نہو سکا بخدا مین نے آپ کو تن برہنہ نہ اس سے پہلے دیکھا نہ اس حال کے بعد غرضکہ زید کو آپنے

گلے لگایا اور اُن کا بوسہ لیا ف یعنی کسی کی ملاقات کے وقت مین نے آپکو اسطرح برہنہ نہین دیکھا سیدانِ حَسَنًا وَحُسَيْنًا
اِسْتَبَقَا اِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضَمَّهُمَا اِلَيْهِ وَقَالَ اِنَّ الْوَلَدَ مَبْخَلَةٌ مَجْبَنَةٌ امام حسن اور امام
حسین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف دوڑے آپنے دونون کو گلے لگایا اور فرمایا کہ اولاد بخل اور نامردی کا سبب ہے ف کیونکہ
مال دیتے ہوئے آدمی یہ خیال کرتا ہے کہ اگر یہ مال دوسرے کو دونگا تو بچے بھوکے رہین گے اسلیئے بخل کرتا ہے اور جہاد مین خیال کرتا
ہے کہ اگر مارا جاؤنگا بچون کو کون پالیگا اس وجہ سے نامردی کرتا ہے سیدمَنْ صَلَّى اَرْبَعًا قَبْلَ الْهَاجِرَةِ فَكَاَنَّمَا صَلَّاهُنَّ
فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ وَالْمُسْلِمَانِ اِذَا تَصَافَحَا لَمْ يَبْقَ بَيْنَهُمَا ذَنْبٌ اِلَّا سَقَطَ جو کوئی دو پہر سے پہلے چار رکعتین پڑھے
یعنی نماز چاشت تو گویا اسنے اُن رکعتون کو شب قدر مین پڑھا اور دو مسلمان جب آپس مین مصافحہ کرین تو ان کے
درمیان کوئی گناہ ایسا نہین رہتا جو دور نہو **باب چہارم تعظیم کے لئے اُٹھنے کا بیان** لَمَّا نَزَلَتْ بَنُو قُرَيْظَةَ
عَلٰى حُكْمِ سَعْدٍ بَعَثَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَيْهِ وَكَانَ قَرِيْبًا مِنْهُ فَجَاءَ عَلٰى حِمَارٍ فَلَمَّا دَنَا مِنَ الْمَسْجِدِ
قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْاَنْصَارِ قُوْمُوْا اِلٰى سَيِّدِكُمْ جب بنو قریظہ سعد بن معاذ کے حکم پر اُترے تو
رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے سعد کے پاس آدمی بھیجا اور وہ آپ سے قریب ہی تھے غرضکہ وہ ایک گدھے پر سوار آئے اور جب مسجد
سے قریب ہوئے تو رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کو فرمایا کہ اُٹھو اپنے سردار کیطرف ف اہل فضل کے لیے کھڑا ہونا آنے
کے وقت مستحب ہے حق لَا يُقِيْمُ الرَّجُلُ الرَّجُلَ مِنْ مَجْلِسِهٖ ثُمَّ يَجْلِسُ فِيْهِ وَلٰكِنْ تَفَسَّحُوْا وَتَوَسَّعُوْا کوئی شخص دوسرے
شخص کو اُسکے بیٹھنے کی جگہ سے نہ اُٹھاوے کہ پھر آپ اُسجگہ مین بیٹھے لیکن کہے کہ کھلجاؤ اور فراخ ہوجاؤ فقیر کہتا ہے کہ اس حدیث کی ایک
روایت مین پچھلا جملہ اسطرح ہے ولکن یقیل تفسحوا مترجم نے اُس نسخہ کے موجب ترجمہ کیا لیکن ان الفاظ سے ادا مطلب نہوا اس کا
صحیح ترجمہ شیخ عبدالحق نے بدون لفظ یقول کے یہ لکھا ہے کہ لیکن جگہ کو فراخ کرو اور جو شخص کہ آیا ہے اُس کی جگہ کردو تاکہ کسی کو جگہ سے اُٹھانے
کی ضرورت نہ پڑے اور یہ بھی لکھا ہے کہ اکثر صحیح نسخون مین لفظ یقیل نہین ہے مَنْ قَامَ مِنْ مَجْلِسِهٖ ثُمَّ رَجَعَ اِلَيْهِ فَهُوَ اَحَقُّ بِهٖ جو شخص
کہ اپنے بیٹھنے کی جگہ سے اُٹھے پھر اُسجگہ لوٹ کر آوے تو وہ اُسجگہ کا زیادہ مستحق ہے لَمْ يَكُنْ شَخْصٌ اَحَبَّ اِلَيْهِمْ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانُوْا اِذَا رَاَوْهُ لَمْ يَقُوْمُوْا لِمَا يَعْلَمُوْنَ مِنْ كَرَاهِيَتِهٖ لِذٰلِكَ کوئی شخص صحابہ کو رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ پیارا
نہ تھا اور صحابہ کا دستور تھا کہ جب آپکو دیکھتے تو کھڑے نہوتے کیونکہ وہ جانتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مکروہ جانتا اس کھڑے ہونیکو ف
یہ حدیث قیام کی کراہت پر دلالت نہین کرتی بلکہ حضرت اپنی کسر نفسی کی جہت سے قیام کو مکروہ جانتے تھے اور دوسری حدیثون سے قیام ثابت
ہوتا ہے مَنْ سَرَّهٗ اَنْ يَّتَمَثَّلَ لَهُ الرِّجَالُ قِيَامًا فَلْيَتَبَوَّاْ مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ جس شخص کو یہ اچھا معلوم ہو کہ لوگ کھڑے ہو کر اُسکی
خدمت کرین تو چاہیے کہ اپنا ٹھکانا دوزخ مین ڈھونڈھے جَاءَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ فِيْ شَهَادَةٍ فَقَامَ لَهٗ رَجُلٌ مِنْ مَجْلِسِهٖ فَاَبٰى
اَنْ يَجْلِسَ فِيْهِ وَقَالَ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ ذَا وَنَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّمْسَحَ الرَّجُلُ
يَدَهٗ بِثَوْبِ مَنْ لَمْ يَكْسُهٗ حضرت ابو بکرہ رض کسی گواہی مین ہمارے پاس آئے ایک شخص اُن کے لیئے

لئے اپنی جگہہ سے اُٹھا یعنی تاکہ وہ اُس جگہہ بیٹھین ابو بکرہ رضہ نے اُسجگہہ بیٹھنے سے انکار کیا اور کہا کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے
اس سے منع کیا ہی کہ کوئی کسی کی جگہہ اُس کو اُٹھا کر بیٹھے اور نیز پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع کیا کہ اپنا ہاتھ ایسے شخص کے
کپڑے سے پونچھے جس کو اُسنے پہنایا نہین **ف** یعنی بھرا ہوا ہاتھ ہر کسی کے کپڑے سے نہ پونچھے بلکہ اپنے کپڑے سے یا جس کو کپڑا پہنایا ہے
مثلاً اپنے غلام اور بیٹے کے کپڑے سے پونچھے سید لَا یَحِلُّ لِرَجُلٍ اَنْ یُّفَرِّقَ بَیْنَ اثْنَیْنِ اِلَّا بِاِذْنِهِمَا کسی شخص کو یہ بات
درست نہین کہ دو شخصون کے درمیان بدون اُنکی اجازت کے فاصلہ کرے یعنی خود بیٹھ جاے **ف** یعنی ایسے دو شخص نہین کہ آپس مین محبت
رکھتے ہین اور باتین کرتے ہین اُنکے درمیان بدون اُنکی اجازت کے نہ بیٹھے دَخَلَ رَجُلٌ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
وَهُوَ فِی الْمَسْجِدِ قَاعِدٌ فَتَزَحْزَحَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ فِی الْمَكَانِ سَعَةً فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ
عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِلْمُسْلِمِ لَحَقًّا اِذَا رَاٰهُ اَخُوْهُ اَنْ یَّتَزَحْزَحَ لَهٗ ایک شخص رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتمین حاضر ہوا
اور آپ مسجد مین بیٹھے ہوئے تھے کہ رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس شخص کیلئے حرکت کی یعنی جگہہ سے سرک گئے اُسنے عرض کیا یا
رسول اللہ جگہہ مین گنجایش ہی یعنی سرکنے کی ضرورت نہین پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسلمان کا حق ہی کہ جب اُس کو اُس کا
بھائی دیکھے تو اُسکے لئے سرک جاے۔ **باب پنجم بیٹھنے اور سونے اور چلنے کا بیان** قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی
اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَیْنَهَا رَجُلٌ یَّتَبَخْتَرُ فِیْ بُرْدَیْنِ وَقَدْ اَعْجَبَتْهُ نَفْسُهٗ خُسِفَ بِهِ الْاَرْضُ فَهُوَ یَتَجَلْجَلُ فِیْهَا
اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَةِ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس اثناء مین کہ ایک شخص دو چادر و مین تکبر کی چال چلتا تھا اور اُس کو اُسکے
نفس نے غرور مین ڈال رکھا تھا کہ یکایک اُس کو زمین مین دھنسا دیا گیا کہ اُسمین قیامت تک چلا جاتا ہی یہ حال قارون کا ہی
كَانَ فِرَاشُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَحْوًا مِّمَّا یُوْضَعُ فِیْ قَبْرِهٖ وَكَانَ الْمَسْجِدُ عِنْدَ رَاْسِهٖ رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کا بچھونا اُسی چادر جیسا تھا کہ آپکی قبر مین رکھا گیا اور سونے کے وقت مسجد آپکے سر کے پاس ہوتی **ف** یعنی بچھونا آپکا
سُرخ چادر کا تھا اور چادر بھی قبر مین رکھی گئی یا اُس جیسی یا یہ معنے کہ بچھونا اسقدر تھا کہ قبر مین مردہ کے نیچے آجاے سید حجرہ مبارک
مشرق کی جانب ہی اور مسجد نبوی جنوب کی جانب تو آپ اس طرح پر آرام فرماتے کہ مسجد سر کی طرف ہوتی اور چہرہ قبلہ کی طرف حق
قَالَ بَیْنَمَا اَنَا مُضْطَجِعٌ مِّنَ السَّحَرِ عَلٰی بَطْنِیْ اِذَا رَجُلٌ یُّحَرِّكُنِیْ بِرِجْلِهٖ فَقَالَ اِنَّ هٰذِهٖ ضِجْعَةٌ یُّبْغِضُهَا اللّٰهُ فَنَظَرْتُ فَاِذَا
هُوَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ طخفہ کہتے ہین کہ اس اثنامین کہ مین پیٹ کے بل لیٹا ہوا تھا یعنی پھیپھڑے کے مرض کے سبب سے
کہ ناگاہ دیکھا کہ کوئی شخص مجھکو اپنے پاؤن سے ہلاتا ہی اور یہ کہتا ہی کہ یہ وہ لیٹنا ہی جس کو اللہ بُرا جانتا ہی مینے جو نظر کی تو وہ رسولخدا صلی اللہ علیہ
وسلم تھے نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ یَّنَامَ الرَّجُلُ عَلٰی سَطْحٍ لَیْسَ بِمَحْجُوْرٍ عَلَیْهِ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے
منع فرمایا کہ کوئی ایسی چھت پر سووے جسپر منڈیر نہو مَلْعُوْنٌ عَلٰی لِسَانِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَعَدَ وَسْطَ الْحَلْقَةِ وہ شخص لعنت
کیا گیا ہی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان پر جو کہ حلقہ کے درمیان بیٹھے **ف** یعنی لوگون کی گردنون پر پاؤن رکھتا ہوا حلقہ کے بیچ مین بیٹھنا
چاہی یا نقالون کی طرح لوگون کے ہنسانے کو بیٹھے یا بدون اُنکی رضامندی کے بیچ مین جا بیٹھے خَیْرُ الْمَجَالِسِ اَوْسَعُهَا مجلسو نمین

سب سے بہتر اُن کی کشادہ تر ہی یعنی مجلس ایسی جا ہونی چاہیئے کہ فراخ ہو جاءَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
وَاَصْحَابُہٗ جُلُوْسٌ فَقَالَ مَالِیْ اَرَاکُمْ عِزِیْنَ رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور آپکے اصحاب بیٹھے تھے آپنے فرمایا
کہ یہ کیا بات ہی کہ مین تم کو متفرق دیکھتا ہون ف اسمین اشارہ ہی کہ اکھٹے بیٹھنا محبت کا باعث ہی ایک مجلس مین جدا جدا نہ
بیٹھے حتی اِذَا کَانَ اَحَدُکُمْ فِی الْفَیْءِ فَقَلَصَ عَنْہُ الظِّلُّ فَصَارَ بَعْضُہٗ فِی الشَّمْسِ وَبَعْضُہٗ فِی الظِّلِّ فَلْیَقُمْ جب
تم مین سے ایک شخص سایہ مین ہو اور اُسپر سے سایہ چلا جائے اور وہ شخص کچھ دھوپ مین اور کچھ سایہ مین ہو جائے تو چاہیئے کہ اُٹھ کھڑا
ہو ف اسلیئے کہ اسطرح بیٹھنا مضر ہی سید قَالَ مَرَّ بِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَنَا جَالِسٌ ھٰکَذَا وَقَدْ وَضَعْتُ
یَدِیَ الْیُسْرٰی خَلْفَ ظَھْرِیْ وَاتَّکَأْتُ عَلٰی اَلْیَۃِ یَدِیْ فَقَالَ اَتَقْعُدُ قِعْدَۃَ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ شرید کہتے ہین
کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم میرے پاس گذرے اور مین ایسی طرح بیٹھا تھا کہ اپنا بایان ہاتھ اپنے پشت کے پیچھے رکھکر اپنی ہاتھ کی
جڑ پر تکیہ کر لیا تھا آپنے فرمایا کہ کیا تو بیٹھتا ہے اُن لوگون کی سی بیٹھک جنپر غضب ہوا یعنی یہود کی طرح بیٹھنا

باب ششم
چھینکنے اور جمائی لینے اور ہنسنے کا بیان اور ناموں کا ذکر

اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الْعُطَاسَ وَیَکْرَہُ التَّثَاؤُبَ
فَاِذَا عَطَسَ اَحَدُکُمْ وَحَمِدَ اللّٰہَ کَانَ حَقًّا عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ سَمِعَہٗ اَنْ یَّقُوْلَ لَہٗ یَرْحَمُکَ اللّٰہُ فَاَمَّا التَّثَاؤُبُ فَاِنَّمَا
ھُوَ مِنَ الشَّیْطَانِ فَاِذَا تَثَاءَبَ اَحَدُکُمْ فَلْیَرُدَّہٗ مَا اسْتَطَاعَ فَاِنَّ اَحَدَکُمْ اِذَا تَثَاءَبَ ضَحِکَ مِنْہُ الشَّیْطَانُ
اللہ دوست رکھتا ہی چھینکنے کو اور بُرا جانتا ہی جمائی کو جب کوئی تم مین سے چھینکے اور اللہ کی حمد کرے تو ہر مسلمان پر جو اُسکی چھینک
سُنے یہ حق ہی کہ اُس کو یرحمک اللہ کہے اور جمائی کا یہ حال ہی کہ وہ شیطان کیطرف سے ہی تو جو کوئی تم مین سے جمائی لے تو جہان تک
ہو سکے اُس کو روکے کیونکہ جب کوئی تم مین سے جمائی لیتا ہی تو شیطان اُس سے ہنستا ہی ف چھینکنے کو اللہ اسلیئے چاہتا ہے
کہ اُس سے دماغ ہلکا ہوتا ہی اور آدمی کو نشاط معلوم ہوتی ہے اور عبادت کرنیکی آمادگی ہوتی ہی اور جمائی کسل کی علامت ہی حق۔
اور شرح مسلم مین لکھا ہی کہ جمائی کو شیطان کیطرف اسلیئے منسوب کیا کہ شیطان خواہشون کیطرف بُلاتا ہی اور جمائی بہت کھانا کھانے
سے ہوتی ہی اور بہت کھانا بھی شیطان کا فریب ہے اور حاصل یہ کہ بہت کھانا نہ کھانا چاہیئے اِذَا تَثَاءَبَ اَحَدُکُمْ فَلْیُمْسِکْ
بِیَدِہٖ عَلٰی فِیْہِ فَاِنَّ الشَّیْطَانَ یَدْخُلُ جب تم مین سے کوئی جمائی لے تو چاہیئے کہ اپنا ہاتھ اپنے منہ پر رکھ لے کیونکہ شیطان منہ
مین گھسجاتا ہی اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا عَطَسَ غَطّٰی وَجْھَہٗ بِیَدِہٖ اَوْ ثَوْبِہٖ وَغَضَّ بِھَا صَوْتَہٗ پیغمبر
صلی اللہ علیہ وسلم جب چھینکتے تو اپنے چہرہ کو اپنے ہاتھ سے یا اپنے کپڑے سے ڈھانکتے اور چھینکنے مین اپنی آواز کو پست کرتے اِذَا
عَطَسَ اَحَدُکُمْ فَلْیَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ حَالٍ وَلْیَقُلِ الَّذِیْ یَرُدُّ عَلَیْہِ یَرْحَمُکَ اللّٰہُ وَلْیَقُلْ ھُوَ یَھْدِیْکُمُ اللّٰہُ وَیُصْلِحُ بَالَکُمْ جب
تم مین سے کوئی چھینکے تو کہے الحمد للہ علی کل حال اور جو شخص اُس کو جواب دے یون کہے یرحمک اللہ اور خود چھینکنے والا اس جواب کا جواب یون کہے
یھدیکم اللہ ویصلح بالکم یعنی اللہ تم کو ہدایت کرے اور تمہارا حال درست کرے مَا رَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مُسْتَجْمِعًا ضَاحِکًا
حَتّٰی اَرٰی مِنْہُ لَھَوَاتِہٖ اِنَّمَا کَانَ یَتَبَسَّمُ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہین کہ مین نے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو منہ

پھیلا کر ہنستے ہوئے نہین دیکھا کہ اُس ہنسنے مین آپکا کوا دیکھتے بلکہ آپ مسکرایا کرتے تھے مَا رَأَیْتُ اَحَدًا اَکْثَرَ تَبَسُّمًا مِنْ
رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مین نے کسی کو زیادہ مسکراتے نہین دیکھا بہ نسبت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سُئِلَ
ابْنُ عُمَرَ ہَلْ کَانَ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَضْحَکُوْنَ قَالَ نَعَمْ وَالْاِیْمَانُ فِیْ قُلُوْبِہِمْ اَعْظَمُ
مِنَ الْجَبَلِ وَقَالَ بِلَالُ بْنُ سَعْدٍ اَدْرَکْتُہُمْ یَشْتَدُّوْنَ بَیْنَ الْاَغْرَاضِ وَیَضْحَکُ بَعْضُہُمْ اِلٰی بَعْضٍ فَاِذَا کَانَ
اللَّیْلُ کَانُوْا رُہْبَانًا حضرت ابن عمر رض سے پوچھا گیا کہ رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی کیا ہنسا کرتے تھے اُنہون نے کہا
ہان اور اُن کے دلون مین ایمان پہاڑ سے زیادہ بڑھا ہوتا تھا اور بلال بن سعد نے کہا کہ مین نے صحابہ کو پایا کہ نشانون کے درمیان
دوڑتے تھے اور ایک دوسرے سے ہنستے تھے اور جب رات ہوتی تو خداترس ہو جاتے **ف** یعنی ایسا نہ ہنستے تھے کہ اہل غفلت
ہنستے ہین اور دل کو مردہ کر لیتے ہین اور نور ایمان مین تاریکی ڈالتے ہین بلکہ اُن کا یہ حال تھا جو ذکر کیا اور رہبان جمع راہب کی ہے
اور راہب وہ ہے جو دنیا کو ترک کرے اور اُس سے بے رغبت ہو کر اُس کو اور دنیا والون کو ترک کرے اور آخرت کا قصد کرے حق
دک اِنَّ اَحَبَّ اَسْمَآئِکُمْ اِلَی اللّٰہِ عَبْدُ اللّٰہِ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ تمہارے نامون مین سے بہت پیارے اللہ کو یہ نام ہین عبداللہ
اور عبدالرحمن اَخْنَی الْاَسْمَآءِ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ عِنْدَ اللّٰہِ رَجُلٌ یُسَمّٰی مَلِکَ الْاَمْلَاکِ نامون مین سے سب سے بُرا قیامت کے دن
اللہ کے نزدیک اُس شخص کا نام ہے جو شہنشاہ کہلا دیگا کیونکہ سب بادشاہون کا بادشاہ سوائے خدا کے کوئی نہین تو دوسرے کو
شہنشاہ کہنا شرک ہو لَا تَقُوْلُوْا مَا شَآءَ اللّٰہُ وَشَآءَ فُلَانٌ وَلٰکِنْ قُوْلُوْا مَا شَآءَ اللّٰہُ ثُمَّ شَآءَ فُلَانٌ یون مت کہو
کہ جو اللہ نے چاہا اور فلانے نے چاہا بلکہ یون کہو کہ جو اللہ نے چاہا پھر فلانے نے چاہا لَا تَقُوْلُوْا لِلْمُنَافِقِ سَیِّدٌ فَاِنَّہٗ اِنْ یَّکُ
سَیِّدًا فَقَدْ اَسْخَطْتُمْ رَبَّکُمْ منافق کو سردار مت کہو کیونکہ اگر وہ سردار ہے تو تم نے غصے کیا اپنے پروردگار کو **ف** یعنی اگر وہ
سردار نہین تھا اور تم نے سردار کہا تو جھوٹ بولا اور اگر وہ سردار تھا اور تم نے اُس کو سردار کہا تو اپنے پروردگار کو خفا کیا کیونکہ تم نے
اُس کی نافرمانی کی بیدہ **باب ہشتم بیان اور شعر کا ذکر** ہَلَکَ الْمُتَنَطِّعُوْنَ قَالَہَا ثَلٰثًا ہلاک ہوئے بنا بنا کر باتین ۱۰
کرنے والے۔ یہ کلمہ آپ نے تین بار فرمایا اَصْدَقُ کَلِمَۃٍ قَالَہَا الشَّاعِرُ کَلِمَۃُ لَبِیْدٍ اَلَا کُلُّ شَیْءٍ مَا خَلَا اللّٰہَ بَاطِلٌ
زیادہ سچا قول کہ شاعر نے اُس کو کہا لبید کا یہ قول ہے آگاہ ہو کہ ہر ایک چیز خدا کے سوا بیکار اور فانی ہے **فقیر** کہتا ہے کہ لبید ایک شاعر کا نام ہے
جو اسلام سے پہلے ہوا اور اس مصرعہ کا دوسرا مصرعہ یہ ہے وکل نعیم لامحالۃ زائل یعنی ہر نعمت کو یقیناً زوال ہے اُہْجُ الْمُشْرِکِیْنَ فَاِنَّ جِبْرِئِیْلَ مَعَکَ
وَکَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لِحَسَّانَ اَجِبْ عَنِّیْ اَللّٰہُمَّ اَیِّدْہُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ مشرکین کی ہجو کر کہ جبرئیل تیرے
ساتھ ہین اور رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم حسان کو ارشاد فرماتے کہ میری طرف سے جواب دے یا اللہ تو اُس کی تائید کر جبرئیل سے **ف** پہلا جملہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے قریظہ کے دن حسان بن ثابت سے رض فرمایا تھا اَلْحَیَآءُ وَالْعِیُّ شُعْبَتَانِ مِنَ الْاِیْمَانِ وَالْبَذَآءُ وَالْبَیَانُ شُعْبَتَانِ
مِنَ النِّفَاقِ حیا اور کم گوئی ایمان کی دو شاخین ہین اور تیز زبانی اور زیادہ تقریر کرنی نفاق کی دو شاخین ہین **ف** لفظ بیان سے
مراد تقریر پر دلیری کرنا اور حق و ناحق کی پروا نہ کرنا ہے اور اسکی یہ وجہ کہ مومن حیا کے سبب اور مسکینی اور شغل عبادت کے باعث

زبان درازی کی قدرت نہین رکھتا اور منافق اسکے خلاف ہی سید شیخ اِنَّ اَحَبَّكُمْ اِلَيَّ وَاَقْرَبَكُمْ مِنِّيْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَحَاسِنُكُمْ اَخْلَاقًا
وَاِنَّ اَبْغَضَكُمْ اِلَيَّ وَاَبْعَدَكُمْ مِنِّيْ مَسَاوِيْكُمْ اَخْلَاقًا اَلثَّرْثَارُوْنَ الْمُتَشَدِّقُوْنَ الْمُتَفَيْهِقُوْنَ تم مین سے مجھکو زیادہ پیار کر
اور مجھ سے زیادہ نزدیک قیامت کے دن وہ لوگ ہون گے جو تم مین سے عادتون مین سب سے اچھے ہین اور تم مین سے مجھے زیادہ
نفرت والے اور مجھسے زیادہ دور وہ لوگ ہون گے جن کے تم مین سے اخلاق برے اور زیادہ بیہودہ بکنے والے منہ بھر بھر باتین
کرنے والے ہین فقیر کہتا ہی کہ ثرثار دن ثرثرہ سے ہی جس کے معنی بہت بکنے والا اور متشدقون شدق بکسر شین سے ہی بمعنی باچھ یعنی باچھین
چیر کر تکلف سے فصاحت کرنے والا اور متفیہق تفیہق سے ہی بمعنی منہ بھر کر بات کرنے کے اس کا مجرد فہق ہی بمعنی برتن بھرنے
کے حق لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَخْرُجَ قَوْمٌ يَاْكُلُوْنَ بِاَلْسِنَتِهِمْ كَمَا تَاْكُلُ الْبَقَرَةُ بِاَلْسِنَتِهَا قیامت قائم نہوگی یہان تک
کہ ایک قوم ایسی نکلیگی جو اپنی زبانون سے کھاینگی جیسی گائین اپنی زبانون سے کھاتی ہین **ف** یعنی زبان کو کھانیکا وسیلہ کرین گے
حق و باطل بات مین کچھ تمیز نکرین گے اور نہ حرام و حلال مین فرق کرینگے حاصل یہ کہ جیسے گائین ہر طرح کا چارہ کھاتی ہین مضر مفید کا
خیال نہین کرتین ایسی ہی وہ بھی لپر لپر زبانین چلائین گے اچھے بری کلام کی تمیز نکرین گے اِنَّ اللّٰهَ يُبْغِضُ الْبَلِيْغَ مِنَ الرِّجَالِ الَّذِيْ يَتَخَلَّلُ بِلِسَانِهٖ
كَمَا تَتَخَلَّلُ الْبَاقِرَةُ بِلِسَانِهَا اللہ دشمن رکھتا ہی آدمیون مین سے کلام کے مبالغہ کرنے والیکو جو اپنی زبان سے کھاتا ہے جیسے گائے اپنی زبان سے
کھاتی ہی مَرَرْتُ لَيْلَةَ اُسْرِيَ بِيْ بِقَوْمٍ تُقْرَضُ شِفَاهُهُمْ بِمَقَارِيْضَ مِنَ النَّارِ فَقُلْتُ يَا جِبْرَئِيْلُ مَنْ هٰؤُلَاءِ خُطَبَاءُ اُمَّتِكَ
الَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ مَا لَا يَفْعَلُوْنَ اپنی شب معراج کو مین ایک ایسی قوم پر گذرا کہ اُن کے ہونٹھ آگ کی مقراضون سے کترے جاتے تھے
مین نے پوچھا ای جبرئیل یہ کون لوگ ہین جبرئیل نے کہا کہ یہ تیری امت کے واعظ ہین جو لوگون کو کہتے ہین ایسی بات کہ خود نہین کرتے مَنْ تَعَلَّمَ
صَرْفَ الْكَلَامِ لِيَسْبِيَ بِهٖ قُلُوْبَ الرِّجَالِ اَوِ النَّاسِ لَمْ يَقْبَلِ اللّٰهُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ صَرْفًا وَّلَا عَدْلًا جو کوئی کلام کی فصاحت اس غرض
سے سیکھے کہ اُسکے سبب سے مردون کے دل یا فرمایا لوگون کے دل تابعدار کرے تو اللہ تعالیٰ اس سے قیامت کے دن نہ نفل قبول کریگا نہ فرض
قَالَ يَوْمًا وَقَامَ رَجُلٌ فَاَكْثَرَ الْقَوْلَ فَقَالَ عَمْرٌو لَوْ قَصَدَ فِيْ قَوْلِهٖ لَكَانَ خَيْرًا لَّهٗ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقُوْلُ لَقَدْ رَاَيْتُ اَوْ اُمِرْتُ اَنْ اَتَجَوَّزَ فِي الْقَوْلِ فَاِنَّ الْجَوَازَ هُوَ خَيْرٌ عمرو بن عاص نے ایک روز کہا ایسے حال مین کہ ایک
شخص کھڑا ہوا اور بہت تقریر کی یعنی وعظ مین لمبی تقریر کی تو عمرو نے کہا کہ اگر یہ شخص اپنے کلام مین میانہ روی
کرتا تو اس کے حق مین بہتر ہوتا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا ہی کہ آپ فرماتے تھے کہ مین نے معلوم
کیا یا مجھکو حکم ہوا ہے کہ بات مین اختصار کرون کیونکہ اختصار بہتر ہے یعنی بقدر ضرورت کے کلام کرنا اچھا
ہے اِنَّ مِنَ الْبَيَانِ سِحْرًا وَاِنَّ مِنَ الْعِلْمِ جَهْلًا وَاِنَّ مِنَ الشِّعْرِ حُكْمًا وَاِنَّ مِنَ الْقَوْلِ
عِيَالًا بعض بیان جادو ہے اور بعض علم جہالت ہے اور بعض شعر حکمت ہے اور بعض قول وبال ہے۔
ف۔ جہالت ایسا علم ہے جس کی احتیاج نہو مثلاً نجوم وغیرہ کہ اسمین مشغول ہونے سے ضروری اور
حاجت کے علم سے باز رہیگا تفسیر و حدیث نہ آوے گی یا مراد اُس علم سے ہے کہ جس پر عمل نہ کرے کذا ذکر علی

فقیر کہتا ہے کہ ایک روایت مین حکما کی جگہہ لحکمۃ آیا ہی مترجم نے اُسی کے بموجب ترجمہ کیا اور معنی حکماء کے یہ ہین کہ بعض شعر حکم ہین یعنی مفید ہین کیونکہ حکم کے معنی علم اور فقہ اور عدل کے موافق حکم کرنے کے ہین اور جسجگہ حکمۃ ہی وہان حکمت سے یہی مراد ہی اور بعض قول وبال ہی اسکے یہ معنی کہ اُس کا ضرر کہنے والیکو ہوتا ہی یا سننے والیکو ملال ہوتا ہی ـ ح ق ذُکِرَ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الشِّعْرُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ھُوَ کَلَامٌ فَحَسَنُہٗ حَسَنٌ وَقَبِیْحُہٗ قَبِیْحٌ رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین شعر کا ذکر ہوا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شعر ایک کلام ہی جس کا اچھا اچھا ہی اور بُرا خراب ہے یعنی جیسا مضمون شعر کا ہوگا اُسی کا حکم اُسپر لگایا جائیگا ـ قَالَ بَیْنَ نَحْنُ نَسِیْرُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِالْعَرْجِ اِذْ عَرَضَ شَاعِرٌ یُنْشِدُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خُذُوا الشَّیْطَانَ اَوْ اَمْسِکُوا الشَّیْطَانَ لَاَنْ یَمْتَلِیءَ جَوْفُ رَجُلٍ قَیْحًا خَیْرٌ لَہٗ مِنْ اَنْ یَمْتَلِیءَ شِعْرًا حضرت ابوسعید خدری رض کہتے ہین کہ ہم رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ موضع عرج مین چلتے تھے کہ ایک شاعر سامنے آیا جو شعر پڑھتا تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس شیطان کو پکڑو یا فرمایا کہ اس شیطان کو روکو آدمی کا پیپ سے پیٹ بھرنا اُسکے حق مین بہتر ہی بہ نسبت اسکے کہ شعر سے بھرے اَلْغِنَاءُ یُنْبِتُ النِّفَاقَ فِی الْقَلْبِ کَمَا یُنْبِتُ الْمَاءُ الزَّرْعَ راگ نفاق اُگاتا ہی دلمین جیسے پانی کھیتی اُگاتا ہی یعنی گَنے کا سبب ہوتا ہے قَالَ کُنْتُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ فِیْ طَرِیْقٍ فَسَمِعَ مِزْمَارًا فَوَضَعَ اِصْبَعَیْہِ فِیْ اُذُنَیْہِ وَنَاءَ عَنِ الطَّرِیْقِ اِلَی الْجَانِبِ الْاٰخَرِ ثُمَّ قَالَ لِیْ بَعْدَ اَنْ بَعُدَ یَا نَافِعُ ھَلْ تَسْمَعُ شَیْئًا قُلْتُ لَا فَرَفَعَ اِصْبَعَیْہِ مِنْ اُذُنَیْہِ قَالَ کُنْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَسَمِعَ صَوْتَ یَرَاعٍ فَصَنَعَ مِثْلَ مَا صَنَعْتُ قَالَ نَافِعٌ وَکُنْتُ اِذْ ذَاکَ صَغِیْرًا نافع کہتے ہین کہ مین حضرت ابن عمر رض کے ساتھ ایک راہ مین تھا کہ اُنہون نے نَے کی آواز سُنی اور اپنی دونون انگلیان اپنے دونون کانون مین رکھلین اور راہ سے دوسری طرف دور ہوگئے پھر مجھکو دور ہونیکے بعد کہا کہ ای نافع کیا تو کچھ آواز سُنتا ہی مین نے کہا نہین پھر اُنھون نے اپنی دونون اُنگلیان دونون کانون سے اُٹھا کر کہا کہ مین رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا کہ آپنے ایک نَے کی آواز سُنی اور یہی فعل کیا جیسا مین نے کیا نافع کہتے ہین کہ مین اُسوقت چھوٹا تھا **ف** اگر کوئی کہے کہ نافع کو منع کیون نہ کیا تو اُسکا جواب دیا کہ مین اُسوقت چھوٹا تھا ـ سید

باب ہشتم زبان کی محافظت اور غیبت اور گالیونکی بُرائی کا بیان

ف زبان کی محافظت سے یہ غرض ہی کہ اُس کو اپنے اختیار مین رکھے کیونکہ بعض مرتبہ تھوڑی سی بات مین زیادہ گنہگار ہوجاتا ہے ـ ح ق قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ یَّضْمَنْ لِیْ مَا بَیْنَ لَحْیَیْہِ وَمَا بَیْنَ رِجْلَیْہِ اَضْمَنْ لَہُ الْجَنَّۃَ رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی میرے لیے ضامن ہو اپنی زبان اور اپنے ستر کا تو مین اُسکے لیے جنت کا ضامن ہونگا اِنَّ الْعَبْدَ لَیَتَکَلَّمُ بِالْکَلِمَۃِ مِنْ رِضْوَانِ اللّٰہِ لَا یُلْقِیْ لَھَا بَالًا یَرْفَعُ اللّٰہُ بِھَا دَرَجٰتٍ وَاِنَّ الْعَبْدَ لَیَتَکَلَّمُ بِالْکَلِمَۃِ مِنْ سَخَطِ اللّٰہِ لَا یُلْقِیْ لَھَا بَالًا یَھْوِیْ بِھَا فِیْ جَھَنَّمَ وَفِیْ رِوَایَۃٍ یَھْوِیْ بِھَا فِی النَّارِ اَبْعَدَ مَا بَیْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ بندہ ایک بات اللہ کی خوشنودی کی بولتا ہی کہ اُسکے انجام کا دھیان نہین کرتا اللہ تعالی اُسکے سبب سے اُسکے درجے بلند فرماتا ہی اور بندہ ایک بات خدا تعالی کے غصہ کی بولتا ہی

کہ اُسکے انجام کا دھیان نہین کرتا حالانکہ اُسکے سبب سے دوزخ مین گرتا ہی اور ایک روایت مین یون ہی کہ اُسکے سبب سے آگ مین
گرتا ہی زیادہ دور فاصلہ پر بہ نسبت فاصلہ پورب اور پچھم کے **ف** غرض یہ ہی کہ زبان کی محافظت چاہیے بعض دفعہ کوئی کلمہ بےحقیقت
ایسا کہدیتا ہی کہ اُسکا گناہ بہت زیادہ ہوتا ہے اور وہ یہ نہین جانتا کہ مین نے کیا کہا تھا سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوقٌ وَقِتَالُہٗ کُفْرٌ
مسلمان کو برا کہنا خدا کی نافرمانی ہی اور اُس کو جان سے مارنا کفر ہی اَیُّمَا رَجُلٍ قَالَ لِاَخِیْہِ کَافِرٌ فَقَدْ بَاءَ بِھَا اَحَدُھُمَا جو آدمی
کہ اپنے بھائی کو کافر کہے تو اُن دونون مین سے ایک اُس قول کا مصداق ہوگا **ف** یعنی جس کو کافر کہا ہی اگر واقع مین وہ کافر
تھا تو کفر اُسی پر پڑا ورنہ کہنے والا کافر ہوتا ہے سیہ لَا یَرْمِیْ رَجُلٌ رَجُلًا بِالْفُسُوْقِ وَلَا یَرْمِیْہِ بِالْکُفْرِ اِلَّا ارْتَدَّتْ عَلَیْہِ اِنْ لَمْ
یَکُنْ صَاحِبُہٗ کَذٰلِکَ کوئی آدمی دوسرے پر تہمت بدکاری کی اور تہمت کفر کی اگر کرتا ہی تو یہ تہمت کہنے والے پر پھرتی ہی
اگر وہ دوسرا ایسا نہو یعنی جس کو کافر یا فاسق کہا اگر وہ واقع مین نہوگا تو کہنے والا ہوگا اَلْمُسْتَبَّانِ مَاقَالَا فَعَلَی الْبَادِیْ مَالَمْ یَعْتَدِ
الْمَظْلُوْمُ آپسمین دو گالی دینے والے جو کچھ وہ کہتے ہین اُسکا گناہ شروع کرنے والے پر ہوتا ہے جب تک کہ مظلوم زیادتی نکرے
ف یعنی جب مظلوم حد سے بڑھ جاوے تو گناہ دونون پر ہوگا اِنَّ اللَّعَّانِیْنَ لَا یَکُوْنُوْنَ شُھَدَاءَ وَلَا شُفَعَاءَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ
بہت لعنت کرنے والے نہ گواہ ہون گے اور نہ سفارشی قیامت کے دن اِذَا قَالَ الرَّجُلُ ھَلَکَ النَّاسُ فَھُوَ اَھْلَکُھُمْ
جب آدمی یون کہے کہ لوگ تباہ ہو گئے تو وہ اُنہین کا زیادہ تباہ ہونے والا ہی **ف** اسلیے کہ اور ذکی غیبت مین مشغول ہوا اور اپنے آپکو
اچھا جانا امام مالک نے کہا کہ مکروہ ہی اپنے آپکو اچھا اور دوسرونکو برا جان کر ایسا کہنا اور اگر غمخواری کی جہت سے یا اُن کے کسی گناہ دیکھنے
کے سبب سے کہے تو مضائقہ نہین تَجِدُوْنَ شَرَّ النَّاسِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ ذَا الْوَجْھَیْنِ الَّذِیْ یَاْتِیْ ھٰؤُلَاءِ بِوَجْہٍ وَھٰؤُلَاءِ
بِوَجْہٍ لوگون مین سب سے برا تم قیامت کے دن دورویہ شخص کو پاؤگے جو ایک جماعت کے پاس ایک طرح آوے اور دوسری لوگونمین
دوسری طرح جاوے لَا یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ قَتَّاتٌ بہشت مین داخل نہوگا چغلخور عَلَیْکُمْ بِالصِّدْقِ فَاِنَّ الصِّدْقَ یَھْدِیْ اِلَی
الْبِرِّ وَاِنَّ الْبِرَّ یَھْدِیْ اِلَی الْجَنَّۃِ وَمَا یَزَالُ الرَّجُلُ یَصْدُقُ وَیَتَحَرَّی الصِّدْقَ حَتّٰی یُکْتَبَ عِنْدَ اللّٰہِ صِدِّیْقًا وَاِیَّاکَ
وَالْکَذِبَ فَاِنَّ الْکَذِبَ یَھْدِیْ اِلَی الْفُجُوْرِ وَاِنَّ الْفُجُوْرَ یَھْدِیْ اِلَی النَّارِ وَمَا یَزَالُ الرَّجُلُ یَکْذِبُ وَیَتَحَرَّی الْکَذِبَ
حَتّٰی یُکْتَبَ عِنْدَ اللّٰہِ کَذَّابًا سچ بولنے کو اپنے اوپر لازم کرو کیونکہ سچ نیکی کی راہ دکھاتا ہی اور نیکی بہشت کی راہ بتاتی ہی اور آدمی برابر
سچ بولتا ہے اور سچ بولنے کا قصد کرتا ہے یہان تک کہ اللہ کے نزدیک صدیق کے مرتبہ مین لکھا جاتا ہے اور اپنے آپکو جھوٹ
سے بچاؤ کیونکہ جھوٹ گناہ کی راہ بتاتا ہی اور گناہ دوزخ کی راہ دکھاتا ہی اور آدمی برابر جھوٹ بولتا ہے اور جھوٹ ہی کی نیت رکھتا
ہے یہان تک کہ اللہ کے نزدیک بڑا جھوٹا لکھا جاتا ہے لَیْسَ الْکَذَّابُ الَّذِیْ یُصْلِحُ بَیْنَ النَّاسِ وَیَقُوْلُ خَیْرًا وَیَنْمِیْ خَیْرًا
جھوٹا وہ نہین جو لوگون مین صلح کراتا ہے اور بہتر کہتا ہی اور بہتر پہونچاتا ہے **ف** کیونکہ دو شخصون کے صلح کرانے مین جھوٹ
بولنا درست ہے۔ سیہ اِذَا رَاَیْتُمُ الْمَدَّاحِیْنَ فَاحْثُوْا فِیْ وُجُوْھِھِمُ التُّرَابَ جب تم تعریف کرنے والون کو دیکھو تو اُن کے
منہ مین خاک ڈالو **ف** یعنی اُن کو محروم رکھو اور کچھ نہ دو اور جب تمہاری تعریف کرین تو منع کرو کیونکہ تمکو مغرور اور متکبر کرتے ہین انتہٰی

دَجُلٌ علٰی رَجُلٍ عِندَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ وَیْلَکَ قَطَعْتَ عُنُقَ اَخِیْکَ ثَلٰثًا مَنْ کَانَ
مِنکُمْ مَادِحًا لَا مُحَالَۃَ فَلْیَقُلْ اَحْسِبُ فُلَانًا وَاللّٰہُ حَسِیْبُہٗ اِنْ کَانَ یَرٰی اَنَّہٗ کَذٰلِکَ وَلَا یُزَکِّیْ عَلَی اللّٰہِ اَحَدًا
ایک شخص نے دوسرے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ثنا کہی آپنے فرمایا کہ خرابی ہو تجھ تو نے اپنے بھائی کی گردن کاٹی یہ کلام
تین بار فرمایا اگر کوئی تم مین سے ضرور ہی تعریف کرنے والا ہو تو چاہیے کہ یون کہے کہ مین فلان شخص کو ایسا گمان کرتا ہون اور اللہ
اُس کا حساب لینے والا ہی اگر اُسکے گمان مین وہ شخص ایسا ہی ہے اور خدا پر کسی کو صاف و ستھرا نہ بیان کرے **ف** مطلب یہ ہی
کہ اگر خواہ مخواہ تعریف ہی کرنی منظور ہو اور اپنے گمان مین ممدوح نیک ہو تب بھی یقینا نہ کہے کہ فلان شخص نیک ہی بلکہ یون کہے
کہ میرے گمان مین فلان شخص ایسا ہی تاکہ علم الٰہی پر حکم نہو یقینا خوبی بیان کرنے مین علم الٰہی کا حکم بیان کرنا ہی اَتَدْرُوْنَ مَا الْغِیْبَۃُ
قَالُوا اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَمُ قَالَ ذِکْرُکَ اَخَاکَ بِمَا یَکْرَہُ قِیْلَ اَفَرَاَیْتَ اِنْ فِیْ اَخِیْ مَا اَقُوْلُ - - - - - - - -
- - - - - - قَالَ اِنْ کَانَ فِیْہِ مَا تَقُوْلُ فَقَدِ اغْتَبْتَہٗ وَاِنْ لَّمْ یَکُنْ فِیْہِ مَا تَقُوْلُ فَقَدْ بَھَتَّہٗ تم جانتے ہو کہ غیبت
کیا چیز ہی صحابہ نے عرض کیا کہ اللہ اور اُس کا رسول خوب جانتے ہین آپنے فرمایا کہ غیبت تیرا ذکر کرنا اپنے بھائی کو اسطرح کہ وہ بُرا مانے
کسی نے عرض کیا کہ یہ فرمائیے کہ اگر میرے بھائی مین وہ عیب ہو جسے مین کہتا ہون آپنے فرمایا کہ اگر اُسمین وہ بات ہو جس کو تو بیان
کرتا ہی تو تو نے اُس کی بُرائی کی یہی غیبت ہی اور اگر اُسمین جو عیب تو بیان کرتا ہی نہو تو تو نے اُسپر بہتان کیا **ف** یعنی یہ دوسرا
گناہ ہی اور غیبت صرف اسیقدر ہی کہ ایسی بات کہے جو اُس کو بُری معلوم ہو اگرچہ سچ ہی کہتا ہو مثلاً لنگڑے کو لنگڑا یا کانے کو کانا کہنا
حقارت سے غیبت مین داخل ہی حق اَنَّ رَجُلًا اِسْتَاْذَنَ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِئْذَنُوْا لَہٗ فَبِئْسَ اَخُوا
الْعَشِیْرَۃِ فَلَمَّا جَلَسَ تَطَلَّقَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ وَجْھِہٖ وَانْبَسَطَ اِلَیْہِ فَلَمَّا انْطَلَقَ الرَّجُلُ قَالَتْ عَائِشَۃُ
یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قُلْتَ لَہٗ کَذَا وَکَذَا ثُمَّ تَطَلَّقْتَ فِیْ وَجْھِہٖ وَانْبَسَطْتَ اِلَیْہِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
مَتٰی عَاھَدْتِنِیْ فَحَّاشًا اِنَّ شَرَّ النَّاسِ عِنْدَ اللّٰہِ مَنْزِلَۃً یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ مَنْ تَرَکَہُ النَّاسُ اِتِّقَاءَ شَرِّہٖ ایک شخص نے
پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہونیکی اجازت چاہی آپنے فرمایا کہ اجازت دو یہ شخص اس قبیلہ مین بُرا ہی وہ شخص بیٹھا تو
پیغمبر صلعم نے اُسکے سامنے خوشی ظاہر کی اور اُسکے ساتھ کشادہ پیشانی رہے جب وہ چلا گیا تو حضرت عائشہ نے عرض کیا یا رسول اللہ
آپنے اُسکے حق مین فرمایا تھا کہ یہ بُرا شخص ہی پھر اُسکے سامنے آپنے خوشی ظاہر کی اور کشادہ پیشانی ہوئے رسولخدا صلعم نے فرمایا کہ تو نے مجھکو فحش
کہنے والا کب دیکھا تھا لوگون مین سے بدتر مرتبہ مین اللہ کے نزدیک قیامت کے دن وہ ہوگا جس کو آدمی اُسکی بُرائی سے بچنے کے لیے اُس کو چھوڑ دین
ف اس شخص کو جو آپنے بُرا کہا اُس سے یہ غرض تھی کہ لوگ اُسکا حال معلوم کر لین اور اُسکے فریب مین نہ آوین یا وہ شخص کھلم کھلا گناہ کرتا تھا بیدھڑک اور ترکہ
النَّاسُ اتِّقَاءَ شَرِّہٖ کا یہ مطلب کہ اُسکے ضرر رسانی کی خوف سے منہ پر اُسکو نصیحت نکر سکین اور اُسکی حرکات بیجا بیان نکر سکین کُلُّ اُمَّتِیْ مُعَافًی اِلَّا الْمُجَاھِرُوْنَ
وَاِنَّ مِنَ الْمُجَانَۃِ اَنْ یَّعْمَلَ الرَّجُلُ بِاللَّیْلِ عَمَلًا ثُمَّ یُصْبِحُ وَقَدْ سَتَرَہُ اللّٰہُ فَیَقُوْلُ یَا فُلَانُ عَمِلْتُ الْبَارِحَۃَ کَذَا وَکَذَا وَقَدْ بَاتَ یَسْتُرُہٗ
رَبُّہٗ وَیُصْبِحُ یَکْشِفُ سِتْرَ اللّٰہِ عَنْہُ میری ساری امت معاف ہے یعنی کسی غیبت نکیجائے بجز اُن لوگون کے جو گناہ ظاہر کرین اور یہ بیباکی کی ہی کہ آدمی رات کو کوئی کام

کری پھر صبح کو اللہ تعالی اُس کی پردہ پوشی کری اور وہ یون کہے کہ ای فلان مین نے آجکی رات ایسا ایسا کام کیا اور اُسکے پروردگار نے تورات بھر اُس کی پردہ پوشی کی تھی اور وہ صبح کو اللہ کی پردہ پوشی اپنے اوپر سے کھولتا ہی یعنی اپنا پوشیدہ گناہ جس کو اللہ نے چھپایا تھا خود لوگون سے کہتا پھرتا ہی مَنْ تَرَكَ الْكِذْبَ وَهُوَ بَاطِلٌ بُنِيَ لَهٗ فِيْ رَبَضِ الْجَنَّةِ وَمَنْ تَرَكَ الْمِرَاءَ وَهُوَ مُحِقٌّ بُنِيَ لَهٗ فِيْ وَسْطِ الْجَنَّةِ وَمَنْ حَسَّنَ خُلُقَهٗ بُنِيَ لَهٗ فِيْ اَعْلَاهَا جس نے جھوٹ کو چھوڑا اور وہ جھوٹ باطل تھا تو اُسکے لیے جنت کے حوالی مین مکان بنایا جاتا ہی اور جو کوئی جھگڑے کو چھوڑی حالانکہ وہ حق پر ہو اُسکے لیے جنت کے بیچ مین مکان بنایا جاویگا اور جو کوئی اپنی عادت اچھی کری اُس کے لئے بہشت بین مین مکان بنایا جائیگا **فقیر** کہتا ہی کہ جھوٹ کہنا باطل ہی اسکے یہ معنی کہ جھوٹ بولنا ناجائز ہو کیونکہ بعض صورتین ایسی ہین جن مین جھوٹ جائز ہوتا ہی اسلئے باطل کی قید لگائی گئی۔ حق اَتَدْرُوْنَ مَا اَكْثَرُ مَا يُدْخِلُ النَّاسَ الْجَنَّةَ تَقْوَى اللّٰهِ وَحُسْنُ الْخُلُقِ اَتَدْرُوْنَ مَا اَكْثَرُ مَا يُدْخِلُ النَّاسَ النَّارَ الْاَجْوَفَانِ الْفَمُ وَالْفَرْجُ کیا تم جانتے ہو ایسی بات کہ لوگون کو جنت مین بہت داخل کری وہ بات اللہ سے ڈرنا اور اچھی عادت ہی کیا تم جانتے ہو ایسی بات کہ لوگون کو آگ مین زیادہ داخل کری وہ دو خالی چیزین ہین یعنی منہ اور شرمگاہ کہ اُنکی حفاظت نکرنے سے بکثرت دوزخی ہونگے وَيْلٌ لِمَنْ يُحَدِّثُ فَيَكْذِبُ لِيُضْحِكَ بِهِ الْقَوْمَ وَيْلٌ لَهٗ وَيْلٌ لَهٗ خرابی ہی اُس کو جو بات کری اور جھوٹ بولے تا کہ اُس سے لوگون کو ہنساوے خرابی ہی اُس کو اور وائے ہے اُس کو اِنَّ الْعَبْدَ لَيَقُوْلُ الْكَلِمَةَ لَا يَقُوْلُهَا اِلَّا لِيُضْحِكَ بِهِ النَّاسَ يَهْوِيْ بِهَا اَبْعَدَ مِمَّا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ وَاِنَّهٗ لَيَزِلُّ عَنْ لِسَانِهٖ اَشَدَّ مِمَّا يَزِلُّ عَنْ قَدَمِهٖ بندہ ایک بات بولتا ہی اُس کو اسی لئے کہتا ہی کہ اُس سی لوگون کو ہنساوے تو اُس کے سبب سے آسمان وزمین کے فاصلہ سے بھی زیادہ دور گرتا ہی یعنی خدا کی رحمت سے اسقدر دور ہوجاتا ہی اور وہ اپنی زبان سے زیادہ پھسلتا ہی بہ نسبت اُس پھسلنے کے کہ اپنے پاون سے پھسلتا ہی **ف** یعنی زبان کا ضرر زیادہ سخت ہی پاون سے گرنے کے ضرر سے مَنْ صَمَتَ نَجَا جو کوئی چپکا رہا...... بُری باتون سے اُسنے نجات پائی۔ قَالَ لَقِيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ مَا النَّجَاةُ فَقَالَ اَمْلِكْ عَلَيْكَ لِسَانَكَ وَلْيَسَعْكَ بَيْتُكَ وَابْكِ عَلٰى خَطِيْئَتِكَ عقبہ کہتے ہیں کہ مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی اور عرض کیا کہ نجات کا سبب کیا ہی آپنے فرمایا کہ تابعدار کر اپنی زبان کو اور بیٹھ رہ اپنے گھر مین اور گریہ کر اپنے گناہون پر اِذَا اَصْبَحَ ابْنُ اٰدَمَ فَاِنَّ الْاَعْضَاءَ كُلَّهَا تُكَفِّرُ اللِّسَانَ فَتَقُوْلُ اتَّقِ اللّٰهَ فِيْنَا فَاِنَّا نَحْنُ بِكَ فَاِنِ اسْتَقَمْتَ اسْتَقَمْنَا وَاِنِ اعْوَجَجْتَ اعْوَجَجْنَا جب آدمی صبح کرتا ہی تو ساری اعضا زبان سے عاجزی کرتے ہین اور کہتی ہین کہ ہماری حق مین اللہ سے ڈرنا کیونکہ ہم تیری ساتھ ہین اگر تو سیدھی رہی تو ہم سیدھے رہین گے اور اگر تو ٹیڑھی ہوئی تو ہم ٹیڑھے ہوجاوینگے تُوُفِّيَ رَجُلٌ مِنَ الصَّحَابَةِ فَقَالَ رَجُلٌ اَبْشِرْ بِالْجَنَّةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوَلَا تَدْرِيْ فَلَعَلَّهٗ تَكَلَّمَ فِيْمَا لَا يَعْنِيْهِ اَوْ بَخِلَ بِمَا لَا يُنْقِصُهٗ ایک شخص نے صحابہ مین سے وفات پائی تو ایک مرد نے کہا کہ مژدہ ہو جنت کا یعنی حضرت کے تشریف لانے سے تجھے بہشت کا مژدہ ہو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تو یہ کہتا ہے اور جانتا نہین یعنی حقیقت حال کو کہ شاید اس شخص نے بیفائدہ

کلام کیا ہو یا ایسی چیز کا بخل کیا ہو کہ دینے سے اُس کو نقصان نہوتا **ف** کلام بیفایدہ کرنے سے اُسکے سوال اور حساب مین مبتلا ہلو ہوا و بخل سے یہ غرض کہ صدقہ اور علم وغیرہ مین بخل کیا ہو جن کے دینے سے نقصان نہوتا بلکہ برکت ہوتی حق وسیدہ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَا اَخْوَفُ مَا تَخَافُ عَلَیَّ قَالَ فَاَخَذَ بِلِسَانِ نَفْسِہٖ وَقَالَ ھٰذَا سفیان رض کہتے ہین کہ مین نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ کیا چیز ہے جس کا خوف آپ مجھپر کرتے ہین سفیان رض کہتے ہین کہ آپنے اپنی زبان پکڑی اور فرمایا کہ تمپر مجھکو اس کا زیادہ خوف ہی اِذَا کَذَبَ الْعَبْدُ تَبَاعَدَ عَنْہُ الْمَلَکُ مِنْہُ مِیْلًا مِنْ نَتْنِ مَا جَاءَ بِہٖ جب بندہ جھوٹ بولتا ہی تو فرشتہ اُس سے ایک کوس دور ہو جاتا ہے جھوٹ بولنے کی بدبو کی وجہ سے کَبُرَتْ خِیَانَۃً اَنْ تُحَدِّثَ اَخَاکَ حَدِیْثًا ھُوَ لَکَ بِہٖ مُصَدِّقٌ وَاَنْتَ بِہٖ کَاذِبٌ یہ بڑی خیانت ہی کہ تو اپنے بھائی سے ایسی بات کہی جسمین وہ تجھے سچا جانے اور تو اُس سے جھوٹ بولتا ہی مَنْ کَانَ ذَا وَجْھَیْنِ فِی الدُّنْیَا کَانَ لَہٗ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ لِسَانَانِ مِنْ نَارٍ جو کوئی دنیا مین دو رویہ ہو تو قیامت مین اُسکے لئے آگ کی دو زبانیں ہونگی لَیْسَ الْمُؤْمِنُ بِالطَّعَّانِ وَلَا بِاللَّعَّانِ وَلَا الْفَاحِشِ وَلَا الْبَذِیِّ مومن نہین ہوتا ہی بہت طعن کرنیوالا نہ بہت لعنت کرنیوالا نہ سخت کہنے والا نہ بیہودہ بکنے والا یعنی ایسی باتین کرنی شان مومن کے شایان نہین اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا لَعَنَ شَیْئًا صَعِدَتِ اللَّعْنَۃُ اِلَی السَّمَآءِ فَتُغْلَقُ اَبْوَابُ السَّمَآءِ دُوْنَھَا ثُمَّ تَھْبِطُ اِلَی الْاَرْضِ فَتُغْلَقُ اَبْوَابُھَا دُوْنَھَا ثُمَّ تَاْخُذُ یَمِیْنًا وَّشِمَالًا فَاِذَا لَمْ تَجِدْ مَسَاغًا رَجَعَتْ اِلَی الَّذِیْ لُعِنَ فَاِنْ کَانَ لِذٰلِکَ اَھْلًا وَاِلَّا رَجَعَتْ اِلٰی قَائِلِھَا بندہ جب کسی چیز کو لعنت کرتا ہے تو وہ لعنت آسمان کو چڑھتی ہی اور آسمان کے دروازہ اُسپر بند ہو جاتے ہین پھر وہ زمین کو اُترتی ہی تو زمین کے دروازہ بھی اُسپر بند کئے جاتے ہین پھر وہ داہنے بائین پھرتی ہی اور جب گذر نیکی جگہ نہین پاتی تو اُس شخص کیطرف جاتی ہی جسپر لعنت کیگئی اگر وہ اُس کا لائق ہوا تو اُسپر پڑی ورنہ اپنے کہنے والے کے پاس پھر آتی ہی اِنَّ رَجُلًا نَازَعَتْہُ الرِّیْحُ رِدَاءَہٗ فَلَعَنَھَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَلْعَنْھَا فَاِنَّھَا مَاْمُوْرَۃٌ وَاِنَّہٗ مَنْ لَعَنَ شَیْئًا لَیْسَ لَہٗ بِاَھْلٍ رَجَعَتِ اللَّعْنَۃُ عَلَیْہِ۔ ایک شخص کی چادر ہوانے اُڑا دی اُسنے ہوا کو لعنت کی رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہوا کو لعنت مت کر کیونکہ وہ حکم کی تابع ہی اور جو کوئی ایسی چیز کو لعنت کرتا ہی کہ وہ لعنت کے لائق نہین تو لعنت اُسی پر لوٹ آتی ہی لَا یُبَلِّغُنِیْ اَحَدٌ مِّنْ اَصْحَابِیْ عَنْ اَحَدٍ شَیْئًا فَاِنِّیْ اُحِبُّ اَنْ اَخْرُجَ اِلَیْکُمْ وَاَنَا سَلِیْمُ الصَّدْرِ مجھکو کوئی نہ پہونچاوے میرے کسی صحابی کیطرف سے یعنی کچھ اقوال وافعال جو کدورت کے باعث ہون کیونکہ مین دوست رکھتا ہون کہ تمہارے سامنے نکلون ایسی طرح کہ صاف سینہ ہون یعنی کسی کی طرف سے کچھ کدورت نہو قَالَتْ قُلْتُ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَسْبُکَ مِنْ صَفِیَّۃَ کَذَا وَکَذَا تَعْنِیْ قَصِیْرَۃً فَقَالَ لَقَدْ قُلْتِ کَلِمَۃً لَوْ مُزِجَ بِھَا الْبَحْرُ لَمَزَجَتْہُ حضرت عائشہ رض کہتی ہین کہ مین نے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین عرض کیا کہ تم کو صفیہ ہی کافی ہے ایسی اور ایسی یعنی ٹھنگنی آپنے فرمایا کہ تو نے ایسی بات کہی کہ اگر اُس کو دریا مین ملایا جاوے تو اُسے بھی بگاڑ دی **ف** حسبک من صفیۃ کے یہ معنی کہ باوجود اُنکے پست قد ہونیکے تمکو پسند ہین مَا کَانَ الْفُحْشُ فِیْ شَیْءٍ اِلَّا شَانَہٗ وَمَا کَانَ الْحَیَاءُ فِیْ شَیْءٍ اِلَّا زَانَہٗ برائی جس چیز مین ہوتی ہی اسکو عیبدار

کرتی ہی اور حیا جس چیز مین ہوتی ہے اُس کو زینت دیتی ہے مَنْ عَيَّرَ اَخَاهُ بِذَنْبٍ لَمْ يَمُتْ حَتّٰى يَعْمَلَهُ يَعْنِيْ مِنْ
ذَنْبٍ قَدْ تَابَ مِنْهُ جو کوئی اپنے بھائی کو کسی گناہ کی عار دلاوے تو وفات نہ پائیگا یہان تک کہ اُس گناہ کو کرے یعنی وہ گناہ
جس سے توبہ کی تھی لَا تُظْهِرِ الشَّمَاتَةَ لِاَخِيْكَ فَيَرْحَمُهُ اللّٰهُ وَيَبْتَلِيْكَ مت ظاہر کر ہنسی کی بات اپنے بھائی کی کہ
اللہ اُسپر رحم کریگا اور تجھکو مبتلا کر دیگا **ف** یعنی اپنے بھائی کے لئے بلا کا آنا اور اُسپر ہنسنا مت چاہ مَا اُحِبُّ اَنِّيْ
حَكَيْتُ اَحَدًا وَاَنَّ لِيْ كَذَا وَكَذَا مین دوست نہین رکھتا کہ کسی کی نقل بیان کرون اور مجھکو اتنا مال ملے **ف** یعنی کسیکی
نقل کرنی اور عیب بیان کرنے پر مثلاً لنگڑے کی نقل کے لئے لنگڑا بن کر چلنا وغیرہ اگر مجھے مال دنیا کتنا ہی ملے مین اُس کو پسند
نہین کرتا اِذَا مُدِحَ الْفَاسِقُ غَضِبَ الرَّبُّ تَعَالٰى وَاهْتَزَّ لَهُ الْعَرْشُ جب فاسق کی تعریف کی جاتی ہی تو اللہ تعالیٰ
غصے ہوتا ہی اور اُسکے لئے عرش ہلتا ہی **ف** عرش کی حرکت سے امر عظیم کا واقع ہونا مراد ہی۔ سید قِيْلَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيَكُوْنُ الْمُؤْمِنُ جَبَانًا قَالَ نَعَمْ فَقِيْلَ لَهُ اَيَكُوْنُ الْمُؤْمِنُ بَخِيْلًا قَالَ نَعَمْ فَقِيْلَ اَيَكُوْنُ الْمُؤْمِنُ كَذَّابًا قَالَ لَا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
کی خدمت میں عرض کیا گیا کہ آیا مومن نامرد ہوتا ہے آپنے فرمایا ہان پھر عرض کیا گیا آیا مومن بخیل ہوتا ہی آپنے فرمایا ہان پھر پوچھا گیا آیا
مومن جھوٹا ہوتا ہے آپنے فرمایا نہین اِنَّ الشَّيْطَانَ لَيَتَمَثَّلُ فِيْ صُوْرَةِ الرَّجُلِ فَيَاْتِي الْقَوْمَ فَيُحَدِّثُهُمْ بِالْحَدِيْثِ
مِنَ الْكِذْبِ فَيَتَفَرَّقُوْنَ فَيَقُوْلُ الرَّجُلُ مِنْهُمْ سَمِعْتُ رَجُلًا اَعْرِفُ وَجْهَهُ وَلَا اَدْرِيْ مَا اسْمُهُ يُحَدِّثُ شیطان
ایک آدمی کی صورت بنکر ایک قوم مین آتا ہی اور اُن سے ایک بات جھوٹی بیان کرتا ہی تو وہ لوگ علیحدہ ہوتے ہین اور اُنمین سے
ایک شخص یون کہتا ہی کہ مین نے ایک آدمی سے سُنا ہی جسکی صورت مین پہچانتا ہون اور اُسکا نام نہین جانتا کہ وہ یون بیان کرتا تھا
ف اسمین یہ اشارہ ہی کہ سُننے والیکو چاہئے کہ بیان کرنے والیکا حال معلوم کرے کہ اگر وہ جھوٹا ہی تو اُس کی بات دوسرے سے نہ کہے اور اگر
سچا ہی تو دوسرون سے کہے بے حال معلوم کئے اُسکی بات نقل نہ کرے قَالَ اَتَيْتُ اَبَا ذَرٍّ فَوَجَدْتُهُ فِي الْمَسْجِدِ مُحْتَبِيًا بِكِسَاءٍ اَسْوَدَ
وَحْدَهُ فَقُلْتُ يَا اَبَا ذَرٍّ مَا هٰذِهِ الْوَحْدَةُ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْوَحْدَةُ خَيْرٌ مِنْ جَلِيْسِ
السَّوْءِ وَالْجَلِيْسُ الصَّالِحُ خَيْرٌ مِنَ الْوَحْدَةِ وَاِمْلَاءُ الْخَيْرِ خَيْرٌ مِنَ السُّكُوْتِ وَالسُّكُوْتُ خَيْرٌ مِنْ اِمْلَاءِ الشَّرِّ عمران کہتے
ہین کہ مین حضرت ابوذر کے پاس آیا اور اُن کو مسجد مین ایک سیاہ کمبل کی گوٹ ماری ہوئی تنہا پایا مین نے کہا ای ابوذر یہ تنہائی
کیا ہی اُنہون نے کہا کہ مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا ہی کہ یون فرماتے تھے کہ تنہائی بہتر ہی بُری ہمنشین سے اور اچھا ہمنشین
بہتر ہے تنہا رہنے سے اور بھلائی کا بیان کرنا چُپ رہنے سے بہتر ہی اور چپ رہنا بُری بات بیان کرنے سے بہتر ہے۔
مَقَامُ الرَّجُلِ بِالصَّمْتِ اَفْضَلُ مِنْ عِبَادَةِ سِتِّيْنَ سَنَةً آدمی کا مرتبہ چپ رہنے سے افضل ہی ساٹھ برس کی
عبادت سے **ف** یعنی جب چپ رہکر حقائق اور صفات الٰہی کا فکر کرے اور اپنے دل کو اُسکی یاد مین مستغرق
کرے اگرچہ ایک ہی ساعت ہو تو ایسے سکوت کا مرتبہ ساٹھ برس کی عبادت سے افضل ہوگا۔ حق قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
اَوْصِنِيْ قَالَ اُوْصِيْكَ بِتَقْوَى اللّٰهِ فَاِنَّهُ اَزْيَنُ لِاَمْرِكَ كُلِّهِ قُلْتُ زِدْنِيْ قَالَ عَلَيْكَ بِتِلَاوَةِ الْقُرْاٰنِ وَذِكْرِ اللّٰهِ

عَزَّ وَجَلَّ فَاِنَّهٗ ذِكْرٌ لَّكَ فِي السَّمَاءِ وَنُوْرٌ لَّكَ فِي الْاَرْضِ قُلْتُ زِدْنِيْ قَالَ عَلَيْكَ بِطُوْلِ الصَّمْتِ فَاِنَّهٗ مَطْرَدَةٌ
لِلشَّيْطَانِ وَعَوْنٌ لَّكَ عَلٰى اَمْرِ دِيْنِكَ قُلْتُ زِدْنِيْ قَالَ اِيَّاكَ وَكَثْرَةَ الضِّحْكِ فَاِنَّهٗ يُمِيْتُ الْقَلْبَ وَيَذْهَبُ بِنُوْرِ
الْوَجْهِ قُلْتُ زِدْنِيْ قَالَ قُلِ الْحَقَّ وَاِنْ كَانَ مُرًّا قُلْتُ زِدْنِيْ قَالَ لَا تَخَفْ فِي اللّٰهِ لَوْمَةَ لَائِمٍ قُلْتُ زِدْنِيْ قَالَ لِيَحْجُزْكَ
عَنِ النَّاسِ مَا تَعْلَمُ مِنْ نَفْسِكَ حضرت ابوذرؓ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یارسول اللہ مجھے نصیحت فرمایئے آپنے فرمایا کہ تجھکو
نصیحت کرتا ہوں خدا سے ڈرنے کی کیونکہ خوف خدا تیرے سب معاملہ کا بہت زینت دینے والا ہے میں نے عرض کیا کہ زیادہ نصیحت
فرمایئے آپنے فرمایا کہ لازم کر اپنے اوپر قرآن کی تلاوت اور خدائے عزوجل کا ذکر کرنا کیونکہ یہ امر تیرے لئے سبب ذکر کا ہے آسمان میں اور
تیرے لئے نور ہے زمین میں یعنی نور و معرفت ویقین تجھکو زیادہ ہوگا میں نے کہا اور فرمایئے آپنے فرمایا کہ لازم کر اپنے اوپر زیادہ
چپ رہنا کیونکہ یہ امر شیطان کے دور کرنیکا سبب اور تیرے لئے تیری دین کے معاملہ میں مدد دینے والا ہے میں نے عرض کیا کہ
اور نصیحت فرمایئے آپنے فرمایا کہ بہت ہنسنے سے اپنے آپکو علیحدہ رکھنا کیونکہ زیادہ ہنسنا دل کو مارتا ہے یعنی آدمی سنگدل ہو جاتا ہے
اور تعالیٰ کی یاد سے غافل اور چہرہ کا نور دور کرتا ہے میں نے عرض کیا کہ کچھ زیادہ فرمایئے آپنے فرمایا کہ حق بات کہا کر اگرچہ تلخ ہو۔
میں نے عرض کیا کہ اور کچھ فرمایئے آپنے فرمایا کہ خدا کے معاملہ میں یعنی اُسکے دین کے ظاہر کرنے میں کسی ملامت گر کی ملامت سے
مت ڈرنا میں نے عرض کیا کہ زیادہ نصیحت فرمایئے آپنے فرمایا کہ لوگونکی عیب گیری سے تجھکو باز رکھے وہ عیب جو تو اپنے نفس کا جانتا ہے
ف یعنی امر معروف اور نہی منکر کر لیکن لوگون کی عیب جوئی مت کر اور نہ اُنکی غیبت کر بلکہ جو عیب تیری نفس میں ہو اُسکی
اصلاح کا فکر کر کہ اُسکے سبب سے لوگون کی عیب جوئی سے باز رہیگا قَالَ يَا اَبَا ذَرٍّ اَلَا اَدُلُّكَ عَلٰى خَصْلَتَيْنِ هُمَا اَخَفُّ عَلَى الظَّهْرِ
وَاَثْقَلُ فِي الْمِيْزَانِ قَالَ قُلْتُ بَلٰى قَالَ طُوْلُ الصَّمْتِ وَحُسْنُ الْخُلُقِ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ مَا عَمِلَ الْخَلَائِقُ بِمِثْلِهِمَا
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے ابوذرؓ کیا میں تجھکو ایسی دو خصلتین نہ بتاؤن جو پیٹھ پر ہلکے ہون یعنی اُنکا کرنا سہل ہو اور
میزان اعمال میں بھاری ہون ابوذر کہتے ہیں میں نے عرض کیا کہ بہتر آپ فرمایئے آپنے فرمایا کہ وہ دو باتین یہ ہیں بہت چپ رہنا اور اچھی
عادت ہونا قسم ہے اُس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ مخلوق نے عمل نہیں کیا ان دونون کے برابر **ف** یعنی کوئی کام
ان دونون کامون سے بہتر نہیں ہے۔ مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاَبِيْ بَكْرٍ وَهُوَ يَلْعَنُ بَعْضَ رَقِيْقِهٖ فَالْتَفَتَ اِلَيْهِ
فَقَالَ لَعَّانِيْنَ وَصِدِّيْقِيْنَ كَلَّا وَرَبِّ الْكَعْبَةِ فَاَعْتَقَ اَبُوْ بَكْرٍ يَوْمَئِذٍ بَعْضَ رَقِيْقِهٖ ثُمَّ جَاءَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا اَعُوْدُ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوبکر صدیق رضؓ پر گذرے کہ وہ اپنے کسی غلام کو لعنت کر رہے تھے تو آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم نے اُنکی طرف التفات فرما کر ارشاد فرمایا کہ لعنت والے اور صدیق ہرگز نہیں قسم ہے رب کعبہ کی یعنی یہ دونون
صفتین کبھی جمع نہیں ہوتین تو تعجب ہے کہ تو صدیق ہو کر لعنت کرتا ہے تو حضرت ابوبکر رضؓ نے اُس روز اپنے ایک غلام کو آزاد
کیا پھر پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آکر عرض کیا کہ دوبارہ ایسا نہ کرونگا یعنی کسی کو لعنت نہ کرونگا اِنَّ عُمَرَ دَخَلَ
يَوْمًا عَلٰى اَبِيْ بَكْرِ الصِّدِّيْقِ وَهُوَ يَجْبِذُ لِسَانَهٗ فَقَالَ عُمَرُ مَهْ غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ فَقَالَ لَهٗ اَبُوْ بَكْرٍ

إِنَّ هٰذَا أَوْرَدَنِي الْمَوَارِدَ حضرت عمر فاروق رضہ ایک دن حضرت ابو بکر صدیق رضہ کے پاس آئے اور حضرت صدیق رضہ اپنی زبان کھینچ رہے تھے تو حضرت عمر رضہ نے کہا کہ ایسا مت کیجئے خدا آپکی مغفرت کرے حضرت ابو بکر رضہ نے اُنسے کہا کہ اس زبان نے مجھکو بہت سی ہلاکت کی جگہون مین داخل کیا ہے قَالَ اِضْمَنُوْا لِي سِتًّا مِنْ اَنْفُسِكُمْ اَضْمَنْ لَكُمُ الْجَنَّةَ اُصْدُقُوْا اِذَا حَدَّثْتُمْ وَاَوْفُوْا اِذَا وَعَدْتُّمْ وَاَدُّوْا اِذَا ائْتُمِنْتُمْ وَاحْفَظُوْا فُرُوْجَكُمْ وَغُضُّوْا اَبْصَارَكُمْ وَكُفُّوْا اَيْدِيَكُمْ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم اپنی طرف سے میرے سامنے چھ باتون کے ضامن ہو مین تمہارے لئے جنت کا ضامن ہونگا ایک یہ کہ سچ کہو جب بات کرو دوم پورا کرو جب وعدہ کرو سوم جب تمہارے پاس امانت رکھائی جاوے تو ادا کرو چہارم اپنی شرمگاہون کی حفاظت کرو یعنی حرام سے پنجم اپنی نگاہین نیچی رکھو یعنی اجنبی عورتون سے ششم اپنے ہاتھ بند کرو یعنی زیادتی سے خِيَارُ عِبَادِ اللّٰهِ الَّذِيْنَ اِذَا رُؤُوْا ذُكِرَ اللّٰهُ وَشِرَارُ عِبَادِ اللّٰهِ الْمَشَّاؤُوْنَ بِالنَّمِيْمَةِ الْمُفَرِّقُوْنَ بَيْنَ الْاَحِبَّةِ الْبَاغُوْنَ الْبُرَآءَ الْعَنَتَ اللہ کے اچھے بندے وہ ہین کہ جب اُن کو کوئی دیکھے تو اللہ کی یاد آوے اور اللہ کے بُرے بندے وہ ہین جو چغلی لیکر پھرین اور دوستون مین جدائی ڈالین اور بَری شخصون مین گناہ تلاش کرین **ف** یعنی اللہ کے نیک بندے اس سے ایسی خصوصیت رکھتے ہین کہ اُن کے دیکھنے سے اللہ یاد آتا ہے کیونکہ اُن مین عبادت کی علامت اور صلاح کی نشانی ہوتی ہے اُسکے دیکھتے ہی خدا یاد آتا ہے اور اچھون مین گناہ ڈھونڈھتے ہین کہ جو لوگ عیب اور فساد سے پاک و مبرا ہین خراب آدمی اُن کو متہم کرتے ہین کسی خطا اور فساد سے ۔ سیدہ اِنَّ رَجُلَيْنِ صَلَّيَا صَلٰوةَ الظُّهْرِ اَوِ الْعَصْرِ وَكَانَا صَائِمَيْنِ فَلَمَّا قَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلٰوةَ قَالَ اَعِيْدُوْا وُضُوْءَكُمَا وَصَلٰوتَكُمَا وَامْضِيَا فِي صَوْمِكُمَا وَاقْضِيَاهُ يَوْمًا اٰخَرَ قَالَا لِمَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اغْتَبْتُمْ فُلَانًا دو شخصون نے ظہر اور عصر کی نماز پڑھی اور وہ دونون روزہ دار تھے جب پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے نماز پوری کرلی تو اُن دونون سے ارشاد فرمایا کہ تم دونون اپنا وضو اور اپنی نماز پھیرو اور اپنے روزہ کو پورا کرلو اور اُس کو دوسرے دن قضا کرنا انھون نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ یہ کس وجہ سے آپنے فرمایا کہ تم نے فلان شخص کی غیبت کی اَلْغِيْبَةُ اَشَدُّ مِنَ الزِّنَا قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَكَيْفَ الْغِيْبَةُ اَشَدُّ مِنَ الزِّنَا قَالَ اِنَّ الرَّجُلَ لَيَزْنِيْ فَيَتُوْبُ فَيَغْفِرُ اللّٰهُ لَهٗ وَاِنَّ صَاحِبَ الْغِيْبَةِ لَا يُغْفَرُ لَهٗ حَتّٰى يَغْفِرَهَا لَهٗ صَاحِبُهٗ پیٹھ پیچھے بُرا کہنا زنا کرنے سے زیادہ گناہ ہے صحابہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ غیبت گناہ مین زنا سے بڑھکر کیسے ہے آپ نے فرمایا کہ آدمی زنا کرتا ہے اور توبہ کرتا ہو تو اللہ تعالیٰ اُس کو بخشدیتا ہے اور غیبت کرنے والیکی بخشش نہوگی جبتک اُس کو وہ شخص معاف نکرے جسکی غیبت کی ہے اِنَّ مِنْ كَفَّارَةِ الْغِيْبَةِ اَنْ تَسْتَغْفِرَ لِمَنِ اغْتَبْتَهٗ تَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَنَا وَلَهٗ غیبت کا کفارہ یہ ہے کہ تو دعا مغفرت کرے اُس شخص کے حق مین جسکی تو نے غیبت کی یون کہے کہ یا اللہ تو ہم کو اور اُسکو بخش **ف** یہ حدیث بیہقی نے روایت کی ہے اور اُسکی اسناد مین ضعف ہے اور غیبت اگر غیبت والے کو پہونچی تو بعضون نے کہا ہے اُسکے بخشوانے مین اُسکا بیان کرنا ضرور ہے اور بعضون نے کہا ہے کہ یہی کافی ہے کہ اس طرح کہے کہ مینے تیری غیبت کی تھی اُس کو معاف کر اور اُسکے مرنے کے بعد اُسکے وارثون کے معاف کرنیکا اعتبار نہین لیکن اگر غیبت کا حال اُس شخص

تک نہین پہونچا تو اس صورت مین شرمندگی اور اللہ تعالیٰ سے اپنی اور اُس کی مغفرت کی دعا کرنی کافی ہے امید ہے گناہ
مین تخفیف ہوجائے۔ سید **باب نہم وعدہ اور خوش طبعی کا بیان** قَالَ بَايَعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ
اَنْ يُّبْعَثَ وَبَقِيَتْ لَهٗ بَقِيَّةٌ فَوَعَدْتُّهٗ اَنْ اٰتِيَهٗ بِهَا فِیْ مَكَانِهٖ فَنَسِيْتُ فَذَكَرْتُ بَعْدَ ثَلٰثٍ فَاِذَا هُوَ فِیْ مَكَانِهٖ
فَقَالَ لَقَدْ شَقَقْتَ عَلَیَّ اَنَا هٰهُنَا مُنْذُ ثَلٰثٍ اَنْتَظِرُكَ عبد اللہ کہتے ہین کہ یعنی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے نبی ہونے
سے بیشتر کچھ معاملہ خرید و فروخت کا کیا اور آپ کے کچھ دام باقی رہے مین نے آپ سے وعدہ کیا کہ مین اس باقی کو آپ کے اسی جگہ
مین لاتا ہون اور مین بھول گیا پھر تین دن کے بعد مجھکو یاد ہوا تو دیکھا کہ آپ اپنے اُسی جگہ پر تھے اور آپنے فرمایا کہ تو نے
مجھپر مشقت ڈالی مین تین دن سے اسی جگہ تیرا انتظار کر رہا ہون اِذَا وَعَدَ الرَّجُلُ اَخَاهُ وَمِنْ نِيَّتِهٖ اَنْ يَّفِيَ لَهٗ فَلَمْ
يَفِ وَلَمْ يَجِیْٔ لِلْمِيْعَادِ فَلَا اِثْمَ عَلَيْهِ۔ جب آدمی اپنے بھائی سے وعدہ کرے اور اُس کی نیت وعدے کے پورا کرنیکی ہو
اور پورا نہ کرے اور وقت پر نہ آوے یعنی کسی عذر کے باعث وقت پر وعدہ پورا نہو سکے تو اُسپر کچھ گناہ نہوگا قَالَ دَعَتْنِیْ
اُمِّیْ يَوْمًا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاعِدٌ فِیْ بَيْتِنَا فَقَالَتْ هَا تَعَالَ اُعْطِيْكَ فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اَرَدْتِّ اَنْ تُعْطِيَهٗ قَالَتْ اَرَدْتُّ اَنْ اُعْطِيَهٗ تَمْرًا فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اَمَا اِنَّكِ لَوْ لَمْ تُعْطِيْهِ شَيْئًا كُتِبَتْ عَلَيْكِ كِذْبَةٌ عبد اللہ بن عامر کہتے ہین کہ ایک دن میری ماں نے مجھکو
بلایا اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے گھر مین بیٹھے ہوئے تھے تو میری ماں نے کہا کہ ادھر آ تجھے کچھ دون رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے اُس سے فرمایا کہ تو نے اُس کو کیا دینا چاہا تھا میری ماں نے عرض کیا کہ مین نے یہ چاہا تھا کہ اس کو ایک چھوارا دونگی رسولخدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس کو ارشاد فرمایا کہ آگاہ ہو اگر تو اُس کو کچھ نہ دیتی تو تجھپر ایک جھوٹ لکھا جاتا مَنْ وَعَدَ رَجُلًا فَلَمْ يَاْتِ
اَحَدُهُمَا اِلٰى وَقْتِ الصَّلٰوةِ وَذَهَبَ الَّذِیْ جَآءَ لِيُصَلِّیَ فَلَا اِثْمَ عَلَيْهِ جس نے کسی شخص سے وعدہ کیا اور اُنمین کا
ایک وقت نماز تک نہ آیا اور جو آیا تھا وہ نماز پڑھنے چلا گیا تو اُسپر کچھ گناہ نہین **ف** اسکی صورت یہ ہے کہ دو شخصون نے آپس مین وعدہ کیا
کہ فلاں جگہ ملاقات ہوگی اُنمین سے ایک آیا اور نماز کے وقت تک دوسرے کا انتظار کرکے نماز کو چلا گیا جب دوسرا آیا اور اُس کو نہ پایا
تو یہ خلاف وعدگی نہین کیونکہ وہ نماز کو گیا ہے اور یہ عذر شرعی ہے۔ حق قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّكَ تُدَاعِبُنَا قَالَ اِنِّیْ لَا اَقُوْلُ
اِلَّا حَقًّا صحابہؓ نے عرض کیا یارسول اللہ آپ ہم سے خوش طبعی کرتے ہین آپنے فرمایا کہ مین سچ کے سوا اور کوئی بات نہین کہتا قَالَ
لِامْرَاَةٍ عَجُوْزٍ اِنَّهٗ لَا تَدْخُلُ الْجَنَّةَ عَجُوْزٌ فَقَالَتْ وَمَا لَهُنَّ وَكَانَتْ تَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ فَقَالَ لَهَا اَمَا تَقْرَئِيْنَ الْقُرْاٰنَ اِنَّا اَنْشَاْنٰهُنَّ
اِنْشَآءً فَجَعَلْنٰهُنَّ اَبْكَارًا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بڑھیا عورت سے کہا کہ جنت مین بڑھیا داخل نہوگی اُس بڑھیا نے کہا کہ اُن کو کیا
ہوا ہے اور وہ عورت قرآن پڑھی ہوئی تھی آپنے اُس سے فرمایا کہ تو کیا قرآن نہین پڑھتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے انا انشاناہن الآیہ یعنی ہم بیبیون کو
نو عمر پیدا کرینگے اور اُنکو کنواری بنائینگے لَا تُمَارِ اَخَاكَ وَلَا تُمَازِحْهُ وَلَا تَعِدْهُ مَوْعِدًا فَتُخْلِفَهٗ اپنے بھائی سے جھگڑا مت کر اور نہ اُس سے ٹھٹھا کر
اور نہ اُس سے ایسا وعدہ کر کہ جسکا تو اُس سے خلاف کرے **باب دہم فخر کرنے اور حمایت کرنیکا بیان۔ ف** فخر کے معنی اچھی خصلتون سے

تعریف کرتے کے ہین تو اگر یہ امر اللہ کیلیے کرے تو درست ہے مثلاً جہاد مین اپنی تعریف کرے اور اگر نفس کیلیے تو برا ہے اور حمایت کے معنے پیچ کرنا تو اگر حق بات کی حمایت کرے درست ہے اور ناحق کی درست نہین سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَیُّ النَّاسِ اَکْرَمُ قَالَ اَکْرَمُھُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقَاھُمْ قَالُوْا لَیْسَ عَنْ ھٰذَا نَسْأَلُکَ قَالَ فَاَکْرَمُ النَّاسِ یُوْسُفُ نَبِیُّ اللّٰہِ ابْنُ نَبِیِّ اللّٰہِ ابْنِ نَبِیِّ اللّٰہِ ابْنِ خَلِیْلِ اللّٰہِ قَالُوْا لَیْسَ عَنْ ھٰذَا نَسْأَلُکَ قَالَ فَعَنْ مَعَادِنِ الْعَرَبِ تَسْأَلُوْنِیْ قَالُوْا نَعَمْ قَالَ فَخِیَارُکُمْ فِی الْجَاھِلِیَّۃِ خِیَارُکُمْ فِی الْاِسْلَامِ اِذَا فَقِھُوْا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ لوگون مین بزرگتر کون ہے آپنے فرمایا کہ انمین بزرگتر اللہ کے نزدیک اُنکا بڑا پرہیزگار ہے لوگون نے عرض کیا کہ اس کا حال ہم آپ سے نہین پوچھتے آپنے فرمایا تو لوگون مین بزرگتر یوسف علیہ السلام اللہ کے نبی نبی اللہ کے بیٹے نبی اللہ کے پوتے خلیل اللہ کے پرپوتے ہین صحابہ نے عرض کیا کہ ہم اس کا حال آپ سے نہین پوچھتے آپنے فرمایا کہ پھر عرب کے قبیلون کا حال مجھ سے دریافت کرتے ہو لوگون نے عرض کیا ہان آپنے فرمایا کہ تم مین سے اچھے حالت کفر مین وہ لوگ ہین جو تم مین سے اسلام کی حالت مین بہتر ہین جب دین کو سمجھین **ف** یعنی جو کفر کی حالت مین پسندیدہ اور بزرگ تھے مثلاً سخاوت اور شجاعت اور دوسری اچھی خصلتین رکھتے تھے وہی لوگ جب مسلمان ہوئے اور علم دین سیکھا اچھے ہوئے ح لَا تُطْرُوْنِیْ کَمَا اَطْرَتِ النَّصَارٰی ابْنَ مَرْیَمَ فَاِنَّمَا اَنَا عَبْدُہٗ فَقُوْلُوْا عَبْدُ اللّٰہِ وَرَسُوْلُہٗ میری تعریف حد سے زیادہ نہ کرو جیسے نصاریٰ نے حد سے زیادہ تعریف پسر مریم یعنی حضرت عیسیٰؑ کی کی کیونکہ مین اللہ کا بندہ ہون تو تم یونہی کہو کہ اللہ کا بندہ اور اُس کا رسول اِنَّ اللّٰہَ اَوْحٰی اِلَیَّ اَنْ تَوَاضَعُوْا حَتّٰی لَا یَفْخَرَ اَحَدٌ عَلٰی اَحَدٍ وَلَا یَبْغِیْ اَحَدٌ عَلٰی اَحَدٍ اللہ تعالیٰ نے مجھے وحی بھیجی کہ تواضع کرو یہان تک کہ کوئی کسی پر فخر نکرے اور نہ کوئی کسی پر ظلم کرے اَلْحَسَبُ الْمَالُ وَالْکَرَمُ التَّقْوٰی حسب مال ہے اور بزرگی پرہیزگاری ہے **ف** یعنی حسب اور فضیلت آدمیون کے نزدیک مال ہی ہے کہ آدمی بدون مال کے عوام کی نظرون مین خوار ہے اور کرم تمام اچھی صفتون کا نام ہے لیکن خدا کے نزدیک اُن صفات مین سے عمدہ تر تقویٰ ہے بدون تقویٰ کے کوئی فضیلت اعتبار کے قابل نہین - ح مَنْ نَصَرَ قَوْمَہٗ عَلٰی غَیْرِ الْحَقِّ فَھُوَ کَالْبَعِیْرِ الَّذِیْ رُدِّیَ فَھُوَ یُنْزَعُ بِذَنَبِہٖ جو کوئی اپنی قوم کو ناحق پر مدد کرے تو وہ اُس اونٹ کی مانند ہے جو کنویں مین گرے اور وہ اپنی دُم پکڑ کے نکالا جاوے **ف** یعنی جو کوئی اپنے نفس کو بلند کرتا ہے اسطرح کہ اپنی قوم کو ناحق پر مدد کرے تو وہ گناہ کہ کنویں مین گرتا ہے اُس کا حال اُس اونٹ کی مانند ہے جو کنویں مین گر کر مر جاوے کہ دُم کے بل نہین کھینچا جاتا ویسا ہی یہ شخص گناہ کے کنویں سے نہین نکل سکتا خَیْرُکُمُ الْمُدَافِعُ عَنْ عَشِیْرَتِہٖ مَا لَمْ یَأْثَمْ تم مین کا بہتر وہ ہے جو ظلم دفع کرنے والا ہے اپنے قبیلہ سے جب تک کہ گنہگار نہو یعنی اس دفعہ کے سبب سے کسی معصیت مین مبتلا نہو لَیْسَ مِنَّا مَنْ دَعَا اِلٰی عَصَبِیَّۃٍ وَلَیْسَ مِنَّا مَنْ قَاتَلَ عَصَبِیَّۃً وَلَیْسَ مِنَّا مَنْ مَاتَ عَلٰی عَصَبِیَّۃٍ نہین ہے ہم مین سے وہ شخص کہ حمایت ناحق پر بلاوے اور نہ وہ شخص جو ناحق حمایت کی وجہ سے قتال کرے اور نہ وہ شخص کہ حمایت ناحق پر مر جاوے یعنی یہ تینون صفتین اسلام سے خارج کرنے کی چیزین ہین اُن سے احتراز چاہیے حُبُّکَ الشَّیْءَ یُعْمِیْ وَیُصِمُّ ایک چیز کو تیرا دوست رکھنا اندھا اور بہرا کر دیتا ہے **ف** مطلب اس کا یہ ہے کہ جس چیز کو

آدمی پسند کرتا ہے اُس کا عیب نہ خود دیکھتا ہے اور نہ دوسرے کے کہنے سے سُنتا ہے اسی طرح اپنے دوست کی بُرائی
نہیں سُنتا اور اُسکا فعل اچھا معلوم ہوتا ہے اور حاصل یہ کہ چیز کی محبت کے باعث امر واقعی اُس کا معلوم نہیں ہوتا **باب یازدہم** ۱۰
ناتے داروں اور غیروں سے سلوک کرنے کا بیان قَالَ رَجُلٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَنْ اَحَقُّ بِحُسْنِ صَحَابَتِیْ
قَالَ اُمُّكَ قَالَ ثُمَّ مَنْ قَالَ اُمُّكَ قَالَ ثُمَّ مَنْ قَالَ اُمُّكَ قَالَ ثُمَّ مَنْ قَالَ اَبُوْكَ وَفِیْ رِوَایَةٍ قَالَ اُمُّكَ
ثُمَّ اُمُّكَ ثُمَّ اُمُّكَ ثُمَّ اَبَاكَ ثُمَّ اَدْنَاكَ اَدْنَاكَ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ کون زیادہ مستحق ہے جسکی میں اچھی رفاقت
کروں آپنے فرمایا آپنے فرمایا کہ تیری ماں اُسنے عرض کیا کہ پھر کون ہے آپنے فرمایا کہ تیری ماں اُسنے عرض کیا کہ پھر کون ہے آپنے
فرمایا کہ تیری ماں اُسنے عرض کیا کہ پھر کون ہے آپنے فرمایا کہ تیرا باپ اور ایک روایت میں یوں ہے کہ آپنے یہ ارشاد فرمایا کہ
حسن رفاقت اپنی ماں سے کر پھر اپنی ماں سے پھر اپنی ماں سے پھر اپنے باپ سے پھر اپنے قریب تر پھر اپنے قریب تر سے
ف اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ ماں کا حق مقدم ہے باپ کے حق پر اور ماں ہی زیادہ محبت بھی کرتی ہے رَغِمَ اَنْفُهٗ رَغِمَ اَنْفُهٗ
رَغِمَ اَنْفُهٗ قِیْلَ مَنْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ مَنْ اَدْرَكَ وَالِدَیْهِ عِنْدَ الْكِبَرِ اَحَدَهُمَا اَوْ كِلَیْهِمَا ثُمَّ لَمْ یَدْخُلِ الْجَنَّةَ خاک آلودہ
ہو اُسکی ناک اُس کو تین بار فرمایا یعنی وہ شخص ذلیل ہو کسی نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ کون آپنے فرمایا کہ جس شخص نے اپنے ماں باپ میں سے
ایک کو یا دونوں کو بڑھاپے کے وقت پایا پھر جنت میں داخل نہوا یعنی اُنکی خدمت نکی کہ جنت میں داخل ہوتا قَالَتْ قَدِمَتْ عَلَیَّ
اُمِّیْ وَهِیَ مُشْرِكَةٌ فِیْ عَهْدِ قُرَیْشٍ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اُمِّیْ قَدِمَتْ عَلَیَّ وَهِیَ رَاغِبَةٌ اَفَاَصِلُهَا قَالَ نَعَمْ صِلِیْهَا
اسماء کہتی ہیں کہ میرے پاس میری ماں آئی اور وہ مشرک تھی قریش کے صلح کے زمانہ میں میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ میری ماں
میرے پاس آئی ہے اور وہ اسلام سے بیزار ہے تو کیا میں اُس سے سلوک کروں آپنے فرمایا ہاں اُس سے سلوک کر اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ
عَلَیْكُمْ عُقُوْقَ الْاُمَّهَاتِ وَوَاْدَ الْبَنَاتِ وَمَنْعَ وَهَاتِ وَكَرِهَ لَكُمْ قِیْلَ وَقَالَ وَكَثْرَةَ السُّؤَالِ وَاِضَاعَةَ الْمَالِ
اللہ تعالےٰ نے تمپر حرام کی ماؤنکی نافرمانی اور بیٹیوں کو زندہ گاڑنا اور نہ دینے کو اور نہ لینے کو اور مکروہ کیا تمہارے لئے قیل و قال
یعنی کثرت کلام کو اور کثرت سوال اور مال کے تلف کرنے کو **ف** اور روکنے کو اور لینے کو حرام کیا یعنی جو چیز دینی چاہیے مثلاً زکوٰۃ
وغیرہ تو اُس کا نہ دینا حرام ہے اور جو چیز لینی حرام ہے مثلاً رشوت وغیرہ اس کا لینا حرام ہے اور کثرت سوال کے کئی معنی ہیں ایک یہ کہ
لوگوں کے احوال پوچھا کرے دوسرے سوالات علمی دوسروں کے امتحان کے لئے اور اپنی بڑائی ظاہر کرنے کو تیسرے
صحابہ رضہ کا بہت سوال کرنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے چوتھے بدون حاجت کے مانگنا غرض یہ ساری چیزیں
ممنوع ہیں مِنَ الْكَبَائِرِ شَتْمُ الرَّجُلِ وَالِدَیْهِ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَهَلْ یَشْتِمُ الرَّجُلُ وَالِدَیْهِ
قَالَ نَعَمْ یَسُبُّ اَبَا الرَّجُلِ فَیَسُبُّ اَبَاهُ وَیَسُبُّ اُمَّهٗ فَیَسُبُّ اُمَّهٗ کبیرہ گناہوں میں سے ہے آدمی
کا گالی دینا اپنے ماں باپ کو صحابہ رضہ نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا کوئی آدمی اپنے ماں باپ کو گالی دیتا ہے
آپنے فرمایا ہاں وہ شخص کسی دوسرے آدمی کے باپ کو گالی دیتا ہے تو وہ دوسرا اُسکے باپ کو گالی دیتا ہے اور یہ اُسکی ماں کو

گالی دیتا ہی تو دوسرا اُس کی ماں کو گالی دیتا ہی **ف** یعنی جب کوئی شخص باعث ہو گالی دلوانے کا تو گویا اُسنے گالی دی اِنَّ
مِنْ اَبَرِّ الْبِرِّ صِلَۃَ الرَّجُلِ اَھْلَ وُدِّ اَبِیْہِ بَعْدَ اَنْ یُّوَلِّیَ بڑے احسانوں کا احسان آدمی کا سلوک کرنا اپنے باپ کے دوستوں کیساتھ
ہے بعد پیٹھ دینے یعنی باپ کے مرنے یا کہیں چلے جانے کے بعد۔ سید مَنْ اَحَبَّ اَنْ یُّبْسَطَ لَہٗ فِیْ رِزْقِہٖ وَیُنْسَاَ لَہٗ فِیْ اَثَرِہٖ
فَلْیَصِلْ رَحِمَہٗ جو شخص یہ بات دوست رکھے کہ اُسکے رزق میں وسعت کی جائے اور اُس کی اجل میں تاخیر کی جائے تو چاہیئے کہ اپنے
قرابتیوں سے سلوک کرے خَلَقَ اللّٰہُ الْخَلْقَ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْہُ قَامَتِ الرَّحِمُ فَاَخَذَتْ بِحَقْوَیِ الرَّحْمٰنِ فَقَالَ مَہْ قَالَتْ
ھٰذَا مَقَامُ الْعَائِذِ بِکَ مِنَ الْقَطِیْعَۃِ قَالَ اَلَا تَرْضَیْنَ اَنْ اَصِلَ مَنْ وَصَلَکِ وَاَقْطَعَ مَنْ قَطَعَکِ قَالَتْ بَلٰی یَا رَبِّ
قَالَ فَذَاکِ اللہ تعالیٰ نے خلق کو پیدا کیا اور جب اُس سے فارغ ہوا تو قرابت کھڑی ہوئی اُسنے اللہ تعالیٰ کا دامن پکڑا اللہ
تعالیٰ نے فرمایا کیا کہتی ہی اُسنے عرض کیا کہ یہ اُس شخص کے کھڑے ہونیکی جگہہ ہی جو قطع قرابت سے تیری پناہ مانگے اللہ تعالیٰ نے فرمایا
کہ کیا تو راضی نہین ہوتی اس بات سے کہ مین ملاؤن اپنی رحمت سے اُس شخص کو جو تجھے ملادے اور مین توڑون اُس شخص سے جو تجھکو توڑے
اُسنے عرض کیا کہ ہان اے میرے پروردگار مین اس سے راضی ہون اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تیرے لیے یہی ہوگا **ف** عرب مین دستور
ہے کہ جسکی پناہ چاہتے ہین اُسکے دامن یا پگڑی کا کونا پکڑ کر عرض حال کرتے ہین تو اللہ تعالےٰ کے دامن پکڑنے سے اُسکی پناہ مانگنی مقصود
ہے اور یہ جو کہا کہ اُس شخص کے کھڑے ہونے کی جگہہ ہی الخ اسکے یہ معنی کہ مین جو تیری درگاہ مین کھڑی ہوئی اور تیرا دامن عزت پکڑا تو
اس بات سے پناہ چاہتی ہون کہ کوئی مجھے کاٹے اور میری رعایت نکرے۔ سید حق لَیْسَ الْوَاصِلُ بِالْمُکَافِیِٔ وَلٰکِنَّ الْوَاصِلَ
الَّذِیْ اِذَا قُطِعَتْ رَحِمُہٗ وَصَلَھَا صلہ رحم کرنے والا وہ نہین جو بدلہ دے بلکہ صلہ رحم کرنے والا وہ شخص ہی کہ جب اُسکی قرابت قطع کیجائے
تو اُس کو ملادے **ف** یعنی جو کوئی ناتہ دارون سے اُن کے سلوک کے عوض مین کچھ سلوک کرے تو یہ سلوک معتبر نہین بلکہ واقعی سلوک وہ ہے
کہ قرابتی اُس سے کاٹے جاوین اور وہ اُن سے سلوک کرتا رہے۔ حق اِنَّ رَجُلًا قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّ لِیْ قَرَابَۃً اَصِلُھُمْ وَ
یَقْطَعُوْنِیْ وَاُحْسِنُ اِلَیْھِمْ وَیُسِیْئُوْنَ اِلَیَّ وَاَحْلُمُ عَنْھُمْ وَیَجْھَلُوْنَ عَلَیَّ فَقَالَ لَئِنْ کُنْتَ کَمَا قُلْتَ فَکَاَنَّمَا تُسِفُّھُمُ
الْمَلَّ وَلَا یَزَالُ مَعَکَ مِنَ اللّٰہِ ظَھِیْرٌ عَلَیْھِمْ مَا دُمْتَ عَلٰی ذٰلِکَ ایک شخص نے عرض کیا کہ یارسول اللہ میرے کچھ قرابتی
ہین کہ مین اُنسے سلوک کرتا ہون اور وہ مجھ سے قطع قرابت کرتے ہین اور مین اُن کے ساتھ نیکی کرتا ہون اور وہ مجھسے بُرائی کرتے
ہین اور مین اُنسے بردباری کرتا ہون اور وہ مجھپر جہالت کرتے ہین یعنی ناحق غصہ ہوتے ہین آپنے فرمایا کہ اگر تو ایسا ہی ہی جیسا کہتا ہی
تو گویا اُن کے منہ مین گرم خاک ڈالتا ہے اور تیرے ساتھ اللہ کی طرف سے برابر ایک فرشتہ مددگار اُن پر رہیگا
جب تک تو اس خصلت پر رہیگا **ف** اُن کے منہ مین گرم خاک ڈالتا ہے اسکے یہ معنی ہین کہ جب وہ لوگ تیرا شکر ادا نہین
کرتے تو تیری عطا اُنپر حرام ہوگی اور اُنکے پیٹون مین آگ ہو جاویگی۔ سید لَا یَرُدُّ الْقَدَرَ اِلَّا الدُّعَاءُ وَلَا یَزِیْدُ فِی الْعُمُرِ
اِلَّا الْبِرُّ وَاِنَّ الرَّجُلَ لَیُحْرَمُ الرِّزْقَ بِالذَّنْبِ یُصِیْبُہٗ تقدیر کو سوا دعا کے کوئی چیز نہین پھیرتی اور عمر مین سوائے
نیکی کے اور کوئی چیز زیادہ نہین کرتی اور آدمی رزق سے محروم ہو جاتا ہے گناہ کے سبب سے کہ اُس کا مرتکب ہو **ف** اگر

کوئی کہے کہ کافر بھی تو مالدار ہوتے ہین باوجودیکہ کفر کرتے ہین کہ اُس سے بڑا گناہ اور نہین اُس کا جواب یہ ہو کہ رزق سے
مراد یہان آخرت کا رزق ہی یا رزق عبرت کے ساتھ کہ کافر اُس سے محروم ہین۔ حق دَخَلْتُ الْجَنَّةَ فَسَمِعْتُ فِيْهَا قِرَاءَةً
فَقُلْتُ مَنْ هٰذَا قَالُوْا حَارِثَةُ ابْنُ النُّعْمَانِ كَذٰلِكُمُ الْبِرُّ كَذٰلِكُمُ الْبِرُّ وَكَانَ اَبَرَّ النَّاسِ بِاُمِّهٖ مین جنت مین داخل ہوا اور اُسمین
قرآن پڑھنے کی آواز سُنی مین نے کہا یہ کون ہو فرشتون نے کہا کہ یہ حارثہ ابن نعمان ہو نیکی ایسی ہی چیز سلوک ایسی ہی چیز ہے
اور وہ شخص اپنی مان کے ساتھ بہت سلوک کرنے والا تھا ف گویا صحابہ کرام کی خاطر مین گذرا ہوگا کہ حارثہ کو یہ درجہ کیسے
ملا اُسپر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کذلکم البر یعنی والدین سے سلوک کرنا ایسا ہوتا ہی۔ حق رِضَی الرَّبِّ فِیْ رِضَی
الْوَالِدِ وَسَخَطُ الرَّبِّ فِیْ سَخَطِ الْوَالِدِ رب کی خوشی باپ کی خوشی مین ہو اور رب کی ناخوشی باپ کی ناخوشی مین ہو اَنَّ رَجُلًا
اَتَاهُ فَقَالَ اِنَّ لِیَ امْرَأَةً وَاِنَّ اُمِّیْ تَاْمُرُنِیْ بِطَلَاقِهَا فَقَالَ لَهٗ اَبُو الدَّرْدَاءِ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَلْوَالِدُ اَوْسَطُ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ فَاِنْ شِئْتَ فَحَافِظْ عَلَى الْبَابِ اَوْ ضَيِّعْ ایک شخص حضرت ابو درداء کے پاس
آیا کہ میری ایک بی بی ہو اور میری مان اُسکے طلاق دینے کا حکم مجھکو کرتی ہو ابو درداء نے اُس سے کہا کہ مین نے رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم سے سُنا ہو کہ فرماتے تھے کہ باپ جنت کے دروازون کا افضل دروازہ ہو یعنی اُسکی رضامندی دخول جنت کا افضل سبب ہے
تو اگر چاہے تو اُس دروازہ کی محافظت کر یا ضایع کر ف یعنی اگر طلاق دیگا تو مان کی رضامندی کا لحاظ رکھیگا ورنہ یہ رعایت
نہ رہیگی اور حدیث مین لفظ والد آیا ہی اور حضرت ابو درداء نے والدہ کے باب مین یہ حدیث سنائی اس سے معلوم ہو کہ دونون
کے حق برابر ہین اور اگر والد سے اُسکے لغوی معنی لیئے جائین تو زیادہ مناسب معلوم ہوتے ہین۔ حق لَا تَنْزِلُ الرَّحْمَةُ عَلٰى قَوْمٍ
فِيْهِمْ قَاطِعُ رَحِمٍ رحمت خدا اُس قوم پر نہین اُترتی جنمین قرابت کا کاٹنے والا ہو مَا مِنْ ذَنْبٍ اَحْرٰى اَنْ يُّعَجِّلَ اللّٰهُ
لِصَاحِبِهِ الْعُقُوْبَةَ فِی الدُّنْيَا مَعَ مَا يَدَّخِرُ لَهٗ فِی الْاٰخِرَةِ مِنَ الْبَغْیِ وَقَطِيْعَةِ الرَّحِمِ کوئی گناہ باغی ہونا اور قطع قرابت سے بڑھکر
اس بات کا لائق نہین کہ خدا اُسکے مرتکب کو دنیا کا عذاب دے اور آخرت کیلئے عذاب علحدہ رکھ چھوڑے ف یعنی ان دونون گناہون کے
دنیا اور آخرت مین عذاب کا گرفتار ہوتا ہی سید لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنَّانٌ وَلَا عَاقٌّ وَلَا مُدْمِنُ خَمْرٍ بہشت مین داخل نہوگا یعنی بدون عذاب کے
احسان جتانیوالا اور والدین کی نافرمانی کرنیوالا اور ہمیشہ شراب پینے والا تَعَلَّمُوْا مِنْ اَنْسَابِكُمْ مَا تَصِلُوْنَ بِهٖ اَرْحَامَكُمْ فَاِنَّ صِلَةَ
الرَّحِمِ مَحَبَّةٌ فِی الْاَهْلِ مَثْرَاةٌ فِی الْمَالِ مَنْسَاةٌ فِی الْاَثَرِ تم اپنے نسب اُسقدر سیکھو جس سے اپنے ناتہ دارون سے سلوک
کرو کیونکہ اقربا سے سلوک کرنا قربون مین محبت مال مین زیادتی اجل مین تاخیر کا سبب ہے اَنَّ رَجُلًا اَتَى النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّیْ اَصَبْتُ ذَنْبًا عَظِيْمًا فَهَلْ لِیْ مِنْ تَوْبَةٍ قَالَ هَلْ لَكَ مِنْ اُمٍّ قَالَ لَا قَالَ وَ
هَلْ لَكَ مِنْ خَالَةٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَبِرَّهَا ایک شخص پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین آیا اور عرض کیا
یا رسول اللہ مین نے ایک بڑا گناہ کیا ہے آیا میرے لیئے بھی توبہ ہے آپ نے فرمایا کہ تیری مان بھی
ہے اُسنے عرض کیا کہ نہین آپنے فرمایا کہ تیری کوئی خالہ ہے اُسنے عرض کیا کہ ہان آپنے فرمایا کہ اُس سے سلوک کر یعنی اُس

گناہ کا یہ کفارہ ہوجائے گا۔ اذ جاءہ رجل من بنی سلمۃ فقال یا رسول اللہ ھل بقی من بر ابوی شیٔ
ابرھما بہ بعد موتھما قال نعم الصلوٰۃ علیھما والاستغفار لھما وانفاذ عھدھما من بعدھما وصلۃ
الرحم التی لا توصل الا بھما واکرام صدیقھما یکایک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص بنی سلمہ سے
آیا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ آیا کوئی چیز میری ماں باپ کے سلوک کرنے کے باقی ہے جس سے میں اُن دونوں کے ساتھ اُن کے
مرنے کے بعد سلوک کروں آپ نے فرمایا ہاں یہ باتیں ہیں اُنکے لئے دعا مانگنا اور اُنکی بخشش چاہنی اور اُنکی وصیت کو اُن کے
مرنے کے بعد پورا کرنا اور اُن کے ناتہ داروں سے سلوک کرنا جن سے سلوک کرنے کی وجہ سوا رضاجوئی ماں باپ کے اور اُنکے
خالص حق کے اور کچھ نہو اور اُن کے دوستوں کی تعظیم کرنا رأیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقسم لحما بالجعرانۃ اذا
اقبلت امرأۃ حتی دنت الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فبسط لھا رداءہ فجلست علیہ فقلت من ھی فقالوا
ھی امہ التی ارضعتہ ابوطفیل رض کہتے ہیں کہ میں نے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ جعرانہ میں گوشت بانٹتے تھے کہ
ایک عورت آئی یہاں تک کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب ہوئی آپ نے اُسکے لئے اپنی چادر بچھائی اور وہ اُسپر بیٹھ گئی میں نے
پوچھا کہ یہ کون ہے لوگوں نے کہا کہ یہ عورت آپکی ماں ہے جسنے آپکو دودھ پلایا ہے **ف** جعرانہ ایک جگہ کا نام ہے مکہ معظمہ سے ایک منزل
حق-عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال بینما ثلثۃ نفر یتماشون اخذھم المطر فمالوا الی غار فی الجبل فانحطت
علی فم غارھم صخرۃ من الجبل فاطبقت علیھم فقال بعضھم لبعض انظروا اعمالا عملتموھا للہ صالحۃ فادعوا اللہ
بھا لعلہ یفرجھا فقال احدھم اللھم انہ کان لی والدان شیخان کبیران ولی صبیۃ صغار کنت ارعی علیھم فاذا
رحت علیھم فحلبت بدأت بوالدی اسقیھما قبل ولدی وانہ قد نای بی الشجر ثم اتیت حتی امسیت فوجدت
ھما قد ناما فحلبت کما کنت احلب فجئت بالحلاب فقمت عند رؤسھما اکرہ ان اوقظھما واکرہ ان ابدا
بالصبیۃ قبلھما والصبیۃ یتضاغون عند قدمی فلم یزل ذلک دابی ودابھم حتی طلع الفجر فان کنت
تعلم انی فعلت ذلک ابتغاء وجھک فافرج لنا فرجۃ نری منھا السماء ففرج اللہ لھم حتی یرون السماء قال الثانی
اللھم انہ کانت لی بنت عم احبھا کاشد ما یحب الرجال النساء فطلبت الیھا نفسھا فابت حتی اتیھا بمائۃ دینار
فسعیت حتی جمعت مائۃ دینار فلقیتھا بھا فلما قعدت بین رجلیھا قالت یا عبد اللہ اتق اللہ ولا تفتح
الخاتم فقمت عنھا اللھم فان کنت تعلم انی فعلت ذلک ابتغاء وجھک فافرج لنا منھا ففرج لھم فرجۃ
وقال الآخر اللھم انی کنت استاجرت اجیرا بفرق ارز فلما قضی عملہ قال اعطنی حقی فعرضت علیہ حقہ فترکہ
ورغب عنہ فلم ازل ازرعہ حتی جمعت منہ بقرا وراعیھا فجاءنی فقال اتق اللہ
ولا تظلمنی واعطنی حقی فقلت اذھب الی ذلک البقر وراعیھا فقال اتق اللہ
ولا تھزأ بی فقلت انی لا اھزأ بک فخذ ذلک البقر وراعیھا فاخذہ فانطلق بھا

فَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اِنِّيْ فَعَلْتُ ذٰلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَافْرُجْ لَنَا مَا بَقِيَ فَفَرَّجَ اللّٰهُ عَنْهُمْ۔ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم
سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ اس اثنا رمین کہ تین آدمی چلے جاتے تھے اُنپر بارش آئی تو وہ پہاڑ مین ایک غار کیطرف پھرے
یعنی غار مین چلے گئے اور اُنکے غار کے منہ پر پہاڑ سے ایک پتھر گرا کہ اُنپر غار کا مُنہ ڈھانک لیا اُنھون نے آپسین کہا کہ اپنے اُن
نیک اعمال کو خیال کرو جن کو تم نے خاص اللہ کے واسطے کیا ہو اور انھین اعمال کے ذریعہ سے اللہ سے دعا مانگو شاید خداوند کریم
اس غار کو کھول دے تو اُنمین سے ایک نے کہا کہ خدایا میرے ماں باپ دونو بوڑھے کلان سال تھے اور میری چھوٹے
بچے تھے کہ اُنکے خرچ کے لئے بکریان چراتا تھا جب مین شام کو ریوڑ اُنکے پاس لاتا اور دودھ نکالتا تو پہلے اپنے ماں باپ سے شروع کرتا
کہ اپنے بچون سے پہلے اُن دونون کو پلاتا اور ایکبار مجھسے چراگاہ دور پڑی تو مین نہ آیا یہان تک کہ مجھکو شام ہوگئی پھر مین نے ماں باپکو
پایا کہ سو گئے اور مین نے دودھ نکالا جیسے نکالا کرتا تھا اور دودھنی لایا اور ماں باپکے سر کے پاس کھڑا ہوا کہ اُن کا جگانا بُرا جانتا تھا
اور یہ بھی بُرا سمجھتا تھا کہ اُن دونون سے پہلے بچون کو دیدون حالانکہ بچے میرے قدمون کے پاس بھوک سے چلاتے تھے میرا
اور اُن کا یہی حال برابر رہا یہان تک کہ فجر ہوگئی تو خدایا اگر تو جانتا ہے کہ مین نے یہ فعل تیری رضامندی کے طلب کرنے کو کیا ہو
تو ہمارے لئے ایک سوراخ کھولدے جسمین سے ہم آسمان کو دیکھین اللہ تعالے نے اُنکے لیے سوراخ کھول دیا کہ آسمان کو دیکھین
دوسرے نے کہا الٰہی میرے ایک چچا کی بیٹی تھی جس سے مین نہایت درجہ محبت رکھتا تھا جیسے مرد عورتون کو چاہتے ہین اور مین نے
اُس سے درخواست اُس کے نفس کی یعنی صحبت کی کی اُسنے انکار کیا یہان تک کہ مین اُس کو سو اشرفیان دون تو مین نے محنت کرکے سو
اشرفیان جمع کین اور اشرفیان لیکر اُس عورت سے ملا جب مین اُسکے ٹانگون کے بیچ مین بیٹھا یعنی بارادہ صحبت تو اُسنے کہا اے اللہ کے بندے
خدا سے ڈر اور مہر کنوار پنے کی مت توڑ مین اُس سے اُٹھ کھڑا ہوا الٰہی اگر تو جانتا ہے کہ مین نے یہ فعل تیری رضاجوئی کو کیا ہے تو ہمارے لئے
کشادگی کر اللہ تعالیٰ نے اُنکے لئے کشادگی کی یعنی وہ پتھر اور سرک گیا اور تیسرے نے کہا کہ الٰہی مین نے ایک مزدور آٹھ سیر چاولون کے
عوض لگایا تھا جب وہ اپنا کام کر چکا تو اُسنے کہا کہ میرا حق مجھے دے مین نے اُسپر اسکا حق پیش کیا اُسنے اُس کو نہ لیا اور اُس سے بیزار
ہوا مین برابر اُس سے کھیتی کرتا رہا یہان تک کہ اسکی پیداوار سے گائین اور اُن کے چرواہے یعنی غلام جمع کیے پھر وہ شخص میرے پاس آیا
اور کہا کہ اللہ سے ڈر اور مجھپر ظلم نکر اور مجھکو میرا حق دیدے مین نے کہا کہ ان گایون اور اُنکے چرواہون کے پاس جا یعنی ان سب کو لے جا اُس نے
کہا کہ خدا سے ڈر اور مجھسے ہنسی مت کر مین نے کہا کہ مین ہنسی نہین کرتا تو یہ گائین اور اُن کے چرواہے لیلے وہ اُن کو لیکر چلا گیا
تو اگر جانتا ہے کہ مین نے یہ بات تیری خوشنودی طلب کرنے کو کی ہے تو تو ہمارے لئے جتنا باقی رہا ہے اُس کو کھول دے اللہ
تعالے نے غار کو اُن کے لئے کھول دیا فرق ایک پیمانہ ہے جسمین سولہ رطل یعنی قریب آٹھ سیر اناج کے آتے ہین اور یہ حدیث
اسپر دلالت کرتی ہے کہ شدت کے وقت اپنے اچھے عملون کو وسیلہ کرکے دعا کرے چنانچہ مصنف حصن حصین نے بھی ابتدا
کتاب مین ایسا ہی بیان کیا ہے۔ سید اِنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا حَقُّ الْوَالِدَيْنِ عَلٰى وَلَدِهِمَا قَالَ هُمَا جَنَّتُكَ وَ
نَارُكَ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ ماں باپ کا حق اُنکے بیٹے کے ذمے کیا ہے آپنے فرمایا کہ ماں باپ تیری

جنت اور تیرے دوزخ ہین **ف** یعنی اُن سے سلوک کرنا جنت مین داخل ہونے کا سبب ہی اور اُنکی نافرمانی
دوزخ مین جانے کا سبب۔ سید اِنَّ الْعَبْدَ لَیَمُوْتُ وَالِدَاہُ اَوْ اَحَدُھُمَا وَاِنَّہٗ لَھُمَا لَعَاقٌّ فَلَا یَزَالُ یَدْعُوْ لَھُمَا
وَیَسْتَغْفِرُ لَھُمَا حَتّٰی یَکْتُبَہُ اللّٰہُ بَارًّا بندہ کے مان باپ یا ایک اُن مین سے مرجاتا ہی اور وہ اُن دونون کا نافرمان
ہوتا ہے اور برابر اُن کے حق مین دعا کرتا ہے اور اُنکی بخشش مانگتا ہی یہان تک کہ اللہ تعالیٰ اُس کو سلوک کرنے والا لکھتا
ہے یعنی مرنے کے بعد اگر اُن کے لئے دعا کریگا تو نافرمانی کے عوض اُن کا فرمانبردار لکھا جائیگا مَنْ اَصْبَحَ مُطِیْعًا لِلّٰہِ
فِیْ وَالِدَیْہِ اَصْبَحَ لَہٗ بَابَانِ مَفْتُوْحَانِ مِنَ الْجَنَّۃِ وَاِنْ کَانَ وَاحِدًا فَوَاحِدًا وَمَنْ اَمْسٰی عَاصِیًا لِلّٰہِ فِیْ وَالِدَیْہِ
اَصْبَحَ لَہٗ بَابَانِ مَفْتُوْحَانِ مِنَ النَّارِ وَاِنْ کَانَ وَاحِدًا فَوَاحِدًا قَالَ رَجُلٌ وَاِنْ ظَلَمَاہُ قَالَ وَاِنْ ظَلَمَاہُ وَاِنْ ظَلَمَاہُ وَ
اِنْ ظَلَمَاہُ جو شخص صبح کرے اللہ کی اطاعت کرنے والا اپنے مان باپ کے حق مین تو اُس کے لئے دو دروازہ جنت کے
کھل جاینگے اور اگر ایک ہو تو ایک یعنی مان باپ مین سے ایک کی خدمت کریگا تو ایک دروازہ کھلیگا اور جو کوئی شام
کرے اللہ کی نافرمانی کرنے والا اپنے والدین کے حق مین تو اُس کے لئے دو دروازے دوزخ کے کھل جائین گے اور اگر ایک ہو
تو ایک۔ ایک شخص نے عرض کیا کہ اگرچہ مان باپ اُسپر ظلم کرین آپ نے فرمایا کہ اگرچہ مان باپ اُسپر ظلم کرین اور اُس کو تین بار فرمایا
مَا مِنْ وَلَدٍ بَارٍّ یَنْظُرُ اِلٰی وَالِدَیْہِ نَظْرَۃَ رَحْمَۃٍ اِلَّا کَتَبَ اللّٰہُ لَہٗ بِکُلِّ نَظْرَۃٍ حَجَّۃً مَّبْرُوْرَۃً قَالُوْا وَاِنْ نَظَرَ کُلَّ یَوْمٍ
مِائَۃَ مَرَّۃٍ قَالَ نَعَمْ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَاَطْیَبُ جو بیٹا مان باپ سے سلوک کرنے والا کہ اپنے مان باپ کی طرف رحمت کی نگاہ سے
دیکھتا ہی تو اللہ تعالیٰ اُسکے لئے ہر نظر کے بدلے ایک حج مقبول لکھتا ہی صحابہ نے عرض کیا کہ اگرچہ وہ ہر روز سو دفعہ دیکھے
آپ نے فرمایا ہان اللہ بہت بڑا ہی اور پاک ہی **ف** یعنی اُس کے نزدیک اتنا ثواب دینا کچھ حقیقت نہین رکھتا۔ سید کُلُّ الذُّنُوْبِ
یَغْفِرُ اللّٰہُ مِنْھَا مَا شَاءَ اِلَّا عُقُوْقَ الْوَالِدَیْنِ فَاِنَّہٗ یُعَجِّلُ لِصَاحِبِہٖ فِی الْحَیٰوۃِ قَبْلَ الْمَمَاتِ تمام گناہون مین سے اللہ تعالیٰ
جو گناہ چاہتا ہی بخشتا ہی بجز مان باپ کی نافرمانی کے کہ اُسکے مرتکب کو اللہ تعالیٰ زندگی مین مرنے سے پہلے جلد عذاب دیتا ہی
حَقُّ کَبِیْرِ الْاِخْوَۃِ عَلٰی صَغِیْرِھِمْ حَقُّ الْوَالِدِ عَلٰی وَلَدِہٖ۔ بڑے بھائیون کا حق چھوٹے بھائیون پر ایسا ہے جیسے باپ کا
حق اپنے بیٹے پر **باب یازدہم خلق پر رحمت اور شفقت کا بیان** قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ لَا یَرْحَمُ اللّٰہُ مَنْ لَّا یَرْحَمُ النَّاسَ رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ رحم نہین فرماتا اُس شخص پر
جو لوگون پر رحم نکرے جَاءَتْنِیْ اِمْرَاَۃٌ وَمَعَھَا ابْنَتَانِ لَھَا تَسْاَلُنِیْ فَلَمْ تَجِدْ عِنْدِیْ غَیْرَ تَمْرَۃٍ وَّاحِدَۃٍ
فَاَعْطَیْتُھَا اِیَّاھَا فَقَسَمَتْھَا بَیْنَ ابْنَتَیْھَا وَلَمْ تَاْکُلْ مِنْھَا ثُمَّ قَامَتْ فَخَرَجَتْ فَدَخَلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ فَحَدَّثْتُہٗ فَقَالَ مَنِ ابْتُلِیَ مِنْ ھٰذِہِ الْبَنَاتِ بِشَیْءٍ فَاَحْسَنَ اِلَیْھِنَّ کُنَّ لَہٗ سِتْرًا مِّنَ النَّارِ حضرت
عائشہ کہتی ہین کہ میرے پاس ایک عورت آئی یعنی مانگنے والی اور اُسکے ساتھ اُس کی دو بیٹیان تھین وہ مجھ سے سوال
کرتی تھی اور میرے پاس سوا ایک کھجور کے اور کچھ نہ پایا مین نے وہ کھجور اُس کو دیدی اُس نے اُس کھجور کو اپنی دونون بیٹیونکو بانٹ دیا اور اُس مین سے کچھ نہ کھایا

پھر اُٹھکر چلے گئے اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم اندر تشریف لائے مین نے آپکی خدمت مین یہ حال بیان کیا آپنے فرمایا کہ جو
کوئی ان بیٹیون مین سے کسی چیز مین مبتلا ہو یعنی اگر خدا اُس کو بیٹیان ہی دے اور وہ اُن کے ساتھ نیکی کرے تو وہ لڑکیان
اُسکے لیے آتش دوزخ سے پردہ ہونگی مَنْ عَالَ جَارِيَتَيْنِ حَتّٰى تَبْلُغَا جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَنَا وَهُوَ هٰكَذَا وَضَمَّ
أَصَابِعَهُ جو شخص دو لڑکیونکی پرورش کرے یہان تک کہ بالغ ہون تو قیامت کے دن مین اور وہ اس طرح آئین گے اور آپنے
اپنی دو انگلیون کو ملا لیا یعنی انگشت شہادت اور بیچ کی اُنگلی کو ملا کر بتایا کہ ایسے آئینگے ۔ ح اَلسَّاعِيْ عَلَى الْأَرْمَلَةِ وَالْمِسْكِيْنِ
كَالسَّاعِيْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَأَحْسِبُهُ قَالَ كَالْقَائِمِ لَا يَفْتُرُ وَكَالصَّائِمِ لَا يُفْطِرُ کما کر خرچ کرنے والا بیوہ اور مسکین پر
ایسا ہی جیسا کما کر خرچ کرنے والا راہ خدا یعنی جہاد مین راوی کہتا ہے اور مین گمان کرتا ہون آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ
یہ فرمایا کہ ایسا ہے جیسا رات کو عبادت کرنے والا کہ سست نہو اور جیسا روزہ دار کہ افطار نکرے أَنَا وَكَافِلُ الْيَتِيْمِ لَهُ
وَلِغَيْرِهِ فِي الْجَنَّةِ هٰكَذَا وَأَشَارَ بِالسَّبَّابَةِ وَالْوُسْطٰى وَفَرَّجَ بَيْنَهُمَا شَيْئًا اور یتیم کا کفیل وہ یتیم اپنا ہو یا غیر کا جنت
مین اسطرح ہونگے اور اشارہ فرمایا شہادت کی اُنگلی اور بیچ کی اُنگلی سے اور اُنمین کچھ فرق رکھا یعنی بہت قریب ہونگے تَرَى
الْمُؤْمِنِيْنَ فِيْ تَرَاحُمِهِمْ وَتَوَادِّهِمْ وَتَعَاطُفِهِمْ كَمَثَلِ الْجَسَدِ إِذَا اشْتَكٰى عُضْوًا تَدَاعٰى لَهُ سَائِرُ الْجَسَدِ بِالسَّهَرِ
وَالْحُمّٰى مومنون کو آپسمین رحم کرنے اور ایک دوسرے پر محبت کرنے اور باہم مہربانی کرنے مین تو ایسا پائیگا جیسے جسم کہ جب ایک
جوڑ دکھے تو تمام جسم بیداری اور تپ مین اُس جوڑ کا شریک ہو ف یہی مضمون شیخ سعدی نے بیان کیا ہے بنی آدم
اعضای یکدیگراند ؛ کہ در آفرینش زیک جوہر اند ؛ چو عضوے بدرد آورد روزگار ؛ دگر عضوہا را نماند قرار ؛ اور حدیث کا حاصل یہ ہے کہ
مومن کو مومن کی راحت و مشقت مین شریک ہونا چاہیئے جیسے بدن کے اعضا کہ ایک کا دکھ سب کے دکھ کا باعث ہوتا ہے سید
اَلْمُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِ كَالْبُنْيَانِ يَشُدُّ بَعْضُهُ بَعْضًا ثُمَّ شَبَّكَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ ایماندار مومن کیلیے عمارت کی مثل ہے کہ اُس کا بعض حصہ
بعض کو قوت دیتا ہے پھر آپنے اپنی انگلیان ایک دوسری مین ڈالین ف یعنی صورت بتانے کے لیے کہ اسطرح ملا رہنا چاہیے سید
إِنَّهُ كَانَ إِذَا أَتَاهُ السَّائِلُ أَوْ صَاحِبُ الْحَاجَةِ قَالَ اشْفَعُوْا فَلْتُؤْجَرُوْا وَيَقْضِي اللّٰهُ عَلٰى لِسَانِ رَسُوْلِهِ مَا شَاءَ آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم کا دستور تھا کہ جب آپکے پاس سائل یا حاجتمند آتا تو آپ صحابہؓ کو ارشاد فرماتے کہ سفارش کرو مجھ سے کہ تم کو ثواب ملیگا۔
اور اللہ تعالیٰ اپنے رسول کی زبان پر جو چاہیگا جاری کریگا ف یعنی یون نہ سمجھو کہ ہماری سفارش آپ مانینگے یا نہیں تمکو ہر نوع اس شخص کی سفارش کا ثواب ملیگا اور
سفارش کا قبول کرنا نہ کرنا امر اللہ کے حکم پر موقوف ہے چنانچہ فرمایا ویقضی اللہ الخ سید اُنْصُرْ أَخَاكَ ظَالِمًا أَوْ مَظْلُوْمًا فَقَالَ رَجُلٌ
يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَنْصُرُهُ مَظْلُوْمًا فَكَيْفَ أَنْصُرُهُ ظَالِمًا قَالَ تَمْنَعُهُ مِنَ الظُّلْمِ فَذٰلِكَ نَصْرُكَ إِيَّاهُ مدد کر اپنے بھائی
کی خواہ وہ ظالم ہو یا مظلوم تو ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ مین اُس کی مدد مظلومی کی حالت مین کرونگا لیکن ظالم
ہونے کی حالت مین اُس کی مدد کیسے کرون آپنے فرمایا کہ ظالم کو ظلم سے منع کرنا تو یہی تیری مدد اُس کو ہوئی اَلْمُسْلِمُ
أَخُو الْمُسْلِمِ لَا يَظْلِمُهُ وَلَا يُسْلِمُهُ وَمَنْ كَانَ فِيْ حَاجَةِ أَخِيْهِ كَانَ اللّٰهُ فِيْ حَاجَتِهِ وَمَنْ فَرَّجَ عَنْ مُسْلِمٍ كُرْبَةً فَرَّجَ

اللهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِّنْ كُرُبَاتِ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے کہ نہ اُسپر ظلم کرے اور نہ ہلاکی مین ڈالے اور جو کوئی اپنے بھائی کی حاجت روائی مین رہتا ہے اللہ تعالیٰ اُس کی حاجت روائی مین رہتا ہے اور جو کوئی مسلمان سے سختی کو دور کرتا ہے اللہ تعالےٰ اُس سے قیامت کے دن سختیون مین سے سختی دور کرتا ہے اور جو کوئی کسی مسلمان کی پردہ پوشی کرے اللہ تعالےٰ قیامت کے دن اُسکی پردہ پوشی کریگا اَلْمُسْلِمُ اَخُو الْمُسْلِمِ لَا يَظْلِمُهُ وَلَا يَخْذُلُهُ وَلَا يَحْقِرُهُ التَّقْوٰى هٰهُنَا وَيُشِيْرُ اِلٰى صَدْرِهٖ ثَلٰثَ مِرَارٍ بِحَسْبِ امْرِئٍ مِّنَ الشَّرِّ اَنْ يَّحْقِرَ اَخَاهُ الْمُسْلِمَ كُلُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ حَرَامٌ دَمُهٗ وَمَالُهٗ وَعِرْضُهٗ مسلمان مسلمان کا بھائی ہے کہ نہ اُسپر ظلم کرے اور نہ اُسکی مدد چھوڑدے اور نہ اُس کو ذلیل سمجھے پرہیزگاری یہان ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اشارہ فرماتے تھے اپنے سینہ کی طرف تین بار فرمایا آدمی کو بُرائی سے اسیقدر کافی ہے کہ اپنے بھائی مسلمان کو حقیر جانے سارا مسلمان مسلمان پر حرام ہے یعنی اُسکا خون اور اُس کا مال اور اُس کی آبرو ف سینہ کی طرف اشارہ سے غرض یہ ہے کہ تقوی کی جگہ دل ہے اور وہ تجھ سے پوشیدہ ہے تو اپنے بھائی مسلمان کو حقیر کیسے جانتا ہے کیونکہ احتمال تقوی کا رکھتا ہے جس کے باعث وہ اللہ کے نزدیک گرامی تر ہو۔ سیا اَهْلُ الْجَنَّةِ ثَلٰثَةٌ ذُوْ سُلْطَانٍ مُّقْسِطٌ مُّتَصَدِّقٌ مُّوَفَّقٌ وَرَجُلٌ رَّحِيْمٌ رَّقِيْقُ الْقَلْبِ لِكُلِّ ذِيْ قُرْبٰى وَّمُسْلِمٍ وَّعَفِيْفٌ مُّتَعَفِّفٌ ذُوْ عِيَالٍ وَّاَهْلُ النَّارِ خَمْسَةٌ اَلضَّعِيْفُ الَّذِيْ لَا زَبْرَ لَهُ الَّذِيْنَ هُمْ فِيْكُمْ تَبَعٌ لَا يَبْغُوْنَ اَهْلًا وَّلَا مَالًا وَّالْخَائِنُ الَّذِيْ لَا يَخْفٰى لَهٗ طَمَعٌ وَّاِنْ دَقَّ اِلَّا خَانَهٗ وَرَجُلٌ لَا يُصْبِحُ وَلَا يُمْسِيْ اِلَّا وَهُوَ يُخَادِعُكَ عَنْ اَهْلِكَ وَمَالِكَ وَذَكَرَ الْبُخْلَ اَوِ الْكَذِبَ وَالشِّنْظِيْرُ الْفَحَّاشُ جنتی تین شخص ہین ایک صاحب حکومت عادل اور خلق پر محسن اور طاعت کی توفیق دیا ہوا ہو اور ایک مرد مہربان نرم دل ہر قرابتی پر اور ہر مسلمان پر اور ایک پرہیزگار حرام سے اور بچنے والا سوال سے اور کنبہ والا اور دوزخی پانچ شخص ہین اول وہ ضعیف جس کو عقل نہین یہ وہ ہین کہ تمہارے خادم ہین نہ بیوی کی خواہش رکھین نہ مال کی دوم وہ خائن کہ اُس کی طمع چھپی نہ ہو اگرچہ کم چیز ہو مگر اُسمین خیانت کرتا ہے سوم وہ شخص کہ صبح اور شام اُس کا یہی حال ہو کہ تجھکو تیری گھر والون اور تیرے مال مین فریب دیتا رہتا ہو اور آپنے ذکر بخل کا یا جھوٹ کا فرمایا یعنی چوتھا بخیل یا جھوٹے کو فرمایا پانچوان بدخلق اور فحش بکنے والا ف جس کو عقل نہو یعنی اُسکو اس بات کی عقل نہین کہ حرام سے بچین اور بی بی اور مال کی خواہش نہین یعنی حلال کی طلب کی پروا نہین رکھتے بلکہ حرام کی طرف مائل ہین اور لا یخفی لہ طمع کے یہ معنی کہ طمع کی چیز ڈھونڈھکر نکالتا ہے اور اُس مین سے کچھ نہین چھوڑتا جس مین خیانت نہ کرے اور گھر والون اور مال مین فریب دیتا رہتا ہے یعنی ظاہر مین پارسائی اور امانت داری پر کام کرتا ہے اور باطن مین تیرے اہل و مال مین خیانت کے درپے ہے اور ذکر البخل سے یہ غرض ہے کہ بخیل یا جھوٹے کو دو لفظون سے فرمایا راوی کو حدیث کے لفظ یاد نہ رہے اسلیے ان لفظون سے بیان کیا۔ سید وَاللهِ لَا يُؤْمِنُ وَاللهِ لَا يُؤْمِنُ وَاللهِ لَا يُؤْمِنُ قِيْلَ مَنْ يَا رَسُوْلَ اللهِ قَالَ الَّذِيْ لَا يَاْمَنُ جَارُهٗ بَوَائِقَهٗ بخدا کہ مومن نہوگا ان الفاظ کو آپنے تین بار ارشاد فرمایا کسی نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ کون مومن نہوگا آپنے فرمایا کہ وہ شخص کہ جسکے ہمسایہ اُسکے ضرر سے مامون نہون

لَا یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ مَنْ لَا یَأْمَنُ جَارُہٗ بَوَائِقَہٗ جنت مین داخل ہوگا وہ شخص جس کا ہمسایہ اُسکے ضرر رون سے بامون ہوے
مَا زَالَ جِبْرَئِیْلُ یُوْصِیْنِیْ بِالْجَارِ حَتّٰی ظَنَنْتُ اَنَّہٗ سَیُوَرِّثُہٗ جبرئیل علیہ السلام مجھکو ہمیشہ ہمسایہ کے حق مین نصیحت
کرتے تھے یہان تک کہ مین نے گمان کیا کہ وہ ہمسایہ کو وارث کر دینگے اِذَا کُنْتُمْ ثَلٰثَۃً فَلَا یَتَنَاجٰی اثْنَانِ دُوْنَ
الْاٰخَرِ حَتّٰی تَخْتَلِطُوْا بِالنَّاسِ مِنْ اَجْلِ اَنْ یُّحْزِنَہٗ جب تم تین شخص ہو تو اُن مین سے دو آدمی بدون تیسری کے سرگوشی کرین
یہان تک کہ تم لوگون سے ملو کیونکہ دو کا سرگوشی کرنا تیسرے کو غمگین کریگا ف یعنی جب بہت سے آدمی جمع ہو جاین اُسوقت
دو کی سرگوشی کا مضائقہ نہین فقط تین مین دو کی سرگوشی نہین چاہیئے کہ تیسر کو رنج ہوگا اَلدِّیْنُ النَّصِیْحَۃُ ثَلٰثًا قُلْنَا
لِمَنْ قَالَ لِلّٰہِ وَلِکِتَابِہٖ وَلِرَسُوْلِہٖ وَلِاَئِمَّۃِ الْمُسْلِمِیْنَ وَلِعَامَّتِہِمْ دین کا ستون خیر خواہی کرنا ہی اس کو آپنے تین بار
فرمایا ہم نے عرض کیا کہ کس کی خیر خواہی کرنی آپنے ارشاد فرمایا کہ اللہ کی اور اُس کی کتاب کی اور اُس کے رسول کی
اور مسلمانون کے حاکمین کی اور سب مسلمانونکی ف اللہ کی خیر خواہی یہ ہی کہ اُس کی وحدانیت کا معتقد ہو اور اُسکی
عبادت مین نیت خالص رکھے اور قرآن کی خیر خواہی یہ ہے کہ اُس کو سچ جانے اور اُس کے بموجب عمل کرے اور رسول
کی خیر خواہی یہ ہے کہ اُنکی نبوت کی تصدیق کرے اور اوامر اور نواہی مین اُنکی فرمانبرداری کرے اور حکام کی خیر خواہی
یہ ہے کہ حق بات مین اُنکی اطاعت کرے اور اُن سے باغی نہو اور عام مسلمانون کی خیر خواہی یہ ہے کہ اُن کو اچھی باتون
کی ہدایت کرے۔ ہنایہ قَالَ بَایَعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی اِقَامِ الصَّلٰوۃِ وَاِیْتَاءِ الزَّکٰوۃِ وَ
النُّصْحِ لِکُلِّ مُسْلِمٍ جریر کہتے ہین کہ مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی یعنی آپکے ہاتھ پر عہد کیا نماز کے قائم
رکھنے اور زکوٰۃ کے دینے اور ہر مسلمان کی خیر خواہی کرنے کا لَا تُنْزَعُ الرَّحْمَۃُ اِلَّا مِنْ شَقِیٍّ رحمت نہین نکالی جاتی مگر بدبخت
کے دل سے یعنی بدبخت ہی رحیم نہین ہوتا اَلرَّاحِمُوْنَ یَرْحَمُہُمُ الرَّحْمٰنُ اِرْحَمُوْا مَنْ فِی الْاَرْضِ یَرْحَمْکُمْ مَنْ
فِی السَّمَآءِ رحم کرنے والون پر رحمن رحم فرماتا ہے تم رحم کرو اُن لوگون پر جو زمین مین ہین تم پر وہ رحم کریگا جو آسمان مین
ہے یعنی اللہ تعالیٰ لَیْسَ مِنَّا مَنْ لَّمْ یَرْحَمْ صَغِیْرَنَا وَلَمْ یُوَقِّرْ کَبِیْرَنَا وَیَاْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ وَیَنْہَ عَنِ الْمُنْکَرِ ہماری
تابعین سے نہین ہی وہ شخص جو ہمارے چھوٹون پر رحم نکرے اور ہمارے بڑے کی توقیر نہ کرے اور اچھی بات کا حکم نکرے
اور بُری بات سے منع نکرے مَا اَکْرَمَ شَابٌّ شَیْخًا مِنْ اَجْلِ سِنِّہٖ اِلَّا قَیَّضَ اللّٰہُ لَہٗ عِنْدَ سِنِّہٖ مَنْ یُّکْرِمُہٗ جو کوئی جوان
شخص ایک بوڑھے کی توقیر اُسکے بڑھاپے کی وجہ سے کرتا ہی تو اللہ تعالیٰ اُس جوان کیلئے اُسکے بوڑھا ہونے پر ایسے شخص کو معین
کرتا ہی جو اُسکی توقیر کرے اِنَّ مِنْ اِجْلَالِ اللّٰہِ اِکْرَامَ ذِی الشَّیْبَۃِ الْمُسْلِمِ وَحَامِلِ الْقُرْاٰنِ غَیْرِ الْغَالِیْ فِیْہِ وَلَا الْجَافِیْ عَنْہُ
وَاِکْرَامَ السُّلْطَانِ الْمُقْسِطِ خدا کی تعظیم مین سے ہی بوڑھے مسلمان کی توقیر کرنا اور ایسے قرآن جاننے والے کی جو قرآن مین مبالغہ
نہین کرتا اور نہ اُس سے الگ رہتا ہی اور بادشاہ عادل کی توقیر کرنی ف مبالغہ نہین کرتا یعنی تجوید مین اور نہ جلدی
پڑھتا ہے کہ معانی مین فکر کرنے سے باز رہے اور الگ نہین رہتا یعنی قرآن کی تلاوت اور اسپر عمل کرنے سے اعراض

نہیں کرتا۔ سید خَیرُ بَیتٍ فِی المُسلِمِینَ بَیتٌ فِیہِ یَتِیمٌ یُحسَنُ اِلَیہِ وَشَرُّ بَیتٍ فِی المُسلِمِینَ بَیتٌ فِیہِ یَتِیمٌ یُسَاءُ
اِلَیہِ مسلمانوں میں اچھا گھر وہ ہی جس میں یتیم ہو کہ جس کے ساتھ احسان کیا جائے اور مسلمانوں میں برا گھر وہ ہی کہ جس گھر میں
کوئی یتیم ہو اور اُس کو ایذا دیجاتی ہو مَن مَسَحَ رَأسَ یَتِیمٍ لَم یَمسَحہُ اِلَّا لِلّٰہِ کَانَ لَہٗ بِکُلِّ شَعرَۃٍ تَمُرُّ عَلَیھَا یَدُہٗ حَسَنَاتٌ
وَمَن اَحسَنَ اِلیٰ یَتِیمَۃٍ اَو یَتِیمٍ عِندَہٗ کُنتُ اَنَا وَھُوَ فِی الجَنَّۃِ کَھَاتَینِ وَقَرَنَ بَینَ اِصبَعَیہِ جو کوئی یتیم کے
سر پر ہاتھ پھیرے اور بجز اللہ کی خوشی کے اور کسی غرض سے نہ پھیرے تو اُس کے لئے ہر بال کی مقدار جس پر اُس کا ہاتھ پھرتا
ہے نیکیاں ہونگی اور جو کوئی کسی اپنے پاس کے یتیم لڑکی یا یتیم لڑکے کے ساتھ سلوک کرے تو میں اور وہ شخص جنت میں اُن
دونوں انگلیوں کی طرح ہونگے اور آپ نے اپنی دونوں انگلیوں کو ملایا یعنی کیفیت بتلانے کے لئے مَن اٰوٰی یَتِیمًا اِلیٰ
طَعَامِہٖ وَشَرَابِہٖ اَوجَبَ اللّٰہُ لَہُ الجَنَّۃَ البَتَّۃَ اِلَّا اَن یَعمَلَ ذَنبًا لَا یُغفَرُ وَمَن عَالَ ثَلٰثَ بَنَاتٍ مِثلَھُنَّ مِنَ
الاَخَوَاتِ فَاَدَّبَھُنَّ وَرَحِمَھُنَّ حَتّٰی یُغنِیَھُنَّ اَوجَبَ اللّٰہُ لَہُ الجَنَّۃَ فَقَالَ رَجُلٌ یَا رَسُولَ اللّٰہِ اَو ثِنتَینِ قَالَ اَو اثنَتَینِ حَتّٰی
لَو قَالُوا اَو وَاحِدَۃً وَمَن اَذھَبَ اللّٰہُ کَرِیمَتَیہِ وَجَبَت لَہُ الجَنَّۃُ قِیلَ یَا رَسُولَ اللّٰہِ وَمَا کَرِیمَتَاہُ قَالَ عَینَاہُ
جو کوئی بٹھاوے کسی یتیم کو اپنے کھانے اور پینے پر تو اللہ تعالیٰ اُسکے لئے بیشک جنت واجب کرتا ہی مگر اس صورت میں کہ وہ کوئی
گناہ ایسا کرے جو بخشا نجاوے یعنی شرک کرے اور جو کوئی تین بیٹیوں کی یا تین بہنوں کی پرورش کرے اور اُن کو ادب سکھاوے اور اُن پر رحم
کرے یہاں تک کہ اللہ اُن کو بے پروا کرے تو اللہ تعالےٰ اُسکے لئے جنت واجب کرتا ہی ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ یا دو بیٹیوں
کی پرورش کرے آپ نے فرمایا دو کی پرورش کرے۔ راوی کہتا ہی کہ یہاں تک کہ اگر لوگ کہتے یا ایک کی پرورش کرے تو آپ ایک کے لئے بھی
وجوب جنت کا ارشاد فرماتے اور جس شخص کی دو عزیز چیزیں اللہ کھودے تو اُس کے لئے جنت واجب ہوتی ہی کسی نے عرض کیا یا
رسول اللہ اُس کی دو عزیز چیزیں کیا ہیں آپ نے فرمایا کہ اُس کی دونوں آنکھیں لَاَن یُؤَدِّبَ الرَّجُلُ وَلَدَہٗ خَیرٌ لَّہٗ مِن اَن
یَتَصَدَّقَ بِصَاعٍ آدمی کا اپنے بیٹے کو ادب دینا اُسکے حق میں بہتر ہی ایک صاع کے صدقہ دینے سے ف صاع ایک پیمانہ ہی
جس میں انسی روپیہ کے سیر سے ساڑھے تین سیر کے قریب گیہوں آتے ہیں مَا نَحَلَ وَالِدٌ وَلَدَہٗ مِن نُحلٍ اَفضَلَ
مِن اَدَبٍ حَسَنٍ باپ نے اپنے بیٹے کو کوئی عطیہ نہیں دیا اچھے ادب سے بہتر یعنی عمدہ ادب سکھانا سب عطایا سے
بہتر ہی اَنَا وَامرَاَۃٌ سَفعَاءُ الخَدَّینِ کَھَاتَینِ یَومَ القِیٰمَۃِ وَاَومَأَ یَزِیدُ بنُ زُرَیعٍ اِلَی الوُسطیٰ وَالسَّبَّابَۃِ
اِمرَأَۃٌ اٰمَت مِن زَوجِھَا ذَاتُ مَنصَبٍ وَجَمَالٍ حَبَسَت نَفسَھَا عَلیٰ یَتَامَاھَا حَتّٰی بَانُوا اَو مَاتُوا میں اور سیاہ
رخساروں والی عورت قیامت کے دن دو انگلیوں کی طرح ہوں گے اور یزید بن زریع راوی نے اشارہ کیا بیچ کی اور
شہادت کی انگلی سے وہ عورت وہ ہے جو اپنے شوہر سے بیوہ ہو رتبہ اور جمال والی تھی اُس نے اپنے نفس کو اپنے یتیموں پر روکے
رکھا یہاں تک کہ پرورش سے جدا ہوئے یا مر گئے ف یعنی پہلے خوبصورت تھی لیکن اپنے اولاد کی پرورش اور نکاح
نہ کرنے اور شوہر کے مرنیکے بعد زینت چھوڑنے سے سیاہ پڑ گئی۔ سید مَن کَانَت لَہٗ اُنثٰی فَلَم یَئِدھَا وَلَم

يُهِنْهَا وَلَمْ يُؤْثِرْ وَلَدَهٗ عَلَيْهَا يَعْنِي الذُّكُوْرَ اَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ جس شخص کی کوئی بیٹی ہو اور وہ اسکو
نہ جیتی گاڑے اور نہ اُس کی اہانت کرے اور نہ اپنے فرزند یعنی بیٹون کو اُسپر ترجیح دے تو اللہ تعالیٰ اُس کو جنت
مین داخل کرے گا مَنِ اغْتِيْبَ عِنْدَهٗ اَخُوْهُ الْمُسْلِمُ وَهُوَ يَقْدِرُ عَلٰى نَصْرِهٖ فَنَصَرَهٗ نَصَرَهُ اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ
فَاِنْ لَّمْ يَنْصُرْهُ وَهُوَ يَقْدِرُ عَلٰى نَصْرِهٖ اَدْرَكَهُ اللّٰهُ بِهٖ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ جس کسی کے پاس اُسکے مسلمان بھائی
کی غیبت کیجائے اور وہ اُسکے مدد کرنے پر قادر ہے یعنی غیبت سے اُس کو منع کرسکتا ہے اور اُسنے اُس کی مدد کی تو اللہ
تعالےٰ دنیا اور آخرت مین اُس کی مدد کرے گا اور اگر اُسنے مدد نہ کی اور وہ اُسکی مدد پر قادر تھا تو اللہ تعالےٰ اُس سے
اس بات کا مواخذہ دنیا اور آخرت مین کرے گا مَنْ ذَبَّ عَنْ لَحْمِ اَخِيْهِ بِالْمَغِيْبَةِ كَانَ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ اَنْ يُعْتِقَهٗ
مِنَ النَّارِ جو کوئی اپنے بھائی کے گوشت سے اُسکے پیٹھ کے پیچھے کسی کو دفع کرے تو اللہ پر حق ہوگا کہ اُس کو آتش دوزخ سے آزاد کرے
ف یعنی کسی نے غائبانہ کسی کی غیبت کی اور اُسنے اُس کو منع کیا۔ سید مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَرُدُّ عَنْ عِرْضِ اَخِيْهِ اِلَّا كَانَ
حَقًّا عَلَى اللّٰهِ اَنْ يَرُدَّ عَنْهُ نَارَ جَهَنَّمَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ثُمَّ تَلَا هٰذِهِ الْاٰيَةَ وَكَانَ حَقًّا عَلَيْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ جو مسلمان کہ منع کرے
اپنے بھائی کو آبروریزی سے تو اللہ پر حق ہوتا ہے کہ اُس سے قیامت کے دن دوزخ کی آگ دور کرے پھر آپنے یہ آیت پڑھی
وکان حقا علینا نصر المؤمنین یعنی اور ہمپر حق ہے مدد کرنا مومنون کو مَا مِنِ امْرِئٍ مُسْلِمٍ يَخْذُلُ امْرَاً مُسْلِمًا فِيْ مَوْضِعٍ
تُنْتَهَكُ فِيْهِ حُرْمَتُهٗ وَيُنْتَقَصُ فِيْهِ مِنْ عِرْضِهٖ اِلَّا خَذَلَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى فِيْ مَوْطِنٍ يُحِبُّ فِيْهِ نُصْرَتَهٗ وَمَا مِنِ
امْرِئٍ مُسْلِمٍ يَنْصُرُ مُسْلِمًا فِيْ مَوْضِعٍ يُنْتَقَصُ مِنْ عِرْضِهٖ وَيُنْتَهَكُ فِيْهِ مِنْ حُرْمَتِهٖ اِلَّا نَصَرَهُ اللّٰهُ فِيْ مَوْطِنٍ
يُحِبُّ فِيْهِ نُصْرَتَهٗ کوئی مرد مسلمان کہ کسی مسلمان آدمی کی مدد چھوڑے ایسی جگہ مین کہ اُس کی ہتک حرمت ہوتی ہے اور
اُس کی آبرو اُسمین کم کی جاتی ہو تو اللہ تعالیٰ اُسکی مدد ایسی جگہ مین چھوڑیگا جسمین وہ اپنی مدد دوست رکھتا ہے یعنی آخرت مین
اور جو مرد مسلمان کہ کسی مسلمان کی مدد کرے ایسی جگہ مین کہ اُس کی آبرو گھٹائی جاتی ہے اور اُس کی حرمت اُسمین ہتک کی
جاتی ہے تو اللہ تعالےٰ اُسکی مدد ایسی جگہ مین کرے گا جس مین وہ اپنی مدد درست رکھتا ہے مَنْ رَاٰى عَوْرَةً فَسَتَرَهَا
كَانَ كَمَنْ اَحْيَا مَوْءُوْدَةً جس شخص نے کسی کا عیب دیکھا اور اُس کو چھپایا تو وہ ایسا ہوگا جیسے موؤدہ کو زندہ کیا۔
ف موؤدہ اُس لڑکی کو کہتے ہین کہ زندہ کو گاڑدین جیسے جاہلیت مین کرتے تھے اِنَّ اَحَدَكُمْ مِرْاٰةُ اَخِيْهِ
فَاِنْ رَاٰى بِهٖ اَذًى فَلْيُمِطْ عَنْهُ تم مین سے ایک اپنے بھائی کا آئینہ ہے اگر اُسمین کوئی چیز دیکھے تو چاہیئے کہ اُسکو
اُس سے دور کرے ف یعنی جیسے آئینہ مین چہرہ کا عیب معلوم ہوجاتا ہے ویسے ہی ایک آدمی دوسرے آدمی کا عیب
دیکھ لیتا ہے تو چاہیئے کہ اُس کو اُس عیب سے آگاہ کرے تاکہ وہ اُس کو چھوڑ دے۔ سید مَنْ حَمٰى مُؤْمِنًا مِنْ مُنَافِقٍ بَعَثَ اللّٰهُ مَلَكًا
يَحْمِيْ لَحْمَهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مِنْ نَارِ جَهَنَّمَ وَمَنْ رَمٰى مُسْلِمًا بِشَيْءٍ يُرِيْدُ بِهٖ شَيْنَهٗ حَبَسَهُ اللّٰهُ عَلٰى جِسْرِ جَهَنَّمَ
حَتّٰى يَخْرُجَ مِمَّا قَالَ جو کوئی بچاوے کسی مومن کو کسی منافق کے شر سے تو اللہ تعالیٰ ایک فرشتے کو بھیجے گا کہ قیامت کے دن

اُسکے گوشت کو دوزخ کی آگ سے بچادیگا اور جو کوئی کسی مسلمان پر کسی بات کی تہمت لگاوے جس سے اُس کا مقصود اسپر عیب لگانا
ہو تو اللہ تعالیٰ اُس کو دوزخ کے پل پر روکیگا یہان تک کہ اُس بات کے عہدہ سے نکلے جو اُسنے کہی تھی **ف** یعنی اسقدر عذاب
ہولیگا یا دشمن کو راضی کرلے گا تب نجات ہوگی۔ حق خَیْرُ الْاَصْحَابِ عِنْدَ اللّٰہِ خَیْرُھُمْ لِصَاحِبِہٖ وَخَیْرُ الْجِیْرَانِ
عِنْدَ اللّٰہِ خَیْرُھُمْ لِجَارِہٖ یارون مین اچھے یار اللہ کے نزدیک وہ ہین جو اچھے ہون اپنے رفیقون کے حق مین اور ہمسایون
مین سے بہتر اللہ کے نزدیک وہ ہین جو اپنے ہمسایون کے حق مین بہتر ہون قَالَ رَجُلٌ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ کَیْفَ لِیْ اَنْ اَعْلَمَ اِذَا اَحْسَنْتُ اَوْ اِذَا اَسَأْتُ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا
سَمِعْتَ جِیْرَانَکَ یَقُوْلُوْنَ قَدْ اَحْسَنْتَ فَقَدْ اَحْسَنْتَ وَاِذَا سَمِعْتَھُمْ یَقُوْلُوْنَ قَدْ اَسَأْتَ فَقَدْ اَسَأْتَ ایک
شخص نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین عرض کیا کہ یا رسول اللہ مین کیسے جانون جب مین نے نیکی کی ہو یا بُرا کیا ہو
پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تو اپنے ہمسایون سے سُنے کہ وہ کہین کہ تو نے اچھا کیا تو معلوم کر کہ تو نے اچھا کیا اور جب تو اُن سے
سُنے کہ وہ کہین کہ تو نے بُرا کیا تو جان لے کہ تو نے بُرا کیا **ف** یہ حکم اُس صورت مین ہی کہ ہمسایہ کے لوگ حق اور انصاف والے ہون
اور زیادہ محبت اور عداوت نہ رکھتے ہون۔ حق اَنْزِلُوا النَّاسَ مَنَازِلَھُمْ لوگون کو اُتارو اُن کے مرتبون پر **ف** یعنی ہر ایک
شخص کے موافق اُسکے فضل اور شرف کی توقیر کرو اور رذیل اور شریف مین اور خادم اور مخدوم مین برابری مت کرو سیر اِنَّ النَّبِیَّ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ یَوْمًا فَجَعَلَ اَصْحَابُہٗ یَتَمَسَّحُوْنَ بِوَضُوْئِہٖ فَقَالَ لَھُمُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا یَحْمِلُکُمْ
عَلٰی ھٰذَا قَالُوْا حُبُّ اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ سَرَّہٗ اَنْ یُحِبَّ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ اَوْ یُحِبَّہُ
اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ فَلْیَصْدُقْ حَدِیْثَہٗ اِذَا حَدَّثَ وَلْیُؤَدِّ اَمَانَتَہٗ اِذَا اؤْتُمِنَ وَلْیُحْسِنْ جِوَارَ مَنْ جَاوَرَہٗ پیغمبر صلی اللہ
علیہ وسلم نے ایک روز وضو کیا تو آپکے اصحاب وضو کا بچا ہوا پانی اپنے منہ پر ملنے لگے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو فرمایا کہ اس
فعل پر تم کو کون چیز باعث ہوئی اُنھون نے عرض کیا کہ اللہ اور اُس کے رسول کی محبت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا
کہ جس کو یہ اچھا لگے کہ اللہ اور اُس کے رسول سے محبت کرے یا اللہ اور اُس کا رسول اُس سے محبت کرے تو اُس کو چاہیئے کہ جب بات کرے
تو بات مین سچ کہے اور امانت کو ادا کرے جب امانت اُسکے پاس رکھی جاوے اور حق ہمسائگی اچھی طرح ادا کرے اُس شخص سے جو اُس کا
ہمسایہ ہو لَیْسَ الْمُؤْمِنُ بِالَّذِیْ یَشْبَعُ وَجَارُہٗ جَائِعٌ اِلٰی جَنْبِہٖ مومن کامل وہ شخص نہین ہی جو خود شکم سیر ہو اور اُس کا
ہمسایہ اُسکے پہلو مین بھوکا ہو قَالَ رَجُلٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّ فُلَانَۃَ تُذْکَرُ مِنْ کَثْرَۃِ صَلٰوتِھَا وَصِیَامِھَا وَصَدَقَتِھَا
غَیْرَ اَنَّھَا تُؤْذِیْ جِیْرَانَھَا بِلِسَانِھَا قَالَ ھِیَ فِی النَّارِ قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَاِنَّ فُلَانَۃَ تُذْکَرُ قِلَّۃَ صِیَامِھَا وَصَلٰوتِھَا
وَصَدَقَتِھَا وَاِنَّھَا تَصَدَّقُ بِالْاَثْوَارِ مِنَ الْاَقِطِ وَلَا تُؤْذِیْ بِلِسَانِھَا جِیْرَانَھَا قَالَ ھِیَ فِی الْجَنَّۃِ ایک شخص نے عرض کیا
یا رسول اللہ فلان عورت کا ذکر ہوتا ہے کہ نماز بہت پڑھتی ہی اور روزہ بہت رکھتی ہی اور خیرات بہت دیتی ہی یعنی لوگ کہتے
ہین کہ عبادت بہت کرتی ہی لیکن وہ اپنے ہمسایون کو اپنی زبان سے ایذا دیتی ہی آپنے فرمایا کہ وہ دوزخ مین ہی اُس شخص نے

عرض کیا یا رسول اللہ فلان عورت کا ذکر ہوتا ہے روزہ اور نماز اور خیرات کے کم کرنے کا اور وہ پنیر کے ٹکڑے خیرات
کرتی ہے اور اپنی زبان سے اپنے ہمسایون کو ایذا نہین دیتی آپنے فرمایا کہ وہ جنتی ہو اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ وَقَفَ عَلٰی نَاسٍ جُلُوْسٍ فَقَالَ اَلَا اُخْبِرُکُمْ بِخَیْرِکُمْ مِنْ شَرِّکُمْ قَالَ فَسَکَتُوْا فَقَالَ ذٰلِکَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ
فَقَالَ رَجُلٌ بَلٰی یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَخْبِرْنَا بِخَیْرِنَا مِنْ شَرِّنَا فَقَالَ خَیْرُکُمْ مَنْ یُّرْجٰی خَیْرُہٗ وَیُؤْمَنُ شَرُّہٗ وَشَرُّکُمْ
مَنْ لَّا یُرْجٰی خَیْرُہٗ وَلَا یُؤْمَنُ شَرُّہٗ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم چند بیٹھے ہوی لوگون پر کھڑے ہوئے اور ارشاد
فرمایا کہ کیا نہ بتاؤن مین تم کو تم مین سے اچھے کو تم مین سے برے سے ۔ راوی کہتا ہے کہ لوگ چپ ہو رہے اور آپنے
اس سوال کو تین دفعہ فرمایا ایک شخص نے عرض کیا کہ ہان یا رسول اللہ بتا دیجیے ہم کو ہماری بہتر کو ہماری برے
سے آپنے فرمایا کہ تم مین سے بہتر وہ ہو جس کی بھلائی کی امید کیجاے اور اس کی برائی سے مامون رہین اور تم مین سے
برا وہ ہو کہ نہ اس کی بھلائی کی توقع ہو اور نہ اس کی برائی سے امن ہو **ف** مطلب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سوال کا
یہ ہو کہ تم کو بتاؤن کہ بہتر کون ہو اور برا کون ہے تاکہ بہتر آدمی برے سے ممتاز ہو جاوے ۔ حق اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی قَسَمَ
بَیْنَکُمْ اَخْلَاقَکُمْ کَمَا قَسَمَ بَیْنَکُمْ اَرْزَاقَکُمْ اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی یُعْطِی الدُّنْیَا مَنْ یُّحِبُّ وَمَنْ لَّا یُحِبُّ وَلَا یُعْطِی الدِّیْنَ
اِلَّا مَنْ اَحَبَّ فَمَنْ اَعْطَاہُ اللّٰہُ الدِّیْنَ فَقَدْ اَحَبَّہٗ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَا یُسْلِمُ عَبْدٌ حَتّٰی یَسْلَمَ قَلْبُہٗ وَلِسَانُہٗ
وَلَا یُؤْمِنُ حَتّٰی یَاْمَنَ جَارُہٗ بَوَائِقَہٗ اللہ تعالی نے تم مین تمھاری اخلاق کو تقسیم کیا جیسے تمہاری رزق تم مین تقسیم کیے
اللہ تعالی دنیا کو عطا کرتا ہے اس شخص کو جسے دوست رکھتا ہو اور جسے دوست نہین رکھتا اور دین صرف اسی شخص کو عنایت
کرتا ہے جسے دوست رکھتا ہے تو جس کسی کو اللہ نے دین عطا فرمایا تو اسنے اس کو دوست رکھا قسم ہو اس ذات کی جس کے
قبضہ مین میری جان ہو کہ کوئی بندہ مسلمان نہین ہوتا یہان تک کہ اس کا دل اور زبان مسلمان ہون اور نہ کوئی مومن ہوتا
ہے جب تک کہ اس کا ہمسایہ اسکے نقصانون سے مامون رہے **ف** دل کا اسلام یہ ہو کہ باطل عقیدون سے اور برے
اخلاق سے پاک ہو اور زبان کا اسلام یہ ہو کہ اس کو ایسی چیزون سے روکے رہے جو اسکی آفتین ہین ۔ سید اَلْمُؤْمِنُ مَاْلَفٌ
وَلَا خَیْرَ فِیْمَنْ لَّا یَاْلَفُ وَلَا یُؤْلَفُ مومن الفت کرنے والا ہوتا ہو اور ایسے شخص مین کچھ بھلائی نہین جو نہ خود الفت کرے
نہ کوئی اس سے الفت کرے مَنْ قَضٰی لِاَحَدٍ مِّنْ اُمَّتِیْ حَاجَۃً یُّرِیْدُ اَنْ یَّسُرَّہٗ بِہَا فَقَدْ سَرَّنِیْ وَمَنْ سَرَّنِیْ فَقَدْ سَرَّ اللّٰہَ
وَمَنْ سَرَّ اللّٰہَ اَدْخَلَہُ الْجَنَّۃَ ۔ جو کوئی میری امت مین سے کسی کی حاجت پوری کری اس ارادہ سے کہ اس شخص کو اس حاجت روائی
سے خوش کری تو اسنے مجھکو خوش کیا اور جس شخص نے مجھکو خوش کیا اسنے اللہ کو خوش کیا اور جس نے اللہ کو خوش کیا اللہ اس کو جنت
مین داخل کرے گا مَنْ اَغَاثَ مَلْہُوْفًا کَتَبَ اللّٰہُ لَہٗ ثَلٰثًا وَّسَبْعِیْنَ مَغْفِرَۃً وَّاحِدَۃٌ فِیْہَا صَلَاحُ اَمْرِہٖ کُلِّہٖ وَثِنْتَانِ وَسَبْعُوْنَ لَہٗ
دَرَجٰتٌ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ ۔ جسنے کسی غمزدہ کی فریاد رسی کی اللہ تعالی اسکے لیے تہتر بخششین لکھتا ہو ایک مین اسکے سب کامون کی درستی ہوتی ہو یعنی دنیا
اور آخرت مین اور بہتر اسکے لیے قیامت کے دن درجات کی باعث ہونگی اَلْخَلْقُ عِیَالُ اللّٰہِ فَاَحَبُّ الْخَلْقِ اِلَی اللّٰہِ مَنْ اَحْسَنَ اِلٰی عِیَالِہٖ

مخلوق خدا کی عیال ہے تو مخلوق مین سے خدا کے نزدیک زیادہ محبوب وہ شخص ہی جو اُس کے عیال سے سلوک کرے **ف** اللہ تعالی اعیال سے پاک ہی مگر یہان مجازاً فرمایا کہ جیسے آدمی اہل وعیال کو پرورش کرتا ہو ویسے ہی اللہ بھی مخلوق کو پرورش کرتا ہی اِنَّ رَجُلاً شَكٰى اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَسْوَةَ قَلْبِهٖ قَالَ امْسَحْ رَاسَ الْيَتِيْمِ وَاَطْعِمِ الْمِسْكِيْنَ ایک آدمی نے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین اپنی سنگدلی کا شکوہ کیا آپ نے فرمایا کہ یتیم کے سر پر ہاتھ پھیر اور مسکین کو کھانا کھلا یعنی ان باتون سے سنگدلی جاتی رہیگی اَلَا اَدُلُّكُمْ عَلٰى اَفْضَلِ الصَّدَقَةِ اِبْنَتُكَ مَرْدُوْدَةٌ اِلَيْكَ لَيْسَ لَهَا كَاسِبٌ غَيْرُكَ کیا مین تم کو نہ بتاؤن افضل صدقہ کو وہ صدقہ تیری بیٹی کا خرچ ہی جو تیرے ذمہ آپڑی ہو یعنی بعد طلاق دینے اُس کے شوہر کے کہ کوئی اُس کے لئے کمانیوالا تیرے سوا نہو

باب سیزدہم خدا کی محبت اور اُسکی خوشنودی کے لئے کسی سے محبت کرنے کا بیان

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْاَرْوَاحُ جُنُوْدٌ مُّجَنَّدَةٌ فَمَنْ تَعَارَفَ مِنْهَا ائْتَلَفَ وَمَا تَنَاكَرَ مِنْهَا اخْتَلَفَ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ روحین لشکر کی طرح اکھٹی تھین یعنی بدن کے پیدا ہونے سے پہلے تو جو آپسمین اُنمین سے جان پہچان رکھتی تھین وہ باہم الفت رکھتی ہین اور جو اُن مین سے انجان تھین وہ اختلاف رکھتی ہین **ف** یعنی جن روحون مین ازل کے روز صفات مین مناسبت تھی اُن مین یہان بھی محبت ہوتی ہی اور جن مین وہان اختلاف تھا یہان بھی اختلاف رہتا ہے مثلاً نیکون کو باہم موافقت ہوتی ہی اور فاسقون کو فاسقون سے اور وہان کا تعارف خدا کے الہام سے ہوتا ہے کہ لوگون کے دلون مین وہان کی محبت کے سبب سے یہان بھی محبت ڈال دیتا ہے۔ ط اِنَّ اللّٰهَ اِذَا اَحَبَّ عَبْدًا دَعَا جِبْرَئِيْلَ فَقَالَ اِنِّيْ اُحِبُّ فُلَانًا فَاَحِبَّهٗ قَالَ فَيُحِبُّهٗ جِبْرَئِيْلُ ثُمَّ يُنَادِيْ فِي السَّمَاءِ فَيَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ فُلَانًا فَاَحِبُّوْهُ فَيُحِبُّهٗ اَهْلُ السَّمَاءِ ثُمَّ يُوْضَعُ لَهُ الْقَبُوْلُ فِي الْاَرْضِ وَاِذَا اَبْغَضَ عَبْدًا دَعَا جِبْرَئِيْلَ فَيَقُوْلُ اِنِّيْ اُبْغِضُ فُلَانًا فَاَبْغِضْهُ قَالَ فَيُبْغِضُهٗ جِبْرَئِيْلُ ثُمَّ يُنَادِيْ فِيْ اَهْلِ السَّمَاءِ اِنَّ اللّٰهَ يُبْغِضُ فُلَانًا فَاَبْغِضُوْهُ قَالَ فَيُبْغِضُوْنَهٗ ثُمَّ يُوْضَعُ لَهُ الْبَغْضَاءُ فِي الْاَرْضِ جب اللہ تعالی کسی بندہ کو دوست رکھتا ہی تو جبرئیل علیہ السلام کو بُلاتا ہی اور فرماتا ہی کہ مین فلان شخص کو دوست رکھتا ہون تو بھی اُس کو دوست رکھ آپ نے فرمایا کہ جبرئیل اُس کو دوست رکھتا ہے پھر آسمان مین پکارتا ہے اور کہتا ہی کہ اللہ تعالے فلان شخص کو دوست رکھتا ہے تم اُس کو دوست رکھو اسپر آسمان والے اُس کو دوست رکھتے ہین پھر اُسکے لئے زمین مین قبولیت رکھی جاتی ہے اور جب کسی بندہ کو اللہ دشمن رکھتا ہے تو جبرئیل م کو بُلاکر فرماتا ہے کہ مین فلان شخص سے نفرت رکھتا ہون تو بھی اُس سے نفرت کر آپ نے فرمایا کہ جبرئیل م اُس سے نفرت کرتا ہے پھر آسمان والون مین پکار دیتا ہے کہ اللہ تعالی فلان شخص سے نفرت رکھتا ہی تم اس سے نفرت کرو آپ نے فرمایا کہ فرشتے اُس سے نفرت کرتے ہین پھر اُس کے لئے نفرت زمین مین رکھی جاتی ہی یعنی سب لوگ نفرت کرنے لگتے ہین **ف** اس سے معلوم ہوا کہ لوگون کی محبت خدا کی محبت کی نشانی ہی لیکن محبت اور نفرت اچھے لوگون کی معتبر ہی۔ سعید اِنَّ اللّٰهَ يَقُوْلُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَيْنَ الْمُتَحَابُّوْنَ بِجَلَالِيْ اَلْيَوْمَ اُظِلُّهُمْ فِيْ ظِلِّيْ يَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا

ظِلِّی اللہ تعالےٰ قیامت کے دن فرمائیگا کہ کہاں ہیں میری بزرگی کے سبب باہم محبت کرنے والے میں اُن کو آج اپنے سایہ میں کرونگا یہ وہ دن ہی کہ کوئی سایہ بجز میرے عرش کے سایہ کے نہیں اِنَّ رَجُلًا زَارَ اَخًا لَّهٗ فِیْ قَرْیَةٍ اُخْرٰی فَاَرْصَدَ اللّٰهُ لَهٗ عَلٰی مَدْرَجَتِهٖ مَلَكًا قَالَ اَیْنَ تُرِیْدُ قَالَ اُرِیْدُ اَخًا لِّیْ فِیْ هٰذِهِ الْقَرْیَةِ قَالَ هَلْ لَكَ عَلَیْهِ مِنْ نِّعْمَةٍ تَرُبُّهَا قَالَ لَا غَیْرَ اَنِّیْ اَحْبَبْتُهٗ فِی اللّٰهِ قَالَ فَاِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَیْكَ بِاَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَحَبَّكَ كَمَا اَحْبَبْتَهٗ فِیْهِ ایک آدمی نے اپنے کسی بھائی کے دیکھنے کا دوسرے گاؤن میں ارادہ کیا اللہ تعالیٰ نے ایک فرشتہ کو اُسکی راہ پر معین کیا کہ تو کہان کا ارادہ کرتا ہے اُسنے کہا کہ میں اپنے ایک بھائی کا اس گاؤن میں ارادہ کرتا ہون فرشتہ نے کہا کہ تیرا اُسپر کچھ احسان ہی کہ تو اُس کا بدلہ لے گا یعنی تو نے اُس کو کچھ دیا ہی جس کا بدلہ لینے جاتا ہی اُس شخص نے کہا کہ کوئی غرض نہین بجز اسکے کہ مین نے اُس کو للہ دوست رکھا ہی فرشتہ نے کہا کہ تو مین اللہ تعالیٰ کا ایلچی تیری طرف ہون یہ پیام لیکر کہ اللہ نے تجھکو دوست رکھا جیسے تو نے اُس شخص کو اللہ کے لیئے دوست رکھا اِنَّ رَجُلًا قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَتَی السَّاعَةُ قَالَ وَیْلَكَ وَمَا اَعْدَدْتَ لَهَا قَالَ مَا اَعْدَدْتُ لَهَا اِلَّا اَنِّیْ اُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ قَالَ اَنْتَ مَعَ مَنْ اَحْبَبْتَ قَالَ اَنَسٌ فَمَا رَاَیْتُ الْمُسْلِمِیْنَ فَرِحُوْا بِشَیْءٍ بَعْدَ الْاِسْلَامِ فَرَحَهُمْ بِهَا ایک آدمی نے عرض کیا یا رسول اللہ قیامت کب ہوگی آپ نے فرمایا کہ وائے ہی تجھپر تو نے اُسکے لیئے کیا تیار کیا یعنی قیامت اپنے وقت پر آئیگی اُس کا کیا پوچھنا عمل اچھے کر اُسنے عرض کیا کہ مین نے اُسکے لیئے کچھ سامان نہین کیا بجز اسکے کہ مین اللہ اور اُسکے رسول کو دوست رکھتا ہون آپنے فرمایا کہ تو انھین کے ساتھ ہوگا جن کو تو نے دوست رکھا حضرت انس رضؓ کہتے ہین کہ مین نے مسلمانون کو نہین دیکھا کہ بعد اسلام کے کسی چیز سے اتنا خوش ہوئے ہون جسقدر اس ارشاد سے خوش ہوئے مَثَلُ الْجَلِیْسِ الصَّالِحِ وَالسَّوْءِ كَحَامِلِ الْمِسْكِ وَنَافِخِ الْكِیْرِ فَحَامِلُ الْمِسْكِ اِمَّا اَنْ یُّحْذِیَكَ وَاِمَّا اَنْ تَبْتَاعَ مِنْهُ وَاِمَّا اَنْ تَجِدَ مِنْهُ رِیْحًا طَیِّبَةً وَنَافِخُ الْكِیْرِ اِمَّا اَنْ یُّحْرِقَ ثِیَابَكَ وَاِمَّا اَنْ تَجِدَ مِنْهُ رِیْحًا خَبِیْثَةً نیک ہمنشین اور بُری ہمنشین کی مثال ایسی ہے جیسے مشک کا اُٹھانے والا اور بھٹی دھونکنے والا کہ مشک والا یا تجھے مشک مفت دیگا یا تو اُس سے خریدیگا یا اُس سے خوشبو سونگھیگا یعنی مثلاً کسی نیک آدمی کی خدمت اور صحبت کی تو اُس سے کچھ نہ کچھ فیض حاصل ہوگا اور بھٹی دھونکنے والا یا تیرے کپڑے پھونکے گا یا تو اُس سے بدبو سونگھیگا ف پہلی صورت مین اگر مشک نہ ملیگی تو خوشبو ہی پہنچیگی ایسے ہی جب نیک آدمی سے فیض نہ ملیگا تو بھی کافی ہی کہ ایک ساعت اُسکی صحبت مین خوشحالی اور فارغ بیٹھے گا اور بُرا ہمنشین وقت کو ضائع کریگا اور پرہیزگاری مین خلل ڈالیگا اور یہ نہو تو بدحالی اور دقت کی ناخوشی بالفعل موجود ہی حق قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی وَجَبَتْ مَحَبَّتِیْ لِلْمُتَحَابِّیْنَ فِیَّ وَالْمُتَجَالِسِیْنَ فِیَّ وَالْمُتَزَاوِرِیْنَ فِیَّ وَالْمُتَبَاذِلِیْنَ فِیَّ وَفِیْ رِوَایَةٍ قَالَ یَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰی اَلْمُتَحَابُّوْنَ فِیْ جَلَالِیْ لَهُمْ مَنَابِرُ مِنْ نُّوْرٍ یَّغْبِطُهُمُ النَّبِیُّوْنَ وَالشُّهَدَاءُ اللہ تعالےٰ فرماتا ہی کہ میری محبت واجب ہوئی آپسمین بیٹھنے والون کو میری خاطر اور باہم ملاقات کرنیوالون کو میری خاطر ایک دوسرے پر مال صرف کرنے والون کو میری ثواب کے خاطر یعنی بدون شائبہ نمود و شہرت کے اور ایک روایت مین یون ہی کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہی کہ آپسمین محبت کرنے

والون کو میری بزرگی کے سبب سے نور کے منبر ہون گے کہ اُن پر انبیا اور شہدا رشک کرینگے یعنی اُنکی تعریف کرین گے اور اُن کے درجہ کو
اچھا سمجھینگے۔ یہان رشک سے یہی معنی مراد ہین ورنہ انبیا اور شہدا ہر طرح مین سب سے زیادہ ہین یَا اَبَا ذَرٍّ اَیُّ عُرَی الْاِیْمَانِ اَوْثَقُ
قَالَ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَمُ قَالَ الْمُوَالَاتُ فِی اللّٰہِ وَالْحُبُّ فِی اللّٰہِ وَالْبُغْضُ فِی اللّٰہِ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ اے ابوذر ایمان کی زیادہ مضبوط رسی کونسی ہے ابوذر نے عرض کیا کہ اللہ اور اُس کا رسول زیادہ جانتے ہین آپ نے فرمایا کہ موالات
اللہ کے واسطے اور دوستی اللہ کے واسطے اور بغض اللہ کے واسطے **ف** سوال کا مطلب یہ ہے کہ کونسا رکن اور ایمان کی صفت
زیادہ مضبوط ہے کہ نجات آخرت اور حصول ثواب کے لئے اُس پر تمسک کیا جاوے اور موالات کے یہ معنی کہ ایسی محبت رکھنی جو ایک
دوسرے کی مہم کو کفایت کرے حق وط اِذَا عَادَ الْمُسْلِمُ اَخَاہُ اَوْ زَارَہٗ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی طِبْتَ وَطَابَ مَمْشَاکَ وَتَبَوَّءْتَ
مِنَ الْجَنَّۃِ مَنْزِلًا جب مسلمان اپنے بھائی کی عیادت کرتا ہے یا اُس کی ملاقات کرتا ہے تو اللہ تعالی فرماتا ہے کہ تیری زندگی خوب
ہوئی یعنی دنیا اور آخرت مین اور تیرا چلنا اچھا ہوا اور تو نے جگہ لی جنت کے ایک مکان مین **ف** چلنا اچھا اسلئے ہوا کہ ہر قدم پر
گناہ دور ہوتے ہین اور نیکی لکھی جاتی ہے۔ سید اِذَا اَحَبَّ الرَّجُلُ اَخَاہُ فَلْیُخْبِرْہُ اَنَّہٗ یُحِبُّہٗ جب کوئی آدمی اپنے بھائی کو
دوست رکھے تو چاہیے کہ اُس سے کہدے کہ مین تجھکو دوست رکھتا ہون **ف** اس لئے اُس سے کہنا چاہیے کہ وہ بھی دعا وغیرہ مین محبت
کی رعایت کرے۔ حق لَا تُصَاحِبْ اِلَّا مُؤْمِنًا وَلَا یَاْکُلْ طَعَامَکَ اِلَّا تَقِیٌّ یار مت کر بجز مومن صالح کے اور تیرا کھانا کوئی
نہ کھاوے بجز پرہیزگار کے **ف** کھانے سے یہان مقصود دعوت کا کھانا ہے ورنہ بھوک کی حالت مین سب کو کھانا دینا درست ہے طے
اَلْمَرْءُ عَلٰی دِیْنِ خَلِیْلِہٖ فَلْیَنْظُرْ اَحَدُکُمْ مَنْ یُّخَالِلُ آدمی اپنے دوست کے دین پر ہوتا ہے تو چاہیے کہ تم مین سے ایک دیکھ بھال لے
جسکو دوست رکھتا ہے **ف** یعنی جو کوئی کسی کو دوست رکھتا ہے تو اُس کی تاثیر ہوا کرتی ہے اسلئے چاہیے کہ نیک شخص کی دوستی کرے
اِذَا اٰخَی الرَّجُلُ فَلْیَسْئَلْہُ عَنْ اِسْمِہٖ وَاِسْمِ اَبِیْہِ وَمِمَّنْ ھُوَ فَاِنَّہٗ اَوْصَلُ لِلْمَوَدَّۃِ جب کوئی کسی سے بھائی چارہ کرے تو چاہیے
کہ اُس سے اُسکا نام اور اُسکے باپ کا نام اور اُس قبیلہ کا نام جس سے وہ ہے پوچھے کیونکہ یہ بات محبت کو زیادہ بڑھاتی ہے لَوْ اَنَّ عَبْدَیْنِ
تَحَابَّا فِی اللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ وَاحِدٌ فِی الْمَشْرِقِ وَاٰخَرُ فِی الْمَغْرِبِ لَجَمَعَ اللّٰہُ بَیْنَہُمَا یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ یَقُوْلُ ھٰذَا الَّذِیْ کُنْتَ
تُحِبُّہٗ فِیَّ اگر دو بندے خدائے عز وجل کی راہ مین باہم محبت کرین اور ایک مشرق مین ہو اور دوسرا مغرب مین تو اللہ تعالی قیامت کے دن
اُن دونون کو جمع کر کے فرمایگا کہ یہ وہ شخص ہے جس کو تو میری راہ مین دوست رکھتا تھا اَلَا اَدُلُّکَ عَلٰی مِلَاکِ ھٰذَا الْاَمْرِ
الَّذِیْ تُصِیْبُ بِہٖ خَیْرَ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ عَلَیْکَ بِمَجَالِسِ اَھْلِ الذِّکْرِ وَاِذَا خَلَوْتَ فَحَرِّکْ لِسَانَکَ مَا اسْتَطَعْتَ
بِذِکْرِ اللّٰہِ وَاَحِبَّ فِی اللّٰہِ وَاَبْغِضْ فِی اللّٰہِ یَا اَبَا رَزِیْنٍ ھَلْ شَعَرْتَ اَنَّ الرَّجُلَ اِذَا خَرَجَ مِنْ بَیْتِہٖ زَائِرًا اَخَاہُ
شَیَّعَہٗ سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَلَکٍ کُلُّھُمْ یُصَلُّوْنَ عَلَیْہِ وَیَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اِنَّہٗ وَصَلَ فِیْکَ فَصِلْہُ
فَاِنِ اسْتَطَعْتَ اَنْ تُعْمِلَ جَسَدَکَ فِیْ ذٰلِکَ فَافْعَلْ کیا مین نہ بتاؤن تجھکو اس کام یعنی دین کا مدار
کہ جس سے تجھکو دنیا اور آخرت کی بھلائی ملے وہ یہ ہے کہ اپنے اوپر لازم کر ذکر والون کی مجلسین اور جب تو اکیلا ہو

تو اپنی زبان کو جسقدر تجھ سے ہو سکے اللہ کے ذکر سے ہلا اور اللہ کی راہ مین دوستی کر اور اللہ کی راہ مین دشمنی کر ای ابوذر
کیا تجھکو معلوم ہی کہ آدمی جب اپنے گھر سے اپنے بھائی کی ملاقات کی نیت سے نکلتا ہی تو ستر ہزار فرشتے اُس کے
پیچھے ہوتے ہین کہ سب کے سب اُسکے حق مین دعا کرتے ہین اور کہتے ہین کہ اے ہمارے پروردگار اس شخص نے تیری راہ مین
ملاقات کی تو تو اُس کو اپنی رحمت سے ملا تو اگر تجھ سے ہو سکے کہ اپنے بدن کو اس باب مین مشقت مین ڈالے تو کر **ف**
مجالس اہل ذکر سے یہ مراد ہے کہ تو بھی ذکر کرنے مین اُن کا شریک ہو اِنَّ فِی الْجَنَّةِ لَعُمُدًا مِّنْ یَاقُوْتٍ عَلَیْهَا غُرَفٌ مِّنْ
زَبَرْجَدٍ لَهَا اَبْوَابٌ مُّفَتَّحَةٌ تُضِیْءُ كَمَا یُضِیْءُ الْكَوْكَبُ الدُّرِّیُّ فَقَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَنْ یَّسْكُنُهَا قَالَ الْمُتَحَابُّوْنَ
فِی اللّٰهِ وَالْمُتَجَالِسُوْنَ فِی اللّٰهِ وَالْمُتَلَاقُوْنَ فِی اللّٰهِ جنت مین یاقوت کے ستون ہین جن پر زبرجد کے بالاخانہ ہین انکے
دروازہ کھلے ہوسے ایسے چمکتے ہین جیسے روشن ستارہ چمکتا ہے صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ اُن مین کون شخص رہیگا
آپ نے فرمایا کہ باہم محبت رکھنے والے للہ اور آپس مین بیٹھنے والے للہ اور ایک دوسرے سے ملنے والے للہ انمین رہین گے

باب چہاردہم ملاقات کے چھوڑنے اور عیب جینی کے ممنوع ہونیکا بیان قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی ح ۱۰

اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یَحِلُّ لِلرَّجُلِ اَنْ یَّهْجُرَ اَخَاهُ فَوْقَ ثَلٰثِ لَیَالٍ یَلْتَقِیَانِ فَیُعْرِضُ هٰذَا وَخَیْرُهُمَا الَّذِیْ یَبْدَأُ
بِالسَّلَامِ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کسی آدمی کو حلال نہین کہ اپنے بھائی کو تین رات سے زیادہ چھوڑے
اسطرح کہ دونون ملین تو منہ پھیرے اور ان دونون مین بہتر وہ ہی جو پہلے سلام علیک کرے **ف** مقصود یہ ہی کہ دشمنی
کی راہ سے ملنا چھوڑ کر غیبت وغیرہ دوسرے کی کرنی حرام ہی اور اگر دین و مذہب کے سبب سے ترک ملاقات کرے تو جائز ہی پس
اہل بدعت اور اہل اہوا مثلاً رافضیون اور خارجیون وغیرہم سے ترک ملاقات واجب ہے جب تک توبہ نکرین اور اگر کوئی
شخص کسی کے ساتھ کلام اور محبت کرنے سے اپنے دین کے فساد یا دنیا کی مضرت کا خوف کرے تو اُس سے یکسوئی جائز
ہے۔ حق اِیَّاكُمْ وَالظَّنَّ فَاِنَّ الظَّنَّ اَكْذَبُ الْحَدِیْثِ وَلَا تَحَسَّسُوْا وَلَا تَجَسَّسُوْا وَلَا تَنَاجَشُوْا وَلَا تَحَاسَدُوْا وَلَا
تَبَاغَضُوْا وَلَا تَدَابَرُوْا وَكُوْنُوْا عِبَادَ اللّٰهِ اِخْوَانًا بچاؤ اپنے آپکو بدگمانی سے کیونکہ بدگمانی بڑی جھوٹی بات دلکی ہے
اور نہ ٹوٹلو اور نہ جاسوسی کرو اور نہ مول بڑھاؤ اور نہ حسد کرو اور نہ باہم دشمنی کرو اور نہ غیبت کرو اور ہو جاؤ اللہ
کے بندے باہم بھائی **ف** لاتحسسوا بحا مہملہ یعنی آنکھ اور کان سے کسی کے عیب نہ ٹوٹلو اور لاتجسسوا بجیم کے یہ معنی کہ کسی کا
حال نرمی سے مت دریافت کرو جیسے جاسوس کرتے ہین اور لاتناجشوا کے یہ معنی کہ اگر کوئی ایک چیز خریدتا ہی اور دوسرا
کو لینا منظور نہین مگر کہتا ہے کہ ہم زیادہ کو لین گے تو ناحق مول مت بڑھاؤ اور لاتحاسدوا کے یہ معنی کہ کسی کی
نعمت کا زوال مت چاہو۔ سعید تُفْتَحُ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ یَوْمَ الْاِثْنَیْنِ وَیَوْمَ الْخَمِیْسِ فَیُغْفَرُ لِكُلِّ
عَبْدٍ لَا یُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَیْئًا اِلَّا رَجُلٌ كَانَتْ بَیْنَهٗ وَبَیْنَ اَخِیْهِ شَحْنَآءُ فَیُقَالُ
اُنْظُرُوْا هٰذَیْنِ حَتّٰی یَصْطَلِحَا جنت کے دروازہ پیر اور جمعرات کے

دن کھولے جاتے ہین اور ہر بندہ کی بخشش کیجاتی ہے جو اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نکرتا ہو مگر ایسے آدمی
کی بخشش نہین ہوتی کہ اُس مین اور اُس کے بھائی مین عداوت ہو تو حکم ہوتا ہے فرشتون کو کہ ان دونون کو مہلت دو
یہان تک کہ آپس مین صلح کرین لَا یَحِلُّ الْکَذِبُ اِلَّا فِیْ ثَلٰثٍ کَذِبُ الرَّجُلِ امْرَاَتَہٗ لِیُرْضِیَہَا وَالْکَذِبُ
فِی الْحَرْبِ وَالْکَذِبُ لِیُصْلِحَ بَیْنَ النَّاسِ جھوٹ بولنا درست نہین مگر تین جگہ مین اول آدمی کا جھوٹ بولنا
اپنی بی بی سے کہ اُس کو خوش کرے دوسرے جھوٹھ بولنا لڑائی مین تیسرے جھوٹھ بولنا کہ لوگون مین صلح کروادے ف
عورت سے جھوٹ بولنا مثلاً اُس سے کہے کہ تجھکو سب سے زیادہ چاہتا ہون اور ایسا ہی ایک روایت مین یہ آیا ہے
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عورت کو اجازت اپنے شوہر سے جھوٹھ بولنے کی دی جیسے یہان شوہر کو عورت کے
لیے فرمایا۔ مشکوٰۃ لَا یَکُوْنُ لِمُسْلِمٍ اَنْ یَّھْجُرَ مُسْلِمًا فَوْقَ ثَلٰثَۃٍ فَاِذَا لَقِیَہٗ سَلَّمَ عَلَیْہِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ کُلُّ ذٰلِکَ
لَا یَرُدُّ عَلَیْہِ فَقَدْ بَآءَ بِاِثْمِہٖ کسی مسلمان کو لائق نہین کہ ملنا چھوڑ دے مسلمان سے تین دن سے زیادہ اور جب اُس سے
ملے اُسپر سلام کرے تین بار ہر دفعہ اُسکے سلام کا جواب نہ دے تو یہ جواب نہ دینے والا نہ ملنے کا گناہ اپنے ذمہ لیکر پھریگا لَا یَحِلُّ لِمُسْلِمٍ اَنْ
یَّھْجُرَ اَخَاہُ فَوْقَ ثَلٰثٍ فَمَنْ ھَجَرَ فَوْقَ ثَلٰثٍ فَمَاتَ دَخَلَ النَّارَ کسی سلمان کو درست نہین کہ اپنے بھائی سے تین دن سے
زیادہ ملنا چھوڑ دے تو جو کوئی تین دن سے زیادہ ملنا چھوڑے وہ دوزخ مین داخل ہوگا ف یعنی دوزخ مین جانیکے
لائق ہوا اب چاہے اللہ اُس کو عذاب کرے چاہے معاف کرے۔ مَنْ ھَجَرَ اَخَاہُ سَنَۃً فَھُوَ کَسَفْکِ دَمِہٖ جو کوئی
اپنے بھائی سے ایک برس کو ملنا چھوڑے تو وہ گناہ مین اُسکی خونریزی کے برابر ہی لَا یَحِلُّ لِمُؤْمِنٍ اَنْ یَّھْجُرَ مُؤْمِنًا فَوْقَ ثَلٰثٍ
فَاِنْ مَرَّتْ بِہٖ ثَلٰثٌ فَلْیَلْقَہٗ فَلْیُسَلِّمْ عَلَیْہِ فَاِنْ رَدَّ عَلَیْہِ السَّلَامَ فَقَدِ اشْتَرَکَا فِی الْاَجْرِ وَاِنْ لَّمْ یَرُدَّ عَلَیْہِ فَقَدْ بَآءَ
بِالْاِثْمِ وَخَرَجَ الْمُسَلِّمُ مِنَ الْھِجْرَۃِ کسی مومن کو درست نہین کہ دوسرے مومن سے تین دن سے زیادہ ملنا چھوڑے تو اگر تین دن
اُسپر گذرین اور وہ اُس سے ملے تو چاہیے کہ اُسپر سلام کرے اور اگر وہ اُس کے سلام کا جواب دے تو دونون ثواب مین شریک ہوئے
اور اگر اُسکے سلام کا جواب نہ دے تو جواب دینے والا گنہگار ہوا لیکن پھر اور سلام کرنے والا ملنا چھوڑنے کے گناہ سے باہر ہوا اَلَا
اُخْبِرُکُمْ بِاَفْضَلَ مِنْ دَرَجَۃِ الصِّیَامِ وَالصَّدَقَۃِ وَالصَّلٰوۃِ قَالَ قُلْنَا بَلٰی قَالَ اِصْلَاحُ ذَاتِ الْبَیْنِ وَفَسَادُ ذَاتِ
الْبَیْنِ ھِیَ الْحَالِقَۃُ کیا مین تم کو نہ بتاؤن وہ عمل جو روزہ اور صدقہ اور نماز سے افضل ہے راوی کہتا ہے کہ ہم نے عرض کیا
کہ ہان بتایئے آپ نے فرمایا کہ صلح کرانا آپس مین اور فساد ڈالنا یہ خصلت دین کی جڑ اکھاڑنے والی ہے دَبَّ اِلَیْکُمْ دَآءُ
الْاُمَمِ قَبْلَکُمُ الْحَسَدُ وَالْبَغْضَآءُ ھِیَ الْحَالِقَۃُ لَا اَقُوْلُ تَحْلِقُ الشَّعْرَ وَلٰکِنْ تَحْلِقُ الدِّیْنَ تم مین تم سے پہلے کی امتون
کا روگ آگیا ہے یعنی حسد اور بغض اور یہ مونڈنے والی ہے میری یہ غرض نہین کہ بال مونڈتی ہے بلکہ دین کو مونڈتی ہے یعنی
تم اپنے آپ کو اس سے بچاؤ اِیَّاکُمْ وَالْحَسَدَ فَاِنَّ الْحَسَدَ یَاْکُلُ الْحَسَنَاتِ کَمَا تَاْکُلُ النَّارُ الْحَطَبَ تم اپنے کو حسد سے
دور رکھو کیونکہ حسد نیکیون کو ایسا کھاتا ہے جیسے آگ لکڑی کو کھاتی ہے اِیَّاکُمْ وَسُوْٓءَ ذَاتِ الْبَیْنِ

فَاِنَّهَا الْحَالِقَةُ یعنی اپنے آپکو بچاؤ آپس مین بُرائی کرنے سے کیونکہ یہ خصلت دین کو جڑ سے اُکھاڑتی ہی مَنْ ضَارَّ ضَارَّ اللّٰهُ
بِهٖ وَمَنْ شَاقَّ شَاقَّ اللّٰهُ عَلَيْهِ جو شخص کسی کو ضرر پہونچاوی اللہ تعالی اُس کو ضرر پہونچاتا ہی اور جو کوئی کسی سے دشمنی کری
اللہ تعالی اُس سے دشمنی کرتا ہے مَلْعُوْنٌ مَنْ ضَارَّ مُؤْمِنًا اَوْ مَكَرَ بِهٖ لعنت کیا گیا ہے وہ شخص جو کسی مومن کو ضرر
پہونچاوی یا اُسکے ساتھ مکر کری صَعِدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمِنْبَرَ فَنَادٰى بِصَوْتٍ رَفِيْعٍ فَقَالَ يَا
مَعْشَرَ مَنْ اَسْلَمَ بِلِسَانِهٖ وَلَمْ يُفْضِ الْاِيْمَانُ اِلٰى قَلْبِهٖ لَا تُؤْذُوا الْمُسْلِمِيْنَ وَلَا تُعَيِّرُوْهُمْ وَلَا تَتَّبِعُوْا
عَوْرَاتِهِمْ فَاِنَّهٗ مَنْ يَتَّبِعْ عَوْرَةَ اَخِيْهِ الْمُسْلِمِ يَتَّبِعِ اللّٰهُ عَوْرَتَهٗ وَمَنْ يَتَّبِعِ اللّٰهُ عَوْرَتَهٗ يَفْضَحْهُ وَلَوْ فِيْ جَوْفِ
رَحْلِهٖ رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر چڑھے اور آواز بلند سے پکارا اور فرمایا کہ اے وہ لوگو جو اپنی زبان سے اسلام لائے
اور ایمان اُن کے دل تک نہین پہونچا ایذا نہ دو مسلمانون کو اور نہ اُن کو عار لگاؤ اور نہ اُن کے عیب ڈھونڈو کیونکہ جو کوئی اپنے
بھائی مسلمان کے عیب ڈھونڈھتا ہے تو اللہ تعالی اُس کے عیب ڈھونڈھتا ہے اور اللہ تعالی جس کے عیب ڈھونڈھتا ہی
اُس کو رسوا کرتا ہے اگرچہ وہ شخص اپنے گھر مین ہو اِنَّ مِنْ اَكْبَرِ الرِّبَوا الْاِسْتِطَالَةَ فِيْ عِرْضِ الْمُسْلِمِ بِغَيْرِ حَقٍّ سب
بیاجون کا بڑا بیاج زبان درازی ہے مسلمان کی آبرو مین ناحق ف یعنی غیبت کرنے اور گالیان دینے اور دوسری
باتون مین کہ جن مین ناحق کسی مسلمان کی آبروریزی ہو سود سے بھی زیادہ گناہ ہی۔ ح لَمَّا عَرَجَ بِيْ رَبِّيْ مَرَرْتُ بِقَوْمٍ لَهُمْ
اَظْفَارٌ مِنْ نُحَاسٍ يَخْمِشُوْنَ وُجُوْهَهُمْ وَصُدُوْرَهُمْ فَقُلْتُ مَنْ هٰؤُلَاءِ يَا جِبْرَئِيْلُ قَالَ هٰؤُلَاءِ الَّذِيْنَ يَاْكُلُوْنَ
لُحُوْمَ النَّاسِ وَيَقَعُوْنَ فِيْ اَعْرَاضِهِمْ جب مجھکو میرا پروردگار اوپر لے گیا یعنی معراج مین تو مین ایک قوم پر گذرا جن کے
تانبے کے ناخن تھے وہ اپنے چہرون اور سینون کو نوچتے تھے یعنی اُنھین ناخونون سے مین نے کہا ای جبرئیل یہ کون لوگ ہین جبرئیل نے
کہا کہ یہ وہ لوگ ہین کہ لوگون کے گوشت کھاتے ہین یعنی اُنکی غیبت کرتے ہین اور اُنکی آبروریزی مین پڑتے ہین یعنی اُن کو ناحق
عیب لگاتے ہین اور گالیان دیتے ہین مَنْ اَكَلَ بِرَجُلٍ مُسْلِمٍ اُكْلَةً فَاِنَّ اللّٰهَ يُطْعِمُهٗ مِثْلَهَا مِنْ جَهَنَّمَ وَمَنْ كُسِيَ
ثَوْبًا بِرَجُلٍ مُسْلِمٍ فَاِنَّ اللّٰهَ يَكْسُوْهُ مِثْلَهٗ مِنْ جَهَنَّمَ وَمَنْ قَامَ بِرَجُلٍ مَقَامَ سُمْعَةٍ وَرِيَاءٍ فَاِنَّ اللّٰهَ يَقُوْمُ لَهٗ مَقَامَ
سُمْعَةٍ وَرِيَاءٍ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ جو کوئی کسی مرد مسلمان کی غیبت کی وجہ سے ایک نوالہ کھاوی تو اللہ تعالی اُس کو اُسی قدر دوزخ کی آگ سے
کھلائے گا اور جو کوئی کسی مسلمان کی غیبت کے سبب سے کپڑا پہنے تو اللہ تعالی اُس کو اُسی جیسا دوزخ کی آگ سے پہناویگا اور جو کوئی قائم
کرتا ہی کسی کو سُنانے اور دکھانے کی جگہ مین تو اللہ تعالی اُسکے لئے قائم ہوگا قیامت کے سُنانے اور دکھانے کی جگہ مین ف یعنی
جو کوئی کسی کا صلاح و تقوی ظاہر کرے تاکہ لوگ اُس کے معتقد ہون اور کمائی کا وسیلہ ہو جیسے ہماری زمانہ مین بعضے درویشون کے
مرید اُسکے لئے کرتے ہین تو اللہ تعالی فرشتون کو حکم کریگا کہ اُس کو فضیحت اور رسوا کرین کہ یہ شخص جھوٹا تھا۔ ح حُسْنُ الظَّنِّ
مِنْ حُسْنِ الْعِبَادَةِ اچھا گمان رکھنا اچھی عبادت مین سے ہی یعنی کسی کے ساتھ اچھا گمان رکھنے سے اچھی عبادت کا ثواب ملتا ہی اِعْتَلَّ
بَعِيْرٌ لِصَفِيَّةَ وَعِنْدَ زَيْنَبَ فَضْلُ ظَهْرٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِزَيْنَبَ اَعْطِيْهَا بَعِيْرًا فَقَالَتْ اَنَا اُعْطِيْ

تِلْكَ الْيَهُوْدِيَّةَ فَغَضِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهَجَرَهَا ذَا الْحِجَّةِ وَالْمُحَرَّمَ وَبَعْضَ الصَّفَرِ ایک
اونٹ حضرت صفیہ رض کا بیمار ہوا اور حضرت زینب کے پاس سواری زیادہ تھی صفیہ رض اور زینب رض دونوں ام المؤمنین ہیں رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت زینب رض کو فرمایا کہ صفیہ رض کو ایک اونٹ دیدو زینب رض نے کہا کہ اس یہودی عورت کو میں دونگی
رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم خفا ہوئے اور زینب رض سے ملنا چھوڑا ماہ ذی الحجہ اور محرم اور کچھ ماہ صفر تک رَاٰی عِیْسَی بْنُ مَرْیَمَ
رَجُلًا یَسْرِقُ فَقَالَ لَہٗ عِیْسٰی سَرَقْتَ قَالَ کَلَّا وَالَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ فَقَالَ عِیْسٰی اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ وَکَذَّبْتُ نَفْسِیْ حضرت
عیسی ابن مریم علیہما السلام نے ایک شخص کو دیکھا کہ کچھ چراتا ہے حضرت عیسی علیہ السلام نے اُس سے کہا کہ تو نے چوری
کی اُسنے کہا ہرگز نہیں قسم ہے اُس ذات کی کہ کوئی معبود سوا اُسکے نہیں حضرت عیسی علیہ السلام نے فرمایا کہ مین اللہ پر ایمان لایا
اور مین نے اپنے نفس کو جھٹلایا **ف** یعنی تیری قسم کو سچا جانا اور اپنے نفس کو جھوٹا کیا اس سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی شخص ایک
بات پر قسم کھاوے اور سننے والے کو اُسکے خلاف معلوم ہو تو اپنے علم کو متہم جانے اور قسم کے موافق معاملہ کو تصور کرے بوجہ حق کے
نام کی تعظیم کے۔ حق کَادَ الْفَقْرُ اَنْ یَّکُوْنَ کُفْرًا وَّکَادَ الْحَسَدُ اَنْ یَّغْلِبَ الْقَدَرَ قریب ہے کہ محتاجی کفر ہوجاوے اور قریب
ہے حسد کہ تقدیر پر غالب ہو **ف** یعنی اکثر محتاجی کے سبب کفر کے کلمات سرزد ہوتے ہین اور اگر بالفرض کوئی چیز تقدیر پر غالب
ہوتی تو وہ حسد ہی ہوتی۔ حق مَنِ اعْتَذَرَ اِلٰی اَخِیْہِ فَلَمْ یَعْذِرْہُ اَوْ لَمْ یَقْبَلْ عُذْرَہٗ کَانَ عَلَیْہِ مِثْلُ خَطِیْئَۃِ صَاحِبِ
مَکْسٍ جو کوئی اپنے بھائی کے سامنے عذر بیان کرے اور وہ اُس کو معذور نہ رکھے یا اُسکا عذر نہ مانے تو اُس پر ایسا گناہ ہوگا جیسا ظلم سے
محصول لینے والے پر ہوتا ہے **ف** معذور نہ رکھا یعنی اُسکے عذر کا انکار کیا اور کہا کہ تیرے پاس کوئی عذر نہین اور عذر نہ مانا یعنی
کہا کہ اگرچہ تو عذر رکھتا ہے لیکن مین نہین مانتا۔ حق **باب پانزدہم معاملات مین احتیاط اور آہستگی کرنیکا بیان** ١٥
ف یعنی آدمی کو چاہیئے کہ لوگون کے شر سے اور زمانہ کی آفتون سے احتیاط اور ہوشیاری کرے اور انجام کار کا خیال رکھے۔
اور معاملات مین جلدی نکرے سوچ سمجھکر کام کرے۔ حق قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یُلْدَغُ الْمُؤْمِنُ مِنْ جُحْرٍ
وَّاحِدٍ مَّرَّتَیْنِ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مومن ایک سوراخ سے دوبار نہین کاٹا جاتا **ف** ایک شاعر
ابو عمرہ نام کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ بدر مین قید کیا پھر احسان رکھکر چھوڑ دیا اور عہد لیا کہ ہماری ہجو کرکے اپنی
قوم کو لڑائی کی رغبت نہ دلانا اُسنے اپنی قوم مین جاکر پھر ہجو کی اور لڑائی کی رغبت دلائی جنگ احد مین وہ شاعر پھر قید
ہوا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے احسان چاہا اُس وقت آپنے یہ ارشاد فرمایا اور اُس کی گردن مارنے کا حکم دیا پس مؤمن
کی شان یہ ہے کہ اگر ایک بار دین یا دنیا کے امور مین فریب کھاوے تو پھر ہوشیار رہے دوبارہ فریب مین نہ آوے
قَالَ لِاَشَجِّ عَبْدِ الْقَیْسِ اِنَّ فِیْکَ لَخَصْلَتَیْنِ یُحِبُّہُمَا اللّٰہُ اَلْحِلْمُ وَالْاَنَاۃُ آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نے اشج عبد القیس کو ارشاد فرمایا کہ تجھ مین دو خصلتین ایسی ہین جن کو اللہ تعالے دوست رکھتا ہے
ایک بردباری اور دوسری آہستگی **ف** عبد القیس ایک قبیلہ کا نام ہے جسکے سردار اشج تھے جب وہ لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ

وسلم کی خدمت مین حاضر ہوئے تو سب لوگ شوق کے مارے سواریون سے کود کر دوڑے اور اشج نے اُتر کر غسل کیا اور
لباس پہنا اور مسجد مین آکر دو رکعت نماز پڑھی اُسوقت حاضر ہوئے آپنے اُن کو یہ ارشاد فرمایا۔ ح الْاَنَاۃُ مِنَ اللّٰہِ وَالْعَجَلَۃُ
مِنَ الشَّیْطَانِ آہستگی اللہ کیطرف سے ہے یعنی اُسکی خوشی کا باعث ہے اور جلدی کرنی شیطان کیطرف سے ہے لَا حَلِیْمَ اِلَّا ذُوْ
عَثْرَۃٍ وَلَا حَکِیْمَ اِلَّا ذُوْ تَجْرِبَۃٍ کوئی بردبار کامل نہین سوائے گنہگار کے اور کوئی دانا نہین سوائے تجربہ کار کے۔ بُردباری
کو گناہ کے سبب سے اسلئے فرمایا کہ وہ اپنے گناہ کے معاف ہونے اور پردہ پوشی کو دوست رکھتا ہے اسلئے دوسرون
کے گناہ معاف کرتا ہے اور اُنسے بردباری کرتا ہے۔ سید اِنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَوْصِنِیْ فَقَالَ
خُذِ الْاَمْرَ بِالتَّدْبِیْرِ فَاِنْ رَاَیْتَ فِیْ عَاقِبَتِہٖ خَیْرًا فَامْضِہٖ وَاِنْ خِفْتَ غَیًّا فَاَمْسِکْ ایک شخص نے پیغمبر صلی اللہ
علیہ وسلم کی خدمت مین عرض کیا کہ مجھکو کچھ نصیحت فرمایئے آپنے فرمایا کہ کام کو سوچ بچار کے کر اگر تو اُسکے انجام مین بھلائی دیکھے
تو اُسپر کاربند ہو اور اگر گمراہی سے ڈرے تو اُس سے رُک جا۔ اَلتُّؤَدَۃُ فِیْ کُلِّ شَیْءٍ خَیْرٌ اِلَّا فِیْ عَمَلِ الْاٰخِرَۃِ آہستگی
ہر چیز مین اچھی ہے مگر آخرت کے کام مین اچھی نہین اَلسَّمْتُ الْحَسَنُ وَالتُّؤَدَۃُ وَالْاِقْتِصَادُ جُزْءٌ مِّنْ اَرْبَعٍ وَّ
عِشْرِیْنَ جُزْءًا مِّنَ النُّبُوَّۃِ روش نیک اور آہستگی اور میانہ روی چوبیسوان حصہ ہے نبوت کا اِنَّ الْھَدْیَ الصَّالِحَ وَالسَّمْتَ
الصَّالِحَ وَالْاِقْتِصَادَ جُزْءٌ مِّنْ خَمْسٍ وَّعِشْرِیْنَ جُزْءًا مِّنَ النُّبُوَّۃِ سیرت نیک اور طریق نیک اور میانہ روی پچیسوان حصہ
نبوت کا ہے **فقیر** کہتا ہے پہلی حدیث مین ان چیزون کو چوبیسوان حصہ اور اس حدیث مین پچیسوان حصہ بیان فرمایا یا تو یہ فرق
راوی کے وہم کے باعث ہے یا کسی اور راز کی وجہ سے اور مقصود یہ ہے کہ یہ باتین انبیا کی خصلتون مین سے ہین اور عدد
کی تعیین بجز شارع علیہ السّلام کے اور کسی کو معلوم نہین کیونکہ یہ حکمتین بجز نور نبوت کے دریافت نہین ہو سکتین سچے خواب کے
بیان مین فرمایا کہ وہ چھیالیسوان حصہ نبوت کا ہے واللہ اعلم۔ ح اِذَا حَدَّثَ الرَّجُلُ الْحَدِیْثَ ثُمَّ الْتَفَتَ فَھِیَ
اَمَانَۃٌ جب کوئی آدمی کوئی بات کہے پھر چلا جائے تو وہ امانت ہوگی یعنی اُس کا افشا کرنا سننے والیکو نہین چاہیئے
اگر افشا کریگا تو خیانت ہوگی۔ اَلْمَجَالِسُ بِالْاَمَانَۃِ اِلَّا ثَلٰثَۃَ مَجَالِسَ سَفْکُ دَمٍ حَرَامٍ اَوْ فَرْجٌ حَرَامٌ اَوِ اقْتِطَاعُ مَالٍ
بِغَیْرِ حَقٍّ مجلسین امانت سے متعلق ہین یعنی ہم نشین نے جو بات کہی وہ دوسرے سے نہ کہنی چاہیئے مگر تین مجلسین اول
ناحق خونریزی کرنی دوم زنا کرنا۔ سوم کسی کا مال ناحق لینا **ف** یعنی اگر کوئی کسی سے کہے کہ مین فلان شخص کے قتل کا
ارادہ کرتا ہون یا فلان عورت سے زنا کیا چاہتا ہون یا کسی کا مال چاہتا ہون تو سننے والے پر واجب ہے کہ اُن لوگون کو خبر
کردے اِنَّ الرَّجُلَ لَیَکُوْنُ مِنْ اَھْلِ الصَّلٰوۃِ وَالصَّوْمِ وَالزَّکٰوۃِ وَالْحَجِّ وَالْعُمْرَۃِ حَتّٰی ذَکَرَ سِھَامَ الْخَیْرِ کُلَّھَا وَمَا یُجْزٰی یَوْمَ
الْقِیٰمَۃِ اِلَّا بِقَدْرِ عَقْلِہٖ آدمی نمازیون مین سے ہوتا ہے اور روزہ دارون اور زکوۃ والون اور حج والون اور عمرہ والون مین سے ہوتا ہے یہان تک کہ آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم نے بھلائی کی سب قسمین ذکر فرمائین اور قیامت کے دن جزا نہ دیا جائیگا مگر اپنی عقل کی مقدار پر **ف** اسلئے کہ عاقل شخص
جو عمل اور عبادت ادا کرتا ہے اُس کو خالص اللہ کے واسطے کرتا ہے اور مفسد چیزونسے اُسکو محفوظ رکھتا ہے۔ ح لَا عَقْلَ

كَالتَّدْبِيْرِ وَلَا وَرَعَ كَالْكَفِّ وَلَا حَسَبَ كَحُسْنِ الْخُلُقِ کوئی عقل مثل تدبیر کے نہین اور نہ کوئی پرہیزگاری باز رہنے کے برابر
اور نہ کوئی شرافت اچھی عادت کے مثل **ف** تدبیر سے غرض انجام کار کے سوچنے سے ہی اور باز رہنے سے غرض مسلمانون کی
ایذا سے یا زبان کو بیمعنی باتون سے بند رکھنے سے۔ سی اَلْاِقْتِصَادُ فِي النَّفَقَةِ نِصْفُ الْمَعِيْشَةِ وَالتَّوَدُّدُ اِلَى
النَّاسِ نِصْفُ الْعَقْلِ وَحُسْنُ السُّؤَالِ نِصْفُ الْعِلْمِ خرچ کرنے مین میانہ روی آدھی معیشت ہے اور لوگون سے محبت کرنی آدھی
عقل ہی اور سوال اچھی طرح کرنا آدھا علم ہی **باب شانزدہم نرمی اور حیا اور اچھی عادت کے بیان مین** اِنَّ
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ رَفِيْقٌ يُّحِبُّ الرِّفْقَ وَيُعْطِيْ عَلَى الرِّفْقِ مَا لَا يُعْطِيْ عَلَى الْعُنْفِ وَمَا لَا يُعْطِيْ
عَلٰى مَا سِوَاهُ وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ لِعَائِشَةَ عَلَيْكِ بِالرِّفْقِ وَاِيَّاكِ وَالْعُنْفَ وَالْفُحْشَ اِنَّ الرِّفْقَ لَا يَكُوْنُ فِيْ شَيْءٍ اِلَّا
زَانَهُ وَلَا يُنْزَعُ مِنْ شَيْءٍ اِلَّا شَانَهُ رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالی نرمی کرنے والا ہی نرمی کو دوست رکھتا
ہے اور نرمی پر وہ چیز عنایت کرتا ہی جو سختی پر نہین دیتا اور نہ نرمی کے سوا کسی اور چیز پر دے اور ایک روایت مین یون
ہے کہ آپ نے حضرت عائشہ رض کو فرمایا کہ اپنے اوپر نرمی کو لازم کر اور اپنے آپکو سختی اور بدزبانی سے دور رکھ کیونکہ نرمی جس چیز
مین ہوتی ہی اُس کو سنوار دیتی ہے اور جس چیز سے دور کیجاتی ہی اُس کو بگاڑ دیتی ہی اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مَرَّ عَلٰى رَجُلٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ وَهُوَ يَعِظُ اَخَاهُ فِي الْحَيَاءِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعْهُ فَاِنَّ الْحَيَاءَ
مِنَ الْاِيْمَانِ رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم ایک شخص انصاری پر گذری کہ وہ اپنے بھائی کو شرم کرنے پر ڈانٹتا تھا رسولخدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کو چھوڑ دے کیونکہ حیا ایمان کی شاخ ہی اَلْحَيَاءُ لَا يَاْتِيْ اِلَّا بِخَيْرٍ وَفِيْ رِوَايَةٍ اَلْحَيَاءُ خَيْرٌ كُلُّهُ
حیا خیر کے سوا کچھ نہین لاتی اور ایک روایت مین یون ہی کہ حیا بالکل اچھی ہے اِنَّ مِمَّا اَدْرَكَ النَّاسُ مِنْ كَلَامِ النُّبُوَّةِ الْاُوْلٰى
اِذَا لَمْ تَسْتَحْيِ فَاصْنَعْ مَا شِئْتَ جو بات کہ آدمیون نے اگلے انبیاء کے کلام سے پائی ہی وہ یہ ہے کہ جب تو حیا نکرے
تو کر جو چاہے **ف** یعنی آدمی کو بُری باتون سے حیا روکتی ہی جب حیا نہ رہی تو جو چاہے گا کریگا۔ حق سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْبِرِّ وَالْاِثْمِ فَقَالَ الْبِرُّ حُسْنُ الْخُلُقِ وَالْاِثْمُ مَا حَاكَ فِيْ صَدْرِكَ وَكَرِهْتَ اَنْ يَّطَّلِعَ
عَلَيْهِ النَّاسُ نواس بن سمعان رض کہتے ہین کہ مین نے رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم سے نیکی اور گناہ کا حال پوچھا آپ نے ارشاد فرمایا
کہ نیکی اچھی عادت ہی اور گناہ وہ بات ہے کہ تیرے دل مین چُبھے اور تو اس بات کو اچھا نہ جانے کہ لوگ اُسپر
مطلع ہون **ف** دلمین چبھے یعنی دل کو اُسپر اطمینان نہو اور یہ بات اچھے لوگون کے لیئے ہے۔ حق اِنَّ مِنْ اَحَبِّكُمْ
اِلَيَّ اَحْسَنَكُمْ اَخْلَاقًا تم مین سے مجھکو زیادہ محبوب وہ شخص ہے جو اخلاق مین تم سب سے اچھا ہو مَنْ اُعْطِيَ
حَظَّهُ مِنَ الرِّفْقِ اُعْطِيَ حَظَّهُ مِنْ خَيْرِ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَمَنْ حُرِمَ حَظَّهُ مِنَ الرِّفْقِ حُرِمَ حَظَّهُ مِنْ خَيْرِ
الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ جس کسی کو نرمی مین سے حصہ ملا اُس کو دنیا اور آخرت کی بھلائی کا حصہ ملا اور جو کوئی نرمی
کے حصہ سے محروم رہا وہ دنیا اور آخرت کی بھلائی کے حصہ سے محروم رہا اَلْحَيَاءُ مِنَ الْاِيْمَانِ وَالْاِيْمَانُ فِي الْجَنَّةِ

وَالْبَذَاءُ مِنَ الْجَفَاءِ وَالْجَفَاءُ فِي النَّارِ حیا ایمان کی شاخ ہی اور ایمان والے جنت مین رہین گے اور بدزبانی برائی کی شاخ ہی اور برُی لوگ دوزخ مین ہون گے لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ الْجَوَّاظُ وَلَا الْجَعْظَرِيُّ جنت مین داخل نہون گے بدخلق اور نہ متکبر فقیر کہتا ہی کہ جواظ بفتح جیم وتشدید واو وظاء معجمہ ہی اور جعظری بیاء نسبت بروزن جعفری ہی ان دونون لفظون کے معنون مین دو قول ہین ایک یہ کہ دونون کے ایک ہی معنی ہین یعنی سخت گو اور بدخو اور دوسرے یہ کہ جواظ وہ شخص ہی کہ مالدار ہو کر بخل کری اور جعظری بدگو اور بدخو ہی غرضکہ دونون کے معنی قریب قریب ہین۔ ح مَا مِنْ شَيْءٍ أَثْقَلُ يُوضَعُ فِي مِيزَانِ الْمُؤْمِنِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ خُلُقٌ حَسَنٌ وَإِنَّ اللّٰهَ يُبْغِضُ الْفَاحِشَ الْبَذِيَّ بہت بھاری چیز کہ مومن کی ترازو مین قیامت کے دن رکھی جائیگی اچھی عادت ہوگی اور اللہ تعالیٰ بدزبان بیہودہ گو کو دشمن رکھتا ہی اِنَّ الْمُؤْمِنَ لَيُدْرِكُ بِحُسْنِ خُلُقِهٖ دَرَجَةَ قَائِمِ اللَّيْلِ وَصَائِمِ النَّهَارِ مومن اپنی اچھی عادت کے سبب سے اُس شخص کا درجہ پاتا ہی جو رات کا نماز گذار اور دن کا روزہ دار ہو اِتَّقِ اللّٰهَ حَيْثُ مَا كُنْتَ وَاَتْبِعِ السَّيِّئَةَ الْحَسَنَةَ تَمْحُهَا وَخَالِقِ النَّاسَ بِخُلُقٍ حَسَنٍ اللہ سے ڈر جہان کہین تو ہو یعنی تنہائی اور مجمع اور سفر اور وطن مین اور برائی کے پیچھے بھلائی کر کہ یہ بھلائی اُس برائی کو مٹا دیگی اور لوگون کے ساتھ اچھی عادت سے معاملہ کر اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِمَنْ يَحْرُمُ عَلَى النَّارِ وَبِمَنْ تَحْرُمُ النَّارُ عَلَيْهِ عَلٰى كُلِّ هَيِّنٍ لَيِّنٍ قَرِيبٍ سَهْلٍ کیا مین تم کو نہ بتاؤن اُس شخص کو کہ وہ آگ پر حرام ہو اور آگ اُسپر حرام ہو وہ شخص ہر وقار والا بردبار لوگون سے قریب خو کا نرم ہی ف یعنی لوگون مین ملا رہتا ہی اور معاملات مین نرمی کرتا ہے تو باوجود ملے رہنے کے لوگون کے ایذا پر صبر کرنا اور نرمی کرنا بڑا کام ہی۔ ح اَلْمُؤْمِنُ غِرٌّ كَرِيمٌ وَالْفَاجِرُ خَبٌّ لَئِيمٌ مومن فریب کھانے والا بزرگ ہے اور فاجر فریب دینے والا پاجی ہی ف یعنی مومن اپنے گمان نیک کی وجہ سے دھوکا کھاتا ہے کہ لوگون کو اچھا سمجھتا ہے اسلئے دنیا کے کامون مین دھوکا کھاجاتا ہی اور امور آخرت مین مشغول ہونے اور اپنے نفس کے سنوارنے مین ہوشیار رہتا ہی۔ ح اَلْمُؤْمِنُوْنَ هَيِّنُوْنَ لَيِّنُوْنَ كَالْجَمَلِ الْاَنِفِ اِنْ قِيْدَ انْقَادَ وَاِنْ اُنِيْخَ عَلٰى صَخْرَةٍ اِسْتَنَاخَ ایماندار آسانی کرنیوالے نرمی کرنے والے ہوتے ہین جیسے مہار والا اونٹ کہ اگر کھینچا جاوی تو کھنچتا ہی اور اگر پتھر پر بٹھلایا جاوی تو بیٹھ جاتا ہی ف یعنی مومن اللہ تعالیٰ کے اوامر ونواہی کا نہایت تابعدار رہتا ہے۔ ح اَلْمُسْلِمُ الَّذِيْ يُخَالِطُ النَّاسَ وَيَصْبِرُ عَلٰى اَذَاهُمْ اَفْضَلُ مِنَ الَّذِيْ لَا يُخَالِطُهُمْ وَلَا يَصْبِرُ عَلٰى اَذَاهُمْ جو مسلمان کہ لوگون مین ملا رہی اور اُن کی ایذا پر صبر کرے وہ ثواب مین اُس شخص سے افضل ہے جو اُن مین ملا نہ رہے اور اُنکی ایذا پر صبر نکری مَنْ كَظَمَ غَيْظًا وَهُوَ يَقْدِرُ عَلٰى اَنْ يُّنْفِذَهٗ دَعَاهُ اللّٰهُ عَلٰى رُءُوْسِ الْخَلَائِقِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ حَتّٰى يُخَيِّرَهٗ فِيْ اَيِّ الْحُوْرِ شَآءَ جو کوئی غصہ پیوے اور وہ اُس کے جاری کرنے پر قادر ہو اللہ تعالیٰ اُس کو مخلوق کے روبرو قیامت کے دن بلائے گا یہانتک کہ اُس کو مختار کردے گا جس حور کے پسند کرنے مین کہ وہ چاہے۔ اِنَّ الْحَيَآءَ وَالْاِيْمَانَ قُرَنَاءُ جَمِيْعًا فَاِذَا رُفِعَ اَحَدُهُمَا رُفِعَ الْاٰخَرُ حیا اور ایمان دونون ملے ہوئے ہین جب اُن مین سے ایک اُٹھ جاوے تو دوسری بھی اُٹھ جاتی ہے كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ حَسَّنْتَ

خَلْقِی فَاَحْسِنْ خُلُقِی رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا دستور تھا کہ آئینہ دیکھ کر فرماتے اَللّٰھُمَّ حَسَّنْتَ الخ یعنی یا اللہ تو نے میری
صورت اچھی بنائی تو میری عادت کو اچھا کر اَلَا اُنَبِّئُکُمْ بِخِیَارِکُمْ قَالُوْا بَلٰی قَالَ خِیَارُکُمْ اَطْوَلُکُمْ اَعْمَارًا وَاَحْسَنُکُمْ اَخْلَاقًا
کیا مین تم کو خبر نہ دون تم مین سے بہتر لوگون کی صحابہ نے عرض کیا ہان فرمایئے آپ نے فرمایا کہ تم مین سے بہتر تمہاری بڑی
عمر والے اور اچھی عادتون والے ہین اِنَّ رَجُلًا شَتَمَ اَبَا بَکْرٍ وَالنَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ یَتَعَجَّبُ وَیَتَبَسَّمُ
فَلَمَّا اَکْثَرَ رَدَّ عَلَیْہِ بَعْضَ قَوْلِہٖ فَغَضِبَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَقَامَ فَلَحِقَہٗ اَبُوْ بَکْرٍ وَقَالَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ کَانَ
یَشْتِمُنِیْ وَاَنْتَ جَالِسٌ فَلَمَّا رَدَدْتُّ عَلَیْہِ بَعْضَ قَوْلِہٖ غَضِبْتَ وَقُمْتَ قَالَ کَانَ مَعَکَ مَلَکٌ یَرُدُّ عَلَیْہِ فَلَمَّا رَدَدْتَّ
عَلَیْہِ وَقَعَ الشَّیْطَانُ ثُمَّ قَالَ یَا اَبَا بَکْرٍ ثَلٰثٌ کُلُّھُنَّ حَقٌّ مَا مِنْ عَبْدٍ ظُلِمَ بِمَظْلِمَۃٍ فَیُغْضِیْ عَنْھَا لِلّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ اِلَّا
اَعَزَّ اللّٰہُ بِھَا نَصْرَہٗ وَمَا فَتَحَ رَجُلٌ بَابَ عَطِیَّۃٍ یُرِیْدُ بِھَا صِلَۃً اِلَّا زَادَ اللّٰہُ بِھَا کَثْرَۃً وَمَا فَتَحَ رَجُلٌ بَابَ
مَسْئَلَۃٍ یُّرِیْدُ بِھَا کَثْرَۃً اِلَّا زَادَ اللّٰہُ بِھَا قِلَّۃً ایک شخص نے حضرت ابوبکر صدیق رض کو برا کہا اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے
ہوئے تعجب کرتے تھے اور مسکراتے تھے جب اُس شخص نے بہت برا کہا تو حضرت ابوبکر رض نے اُس کی بعض بات کا جواب کہا
پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم غصہ ہو کر اُٹھ کھڑے ہوئے۔ حضرت ابوبکر رض آپکے پاس پہونچے اور عرض کیا کہ یارسول اللہ وہ شخص مجھکو برا کہتا تھا
اور آپ بیٹھے تھے اور جب مین نے اُسکی بعض بات کا جواب دیا تو آپ خفا ہو کر اُٹھ کھڑے ہوئے آپ نے فرمایا کہ تیری ساتھ ایک فرشتہ
اُس کا جواب دے رہا تھا یعنی جب تک تو خاموش تھا اور جب تو نے اُس کو جواب دیا تو شیطان آپڑا پھر آپ نے ارشاد فرمایا کہ اے ابوبکر رض
تین چیزین ہین کہ وہ سب حق ہین اول یہ کہ جو بندہ کہ اُسپر کوئی کسی حق کا ظلم کرے اور وہ اپنے حق سے خدائے عز وجل کے واسطے چشم پوشی
کرے یعنی معاف کر دے تو اللہ تعالے اس حق کے سبب سے اُسکی مدد قوی کرتا ہے اور جو آدمی بخشش کا دروازہ کھولتا ہے کہ اُس سے سلوک
کرنا چاہتا ہے تو اللہ تعالی اُس کے باعث مال کی کثرت زیادہ کرتا ہے اور جو شخص مانگنے کا دروازہ کھولتا ہے کہ اُس سے مال کی کثرت چاہتا ہے
تو اُس مانگنے سے اُسکے مال کی کمی زیادہ کرتا ہے لَا یُرِیْدُ اللّٰہُ بِاَھْلِ بَیْتٍ رِفْقًا اِلَّا نَفَعَھُمْ وَلَا یَحْرِمُھُمْ اِیَّاہُ اِلَّا ضَرَّھُمْ
اللہ تعالی جس گھر والون کے ساتھ نرمی چاہتا ہے تو اُن کو نرمی نفع دیتی ہے اور جن لوگون کو نرمی سے محروم کرتا ہے اُن کو محرومی ضرر
پہونچاتی ہے باب ہفدہم غضب اور تکبر کے بیان مین اِنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَوْصِنِیْ قَالَ
لَا تَغْضَبْ فَرَدَّدَ ذٰلِکَ مِرَارًا قَالَ لَا تَغْضَبْ ایک شخص نے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین عرض کیا کہ مجھکو کچھ نصیحت فرمایئے
آپ نے فرمایا کہ غصہ مت کیا کر اُسنے یہی سوال کئی دفعہ کیا آپ نے یہی جواب فرمایا کہ غصہ مت کیا کر شاید اُس شخص کو غصہ بہت آتا
ہوگا اسلئے باربار یہی فرمایا کیونکہ آپکا معمول شریف یہی تھا کہ جسکو جیسا مرض دیکھتے اُسکو ویسا ہی علاج فرماتے لَیْسَ الشَّدِیْدُ بِالصُّرْعَۃِ
اِنَّمَا الشَّدِیْدُ الَّذِیْ یَمْلِکُ نَفْسَہٗ عِنْدَ الْغَضَبِ پہلوان وہ شخص نہین جو پچھاڑتا ہو بلکہ پہلوان وہ ہے جو اپنے نفس پر غصہ کے وقت قابو
رکھتا ہو اَلَا اُخْبِرُکُمْ بِاَھْلِ الْجَنَّۃِ کُلُّ ضَعِیْفٍ مُتَضَعَّفٍ لَوْ اَقْسَمَ عَلَی اللّٰہِ لَاَبَرَّہٗ اَلَا اُخْبِرُکُمْ بِاَھْلِ النَّارِ
کُلُّ عُتُلٍّ جَوَّاظٍ مُسْتَکْبِرٍ کیا مین تم کو نہ بتاؤن جنتی آدمی کو وہ ہر ضعیف حقیر ہے یعنی لوگ

اُسکو حقیر جانتے ہین اور اُس پر جبر اور قہر کرتے ہین یہ شخص ایسا ہوتا ہی کہ اگر قسم کھا بیٹھے اللہ پر تو اللہ اُس کو سچا کری کیا مین نکو نہ بتاؤن دوزخی کو وہ ہر جھگڑالو بد خو متکبر ہے لَا یَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ کَانَ فِیْ قَلْبِهٖ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِّنْ کِبْرٍ فَقَالَ رَجُلٌ اِنَّ الرَّجُلَ یُحِبُّ اَنْ یَّکُوْنَ ثَوْبُهٗ حَسَنًا وَنَعْلُهٗ حَسَنًا قَالَ اِنَّ اللّٰهَ جَمِیْلٌ یُّحِبُّ الْجَمَالَ اَلْکِبْرُ بَطَرُ الْحَقِّ وَغَمْطُ النَّاسِ بہشت مین داخل نہوگا وہ شخص جس کے دل مین ذرہ کے برابر تکبر ہی ایک آدمی نے عرض کیا کہ آدمی دوست رکھتا ہی کہ اُس کا کپڑا اچھا ہو اُسکا جوتا اچھا ہو آپ نے فرمایا کہ اللہ زینت والا ہی زینت کو دوست رکھتا ہی تکبر اُس کا نام ہی کہ حق کو باطل کری اور لوگون کو حقیر جانے **ف** سائل نے سمجھا کہ متکبرون کی عادت ہی کہ نفیس لباس پہنتے ہین اسلیئے یہ جانا کہ یہ مطلق علامت متکبرون کی ہی اُس کا جواب یہ فرمایا کہ یہ زینت کی بات ہی اور خدا کے نزدیک محبوب ہی تکبر اس کا نام ہی کہ حق کو باطل کرے یعنی توحید اور عبادت نکری اور حق سے سرکشی کری اور امر حق کو قبول نکری۔ ح ثَلٰثَةٌ لَّا یُکَلِّمُهُمُ اللّٰهُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَلَا یُزَکِّیْهِمْ وَفِیْ رِوَایَةٍ وَّلَا یَنْظُرُ اِلَیْهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ شَیْخٌ زَانٍ وَّمَلِکٌ کَذَّابٌ وَّعَائِلٌ مُّسْتَکْبِرٌ تین شخص ہین جن سے اللہ قیامت کے دن کلام نکریگا اور نہ اُنکی تعریف کریگا اور ایک روایت مین یہ بھی ہی کہ نہ اُنکی طرف دیکھیگا اور اُن کو عذاب درد والا ہوگا۔ وہ لوگ یہ ہین اول بوڑھا زناکار دوم بادشاہ جھوٹا سوم فقیر تکبر کرنے والا **ف** کلام کا نکرنا اور تعریف نہ کرنی اور نظر رحمت سے نہ دیکھنا یہ سب باتین اُسکی ناخوشی اور غضب سے کنایہ ہین۔ ح یَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰی اَلْکِبْرِیَاءُ رِدَائِیْ وَالْعَظَمَةُ اِزَارِیْ فَمَنْ نَّازَعَنِیْ وَاحِدًا مِّنْهُمَا اَدْخَلْتُهُ النَّارَ اللہ تعالی فرماتا ہی کہ ذاتی بزرگی میری چادر ہی اور صفاتی بزرگی میرا تہبند ہی جو کوئی ان مین سے ایک کو مجھ سے چھینے اُس کو مین آگ مین ہمیشہ کیلئے داخل کرونگا **ف** یعنی کبریاء اور عظمت میری خاص صفتین ہین دوسرون کو اُن کے ساتھ مجازاً متصف ہونا اور صفتون کی مانند جائز نہین لَا یَزَالُ الرَّجُلُ یَذْهَبُ بِنَفْسِهٖ حَتّٰی یُکْتَبَ فِی الْجَبَّارِیْنَ فَیُصِیْبُهٗ مَا اَصَابَهُمْ آدمی اپنے نفس کو برابر دور کھینچتا رہتا ہے یہان تک کہ متکبرون مین لکھا جاتا ہے تو اُس کو وہ چیز پہونچتی ہے جو اُن کو پہونچی یعنی آفات و بلیات دنیا اور آخرت مین۔ ح یُحْشَرُ الْمُتَکَبِّرُوْنَ اَمْثَالَ الذَّرِّ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ فِیْ صُوَرِ الرِّجَالِ یَغْشَاهُمُ الذُّلُّ مِنْ کُلِّ مَکَانٍ یُسَاقُوْنَ اِلٰی سِجْنٍ فِیْ جَهَنَّمَ یُسَمّٰی بُوْلَسَ تَعْلُوْهُمْ نَارُ الْاَنْیَارِ یُسْقَوْنَ مِنْ عُصَارَةِ اَهْلِ النَّارِ طِیْنَةَ الْخَبَالِ متکبر قیامت کے دن چیونٹیونکی طرح اُٹھای جاینگے آدمیونکی صورت مین کہ ذلت اُن کو ہر جگہ سے ڈھانکیگی اور ہانکے جاینگے دوزخ کے اُس محبس مین جس کا نام بولس ہی غالب ہوگی اُنپر آگونکی آگ پلای جاینگے دوزخیون کے عصارہ سے یعنی دوزخیون کے پیپ لہو کا تلچھٹ **ف** چیونٹیونکی طرح اُٹھائی جاینگے کنایہ اُن کے خوار اور پائمال ہونیسے ہی یعنی جیسے چیونٹیان پائمال ہوتی ہین ویسی ہی یہ لوگ محشر مین ہونگے اور بولس بفتح باء موحدہ و لام مفتوح بمعنی تحیر اور ناامیدی کے ہے اور آگونکی آگ سے یہ غرض کہ یہ آگ دوسری آگون کو ایسا جلاتی ہی جیسے دنیا کی آگ لکڑیون کو معاذ اللہ منہا۔ ح اِنَّ الْغَضَبَ مِنَ الشَّیْطَانِ وَاِنَّ الشَّیْطَانَ خُلِقَ مِنَ النَّارِ وَاِنَّمَا تُطْفَاُ النَّارُ بِالْمَآءِ فَاِذَا غَضِبَ اَحَدُکُمْ فَلْیَتَوَضَّأْ غصہ شیطان کیطرف

سے ہے اور شیطان آگ سے پیدا ہوا ہے اور آگ کو پانی ہی سے بجھاتے ہین تو جب تم مین سے کوئی غصہ ہو تو اُسکو
چاہیئے کہ وضو کرے یعنی وضو کرنے سے غصہ جاتا رہتا ہے اِذَا غَضِبَ اَحَدُکُمْ وَھُوَ قَائِمٌ فَلْیَجْلِسْ فَاِنْ ذَھَبَ عَنْہُ
الْغَضَبُ وَاِلَّا فَلْیَضْطَجِعْ جب کوئی تم مین سے غصہ ہو اور وہ کھڑا ہو تو چاہیئے کہ بیٹھ جائے اور اگر اُس کا غصہ جاتا رہے
تو بہتر ورنہ لیٹ جائے بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ تَخَیَّلَ وَاخْتَالَ وَنَسِیَ الْکَبِیْرَ الْمُتَعَالَ بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ تَجَبَّرَ وَاعْتَدٰی
وَنَسِیَ الْجَبَّارَ الْاَعْلٰی بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ سَھَا وَلَھَا وَنَسِیَ الْمَقَابِرَ وَالْبِلٰی بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ عَتَا وَطَغٰی وَنَسِیَ الْمُبْتَدَاَ
وَالْمُنْتَھٰی بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ یَخْتِلُ الدُّنْیَا بِالدِّیْنِ بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ یَخْتِلُ الدِّیْنَ بِالشُّبُھَاتِ بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ طَمَعٌ
یَقُوْدُہٗ بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ ھَوًی یُضِلُّہٗ بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ رَغَبٌ یُذِلُّہٗ برا بندہ وہ بندہ ہے جسنے آپکو اچھا سمجھا اور تکبر کیا اور اللہ تعالیٰ کو
بھول گیا برا بندہ وہ بندہ ہی جسنے لوگون پر قہر کیا اور حد سے بڑھا اور خدائے برتر کو بھولگیا برا بندہ وہ بندہ ہی جو امر دین کو بھولا اور بیفائدہ باتون مین مشغول ہوا اور قبرون اور بوسیدہ
ہونے کو خاک مین بھولگیا۔ برا بندہ وہ بندہ ہی جس نے تکبر کیا اور سرکشی کی اور اپنے آغاز اور انجام کو بھولا کہ اُس کا آغاز نطفہ
سے ہوا اور انجام کو خاک مین جائیگا برا بندہ وہ بندہ ہی جو دین کے بدلہ مین دنیا طلب کرے برا بندہ وہ بندہ ہی جو دین والون
کو فریب دیتا ہے شبہون سے برا بندہ وہ بندہ ہی کہ طمع اُس کو لیجاتی ہی یعنی اہل دنیا کے دروازہ پر برا بندہ وہ بندہ ہی
کہ خواہش نفسانی اُس کو گمراہ کرتی ہے برا بندہ وہ بندہ ہی کہ دنیا کی حرص اُس کو ذلیل کرتی ہے **ف** شبہات سے فریب
دیتا ہی یعنی شبہات کا مرتکب ہوکر اُسکی تاویل کرتا ہے تاکہ اس فریب سے اپنے آپکو دیندار ظاہر کرے اور حرام صریح کا مرتکب اس لیئے
نہین ہوتا کہ اہل دین اُس کو دین سے صریح نکال نہ دین۔ ح مَا تَجَرَّعَ عَبْدٌ اَفْضَلَ عِنْدَ اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ مِنْ جُرْعَۃِ
غَیْظٍ یَکْظِمُھَا ابْتِغَاءَ وَجْہِ اللّٰہِ کسی بندہ نے خدائے عزوجل کے نزدیک کوئی گھونٹ نہین پیا جو افضل ہو بہ نسبت غصہ کے گھونٹ کے
جس کو اللہ کی رضا ڈھونڈھنے کے لیئے پیوے عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِیْ قَوْلِہٖ تَعَالٰی اِدْفَعْ بِالَّتِیْ ھِیَ اَحْسَنُ قَالَ الصَّبْرُ عِنْدَ الْغَضَبِ
وَالْعَفْوُ عِنْدَ الْاِسَاءَۃِ فَاِذَا فَعَلُوْا عَصَمَھُمُ اللّٰہُ وَخَضَعَ لَھُمْ عَدُوُّھُمْ کَاَنَّہٗ وَلِیٌّ حَمِیْمٌ قَرِیْبٌ حضرت ابن عباس رض
سے مروی ہی اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کی تفسیر مین کہ ادفع بالتی ہی احسن یعنی دفع کر بدی کو اُس خصلت سے جو بہت اچھی ہی مقصود یہ ہی
کہ اگر کوئی تجھسے برائی کرے تو تو اُس سے بھلائی کر ابن عباس رض نے فرمایا کہ اس سے مراد غصہ کے وقت صبر کرنا اور کسیکی برائی کرنے
کے وقت معاف کرنا تو جب لوگ یہ باتین کرینگے اللہ تعالیٰ اُن کو نفس اور خلق کی آفات سے بچائیگا اور اُن کے سامنے اُنکے دشمن کو
ایسا پست کریگا کہ گویا وہ ولی دوست یعنی قرابتی ہی **ف** یعنی برائی کے دفع کرنے سے بھلائی کے ساتھ یہ مراد ہی کہ اگر غصہ آوے
تو صبر کرے اور اگر کسی سے اپنی نسبت برائی دیکھے تو معاف کرے۔ ح اِنَّ الْغَضَبَ یُفْسِدُ الْاِیْمَانَ
کَمَا یُفْسِدُ الصَّبِرُ الْعَسَلَ غصہ ایمان کو بگاڑتا ہے جیسے ایلوا شہد کو بگاڑ دیتا ہے
قَالَ وَھُوَ عَلَی الْمِنْبَرِ یَا اَیُّھَا النَّاسُ تَوَاضَعُوْا فَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ تَوَاضَعَ لِلّٰہِ رَفَعَہُ اللّٰہُ فَھُوَ

رَفَعَهُ اللّٰهُ فَهُوَ فِي نَفْسِهٖ صَغِيْرٌ وَفِي اَعْيُنِ النَّاسِ عَظِيْمٌ وَمَنْ تَكَبَّرَ وَضَعَهُ اللّٰهُ فَهُوَ فِي اَعْيُنِ النَّاسِ
صَغِيْرٌ وَفِي نَفْسِهٖ كَبِيْرٌ حَتّٰى لَهُوَ اَهْوَنُ عَلَيْهِمْ مِنْ كَلْبٍ اَوْ خِنْزِيْرٍ حضرت عمرؓ نے فرمایا جس وقت وہ منبر پر
تھے کہ ای لوگو فروتنی کرو کیونکہ مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا ہی کہ وہ فرماتے تھے کہ جو کوئی لوگون سے اللہ
کے لئے فروتنی کرتا ہے اللہ اُسکا مرتبہ بلند کرتا ہے تو وہ اپنے دلمین حقیر ہوتا ہی اور لوگونکی نظر مین بڑا ہوتا ہی یعنی جب
اللہ نے اُسکا مرتبہ بلند کیا تو لوگ بھی اُس کو بڑا جانتے ہین۔ سیدؔ اور جو کوئی تکبر کرتا ہی اللہ تعالیٰ اُس کو پست کرتا ہی تو وہ لوگونکی
آنکھ مین حقیر ہوتا ہی اور اپنے دلمین بڑا یہان تک کہ وہ اُنکے نزدیک زیادہ خوار ہوتا ہی کُتّے سے یا فرمایا سُوّر سے قَالَ مُوسٰی
ابْنُ عِمْرَانَ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَا رَبِّ مَنْ اَعَزُّ عِبَادِكَ عِنْدَكَ قَالَ مَنْ اِذَا قَدَرَ غَفَرَ موسی بن عمران علیہ السلام نے جناب
باری میں عرض کیا کہ یا رب تیرے نزدیک تیری بندون مین سے کونسا بہت عزیز ہی اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ وہ شخص زیادہ
عزیز ہی کہ جب ظالم سے بدلہ لینے پر قادر ہو تو بخشدی مَنْ خَزَنَ لِسَانَهٗ سَتَرَ اللّٰهُ عَوْرَتَهٗ وَمَنْ كَفَّ غَضَبَهٗ كَفَّ اللّٰهُ
عَنْهُ عَذَابَهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَمَنِ اعْتَذَرَ اِلَى اللّٰهِ قَبِلَ اللّٰهُ عُذْرَهٗ جو شخص اپنی زبان کو محفوظ رکھے یعنی لوگون کے عیب سے
تو اللہ تعالیٰ اُسکا عیب ڈھانکے گا اور جو کوئی اپنا غصہ روکے تو اللہ اُس سے اپنا عذاب قیامت کے دن روکیگا اور جو کوئی
اللہ کے سامنے عذر کرے یعنی اپنی خطا سے توبہ کری تو اللہ تعالیٰ اُسکا عذر قبول کریگا ثَلٰثٌ مُنْجِيَاتٌ وَثَلٰثٌ مُهْلِكَاتٌ فَاَمَّا
الْمُنْجِيَاتُ فَتَقْوَى اللّٰهِ فِي السِّرِّ وَالْعَلَانِيَةِ وَالْقَوْلُ بِالْحَقِّ فِي الرِّضَا وَالسَّخَطِ وَالْقَصْدُ فِي الْغِنَا وَالْفَقْرِ وَاَمَّا
الْمُهْلِكَاتُ فَهَوًى مُتَّبَعٌ وَشُحٌّ مُطَاعٌ وَاِعْجَابُ الْمَرْءِ بِنَفْسِهٖ وَهِيَ اَشَدُّهُنَّ تین چیزین عذاب سے نجات دینی والی ہین
اور تین چیزین آخرت مین ہلاک کرنے والی نجات دینے والی تو یہ ہین اللہ سے ڈرنا باطن اور ظاہر مین یعنی لوگون کے سامنے
اور غائبانہ یا ہر شخص کا باطن و ظاہر مراد ہی اور سچ بات کہنا خوشی اور ناخوشی مین اور میانہ روی تونگری اور درویشی مین اور ہلا
کرنے والی چیزین یہ ہین کہ خواہش نفسانی جسکی پیروی کی جائے اور بخل جسکی اطاعت کی جاوی اور آدمی کا خوش ہونا اپنے نفس سے
اور یہ خصلت ان سب سے بُری ہی **ف** خواہش نفس کا اتباع اسطرح کہ مثلاً ظالم سے نفع پہونچا تو اُسکی تعریف کرنے لگا اور نیک
آدمی سے خفا ہوا تو اُس کو بُرا کہنے لگا ایسا نہ کری ہر حال مین سچ اور حق کو ہاتھ سے نہ دی اور بخل مین اطاعت کی قید
اسلئے لگائی کہ اگر بخل کی اطاعت نہ کریگا تو مضر نہین کیونکہ آدمی بُخل اور حرص سے خالی نہین ہوتا لیکن جب اُسکے بموجب کاربند
ہوگا تو ہلاک ہوگا اور اپنے نفس سے خوش ہونا یہ معنی کہ اپنے آپکو اچھا جانے اور اپنی ہی صفتین اچھی معلوم ہون تو اس سے عُجب اور
شیخی پیدا ہوتی ہی اور شیخی سے تکبر ہوتا ہی۔ حق **باب ہیجدہم ظلم کے بیان مین** اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ الظُّلْمُ ظُلُمَاتٌ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ظلم کرنا قیامت کے دن تاریکیونکا سبب ہوگا اِنَّ اللّٰهَ لَيُمْلِي الظَّالِمَ
حَتّٰى اِذَا اَخَذَهٗ لَمْ يُفْلِتْهُ ثُمَّ قَرَاَ وَكَذٰلِكَ اَخْذُ رَبِّكَ اِذَا اَخَذَ الْقُرٰى وَهِيَ ظَالِمَةٌ الْاٰيَةَ اللہ تعالیٰ ظالم کو مہلت دیتا ہی یہانتک
کہ جب اُسکو پکڑتا ہے تو نہین چھوڑتا پھر آپ نے یہ آیت پڑھی وکذلک اخذ ربک الخ یعنی اسی طرح ہی تیرے رب کا پکڑنا جب پکڑتا

ہے گانون والون کو اُس حال ہین کہ وہ ظالم ہون آخر آیۃ تک اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَمَّا مَرَّ بِالْحِجْرِ قَالَ لَا تَدْخُلُوْا مَسَاکِنَ الَّذِیْنَ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَہُمْ اِلَّآ اَنْ تَکُوْنُوْا بَاکِیْنَ اَنْ یُّصِیْبَکُمْ مَآ اَصَابَہُمْ ثُمَّ قَنَّعَ رَاْسَہٗ وَاَسْرَعَ السَّیْرَ حَتّٰی اَجَازَ الْوَادِیَ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم جب حجر پر گذرے یعنی زمین ثمود قوم صالح علیہ السلام پر تو فرمایا کہ داخل مت ہو ان لوگون کے مکانون ہین جنھون نے اپنی جانون پر ظلم کیا یعنی کفر اور شرک کیا بجز ایسی حالت کے کہ تم روتے ہوئے ہو اس بات پر کہ تم کو وہ کیفیت پہونچے جو اُن کو پہونچی پھر آپ نے اپنے سر مبارک پر کپڑا ڈالا اور جلد چلے یہان تک کہ اُس میدان سے گذر گئے مَنْ کَانَتْ لَہٗ مَظْلِمَۃٌ لِاَخِیْہِ مِنْ عِرْضِہٖ اَوْ شَیْءٍ فَلْیَتَحَلَّلْہُ مِنْہُ الْیَوْمَ قَبْلَ اَنْ لَّا یَکُوْنَ دِیْنَارٌ وَّلَا دِرْھَمٌ اِنْ کَانَ لَہٗ عَمَلٌ صَالِحٌ اُخِذَ مِنْہُ بِقَدْرِ مَظْلِمَتِہٖ وَاِنْ لَّمْ تَکُنْ لَّہٗ حَسَنَاتٌ اُخِذَ مِنْ سَیِّئَاتِ صَاحِبِہٖ فَحُمِلَ عَلَیْہِ جس شخص کے ذمہ کوئی حق اُسکے بھائی کا ہو خواہ اُسکی آبرو سے یا کسی اور چیز سے تو چاہیئے کہ اُس سے آج وہ حق معاف کرالے اس سے پیشتر کہ دینار و درہم نہ ہونگے یعنی قیامت مین اگر ظالم کا کوئی نیک عمل ہوگا تو اُس عمل مین سے حقدار کے حق کی مقدار لے لی جائیگی اور اگر اُسکے پاس نیکیان نہونگی تو مظلوم کی برائیان لیکر ظالم پر رکھدی جائینگی اَتَدْرُوْنَ مَا الْمُفْلِسُ قَالُوا الْمُفْلِسُ فِیْنَا مَنْ لَّا دِرْھَمَ لَہٗ وَلَا مَتَاعَ فَقَالَ اِنَّ الْمُفْلِسَ مِنْ اُمَّتِیْ مَنْ یَّاْتِیْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ بِصَلٰوۃٍ وَّصِیَامٍ وَّزَکٰوۃٍ وَّیَاْتِیْ قَدْ شَتَمَ ھٰذَا وَقَذَفَ ھٰذَا وَاَکَلَ مَالَ ھٰذَا وَسَفَکَ دَمَ ھٰذَا وَضَرَبَ ھٰذَا فَیُعْطٰی ھٰذَا مِنْ حَسَنَاتِہٖ وَھٰذَا مِنْ حَسَنَاتِہٖ فَاِنْ فَنِیَتْ حَسَنَاتُہٗ قَبْلَ اَنْ یُّقْضٰی مَا عَلَیْہِ اُخِذَ مِنْ خَطَایَاھُمْ فَطُرِحَتْ عَلَیْہِ ثُمَّ طُرِحَ فِی النَّارِ کیا تم جانتے ہو کہ مفلس کون ہے صحابہؓ نے عرض کیا کہ ہم مین مفلس وہ ہے جس کے پاس نہ روپیہ ہو نہ اسباب آپ نے فرمایا کہ میری امت مین سے مفلس وہ ہے جو قیامت مین آویگا نماز اور روزہ اور زکوٰۃ کے ساتھ یعنی اُسنے طرح طرح کی عبادتین کی ہونگی اس حال مین آوے گا کہ ایک کو بُرا کہا ہوگا ایک پر زنا کی تہمت کی ہوگی اور ایک کا مال کھایا ہوگا اور ایک کا خون کیا ہوگا اور کسی کو مارا ہوگا یعنی طرح طرح کے ظلم کیئے ہونگے تو ان مظلومون مین سے کسی کو اُس کی بعض نیکیان دیجائینگی اور کسی کو بعض نیکیان اور جب اُس کی نیکیان ہو چکینگی پیشتر اس سے کہ اُسپر سزائے گناہ کا حکم کیا جاوے یعنی نیکیان دیکر بدلا حقوق کا پورا نہو کچھ باقی رہ گیا تو اُن مظلومونکی خطائین لیکر اُس شخص پر ڈالی جائینگی پھر وہ آگ مین ڈالا جائیگا لَتُؤَدُّنَّ الْحُقُوْقَ اِلٰٓی اَھْلِھَا یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ حَتّٰی یُقَادَ لِلشَّاۃِ الْجَلْحَآءِ مِنَ الشَّاۃِ الْقَرْنَآءِ حقوق قیامت کے دن حق والون کو ادا کیے جائینگے یہانتک کہ منڈی بکری کا بدلہ لیا جائیگا سینگ والی بکری سے یعنی اُس روز عدالت اس حد کو پہونچیگی کہ جانورونکا قصاص لیا جائیگا آدمی کا تو کیا ذکر ہے لَا تَکُوْنُوْا اِمَّعَۃً تَقُوْلُوْنَ اِنْ اَحْسَنَ النَّاسُ اَحْسَنَّا وَاِنْ ظَلَمُوْا ظَلَمْنَا وَلٰکِنْ وَطِّنُوْٓا اَنْفُسَکُمْ اِنْ اَحْسَنَ النَّاسُ اَنْ تُحْسِنُوْا وَاِنْ اَسَاءُوْا فَلَا تَظْلِمُوْا تم امعہ مت ہو کہ یون کہو اگر لوگ ہم سے نیکی کرینگے تو ہم نیکی کرینگے اور اگر لوگ ظلم کرینگے تو ہم ظلم کرینگے بلکہ اپنے نفسون مین یہ عادت ڈالو کہ اگر لوگ نیکی کرین تو تم نیکی کرو اور اگر برائی کرین تو تم ظلم نکرو فقیر کہتا ہے امعہ بکسر ہمزہ و تشدید

میم مفتوحہ و فتح عین مہملہ اُس آدمی کو کہتے ہین جو رائے مین لوگون کا تابع ہو اپنی رائے پر قائم نہو اُسی کی تفسیر فرمائی اِن احسن الناس الخ ھق
أَنَّهُ كَتَبَ إِلَى عَائِشَةَ رض أَنِ اكْتُبِي إِلَيَّ كِتَابًا تُوصِينِي فِيهِ وَلَا تُكْثِرِي فَكَتَبَتْ سَلَامٌ عَلَيْكَ أَمَّا بَعْدُ فَإِنِّي سَمِعْتُ
رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنِ الْتَمَسَ رِضَا اللّٰهِ بِسَخَطِ النَّاسِ كَفَاهُ اللّٰهُ مُؤْنَةَ النَّاسِ وَمَنِ الْتَمَسَ رِضَا النَّاسِ
بِسَخَطِ اللّٰهِ وَكَلَهُ اللّٰهُ إِلَى النَّاسِ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ حضرت امیر معاویہ رض نے حضرت عائشہ صدیقہ رض کو لکھا کہ آپ مجھکو ایک خط لکھین
جسمین آپ مجھکو نصیحت کرین اور بہت نہ لکھین یعنی نصیحت مختصر ہو حضرت عائشہ رض نے لکھا کہ سلام علیک بعد سلام کے یہ معلوم کرو کہ
مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا ہی کہ فرماتے تھے کہ جو کوئی اللہ کی خوشی لوگون کے غصہ سے ڈھونڈھے اُس کو اللہ تعالیٰ لوگونکی شفقت سے بچاتا ہے
اور جو کوئی لوگونکی خوشی اللہ کی خفگی مین ڈھونڈھے اللہ تعالیٰ اُسکو لوگون کے حوالے کرتا ہی یعنی لوگونکے شر اُس سے دور نہین کرتا والسلام
علیک **ف** یعنی اگر خدا تعالیٰ کی رضا چاہی اور لوگ ناراض ہین تو اللہ تعالیٰ اُنکی ایذا اُس سے دور رکھیگا یعنی وہ بھی اُس سے راضی ہو جائینگے
مثلاً اگر بُری رسمین اللہ تعالیٰ کی خوشی کیلئے چھوڑین اور لوگون کو ناگوار ہوا تو آخر کو وہ لوگ بھی راضی ہو جائینگے غرضکہ اللہ کی خوشی ہر حال مین
اور ونکی خوشی پر مقدم رکھی کہ اسمین دارین کا فائدہ ہی اور اگر لوگونکی خوشی کے لئے خدا کو ناراض کیا تو دارین کا نقصان ہی حق مِنْ شَرِّ النَّاسِ
مَنْزِلَةً عِنْدَ اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَبْدٌ أَذْهَبَ آخِرَتَهُ بِدُنْيَا غَيْرِهِ لوگون مین سے مرتبہ مین برا اللہ کے نزدیک قیامت کے دن وہ بندہ ہوگا
کہ اپنی آخرت کو غیر کے دنیا کے سبب سے برباد کرے **ف** یعنی لوگون پر ظلم کیا تاکہ اُسکے سبب سے دوسرے کو دنیا ملے جیسے عامل اور ظالمون کے
مصاحب اور جھوٹے گواہی کرتے ہین حق اَللّٰہ وَالدَّوَاوِيْنُ ثَلٰثَةٌ دِيْوَانٌ لَا يَغْفِرُ اللّٰهُ الْإِشْرَاكَ بِاللّٰهِ يَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ
إِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ أَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَدِيْوَانٌ لَا يَتْرُكُهُ اللّٰهُ ظُلْمُ الْعِبَادِ فِيْمَا بَيْنَهُمْ حَتّٰى يَقْتَصَّ بَعْضُهُمْ مِنْ بَعْضٍ وَدِيْوَانٌ
لَا يَعْبَأُ اللّٰهُ بِهٖ ظُلْمُ الْعِبَادِ فِيْمَا بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ اللّٰهِ فَذَاكَ إِلَى اللّٰهِ إِنْ شَاءَ عَذَّبَهٗ وَإِنْ شَاءَ تَجَاوَزَ عَنْهُ اعمالنامے تین ہین
ایک ایسا اعمالنامہ ہے کہ اللہ اُس کو نہین بخشتا وہ اللہ کے ساتھ شریک کرنا ہے کیونکہ خدای عز وجل فرماتا ہی اِنَّ
اللّٰہ لا یغفر ان یشرک بہ یعنی اللہ تعالیٰ نہین بخشتا اس بات کو کہ اُس کے ساتھ شریک کیا جاوے اور دوسرا اعمالنامہ
وہ ہے کہ جس کو اللہ تعالیٰ رائگان نہین چھوڑتا یعنی بموجب اُس کے عمل کے ضرور حکم فرماتا ہے وہ بندون کا ظلم آپسمین
یہان تک کہ بعض اُن کا بعض سے بدلا لیگا یعنی خدا کے حکم سے اور تیسرا اعمالنامہ وہ ہی جس کے اللہ تعالیٰ پروا نہین
کرتا وہ بندون کا ظلم کرنا ہے اپنے اور اللہ کے درمیان تو یہ اعمال نامہ اللہ کے سپرد ہے اگر چاہے اُس کو عذاب دے
اور اگر چاہے اُس سے درگذر رے فقیر کہتا ہے کہ مراد اس تیسرے سے حقوق آلہی مین قصور کرنا ہے تو حقوق خداوندی کا
معاملہ خدا کی مشیت پر ہی اور حاصل حدیث یہ ہے کہ بندون کے حقوق مین مواخذہ ضروری ہے باقی رہے اللہ کے
حقوق اُن مین سے شرک کی مغفرت نہوگی اور باقی حقوق مین انحصار اُسکی مشیت پر ہے۔ حق إِيَّاكَ وَدَعْوَةَ
الْمَظْلُوْمِ فَإِنَّمَا يَسْأَلُ اللّٰهَ حَقَّهٗ وَإِنَّ اللّٰهَ لَا يَمْنَعُ ذَا حَقٍّ حَقَّهٗ اپنے آپکو مظلوم کی بد دعا سے بچا کیونکہ وہ
اللہ تعالیٰ سے

اپنا حق مانگتا ہے اور اللہ تعالیٰ حق والیکو اُس کے حق سے منع نہین کرتا مَنْ مَشٰى مَعَ ظَالِمٍ لِيُقَوِّيَهُ وَهُوَ يَعْلَمُ
أَنَّهُ ظَالِمٌ فَقَدْ خَرَجَ مِنَ الْإِسْلَامِ جو کوئی ظالم کے ساتھ چلے اس غرض سے کہ اُسکی تقویت کرے اور وہ جانتا ہو کہ وہ ظالم ہی تو
وہ شخص طریقہ اسلام سے باہر ہوگا أَنَّهُ سَمِعَ رَجُلًا يَقُولُ إِنَّ الظَّالِمَ لَا يَضُرُّ إِلَّا نَفْسَهُ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ بَلٰى وَاللّٰهِ حَتّٰى
الْحُبَارٰى لَتَمُوتُ فِي وَكْرِهَا هُزْلًا لِظُلْمِ الظَّالِمِ حضرت ابوہریرہؓ نے ایک شخص کو سُنا کہ یون کہتا ہے کہ ظالم صرف اپنی جان
کا ضرر کرتا ہے ابوہریرہ رضہ نے کہا ہان بخدا یعنے اور کو بھی ضرر کرتا ہے یہان تک کہ حباری اپنے گھونسلے مین دُبلے
پن سے ظالم کے ظلم کی وجہ سے مرجاتا ہے **ف** حباری ایک پرند تیز پر ہی کہ آب و دانہ کے لئے چند روز کی
راہ پرجاتا ہے اُس پر بھی ظالم کا ظلم کام کرتا ہے کہ ظالم کی شامتِ اعمال سے مینہ نہین برستا اور حباری بھوک
سے ہلاک ہو جاتا ہے توجب ظلم کا اثر حیوانون تک ہو تو لوگون پر تاثیر کیون نکریگا۔ حق **باب نوزدہم امر بالمعروف**
کے بیان مین ۔ **ف** جو چیز شرع مین پسندیدہ ہی اُس کو معروف کہتے ہین اور ناپسند شرعی کو منکر کہتے ہین۔ اچھی بات کا
حکم کرنا اور بری بات سے منع کرنا واجب ہے چنانچہ حدیث مین مذکور ہی اور جس شخص نے اس واجب کو ادا کیا اور مخالف نے
نہ مانا تو اُسکے ذمہ سے واجب ساقط ہوا اور اگر باوجود قدرت کے امر و نہی نکریگا تو گنہگار ہوگا اور اسکی فرضیت کفایہ ہی یعنی بعض کے
کہنے سے سبکے ذمہ سے گناہ جاتا رہتا ہی لیکن اُس صورت مین فرض عین ہی کہ ایک جگہ بُری بات ہوتی ہی اور ایک شخص کے
سوا اُسکی بُرائی کوئی نہین جانتا تو اُس شخص پر اُس بُرائی سے منع کرنا فرض عین ہی نہ دوسرے پر اور امر معروف مین یہ شرط نہین کہ
کہنے والا خود بھی کرے اور اسکے بدون جائز نہو کیونکہ خود کرنا ایک واجب ہے اور دوسرے کو کہنا دوسرا واجب تو جب ایک
واجب ترک ہو دوسرے واجب کا ترک کرنا جائز نہین۔ حق عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ رَأٰى مِنْكُمْ
مُنْكَرًا فَلْيُغَيِّرْهُ بِيَدِهٖ فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِهٖ فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِهٖ وَذٰلِكَ أَضْعَفُ الْإِيمَانِ رسولخدا صلی اللہ
علیہ وسلم سے مروی ہی کہ آپنے فرمایا جو کوئی تم مین سے خلاف شرع بات دیکھے تو چاہیے کہ اُس کو اپنے ہاتھ سے بگاڑے
. . . . اور اگر اپنے ہاتھ سے نہ بگاڑ سکے تو اپنی زبان سے بگاڑے اور اگر یہ بھی نہو سکے تو اپنے دلسے اور دلسے
بُرا جاننا علامت بہت ضعیف ایمان کی ہی **ف** زبان سے بگاڑنا یہ کہ برا کہے اور منع کرے اور دلسے بگاڑنا یہ کہ دل مین اُسکو
بُرا جانے اور اُسکے بگاڑنے کا بشرط قدرت ارادہ رکھے۔ حق مَثَلُ الْمُدْهِنِ فِي حُدُودِ اللّٰهِ وَالْوَاقِعِ فِيهَا مَثَلُ قَوْمٍ
اِسْتَهَمُوا سَفِينَةً فَصَارَ بَعْضُهُمْ فِي أَسْفَلِهَا وَصَارَ بَعْضُهُمْ فِي أَعْلَاهَا فَكَانَ الَّذِي فِي أَسْفَلِهَا يَمُرُّ بِالْمَاءِ عَلَى الَّذِينَ
فِي أَعْلَاهَا فَتَأَذَّوْا بِهٖ فَأَخَذَ فَأْسًا فَجَعَلَ يَنْقُرُ أَسْفَلَ السَّفِينَةِ فَأَتَوْهُ فَقَالُوا مَا لَكَ قَالَ تَأَذَّيْتُمْ بِي وَلَا بُدَّ لِي مِنَ
الْمَاءِ فَإِنْ أَخَذُوا عَلٰى يَدَيْهِ أَنْجَوْهُ وَنَجَّوْا أَنْفُسَهُمْ وَإِنْ تَرَكُوهُ أَهْلَكُوهُ وَأَهْلَكُوا أَنْفُسَهُمْ مثال سُستی کرنیوالے کی
اللہ کی منع کی ہوئی چیز دینے اور اُنمین پڑنے والے کی ایسی ہے جیسے کچھ لوگ ایک جہاز مین بیٹھنے کیلئے قرعہ ڈالین اور اُسمین سے کچھ نیچے کی
درجہ مین ہون اور کچھ اوپر کے درجہ مین اور جو شخص کہ نیچے کے درجہ مین ہی وہ پانی لیکر اوپر کے درجہ والون پر گذرتا ہی اور وہ لوگ اس سے ایذا

پلتے ہین تو اُس شخص نے ایک تبر لیا اور جہاز کے نیچے کے درجہ مین چھید کرنا شروع کیا اوپر والے اُسکے پاس آئے اور کہا کہ
یہ تو کیا کرتا ہے اُسنے کہا کہ تم نے مجھسے ایذا پائی اور مجھکو پانی کی ضرورت ہے یعنی اسلیئے چھید کرتا ہون تو اگر اوپر والے اُسکے
دونون ہاتھ تھام لیں گے تو اُس کو بھی بچا لینگے اور اپنے آپکو بھی بچا لینگے اور اگر اُس کو چھوڑ دینگے یعنی چھید کرنے دینگے تو اُس کو
بھی ہلاک کرینگے اور اپنی جانون کو بھی ہلاک کرینگے **ف** مادوا یہ کے یہ معنی کہ جب نیچے والا اوپر آتا ہے اور اپنی جگہ مین پانی
لے جاتا ہے تو پانی لے کر آتے ہین جو اوپر والون پر گذرتا ہے وہ لوگ اُس سے ایذا پاتے ہین اور حدیث کا مطلب یہ ہے
کہ اسی طرح اگر لوگ فاسق کو گناہ سے منع کرینگے تو وہ بھی نجات پائینگے اور اسکو بھی نجات دینگے اور اگر اُسکے گناہ پر سستی کرینگے تو وہ بھی ہلاک ہو
اور اُسکے گناہ کی شامت سے وہ لوگ بھی ہلاک ہون گے ۔ حق وعنہ یُجَاءُ بِالرَّجُلِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَيُلْقٰى فِي النَّارِ فَتَنْدَلِقُ
اَقْتَابُهٗ فِي النَّارِ فَيَطْحَنُ فِيْهَا كَطَحْنِ الْحِمَارِ بِرَحَاهُ فَيَجْتَمِعُ اَهْلُ النَّارِ عَلَيْهِ فَيَقُوْلُوْنَ اَيْ فُلَانُ مَا شَاْنُكَ اَلَيْسَ كُنْتَ
تَاْمُرُنَا بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَانَا عَنِ الْمُنْكَرِ قَالَ كُنْتُ اٰمُرُكُمْ بِالْمَعْرُوْفِ وَلَا اٰتِيْهِ وَاَنْهَاكُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَاٰتِيْهِ قیامت کے
دن ایک شخص لایا جاویگا اور آگ مین ڈالا جاویگا اُسکی آنتین آگ مین نکل پڑینگی تو وہ اُسمین ایسے پھریگا جیسے گدھا چکی لیے
پھرتا ہے تو دوزخ والے اُسپر جمع ہون گے اور کہین گے کہ اے فلان تیرا کیا حال ہے کیا تو ہمکو اچھی بات کا حکم اور بُری بات سے
منع نکرتا تھا وہ جواب دیگا کہ مین تم کو اچھی بات کا حکم کرتا تھا اور خود اُس کو نکرتا تھا اور مین تم کو بُری بات سے منع کرتا تھا اور
خود بُری بات کرتا تھا **ف** اس سے معلوم ہوا کہ اورون کو امر و نہی کرنا اور آپ اُس پر عمل نکرنا عذاب کا موجب ہے لیکن یہ عذاب
عمل نکرنے کے سبب سے ہی نہ امر و نہی کے کرنے سے کیونکہ اگر امر و نہی نکریگا تو اُس سے زیادہ عذاب کے لائق ہوگا ۔ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ
بِيَدِهٖ لَتَاْمُرُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ وَلَتَنْهَوُنَّ عَنِ الْمُنْكَرِ اَوْ لَيُوْشِكَنَّ اللّٰهُ اَنْ يَّبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِّنْ عِنْدِهٖ ثُمَّ لَتَدْعُنَّهٗ
وَلَا يُسْتَجَابُ لَكُمْ قسم ہے اُس ذات کی کہ میری جان اُسکے قبضہ مین ہے کہ تم اچھی بات کا حکم کرو اور بُری بات سے منع کرو ورنہ
قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ تمپر ایک عذاب اپنے پاس سے بھیجیگا پھر تم اُس سے دعا مانگو گے اور تمہاری دعا مقبول نہو گی **ف** یعنی
دوسرے عذاب اور بلائین دعا سے دور ہوجانیکا احتمال رکھتی ہین لیکن امر معروف و نہی منکر کے چھوڑنے سے جو عذاب
نازل ہوتا ہے دور ہونیکا احتمال نہین رکھتا اور اس مین دعا مقبول نہین ہوتی ۔ حق اِذَا عُمِلَتِ الْخَطِيْئَةُ فِي الْاَرْضِ مَنْ شَهِدَهَا
فَكَرِهَهَا كَانَ كَمَنْ غَابَ عَنْهَا وَمَنْ غَابَ عَنْهَا فَرَضِيَهَا كَانَ كَمَنْ شَهِدَهَا جب زمین مین گناہ کیا جاوے تو جو کوئی اُس گناہ
مین حاضر ہوا اور اُس کو بُرا جانے تو وہ ایسا ہوگا کہ گویا اُس سے غائب تھا اور جو کوئی اُس گناہ سے غائب ہو اور اُس سے راضی ہو تو وہ
ایسا ہوگا کہ گویا اُسمین حاضر تھا **ف** یعنی گناہگارون کا سا گناہ اُسکو بھی ہوگا کیونکہ حرام سے راضی ہونا حرام ہے وعنہ مَا مِنْ رَجُلٍ
يَكُوْنُ فِيْ قَوْمٍ يَعْمَلُ فِيْهِمْ بِالْمَعَاصِيْ يَقْدِرُوْنَ عَلٰى اَنْ يُّغَيِّرُوْا عَلَيْهِ وَلَا يُغَيِّرُوْنَ اِلَّا اَصَابَهُمُ اللّٰهُ مِنْهُ بِعِقَابٍ
قَبْلَ اَنْ يَّمُوْتُوْا جو آدمی کہ ایسی قوم مین ہو کہ جن مین وہ گناہ کرتا ہو حالانکہ وہ لوگ اُس کو منع کرنے پر قادر ہون اور اُس کو منع نکرین
تو اللہ تعالیٰ اُسکے سبب سے اُن کو عذاب اُنکے مرنے سے پہلے پہونچا دیگا عن اَبِيْ ثَعْلَبَةَ فِيْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى عَلَيْكُمْ اَنْفُسَكُمْ لَا يَضُرُّكُمْ مَّنْ

ضَلَّ اِذَا اهْتَدَيْتُمْ فَقَالَ اَمَا وَاللّٰهِ لَقَدْ سَاَلْتُ عَنْهَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ بَلِ ائْتَمِرُوْا
بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنَاهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ حَتّٰى اِذَا رَاَيْتَ شُحًّا مُطَاعًا وَهَوًى مُتَّبَعًا وَدُنْيَا مُؤْثَرَةً وَاِعْجَابَ كُلِّ ذِيْ رَاْيٍ
بِرَاْيِهٖ وَرَاَيْتَ اَمْرًا لَا بُدَّ لَكَ مِنْهُ فَعَلَيْكَ نَفْسَكَ وَدَعْ اَمْرَ الْعَوَامِّ فَاِنَّ وَرَاءَكُمْ اَيَّامَ الصَّبْرِ فَمَنْ صَبَرَ
فِيْهِنَّ قَبَضَ عَلَى الْجَمْرِ لِلْعَامِلِ فِيْهِنَّ اَجْرُ خَمْسِيْنَ رَجُلًا يَعْمَلُوْنَ مِثْلَ عَمَلِهٖ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَجْرُ خَمْسِيْنَ مِنْهُمْ
قَالَ اَجْرُ خَمْسِيْنَ مِنْكُمْ ابو ثعلبہ سے روایت ہے اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کی تفسیر میں علیکم انفسکم لا یضرکم من ضل اذا
اہتدیتم یعنی لازم کرو اپنے اوپر اپنے جانوں کے فکر کو تم کو ضرر نہ کریگا وہ شخص کہ بہکا ہو جب تم نے راہ پائی۔ ابو ثعلبہ نے
کہا کہ آگاہ ہو تحقیق میں نے اسکا حال رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا یعنی یہ دریافت کیا کہ اس آیت کے ظاہر مضمون کے
موافق ہم امر معروف اور نہی منکر کو کیا چھوڑ دین تو آپنے فرمایا کہ نہین بلکہ معروف کا حکم کرو اور بُری باتون سے منع کرو یہان تک
کہ جب تو دیکھے بخل اطاعت کیا گیا اور خواہش نفسانی پیروی کیگئی اور دنیا اختیار کیگئی یعنی آخرت پر اور اچھا جاننا ہر عقل
والے کا اپنی عقل کو اور تو کسی کام کو ایسا دیکھے کہ اس سے تجھکو چارہ نہو تو اپنے اوپر اپنی ذات کو لازم کر اور عوام کا معاملہ
ترک کر کیونکہ تمہارے سامنے صبر کے دن ہین کہ جو کوئی اُن مین صبر کریگا گویا چنگاری کو ہاتھ مین لیگا شریعت پر عمل کرنے والے کو
اُن دنون مین پچاس آدمیون کا ثواب ہوگا جو اُسی کی طرح عمل کرتے ہین صحابہ رض نے عرض کیا یا رسول اللہ ان مین سے پچاس
آدمیون کا ثواب آپنے فرمایا کہ تم مین سے پچاس آدمیون کا ثواب **ف** رائیت امرا لا بد لک منہ کے یہ معنی کہ ایسا کام دیکھے کہ
تیری خواہش نفسانی اُسکے کرنے کا میل کرے مثل غیبت وغیرہ کہ اگر لوگون کے مجمع مین آئیگا اور اُن مین رہیگا بے اختیار طبیعت
کے مقتضے سے بُری صفات مین مبتلا ہوگا تو جب ایسا حال دیکھے اپنے آپکو بچا اور عوام کا معاملہ چھوڑ دے اور ایسے دنون مین
صبر کرنا چاہیے ان ایام کی ابتدا خلفاء راشدین کے بعد ظاہر ہوئی آج تک وہ ہی حال ہے اور پچاس مرد سے یہ مراد ہے
کہ جو اُس زمانہ مین نہین ہین اور اُس کی سی بلا مین مبتلا نہین ہوئے یہان ایک اعتراض ہوتا ہے کہ اس حدیث سے آخر امت
کی فضیلت صحابہ پر اس صفت مین لازم آتی ہے اُس کا جواب یہ ہے کہ فضل جزئی فضل کلی کے منافی نہین ہے اگر اس بات مین
فضل ہوئے تو صحابہ طرح طرح کی بزرگیان رکھتے ہین۔ چہ نسبت خاک را با عالم پاک۔ حق وسید قَالَ قَامَ فِيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطِيْبًا بَعْدَ الْعَصْرِ فَلَمْ يَدَعْ شَيْئًا يَكُوْنُ اِلٰى قِيَامِ السَّاعَةِ اِلَّا ذَكَرَهٗ حَفِظَهٗ مَنْ حَفِظَهٗ وَنَسِيَهٗ مَنْ نَسِيَهٗ وَ
كَانَ فِيْمَا قَالَ اِنَّ الدُّنْيَا حُلْوَةٌ خَضِرَةٌ وَاِنَّ اللّٰهَ مُسْتَخْلِفُكُمْ فِيْهَا فَنَاظِرٌ كَيْفَ تَعْمَلُوْنَ اَلَا فَاتَّقُوا الدُّنْيَا وَاتَّقُوا
النِّسَاءَ وَذَكَرَ اَنَّ لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَاءً يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بِقَدْرِ غَدْرَتِهٖ فِي الدُّنْيَا وَلَا غَدْرَ اَكْبَرُ مِنْ غَدْرِ اَمِيْرِ الْعَامَّةِ يُغْرَزُ
لِوَاؤُهٗ عِنْدَ اِسْتِهٖ قَالَ وَلَا يَمْنَعَنَّ اَحَدًا مِنْكُمْ هَيْبَةُ النَّاسِ اَنْ يَقُوْلَ بِحَقٍّ اِذَا عَلِمَهٗ حضرت ابو سعید سے
کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہم مین وعظ کہنے کو بعد عصر کے کھڑے ہوئے تو کوئی چیز نہ چھوڑی کہ قیامت تک ہونے والی تھی یعنی جسکے ہونے کی ضرورت ہے اسکو
آپنے بیان فرمایا ہو اُس کو یاد رکھا جسنے اُس کو یاد کیا اور اُس کو بھولا جسنے بھلایا یعنی وہ چیزین بہت تھین بعضون کو یاد رہین اور بعضے

بھول گئے اور اُن باتون مین یہ تھا کہ آپنے فرمایا کہ دنیا شیرین سبز ہے یعنی لوگونکے دلون مین عزیز ہے اور اللہ تعالی تم کو اُسمین خلیفہ بنانے والا ہے اسمین اشارہ ہے کہ تمھارے مال وغیرہ اُس کی ملک ہین اور تم اُنکے صرف کرنے مین اُسکے وکیل ہو تو وہ دیکھنے والا ہے کہ تم کیسے عمل کرو گے آگاہ ہو کر دنیا سے بچو اور عورتون سے بچو اور یہ بیان فرمایا کہ ہر عہد توڑنے والیکو قیامت کے دن ایک نیزہ ہو گا بقدر اُسکے عہد شکنی کے دنیا مین یعنی جتنی عہد شکنی زیادہ ہو گی اُسکا نیزہ بھی اُسی قدر بلند ہو گا کہ اُس سے پہچانا جاوے اور کوئی عہد شکنی عوام کے حاکم کی عہد شکنی سے بڑھکر نہین اُسکا نیزہ اُسکے سرین کے پاس گاڑا جاویگا یعنی فضیحت کے لئے آپنے فرمایا کہ کسی کو تم مین سے لوگون کا خوف اس بات سے نہ روکے کہ حق بات کہے جب اُس کو جانتا ہو وَفِی رِوَایَۃٍ اِنْ رَاٰی مُنْکَرًا اَنْ تُغَیِّرَہٗ فَبَکٰی اَبُوْ سَعِیْدٍ وَّقَالَ قَدْ رَاَیْنَاہُ فَمَنَعَتْنَا ھَیْبَۃُ النَّاسِ اَنْ نَّتَکَلَّمَ فِیْہِ اور ایک روایت مین ان یقول بحق کی جگہ یہ ہے کہ اگر خلاف شرع دیکھے تو اُس کو بگاڑے یعنی لوگونکی ہیبت سے خلاف شرع چیزون کے بگاڑنے سے باز نہ رہے پھر ابو سعید رض روے اور کہا کہ ہم نے خلاف شرع بات دیکھی اور لوگون کی ہیبت نے ہم کو روک دیا کہ ہم اُسمین کچھ بولین ثُمَّ قَالَ اَلَا اِنَّ بَنِیْ اٰدَمَ خُلِقُوْا عَلٰی طَبَقَاتٍ شَتّٰی فَمِنْھُمْ مَّنْ یُّوْلَدُ مُؤْمِنًا وَّیَحْیٰی مُؤْمِنًا وَّیَمُوْتُ مُؤْمِنًا وَّمِنْھُمْ مَّنْ یُّوْلَدُ کَافِرًا وَّیَحْیٰی کَافِرًا وَّیَمُوْتُ کَافِرًا وَّمِنْھُمْ مَّنْ یُّوْلَدُ مُؤْمِنًا وَّیَحْیٰی مُؤْمِنًا وَّیَمُوْتُ کَافِرًا وَّمِنْھُمْ مَّنْ یُّوْلَدُ کَافِرًا وَّیَحْیٰی کَافِرًا وَّیَمُوْتُ مُؤْمِنًا پھر آپنے فرمایا کہ خبردار ہو کہ بنی آدم مختلف مراتب پر پیدا ہوئے ہین اُنمین سے بعض وہ ہین کہ مومن پیدا ہوتے ہین اور مومن ہی جیتے ہین اور مومن ہی مرتے ہین اور اُن مین سے کچھ ایسے ہین کہ کافر ہی پیدا ہوتے ہین اور کافر ہی جیتے ہین اور کافر ہی مرتے ہین اور اُن مین سے کچھ ایسے ہین کہ مومن ہی پیدا ہوتے ہین اور مومن ہی جیتے ہین اور کافر ہو کر مرتے ہین اور اُنہین سے بعض ایسے ہین کہ کافر پیدا ہوتے ہین اور کافر ہی جیتے رہتے ہین اور مومن ہو کر مرتے ہین قَالَ وَذَکَرَ الْغَضَبَ فَمِنْھُمْ مَّنْ یَّکُوْنُ سَرِیْعَ الْغَضَبِ سَرِیْعَ الْفَیْءِ فَاِحْدٰھُمَا بِالْاُخْرٰی وَمِنْھُمْ مَّنْ یَّکُوْنُ بَطِیْءَ الْغَضَبِ بَطِیْءَ الْفَیْءِ فَاِحْدٰھُمَا بِالْاُخْرٰی وَخِیَارُکُمْ مَّنْ یَّکُوْنُ بَطِیْءَ الْغَضَبِ سَرِیْعَ الْفَیْءِ وَشِرَارُکُمْ مَّنْ یَّکُوْنُ سَرِیْعَ الْغَضَبِ بَطِیْءَ الْفَیْءِ ابو سعید راوی کہتے ہین کہ آپنے غصہ کو بیان فرمایا کہ بعض آدمی جلد غصہ لانیوالے اور جلد غصہ سے پھرنے والے ہوتے ہین تو ایک خصلت دوسری کے مقابل ہے اور اُنہین سے بعض ایسے ہین کہ غصہ دیر مین کرتے ہین دیر ہی مین اُس سے پھرتے ہین تو ایک خصلت دوسری کے مقابل ہے یعنی نہ لائق تعریف کے ہے نہ لائق مذمت کے اور تم مین سے بہتر وہ لوگ ہین کہ دیر کر غصہ کرین اور جلد غصہ سے پھرین اور تم مین سے بُرے وہ ہین کہ جلد غصہ کرین اور اُس سے دیر کر پھرین قَالَ اتَّقُوا الْغَضَبَ فَاِنَّہٗ جَمْرَۃٌ عَلٰی قَلْبِ ابْنِ اٰدَمَ اَلَا تَرَوْنَ اِلَی انْتِفَاخِ اَوْدَاجِہٖ وَحُمْرَۃِ عَیْنَیْہِ فَمَنْ اَحَسَّ بِشَیْءٍ مِّنْ ذٰلِکَ فَلْیَضْطَجِعْ وَلْیَتَلَبَّدْ بِالْاَرْضِ آپنے فرمایا کہ غصہ سے بچو کیونکہ وہ آدمی کے دل پر ایک چنگاری ہے کیا نہین دیکھتے ہو غصہ والیکی گردن کی رگون کے پھولنے کو اور اُسکی آنکھون کے سرخ ہونیکو یعنی گرمی کے سبب سے یہ حال ہوتا ہے اور جو کوئی کچھ غصہ معلوم کرے تو چاہیے کہ کروٹ سے لیٹ جائے اور زمین سے چمٹ جاے اُس سے غصہ فرو ہو جاتا ہے قَالَ وَذَکَرَ الْقَضَاءَ قَالَ مِنْکُمْ مَّنْ یَّکُوْنُ حَسَنَ الْقَضَاءِ وَاِذَا کَانَ لَہٗ اَفْحَشَ فِی الطَّلَبِ فَاِحْدٰھُمَا بِالْاُخْرٰی وَمِنْھُمْ مَّنْ یَّکُوْنُ سَیِّءَ الْقَضَاءِ وَاِنْ کَانَ لَہٗ اَجْمَلَ فِی الطَّلَبِ فَاِحْدٰھُمَا بِالْاُخْرٰی وَخِیَارُکُمْ مَّنْ اِذَا کَانَ عَلَیْہِ الدَّیْنُ اَحْسَنَ الْقَضَاءَ وَاِنْ کَانَ لَہٗ اَجْمَلَ فِی الطَّلَبِ وَشِرَارُکُمْ مَّنْ

وَكَانَ لَهُ اَلْحُسْنُ فِي الطَّلَبِ ابو سعید رض کہتے ہین اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قرض کا ذکر فرمایا اور کہا کہ
تم مین بعض ایسے ہین کہ قرض کو اچھی طرح ادا کرتے ہین اور جب اُن کا قرض کسی پر ہوتا ہی تو مانگنے مین سختی کرتے ہین تو
یہ ایک صفت دوسری کے مقابل ہے اور اُن مین سے بعض وہ ہین کہ بُری طرح ادا کرتے ہین اور اُن کا قرض کسی پر
ہوتا ہے تو اُسکے مانگنے مین سہولت کرتے ہین تو یہ ایک خصلت دوسری کے مقابل ہے اور تم مین سے بہتر وہ ہین کہ
جب اُن پر قرض ہو تو ادا اچھی طرح کرین اور جب اُن کا قرض کسی پر ہو تو مانگنے مین نرمی کرین اور تم مین سے بُرے وہ ہین
کہ جب اُن پر کسی کا قرض ہو تو بُری طرح ادا کرین اور ان کا قرض کسی پر ہو تو مانگنے مین سختی کرین حَتّٰى اِذَا كَانَتِ الشَّمْسُ عَلٰى
رُؤُسِ النَّخْلِ وَاَطْرَافِ الْحِيْطَانِ فَقَالَ اَمَا اِنَّهُ لَمْ يَبْقَ مِنَ الدُّنْيَا فِيْمَا مَضٰى مِنْهَا اِلَّا كَمَا بَقِيَ مِنْ يَوْمِكُمْ هٰذَا
فِيْمَا مَضٰى مِنْهُ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وعظ فرمایا یہان تک کہ جب آفتاب کھجورون کی چوٹیون پر اور دیوارون کی
منڈیرون پر ہوا یعنی تھوڑا ہی دن باقی رہ گیا تو یہ ارشاد فرمایا کہ آگاہ ہو کہ دنیا مین سے زمانہ آئندہ بہ نسبت اُس زمانہ کے
جو اُسمین گذر گیا اتنا ہی باقی رہا ہے جیسا کہ تمہارے اس دن مین سے بہ نسبت اُس وقت کے کہ گذر گیا باقی رہا ہے یعنی
جیسا یہ وقت کہ آفتاب منڈیرون پر چلا گیا سارے دن کی نسبت بہت تھوڑا ہے اسی طرح دنیا کی عمر زمانہ گذشتہ کی نسبت
بہت تھوڑی ہے فقیر کہتا ہی کہ یہ حدیث قام فینا رسول اللہ سے لیکر یہان تک تھی اُسکی طوالت کی وجہ سے ہر مضمون
کے ٹکڑے جُدا جُدا لکھدیے گئے ہین لَنْ يَّهْلِكَ النَّاسُ حَتّٰى يُعْذِرُوْا مِنْ اَنْفُسِهِمْ آدمی ہرگز ہلاک نہونگے جبتک
کہ عذر بیان کرین اپنے نفسون کیطرف سے ف یعنی جب گناہون کے مرتکب ہونگے اور بیکار عذر اور باطل تاویلین اپنے
گناہونکی بیان کرینگے تب ہلاک ہونگے۔ سید اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى لَا يُعَذِّبُ الْعَامَّةَ بِعَمَلِ الْخَاصَّةِ حَتّٰى يَرَوُا الْمُنْكَرَ
بَيْنَ ظَهْرَانَيْهِمْ وَهُمْ قَادِرُوْنَ عَلٰى اَنْ يُّنْكِرُوْهُ فَلَا يُنْكِرُوْا فَاِذَا فَعَلُوْا ذٰلِكَ عَذَّبَ اللّٰهُ الْعَامَّةَ وَالْخَاصَّةَ
اللہ تعالیٰ عذاب نہین کرتا ہی عوام کو خاص لوگون کے عملون سے یہان تک کہ وہ اکثر باتین خلاف شرع اپنے درمیان
دیکھین یعنی جنکے مرتکب بعض شخص ہون اور وہ اُسکے بگاڑنے کی قدرت رکھتے ہون اور اُس کو نہ بگاڑین تو جب ایسا کرتی
ہین تب اللہ تعالےٰ عام اور خاص سب کو عذاب کرتا ہے یعنی گناہ سے سکوت اور سستی کرنے مین عذاب سب کو ہوتا ہے
گناہگارون کو گناہ کی وجہ سے اور دیکھنے والون کو منع نکرنے کی جہت سے۔ حق لَمَّا وَقَعَتْ بَنُوْ اِسْرَآئِيْلَ فِي الْمَعَاصِيْ
نَهَتْهُمْ عُلَمَآؤُهُمْ فَلَمْ يَنْتَهُوْا فَجَالَسُوْهُمْ فِيْ مَجَالِسِهِمْ وَاٰكَلُوْهُمْ وَشَارَبُوْهُمْ فَضَرَبَ اللّٰهُ قُلُوْبَ بَعْضِهِمْ بِبَعْضٍ فَلَعَنَهُمْ
عَلٰى لِسَانِ دَاؤُدَ وَعِيْسَى بْنِ مَرْيَمَ ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَّكَانُوْا يَعْتَدُوْنَ قَالَ فَجَلَسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ
مُتَّكِئًا فَقَالَ لَا وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ حَتّٰى تَاْطِرُوْهُمْ اَطْرًا جب بنی اسرائیل گناہون مین پڑے اُنکے علماء نے اُن کو منع کیا اور وہ باز نہ آئے
عالمون نے اُنکی ہمنشینی اُنکی مجلسون مین کی اور کھانے اور پینے مین اُنکے شریک رہے یعنی منع مین سستی کرکے اُنسے اختلاط کیا تو اللہ تعالیٰ نے
اُنمین سے بعض کے دل بعض کی وجہ سے سیاہ کیے اور حضرت داؤد اور حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام کی زبان پر اُنکو لعنت کی اور یہ اس سبب سے ہوا کہ

اذا کان علیہ الدین اساء القضاء وان

۲۲۴ کہ انہوں نے نافرمانی کی اور حد سے تجاوز کرتے تھے ابن مسعود راوی کہتے

ہین کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اُٹھ بیٹھے اور پہلے تکیہ لگائے تھے اور فرمایا کہ عذاب سے نجات نہ پاؤگے قسم ہے اُس
ذات کی کہ میری جان اُسکے قبضہ مین ہے یہان تک کہ تم گناہون سے منع کرو **ف** ضرب اللہ قلوب الخ کے یہ معنی کہ جو لوگ
گناہون سے پاک تھے اللہ تعالی نے اُن کو بھی گناہگارون کے شامت اور اُن کے ساتھ اختلاط کرنے سے سنگدل کر دیا
تو سب کے سب سنگدل ہوگئے اور قبول خیر اور رحمت سے دور پڑ گئے مظہر۔ اور تکیہ سے اُٹھ بیٹھنا بغرض اہتمام اور اظہار حکم کے تھا ۵
رَاَیْتُ لَیْلَۃَ اُسْرِیَ بِیْ رِجَالًا تُقْرَضُ شِفَاهُهُمْ بِمَقَارِیْضَ مِنْ نَارٍ قُلْتُ مَنْ هٰٓؤُلَآءِ یَا جِبْرَئِیْلُ قَالَ هٰٓؤُلَآءِ
خُطَبَآءُ مِنْ اُمَّتِكَ یَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَتَنْسَوْنَ اَنْفُسَهُمْ مین نے شب معراج مین کچھ لوگون کو دیکھا کہ اُن کے
ہونٹ آگ کی قینچیون سے کاٹے جاتے ہین مین نے کہا اے جبرئیل یہ کون لوگ ہین اُنہون نے کہا کہ یہ تمہاری امت کے واعظ ہین
جو لوگون کو بھلائی کرنے کا حکم کرتے تھے اور اپنے آپکو بھولتے تھے یعنی آپ عمل نہ کرتے تھے اور لوگون کو عمل کرنے کو
کہتے تھے اُنْزِلَ الْمَآئِدَةُ مِنَ السَّمَآءِ خُبْزًا وَّلَحْمًا وَّاُمِرُوْا اَنْ لَّا یَخُوْنُوْا وَلَا یَدَّخِرُوْا لِغَدٍ فَخَانُوْا وَادَّخَرُوْا وَ
رَفَعُوْا لِغَدٍ فَمُسِخُوْا قِرَدَةً وَّخَنَازِیْرَ حضرت عیسی علیہ السلام کی قوم پر آسمان سے روٹی اور گوشت کا خوان اُتار اگیا اور
اُن کو حکم ہوا کہ خیانت نکرین اور نہ کل کے لیئے ذخیرہ رکھین اُن لوگون نے خیانت کی یعنی کسی نے اُن کو اس فعل سے منع کیا
اور کل کے لیئے ذخیرہ کیا اسلیئے وہ لوگ بندر اور سور ہوگئے اِنَّهٗ تُصِیْبُ اُمَّتِیْ فِیْ اٰخِرِ الزَّمَانِ مِنْ سُلْطَانِهِمْ شَدَآئِدُ
لَا یَنْجُوْ مِنْهُ اِلَّا رَجُلٌ عَرَفَ دِیْنَ اللّٰهِ فَجَاهَدَ عَلَیْهِ بِلِسَانِهٖ وَیَدِهٖ وَقَلْبِهٖ فَذٰلِكَ الَّذِیْ سَبَقَتْ لَهُ السَّوَابِقُ
وَرَجُلٌ عَرَفَ دِیْنَ اللّٰهِ فَصَدَّقَ بِهٖ وَرَجُلٌ عَرَفَ دِیْنَ اللّٰهِ فَسَكَتَ عَلَیْهِ فَاِنْ رَاٰی مَنْ یَّعْمَلُ الْخَیْرَ اَحَبَّهٗ عَلَیْهِ
وَاِنْ رَاٰی مَنْ یَّعْمَلُ بِبَاطِلٍ اَبْغَضَهٗ عَلَیْهِ فَذٰلِكَ یَنْجُوْ عَلٰی اِبْطَانِهٖ كُلِّهٖ میری امت کو اخیر زمانہ مین اُنکی بادشاہت
سے سخت بلائین پہونچینگی یعنی افعال بد دیکھینگے اور بُری باتین سنینگے نجات نہ پائیگا اُس سے مگر وہ شخص جو اللہ کے دین کو
پہچانے اور اُس بُری بات پر اپنی زبان اور ہاتھ اور دل سے جہاد کرے یہ وہ شخص ہے کہ اُسکے لئے پہلے سے دارین
کی سعادتین تیار ہین اور نیز وہ شخص کہ اللہ کے دین کو پہچانے اور اُسکی تصدیق کرے یعنی دل سے اور ہاتھ سے جہاد نکرے اور
ایک وہ شخص کہ اللہ کے دین کو پہچانے اور اُسپر سکوت کرے یعنی صرف دل سے جہاد کرے کہ اگر کسی کو بھلائی کرتے دیکھے تو اُس کو اُس
بات پر محبوب رکھے اور جسکو باطل کرتے دیکھے اُسکو اُسپر دشمن رکھے تو یہ شخص نجات پائیگا اپنی خفیہ محبت اور بغض کی وجہ سے اَوْحَی
اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اِلٰی جِبْرَئِیْلَ عَلَیْهِ السَّلَامُ اَنِ اقْلِبْ مَدِیْنَةَ كَذَا وَكَذَا بِاَهْلِهَا فَقَالَ یَا رَبِّ اِنَّ فِیْهِمْ عَبْدَكَ فُلَانًا
لَمْ یَعْصِكَ طَرْفَةَ عَیْنٍ قَالَ فَقَالَ اِقْلِبْهَا عَلَیْهِ وَعَلَیْهِمْ فَاِنَّ وَجْهَهٗ لَمْ یَتَمَعَّرْ فِیَّ سَاعَةً قَطُّ خدائے عز و جل نے جبرئیل
علیہ السلام کو وحی فرمائی کہ شہر فلانے فلانے کو مع اُسکے باشندون کے الٹ دے یعنی اُس شہر کو جسکی صفت ایسی اور ایسی ہے جبرئیل نے عرض کیا
کہ یا رب انمین تیرا فلان بندہ ہے جسنے ایک پلک جھپکنے تک بھی تیری نافرمانی نہین کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالی نے حکم دیا
کہ اُس شہر کو اُس شخص اور سب پر الٹ دے کیونکہ اُس شخص کا چہرہ کبھی ایک ساعت میری راہ مین متغیر نہین ہوا **ف** تمعر کہتے ہین غصہ

سے رنگ بدلجانے کو۔ تو مقصود یہ ہی کہ بُری بات کے دیکھنے سے اُس کے چہرہ کا رنگ نہ بدلتا تھا یعنی اُسکو ناگوار
نہ تھا۔ سید وَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِہٖ اِنَّ الْمَعْرُوْفَ وَالْمُنْکَرَ خَلِیْقَتَانِ تُنْصَبَانِ لِلنَّاسِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ فَاَمَّا الْمَعْرُوْفُ
فَیُبَشِّرُ اَصْحَابَہٗ وَیُوْعِدُھُمُ الْخَیْرَ وَاَمَّا الْمُنْکَرُ فَیَقُوْلُ اِلَیْکُمْ اِلَیْکُمْ وَمَا یَسْتَطِیْعُوْنَ لَہٗ اِلَّا لُزُوْمًا قسم ہے
اُس ذات کی جس کے قبضہ مین محمد کی جان ہی کہ اچھی بات اور بُری بات آدمی کی صورت پیدا ہوکر لوگون کے لیے قیامت کے
دن قائم کی جاینگی۔ اچھی بات اپنے کرنیوالون کو خوشخبری دیگی اور اُن سے بھلائی کا وعدہ کریگی اور بُری بات یون کہیگی کہ مجھ سے
دور رہو مجھ سے دور رہو اور وہ لوگ اُس سے چمٹنے کے سوا اور کچھ نکر سکین گے یعنی اُس سے جدا ہنو سکین گے بات بسم

متفرقات حدیثون کے بیان مین مشکوٰۃ اور جامع صغیر سے

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
بُنِیَ الْاِسْلَامُ عَلٰی خَمْسٍ شَہَادَۃِ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ وَاِقَامِ الصَّلٰوۃِ وَاِیْتَآءِ الزَّکٰوۃِ
وَالْحَجِّ وَصَوْمِ رَمَضَانَ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسلام پانچ چیزون پر بنایا گیا ہی اوّل گواہی دینی اس بات کی
کہ کوئی معبود سوا خدا کے نہین اور اس بات کی کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اُسکے بندے اور رسول ہین دوم نماز کا قائم کرنا سوم زکوٰۃ
کا دینا چہارم حج کرنا پنجم ماہ رمضان کے روزے رکھنے قُلْ اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ ثُمَّ اسْتَقِمْ تو کہہ مین ایمان لایا اللہ پر پھر اُسپر
مستقیم رہ یعنی اُسکے احکام بجا لا اور ممنوع باتون سے باز رہ دل سے بھی اور جسم سے بھی جب استقامت حاصل ہوگی۔ سید یَا
مَعْشَرَ النِّسَآءِ تَصَدَّقْنَ فَاِنِّیْ اُرِیْتُکُنَّ اَکْثَرَ اَھْلِ النَّارِ فَقُلْنَ بِمَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ تُکْثِرْنَ اللَّعْنَ وَتَکْفُرْنَ
الْعَشِیْرَ مَا رَاَیْتُ مِنْ نَاقِصَاتِ عَقْلٍ وَّدِیْنٍ اَذْھَبَ لِلُبِّ الرَّجُلِ الْحَازِمِ مِنْ اِحْدٰکُنَّ قُلْنَ وَمَا نُقْصَانُ دِیْنِنَا
وَعَقْلِنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ اَلَیْسَ شَہَادَۃُ الْمَرْاَۃِ مِثْلَ نِصْفِ شَہَادَۃِ الرَّجُلِ قُلْنَ بَلٰی قَالَ فَذٰلِکَ مِنْ نُقْصَانِ
عَقْلِھَا قَالَ اَلَیْسَ اِذَا حَاضَتْ لَمْ تُصَلِّ وَلَمْ تَصُمْ قُلْنَ بَلٰی قَالَ فَذٰلِکَ مِنْ نُقْصَانِ دِیْنِھَا اے عورتون کے گروہ
صدقہ دو کیونکہ مجھے تمہارا حال دکھایا گیا کہ تم اکثر دوزخی ہو عورتون نے عرض کیا کہ کس سبب سے یا رسول اللہ آپنے فرمایا کہ تم لعنت بہت کرتی
ہو اور شوہر کی ناشکری کرتی ہو مین نے کسی عقل اور دین کے نقصان والیون کو تم مین سے ایک کی نسبت زیادہ لیجانیوالی دانا
آدمی کی عقل کو نہین دیکھا اُنہون نے عرض کیا کہ ہماری دین اور عقل کا نقصان کیا ہی یا رسول اللہ آپنے فرمایا کہ کیا ایک عورت کی
گواہی مرد کی گواہی کے نصف کے برابر نہین اُنہون نے عرض کیا کہ ہان آدھی کی برابر ہی آپنے فرمایا کہ یہ بات اُسکی عقل کے نقصان کے
سبب سے ہی آپنے فرمایا کہ کیا یہ بات نہین ہی کہ جب حائض ہوتی ہی تو نماز نہین پڑھتی اور روزہ نہین رکھتی اُنہون نے عرض کیا کہ ہان
ایسا ہوتا ہے آپنے فرمایا کہ یہ بات اُسکے دین کے نقصان کی وجہ سے ہی۔ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَخْبِرْنِیْ بِعَمَلٍ
یُّدْخِلُنِیَ الْجَنَّۃَ وَیُبَاعِدُنِیْ مِنَ النَّارِ قَالَ لَقَدْ سَاَلْتَ عَنْ عَظِیْمٍ وَّاِنَّہٗ لَیَسِیْرٌ عَلٰی مَنْ
یَّسَّرَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ تَعْبُدُ اللّٰہَ وَلَا تُشْرِکُ بِہٖ شَیْئًا وَّتُقِیْمُ الصَّلٰوۃَ وَتُؤْتِی الزَّکٰوۃَ
وَتَصُوْمُ رَمَضَانَ وَتَحُجُّ الْبَیْتَ ثُمَّ قَالَ اَلَا اَدُلُّکَ عَلٰی اَبْوَابِ الْخَیْرِ اَلصَّوْمُ جُنَّۃٌ وَّالصَّدَقَۃُ

تُطْفِئُ الْخَطِيئَةَ كَمَا يُطْفِئُ الْمَاءُ النَّارَ وَصَلٰوةُ الرَّجُلِ فِي جَوْفِ اللَّيْلِ ثُمَّ تَلَا تَتَجَافٰى جُنُوبُهُمْ
عَنِ الْمَضَاجِعِ حَتّٰى بَلَغَ يَعْمَلُونَ ثُمَّ قَالَ أَلَا أَدُلُّكَ بِرَأْسِ الْأَمْرِ وَعَمُودِهِ وَذِرْوَةِ سَنَامِهِ قُلْتُ
بَلٰى يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ رَأْسُ الْأَمْرِ الْإِسْلَامُ وَعَمُودُهُ الصَّلٰوةُ وَذِرْوَةُ سَنَامِهِ
الْجِهَادُ ثُمَّ قَالَ أَلَا أُخْبِرُكَ بِمِلَاكِ ذٰلِكَ كُلِّهِ قُلْتُ بَلٰى يَا نَبِيَّ اللّٰهِ فَأَخَذَ بِلِسَانِهِ وَقَالَ كُفَّ عَلَيْكَ
هٰذَا فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ وَإِنَّا لَمُؤَاخَذُونَ بِمَا نَتَكَلَّمُ بِهِ قَالَ ثَكِلَتْكَ أُمُّكَ يَا مُعَاذُ وَهَلْ يَكُبُّ
النَّاسَ فِي النَّارِ عَلٰى وُجُوهِهِمْ أَوْ عَلٰى مَنَاخِرِهِمْ إِلَّا حَصَائِدُ أَلْسِنَتِهِمْ حضرت معاذ کہتے ہیں کہ میں نے
عرض کیا کہ یا رسول اللہ مجھ کو کوئی ایسا عمل بتلایئے کہ مجھ کو جنت میں داخل کرے اور دوزخ سے دور کرے آپ نے فرمایا
کہ تو نے بڑی بات پوچھی اور وہ آسان ہے اس شخص پر جس پر اللہ تعالیٰ آسان کرے وہ یہ ہے کہ تو اللہ تعالیٰ کی
عبادت کرے اور اسکے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ کرے اور نماز کو قائم کرے اور زکوۃ دے اور ماہ رمضان کے روزے
رکھے اور خانہ کعبہ کا حج کرے پھر آپ نے فرمایا کہ کیا میں نہ بتاؤں تجھ کو خیر کی راہیں وہ یہ ہیں کہ روزہ رکھنا
سپر ہے یعنی آگ سے اور صدقہ دینا گناہوں کو دور کرتا ہے جیسے پانی آگ کو بجھاتا ہے اور آدمی کا نماز پڑھنا رات کے
اندر یعنی یہ بھی خطاؤں کو دور کرتا ہے پھر آپ نے پڑھا تتجافی جنوبہم عن المضاجع یہاں تک کہ پہونچے یعملون تک یعنی
انکے پہلو خوابگاہوں سے جدا ہوتے ہیں آلایۃ (اس آیت میں فضیلت تہجد گذار کی ہے) پھر فرمایا کہ کیا نہ بتاؤں میں
تجھکو امر دین کا سردار اور ستون اور اسکے کوہان کی چوٹی یعنی سب باتوں سے اعلیٰ چیز میں نے عرض کیا کہ ہاں فرمایئے
یا رسول اللہ آپ نے فرمایا کہ دین کا سردار مسلمان ہونا ہے یعنی کلمہ شہادت اور اسکا ستون نماز ہے اور اسکے کوہان کی چوٹی جہاد ہے پھر آپ نے فرمایا
کہ کیا خبر نہ دوں میں تجھکو اس سب کی جڑ سے میں نے عرض کیا کہ ہاں اے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے اپنی زبان پکڑی
اور فرمایا کہ اسکو بند رکھ اپنے اور میں نے عرض کیا کہ اے پیغمبر خدا اور ہم پکڑے جاینگے اس بات سے کہ جسکو بولتے ہیں
آپ نے فرمایا اے معاذ تجھکو تیری ماں روئے آدمیوں کو دوزخ میں انکے چہروں کے بل یا فرمایا کہ ناک کے نتھنوں کے بل کوئی
چیز نہیں گراتی سوا انکی زبانوں کی باتوں کے قَالَ أَوْصَانِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَشْرِ كَلِمَاتٍ قَالَ لَا تُشْرِكْ
بِاللّٰهِ شَيْئًا وَإِنْ قُتِلْتَ وَحُرِّقْتَ وَلَا تَعُقَّنَّ وَالِدَيْكَ وَإِنْ أَمَرَاكَ أَنْ تَخْرُجَ مِنْ أَهْلِكَ وَمَالِكَ وَلَا تَتْرُكَنَّ صَلٰوةً مَكْتُوبَةً
مُتَعَمِّدًا فَإِنَّ مَنْ تَرَكَ صَلٰوةً مَكْتُوبَةً مُتَعَمِّدًا فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْهُ ذِمَّةُ اللّٰهِ وَلَا تَشْرَبَنَّ خَمْرًا فَإِنَّهُ رَأْسُ كُلِّ فَاحِشَةٍ وَإِيَّاكَ
وَالْمَعْصِيَةَ فَإِنَّ بِالْمَعْصِيَةِ حَلَّ سَخَطُ اللّٰهِ وَإِيَّاكَ وَالْفِرَارَ مِنَ الزَّحْفِ وَإِنْ هَلَكَ النَّاسُ وَإِذَا أَصَابَ النَّاسَ مُوتَانٌ
وَأَنْتَ فِيهِمْ فَاثْبُتْ وَأَنْفِقْ عَلٰى عِيَالِكَ مِنْ طَوْلِكَ وَلَا تَرْفَعْ عَنْهُمْ عَصَاكَ أَدَبًا وَأَخِفْهُمْ فِي اللّٰهِ حضرت معاذ کہتے ہیں کہ مجھکو رسول
صلی اللہ علیہ وسلم نے دس باتوں کی نصیحت کی فرمایا کہ اللہ کیساتھ کسی چیز کو شریک مت کر اگرچہ تو مارا جاوے اور جلایا جاوے دوم یہ کہ اپنے والدین کی
نافرمانی مت کر اگرچہ وہ دونوں تجھکو حکم کریں کہ اپنے اہل اور مال سے علٰحدہ ہو سوم یہ کہ فرض نماز کو جان کر مت چھوڑ کیونکہ جو کوئی فرض نماز قصداً چھوڑتا ہے اس سے

اللہ تعالیٰ کا عہد بری ہونا ہے چہارم شراب مت پی کیونکہ شراب ہر برائی کی جڑ ہے پنجم اپنے آپکو نافرمانی سے دور رکھ کیونکہ نافرمانی سے خدا تعالیٰ کا غضب نازل ہوتا ہے ششم کفار کی لڑائی سے بھاگنے سے اپنے آپکو بچا اگرچہ لوگ ہلاک ہو جائیں مگر یہ بات اولے ہے اور جب کافر دو چند سے زیادہ ہوں تو بھاگنا جائز ہے کذا ذکرہ علی ہفتم جب لوگوں کو موت پہونچے یعنی وبا یا قحط پڑے اور تو انمیں ہو تو ثابت رہ۔ ہشتم اپنے عیال پر اپنے مال سے خرچ کر نہم انسے لاٹھی ادب دینے کی مت اٹھا یعنی ادب کیلئے انکو مارا کر۔ دہم انکو اللہ کی نافرمانی میں ڈرا کُلُّ اُمَّتِیْ یَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ اِلَّا مَنْ اَبٰی قِیْلَ وَمَنْ اَبٰی قَالَ مَنْ اَطَاعَنِیْ دَخَلَ الْجَنَّةَ وَمَنْ عَصَانِیْ فَقَدْ اَبٰی میری تمام امت بہشت میں داخل ہوگی بجز اس شخص کے جسنے انکار کیا کسی نے عرض کیا کہ انکار کون کرتا ہے آپنے فرمایا جسنے میری طاعت کی بہشت میں داخل ہوا اور جسنے میری نافرمانی کی اسنے انکار کیا لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی یَکُوْنَ هَوَاهُ تَبَعًا لِّمَا جِئْتُ بِهٖ تم میں سے کوئی مومن کامل نہوگا یہانتک کہ ہو جاوے اسکی خواہش نفس تابع میری شریعت کی یَا بُنَیَّ اِنْ قَدَرْتَ اَنْ تُصْبِحَ وَتُمْسِیَ وَلَیْسَ فِیْ قَلْبِكَ غِشٌّ لِاَحَدٍ فَافْعَلْ ثُمَّ قَالَ یَا بُنَیَّ وَذٰلِكَ مِنْ سُنَّتِیْ وَمَنْ اَحَبَّ سُنَّتِیْ فَقَدْ اَحَبَّنِیْ وَمَنْ اَحَبَّنِیْ کَانَ مَعِیْ فِی الْجَنَّةِ حضرت انس رض کو ارشاد فرمایا کہ اے میرے بیٹے اگر تجھ سے ہو سکے کہ تو صبح اور شام کرے اور تیرے دل میں کسی سے کدورت نہو تو ایسا کر پھر فرمایا اے بیٹے صاف دل رہنا میری سنت ہے اور جو کوئی میری سنت کو دوست رکھے وہ مجھکو دوست رکھے اور جس نے مجھکو دوست رکھا وہ جنت میں میرے ساتھ ہوگا مَنْ تَمَسَّكَ بِسُنَّتِیْ عِنْدَ فَسَادِ اُمَّتِیْ فَلَهٗ اَجْرُ مِائَةِ شَهِیْدٍ جو کوئی میری سنت کو تھامے میری امت کے بگڑنے کے وقت اسکو سو شہید کا ثواب ہے اِذَا مَاتَ الْاِنْسَانُ انْقَطَعَ عَنْهُ عَمَلُهٗ اِلَّا مِنْ ثَلٰثَةٍ اِلَّا مِنْ صَدَقَةٍ جَارِیَةٍ اَوْ عِلْمٍ یُنْتَفَعُ بِهٖ اَوْ وَلَدٍ صَالِحٍ یَدْعُوْ لَهٗ جب آدمی مرتا ہے تو اس سے اسکے عمل کا ثواب موقوف ہو جاتا ہے مگر تین چیزوں کا ثواب باقی رہتا ہے اول صدقہ جاری دوم علم کہ اس سے نفع اٹھایا جاوے سوم نیک اولاد کہ اسکے حق میں دعا کرے ف صدقہ جاری جیسے زمین کو وقف کرنا یا کنواں یا باولی بنانا یا اور کوئی دوسری ایسی ہی بات اور علم جس سے لوگوں کو نفع ہو مثلاً انکو علم دین پڑھایا اور لڑکے اور شاگرد ہوئے یا کوئی کتاب دین کی تصنیف کی اور نیک اولاد کے ارشاد سے اولاد کو دعا کی رغبت دلائی یہانتک کہ کہا گیا ہے کہ باپ کو اولاد کے نیک اعمال کا ثواب حاصل ہوتا ہے خواہ اولاد دعا کرے یا نکرے سید وحق وَمَنْ سَلَكَ طَرِیْقًا یَطْلُبُ فِیْهِ عِلْمًا سَلَكَ اللّٰهُ بِهٖ طَرِیْقًا مِّنْ طُرُقِ الْجَنَّةِ وَاِنَّ الْمَلٰٓئِكَةَ لَتَضَعُ اَجْنِحَتَهَا رِضًا لِّطَالِبِ الْعِلْمِ وَاِنَّ الْعَالِمَ یَسْتَغْفِرُ لَهٗ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِی الْاَرْضِ وَالْحِیْتَانُ فِیْ جَوْفِ الْمَآءِ وَاِنَّ فَضْلَ الْعَالِمِ عَلَی الْعَابِدِ كَفَضْلِ الْقَمَرِ لَیْلَةَ الْبَدْرِ عَلٰی سَائِرِ الْكَوَاكِبِ وَاِنَّ الْعُلَمَآءَ وَرَثَةُ الْاَنْبِیَآءِ وَاِنَّ الْاَنْبِیَآءَ لَمْ یُوَرِّثُوْا دِیْنَارًا وَّلَا دِرْهَمًا وَاِنَّمَا وَرَّثُوا الْعِلْمَ فَمَنْ اَخَذَهٗ اَخَذَ بِحَظٍّ وَافِرٍ جو کوئی چلے ایسا رستہ کہ اسمیں علم کو طلب کرے تو اللہ تعالیٰ اسکو ایک راہ میں جنت کی راہوں سے لیجائیگا اور فرشتے طالب علم کی رضامندی کے لئے اپنے بازو بچھاتے ہیں اور عالم کے لئے بخشش مانگتے ہیں آسمانوں

اور زمین کے لوگ اور پانی کے بیچ مین مچھلیان اور عالم کی فضیلت عابد پر ایسی ہی جیسے چودھوین رات کے چاند کی فضیلت سب ستارون پر اور علمار انبیار کے وارث ہین اور انبیار نے اشرفی اور روپیہ ترکہ نہین چھوڑا ہی بلکہ علم کو چھوڑا ہی جسنے علم کو حاصل کیا اُسنے پورا حصہ لیا ف فرشتون کا بازو بچھانا کنایہ ہی تواضع اور فرمانبرداری اور رجوع رحمت اور مہربانی سے اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ معنی حقیقی ظاہری مراد ہون طالب علم کی خوشنودی کے لیے اور آسمانون اور زمین کے لوگون سے مراد فرشتہ اور آدمی اور جنات وغیرہ ہین اور عالم کی فضیلت عابد پر اس سے یہ غرض ہی کہ جو عالم فرائض اور سنن موکدہ ادا کرکے علم کے پھیلانے مین مشغول رہتا ہے وہ اُس عابد سے بہتر ہی کہ اتنا علم رکھتا ہی جس سے عبادت صحیح ہو لیکن اپنی اوقات کو نوافل مین مشغول رکھتا ہی تو ایسا عالم ایسے عابد سے اسطرح کی فضیلت رکھتا ہے ح ق و ع
اَلَا اَدُلُّکُمْ عَلٰی مَا یَمْحُو اللّٰہُ بِہٖ الْخَطَایَا وَیَرْفَعُ بِہٖ الدَّرَجَاتِ. قَالُوْا بَلٰی یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ اِسْبَاغُ الْوُضُوْءِ عَلَی الْمَکَارِہِ وَکَثْرَۃُ الْخُطٰی اِلَی الْمَسَاجِدِ وَانْتِظَارُ الصَّلٰوۃِ بَعْدَ الصَّلٰوۃِ فَذٰلِکُمُ الرِّبَاطُ کیا نہ بتاؤن مین تم کو ایسی چیز جس سے الله گناہ کو مٹادی اور جس سے درجے جنت مین بلند کری صحابہ رضہ نے عرض کیا کہ ہان بتائیے یارسول الله آپ نے فرمایا کہ وہ یہ ہین پورا کرنا وضو کا مشقتون کے وقت یعنی سردی اور بیماری مین اور قدمون کی کثرت مسجدون کی طرف اور نماز کا انتظار کرنا نماز کے بعد تو یہ بھی رباط ہی ف یعنی کلام الله مین جو حکم ہی یاایھا الذین آمنوا اصبروا وصابروا ورابطوا یعنی اے ایمان والو صبر کرو اور بہ تکلف صبر کرو اور کافرون کی ناکہ بندی کرو جس کو رباط کہتے ہین تو یہان رباط حقیقی یہ باتین ہین کیونکہ شیطان نفس ان سے رُکتا ہی۔ سید تَفْضُلُ الصَّلٰوۃُ الَّتِیْ یُسْتَاکُ لَھَا عَلَی الصَّلٰوۃِ الَّتِیْ لَا یُسْتَاکُ لَھَا سَبْعِیْنَ ضِعْفًا وہ نماز جسکے لیے مسواک کی جاتی ہی ستر حصہ افضل ہی اُس نماز سے جس مین مسواک نہین کیجاتی اَلصَّلٰوۃُ الْخَمْسُ وَالْجُمُعَۃُ اِلَی الْجُمُعَۃِ وَرَمَضَانُ اِلٰی رَمَضَانَ مُکَفِّرَاتٌ لِّمَا بَیْنَھُنَّ اِذَا اجْتُنِبَتِ الْکَبَائِرُ م پانچون نمازین اور جمعہ دوسرے جمعہ تک اور رمضان دوسرے رمضان تک ان گناہون کے دور کرنے والے ہین جو ان کے درمیان ہون بشرطیکہ کبیرہ گناہون سے پرہیز کیا جائی ف یعنی اگر کبیرہ گناہون سے پرہیز رکھا تو یہ چیزین اپنے درمیان کے صغیرہ گناہون کو مٹادین گے اور اگر کبیرہ سے پرہیز نہ کیا تو یہ بات نہوگی سَاَلْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَیُّ الْاَعْمَالِ اَحَبُّ اِلَی اللّٰہِ تَعَالٰی قَالَ الصَّلٰوۃُ لِوَقْتِھَا قُلْتُ ثُمَّ اَیٌّ قَالَ بِرُّ الْوَالِدَیْنِ قُلْتُ ثُمَّ اَیٌّ قَالَ الْجِھَادُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ مین نے پیغمبر صلی الله علیہ وسلم سے پوچھا کہ کون عمل الله تعالی کو بہت پیارا ہی آپنے فرمایا کہ وہ نماز ہی اُسکے وقت پر مین نے عرض کیا کہ پھر کونسا ہی آپ نے فرمایا کہ سلوک کرنا مان باپ سے مین نے عرض کیا پھر کونسا آپ نے فرمایا جہاد کرنا الله کی راہ مین مُرُوْا اَوْلَادَکُمْ بِالصَّلٰوۃِ وَھُمْ اَبْنَاءُ سَبْعِ سِنِیْنَ وَاضْرِبُوْھُمْ عَلَیْھَا وَھُمْ اَبْنَاءُ عَشْرِ سِنِیْنَ وَفَرِّقُوْا بَیْنَھُمْ فِی الْمَضَاجِعِ اپنی اولاد کو حکم کرو نماز پڑھنے کا جب وہ سات برس کے ہون اور اُن کو نماز پر مارو جب وہ دس برس کے ہون اور جدائی کرو اُن مین خوابگاہون مین ف یعنی بہن اور بھائی جدا جدا سووین تو انکے سوا دوسرے کے سے علیحدہ سونا بالطریق اولی چاہیئے۔ ح ق اَلْعَھْدُ الَّذِیْ بَیْنَنَا وَبَیْنَھُمُ الصَّلٰوۃُ فَمَنْ تَرَکَھَا

فَقَدْ کَفَرَ جو عہد کہ ہم مین اور منافقون مین ہے وہ نماز ہے جس نے نماز کو چھوڑا وہ کافر ہوا ف یعنی منافق نماز پڑھنے کے سبب
اہل اسلام کی مشابہت رکھتے ہین اسی لئے ہم اُن کو قتل نہین کرتے امن دے رکھا ہے تو اگر کسی نے نماز چھوڑ دی اُس کو کافر کہنا
درست ہوا کیونکہ دل مین تو نفاق تھا ہی ظاہری علامت بھی اسلام کی کوئی نہ رہی۔ ح مَنْ حَافَظَ عَلَيْهَا كَانَتْ لَهُ نُورًا وَبُرْهَانًا
وَنَجَاةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَنْ لَمْ يُحَافِظْ عَلَيْهَا لَمْ تَكُنْ لَهُ نُورًا وَلَا بُرْهَانًا وَلَا نَجَاةً وَكَانَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَعَ قَارُونَ
وَفِرْعَوْنَ وَهَامَانَ وَاُبَيِّ بْنِ خَلَفٍ جو کوئی نماز کی نگہبانی کرے تو نماز اُسکے حق مین نور اور ایمان کی دلیل اور نجات کا
سبب قیامت کے دن ہوگی اور جو کوئی اُسپر نگہبانی نکرے تو اُسکے لئے نہ نور ہوگا نہ دلیل نہ نجات کا سبب اور وہ شخص قیامت
کے دن قارون اور فرعون اور ہامان اور اُبیّ بن خلف کے ساتھ ہوگا ف نماز کی نگہبانی یہ ہے کہ ہمیشہ پڑھے اور اُس کے
واجبات اور فرائض اور آداب بجا لاوے۔ ح يَا عَلِيُّ ثَلٰثٌ لَا تُؤَخِّرْهَا اَلصَّلٰوةُ اِذَا اَتَتْ وَالْجَنَازَةُ اِذَا حَضَرَتْ
وَالْاَيِّمُ اِذَا وَجَدَتْ لَهَا كُفُوًا اے علی تین چیزین ہین کہ اُن مین دیر مت کرنا اوّل نماز جب وقت ہو جاوے دوم جنازہ
جب موجود ہو یعنی اُسکی نماز پڑھکر جلد دفن کیا جاوے سوم بیوہ عورت جب تجھکو اُس کا ہمسر ملے یعنی اُس عورت کا نکاح
اُس سے کر دینا چاہیے اَلْوَقْتُ الْاَوَّلُ مِنَ الصَّلٰوةِ رِضْوَانُ اللّٰهِ تَعَالٰى وَالْوَقْتُ الْاٰخِرُ عَفْوُ اللّٰهِ نماز کا اول وقت
ادا کرنا اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کا سبب ہے اور آخر وقت مین ادا کرنا خدا کے معاف کرنے کا سبب ہے یعنی اگرچہ فرض ذمہ سے
ساقط ہو جاتا ہے مگر خوشنودی خدا کی حاصل نہین ہوتی اَحَبُّ الْبِلَادِ اِلَى اللّٰهِ مَسَاجِدُهَا وَاَبْغَضُ الْبِلَادِ اِلَى اللّٰهِ اَسْوَاقُهَا شہرون مین سے زیادہ محبوب اللہ کو
اُنکی مسجدین ہین اور شہرون مین سے زیادہ بُری اللہ کے نزدیک اُن کے بازار ہین سَبْعَةٌ يُظِلُّهُمُ اللّٰهُ فِي ظِلِّهِ يَوْمَ لَا ظِلَّ
اِلَّا ظِلُّهُ اِمَامٌ عَادِلٌ وَشَابٌّ نَشَأَ فِي عِبَادَةِ اللّٰهِ وَرَجُلٌ قَلْبُهُ مُعَلَّقٌ بِالْمَسْجِدِ اِذَا خَرَجَ مِنْهُ حَتّٰى يَعُوْدَ اِلَيْهِ
وَرَجُلَانِ تَحَابَّا فِي اللّٰهِ اجْتَمَعَا عَلَيْهِ وَتَفَرَّقَا عَلَيْهِ وَرَجُلٌ ذَكَرَ اللّٰهَ خَالِيًا فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ وَرَجُلٌ دَعَتْهُ امْرَاَةٌ
ذَاتُ حَسَبٍ وَجَمَالٍ فَقَالَ اِنِّي اَخَافُ اللّٰهَ وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ فَاَخْفَاهَا حَتّٰى لَا تَعْلَمَ شِمَالُهُ مَا تُنْفِقُ
يَمِيْنُهُ سات آدمی ہین کہ اللہ تعالیٰ اُن کو اپنے سایۂ رحمت مین رکھیگا اُس دن کہ کوئی سایہ سوا اُسکے عرش کے سایہ کے نہوگا
اول بادشاہ عدل کرنے والا دوم وہ جوان جسنے اللہ کی عبادت مین ہوش سنبھالا سوم وہ شخص جن کا دل مسجد مین لگا رہے
جب اُس سے نکلے یہان تک کہ پھر مسجد مین آوے۔ چہارم وہ دو شخص جو باہم اللہ کی راہ مین محبت رکھتے ہین کہ اسی پر
جمع ہوئے اور اسی پر جدا ہوئے یعنی حاضر غائب محبت خالص رکھتے ہین پنجم وہ شخص جسنے اللہ کو خلوت مین یاد کیا اور اُسکی دونون
آنکھین آنسوؤن سے بہ نکلین ششم وہ شخص جس کو کسی عورت حسب و جمال والی نے بلایا یعنی بدکاری کے لئے تو
اُسنے جواب دیا کہ مین اللہ سے ڈرتا ہون ہفتم وہ شخص جسنے کوئی خیرات دی اور اُس کو یہان تک چھپایا کہ اُسکا
بایان ہاتھ نہ جانے کہ داہنا کیا دے رہا ہے مَنْ خَرَجَ مِنْ بَيْتِهِ مُتَطَهِّرًا اِلٰى صَلٰوةٍ مَكْتُوْبَةٍ
فَاَجْرُهُ كَاَجْرِ الْحَاجِّ الْمُحْرِمِ وَمَنْ خَرَجَ اِلٰى تَسْبِيْحِ الضُّحٰى لَا يَنْصِبُهُ اِلَّا اِيَّاهُ فَاَجْرُهُ

کَاَجْرِ الْمُعْتَمِرِ وَصَلٰوۃٌ عَلٰٓی اِثْرِ صَلٰوۃٍ لَا لَغْوَ بَیْنَہُمَا کِتَابٌ فِیْ عِلِّیِّیْنَ جو کوئی اپنے گھر سے باوضو نکلے
نماز فرض کے لئے تو اُسکا ثواب احرام والے حاجی کا سا ثواب ہوگا اور جو کوئی نماز چاشت کے لئے نکلے کہ اُس کو
بجز اس نماز کے کوئی چیز مشقت مین نہ ڈالے تو اُس کا ثواب عمرہ کرنے والے کا سا ثواب ہوگا اور نماز ادا کرنا دوسری نماز
کے پیچھے کہ دونون کے بیچ مین لغویات دنیا کی نہو لکھی جاتی ہے علیین مین ف علیین ایک جگہ کا نام ہی ساتوین آسمان
مین جہان نیکون کے اعمال لکھے جاتے ہین صَلٰوۃُ الْجَمَاعَۃِ تَفْضُلُ صَلٰوۃَ الْفَذِّ بِسَبْعٍ وَّعِشْرِیْنَ دَرَجَۃً جماعت
کی نماز اکیلے کی نماز سے ستائیس درجہ فضیلت رکھتی ہے وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَقَدْ ہَمَمْتُ اَنْ اٰمُرَ بِحَطَبٍ
فَیُحْطَبَ ثُمَّ اٰمُرَ بِالصَّلٰوۃِ فَیُؤَذَّنَ لَہَا ثُمَّ اٰمُرَ رَجُلًا فَیَؤُمَّ النَّاسَ ثُمَّ اُخَالِفَ اِلٰی رِجَالٍ لَا یَشْہَدُوْنَ الصَّلٰوۃَ
فَاُحَرِّقَ عَلَیْہِمْ بُیُوْتَہُمْ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَوْ یَعْلَمُ اَحَدُہُمْ اَنَّہٗ یَجِدُ عَرْقًا سَمِیْنًا اَوْ مِرْمَاتَیْنِ حَسَنَتَیْنِ
لَشَہِدَ الْعِشَآءَ قسم ہے اُس ذات کی جس کے قبضہ مین میری جان ہے کہ مین قصد کرتا ہون کہ لکڑیون کے جمع کرنے کا حکم کردن
اور وہ لائی جائین پھر نماز کا حکم کردن یعنی عشا کا تو اُسکے لئے اذان دی جائے پھر کسی شخص کو حکم کرون کہ وہ لوگونکی امامت
کرے پھر مین اُن لوگون کیطرف جاؤن جو نماز عشا مین حاضر نہین ہوتے اور اُن پر اُنکے گھرون کو پھونک دون قسم ہے اُس
ذات کی کہ میری جان اُسکے قبضہ مین ہی کہ اگر اُن مین سے کوئی یہ جانے کہ مجھکو فربہ گوشت کی ہڈی ملیگی یا بکری کی دو اچھی کھریان اُنکو
ملینگی تو ضرور عشا مین حاضر ہو ف یعنی دنیا کے فائدہ پر اگرچہ تھوڑا سا ہو دوڑتے ہین اور دین کی کچھ پرواہ نہین کرتے حق۔
مَنْ صَلّٰی فِیْ یَوْمٍ وَّلَیْلَۃٍ ثِنْتَیْ عَشْرَۃَ رَکْعَۃً بُنِیَ لَہٗ بَیْتٌ فِی الْجَنَّۃِ اَرْبَعًا قَبْلَ الظُّہْرِ وَرَکْعَتَیْنِ بَعْدَہَا
وَرَکْعَتَیْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ وَرَکْعَتَیْنِ بَعْدَ الْعِشَآءِ وَرَکْعَتَیْنِ قَبْلَ صَلٰوۃِ الْفَجْرِ جو کوئی ایک دن اور رات مین بارہ رکعتین
پڑھے تو اُسکے لئے جنت مین ایک گھر بنایا جاویگا وہ بارہ رکعتین یہ ہین چار ظہر سے پہلے اور دو اُسکے بعد اور دو مغرب کے بعد
اور دو عشا کے بعد اور دو نماز فجر سے پہلے اِنَّ فِی الْجَنَّۃِ غُرَفًا یُرٰی ظَاہِرُہَا مِنْ بَاطِنِہَا وَبَاطِنُہَا مِنْ ظَاہِرِہَا
اَعَدَّہَا اللّٰہُ لِمَنْ اَلَانَ الْکَلَامَ وَاَطْعَمَ الطَّعَامَ وَتَابَعَ الصِّیَامَ وَصَلّٰی بِاللَّیْلِ وَالنَّاسُ نِیَامٌ بہشت مین کچھ
بالاخانے ہین جنکے باہر کا رخ اُنکے اندر سے معلوم ہوتا ہی اور اندر کا رخ باہر کی جانب سے اللہ تعالیٰ نے اُن کو ایسے لوگون
کے لئے بنایا ہے جو کلام نرم کرین اور کھانا کھلائین اور پے در پے روزہ رکھین یعنی اکثر روزہ سے ہون اور رات کو نماز پڑھین اس وقت
کہ لوگ سوتے ہون مَا اَذِنَ اللّٰہُ لِعَبْدٍ فِیْ شَیْءٍ اَفْضَلَ مِنْ رَکْعَتَیْنِ یُصَلِّیْہِمَا وَاِنَّ الْبِرَّ لَیُذَرُّ عَلٰی رَأْسِ الْعَبْدِ مَا دَامَ
فِیْ صَلٰوتِہٖ وَمَا تَقَرَّبَ الْعِبَادُ اِلَی اللّٰہِ بِمِثْلِ مَا خَرَجَ مِنْہُ یَعْنِی الْقُرْاٰنَ اللہ تعالیٰ بندہ پر کسی چیز مین متوجہ نہین ہوتا
دو رکعتون سے بڑھکر جنکو بندہ پڑھے اور اللہ کی رحمت بندہ کے سر پر چھڑکی جاتی ہے جبتک وہ اپنی نماز مین رہے اور بندے خدا کی نزدیکی
حاصل نہین کرتے برابر اُس تقرب کے کہ حاصل ہوتا ہی اُس سے یعنی قرآن سے ف مقصود اذن اللہ سے یہ ہو کہ جیسے اللہ تعالیٰ نمازی
پر رحمت سے متوجہ ہوتا ہی اور عبادت والے پر ایسا نہین ہوتا اور آخر جملہ کا یہ مطلب ہے کہ تلاوت قرآن کے برابر دوسری عبادت مین خدا کا

قرب میسر نہین ہوتا۔ ح اَرْبَعٌ فِي أُمَّتِي مِنْ أَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ لَا يَتْرُكُونَهُنَّ الْفَخْرُ فِي الْأَحْسَابِ وَالطَّعْنُ فِي الْأَنْسَابِ وَالْاِسْتِسْقَاءُ بِالنُّجُومِ وَالنِّيَاحَةُ وَقَالَ النَّائِحَةُ إِذَا لَمْ تَتُبْ قَبْلَ مَوْتِهَا تُقَامُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَعَلَيْهَا سِرْبَالٌ مِنْ قَطِرَانٍ وَدِرْعٌ مِنْ جَرَبٍ چار چیزین میری امت مین جاہلیت کی باتوں سے ہیں جنکو لوگ نہیں چھوڑتے اول فخر کرنا حسب مین دوم طعن کرنا نسب مین سوم مینہ مانگنا ستارون سے چہارم نوحہ کرنا اور آپنے فرمایا کہ نوحہ کرنے والی عورت اگر اپنے مرنے سے پہلے توبہ نکریگی تو قیامت کے دن ایسے حال سے کھڑی کیجائیگی کہ اسپر قطران کا کرتہ اور کھجلی کا قمیص ہوگا ف ستارون سے مینہ مانگنا اسطرح کہ ایک ستارہ ڈوبیگا اور دوسرا نکلیگا تو مینہ برسیگا۔ او قطران ایک دوا ہے بودار ہے کہ خارشتی اونٹو نپر اُس کو ملتے ہین غرض یہ ہے کہ اسکے بدن پر خارش مسلط ہوگی کہ اسپر قطران ملیجائیگی تاکہ اور زیادہ تکلیف ہو۔ مولانا قاموس۔ ح مَنْ آتَاهُ اللهُ مَالًا فَلَمْ يُؤَدِّ زَكٰوتَهُ مُثِّلَ لَهُ مَالُهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ شُجَاعًا أَقْرَعَ لَهُ زَبِيبَتَانِ يُطَوَّقُهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ثُمَّ يَأْخُذُ بِلِهْزِمَتَيْهِ يَعْنِي شِدْقَيْهِ ثُمَّ يَقُولُ أَنَا مَالُكَ أَنَا كَنْزُكَ ثُمَّ تَلَا لَا يَحْسَبَنَّ الَّذِينَ يَبْخَلُونَ الاٰية جس کسی کو اللہ مال دے اور وہ اسکی زکوۃ ادا نکرے تو اسکا مال قیامت کے دن اسکے لئے ایک کالا گنجا سانپ بنایا جائیگا جسکی آنکھوں پر دو سیاہ نقطے ہونگے یہ سانپ قیامت کے دن اسکی گردن مین طوق کیطرح ہوگا پھر اسکے دونون منہ کے کنارے یعنی دونون باچھین پکڑیگا پھر کہیگا مین تیرا مال ہون مین تیرا خزانہ ہون پھر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ ساری آیت پڑھی وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِينَ يَبْخَلُونَ آخر تک ف باقی آیت یہی ہے بِمَا آتَاهُمُ اللهُ مِنْ فَضْلِهِ هُوَ خَيْرًا لَّهُمْ بَلْ هُوَ شَرٌّ لَّهُمْ سَيُطَوَّقُونَ مَا بَخِلُوا بِهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ یعنی گمان نکریں وہ لوگ جو بخل کرتے ہین اُس مال کا کہ اللہ تعالی نے اُن کو اپنے فضل سے دیا کہ یہ مال انکے حقمین بہتر ہے بلکہ اُنکے لئے برا ہے قریب ہے کہ طوق ڈالے جائینگے اُس مال کا جس سے بخل کرتے تھے قیامت کے دن۔ ح مَا خَالَطَتِ الزَّكٰوةُ مَالًا قَطُّ إِلَّا أَهْلَكَتْهُ نہین ملتی ہے زکوۃ کبھی کسی مال مین مگر اُس کو ہلاک کرتی ہے ف یعنی جو شخص غنی ہوکر زکوۃ لیتا ہے تو اُسکا مال برباد ہوجاتا ہے اور ایسا ہی جو مال کہ اُس کی زکوۃ نہ دی گئی ہو اور زکوۃ مال ہی مین ملی رہے تو وہ مال ہی تلف ہو جاتا ہے۔ ح مَنْ سَأَلَ النَّاسَ أَمْوَالَهُمْ تَكَثُّرًا فَإِنَّمَا يَسْأَلُ جَمْرًا فَلْيَسْتَقِلَّ أَوْ لِيَسْتَكْثِرْ جو کوئی لوگون سے اُنکے مال جمع کرنے کی غرض سے مانگے تو وہ صرف انگارا ہی مانگتا ہے اب چاہے کم مانگے یا بہت ف یعنی اگر کم مانگیگا تو آگ کے لائق کم ہوگا اور زیادہ مانگنے سے زیادہ لائق ہوگا۔ ح مَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَسْأَلُ النَّاسَ حَتّٰى يَأْتِيَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ لَيْسَ فِي وَجْهِهِ مُزْعَةُ لَحْمٍ آدمی برابر لوگون سے مانگتا رہتا ہے یہان تک کہ قیامت کے دن آویگا کہ اُسکے چہرہ مین گوشت کی بوٹی نہوگی۔ ح قَالَ دَعَانِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَشْتَرِطُ عَلَيَّ أَنْ لَا تَسْأَلَ النَّاسَ شَيْئًا قُلْتُ نَعَمْ قَالَ وَلَا سَوْطَكَ إِنْ سَقَطَ مِنْكَ حَتّٰى تَنْزِلَ إِلَيْهِ فَتَأْخُذَهُ حضرت ابو ذر رض کہتے ہین کہ مجھکو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بلایا اور آپ مجھسے یہ شرط کرتے تھے کہ لوگون سے کچھ مت مانگنا مین نے عرض کیا بہت اچھا یعنی یہ شرط قبول ہے آپنے فرمایا کہ نہ اپنا کوڑا مانگنا اگر تمہارے ہاتھ سے گر جاوے یہانتک کہ تو اسکے پاس اُترو اور اُسکو خود اٹھا لو ف اسمین کمال مبالغہ ہے سوال

نہ کرنے کا حق مَا مِنْ يَوْمٍ يُصْبِحُ الْعِبَادُ فِيهِ إِلَّا مَلَكَانِ يَنْزِلَانِ فَيَقُولُ أَحَدُهُمَا اللّٰهُمَّ أَعْطِ مُنْفِقًا خَلَفًا
وَّيَقُولُ الْآخَرُ اللّٰهُمَّ أَعْطِ مُمْسِكًا تَلَفًا کوئی دن ہمین بندے صبح کرتے ہین ایسا نہین کہ دو فرشتہ نہ اُترتے ہون اُنین
سے ایک کہتا ہے کہ خدایا خرچ کرنے والے کو اچھا عوض عنایت فرما اور دوسرا کہتا ہی یا اللہ مسک کو تلف عطا کر قَالَ
اللّٰهُ تَعَالَى أَنْفِقْ يَا ابْنَ آدَمَ أُنْفِقْ عَلَيْكَ اللہ تعالیٰ فرماتا ہی اے آدم کے بیٹے تو خرچ کر مین تجھپر خرچ کرونگا اَلسَّخِيُّ
قَرِيْبٌ مِّنَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ مِّنَ الْجَنَّةِ قَرِيْبٌ مِّنَ النَّاسِ بَعِيْدٌ مِّنَ النَّارِ وَالْبَخِيْلُ بَعِيْدٌ مِّنَ اللّٰهِ بَعِيْدٌ مِّنَ الْجَنَّةِ
بَعِيْدٌ مِّنَ النَّاسِ قَرِيْبٌ مِّنَ النَّارِ وَلَجَاهِلٌ سَخِيٌّ أَحَبُّ إِلَى اللّٰهِ مِنْ عَابِدٍ بَخِيْلٍ سخی آدمی اللہ سے قریب جنت سے
قریب لوگون سے قریب آگ سے دور ہی اور بخیل شخص اللہ سے دور جنت سے دور لوگون سے دور دوزخ سے قریب ہی اور
البتہ جاہل سخی اللہ کو زیادہ محبوب ہے بہ نسبت بخیل عابد کے ف مراد جاہل سے وہ شخص ہی جو عابد نہو صرف فرض ادا کرتا ہو اور نوافل
نہ پڑہتا ہو۔ سید خَصْلَتَانِ لَا تَجْتَمِعَانِ فِي مُؤْمِنٍ اَلْبُخْلُ وَسُوْءُ الْخُلُقِ دو خصلتین مومن کامل مین جمع نہین ہوتین
بخل اور بدخلقی لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ خَبٌّ وَّلَا بَخِيْلٌ وَّلَا مَنَّانٌ جنت مین داخل ہوگا فسادی اور نہ بخیل اور نہ وہ شخص کہ دیکر
احسان رکھے مَنْ تَصَدَّقَ بِعَدْلِ تَمْرَةٍ مِّنْ كَسْبٍ طَيِّبٍ وَّلَا يَقْبَلُ اللّٰهُ إِلَّا الطَّيِّبَ فَإِنَّ اللّٰهَ يَتَقَبَّلُهَا بِيَمِيْنِهٖ
ثُمَّ يُرَبِّيْهَا لِصَاحِبِهَا كَمَا يُرَبِّيْ أَحَدُكُمْ فَلُوَّهٗ حَتّٰى تَكُوْنَ مِثْلَ الْجَبَلِ جو کوئی کھجور کے برابر حلال کمائی سے خیرات کرے
اور اللہ تعالیٰ بجز مال حلال کے قبول نہین کرتا تو اللہ تعالیٰ اُس صدقہ کو اپنے داہنے ہاتھ سے قبول کرتا ہی یعنی کمال قبولیت اور
رضامندی سے پھر اُس کو بڑھاتا ہی دینے والیکے لئے جیسے تم مین سے کوئی اپنی بچھیری کو پالتا ہی یہان تک کہ وہ صدقہ پہاڑ
کے برابر ہوجاتا ہو یعنی قیامت مین اُس کا اتنا ثواب ہوگا عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ صَدَقَةٌ قَالُوْا فَإِنْ لَّمْ يَجِدْ قَالَ فَلْيَعْمَلْ بِيَدِهٖ فَيَنْفَعُ
نَفْسَهٗ وَيَتَصَدَّقُ قَالُوْا فَإِنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ أَوْ لَمْ يَفْعَلْ قَالَ فَيُعِيْنُ ذَا الْحَاجَةِ الْمَلْهُوْفَ قَالُوْا فَإِنْ لَّمْ يَفْعَلْهُ قَالَ
فَيَأْمُرُ بِالْخَيْرِ قَالُوْا فَإِنْ لَّمْ يَفْعَلْ قَالَ فَيُمْسِكُ عَنِ الشَّرِّ فَإِنَّهٗ لَهٗ صَدَقَةٌ ہر مسلمان پر صدقہ ضرور ہی یعنی شکرانہ نعمت ادا کے
لئے صحابہ نے عرض کیا کہ اگر دینے کو کچھ نہ پادی آپنے فرمایا کہ اپنے ہاتھون سے کوئی کام کرے اور اپنے نفس کو نفع دیوے اور خیرات
بھی کرے اُنہون نے عرض کیا کہ اگر کام نہ کر سکے یا یون عرض کیا کہ نہ کرے آپنے فرمایا کہ تو حاجتمند حیران کی مدد کرے اُنہون نے عرض کیا
کہ اگر مدد بھی نہ کرے آپنے فرمایا کہ اچھی بات کا حکم کرے اُنہون نے عرض کیا کہ اگر یہ بھی نہ کرے آپ نے فرمایا کہ برائی سے باز رہے کہ
یہی اُسکے حق مین صدقہ ہوگا اَلصَّدَقَةُ عَلَى الْمِسْكِيْنِ صَدَقَةٌ وَّهِيَ عَلٰى ذِي الرَّحِمِ ثِنْتَانِ صَدَقَةٌ وَّصِلَةٌ صدقہ دینا
مسکین کو ایک صدقہ ہے اور قرابتی کو دینا دو ہین ایک صدقہ دوسرے صلہ رحم جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَقَالَ عِنْدِيْ دِيْنَارٌ قَالَ أَنْفِقْهُ عَلٰى نَفْسِكَ قَالَ عِنْدِيْ آخَرُ قَالَ أَنْفِقْهُ عَلٰى أَهْلِكَ قَالَ عِنْدِيْ آخَرُ
قَالَ أَنْفِقْهُ عَلٰى خَادِمِكَ قَالَ عِنْدِيْ آخَرُ قَالَ أَنْتَ أَعْلَمُ ایک شخص پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین
آیا اور عرض کیا کہ میرے پاس ایک دینار ہے آپنے فرمایا کہ اُس کو اپنے نفس پر خرچ کر اُسنے عرض کیا

یری پاس دوسرا ہی آپنے فرمایا کہ اُس کو اپنی اولاد پر خرچ کر اُسنے عرض کیا کہ میری پاس ایک اور ہی آپنے فرمایا کہ اُس کو اپنی گھر والون
پر خرچ کر اُسنے عرض کیا کہ میری پاس ایک اور ہی آپنے فرمایا کہ اُس کو اپنے خادم پر خرچ کر اُسنے عرض کیا کہ میرے پاس ایک اور ہی آپنے
رمایا کہ تو اُسکا خرچ خوب جانتا ہی یعنی جس کو مناسب جانے اسکو دے اَتَاکُمْ رَمَضَانُ شَهْرٌ مُبَارَكٌ فَرَضَ اللّٰهُ
عَلَيْكُمْ صِيَامَهُ تُفْتَحُ فِيهِ اَبْوَابُ السَّمَاءِ وَتُغْلَقُ فِيهِ اَبْوَابُ الْجَحِيمِ وَتُغَلُّ فِيهِ مَرَدَةُ الشَّيَاطِينِ لِلّٰهِ
فِيهِ لَيْلَةٌ خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ مَنْ حُرِمَ خَيْرَهَا فَقَدْ حُرِمَ تم پر ماہ رمضان آیا یہ مہینہ بابرکت ہی اللہ تعالیٰ نے تمپر اُس کا
روزہ رکھنا فرض کیا اُسمین آسمان کے دروازے کھلتے ہین اور دوزخ کے دروازی بند ہوتے ہین اور اُسمین شیطان سرکش
ق ڈالے جاتے ہین اُسمین اللہ کے لئے ایک رات ہی جو ہزار مہینے سے بہتر ہی یعنی شب قدر جو کوئی اُس کی بھلائی یعنی
ادت سے محروم رہا وہ سب بھلائیون سے محروم رہا مَنْ مَلَكَ زَادًا وَّرَاحِلَةً تُبَلِّغُهُ اِلٰى بَيْتِ اللّٰهِ وَلَمْ يَحُجَّ فَلَا
يْهِ اَنْ يَّمُوْتَ يَهُوْدِيًّا اَوْ نَصْرَانِيًّا وَذٰلِكَ اَنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى يَقُوْلُ وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ
اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا جو کوئی خرچ راہ اور سواری کا مالک ہو جو اُس کو خانہ کعبہ تک پہونچا دی اور وہ حج نہ کرے تو
پیر کچھ تفاوت نہین کہ یہودی مرے یا نصرانی اور یہ اسلئے ہی کہ اللہ تبارک وتعالے فرماتا ہی وللہ علی الناس الآیہ یعنی
کا فرض لوگون پر ہی بیت اللہ کا حج کرنا اُس شخص کے حق مین جو اُسکی راہ کی طاقت رکھے كُلُّ كَلَامِ ابْنِ اٰدَمَ عَلَيْهِ
هُ اِلَّا اَمْرٌ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ نَهْيٌ عَنْ مُنْكَرٍ اَوْ ذِكْرُ اللّٰهِ ابن آدم کا جو کلام ہے اُسکے حق مین مضر ہے اُس کو
نہیں بجز اچھی بات کے حکم کرنے یا بُری بات سے منع کرنے یا خدا کے ذکر کے یعنی یہ باتین مفید ہین لَا تُكْثِرُوا الْكَلَامَ بِغَيْرِ
ذِكْرِ اللّٰهِ فَاِنَّ كَثْرَةَ الْكَلَامِ بِغَيْرِ ذِكْرِ اللّٰهِ قَسْوَةٌ لِّلْقَلْبِ وَاِنَّ اَبْعَدَ النَّاسِ مِنَ اللّٰهِ الْقَلْبُ الْقَاسِيْ کلام بدون
کے کلام کی کثرت سنگدلی کا سبب ہے اور اللہ سے زیادہ دور لوگون مین کا وہی ہے جو سنگدل ہو اَلرِّبٰوا سَبْعُوْنَ
وَاَيْسَرُهَا اَنْ يَّنْكِحَ الرَّجُلُ اُمَّهٗ سود کے گناہ ستر جزو ہین اُنمین سے ادنیٰ یہ ہی کہ آدمی اپنی مان سے
ت کرے دِرْهَمُ رِبٰوا يَاْكُلُهُ الرَّجُلُ وَهُوَ يَعْلَمُ اَشَدُّ مِنْ سِتَّةٍ وَّثَلٰثِيْنَ زِنْيَةً سود کا ایک درم کہ
اُس کو کھاوے جان بوجھ کر گناہ مین زیادہ ہے چھتیس زنا سے قَالَ ذَاتَ يَوْمٍ لِاَصْحَابِهِ اسْتَحْيُوْا مِنَ اللّٰهِ حَقَّ
الْحَيَاءِ قَالُوْا اِنَّا نَسْتَحْيِيْ مِنَ اللّٰهِ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ قَالَ لَيْسَ ذٰلِكَ وَلٰكِنْ مَنِ اسْتَحْيٰى مِنَ اللّٰهِ حَقَّ الْحَيَاءِ
فَلْيَحْفَظِ الرَّاْسَ وَمَا وَعٰى وَلْيَحْفَظِ الْبَطْنَ وَمَا حَوٰى وَلْيَذْكُرِ الْمَوْتَ وَالْبِلٰى وَمَنْ اَرَادَ الْاٰخِرَةَ تَرَكَ زِيْنَةَ
الدُّنْيَا فَمَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ فَقَدِ اسْتَحْيٰى مِنَ اللّٰهِ حَقَّ الْحَيَاءِ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایکروز اپنے اصحاب سے فرمایا کہ اللہ سے
رو جیسا حق حیا کرنیکا ہی صحابہ نے عرض کیا کہ ہم اللہ سے حیا کرتے ہین ای پیغمبر خدا اور خدا کا شکر ہی اس بات پر آپنے فرمایا
کہ یہ نہین بلکہ جو کوئی اللہ سے حیا کرنے کے حق کے موافق حیا کری اُس کو چاہیئے کہ سر کی حفاظت کری اور جسکو سر نے جمع کیا ہے اور پیٹ
کی حفاظت کرے اور جس چیز کو پیٹ نے جمع کیا ہے اور موت کو اور قبر مین بوسیدہ ہونیکو یاد کرے اور جو کوئی آخرت کو چاہی دنیا کی زینت

ترک کرے تو جو کوئی یہ باتیں کریگا وہ اللہ سے حیا کریگا جتنا حیا کا حق ہے **ف** یعنی حیا کا حق یہ نہیں کہ تم کہتے ہو کہ ہم حیا کرتے ہیں بلکہ حواس اور فکر اور زبان اور آنکھ اور کان اور سب اعضا کو غیر خدا سے اور بدی سے بچاوے کہ سر میں فکر غیر خدا کا اور پیٹ میں حرام کھانے کا اور دوسرے اعضا میں برائی کا اثر نہونے پاوے ۔ سید إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ یاہی ہے کہ عملوں کا اعتبار نیتوں پر ہے یعنی اُن کا ثواب نیتوں کے بموجب ہوگا مِنْ حُسْنِ إِسْلَامِ الْمَرْءِ تَرْكُهُ مَا لَا يَعْنِيهِ آدمی کے اسلام کی خوبی میں سے ہے اُسکا ترک کرنا بیفائدہ بات کو **ف** امام غزالی رح نے کہا کہ بیفائدہ بات یہ ہے جسکے بولنے میں گنہگار نہو اور اُس سے کچھ ضرر نہ اُسوقت ہو نہ آیندہ کو ۔ ح اَلْحَلَالُ بَيِّنٌ وَالْحَرَامُ بَيِّنٌ وَبَيْنَهُمَا مُشْتَبِهَاتٌ حلال ظاہر ہے اور حرام ظاہر ہے اور ان دونوں کے بیچ میں شبہ کی چیزیں ہیں وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا يُؤْمِنُ عَبْدٌ حَتَّى يُحِبَّ لِأَخِيهِ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهِ قسم ہے اُس ذات کی کہ میری جان اُسکے قبضہ میں ہے کہ بندہ پورا مومن نہیں ہوتا یہاں تک کہ دوست رکھے اپنے بھائی کے لیے وہ بات کہ اپنے لیے دوست رکھتا ہے **ف** ابوداود نے کہا ہے کہ میں نے رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پانچ لاکھ حدیثیں لکھیں اور اُنمیں سے چار ہزار آٹھسو حدیثیں اپنی کتاب سنن ابوداود میں جمع کیں پھر اس کلام کے بعد کہا کہ آدمی کو اُنمیں سے یہ چار حدیثیں کافی ہیں انما الاعمال بالنیات سے یحب لنفسہ تک لیکن ابوداود نے چوتھی حدیث یوں روایت کی ہے لا یکون المومن مومنا حتی لا یرضی لاخیہ ما یرضی لنفسہ مطلب ایک سا ہے صرف لفظوں کا فرق ہے ۔ ح ثَلَاثُ خِلَالٍ مَنْ لَمْ تَكُنْ فِيهِ وَاحِدَةٌ مِنْهُنَّ كَانَ الْكَلْبُ خَيْرًا مِنْهُ وَرَعٌ يَحْجُزُهُ عَنْ مَحَارِمِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ أَوْ حِلْمٌ يَرُدُّ بِهِ جَهْلَ جَاهِلٍ أَوْ حُسْنُ خُلُقٍ يَعِيشُ بِهِ فِي النَّاسِ تین خصلتیں ہیں کہ جس کسی میں اُنمیں سے ایک بھی نہو تو کتا اس سے بہتر ہوگا اول پرہیزگاری کہ اُس کو خدا کی حرام کی ہوئی چیزوں سے باز رکھے یا حلم جسکے سبب سے جاہل کا جہل دفع کرے یا اچھی عادت کہ اُس سے لوگوں میں زندگانی بسر کرے ق لَوْ أَنَّ أَهْلَ الْعِلْمِ صَانُوا الْعِلْمَ وَوَضَعُوهُ عِنْدَ أَهْلِهِ لَسَادُوا بِهِ أَهْلَ زَمَانِهِمْ وَلٰكِنَّهُمْ بَذَلُوهُ لِأَهْلِ الدُّنْيَا لِيَنَالُوا بِهِ مِنْ دُنْيَاهُمْ فَهَانُوا عَلَيْهِمْ سَمِعْتُ نَبِيَّكُمْ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ جَعَلَ الْهُمُومَ هَمًّا وَاحِدًا هَمَّ آخِرَتِهِ كَفَاهُ اللهُ هَمَّ دُنْيَاهُ وَمَنْ تَشَعَّبَتْ بِهِ الْهُمُومُ أَحْوَالَ الدُّنْيَا لَمْ يُبَالِ اللهُ فِي أَيِّ أَوْدِيَتِهَا هَلَكَ حضرت ابن مسعود رض نے کہا کہ اگر علما یعنی علم کے قدرشناس دیندار علم کو محفوظ رکھتے اور اُس کو اہل کے پاس رکھتے یعنی دنیاداروں کی صحبت خصوصا مال کی طمع میں نکرتے اور بے قدروں کو علم سکھاتے تو اُسکے سبب سے اپنے وقت کے سردار ہوتے لیکن اُنہوں نے علم کو دنیاداروں کیلیے خرچ کیا تاکہ اُسکے ذریعہ سے دنیا سی حاصل کریں اسلیئے وہ اُنکے نزدیک ذلیل ہوئے ہیں میں نے تمھارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ فرماتے تھے کہ جو کوئی اپنے سب فکروں کو ایک فکر یعنی آخرت کا فکر کر دے اور سوائے آخرت کے کچھ مقصود نرکھے تو اللہ تعالی اُسکو اُسکے فکر دنیوی سے کفایت کریگا اور جسکو فکر شاخ در شاخ ہوں یعنی دنیا کی پریشانیاں کہ کبھی ایک بات کا فکر ہو کبھی دوسری کا اسی طرح سوچ بچار میں رہا تو اللہ پرواہ نکریگا کہ وہ دنیا کے میدانوں میں سے کونسے میں ہلاک ہو ۔ والحمد للہ اولا و آخرا و ظاہرا و باطنا و صلی اللہ علی سیدنا محمد و آلہ و اصحابہ اجمعین فقط

تمت

فہرست مطالب کتاب مستطاب حصن متین ترجمہ اردو حصن حصین

محمد اشرف فاضلی

ایس۔پی۔کالج سرینگر

کشمیر

محمد

محمد اشرف فاضلی

ایس۔پی۔کالج سرینگر

(کشمیر)

اشرف

محمد اشرف فاضلی

ایس پی کالج سرینگر

محمد اشرف فاضلی

محمد اشرف فاضلی

محمد